دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَرَّحَ اَلْحُرُوْفَ مُسَبِّحَةً وَمَا نَزَّلَ اَمْرَاءَ

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

ہی یہ نور سرمد کا
ہی یہ رخ محمد صلعم کا

چہ گویم باز گر آئی بہادر قادیان بینی
دوا ہی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضوابط
(۱) ہر حال مین پیشگی بھیجانی ... ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہین دیا جا سکیگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہونا ورنہ جواب نہین دیا جائیگا

شرح قیمت
ہندوستان مین ... سالانہ
... ممالک ...
... نامہ نگارون ...
... نام اخبار جاتا ہی مفت

نمبر	ہر انگریزی ماہ کی ۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳

خریدارون کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا دار ومدار تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیا ہے ... پوری کوشش کیجاتی ہے ... قدر سے ہر ایک جاری ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفٰے ما را امام و مقتدا	اندرین دین آمده از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم	آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام	مہر او باشیر شد اندر بدن
... باجان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ... از ہمان آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
... از خود از ہمان جائے بود	ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
... ما و در جان ما است	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست	از ملائک و از خبر ہائے معاد
... مرسل رب العباد	آن ہمہ از حضرت احدیت ست	منکر آن مستحق لعنت است
... اندر راست	منکر آن مورد لعن خدا ست	معجزات انبیاء سابقین ...
در قرآن ... بالیقین	جز ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکار کند از اشقیا ست
... قدم دوری از ان روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب	

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہین

... آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے:
اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار
آج مین احمد کے ہاتھ پر ... ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک ... طاقت اور سمجھ ... ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت — اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون ... میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین — پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت ... اور اس کے ... لئے دعا کیا کرتے ہین

دس شرائط بیعت

اول — بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم — یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت اُن کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم — یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم — یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم — یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم — یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللّٰہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم — یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم — یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم — یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم — یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

... بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ... ابتک چودہ سال ہوئے ہین ... چہاردہم سال کی یادگار ہے ... قادیان ...

ملفوظات حضرت مسیح آخر الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء

بعد نماز عید الفطر ظہر کے وقت جب حضرت اقدس مسجد مین تشریف لائے۔ تو بعض احباب نے ذکر کیا کہ گورداسپور مین چند ایک شخص ایسے ہین جن کو بڑا اشتیاق حضور کی زبان مبارک سے دعوے کے دلائل سننے کا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی تقریب نکل آئی تو انشاء اللہ وہان ایک مجمع کر کے بیان کر دے احیاء دین کی اصل ذریعہ تبلیغ کا تقریر ہی ہین۔ اور انبیاء اس کے دارث ہین اب انگریزون نے اسی کی تقلید کی ہے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیون مین ان کا طریق تعلیم یہی ہے کہ تقریرون کے ذریعے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے تھے کہ صبح سے لیکر عشا تک ختم نہ ہوتی تھی درمیان مین نمازین آجاتین تو آپ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے تھے +

طبقہ روسا محروم رہا کرتا ہے اور غریب لوگ فائدہ اٹھاتے ہین — اپنے مخالفین اور طبقہ امراء و روساء کے متعلق فرمایا

کہ میرا خیال ہے کہ اکثر ان مین سے بدنصیب ہی رہین گے آنحضرت صلعم کے وقت مین کس قدر بادشاہ تھے جو اس وقت آپکے معاصرین سے تھے لیکن ان کو قبولیت کی توفیق عطا نہین ہوئی۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے بعد غریبون کو بادشاہ کیا جو آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے۔ ہمارے متبعین پر بھی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ عروج ہی عروج ہوگا لیکن یہ ہمین خبر نہین کہ ہمارے دور مین ہو یا ہمارے بعد ہو۔ خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے سو یہ بات ابھی پوری ہونیوالی ہے یہ لوگ اگر اس وقت سمجھ بھی لیوین تو بھی جو ان کی خود تراشیدہ مصلحتین ہین وہ قبولیت کی اجازت نہین دیتین یہ خدا کی سنت ہے کہ اول گروہ غربا کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہین کو کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے کوئی نبی نہین گذرا کہ وہ ظاہری حیثیت سے بھی دنیا مین کامیاب رہا ہو۔ ہمین اس امر سے ہرگز تعجب نہین کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہون گے امیر تو یہ ضرور ہون گے لیکن افسوس اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہوگئے تو پھر انہی لوگون کے ہمرنگ ہو کر دین سے غافل نہ ہو جاوین اور دنیا کو مقدم کر لین +

غریبی اور تقویٰ کا جوڑ ہے — جب تک کمزوری اور غریبی ہوتی ہے۔ تب تک تقوےٰ بھی انسان کے اندر رہتا ہے

صحابہ کی بھی اول یہی حالت تھی۔ پھر جب کروڑہا مسلمان ہوگئے اور زر و مال وغیرہ ان مین آگیا تو خبیث بھی آکر شامل ہوگئے۔ ہم بھی خدا کا شکر کرتے ہین کہ ہماری جماعت کی تعداد غربا مین ترقی کر رہی ہے +

شام

مامور من اللہ کی سادگی اور بے تکلفی — شام کے وقت بعد ادائگی نماز مغرب حضرت اقدس نے جلسہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد جناب نواب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادہ زرین لباس سے ملبس حضور کی خدمت مین نیاز مندانہ طریق پر حاضر ہوئے آپنے ان کو اپنے پاس جگہ دی۔ ان کو اس ہیئت مین دیکھکر خدا کے برگزیدہ نے بڑی سادگی سے جناب نواب صاحب سے دریافت کیا کہ ان کی کیا رسم ادا ہوئی ہے نواب صاحب نے جواب دیا کہ آمین ہے۔ اس اثنا مین ایک سر و پا کا تھال آیا اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو دھرا گیا۔ چند لمحہ کے بعد پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب آگے کیا ہونا ہے عرض کی گئی کہ اسے دست مبارک لگا دیا جاوے اور دعا فرمائی جاوے۔ چنانچہ حضور نے ایسا ہی کیا اور پھر فوراً تشریف لیگئے +

۲۳ دسمبر ۰۳ء

فرمایا کہ عبد اللطیف صاحب ایک اسوہ چھوڑ گئے ہین جس کی اتباع جماعت کو چاہیئے +

صحبت کی ضرورت — ایک انگریز کا ذکر تھا جو کہ اپنی عقیدت حضرت اقدس کے سامنے اظہار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر مین ایک بڑا ہوٹل بناؤن اور وہان ہر ملک و دیار کے لوگ جو سیر و سیاحت کے لئے آتے ہین ان کو تبلیغ کرون حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمین اس سے دنیاداری کی بو آتی ہے اگر اسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دینی ہے تو اول یہان آکر رہے +

سنت اللہ کے آگے عقل کی بھی کچھ پیش نہین چلتی عقل تو یہی چاہتی تھی کہ فی الفور ان باتون کو مان لیا جاوے جو ہم نے پیش کی ہین مگر سنت اللہ نہ چاہتی تھی کسی زمرہ مین شامل ہونے کے لئے سچا جوش اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ اول کامل وجوہات دل مین جاگزین ہون اس کے بعد پھر وہ شخص ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے صحابہ کرام آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے ان کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو برکات حاصل ہوتی ہے وہ اور طرح ہرگز حاصل نہ ہوگی +

حسن ظن بھی اگرچہ عمدہ شے ہے مگر افراط تک اسکو پہونچانا غلطی ہے ہمارے حصہ کا جو دور مین ہوگا ہم خود اسے پہچان لین گے کہ یہ ہے۔

عجائبات قدرت دکھلانے کے لئے ضروری ہے کہ مخالفت بھی ہو۔ اور روکنے والے بھی ہون کیونکہ بغیر اس کے خدا کی قدرت کے ہاتھ کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے

۲۴ دسمبر ۰۳ء

ایک معجزہ

یہ ایک معجزہ ہے اور بڑی خوبی کا معجزہ ہے بشرطیکہ انصاف سے اس پر نظر کی جاوے کہ آج سے ۲۳ یا ۲۴ برس پیشتر کی کتاب براہین احمدیہ تصنیف شدہ ہے اور اس کی جلدین اسی وقت کی ہر ایک مذہب اور ملت کے پاس موجود ہین۔ یورپ بھی بھیجی گئی امریکہ مین بھی بھیجی گئی۔ لندن مین اس کی کاپی موجود ہے اس مین بڑی وضاحت سے یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ فوج در فوج تمہارے ساتھ ہون حالانکہ خود یہ کلمات لکھے اور شائع کئے گئے تھے اس وقت فرد واحد بھی میرے ساتھ نہ تھا اس وقت خدا نے ایک دعا سکھلائی جو کہ بطور گواہ اصل مین لکھی

نظر نہیں آتا ویسے ہی اس کی بھی حالت ہو کہ حضرت مرزا صاحب کے واقعہ بزخواہ وہ جہاد کی حرمت کے متعلق ہی ہو یا ارکان اسلام کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے ہو مگر اس کی نظر ہمیشہ مخالفت اور اعتراض کے رنگ میں ہی پڑیگی بہر حال پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی اس خطرناک حالت سے ہمیں اور ہمارے ناظرین کو عبرت حاصل چاہیئے اور ان لوگوں کو بہت ہی ترحم کی نظر سے دیکھنا چاہیئے جو کہ مسلمانوں میں سے عیسائی ہوگئے اور پھر ان کو اسلام کی طرف علی الاعلان رجوع کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ ایک شخص محبوب عالم صاحب جنکو یہ موقعہ نصیب ہوا وہ اس قدر زخم خوردہ ہیں کہ ابھی تک ان کا دماغ درست نہیں ہوتا۔ اور بُرے بھلے کی تمیز وہ نہیں کر سکتے اسلام کے لئے یہ ننگ گوارا کرتے ہیں کہ وہ بزور شمشیر پھیلا اور سلاطین اسلام کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں کہ کسی کو بزور شمشیر تبدیل مذہب کے لئے مجبور کیا جاوے تو اب اسی سے ان لوگوں کے خیالات کا اندازہ کر لیا جاوے جو اس خباثت کے گڑھے میں گر کر پھر اسی میں رہے اور ان کو باہر نکلنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی ❊

اب ہم دکھاتے ہیں کہ پیسہ اخبار نے خود ہی اپنے اس مضمون میں کیسی منہ کی کھائی اور اس کا آسمان پر تھوکا اُسی کے منہ پر آ پڑا ہے کس طرح سے وہ دروغ گو را حافظہ نباشد کا مصداق ٹھہرتا ہے اور اپنی قلم سے وہ خود کیسے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ ایک مامور من اللہ کی مخالفت انسان کو کورہ کر بنا دیتی ہے۔ وہ لکھتا ہے ❊

ورکہ یہ دوسری بات ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ غیر مذاہب کے پیروں کو اعتقاد کی آزادی ہے۔ لیکن سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی بھی اپنے پیرایہ میں کئی ایسی باتیں کرتی ہے جو ... ناشگفتگی اور الفت ... کی نظیریں بھی ... شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کیوقت رومن کیتھلک مذہب کی نسبت کچھ ایسے کلمات کہے گئے تھے جس سے رومن کیتھلک رعایا کو سخت صدمہ پہونچا اور جب کوئی یورپین عیسائی عہدہ دار اپنا مذہب بدلتا ہے (خصوصیت سے وہ تبدیلی اگر مذہب اسلام میں ہو) تو اُسے فوراً عہدہ سے بلا قصور موقوف کیا جاتا ہے ❊

ان کلمات میں تبدیل مذہب پر کسی کو اس کے عہدہ سے موقوف کر دینے کو اور کسی مذہب کی توہین کو پیسہ اخبار نے موجودہ شائستگی اور انصاف سے دور قرار دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جب صرف عہدہ سے موقوفی یا توہین مذہب بعید از انصاف ہے تو کسی کا سنگسار کرنا یا تلوار سے مار دینا تو ضرور ظلم عظیم ہوا دوسری بات اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایسے ہی خلاف تہذیب اور بعید از انصاف کارروائیوں سے سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رہا کرتی ہے۔ کیونکہ ادھر تو پیسہ اخبار ان کو ظلم قرار دیتا ہے اور ادھر سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار کے لئے ان کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اب ذرا ناظرین ہی غور کریں کہ اس بے سر و پا کا ... بھی کچھ ٹھکانا ہے

ہم منتظر ہیں کہ محبوب عالم صاحب اپنی ... ہماری باتوں کا کیا کچھ جواب دیتے ہیں ❊

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام الحمد للہ مع عیال و اطفال بخیر و عافیت ہیں

مولانا عبد الکریم صاحب کی طبیعت گذشتہ ایام میں ایک دو دن علیل رہی باقی اصحاب بھی بفضل خدا خیریت سے ہیں ❊

گذشتہ ہفتہ میں بوجہ تعطیل کرسمس بہت سے اکثر احباب کو قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ نماز کے وقت مسجد خرد اور اس کی چھت اور ساتھ کے دونوں ... احباب سے بھرے ہوئے تھے مگر پھر بھی کثرت جماعت سے محروم رہ کر وہ مسجد اقصیٰ میں جا کر نماز گذارتے ❊ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو مسجد اقصیٰ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو عنقریب البدر کے اوراق میں نکلنے والی ہے

۲۷ دسمبر کو بوقت ۹ بجے دن کے مسجد ... میں ایک خاص جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے رسالہ ... الشہادتین فی ذبح الشاتین جو خود مولانا صاحب کی تصنیف ہے پڑھ کر حضرت اقدس اور تمام حاضرین کو سنایا۔ قرآن کریم میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے واقعہ شہادت کو آپنے ثابت کیا ہے اور ایک ایک لفظ خدا کی پاک کلام قرآن مجید کا ایسا اس واقعہ پیصادق آتا ہے کہ گویا یہ ... کا ذکر قبل از وقت قرآن میں درج تھا رسالہ کے پڑھے جانے کے وقت حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب بآواز بلند خوشی کے جوش میں فرمایا کہ بالکل نیا نکتہ ہے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کی تائید کی یہ رسالہ دفتر البدر کے اہتمام سے زیر طبع ہے ❊

۲۸ دسمبر کو بعد از نماز مغرب عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے صاحبزادوں کی آمین ... ہوئی۔ ان ... صاحبزادہ ... قاعدہ یسر القرآن کے ... صاحب کی طرف سے تجویز ہوا تھا وہ حضرت اقدس کے پیش ہوا اور درخواست کی گئی کہ ان کو دست مبارک لگایا جاوے۔ اسی تقریب آمین کی خوشی میں ۳ دن تک بتدریج دعوت کا سلسلہ عالیجناب نواب صاحب کی طرف سے رہا اور بتدریج احباب ایک ایک وقت کا کھانا تناول فرماتے رہے

وفات۔ ہمارے احمدی بھائی مولوی عبد الرحیم صاحب ... علاقہ مدراس اور مولوی خدا بخش صاحب ... شاہ پور بہ قضائے الٰہی فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون ہر دو کا جنازہ قادیان میں حضرت اقدس نے پڑھا۔

ابو سعید صاحب تاجر برنج رنگون کا اخلاص اور محبت بہت بڑھا ہوا ہے آپنے بعض امور کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اور لکھا ہے کہ میرے دل میں ہر وقت یہ خواہش ہے کہ قادیان پہونچوں ... دعا کریں کہ یہ پوری ہو

عالم اخبار

انگلستان میں ایک لیڈی نے امتحان وکالت پاس کیا وہ لارڈ چینسلر کے پاس تحصیل اجازت کے لئے گئی لارڈ چینسلر نے فرمایا کہ اس سے پیشتر کوئی ایسی نظیر موجود نہیں ہو کہ کوئی لیڈی وکیل بنی ہو اور آئندہ ایسی نظیر قائم کرنے کی سر دست کوئی ضرورت نظر نہیں آتی۔ خبط عمل اور لیڈری کمزوری اسی کا نام ہے ❊

جہلم میں بھی طاعون شروع ہے ❊

مسٹر ڈوئی کا جو باپ معروف تھا اس کے حقیقی باپ ہونے سے ڈوئی نے انکار کر دیا ہے دیکھئے اب حضرۃ الیاس اپنا باپ کسے قرار دیتے ہیں امریکہ کے اخباروں کی رائے ہے کہ والی میں کچھ کالا کالا ضرور ہے وہی اخبار یہ بھی کہتے ہیں کہ مسٹر ڈوئی کی بیوی اور لڑکا اس سے ناراض ہو کر انگلینڈ چلے گئے ہیں لیکن ڈوئی کا بیان ہے کہ میں نے ان کو اشاعت مشن کے واسطے انگلینڈ روانہ کیا ہے ❊

۶ دسمبر کا سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر ڈوئی کا آباد کردہ شہر **زون** قرق ہو گیا ہے ۔

امریکہ کے اخبارات راوی ہیں کہ ڈوئی پر نیو یارک میں نالشیں دائر ہیں اور وہ عنقریب دوالہ دینے والا ہے ۔ اگر اس کی یہ حالت ہے تو یہ بھی موت سے کم نہیں ۔ جب ایک کا بنا بنایا کارخانہ برباد ہو جاوے اور لوگ اسے نالشیں کر کے عدالتوں میں گھسیٹتے پھریں تو اس سے بڑھ کر اس کی موت کیا ہو سکتی ہے ۔

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرما دیں ❊

جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ ایک ایسی جدید جگہ ہے جو امامیہ لوگوں کی مشترکہ مسجد ہے اس لئے کسی دل جلے نے محراب کی پیشانی پر یہ شعر لکھا اور چلدیئے ۔ خاکسار نماز کے لئے جو بڑھا تو پڑھکر جواب کے لئے متفکر ہوا اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب بھی بہت فی البدیہ سوجھا دیا اس لئے یہ سوال وجواب البدر میں شائع فرما دیں

سوالیہ شعر جو کسی غائب مخالف نے لکھا

کون آیا جو پھرے بت سے زمانے والے ❊ آج اذان دیتے ہیں ناقوس بجانیوالے

فی البدیہہ یہ جواب جو حاضر جواب ثاقب نے لکھا

وہ امام آئے زمانہ کو تھی جن کی امید ❊ وہ مسیحا جو ہیں مردوں کو جلانیوالے

آنے والے تو ہے آن کے مر رسیدان ❊ آج کس غار میں ہیں منہ کو چھپانیوالے

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ذیل کے لطیفے کو درج اخبار فرما کر مشکور فرما دیں ❊

لطیفہ

ہمارے مکرم دوست شیخ عبد الحکیم صاحب ہوشیارپوری سابق ایڈیٹر اخبار پوسٹل آرگن گوردا سپور کو کسی تقریب پر ضلع ہوشیارپور میں جانا پڑا ان دنوں وہاں پر سناتن دھرم سبھا کا جلسہ تھا انہوں نے مکان جلسہ میں ایک دیوار پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا ۔

مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست ❊ ہمیں گفتے کہ دین در بت پرستیست

شیخ صاحب کو شوخی طبع کب گوارا کر سکتی تھی کہ یہ ... پھبتی اور چٹکلے بیٹھے رہیں آپ نے فوراً اس شعر کے نیچے پنسل سے یہ دو شعر لکھدیئے ❊

اگر ہندو بدانستے کہ بت چیست ❊ ہمیں گفتے جہالت بت پرستیست

مسلمان خوب فہمند کہ بت چیست ❊ ہمیں باعث تنفر از بت پرستیست ❊

پیارے افضل سلام علیکم و قلبی لدیکم ۔

لاریب میں ملزم ہوں کہ میں نے کبھی آپ کے لئے قلم نہیں اٹھایا ۔ میں ہیچ ایک آدمی ہوں کم مائگی ، بے بضاعتی و ناتجربہ کاری بے علمی وغیر وغیرہ عذرات کو بالائے طاق رکھ کر اظہار مافی الضمیر کے لئے طیار ہو جاتا ہے مگر فرمائیے شوق بیخودی اور آرزو مندئ فنا کا کیا علاج ۔ خوب ہے ہم وہاں ہیں جہاں کہ ہم کو ہماری بھی خبر نہیں آتی ❊

خیر یہ تو عرض حال ہو ۔ مجنونانہ خیال ہے ۔ اب مطلب کی سنئے ۔

ناظرین البدر کو عید مبارک ہو اور ہماری سنئے تو ؎

خوشیاں مناتے پھرتے ہیں لوگ عید کی ❊ اور مجھکو آرزو ہے فقط تیرے دید کی

یہ عید سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بیشمار خوشیوں اور عید انعام و اکرام و افضل الٰہی کا موجب ہے ایک کشتۂ خنجر تسلیم کو مرتبہ شہادۃ دیا اور جام شہادۃ پلایا ۔ عید تو محرم الحرام سے بھی فضیلت لے گئی ۔ ہاں پیاری عید تیری آمد سے پہلے خدا کے فرستادہ کی دعاؤں نے تجھے ساری قوم کے لئے خوشی آنند بنا دیا ❊

ہمارے مکرم دوست اور نذیم مہربان چودھری غلام احمد خانصاحب احمدی رئیس کاٹھ گڑھ کو بھی جو ابھی آجکل شرف بیعت سے مشرف ہوئے ہیں گویا مراد مل گیا یعنی اللہ تعالےٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی اور حضرۃ اقدس مسیح آخر الزمان مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ... الرحیم رکھا ❊

میں نے اس تقریب پر چند اشعار لکھے ہیں جو البدر کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ❊

نقش اول

میرے مکرم ومحسن غلام احمد خان ❊ تلاش حق کے لئے تھے بہت ہی سرگردان

دکھا دیا ہے خدا نے رہ ہدیٰ ان کو ❊ ملا دیا ہے کرم سے انہیں مسیح زمان

ابھی سے لطف خدا کا اثر ہوا ظاہر ❊ ہوا ہے حق کا بہت ان پہ فضل اور احسان

کہ بار لایا ہے اب نخل زندگی ان کا ❊ پڑا ہے شجر تو قع پہ سایۂ یزدان

خدا نے بخشا دیا ہے انہیں بڑا بیٹا ❊ بروزی رنگ میں آیا ہے یوسف کنعان

پسر خدا نے دیا ان کو اور دیا پہر ❊ ہوئی ہے آیت لاتقنطوا کی شرح عیان

خدا کرے کہ وہ پھولے پھلے بڑھے ہر روز ❊ زمین پہ مہر و قمر جب تلک میں تابان

حکیم کی طرح صادق غلام احمد ہوں ❊ یہی ہے خواہش تسمیل یہی ہے ورد زبان

نقش ثانی

... صدق وفا کا رنگ ...

نیو فیشن کے سٹ

ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کی نئی گھڑی کا کام کوٹ قمیض کے لئے بہت عمدہ تیار ہوتے ہیں جن کا ہر نام سنہری چاندی اور نیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام زبان میں لکھا سکتا ہے ۔ فائدہ یہ ہے کہ بٹن کے بنسبت بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور ہر جگہ ایک نفع کافی ہیں ۔ نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۳ ۔ نمبر ۲ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۴ ۔ نمبر ۳ بٹن سٹ نام بھی چاندی اور کام بھی چاندی کا قیمت ۲ ۔ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے پتہ محمد ابراہیم جی کمپنی گجرات پنجاب

حکیم کی طرح صادق غلام احمد ہوں الہام وقف ہے مال وجان سے قربان ❊ عبد الحکیم

الٰہی وہ دن سلامت رہیں ... یہی خواہش نسل بھی ہو ورد زبان ❊ ... ہوشیارپوری

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع و تحصیل
۲۰۷۹	شہاب الدین صاحب متعلم کالج	لاہور	
۲۰۸۰	اہلیہ شہاب الدین	″	
۲۰۸۱	فرزند شہاب الدین	″	
۲۰۸۲	غلام رسول ولد عبدالخالق برکمن پل نیو سالوٹ ویلز ٹکٹ آسٹریلیا		
۲۰۸۳	میاں رمضان صاحب	شہر جہلم لوہاران محلہ	
۲۰۸۴	میاں فضل دین	سیالکوٹ محلہ کشمیری	
۲۰۸۵	سید فضل شاہ صاحب	کٹالیان	سیالکوٹ
۲۰۸۶	عبدالکریم برادر منشی عبدالعزیز صاحب ٹھیکہ دار	چھاؤنی سیالکوٹ	
۲۰۸۷	عبدالرحیم ملازم سفری ڈاکخانہ	وزیرآباد	
۲۰۸۸	میاں ولی میر	″	
۲۰۸۹	نظام الدین صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۲۰۹۰	محمد شفیق صاحب	″	
۲۰۹۱	محمد ابراہیم صاحب	″	
۲۰۹۲	اسماعیل صاحب	″	
۲۰۹۳	روڑا	″	
۲۰۹۴	میاں الطافعلی	″	
۲۰۹۵	محمد یسین معرفت بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلارک میر آکمن انجنیرس آفس یوگنڈہ ریلوی ملک افریقہ		
۲۰۹۶	شمس الحق صاحب سجادہ نشین	دانا پور خانقاہ کلان عظیم آباد پٹنہ	
۲۰۹۷	شیخ عبداللہ نومسلم	سکندرپور	جالندھر
۲۰۹۸	محمد عبدالرحمن سارجنٹ اول	قلعہ پھلور	جالندھر
۲۰۹۹	اہلیہ عبدالرزاق دہیہ فروش	محلہ کشمیری	سیالکوٹ
۳۰۰۰	بیگم بی بی زوجہ حافظ عبدالکریم	پیڑالوالہ	
۳۰۰۱	خانم جی زوجہ میاں غلام حسین	لونگو	
۳۰۰۲	فاطمہ بی بی زوجہ اکبر علی	″	
۳۰۰۳	سردار شاہ کنسٹبل نمبر ۴۲ گارد نمبر ۵	لاہور	
۳۰۰۴	عبدالمجید ایجنٹ چودہری سلطان محمد صاحب بیرسٹر	جہلم	
۳۰۰۵	طفیل محمد خان طالب علم فورتھ ہائی کلاس میونسپل ہائی سکول	جالندھر	
۳۰۰۶	فضل الہی کلارک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان		
۳۰۰۷	محمد حسین	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۰۸	مسماۃ امینہ	″	

نمبر	نام	مقام	ضلع و تحصیل
۳۰۰۹	مسماۃ زینب	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۱۰	میراخان	سڑوعہ	ہوشیارپور گڑھشنکر
۳۰۱۱	مسماۃ ییانہ زوجہ چھجو خان	″	
۳۰۱۲	فضلداد	ہیڑو	ظفروال سیالکوٹ
۳۰۱۳	نتھو صاحب	فقیروالہ	
۳۰۱۴	الہ دین		
۳۰۱۵	صوبا		
۳۰۱۶	عبدالحق طالب علم تھرڈ مڈل کلاس بورڈ سکول	ملتان	
۳۰۱۷	نواب خان	بن باجوہ	سیالکوٹ پسرور
۳۰۱۸	حکم دین سپاہی ملٹری پولیس چھاؤنی منگوئی ملک	برہما	
۳۰۱۹	نواب بی بی اہلیہ حکم دین سپاہی	″	
۳۰۲۰	غلام فرید	″	
۳۰۲۱	محمد دین	″	
۳۰۲۲	راج بی بی	انبالہ شہر	
۳۰۲۳	عطا محمد حکیم صاحب	ہرسیان	جالندھر نواں شہر
۳۰۲۴	ابراہیم صاحب	″	″
۳۰۲۵	چودھری فضلدین نمبردار منڈیالوالہ	سیالکوٹ	ڈسکہ
۳۰۲۶	شیخ نور حسن محلہ شاہ گرا علی	اٹاوہ	
۳۰۲۷	محمد دین جینبٹ حال ساکن	لائل پور	
۳۰۲۸	محمد سلطان	سیالکوٹ	ظفروال
۳۰۲۹	نور دین پٹواری	شادیوال	گجرات
۳۰۳۰	شاہ محمد نمبردار گگور	چھاؤنی سیالکوٹ	

نمبر بیعت جب سے بیعت کنندگان کے نام البدر میں درج ہونے شروع ہوئے ہیں نمبروں کی ترتیب میں اکثر غلطی واقع ہوتی رہی ہے اول چند نمبروں میں بیعت شروع سے نمبر دیا جاتا رہا پھر جاء سے لمبر سلسل شروع ہوا تو بعض بعض نمبروں میں ہندسوں کی غلطی ہو گئی اس لئے گذشتہ کل کمی زیادتی کا فرق نکالکر اس نمبر ۲ جلد ۳ سے صحیح نمبر بیعت والوں کا درج ہوا ہے۔ اور یہ سلسلہ صرف اندراج البدر سے ہے ورنہ اس سے پیشتر قریب دو لاکھ کے م آدمی شامل بیعت ہو چکے ہیں ✦

رسید زر

بابت سنہ ۴ء

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت کچھ باقی تھی اس میں سنہ ۳ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی مسالہ چندہ آخیر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے۔

نام	رقم	کیفیت
محمد حسین صاحب مدرس	عہ ۱۲ر	
حاجی امیر الدین صاحب کانپور	عمہ ۱۲ر	
بابو عطا الہی صاحب	عمہ ۱۲ر	
محمد علی صاحب مردان	۶ر	بابت پرچہ ہای سال ۱۹۰۳ء
نور احمد صاحب اکوڑہ	عہ ۱۲ر	
منشی شہاب الدین صاحب جموں	عہ ۱۲ر	
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب انبالہ	عمہ ۱۲ر	بغایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء
میاں غلام محمد صاحب لاہور	عمہ ۱۲ر	
بابو غلام محی الدین صاحب لاہور	عہ ۱۲ر	
سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور	عہ ۱۲ر	
عطا محمد صاحب اوورسیر ایبٹ آباد	عہ ۱۲ر	
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور	عمہ ۱۲ر	
منشی عبداللہ صاحب سیالکوٹ	عمہ ۱۲ر	
خواجہ علی صاحب لودیانہ	عہ ۱۲ر	
نتیجہ نور احمد صاحب دکسل ایبٹ آباد	عمہ ۱۲ر	ایکاورصاحب اور نیز گذشتہ سال کے چند پرچوں کی قیمت ✦
مولوی خدابخش صاحب شاہ پور	عہ ۱۲ر	
غلام حیدر خان صاحب ساحنٹ کرنال		
فضل الہی صاحب کماریاں	عمہ ۱۲ر	بقیہ گذشتہ سال
عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخان	عہ ۱۲ر	
محمد اکرم بیگ صاحب جلال پور جٹاں	عہ ۱۲ر	
بابو امام الہی صاحب	عمہ ۱۲ر	

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی

نیز دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کو بیان حضرت مسیح نے تسبیح علی معجزہ کی کہلا ہے ... ایک نہایت عمدہ کتاب ... بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے ... اس کتاب میں بتلایا گیا ہے ... قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں - ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد اور خروج دجال یاجوج ماجوج - نضیر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیل شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور لیٹنا کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کی زندہ کرنے کا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ - قیمت ۵

رویائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت - محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت محض سابقہ سے دیا ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی

۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس کو پڑھ کر خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے - قیمت ۱

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور عادی کی شہرت میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ۱ ہوگی

عاقبۃ المکذبین

او دو بابو مخالف مولویوں کا انجام ہوا اس کا بیان - بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ۱

اسلام اور اس کا بانی

یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ منشی عبد العزیز کا صاحب صادق قیمت ۳ علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱

الہامی دعا صاحب

کلیشنے خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ... علاوہ محصولڈاک

کامن پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ۱

نظم

برائے مثنویات بطرز کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر سرگودھا ... نہایت اعلیٰ قسم ... فی تولہ ... ایک درجن کو ... چاہیے

۔/۷ جب دو پیسہ کے

حب دافع دائمی قبض

بعض استعمال سے عرقی عارضی طور پر قبض کشا ہوں ہوتی بلکہ ... مرض بڑھتا ہے اس ... باعث ... اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر تنکم

خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر

نکسیر یعنی ناک کے اندر زخم ہوا اور دماغ سے خون آتا ہو تو ... آرام ہو جاتا ہے ... قیمت ۸

حب جدید

پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج مجرب ... قیمت عہ

روغن بہرہ پن

... کان ... قیمت فی شیشی ۸

درد سر کی گولی

ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے ... اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۲ گولی ... ایک روپیہ

سرمہ نگاری

اعلیٰ درجہ کا سفید ... جالا ... غبار آشوب چشم - پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا ... علاج ... اعلیٰ درجہ کا اکسیر ... فی تولہ ۱

مصفی خون

گولیاں خالص عنب ... خون کی بیماری ... فی گولی ...

سلائی گلرہ

جسے ہندوستانی زبان میں ... کہتے ہیں ... استعمال سے آرام ہو جاتا ہے ... سلائی ...

برص کی دوا

باہبل ... جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں ... آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ ان ادویہ کہ ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات طیار کر کے حسب فرمائش روانہ ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نور الدین صاحب کو ... ارشاد ... نہایت عمدہ ... بیان ... قرآنی الفاظ خوب بیان کی ہیں ... حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نور الدین ... اصلاح بھی کی ... خریداران البدر کو پارہ عم ... قیمت ... پارہ عم ۲ - المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں - یا دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر ... کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے ... اسلام ... عیسائیوں اور دیگر مذاہب ... ثابت کیا ... قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو ... تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور گلبدن وغلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید اجاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ و نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا

المشتہر

سید عزیز الرحمن محلہ نور متصل کتاب گھر کوہ منصوری

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ نرخ کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول ... دوم ... سوم ... محصولڈاک بذمہ خریدار

اشتہاروں کا نادر موقع

البدر اپنی منادی کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف ... اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات ... اور رسالہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ - ... سے کرو

البدر کے چند نمبرات جن میں ... تقریریں ہیں ... ایک روپیہ ... محصولڈاک - دفتر البدر سے طلب کرو

حضرۃ مسیح موعود ع کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب بھیروی سے دستیاب ہوں گی

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل ... ترجمہ قیمت ... درخواستیں بمعرفت فضل الرحمان ... آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ۲ **سیرۃ النبی** قیمت ... درخواستیں حکیم فضل دین ... آنی چاہئیں

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ صَحَّ لَہٗ وَقۡتٌ مُّسۡتَحۡکَمٌ وَمَا تَرَکَ مُرَادَہٗ

البدر

مطلع انوار کی جس پر علیہ السلام بینی ... عشاق کی ... ایمان

آن ... شیخ ... ماہ ... از ...

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

منہوا لبط
ہر حال مین پیشگی لی جاتی
... طلب امر کے لئے جوابی
... کارڈ آنا ضروری ہے
... نہین دیا جائیگا +
... کتابت مین نمبر خریداری
... ورنہ جواب مین دیر ہو

شرح قیمت
... ن مین ... سالانہ
... لک ... ۶ ... ہے
... ادیان ...
... یگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے
... اپرچہ بشرطیکہ تمام مطلوبہ پر کسی
... اخبار نہ جاتا ہو مفت
روانہ ہوتا ہے +

وہ ہی شفا ہے غرض وہ الامان ہے

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

چہ گویم با تو گر آئی بپہلو در قادیان بینی

جلد ۳ | ہر انگریزی ماہ کی ۲۴-۱۹۰۸-۱ - تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | نمبر ۳

خریداروں کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پہ جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار آدمی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... ہو دن بدن اس کی اشاعت مین سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد ... سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسبوقت اشاعت بین چند روز کی دیر ہو جاوے تو ... کو پوراکر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیویں ... امور متعلقہ ... جاری ہے - مینجر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جن میں حضرۃ مسیح موعود ؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۲ بار

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار - رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۷ء تک اسی چودہ سال ہوئے ہیں - چونکہ البدر نے کئی مضمون لیا ہے اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے - قادیان سے طلوع ہوا +

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقریر بینظیر

جو کہ آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں کھڑے ہو کر فرمائی +

میں نے اس لئے چند کلمات کے بیان کرنے کی ضرورت سمجھی ہے کہ موت کا اعتبار نہیں ہے اور کسی شخص کو یقینی طور پر یہ علم نہیں ہے کہ اس کی زندگی اور کتنے دن باقی ہے اس لئے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی اس بات سے ناواقف نہ رہ جاوے کہ اللہ تعالیٰ کی اس سلسلہ کے قائم کرنے سے کیا غرض ہے اور ہماری جماعت کو کیا کچھ کرنا چاہئے اور وہ اس غلطی میں نہ رہیں کہ رسمی طور سے بیعت میں داخل ہونے سے نجات مل جاتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ میں تم کو اصل غرض بتا دوں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور وہ کن باتوں سے راضی ہوتا ہے +

سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھے امام مان لینا صرف اتنی بات نجات کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے نہ کہ زبانوں کو۔ نجات کے واسطے جو کچھ ضروری ہے وہ خدا تعالیٰ نے خود ہی بار بار فرما دیا ہے کہ انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلعم کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن شریف کو کتاب اللہ مانے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اب قیامت تک کوئی اور کتاب یا شریعت نہ آوے گی۔ دیکھو خوب یاد رکھو۔ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور اب آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہ آوے گی۔ اور نہ نئے احکام ملیں گے۔ یہی شریعت اور احکام قیامت تک رہیں گے میری کتابوں میں جو الفاظ میری نسبت نبی یا رسول کے پائے جاتے ہیں تو ان سے ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ صرف یہ منشا ہے کہ جب خدا تعالیٰ حقیقی ضرورت کے وقت کسی اپنے بندہ کو برگزیدہ اور مامور کرتا ہے تو مکالمات الٰہیہ کا شرف اسے دیتا ہے اور غیب کی خبریں اسے بتلاتا ہے اس لحاظ سے اس مامور پر بھی نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ نئی شریعت اور نئے احکام لاتا ہے اور نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کرتا ہے بلکہ یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلعم کی سچی اور کامل اتباع سے ہی ملتا ہے اور بغیر اس کے اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو پا سکے۔

ہاں یہ ضروری ہے اور قدیم سے سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور دنیا ایمان کی حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے اور شریعت کا صرف پوست باقی رہ جاتا ہے اس کا مغز باطن میں ہوتا ہے۔ مغز اور لب سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے شیطان کا تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے تو ایسے وقت میں خدا تعالیٰ ایک بندہ کو انتخاب کرتا ہے جو کہ اس کی سچی اطاعت میں فنا اور سرشتہ ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ کا شرف اسے بخشتا ہے +

اور

اب اس وقت اس نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اس میں محبت الٰہی بالکل دلوں میں سرد ہو گئی ہے اور اس کی جگہ دنیا نے لے لی ہے غور سے دیکھو کہ جس قدر مسلمان ہیں۔ سب مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہر ایک لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے نبوۃ کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ نماز روزہ وغیرہ بھی اکثر ادا کرتے ہیں لیکن ان تمام باتوں اور عملوں میں جو روحانیت چاہیئے وہ ہرگز نہیں ہے ایک طرف تو یہ اعمال بجا لائے جاتے ہیں دوسری طرف ایسے افعال کرتے ہیں جو ان کے بالکل مخالف ہوتے ہیں اور وہ افعال ہی اس امر کا ثبوت ہیں کہ روحانیت نہیں ہے۔ جب نماز روزہ وغیرہ میں روحانیت نہ ہوگی تو کوئی ثمرہ اور فائدہ مرتب نہ ہوگا +

اعمال صالح اسی وقت اعمال صالحہ ہوتے ہیں جب تک ان کی ضد واقع نہ ہو صلاح کے مقابل پر فساد باقی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کی نمازیں نمازیں نہیں ہیں وہ آسمان کے اوپر نہیں جانے کی کہ ان کے واسطے ضروری ہے کہ وہ موجب ہوں۔ مخالفوں میں بہت سے آدمی ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے اور ارکان اسلام بجا نہیں لاتے پھر کونسی نئی بات ہے جو کہ ہمیں تمہارے امام کی بیعت سے حاصل ہو جاوے گی؟ وہ اصل میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور ہماری جماعت کے بعض کچے آدمی بھی دھوکوں میں آجاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جب سب کچھ ہو رہا ہے تو اس بیعت کی کیا ضرورت تھی تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا کام جھوٹ نہیں ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس وقت جب کہ روحانیت بالکل نہ رہی تھی خبر لی۔ اگر وہ اس وقت پورے غور سے کام لیں اور سوچیں تو ان کو حقیقت واضح ہو جاوے۔ یہ ایک وسوسہ ہے جو کہ دلوں میں گذرتا ہے اور اکثر لوگوں سے [illegible] بھی برداشت کی ہیں کہ جس حالت میں دوسرے مسلمان بھی ارکان کی بجا آوری میں ویسے پابند ہیں جیسے کہ ہم۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ نجات کو صرف اپنے سلسلہ میں ہی کہا جاتا ہے وہ لوگ کیوں نجات نہ پاویں گے چونکہ ان لوگوں کو ان اعتراضوں کا جواب نہ آیا اسی لئے یہاں لکھ بھیجا اور ایسے وساوس بعض وقت سحر کی طرح کارگر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن غور کرنے کا یہ مقام ہے کہ جب پیغمبر خدا آنحضرت صلعم آئے تو کیا یہود نے اپنی شریعت اور ارکان اور رسوم کو ترک کر دیا تھا وہ سب بجا لاتے تھے اور جب وعدہ توریت ان ارکان کی بجا آوری پر نجات کا وعدہ بھی تھا۔ بلکہ یہود تو اب تک توریت پر عمل کر رہے ہیں۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز۔ اسی قسم کی مساجد جیسے کہ اس وقت تھیں اب بھی موجود ہیں۔ اور توریت میں نجات کے وعدے بھی لکھے ہوئے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم آئے۔ اور آپ پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت کرنی ضروری امور ٹھہرے اور پھر جو لوگ منکر رہ کر حسب توریت اعمال بجا لاتے رہے یا لاتے ہیں وہ کیوں نجات کے مستحق نہیں ہیں۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ اس وقت بھی توحید کا قائل موجود تھا اب بھی ہے ان کے پاس بھی کتاب موجود ہے غرضیکہ ایک باریک نکتہ غور کرنے والوں کے لئے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ روحانیت کو پسند کرتا ہے اور اس کی نظر اسی پر پڑتی ہے ظاہری اعمال پر وہ نظر نہیں

کرتا - ایک شخص کے ہاتھ مین تسبیح ہوتی ہو - نماز روزہ بھی وہ ادا کرتا ہو اور بظاہر ابرار و اخیار کے اعمال اس سے صادر ہوتے ہین مگر یہ ضروری نہین ہے کہ اس سے وہ خدا کی نظر مین بھی ابرار و اخیار مین لکھا جاوے - ایک انسان تو اس سے دہوکہ کھا سکتا ہے مگر خدا نہین کھا سکتا کیونکہ اس کی نظر پوست پر نہین ہے وہ تو روحانیت کو چاہتا ہے جو کہ مغز ہے نہ کہ پوست ٭

بیوفا آدمی جو کہ خدا کو چھوڑ دیتے ہین کتون کی طرح ہوتے ہین کہ مطلب کے یار ہوتے ہین - اگر ان کی آرزوئین اور مرادین پوری ہوتی رہین تو وہ خدا کو مانتے رہین گے اور اگر نہ پوری ہوئین تو پھر اس سے ناراض - اور شکایت کا دفتر کھلا ہوا ہے جن کی یہ حالت ہے اور ان مین صدق و وفا نہین ہے خدا ان کی نمازون کو کیا کرے وہ خدا کے نزدیک ہرگز نمازی نہین ہین اور ان کی نمازین سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکرین مارین اور کچھ حکم نہین رکھتین -

خدا کے نزدیک نمازی

اسی وقت ہوگا جبکہ وہ سچا اور صدق و وفا کا تعلق اس سے باندھیگا اور خدا کی رضا اور اطاعت مین اس قدر محو ہو اور دین کو دنیا پر یہانتک مقدم رکھے کہ جان دینے کو بھی ہر وقت طیار رہے جب اس کی صدق و وفا کی نوبت اس حد تک ہوگی تو اس وقت اس کی نماز خدا کے نزدیک نماز ہوگی - بہت سے ایسے لوگ ہین کہ مخلوق کے نزدیک راستباز ہین متقی ہین - نیک بخت ہین لیکن ان کا تعلق خدا سے صاف نہین ہے اور وہ محبت اور دین کا تقدم دنیا پر جو خدا چاہتا ہے ان مین نہین ہو - اس لئے خدا کے نزدیک وہ کافر ہین سچے ایمانداروں کی جو علامات ہین اگر ان سے تم ان کو دیکھو تو ایک بھی انمین نظر نہ آوے گی ٭

ایک بڑی علامت سچے ایماندار کی یہ ہو کہ انسان دنیا کو پاؤن کے نیچے کچل کر اور اسے ردی جان کر اس سے ایسا الگ ہو جاوے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے الگ ہوتا ہو - اسیطرح سے جب وہ اپنے نفس کی کینچلی سے الگ ہووے تو وہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے - خدا تعالےٰ کی معیت اس کے شامل حال ہوتی ہو اور وہ خدا کے نزدیک بھی مومن مسلمان ٹھہرتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے -

ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

یعنی بیشک خدا تعالیٰ ان لوگون کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوٰی اختیار کرتے ہین اور تقوٰی سے بڑھکر کام کرتے ہین کہ محسنون مین ہوتے ہین ٭

بدی سے بچنا نیکی نہین ہے

تقوٰی اصل مین بدی کی باریک سے باریک راہون سے پرہیز کرنے کا نام ہے لیکن صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہو - ایک شخص کہتا ہے کہ مین چوری نہین کرتا نقب زنی نہین کرتا خون نہین کرتا کسی کا مال ظلم سے نہین لیتا - اور وہ ان باتون کو نیکی قرار دیتا ہے مگر ایک عارف کے نزدیک ایک ہنسی ہے - کیونکہ اگر وہ ان بدیون کا مرتکب ہوتا تو ان کے ضررون سے بھی تو وہی بچا ہوا ہے پھر خوبی کیا ہوئی اگر وہ یہ بدی کرتا تو ان کی سزا پاتا - پس اس کا صرف بدی سے بچنے کا فعل نیکی نہین ہو سکتا بلکہ اصل نیکی یہ ہو کہ بنی نوع انسان کی سچی خدمت گذاری کرے اور خدا تعالیٰ کی پوری اطاعت کرے - جیسے کہ اطاعت کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی راہ مین عزیز جان تک دیدینے کو ہر وقت طیار رہے - اس آیت مین جو مین نے اوپر پڑھی ہو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین ان لوگون کے ساتھ ہون جو کہ باریک سی باریک بدی سے پرہیز کرتے ہین اس سے بھی ظاہر ہے کہ صرف بدی کا نکرنا کوئی خوبی کی بات نہین ہے جب تک اس کے ساتھ نیکی بھی نکرتا ہو بہت سے لوگ ایسے موجود ہون گے - جنہون نے کبھی زنا نہین کیا خون نہین کیا - چوری نہین کی - لیکن ساتھ ہی اس کے اس نے کوئی نیکی بھی نہین کی تو اگر ایسا شخص نیکون مین شمار کیا جاوے تو بڑی بیوقوفی ہوگی جیسے دنیا ہے خدا نے اس بات کو پسند نہین کیا کہ صرف بدچلنی نکرنیوالا اس کے اولیاء مین داخل ہوا ہو - بدچلنون کے لئے یہ عادت اللہ ہے کہ وہ اسی دنیا مین سزا پاتے ہین - پس خوب یاد رکھو کہ صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہے - تقوٰی اور نیکی کی مثال یہ ہے کہ ایک برتن کھانے کا ہو اسے خوب صاف کیا جاوے اور اندر باہر سے دھویا جاوے تاکہ اس مین کھانا ڈال کر کھاوین - لیکن جب وہ صاف ہو تو اس مین کھانا وغیرہ کچھ بھی نہ ڈالین اور جون کا تون وہ برتن پڑا ہے تو کیا صرف صاف برتن کھانے پینے کا کام دیدیگا ہرگز نہین ہے اسیطرح تقوٰی تو صرف نفس الامارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس مین پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دیکر انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہون اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے ٭

نفس کے ۳ اقسام

نفس کے ۳ اقسام ہین ایک امارہ ایک لوامہ - ایک مطمئنہ

ان کے علاوہ ایک اور نفس تزکیہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے مطلق اقتدار بدی کے ارتکاب کا نہین ہوتا - نفس امارہ کی مثال ایسی ہو جیسے ایک بندہ شیطان کا ہو اور مثل غلامون کے وہ نفس کی اطاعت کرے - خون کے لئے - چوری کے لئے - زنا کے لئے - بدنظری کے لئے اور ہر ایک بدی اور برائی کے لئے جب اسے نفس کہے تو وہ فوراً بجالاوے اور کسی کوئی خدشہ نگذرے - دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے یہ ایسے لوگون کا نام ہے کہ جن سے گناہ بھی سرزد ہون مگر ساتھ ہی اس کے ملامت اور پچھتاوا بھی دل مین ہو کہ یہ گناہ کیون ہوا اور وہ اس تدبیر اور کوشش مین لگے رہین کہ کسیطرح اس سے خلاصی ہو - یہ لوگ ایک جنگ مین رہتے ہین اور شیطان اور نفس کے ساتھ ان کی لڑائی کٹھنی رہتی ہے کبھی نفس غالب آ گیا تو لغزش کھا گئے کبھی آپ غالب آ گئے تو نفس نامراد رہا زینہ بزینہ یہ لوگ اوپر چڑھتے ہین اور نفس امارہ سے ترقی کرکے انسان لوامہ مین آتا ہے - نفس امارہ والا اور گدھے - بلی مین کوئی فرق نہین کیا کرتا - جیسے بلی کا دستور ہے کہ جب گھر مین داخل ہوتی ہے تو کسی قسم کا کوئی کھانا پڑا ہو اسے یہ خیال نہین آتا کہ یہ میرا حق نہین ہے مین نہ کھاؤن فوراً منہ ڈالدیگی - ایسے ہی ہر ایک قسم کے فسق و فجور کا اس سے ارتکاب ہوتا لیکن نفس لوامہ والا ہر ایک بات مین ایک جنگ کرتا ہے اگرچہ اسے بڑی جنگ درپیش ہوتی ہے مگر تاہم وہ کرتا ہی رہتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے جو کہ اس جنگ مین غالب آ جاتا ہے اور نفس اور شیطان پر فتح حاصل کرتا ہے اس کا نام مطمئنہ اس لئے ہے کہ یہ اطمینان یافتہ ہو جاتا ہے - انسان کے ہر ایک قوٰی پر اس کا قابو ہو جاتا ہے اور طبعی طور پر اس سے نیکی کے کام سرزد ہوتے ہین - سب سے بڑی خوبی اور نیکی بات اس مین یہ ہوتی ہے کہ

یہ خدا پر ایمان لاتا ہے -

کیونکہ ہر ایک نیکی اور راست بازی کی جڑ خدا شناسی اور خدا پر سچا ایمان ہی ہے جس قدر اس مین نقص ہوگا - اسی قدر ایمان مین بھی نقص ہوگا جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے یعنی نفس اور شیطان سے جنگ مین انسان فتح پا لیتا ہے - تب اسے یہ ایمان حاصل ہوتا ہے اور ایک عجیب تبدیلی اس وقت حاصل ہوتی ہے - گویا کہ گناہ کے اعضاء بالکل کاٹ دئے جاتے ہین - جیسے انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤن - کان - ناک وغیرہ کاٹ دئے جاوین اور آنکھ نکالدی جاوے تو پھر اس کے متعلق جو گناہ ہین وہ اس سے صادر نہ ہو سکین گے اسیطرح نفس جب مطمئنہ ہو جاتا ہے تو اندرونی اعضاء جو گناہ [illegible]

وہ کاٹے جاتے ہیں اور ان میں بالکل گناہ کرنے کی قوت باقی نہیں رہتی۔ جب ایک جانور خصی ہو جاتا ہے اسیطرح وہ گناہ سے خصی ہو جاتا ہے اور وہ مجبوراً خدا کی مرضی کے خلاف کوئی فعل اور حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ سچا ایمان حاصل ہو۔ ہماری جماعت کو بڑی ضرورت سچے ایمان کی ہے اس کے لئے چاہیے کہ وہ دعائیں کریں نری تدبیر انسان کے لئے کافی نہیں ہے۔ خدا جس کیلئے تدبیر پر چھوڑ دیتا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔ یہود کو توریت کی حفاظت کے لئے بہت بہت تدبیریں بتلائی گئیں کہ اس کو اپنے گھروں کے دروازوں۔ چوکھٹوں وغیرہ ایسے ایسے مقامات پر لکھ رکھیں کہ ہر وقت یاد رہے لیکن چونکہ یہ صرف تدبیر تھی اس لئے وہ توریت کی حفاظت نہ کر سکے اور آخر کار نامراد اور مغضوب ہوئے اس لئے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کہا۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ اس سے خدا نے یہ بتایا ہے کہ جب تک ایک ارادہ الٰہی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہ ہو تب تک اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اپنی تدبیریں اور تجویزیں انسان کی پاک باطنی کے لئے ہرگز کافی نہیں ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے قوت نہ ملے۔ اور اس کا ذریعہ دعا ہی ہے۔ صرف اپنی کوشش سے ہی تقوے اور راستبازی حاصل نہیں ہو سکتی اور نفس مطہر بن سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ بار بار تاکید کرتا ہے کہ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بلا مدد خدا تعالیٰ کے تم نکل سکتے ہو۔ ہر حالت میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ دیکھو بہت لوگ ہیں کہ کوشش کرتے کرتے رہ جاتے ہیں اور ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا علاج یہی ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کرے اور نیک آدمیوں کے ساتھ ہو جاوے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین مگر یہ معیت قولی اور عملی طور پر ہونی چاہیئے۔ صرف قول اس میں کافی نہیں جب تک عمل نہ ہو۔ ایک شخص ہر روز کنجریوں کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں زنا نہیں کرتا لیکن اسے کہو کہ آخر تو ایک دن کریگا۔ اسیطرح اگر ایک شخص شراب خانہ پر روز جاتا ہے یا شرابیوں کی مجلس کو ترک نہیں کرتا تو وہ ایک دن شراب پیئیگا۔ صحبت میں تاثیر ضرور ہوتی ہے اس سے انسان بچ نہیں سکتا جو شخص نیک صحبت میں رہتا ہے اور نیکوں میں اس کی نشست برخاست ہے تو گو وہ ان کا مخالف ہی ہو مگر رفتہ رفتہ ایک دن وہ نیکوں کے قابو میں آجا دیگا۔

صلح حدیبیہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک بات تھی کہ بہت لوگوں نے آنحضرت صلعم کے روئے مبارک کو دیکھا اور آپ کی باتیں سنیں اور اس طرح صدہا آدمی مسلمان ہو گئے۔ کفار کے جو لوگ مسلمانوں میں آتے ان کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوتی اور جب وہ واپس جاتے تو اس اثر کو ساتھ لیجاتے۔ حالانکہ اس سے پیشتر ان لوگوں کو اسلام کی خبر تک بھی نہ تھی اور دور بیٹھے کون مانتا۔ خدا نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ اکثر لوگوں کو زیارت اور صحبت نصیب ہو گئی۔ اگر صحبت نہ ہوتی تو کیا فائدہ اٹھاتے۔ اب جو لوگ گھروں میں بیٹھے باتیں بناتے ہیں اور ان کو یہاں کی صحبت نصیب نہیں ہے وہ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ جب ان سے کوئی پوچھے تو سوائے چند شبہات کے اور کچھ پیش نہیں کر سکتے اگر ان میں تقوےٰ ہوتا تو یہاں آتے۔ چند دن رہتے۔ یہ امر ان کے لئے گناہ نہ تھا۔ جیسا کہ ہندوؤں اور عیسائیوں سے ملتے ہیں اور اپنی ضرورتوں کے لئے ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں تو اگر یہاں ہمارے پاس بھی آکر رہتے اور ملتے تو کیا حرج تھا۔ امید تھی کہ اکثر ان میں سے سمجھ جاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے کونوا مع الصادقین ایک عمدہ نکتہ تھا۔ کاش کہ وہ اسے سمجھتے کہ صادقوں کے پاس آنے جانے سے صدق انسان کے اندر کام کرنے لگتا ہے۔ یہ سنت اللہ ہے کہ ہر ایک صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اس لئے احادیث میں تاکید ہے کہ تم بد صحبت کو ترک کرو۔ ورنہ انہی لوگوں میں شمار کئے جاؤ گے۔ جو نیکوں میں رہتا اور بود و باش اختیار کرتا ہے وہ نیکوں میں ہی شمار ہوتا ہے۔ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو ان پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں تیرے بندوں کو دیکھا جو کہ تیری یاد میں مصروف تھے مگر ایک شخص ان میں تھا کہ وہ ان میں سے نہ تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ بھی انہیں میں ہے۔ پس وہ بہت ہی بد نصیب ہے جو کہ صحبت سے دور رہتا ہے۔ مطمئنہ کی تاثیرات میں سے یہ بھی ہے کہ اطمینان یافتہ کی صحبت سے اطمینان حاصل ہو جاوے۔ ایک تاثیر دوسری تاثیر کو کشش کرتی ہے اور اس میں بھاری نعمت اطمینان پاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے راضیۃ مرضیۃ کہ خدا تعالیٰ تجھ سے راضی اور تو خدا سے راضی اصل میں ایمان کامل اس وقت حاصل ہوتا ہے

جب کہ نفس اور شیطان کی لڑائی بھی بالکل جاتی رہے جب تک یہ حاصل نہ ہو اس وقت تک ایمان میں نقص ہے اگر غور سے دیکھو تو ہر ایک بشر کی خدا سے بھی ایک لڑائی لگی رہتی ہے اس طرح سے کہ بعض وقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول نہیں ہوتی کئی امیدیں اس کے دل میں ہوتی ہیں وہ بر نہیں آتیں اس لئے وہ خدا پر شکایت کا دروازہ کھولتا ہے۔ سچے ایمان کی یہ علامت ہے کہ کوئی شکایت نہ ہو اور خدا کی مرضی اس کی مرضی ہو۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پ ۳۰ ع ۱۴ کہ اے نفس جو کہ خدا سے اطمینان یافتہ ہے تو اپنے رب کی طرف واپس آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ اس میں انسان ہر ایک شکوک و شبہات سے پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی خطرہ کسی قسم کا نہیں ہوتا مگر اس سے پیشتر کے جس قدر مقامات ہیں ان سب میں اندیشہ ہے۔ رضا کا مقام جو کہ سب سے اعلیٰ ہے وہ اسی میں حاصل ہوتا ہے اور اس وقت انسان کی خدا سے ایک ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔ اور جب تک یہ نہ حاصل ہو۔ تب تک ایمان معرض خطر میں رہتا ہے لیکن نفس مطمئنہ اس وقت شیطان کے دھوکوں اور حملوں سے بالکل امن میں آجاتا ہے اس لئے سب کو چاہیئے کہ یہی مقام حاصل کرنے کے لئے بہت دعائیں کریں۔ بہت ایسے لوگ ہیں کہ وہ نفس امارہ میں آکر ایسے اڑے ہیں کہ اس سے آگے کوئی حرکت نہیں کر سکتے ان کا قول ہے "ایہہ جگ مٹھا اگلا کس ڈٹھا" (یعنی یہ جگ تو بہت میٹھا ہے اور اسی کا عیش و آرام ہمیں مطلوب ہے آخرت کس نے دیکھی ہے کہ کیا ہونا ہے اس لئے اس کی کیوں فکر کریں) ایسے لوگ کسی مدح کے قابل نہیں ہیں۔ لوامہ والے اگرچہ ایک وقت شیطان کے قابو میں ہوتے ہیں اور ایک وقت رحمان کے۔ کیونکہ وہ لڑائی میں رہتے ہیں تاہم خدا نے ان کو محل مدح میں لکھا ہے اور مطمئنہ والے جو کہ فتح پا کر غالب آچکے ہیں وہ دار الامان میں ہیں۔ لوامہ والوں کو یوں سمجھو کہ وہ ابھی ڈیوڑھی پر ہیں اور اندر داخل ہونے پر ان کی نظر ہوتی ہے کہ شیطان سوٹا (ڈنڈا) مارتا ہے۔

تقویٰ کا اول مرتبہ بدیون سے بچنا ہے اور طرز والا
لیتہ انتہا تک پہنچاتا ہے اور دوسرا مرتبہ اس کا نیکیون
کا کرنا ہے مگر یہ سب بجز توفیق الٰہی کے میسر نہین آتا - خدا
تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ جب انسان بدی سے
پورے طور پر پرہیز کرتا ہے اور حتی الوسع وہ کوشش
کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دارالامن
مین داخل کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے ہماری راہ مین
بہت جنگ کی - اب ہم تجھکو یہ مقام دیتے ہین کہ تو
دارالامان مین آجا وادخلی جنتی اسی کی طرف
اشارہ ہے کہ میرے بہشت مین داخل ہوجا - اس
کے یہ معنے نہین ہین کہ بعد مرنے کے وہ بہشت
مین داخل ہوگا - بلکہ یہ سلوک کے مراتب ہین جو کہ
سالک الی اللہ کو حاصل ہوتے ہین - اور وہ اسی
دنیا مین جنت مین داخل ہوتا ہے [illegible]
ختم ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کا فضل [illegible]
[illegible]
دیتا ہے اور ایک امن اور [illegible]
کے کنار عاطفت مین [illegible] قرآن مین [illegible]
والذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت لندخلنھم فی الصٰلحین عنکبوت رکوع اول
کہ جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہین ان کو
صالحین مین داخل کرتے ہین - یہان پر ایک اعتراض
پیدا ہوتا ہے کہ جب ایمان اور عمل صالح انسان
کو حاصل ہوگیا تو پھر [illegible] کہ ہم ان کو صالحین مین
داخل کرتے ہین یہ تحصیل حاصل ہے -

صلاحیت کے دو اقسام | اصل بات یہان خدا تعالےٰ کا اس نکتہ کو بیان کرنا ہے

کہ صلاحیت دو قسم پر ہے ایک وہ جو انسان تکلف اور
بناوٹ سے اپنے اندر پیدا کرتا ہے - اور دوسری وہ
جو انسان کا طبعی تقاضا ہوتی ہے - صورت اول مین
انسان کو تکلیف ہوتی ہے - جیسے حمال تکلیف سے ایک
بوجھ کو اٹھا دے - لیکن خدا تعالےٰ کا خود صالحین مین
داخل کر دینے کے یہ معنے ہین کہ طبعی طور پر صلاحیت
کا مادہ اس کے اندر پیدا ہوجاتا ہے - کوئی تکلیف
اور بناوٹ نہین ہوتی جس سے اسے تکلیف ہو
اول دفعہ جو ایمان اور عمل صالحہ طبیعت پر بوجھ ڈال
کر اختیار کرتا ہے - اس صورت مین وہ بوجھ بالکل نہین
رہتا - اعضاء اور قویٰ کی یہ فطرت ہوجاتی ہے
کہ ان سے نیک اعمال صادر ہون - اس آیت کا
دوسری آیت سے تعلق ہے جسمین خدا تعالےٰ
ان محروم اور بے نصیب لوگون کا ذکر کرتا ہے جن کو
صالحین کا مقام نہین ملتا - جس کا مطلب یہ ہے

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ -
کہ جب لوگ دعوےٰ کرتے ہین کہ ہم صالح ہین اور وہ
اپنے دعوے مین جھوٹے ہوتے ہین تو ان کے اظہار
مافی الضمیر کے لئے ان پر ابتلا آتا ہے -
یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ہر ایک عظیم الشان
نعمت ضرور ابتلا کو چاہتی ہے - جیسے اسی جگہ فرمایا ہے

کہ بعض جاہل لوگ دعوے ایمان کیا کرتے ہین مگر جب
ان پر ابتلا آتا ہے تو انسانون کی تکالیف اور دکھون
کو جو وہ ایمان سے برگشتہ کرنے کے لئے دیتے ہین
خدا کا عذاب سمجھنے لگتے ہین - اس مین اللہ تعالےٰ اس
امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر تم صالحین مین داخل
کا دعوےٰ کرتے ہو تو [illegible]
[illegible]
گو ابتلا کے وقت [illegible] انسان سے ڈرتا ہے [illegible]
[illegible] کو گویا اپنا
رب خیال کرتا ہے اور [illegible] کے خوف سے ایمان چھوڑ
کر طیار ہوتا ہے تو اب بتلاؤ کہ کیا ایمان ہوا - پھر اسی
کے [illegible] فرماتا ہے کہ [illegible] کو عوض لے بنا دیتے
ہین - اس سے آگے بزدل لوگون کا ذکر ہے کہ بعض
لوگ خدا پر ایمان کا دعوےٰ کرتے ہین - لیکن جب
خدا کی راہ مین ان کو کوئی ایذا پہنچتی ہے تو وہ لوگون کی
ایذا دہی کو خدا کا عذاب خیال کرتے ہین [illegible] ہماری
[illegible] کو چاہئے کہ بزدلی اختیار نہ کرے -
تمہارے واسطے عبداللطیف کا واقعہ
اسوۂ حسنہ ہے

ایک دو دفعہ اس کتاب کو پڑھو اور دیکھو کہ اس
نے خدا تعالےٰ کے لئے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی
نہ بیوی کی نہ بچے کی نہ مال کی نہ جاہ کی نہ جان کی
اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان سب باتون پر مین
ایمان کو مقدم رکھونگا - یہ کس قدر عظیم الشان نمونہ ہے
پھر خدا تعالےٰ کی حکمت یہ ہے کہ اس کا مرنا بھی بطور نشان
الٰہی کے واقعہ ہوا ہے اور موت سے اول کئی سال
اس کا ذکر موجود ہے - براہین احمدیہ مین اس کی
نسبت پیشگوئی موجود تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو
آج سے ۲۳-۲۴ برس ہر ایک جگہ اور ہر ایک
فرقہ اور ملت حتی کہ امریکہ یورپ وغیرہ مین شائع
ہوچکی ہے اور موجود ہے - جو لوگ خدا کے وجود
سے انکار کرتے ہین وہ بتلاوین کہ اگر خدا تعالےٰ
کی ذات موجود نہین تو اس واقعہ کی خبر اس قدر
عرصہ دراز پیشتر ہوئی اور اس کا اسی طرح واقعہ ہونا

اس کے کیا معنے ہین - یہان انگریزون کے ملک
مین چونکہ آزادی ہے اور پیشگوئی مین ذبح [illegible]
ہوا تھا پس وہ یہان تلوار سے کسطرح ذبح ہوسکتے
تھے اس کے لئے خدا نے کابل کی سرزمین کو
منتخب کیا - پھر چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا کہ اس خون
سے مجھ پر اور کل جماعت پر ایک بڑا صدمہ گذریگا
اس لئے پھر اس سے آگے وہ تسلی دیتا ہے کہ اس
مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور
اداس مت ہو - خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے وہ
دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا وہ اپنے
بندے کے لئے کافی ہے - کیا تم نہین جانتے کہ
خدا ہر ایک شے پر قادر ہے ان کی شہادت مین
حکمت الٰہی ہے - بہت سی باتین ہین جو تم چاہتے ہو کہ وقوع
مین آوین حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے
اچھا نہین اور بہت سی ہین جو تم چاہتے ہو کہ واقع نہ
ہون حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا
ہوتا ہے سو وہ حکمت الٰہی عنقریب ظاہر ہوگی اور
معلوم ہوگا کہ اس خون مین کس قدر برکات ہین سنا
گیا ہے کہ ہزار آدمی محض اسی لئے قید مین ہین کہ ہم
یہ راہ چھوڑ بیٹھینگے مرنا قبول ہے - واقعی
عبداللطیف صاحب کی موت نے ہماری جماعت مین
بہت کام کیا ہے - اگر وہ اس دنیا مین زندہ رہتے تو اور دس
بیس سال رہتے آخر کسی بیماری سے مرتے آخر موت
قدرت کا سلسلہ جاری ہے مگر یہ موت جو ان کو آئی خاص
موت ہے اس مین ایک عجیب بات یہ ہے کہ ہم اگر مفتری
تھے تو اس قدر استقامت ان مین کیون آگئی - کیا کبھی
سنا ہے کہ ایک مفتری کا مرید ہوکر پھر کسی نے اسطرح پر
جان دی ہو - حالانکہ بار بار ان کو جان بچانے کا موقعہ
بھی دیا گیا الاستقامت فوق الکرامت یہ بھی ہمارے
سچے ہونے کی ایک دلیل ہے -
جاہل کے نزدیک یہ واقعہ ایک بڑی بات نہین ہے
لیکن عقلمند سوچ سکتا ہے کہ سوائے یقین و عرفان کامل
کے یہ موت کسی کو نہین مل سکتی - یہ وہ موت ہے
کہ جسپر ہزارون زندگیان قربان ہین پھر خدا
فرماتا ہے کہ تم بھی مروگے مگر یہ جان ٹھکانے لگی ہے
اس کے خون سے ایک عظیم الشان پیشگوئی سالہا سال
کی پوری ہوئی ہے اور بات یہ ہے کہ ایک نئی تخم ریزی
کی گئی ہے اور یہ خون کبھی خالی نہ جاویگا - مین جانتا
ہون اور مجھے افسوس ہے کہ جیسے عبداللطیف نے
ایمان کا ثبوت دیا ہے میرا دل اور کانشنس نہین مانتا
کہ یہان کی جماعت مین ایسے بہت سے لوگ ہون مین

دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسے کر دے یقیناً جانو کہ جس کا ایمان عبد اللطیف جیسا ایمان نہیں ہے وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہے یجدّدون اللہ دین ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ جب دشمن کے مقابلہ پر جاتے تو مثل مردہ کے ہو جاتے کہ اب بلا موت کے ہرگز جدا نہ ہوں گے۔

استقامت کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں اس سے انعامات ملتے ہیں۔ ظاہری حالت میں اگرچہ سب شریک ہوتے ہیں لیکن فضیلت ہمیشہ اندرونہ سے ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ کی فضیلت ظاہری نماز سے نہیں۔ تم خود سوچکر دیکھو کہ ایک خدمتگار ہے جو کہ ہمیشہ حاضر ہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کو ادا کرتا ہے اور ایک ہے جو گاہے گاہے حاضر ہوتا ہے اور معمولی اور رسمی طور پر کام کرتا ہے آقا جانتا ہے کہ ایک فدائی ہے اور دوسرا مزدور جو کہ مہینہ ختم ہونے پر صرف تنخواہ لینے کے لئے کام کرتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ وہ آخر کار محبت کس سے کریگا۔ فدائی سے یا مزدور سے۔ آنحضرت کے زمانہ میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے مجاہدات سے کام لینے والے بھی تھے کہ چھت سے رسی باندھکر اپنے آپ کو ساری ساری رات لٹکا دیتے لیکن کیا وہ ان ریاضتوں اور مجاہدوں سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہو گئے نہیں ہرگز نہیں شرف انسان کو وفا کے ساتھ ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ابراھیم الذی وفّیٰ اس کو آگ میں ڈالا گیا۔ اس نے منظور کیا۔ خدا نے کہا کہ بی بی اور بچے کو جنگل میں چھوڑ دے جہاں آب و دانہ نہ تھا ہر ایک ابتلا کو اس طرح سے قبول کیا۔ گویا عاشق خدا تھا۔ کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔ اسیطرح آنحضرت صلعم کو آپکے خویش و اقارب نے ترغیب دی اور کہا کہ بادشاہی مال و دولت۔ حسین اور نازک اندام بیویاں جس قدر چاہتے ہو وہ سب لو۔ مگر اس وعظ اور تبلیغ سے باز آؤ آپ نے جواب دیا کہ تم لوگ بیوقوف ہو مجھ کو خدا نے مامور کیا ہے کہ شرک کو دور کروں میں کیسے اس سے باز آ سکتا ہوں۔ یاد رکھو کہ صادقین کے لئے بہت مشکلات ہوتی ہیں اور صدق کی گھڑیاں بھی بہت مشکل ہوتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ خود صادقین کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ عبد اللطیف کی وہ گھڑی کیسی مشکل تھی۔ جب کہ وہ رجم کے میدان میں تھا سنگساری کے لئے خلقت آمادہ تھی اور اس وقت جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اس وقت فرشتے بھی تماشہ دیکھتے ہوں گے۔ زندگی کے یہ دن تو گذر جاتے ہیں۔ ایک شخص کے پاس۔ غلام مال۔ دولت سب ہو مگر انجام فنا ہے۔ مردانہ وار زندگی یہ ہے کہ فرشتے بھی تعجب کریں کہ سوائے مرد کے اور کا کام کھڑا نہیں ہوتا اگر اس قدر عمل کرو کہ زمین سے آسمان تک پہونچ جاویں۔ جب تک ان میں وفائی روح نہ ہو گی کچھ بھی نہیں۔ کلام اللہ سے ثابت ہے کہ جب تک انسان صادق نہیں بنتا تو اس کی نمازیں بھی اس کے لئے جہنم ہی ہوتی ہیں پورا وفادار نہ ہو تو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی۔

وقت تنگ ہے بار بار یہی نصیحت ہے کہ اس بات پر بھروسا نکرو کہ ابھی میری عمر باقی ہے نہ تندرستی پر بھروسہ کرو۔ زمانہ انقلاب میں ہے اور یہ آخری وقت ہے خدا تعالیٰ امتحان کر رہا ہے آخری موقعہ صدق وفا کے دکھلانیکا دیا گیا ہے پھر یہ ہاتھ نہ آویگا۔ سب نبیوں کی پیشگوئیاں اسی وقت کے لئے ہیں اب اس کے بعد صدق کے بجا لانے کا وقت نہ ہوگا نرا بیعت کا اقرار کوئی شے نہیں دغا کرا اور سستی ہرگز نکرو۔ تعلیم جو تم کو دی جاتی ہے اس کے موافق اپنے آپکو بناؤ اور شہید عبد اللطیف کے نمونے کو دیکھو کہ اس سے صادقوں کی علامات کس طرح سے صادر ہوئی ہیں۔ ہمیشہ (ملاقات کرنے) رہو یہ چند روزہ زندگی ہے ایک دن آتا ہے کہ نہ ہم ہوں گے اور نہ تم نہ اور کوئی یہ سب جنگل ویرانہ ہوگا اور دل یہ کیا تھا پھر کیا ہوگیا ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے اسے یاد رکھو آنے والی نسلیں ان نمونوں کو دیکھیں گی کہ کیا بنایا ہے اگر عمدہ نمونہ تم نے نہ بنایا ہوگا تو وہ بھی گمراہ ہوں گے ایک چور اگر کسی دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو۔ یا ایک زانی دوسرے کو کہے کہ زنا نہ کرو تو تم اُسے کیا کہوگے۔ جو لوگ خود بدی میں ملوث ہیں وہ دوسروں کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے بلکہ ان کے ذریعہ سے اور لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنیوالے اور خود نہ عمل کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کے قصے چھوڑ جاتے ہیں ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد بنانے کا نام کرکے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وعظ کر رہا تھا تو ایک عورت نے اپنی ایک پازیب اتار کر خدا واسطے اُسے دیدی۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اے نیک بی بی کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جاوے تو اس بچاری نے دوسری بھی دیدی مولوی صاحب کی بیوی نے جب اس عورت کی یہ سخاوت اور جرأت دیکھی تو گھبرا کر اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دیدیا کہ اسے مسجد میں لگا دو۔ مولوی صاحب اسے کہنے لگے کہ تو ایسا نکر۔ اس عورت کو تو میں نے یہ باتیں اس لئے کہی ہیں کہ کسیطرح چندہ جمع ہو جاوے اسیطرح مجھے خوف ہے کہ تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ چاہیے کہ جذبات کو دور کرو۔ ہر ایک اجنبی تمہارے افعال کو تاڑتا ہے کہ ان کے اخلاق۔ آداب۔ استقامت پابندی احکام عظمت کلام الٰہی وغیرہ کیسے ہیں اگر عمدہ ہوئے تو وہ تمہارے ذریعہ ہدایت پاویگا ورنہ تم اس کے لئے ٹھوکر کا موجب بنوگے ان باتوں کو یاد رکھو

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے دعا فرمائی

اور نماز عصر گذار کر جلسہ برخاست ہوا

رباعی و نظم

جو کہ قاضی قائم الدین صاحب نے جہلم میں حضرت مسیح موعود کے نزول پر پڑھی تھی

تعریف سنی جاتی تھی ہر بار کسیکی ✤ ہر ہفتہ پڑھی جاتی تھی اخبار کسیکی
جہلم میں وہی آیا ہے کیا رشک مسیحا ✤ پرجوش تھی یہاں خواہش دیدار کسیکی

ہے عرض میری سارے زمانہ کے واسطے
ہر ایک اپنے خویش بیگانے کے واسطے
احمد کی ہیکہ پوری ہیں بیشین گوئیاں
پھر دیر کیا ہے بیعت کے آنے کے واسطے
حضرت غلام احمد ہیں عیسیٰ کی جا بجا
حکم الٰہ سب کو سنانے کے واسطے
موعود مسیح مہدی مسعود یہی ہیں
مردہ دلوں کو آئے جلانے کے واسطے
حق نے انہیں زمانہ میں بھیجا ہے بھائیو
فسق و فجور سارے مٹانے کے واسطے
میری طرح کے لاکھوں ہی گمراہ کے لئے
آئے ہیں راہ راست بتانے کے واسطے
سامان لیظہرہ فلو سبحان کے پاس ہیں
غفلت کا پردہ دل سے اٹھانے کے واسطے
صد شکر کیونکہ روز مبارک ہے بھائیو
منظور حق تھا ہم کو دکھانے کے واسطے
آزاد اٹھو کو بیٹھا جو غفلت کی خوابگیر ✤ مہدی کھڑا ہے دیکھا جگانے کے واسطے

مراسلات

(قابل تقلید عورات فرقہ احمدیہ)

میری ایک چچازاد بہن مسماۃ رانی بھائی علی بخش احمدی کی زوجہ اہلیہ اور حضرت اقدس کی مرید ہے اس نے قبل از دعوت حضرت اقدس (۱) خواب مین دیکھا کہ بیشمار ان گنت مخلوق خدا ایک جگہ جمع ہے اور سب متفق ہو کر مغرب کی طرف سے چاند کی تلاش کر رہے ہین۔ جب بہت جستجو کرنے پر چاند نظر نہ آیا تو ایک نہایت ہی دانا آدمی نے فرمایا کہ اب چاند مغرب کی طرف سے ہرگز ہرگز نظر نہین آوے گا بلکہ تم لوگ ایک آئینہ صفا مشرق کی طرف دیوار سے لگا کر اس مین دیکھو چنانچہ اس طرح آئینہ بالمقابل رکھنے سے چاند نظر آگیا اور جس وقت حضرت اقدس کی دعوۃ کی خبر سنی تو خود کہنے لگی کہ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز بالعکس مشرق کی طرف سے ایک مصفا آئینہ سے نظر آگیا ہے ✦

(۲) ابھی مقدمہ کا نام ونشان بھی نہ تھا کہ ایک دن کہا کہ حضرت اقدس جہلم تشریف لاوین گے اور سارے کا سارا نقشہ انبوہ خلائق وغیرہ کا ایسا ہی بیان کر دیا جیسا کہ بعض ہم لوگون نے آنکھون سے دیکھ لیا ✦

(۳) ایک دن سبز اور سرخ تختون پر معہ جماعت کثیرہ علیحدہ علیحدہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو دیکھا اور دریافت کرنے پر ہر دو صاحبزادگان کے نام اسکو بتائے گئے ✦

(۴) حضرۃ زینب اور حضرۃ ام کلثوم ہر دو بیبیون کی زیارت ہوئی اور وہ دونون اسکو بیبی فاطمۃ الزہرا کیطرف اپنی والدہ کی خدمت مین لیگئین اور حضرت بیبی صاحب اسکو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لیگئین

(۵) ایک روز ایک بہت ہی بڑا برج دیکھا اس مین ایک پلنگ پر ایک پہلوان شکیل نہایت صالح بیٹھا ہوا ہے۔ دریافت کرنے سے لوگون نے کہا حضرت علی المرتضی ہین

(۶) ایک دن علی المرتضی نے تازیانہ شیر لقب کا

سارا نقشہ معہ مسجد و دولت کدہ حضرۃ اقدس کے چپہ چپہ کا حال کالمعائنہ بیان کر دیا جس کی تصدیق دیکھنے والے کر سکتے ہین۔ غرض باوجود ان پڑھ ہونے کے اس کا یہ حال ہے۔ اب سنیئے اپنے حق مہر کا نصف روپیہ یعنی سولہ روپیہ اپنے خاوند علی بخش سے وصول کر کے میرے حوالے کیا کہ چار روپے تو قادیان شریف کے آنے جانے کا کرایہ امانتاً اپنے پاس رکھو اور عہ روپیہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے نام منی آرڈر کر کے لکھدو کہ عہ تو حضرت ام المومنین کی خدمت مین اور دس روپیہ حضرت اقدس کی جناب مین پیش کر کے استصواب کیا جاوے۔ کہ مدرسہ۔ لنگر۔ مساکین۔ ریویو وغیرہ مین جس جس قدر مناسب ہو تقسیم فرمایا جاوے چنانچہ اسیطرح کیا گیا۔ فرقہ احمدی کی بیبیون کی تحریک اور تقلید کے لئے یہ چند سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین درج اخبار فرما دین ✦

جی ڈی احمدی۔ رہتاسی

۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عید الفطر جملہ جماعت احمدیہ مبارک باد۔ آج نماز عید الفطر پیش از زوال عیدگاہ میلاپور مین جو کئی سال سے موقوف تھی جماعت احمدیہ نے ادا کی جس کے امام حضرت مولوی احمد دین صاحب احمدی تھے بعد نماز عید کے مرحوم مغفور حضرۃ مولوی عبدالرحیم صاحب احمدی کی کیفیت انتقال معلوم ہونے سے نماز جنازہ پڑھا گیا۔ جماعت احمدیہ مین گیارہ بھائی تھے ✦

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

عبرت

ضلع گوجرانوالہ مین ایک موضع بھمب [illegible] واہ ہے اس گاؤن مین پچھلے سال طاعون پڑی تھی لوگون نے اس گاؤن کے نمبردار سے جو کہ سندو تھا اور بڑا امیر آدمی تھا۔ پوچھا کہ تمہارے گاؤن کا کیا حال ہوا تو اس نے کہا کہ چھوٹی بھڑ گئی ہے چھوٹی لگنے لگے اور پوچھا کیا سا ہوتا ہے اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ غریب غریب آدمی مر گئے ہین۔ اس سال جب وہان طاعون پڑی تو اس کے تمام رشتہ دار مر گئے تو لوگون نے اس سے پوچھا کہ اب تمہارے گاؤن کا کیا حال ہے تو اس نے جواب دیا کہ دہولو (یہ ایک قسم کا گناہ ہوتا ہے) کی جڑون مین بھی آگ لگ گئی ہے یعنی بڑے امیر بھی مرنے شروع ہو گئے ہین خدا کی قدرت وہ نمبردار اپنے تمام رشتہ دارون کو اپنے سامنے مرتا دیکھ کر سب سے آخر آپ بھی طاعون سے مر گیا۔ اس کے سارے خاندان سے صرف اس کا ایک پوتا اور دو بیٹیون کی دو بیویان بچی ہین۔ باقی سب کے سب طاعون کا لقمہ ہو گئے ہین۔ غرور کا سر اسطرح ٹوٹتا ہے۔ آج کل لوگ کہا کرتے ہین کہ غریب غریب لوگ طاعون سے مرتے ہین اور کوئی امیر نہین مرتا جو تکبر کرتے ہین اس نمبردار کی طرح طاعون کا لقمہ ہو نگے ✦

محمد حسین احمدی از آدووان
ضلع گوجرانوالہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء

البدر

شکریہ

اخویم محمد افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج کل مین ایسی جگہ ہون جہان میری نظر مین پچیس پچیس کوس تک احمدی جماعت کا کوئی بھائی نہین۔ نہ احمدی جماعت کوئی بلکہ نامی مسلمان بھی بہت ہی کم ہین اور جو ہین وہ بھی ہندو وضع تعزیہ پرست۔ ہر طرف سے مندرون کے گھنٹیون کی آواز آتی ہے۔ غرض عجیب ہی شرک ستان ہے الحمد للہ خداوند کریم غفور الرحیم نے البدر جیسا اخبار بنایا ہے جس کے ذریعہ سے اپنے آقا و مولا علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک تعلیم ہفتہ وار سنتا رہتا ہون۔ گویا اپنے آپ کو قادیان ہی مین پاتا ہون اس پاک تعلیم سے میری روحانی زندگی اسطرح پھولتی ہے جیسے کھیتی پانی سے۔ مین آپ کا بہت ہی شکر گزار ہون خداوند کریم آپ کو ہر دو جہان مین صحیح وسلامت رکھے۔ اور اپنے فضل و کرم سے آپ کو نور کی تقویت بخشے آمین ✦

میرے خیال میں البدر کی خریداری نہایت ضروری ہے ورنہ اس جگہ پر کیا ضبط [illegible] کا حال ہے کہ اگر البدر ایک دو دن دیر سے آوے تو آنکھین انتظاری مین لگ جاتی ہین

[illegible] ضرور قادیان شریف نہین جا سکی۔ جانے کا ارادہ رکھتی ہے ✦

ارشاد حضرت اقدس کی یاددہانی میں پرچہ میگزین کے متعلق

ضروری التماس

حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے بعد جس میں اس رسالہ کے اجراء و شیوع کی اصل اغراض و مقاصد ظاہر کر کے اسلام کو بد نخالفین کے مہلک حملوں کی بادِ صرصر سے بچانے اور اس کے قالب مردہ میں روح حیات ڈالنے اور اہل اسلام میں دوبارہ روحانیت پیدا کرنے اور عوام کو ضلالت و جہالت کے خطرناک گڑھے میں گرنے اور مخالفین کے دام تزویر سے محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا تھا اب اس کے قیام و استحکام کے بارہ میں اعانت اشاعت رسالہ کی تحریک کی غرض سے لمبے چوڑے الفاظ میں کچھ زیادہ قلم فرسائی کرنا ہمارے نزدیک غیر ضروری اور محض تحصیل حاصل ہے کیونکہ امام صادق علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنے اس ارشاد میں جس قدر تاکید تاکید فرمائی ہے اور حد سے بڑھے ہوئے پر زور الفاظ میں اپنے مخلصین کو اس کی خریداری کی جانب متوجہ کرنا چاہا ہے اس سے بڑھکر اور کوئی تاکید نہیں ہو سکتی۔ کیا اپنی جماعت کے مخلص پر جوش باہمت احباب کے لئے حضرۃ اقدس کی جانب سے یہ کچھ کم تاکیدی الفاظ تھے۔ کہ ”میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک اُن سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا“ حضرۃ اقدس نے صرف انہی الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اس رسالہ کی خریداری و مالی اعانت کے واسطے مکرر الفاظ ذیل میں تاکید فرمائی ہے کہ ”نہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے واقعی وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا دیگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو“

پھر نیز اس ارشاد حضرت اقدس میں سے چند کلمات بغرض آگاہی مخلص احباب کے نقل کئے جاتے ہیں ورنہ ویسے تو اس ارشاد کا ہر ایک لفظ تاکید مجسم ہے اپنی جماعت کو اس رسالہ کی اعانت کے لئے سخت تاکید فرماتے ہوئے اس ارشاد کی آخری سطور میں ظاہر فرمایا ہے کہ ”اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے“ اگرچہ حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے نکلنے پر ابتدائی تازہ جوش میں اپنی جماعت کے ہر حیثیت و ہر طبقہ کے احباب نے حسب استطاعت اس کی مالی امداد و اشاعت میں حتی الوسع بہت سعی فرمائی۔ اور اپنے اخلاص مندی و ہمت کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھلایا اور اسی کوشش کا ثمرہ ہے کہ تعداد خریداری ۹ سو سے اٹھارہ سو یعنی دوچند تک پہونچگئی ہے۔ مگر ایام حال میں اپنے مخلص احباب کی اس تگاپو فی سبیل اللہ کی رفتار میں کسیقدر بہ نسبت اوائل کے نرمی سے دکھائی دیتی ہے حالانکہ ابھی رسالہ کی خریداری کو اس تعداد تک پہونچنے میں بہت کمی ہے جس تعداد تک پہونچانیکا امام صادق علیہ السلام نے اپنے ارشاد مبارک میں ارادہ ظاہر فرمایا ہے اس وہم کا بجز اس کے کوئی اور باعث نہیں کہ تا حال اپنی جماعت کے جملہ افراد کے کانوں تک اس ارشاد حضرۃ اقدس کے پرزور تاکیدی الفاظ کی آواز نہیں پہونچی ورنہ کہاں اس پاک جماعت کے مخلص احباب کے پرجوش دل اور اپنے پیارے امام کے ارشاد پر قربان ہونے والی روحیں۔ اور کہاں ایسے تاکیدی حکم کی تعمیل میں اس قدر کم التفاتی۔ اس دو لاکھ سے بھی زیادہ احمدیہ جماعت کے احباب سے اگر پانچ فیصدی بھی ایسے مخلص نکل آویں جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار ہیں تاہم تعداد خریداری دس ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔

حضرت اقدس کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل اور اس رسالہ کے مفاد اس امر کے مقتضی ہیں کہ احمدیہ جماعت کا کوئی فرد خواہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اس رسالہ کی خریداری سے محروم نہ رہے۔ تمام ممالک غیر امریکہ و یورپ وغیرہ میں اس رسالہ کے مضامین نے ایک تہلکہ سا مچا دیا ہے جس سے مخالفوں کے دلوں میں بھی تلاش حق کی تحریکیں پیدا ہو گئیں ہیں حال ہی میں آسٹریلیا سے ایک یورپین کی چٹھی آئی ہے جس میں وہ اس رسالہ کے مضامین کی دلچسپی کو ایک عاشقانہ پیرایہ میں ظاہر کر کے کہتا ہے کہ اس کے پر شفاف و دلچسپ مضامین میں متلاشی حق کے لئے صداقت کی ایک کھلی راہ ہے۔ امید ہے کہ اس کے مقناطیسی اثر سے اور بھی بہت لوگ ضرور متاثر ہوں گے“ کیوں نہ ہو۔ پیارے امام صادق کی تحریرات سے سعید فطرۃ و سعادت کیش روحیں کبھی بھی بے اثر نہیں رہ سکتیں چہ جائیکہ اپنی جماعت کے مخلص احباب کے دلوں میں اس کے احکام کی بجا آوری کا خیال و تحریک پیدا نہ ہو مشیت ایزدی میں جو کام ہونا ہے اور جن اغراض کے لئے اس کا مامور آیا ہے وہ سب ہوکر ہی رہیں گی۔ یہ تو صرف ہمارے واسطے توشہ عقبیٰ حاصل کرنے کا ایک موقعہ حسنہ ہے۔ مادر من قال

بمفت این اجر نصرت را دہندت ای اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

حسنات دارین حاصل کرنے کا عین وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کار خیر میں ہاتھ بٹانے کی توفیق بخشے تاکہ اپنے امام پاک کے احکام پر عمل کر کے سابق بالخیرات بنیں آمین ثم آمین

منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان

ہماری مقدمات

۱۳ جنوری سنہ ۰۴ء کو سب سے پہلے خواجہ صاحب نے مجسٹریٹ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے پچھلی پیشی پر وعدہ فرمایا تھا ۲۰ کا فیصلہ ۱۳ کو سنا دوں گا۔ آپ اگر وہ فیصلہ پہلے سنا دیں تو تقریر میں بہت ہی اختصار ہو جائے گا کیونکہ ہم ... پر آپکی رائے سے فیصلہ ہو چکے گا مگر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ میں فیصلہ بھول آیا ہوں ساتھ نہیں لا سکا۔ کل سنا دوں گا +

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اعلیحضرۃ حجۃ اللہ کی طرف سے تحریری بیان (جسکا پہلے سرسری بیان میں اقرار تھا اور مجسٹریٹ نے بھی زبانی تسلیم کر لیا تھا کہ تحریری بیان دیدیں) جو سہولت کے لئے چھپوا لیا گیا تھا پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک ہوا ہینڈ لوٹ بھی تھا جو حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے تھا مجسٹریٹ نے اولاً اسے لیلیا لیکن فریق ثانی کے وکیل کو بھی اطلاع دی کہ یہ تحریری بیان ہے اس پر اس نے عذر کیا کہ یہ نہیں لیا جا سکتا اس سوال کو غیر فیصل قرار دیکر چھوڑ دیا اور کہا کہ پہلے تقریر ہونی چاہیے چنانچہ وکیل مستغیث اور خود مولوی کرمدین نے اپنی اپنی باری اور موقعہ پر تقریر کی چونکہ وقت بہت ہو چکا تھا خواجہ صاحب کی تقریر نہ ہوئی +

اور پھر اس بیان تحریری کے متعلق عرض کیا جسکو عدالت نے لینا نامنظور کیا کہ یہ ڈیفنس شروع ہونے پر لیا جاسکتا ہے چونکہ دوران مقدمہ میں بعض امور اس قسم کے واقع ہوکر

طوطا اسی کے ہیں لیکن جرم ثابت نہیں۔ ... شروع کیا اور کچھ حصہ سنا دیا اور فرمایا کہ لیا ہی کیا ہے +

... چھپکر طیار ہو گئی ہے قیمت ... اشتہار ... [illegible] ... ایک مدد خریدار۔

عجیب تحریک

بدر کے گرامی قدر ناظرین پر یہ امر واضح ہو کہ اس سے پیشتر ایک اشتہار اس کارخانہ سے ایک ماہوار رسالہ کا شائع ہوا تھا جس میں عجیب وغریب مضامین کی ترتیب تجویز کی گئی تھی۔ ان مضامین کی ضرورت پر ہر ایک جلیل القدر صحابی نے اتفاق رائے کیا تھا اور اب تک جو اصحاب اس اشتہار کو پڑھتے ہیں وہ خریداری کی درخواست اور اشتیاق سے بھرے خط ارسال کرتے ہیں لیکن میں نے اپنے ایک محسن اور مربی دوست نامی حضرت حکیم نور الدین صاحب کے مشورہ سے اس کا اجرا ملتوی کر رکھا۔ آپ ... قابل قدر مشورہ کے ... اول ... اس ... شائع کر دیا تھا کہ ... جلد ... شیاع طبائع ... فائدہ پہنچے اور اب بھی ... پھر اس کا اعادہ ... کہ ہر ایک انسان پر اس کے اہل وعیال خویش ... ہمسائگت اور جس جس سے اس کا تعلق ... ہر ایک کے حقوق ہیں۔ جن کا اس نے مولےٰ کریم کے آگے جوابدہ ہونا ہے اور ہمارے احباب ... خصوصیت سے زیادہ حقوق ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو ... من اللہ جان کر اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اس طرح سے ایک بڑی ذمہ واری کے ساتھ حقوق الٰہی اور حقوق العباد کے بوجھ کو اپنے شانوں پر اٹھایا ہے اور جو لوگ ... تحصیل دین کے لئے رہتے ہیں ان کی بھی ضروری ہے کہ پنجوقتہ نمازوں میں شامل ... حضرت اقدس کی مزکی نفس مجلس میں بیٹھیں ... کی گفتگو اس بنا پر تھی کہ ان تمام حقوق العباد ... الٰہی کو مد نظر رکھ کر پھر تم سوچو کہ آیا تم اس ... نبھا سکو گے وہ نہ ہو کر لوگوں کے لئے بے ... حقوق ادا نہ کر سکو۔ اس وقت تو وہ نصیحت ... لگی۔ مگر چونکہ خواہش نفس ایک بات ... تھی اس لئے جبراً وقہراً میں نے عہد کر لیا کہ ... ضرور ہی ملتوی رکھوں گا۔ سو آج کل میں ... بیماری سے اٹھا ہوں اور قلت شاف ... رفیق کو دیکھتا ہوں تو مجھے حکیم صاحب ... لکھنے کو جی چاہتا ... ہے اور آپ زور سے ... میں میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا ... موجودہ حالت میں کسی اور کام کو بہ حیثیت ایک ایڈیٹر یا مصنف کے نبھا سکوں۔ ہاں اگر کوئی ... صاحب اس ... ہاتھ بٹائیں اور تصنیف و تالیف ان کے سپرد ہو تو اس کی اشاعت کا اہتمام ہو سکتا ہے ❖

اس رسالہ ماہوار کے جو مضامین تجویز ہوئے تھے سر دست ان میں سے ایک جزو یعنی اندرونی مخالفین کے اعتراضوں کا جواب اور ابطال ایک بڑا ضروری امر ہے جس کی اندنوں ضرورت آپڑی ہے اور اگر اس کا کچھ انتظام ہو سکا تو اس سے ایک فائدہ عظیم یہ ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث شریف کے باریک باریک نکات اور لطیف اسرار جو اس وقت ایک گوہر مکنون کی طرح ہمارے اکابر بھائیوں اور جلیل القدر اصحاب کی کان صدر میں پڑے ہوئے ہیں اس سے ہم لوگ متمتع ہونگے۔ دیکھا جاتا ہے کہ اندنوں اخبار کی دنیا میں ایک خاص مذاق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیدا ہو رہا ہے کہیں اخبار خاص اسی غرض سے جاری ہو رہے ہیں کہ اس مشن پر حملہ کیا جاوے کہیں ماہوار رسالہ صرف اسی لئے نکل رہا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ پر اپنے شکوک وشبہات پیش کر کر۔ کوئی دعویٰ سے کہہ رہا ہے کہ ہم تہذیب کے ساتھ مرزا صاحب کے متعلق بحث کریں گے اور ہندوستان کی اس قدر عظیم الشان اسلامی آبادی میں ایک کثیر گروہ ابھی تک ایسا موجود ہے جو اپنی تنگ ظرفی اور عدم وسعت معلومات دینی کی وجہ سے اور ان لئے شکوک وشبہات پر اڑے ہوئے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اور ایسے ہی ایک گروہ فرقہ اہلحدیث اور علمائے مقلدین کا بھی ہے کہ وہ اپنی اصطلاحات میں کمی کی وجہ سے قرآن شریف کے حقیقی اور علمی استدلال سے مستفید نہیں ہوتے اور ایک اندھے کی طرح جب تک لاٹھی پکڑا کر ایک راہ راست پر نہ ڈالا جاوے تب تک وہ چل نہیں سکتے غرض کہ یہ اندرونی مفسدہ بکار نکار کر حقائق اور معارف لطیفہ کے ایک کثیر حصہ کے انکشاف کا تقاضا کر رہے ہیں ❖

اب یہ سوال یہاں ضرور باقی رہتا ہے کہ کیا یہ ضرورت بذریعہ ہمارے بانی اخباروں یا میگزین کے کما حقہ پوری نہیں ہو سکتی؟ اگر نہیں ہو سکتی تو کیا تم اپنے بل پر اپنے محدود علم پر اپنی اخبار کی قلت اشاعت پر اس کے کفیل ہو سکتے ہو۔ اگر نہیں ہو سکتے تو کیا انتظام تجویز کیا ہے اس کی نسبت انشاء اللہ دوسرے کسی نمبر میں گفتگو کی جاوے گی سر دست ہم یہ چاہتے ہیں کہ ... اس امر کی واقعی ضرورت پر البدر کے خریدار دوست اور مہربان دوستوں کی رائے کا اندازہ کریں اور امید ہے کہ وہ ہماری اس درخواست پر اپنے مفید مشوروں سے اطلاع دیں گے ❖

رسید زر

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہو خریداری ... وی پی وڈاک وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ... لکھی ہے اس میں سنہ ... کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخیر دسمبر ... تک ہے

سردار ... صاحب ... نپور
معرفت حافظ ... ممتاز علی صاحب ...
محمد بخش صاحب ... گوجرانوالہ
بابو غلام محمد صاحب کلکتہ
سردار بریان صاحب
منشی بدیع الدین صاحب کرنال
منشی عبد العزیز صاحب ... پور
خدا بخش صاحب ...
حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد
بابو سردار احمد صاحب ... پور
منشی تاور علی صاحب مدراس
منشی مولا بخش صاحب ... پور
منشی محمد مدار صاحب حیدر آباد دکن
وزیر الدین صاحب گوجرا...
محمد ابراہیم صاحب کراچی
نیاز احمد صاحب وزیر آباد
قاضی فضل الٰہی صاحب ... راولپنڈی
منشی گلزار محمد صاحب ... معہ سال گذشتہ
بابو فضل الٰہی صاحب ...
حافظ غلام رسول صاحب داگر وزیر آباد
زین الدین محمد ابراہیم صاحب ...
بابو جمال الدین صاحب ...
احمد علی صاحب مرار
مرزا محمود علی صاحب حیدر آباد دکن
میر محمد سعید صاحب ...
محمد رضوی صاحب وکیل
چودھری الہ داد صاحب ... گوجرانوالہ

بیو فلیشن کے سٹ۔ ناظرین ہماری یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۴ نمبر ۲ بٹن سٹ سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ نمبر ۳ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ... نمبر ۴ انگشتری سلور ... چاندی کا قیمت ۲ ... خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرانوالہ پنجاب

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی

[illegible] کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو رہا ہے [illegible] حتی کہ ایک دہریہ کو یا تو ہین نہیں دیدی ہے [illegible]

[illegible] امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا طریق عمل اور تکنیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جدید ایجادات [illegible] انسان [illegible] رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیئے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کا [illegible] دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم [illegible] یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کما تا ہے ویسے ہی [illegible] اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی درج سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں + قیمت عمر

صیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت [illegible]

الہامی دعا

مع [illegible] کلیشنے خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی [illegible] قیمت [illegible]

کاسر پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب [illegible] ضلع گجرات قیمت ار

نظم — برائے مشورات بطرز کاسر مصنفہ

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبدالکریم ناصر پالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ۔ اوسط قسم [illegible]

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب افضل حالی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں [illegible] کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے [illegible]

[illegible]

[illegible] اصلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے [illegible] خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کو زندہ کرنیکا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے [illegible] اصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ ر

دیباچہ رسالہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود کا [illegible] صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت ار

اعجاز احمدی

۱۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کے ثبوت میں لکھی نہ طبع ہے قیمت ار ہوگی

عاقبۃ المکذبین

لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی وفات حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی

یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ [illegible] صاحب صادق قیمت ۳ ر علاوہ محصول ڈاک

لا مجرب ادویہ

[illegible] قادیان میں رہ کر ہم [illegible] تیار کرتے ہیں

مجرب کرنے اور خدائی تعریف [illegible] اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے

حب دافع دائمی قبض — جن کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوتوں میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت تو ان کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عمر

اکسیر تسکیم — خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عمر

علاج نکسیر — بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہا یا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عمر

حب جدید — پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جسکا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت [illegible]

روغن بہرہ پن — بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

درد سر کی گولی — ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی۔ ایک روپیہ۔

سرمہ زنگاری — اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ غبار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲ ر

مصفی خون — گولیاں خالص عشبہ کی جو ہزار ہا جوب چینی کی بنی ہو [illegible] ۴۰ گولی عمر

سلائی لکرہ — جو ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اسکے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۲ ر

برص کی دوا — برص ایک بھاری ہے جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بد شکل جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بد نما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عمر

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات طیار کر کے مریضوں کو ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر [illegible] آخر الزمان کے اور مولانا نور الدین صاحب کو لطف سے زیادہ [illegible] مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی [illegible] نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی نقاط خوب بیان کئے ہیں [illegible] حضرت مسیح الزمان اور مولانا نور الدین علیہما السلام [illegible] پارہ الم کی قیمت ۱ ر پارہ عم ۲ ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ [illegible] دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب [illegible] اسلام پر اعتراضات کم نہیں ہے عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے [illegible] اسلام کو [illegible] ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے [illegible] قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو [illegible] تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور کلابتون و غلطان ہر قسم اگر خرید نا ہو تو مشتہر سے خرید ا جاوے اصل اخراجات پر صرف [illegible] منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ [illegible] نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا +

المشتہر

سید عزیز الرحمن محل شاہ تو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب

سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ قسم دوم [illegible] قسم سوم [illegible] محصولڈاک بذمہ خریدار

اشتہاروں کا نادر موقع

البدر اپنی خدمات کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ جھوٹ اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرت کا فیصلہ [illegible] سے کرو +

البدر کے چند نمبر بابت سنہ ۱۹۰۲ جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں [illegible] ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الاطفال معہ ترجمہ قیمت [illegible] درخواستیں بنام فضل الرحمن [illegible] آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ۲ ر سیرۃ النبی قیمت [illegible] درخواستیں حکیم فضل دین [illegible] آنی چاہئیں

حضرت مسیح موعود کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی +

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ انورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمدؐ کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَرَّحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحِہٖ وَمَاتَرُدُّ مَرَادَہٗ

البدر

کاملوع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

[illegible]

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

شرح قیمت

ہندوستان مین ہر سالانہ
دارن ممالک پ
خاص قادیان عہ
منتخبانہ نگارون کو مفت روانہ ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے۔

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی ادا ہے۔
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہیں دیا جائیگا۔
(۳) خط وکتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیر ہوگی۔

او دوائی خستگانیم نظر در الامان مینی

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار الامان بینی

جلد ۱ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | نمبر ۳

خریدارون کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہنچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار ترقی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی ہر وقت اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر کسیوقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیویں ہم فرائض کو بوسع دیانت داری سے بجالانیکی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک کیا چارہ ۔ مینجر

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل [illegible]
ہم زین [illegible] ادر ہم
آن رسولے کش [illegible] تمام
جان ملند [illegible] ن
ما از دلو شیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزاتِ او ہمہ حق اندر راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست [illegible] مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیلے کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفراست و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از ما دریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک وز خبرہائے معاد
منکران مستحق لعنت است
معجزاتِ انبیاء سابقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود بیعت کرتے ہین

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۳ بار۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں کی توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین ۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمانؑ نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ تو ہمر و دسمبر ۱۹۰۲ء تک اسے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر نے کو پرنگ معنون لیا تھا اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے ۔ قادیان سے طلوع ہوا ۔

ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

دلائل الخیرات اور دیگر وظائف کی نسبت امام الوقت کی رائے

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفون کی ہے اگر اُسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہین کیونکہ اس مین آنحضرۃ صلعم پر درود شریف ہی ہے اور اس مین آنحضرۃ صلعم ہی کی ہی تعریف جابجا ہے ✦

فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرۃ سے پڑھے جب اس مین دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا مین چاہا گیا ہے اور جہان عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیون سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث مین موجود ہو وہ محدثات مین داخل ہوگی رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت مین تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف مین جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر مین لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہان جہان دعا ہوتی ہے وہان مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چلکر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اُٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیون بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلان راہ سے اگر سورہ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہین۔

قرآن شریف سے اعراض کی صورتین

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتین ہوتی ہین ایک صوری اور ایک معنوی صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہین مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہین۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کے برکات وانوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہین ہوتا۔ پس دونون اعراضون مین سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے

امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہان تک صحیح ہے کہ مین اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہون کہ ساتھ ہی الہام شروع ہوجاتا ہے مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے ✦

اب اس زمانہ مین لوگون نے صدہا حاشیہ چڑھائے ہوئے ہین۔ شیعون نے الگ بیلیون لئے ہانک۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ مین ایک فقرہ بتلاتا ہون وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارۃ اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہین ہوگی ✦

اسلام مین کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہین کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے ایک دفعہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے اُٹھ کر کہا۔ حدیث مین یہ لکھا ہے تو آپنے فرمایا کہ مین ایک بڑھیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہین کر سکتا۔

اگر ایسی ایسی باتون کو جن کے ساتھ وحی کی کوئی مدد نہین وہی عظمت دیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی حیات کی نسبت جو اقوال ہین ان کو بھی صحیح مان لیا جاوے حالانکہ وہ قرآن شریف سے بالکل مخالف ہین

نکتہ بمقام گورداسپور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہدی للمتقین کے یہ معنے ہوتے ہین کہ وہی کافر ہوتا ہے جو نفاق کا حصہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے ہدی للکفرین نہین فرمایا ✦

کسر صلیب

انوار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اتمام حجت اور نیز اپنی صداقت کے متعلق ایک نشان کے بارہ مین ایک اشتہار امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک مین ارسال کیا تھا چونکہ وہ نشان ان فارن ممالک کے لئے تھا اس لئے اس کی اشاعت ہندوستان مین مناسب نہین سمجھی گئی تھی اس مضمون کا وہ حصہ جو کہ خاص نشان سے تعلق رکھتا ہے اور فارن ممالک کے لئے ہے چھوڑکر باقی حصہ افادہ عام اور نیز اپنے بھائیون کی خاطر ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور جب وہ نشان فارن ممالک کے اخبارات خود شائع کرین گے تو ناظرین کو بھی اس کا علم بالواسطہ یا بلا واسطہ ہو جاوے گا ✦

(ایڈیٹر)

زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہوجاتی ہے اور حقیقت سے بے خبر ہوجاتی ہے جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرۃ انسان کو اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اس کو مشرف کرکے اور اپنی محبت مین اس کو انتہا تک پہونچا کر اس کے ذریعہ سے دوبارہ زمین پاک و صاف کرے۔ انسان خدا تو نہین ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کرلیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہوجاتا ہے اور اپنے تئین صاف کرتا کرتا ایک [illegible] آئینہ کیطرح بنجاتا ہے تب اس آئینہ مین عکسی [illegible] کا چہرہ نمودار ہوتا ہے [illegible] اس صورت مین وہ [illegible] صفات مین ایک مشترک چیز بنجاتا ہے [illegible] سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہین کیونکہ اس کے آئینہ وجود مین خدا کا چہرہ منعکس ہے۔ اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہین کیونکہ وہ بشر ہے۔ اور ایسے انسانون کو دیکھنے والے کبھی دہوکہ کھاکر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھکر ان کو خدا سمجھنے لگتے ہین اور دنیا مین مخلوق پرستی اسی وجہ سے آتی ہے اور صدہا انسان اسی دہوکہ سے خدا بنائے گئے ہین۔ مگر ہماری اس زمانہ مین جس قدر عیسائیون کا وہ فرقہ جو حضرۃ مسیح کو خدا جانتا ہے اس دہوکہ مین مبتلا ہے اس قدر کوئی اور قوم مبتلا نہین۔ مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے۔ جیسے راجہ رام چندر۔ راجہ کرشن۔ گوتم بدھ ہمارے اس زمانے مین ان کے پیرو تسلیم ہوتے جاتے ہین کہ اُن کی غلطیان ہین۔ مگر افسوس حضرۃ مسیح کے پیرو اب تک اس زمانہ مین بھی خواہ نخواہ خدائی

کا خطاب ان کو دے رہے ہین اگرچہ اس خیال کا بطلان ایسا بدیہی تہا کہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس کہ عیسائی ابھی تک اس زمانہ کی ہوا سے دور بیٹھے ہین بلکہ بعض لوگون نے جب دیکھا کہ ایسے لغو خیالات کا زمانہ بھی دن بدن مخالف ہو جاتا ہے تو انہون نے اپنے معمولی طریقون سے مایوس ہوکر یہ ایک نیا طریق اختیار کیا کہ کوئی ان مین سے الیاس بن گیا اور کسی نے یہ دعویٰ کر دیا کہ مین مسیح ابن مریم ہون اور مین ہی خدا ہون اس مجمل فقرہ سے مراد میری یہ ہے کہ لنڈن مین تو مسٹر پگٹ نے خدائی اور مسیحیت کا دعوی کیا اور امریکہ مین مسٹر ڈوئی الیاس بن بیٹھے اور پیشگوئی کر دی کہ مسیح ابن مریم پچیس برس تک دنیا مین آ جائے گا۔ دونون مین فرق یہ ہے کہ ڈوئی نے تو بزدلی دکھلائی اور الیاس بننے مین بھی اپنی پردہ دری سے ڈرتا رہا اور مسیح نہ بنا بلکہ مسیح کا خادم بنا۔ اور پگٹ نے بڑی ہمت دکھلائی کہ خود مسیح بن گیا نہ صرف مسیح بلکہ خدا ہونے کا دعوے کیا اب لنڈن والون کو کسی بیماری آفت مصیبت کا کیا اندیشہ ہے جن کے شہر مین خدا اترا ہوا ہے مگر مین نے سنا ہے کہ لنڈن مین کچھ یہودی بھی رہتے ہین اس لئے بیشک یہ اندیشہ ہے کہ ان کو طبعاً یہ خیال ہوا ہو کہ یہ تو وہی مسیح ہے جو صلیب بوجہ غشی کے غلطی کے ساتھ زندہ اوتار لیا اور پھر موقعہ پاکر مشرقی بلاد کی طرف بھاگ گیا اور اب ایسے طور سے اس کو صلیب دین کہ کام تمام ہو جائے اور پھر کسی طرف بھاگ نہ سکے اور ساتھ ہی یہ فکر بھی ہے کہ مبادا عیسائیون کو بھی خیال آ جائے کہ پہلا کفارہ پورا نا اور لودا ہو چکا ہے اور شراب خواری اور فسق و فجور کی کثرت نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ اس کفارہ کی تاثیر جاتی رہی اس لئے اب ایک نئے خون کی ضرورت ہے۔ سو مین ہمدردی سے کہتا ہون کہ مسٹر پگٹ کو ان سب سے چوکس رہنا چاہئے القصہ ان دنون مین جبکہ زمین مین ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کئے گئے ہین اس لئے خدا نے جس کے کام عجیب ہین مجکو پنجاب کی زمین مین پیدا کیا اور مین جیسا کہ خدائی نے مجھے فرمایا وہ سچا مسیح ہون جو آخری زمانہ مین آنیوالا تہا۔ اور مین صرف اپنے منہہ سے نہین کہتا کہ مین مسیح موعود ہون بلکہ وہ خدا جس نے زمین آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے اس نے اس گواہی کے پورا کرنے کے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے اور کر رہا ہے مین سچ سچ کہتا ہون کہ اس کا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میرے آئینہ مین اس کا چہرہ اس سے زیادہ

وسیع ہوکر منعکس ہوا ہے جو اس کے آئینہ مین ہوا تہا اگر مین صرف اپنے منہہ سے کہتا ہون تو مین جھوٹا ہون لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہین دے سکتا میرے لئے اس کی ہزارہا گواہیان ہین جن کو مین شمار نہین کر سکتا۔

اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیون سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگون پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے مین تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانون کی پرستش مین گرفتار ہوکر تجہ سے بہت دور جا پڑے ہین سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے زہر سے رہائی بخش اور اپنے وعدون کو پورا کر جو اس زمانے کے لئے تیرے تمام نبیون نے کئے ہین۔ ان کانٹون مین سے ان زخمی لوگون کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمے سے ان کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت مین ہے کسی انسان کے خون مین نجاۃ نہین اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گذر گیا ہے اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھین کھولدے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچہ تیرے ہاتھ مین ہے اب تو ان بندون کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچالے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلون پر ایک نور نازل کرتا وہ تجھے دیکھ لین۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھین گے کس کے ضمیر مین ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑین گے اور تیری آواز سنین گے۔ پر اے خدا تو سب کچہ کر سکتا ہے تو نوح کے دنون کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہین بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلون کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ہر ایک قفل کی تیری ہاتھ مین کنجی ہے۔ جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ سو مین تیری منہہ کی پناہ مانگتا ہون کہ مین نامرادی سے مرون اور مین یقین رکھتا ہون کہ جو کچہ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دئے ہین ان وعدون کو تو پورا کریگا ضرور کریگا کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے اے میرے رحیم خدا اس دنیا مین میرا بہشت کیا ہے بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائین سو میرا بہشت مجھے عطا کر

اور ان لوگون کے مردون اور ان لوگون کی عورتون اور ان کے بچون پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابون نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہین اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتین تجھکو ہین آمین ثم آمین

مراسلات

نمونہ استقامت

برادرم مکرم بھائی محمد افضل صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مفصلہ ذیل سطور اپنے ایک احمدی بھائی کے انتقال پرملال کی نسبت عرض کرتا ہون اگر آپ اور حضور اقدس علیہ السلام مناسب خیال کرین تو شائع کر دین بہتر ہوگا۔

مسمی عبداللطیف ایک نوجوان جو کچھ عرصہ سے سلسلہ پاک حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام منسلک ہوا تھا مشیت ایزدی سے اس کو بخار شروع ہو گیا اور عرصہ پانچ ماہ تک معمولی بخار رہ کر مستقل تپ دق ہو گیا اور دن بدن ہزال شروع ہوا۔ اس وقت بیماری مین اس کے والدین اور اس کے متعلقین کا گروہ اس کے پاس مرض کے طور پر آئے اور اس سے کہا کہ تم اس سلسلہ سے توبہ کرو تاکہ تمہارے لئے دعائے صحت کیجاوے مگر اس نے نہایت ثابت قدمی سے ان کو رد کیا اور کہا کہ مین کس چیز سے توبہ کرون۔ معاذ اللہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور رسول پاک سے توبہ کرانا چاہتے ہو جو مجھے کسیطرح منظور نہین۔ اور نہ مجھے تمہاری دعاؤن کی ضرورت ہے۔ مجھے اللہ جل شانہ کافی ہے اس کے بعد پھر انہون نے اور اور حیلے حوالے شروع کئے اور مولوی محمد علی واعظ جو آج کل بٹالہ مین ہے اس نے بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہم دعا کرین گے اور اس کے لئے تعویذ دین گے جس سے وہ تندرست ہو جاویگا اس بات کو بھی اس مرحوم نے نہایت زور سے رد کیا اور نہایت استقلال سے اپنی تمام باتون سے نفرت کی۔ اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے اس نے تمام لوگون سے باتین کرنی چھوڑ دین اور وہ اپنے خیال مین تہا۔ اور پھر کلمہ شہادۃ اس کا ورد۔ آخر شوال ۱۳۲۱ھ کو بروز جمعہ علی الصباح اس دار ناپائیدار کو چھوڑا۔ اس کے اس پاک عقیدے

...ن دینے اور استقلال پر اس کے تمام وارثون نے بالاتفاق شہادت دی کہ یہ اپنے عقیدہ پر نہایت مستقل رہا اور کسیطرح متزلزل نہ ہوا۔ ہرچند ہم نے اس کو اس سے رجوع کو کہا مگر وہ اسی طرح ثابت قدم رہا۔ جس جس روز اس کا انتقال ہوا اس روز کی شام کو مخالفین نے بہت بہت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے اور طرح طرح کے اتہام اس کے واسطے تراشے۔ اسواسطے جب جنازہ گاہ پر اس مرحوم کا جنازہ احمدی جماعت نے ادا کیا تو اس کا چہرہ سب حاضرین و مخالفین کو دکھایا گیا جو بالکل زرد اور تبسم کی حالت مین تھا۔

اور مولوی عبدالصمد صاحب نے بعد جنازہ بغرض تشنیع مخالفین کے مزعہ مین کہا کہ آج اس ہمارے بھائی کا جنازہ موجود ہے اس کو دیکھ لو کہ وہ کیسے ایمانی شان کا آدمی ہے اور اس کی نسبت جو مخالفین نے افواہین اڑائی تہین ان کو اور ہم کچھ نہین کہتے صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر اکتفا کرتے ہین۔

اس مرحوم کے مرنے پر تقاطر ہونا۔ بیماری کے بعد مرنا یہ تمام آثار اہل اسلام کے ہیدا ہین۔ جس سے حاضرین بجز تسلیم کے اور کچھ نہ کہہ سکے اور اس کے والدین نے بھی تمام کار تجہیز و تکفین ہمارے ہی منشاء کے موافق کیا اور کہا کہ انہین کے خیالات کا وہ تھا انہین کے ساتھ اس کا خاتمہ ہوا۔ تمام احباب مرحوم کی مغفرۃ کے لئے دعا کرین بذریعہ جنازہ اور تمام احمدی برادران سے بھی استدعا کرین۔ یکم جنوری سنہ۔ راقم۔ م ع۔ احمدی پٹیالہ

رسالہ اعجاز البیان مولفہ مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری پر ریویو

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳)

اعجاز البیان کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مولانا امیر علیصاحب اپنے مذہب کے مشہور و متعارف مسائل بلکہ ارکان سے بھی ناواقف ہین چنانچہ آپ صفحہ ۳ مین تحریر فرماتے ہین "کسی پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے کام رسالت کو ادہورا نہین چھوڑا ہر احکام الہی کو بلاخوف و خطر لوگو نیر پہنچایا۔ غرضیکہ ہر پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے زمانہ حیات مین شریعت کی تکمیل مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اور نہ ان کے نائبان نے حتی المقدور شریعت کے پھیلانے مین کوئی کمی کی ہے" ناظرین فاضل مصنف کی یہ تحریر تو ملاحظہ فرما چکے اب ان کے ایک ذیعلم فلسفی الطبع معزز مذہبی بھائی کی تحریر بھی ملاحظہ فرمائین جو خلافت راشدہ مین کتاب موسومہ "الصافیہ" مطبوعہ مطبع وبدبہ حیدری لکھنو سے کوٹ کی گئی ہے۔ کتاب مذکور سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین سر راجہ امیر حسین خانصاحب بہادر بالقابہ والی ریاست محمود آباد کی فرمائش سے شائع کی گئی تھی اور وہ عبارت جو اس مقام پر ہم نقل کرنا چاہتے ہین یہ ہے:

"وشیعیان گویند کہ پیغمبر تمام احکام را بعموم مردم تبلیغ نکرد بلکہ تمام فہم احکام الہی را کردہ باشند بلکہ بعضی خود دیش و بعضی را خود گفتہ کہ تہا تبلیغ رسالتند ولعبداز ان کہ اوصیائے پیغمبر او در عمل بو ساخت نسخ کردند دیگر ان ستندکہ وصی آن پیغمبر بیشتر احکام پیغمبر کنند و مخالفین آنہا در صدد قتل و ذریت و صدمہ اوصیائے پیغمبر بودند بحدیکہ گر میدانستند کہ انہا در مقام مخالفت بانی لعین ہستند و بیان احکام واقعی خواہند کرد آنہا را می کشتند حبس می کردند چنانچہ از لوازیخ احوال آنہا معلوم است کہ بر آن چہ صدمہ ہا و اذیتہا از مخالفین رسیدہ اگر آنہا ذلک ہمان می کردند و کشتہ می شدند دیگر کسے نبود کہ حق را بجنس لفظ محضوص بہم برساند و آنہارا ہدایت کند و آن زمان دیگر تمام این مذہب حق ابکہ واصلاً در مردم بہم نمی شد لہذا بنا را بر تقیہ در امور گذاردند و بیان احکام شرعیہ بجہت حفظ نفوس خود و شیعیان ذیحیات احکام الہی کہ بالکلیہ از زمین برود نبودند و نتوانستند تبلیغ احکام چنانچہ باید و شاید بدون تشکیک بشیا ابلاغ دارند" الصافیہ صفحہ ۳۲۔

یہ ہے لب لباب شیعہ مذہب کا جس سے ہمارے مخدوم مولوی امیر علی صاحب اب تک ناواقف ہین یا دیدہ دانستہ ناواقف بنے ہوئے ہین اب "الصافیہ" کا منہ ہے کہ جب بقول شیعیان حضرۃ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اوصیائے تبلیغ احکام بلاخوف و خطر نہ کر سکے تو مولانا امیر علی صاحب بیچارے کیا کر سکتے ہین۔

اس لئے مناسب یہ تھا کہ مولانا صاحب مذہبی معاملات مین دست اندازی سے اجتناب کرکے دنیا مین شر و فسا کا غلبہ دیکھکر حضرۃ امام غائب الزمان کی طرح کسی گوشہ عافیت مین چھپے بیٹھے رہتے۔ مگر افسوس کہ انہون نے حضرۃ خیر البشر اور آئمہ اثنا عشر کی پوری مخالفت کی اور تقیہ شریف کو چھوڑکر جماعت مومنین سے خارج ہو گئے مولوی صاحب کو واضح رہے کہ لا دین لمن لا تقیۃ لہ شیعون کا ارکان ایمان سے ایک رکن اعظم ہے یہی وجہ تہی کہ آئمہ اثنا عشر بقول شیعیان ہمیشہ تقیہ کرتے رہے پس مولوی امیر علی صاحب اگر اثنا عشری ہونیکا دعوی کرتے ہین تو انہین آئمہ اثنا عشر کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اعجاز البیان بڑے بہادر فلسفی بھی ہین چنانچہ آپ ایک طرف تو اقرار کرتے ہین کہ جب کبھی حضرۃ انسان نے نائبان رسول سے زمانہ خالی پایا تو باوجود ایمان لانے کے پھر ضلالت اختیار کی ہین اور گئے اور سیدہا راستہ توحید کا چھوڑ کر بدرسم پرستی اختیار کی تب پھر خداوند تعالی کو پیغمبر کے بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ پس اسیطرح ہدایت و ارشاد کا طریقہ خدا کی طرف سے ہمیشہ جاری رہا ہم لوگ ہمیشہ اسکو بھلایا کئے اور وہ ہمکو کبھی نہین بھولا ہم ہر چند بہاگتے رہے اور وہ ہمیشہ ہم کو اپنی طرف بلاتا رہا ہماری نجات اور ہماری فلاح کی فکر باوجود بے نیازی اسکو ہمیشہ رہی اب کوئی عاقل صاحب فہم بدلیل عقل و نقل کے اسبات کو مان لیگا کہ اس خداوند تعالی رحمن اور رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کی بدو پیدائش خلقت سے جاری کر رکھا تھا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت ختم المرسلین موقوف کر دیا ہو" اعجاز البیان صفحہ ۲ و ۳

اور دوسری طرف یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ جب سے امام غائب الزمان سنیون کے خوف سے جان بچا کر ایک غار مین جا چھپے ہین اب تک اگرچہ سینکڑون برس گذر گئیں اور ایک دنیا ضلالت اور گمراہی مین پڑ گئی اور لاکھون کروڑون ...

خدا کی توحید چھوڑکر شرک و بدعات و رسم پرستی کی بلاؤن مین گرفتار ہوگئے شیطان لعین نے بیشمار بنی آدم کو بادیہ کی طرف لیجانے اور دوزخ کا ایندھن بنانے مین نمایان کامیابی حاصل کی مگر پھر بھی نا معلوم کس وجہ سے اس رحمن و رحیم خدا نے بنی آدم کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھا۔ ہرچند بندگان خدا نے بہت کچھ غل مچایا مگر خدا نے اپنے کان بند کر لئے کسی کی ایک نہ سنی۔ غضب یہ ہوا کہ اس نے اپنے قدیم اور خود قائم کئے ہوئے طریقہ کی بھی کچھ پرواہ نہ کی حالانکہ خود فرما چکا تھا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ نہ تخلف وعدہ کا کچھ خیال کیا اگرچہ صاف ارشاد کر چکا تھا کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

اس لئے ہم فاضل مصنف کی خدمت مین خود انہین کے الفاظ پیش کرتے ہین کہ وہ اپنے عقیدہ کو کسی عقلی یا نقلی دلیل قطعی سے ثابت کر دکھلائین اور وہ الفاظ یہ ہین۔

"اب کوئی عاقل صاحب فہم بدلیل عقل و نقل کے اس بات کو مان لیگا کہ اس خداوند تعالے رحمن رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کی بدو پیدائش خلقت سے جاری کر رکھا تہا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت خاتم المرسلین موقوف کر دیا ہو"

پہر مولوی امیر علیصاحب اعجاز البیان کے صفحہ ۴ مین تحریر فرماتے ہین "وہ منکران نائبان خاتم الانبیاء کا جو کہ یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے بعد وفات اپنے کوئی نائب حافظ شریعت و کتاب نہین چھوڑا امت کو اختیار ہے جسکو چاہین خلیفہ مقرر کرین باطل کر دین گے"

مین کہتا ہون کہ سنیون کا یہ عقیدہ ہرگز نہین کہ بعد وفات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت محمدیہ کا کوئی حافظ نہین رہا سنی تو مانتے ہین کہ خود خداوند کریم شریعت محمدیہ کا حافظ و ناصر ہے۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل علاوہ برین سنیون کی معتبر حدیثون مین یہ بھی لکھا ہے کہ دین محمدی کی تجدید کیلئے مجدد کا ہر صدی کے سر پر ضروری ہے اور بفضلہ تعالے سنیون مین مطابق احادیث ... آتے رہے ہین چنانچہ اس وقت بھی خدا کے فضل و کرم سے ایک عظیم الشان مجدد الوقت ملہم من اللہ مسیح دوران مہدی زمان موجود ہے جس کے قدم لینے ہی کا ذکر فرماتے ہین پس مولوی امیر علی صاحب کی یہ تحریر سراسر باطل ہے۔ اب رہا یہ عقیدہ کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے خلیفہ مقرر کرے یہ بھی عقیدہ ہے جس کی نسبت حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ اپنے ایک خط موسومہ امیر معاویہ مندرجہ نہج البلاغۃ مین تحریر فرماتے ہین۔

انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذلک للہ رضی (مشورہ صرف مہاجرین و انصار کا ہے جسکو وہ اجتماع سے امام بنالین وہ امام منجانب اللہ ہے۔

مزید اطمینان کے لئے حضرۃ اقدس مسیح دوران مہدی آخر زمان علیہ الصلوۃ والسلام کا رسالہ ضرورۃ الامام ملاحظہ فرمائیے۔ اب ہم آسانی کے لئے امیر علی صاحب کی عبارت مندرجہ اعجاز البیان کو بلفظہ قولہ اور ریویو کو بلفظہ اقول سے تحریر کرتے ہین۔

قولہ۔ "اور جب آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی جسد اطہر کی ہنوز گرمی دور نہیں ہوئی اور بڑون نے حضرۃ ابوبکر کے سر پر خلافت کی پگڑی

دلچسپ مکالمہ

ایک شخص سے جو میری گفتگو دربارہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی وہ البدر کے ناظرین کے گوشگزار کرنی چاہتا ہوں ٭

شخص ۔ قرآن مجید میں عیسٰی کے آسمان پر چڑھنے کا ثبوت ہے آپ کیون نہین مانتے ٭

مین ۔ اگر ہے تو دکھائیے وہان رفع اللہ علیہ لکھا ہے کہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا نہ کہ آسمان کی طرف ٭

شخص ۔ کیا اللہ آسمان پر نہین۔

مین ۔ تو کیا زمین پر نہین۔ اللہ کی طرف کئی انبیاء کا جانا لکھا ہے مثلاً حضرۃ ابراہیم ؑ نے فرمایا

انی ذاہب الی ربی

پھر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین آیا ہے

٭ قد جاءکم رسول من ربکم ٭

تو کیا وہ آسمان سے آئے تھے ٭

شخص ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب نے دعوٰی کیا ہے کل انبیاء کے بروز کا۔ مگر ان جیسے معجزے کیون نہین دکھاتے ٭

مین ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون کے جامع صفات تھے کیا انہون نے ہر ایک رسول جیسے معجزے دکھائے۔ یہ کوئی ضروری بات نہین زمانے کے مطابق معجزہ ملتا ہے جو بات آگے معجزہ نہین وہ اب بچون کا کھیل سمجھی جاتی ہین۔ اس زمانہ مین کلام کا زور ہے سو وہی اعجاز آپ کو عطا ہوا ٭

شخص ۔ مین اگلے نبیون کی تو درکنار ولیون کی کراتین سنکر حیران ہون۔ مثلاً جناب دستگیر نے بارہ برس کی کشتی نکالی ایک اور ولی نے گھوڑے کو ذبح کیا پھر زندہ کر دیا مثلاً درس والے لاہوری میان صاحب نے درویشون کو کہا اڑ جاؤ تو وہ سب اڑ گئے ایک درویش کو چھو کیا تو سب قرآن یاد ہو گیا ایسی باتین مرزا صاحب مین نہین ٭

مین ۔ مہربان یہ تو قصے ہین۔ ایسے کئی قصے تو تم ہندؤن کی کتھاؤن اور پرانون مین بھی سن سکتے ہو۔ بات وہ ہوتی ہے جس کا کوئی ثبوت عقل و نقل سے ہو جناب دستگیر بیشک بڑے اہل اللہ تھے مگر میرا سوال یہ کہ اپنے زمانے مین کیون اتنے مشہور نہ ہوئے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ابن جوزی جو بڑا علامہ تھا اس نے کیا فتوے دیا تھا اور تلبیس الابلیس کتاب کس لئے بنی تھی۔ حضرۃ پیر کا ذکر شیخ عطار مولانا روم وغیرہ بزرگون نے کیون نہین کیا حالانکہ اب تو کوئی کتاب نہین بنتی جب تک ان کی صفت نہ ہوئے۔ ابن بطوطہ جس کو صرف مقبرے دیکھنے کا شوق تھا ساری دنیا مین گھومتا پھرا۔ بغداد مین بھی آیا مگر پیر صاحب کا ذکر نہین کیا خدا کے لوگون کی قدر ہمیشہ بعد مین ہوتی ہے ۔

شخص ۔ آپ لوگ انکار کر دیتے ہین۔ اچھا یہ تو بتاؤ فلان فقیر صاحب نام لیکر کے پاس جو جاتا تھا آپ اس کی دلیل بتا دیتے تھے یا نہین اور یہ بھی کہ تمہارا کام ہو جائیگا یا نہ ہوگا اسیطرح فلان میان صاحب ہین وہ تعویذ دیتے ہین۔ اسی وقت تب اتر جاتا ہے جو بازو مین لگا ہو تو دفع ہو جاتا ہے بھلا مرزا صاحب مین اتنی بات ہی بتاؤ ہین تو مجدد یعنی کل نبیون کے سردار مگر کرامت اتنی بھی نہین۔

مین ۔ افسوس کہ تم لوگ ولی اور عامل مین فرق نہین سمجھتے۔ دلیل بتانا ولایت کا حصہ نہین دیکھو ابن صیاد آنحضرت صلعم کے وقت لوگون کے دل کی باتین بتا دیتا تھا۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم کے دل کی بات دخان بھی بتا دی تھی۔ مگر کیا رسول صلعم دل کی باتین بتا دیتے تھے باقی تعویذ وغیرہ یہ سب عمل مین کوئی اسلام سے خاص نہین۔ بلکہ ہندو پنڈتون اور جوگیون سے بھی یہ باتین ظاہر ہوتی ہین جس سے آپ بھی انکار نہین کر سکتے۔ پس فرق کیا ہوا۔ ولایت مجددیت نبوت تو محکمہ ہی الگ ہے ان کی توجہ ہدایت خلق کی طرف ہوتی ہے اسی کی اشاعت کے لئے ان کو نئی نئی باتین سوجھتی ہین۔ دیکھو ہمارے حضرۃ اقدس کو جو قرآنی معارف سوجھتے ہین۔ اور جو علمی نکات یہ بتاتے ہین کیا کسی اور کو بھی نظر آتے ہین اگر اس زمانے مین ایسے لوگ ہین جن سے آپ کے بتائے ہوئے خوارق ظاہر ہوتے ہین تو وہ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کیون نہین ہوتے وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہین کرامت مین میرے ساتھ مقابلہ کر لو شاید آپ نے تریاق القلوب ہمارے حضرت جی کی کتاب نہین دیکھی اس مین کئی کرامتین آپ کے خیال کے موافق بھی لکھی ہین ٭

شخص ۔ پھر لوگ کیون نہین مانتے ٭

مین ۔ نہ ماننا علیحدہ بات ہر کوئی کسی کی زبان نہین پکڑ سکتا ٭

شخص ۔ مین یہ تو کہتا ہون کہ اگلے زمانے مین جو عجیب عجیب کرامتین ولی دکھاتے تھے وہ مرزا صاحب کیون نہین دکھا سکتے حالانکہ ان ولیون سے بلکہ نبیون سے بڑھکر ہونے کا دعوٰے ہے۔ یعنی دعوٰے بہت ہے اور عمل تھوڑا ہے ٭

مین ۔ اس کا جواب دے چکا ہون جو کام حضرۃ مسیح موعود نے کئے ہین وہ تو ان ولیون نبیون سے بھی نہ ہو سکتے تھے جن سے اعلٰے ہونے کا دعوٰے ہے اچھا مین نہین اور طرح سمجھتا ہون۔ خضر علیہ السلام ولی تھے اور حضرت موسٰے اولوالعزم نبی مگر جو بات خضر نے کی وہ حضرت موسٰی نہین سمجھ سکتے تھے پھر سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس کا تخت منگوانا چاہا۔ تو خود اپنے زور سے نہ منگوا لیا بلکہ ایک اور شخص نے لا کر جس کی شان مین عندہ علم من الکتاب آیا ہے۔ ایک اور مثال سنو ایک شہنشاہ ہے جو کام اس کا سپہ سالار کر سکتا ہے وہ بادشاہ تو نہین کر سکتا (یا کر تو سکتا ہے مگر اس کی توجہ نہین ہوتی) مگر پھر بھی وہ بادشاہ آقا ہے اور وہ غلام اور ماتحت قصہ کوتاہ مجموعی کمالات دیکھنے چاہئے بظاہر سپہ سالار کے کام عجیب معلوم ہوتے ہین مگر بادشاہ جتنا رتبہ اسے حاصل نہین ٭

شخص ۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزائیون کو ثبوت پڑے آتے ہین اور وہ باتین خوب بنا لیتے ہین اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب ہاتھ سینہ پر کس دلیل سے باندھتے ہین اور وہ بھی اسطرح کی شکل بنا کر دکھلائی۔

مین ۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتون کی طرف حضرۃ جی کا خیال نہین نماز مین مطلب تو حضور قلب ہے۔ ہاتھ نیچے باندھے تو کیا۔ اوپر باندھے تو کیا آپ نے کبھی کسی کو ناف پر باندھنے سے منع نہین کیا ٭

شخص ۔ پھر بھی وہ کام جو وہ کرتے ہین یعنی سینہ پر باندھنا وہ آپ افضل تو جانتے ہونگے۔

مین ۔ ہان بیشک

شخص ۔ اس کی دلیل ۔

مین یہ سنکر دعا مانگنے لگا یا الہ العلمین تو میری مدد کر۔ دلیل ایسی ہو کہ سوائے خاموش رہنے کے چارہ نہ ہو سکا یکایک میرے دل مین خیال آیا اور مین نے کہا ۔

مین ۔ یہ تم مانتے ہو یا نہین کہ نماز مین خوف الٰہی سے بھر جانا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے

٭ یہ صرف درخ تک لکھا پایا تھا۔ اگلی عبارت پڑھا نہ جا سکا۔

... کی صفتوں میں الذین ھم فی صلاتہم
خاشعون وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں
میں ... نا کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی کرتے ہیں
خشوع سوائے خوف الٰہی کے پیدا نہیں ہو سکتا یعنی
جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ مجھ سے ایک اعلیٰ اور
مقتدر ہستی ہے جسے مجھ پر کلی اختیار ہے اور میں اس کے
قبضے میں ہوں تو وہ اللہ اکبر کہتا ہوا خوف سے بھر جاتا
ہے اور یہ خوف ایسا ہے جیسا محبوب کے دربار سے
ہوتا ہے نہ کہ درندے سے۔ اللہ سے خوف مومنوں کی
صفت ہے جیسے قرآن شریف میں ہے ان الذین ھم
من خشیۃ ربھم مشفقون نماز سے بڑھ کر خشیت
کہاں ہونا چاہئے ایسی حالت کے لئے اللہ نے فرمایا
تھا موسیٰ علیہ السلام کو
واضمم الیک جناحک من الرھب اپنے
بازو خوف سے اپنی طرف ملا لے سو حسب عادت ایسی حالت
میں ہاتھ سینہ پر اس X شکل میں باندھے جاتے ہیں
رہب کے معنے لغت میں دیکھو۔ تر سیدن اور پھر
لکھا ہے سجاوندی نے عین المعانی میں کہ رہب فی قولہ
تعالےٰ بالضم ہے۔ اور اس سے مراد (کُمّ) آستین
ہے اس سے ایک کلائی کا دوسری پر رکھنا ثابت ہوا
پھر رہابۃ کے معنے استخوان دامن سینہ میں جس سے
سینہ پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ ہے علاوہ اس کے
یوں بھی خوف سے سینے پر ہاتھ سکڑے جاتے
ہیں پھر ترہب پرستش کو کہتے ہیں جس سے عبادت کے
وقت ایسا کرنے کا استدلال ہو سکتا ہے پھر فصل لربک
وانحر میں وانحر سے بقرینہ صل سینے پہ ہاتھ باندھنے
کا اشارہ نکلتا ہے۔ (احمد۔ گجراتی)

بقیہ ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۱۳ جنوری سنہ گورداسپور

حضرت اقدس کی طبیعت عرصہ دراز سے بیمار چلی
آتی ہے مگر گذشتہ ہفتہ سے آپکو۔ کھانسی۔ نزلہ
وغیرہ کی سخت تکلیف تھی۔ دم رات کو الٹ جاتا رہا
اور اسی وجہ سے آپ اکثر اوقات مسجد میں تشریف
نہ لا سکے لیکن تاہم جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو آپ
۱۲ تاریخ کو اسی حالت میں سوار ہو کر گورداسپور
تشریف لائے اور اسی حالت بیماری اور سخت تکلیف
میں عدالت میں بھی گئے۔
۱۳ تاریخ کی شام تک کل مہمانان احمدی کی تعداد

ایک صد سے ... ہو گئی۔
صبح کے وقت منشی محمد اروڑا صاحب نقشہ نویس
ریاست کپورتھلہ نے حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی
آپ نے فرمایا کہ میں نے آواز تو رات کو ہی شناخت
کر لی تھی مگر طبیعت کو تکلیف تھی اس لئے بلا نہ سکا
منشی صاحب موصوف نے جناب خان صاحب
محمد خان صاحب افسر بگھی خانہ سرکار کپورتھلہ مرحوم
کی وفات کا واقعہ سنایا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا
کہ نیکی کرنیوالے کی اولاد کو بھی اس کی نیکی کا
حصہ ملتا ہے یہ دنیا فنا کا مقام ہے اگر ایک مر جاتا ہے
تو پھر دوسرے کونسا ذمہ لیا ہے کہ وہ نہ مریں گے
دنیا کی وضع ایسی ہی ہے کہ آخر کار قضا و قدر کو ماننا
پڑتا ہے دنیا ایک سرا ہے اگر اس میں آتے ہی
جاویں اور نہ نکلیں تو کیسے گزارہ ہو۔
انبیاء کے وجود سے زیادہ عزیز کوئی
دوسرا وجود قدر کے لائق نہیں لیکن آخر ان کو
بھی جانا پڑا۔
موت کے وقت اول انسان کو دہشت ہوتی
ہے مگر جب مجبوراً وقت قریب آتا ہے تو اسکو
قضا و قدر پر راضی ہونا پڑتا ہے اور نیک لوگوں
کے دلوں سے تعلقات دنیا وہی خود اللہ تعالےٰ
توڑ دیتا ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔

القول الصحیح فی تصدیق المسیح چھپ کر شائع ہو گئی
قیمت ار
سر الشہادتین فی بیان ذبح الشاتین۔ مصنفہ
فاضل امروہی۔ قیمت ار (علاوہ خرچ ڈاک)

البدر

نشان مطلوب۔ ایک صاحب عطا محمد نامی نے
اخبار کے اجرا کی درخواست کی ہے ڈاک خانہ کی مہر
چنیوٹ کی ہے مگر پتہ کارڈ پر محو شدہ ہے اس لئے وہ از
سر نو پتہ لکھیں اور کیا یہ صاحب لاہور والے عطا محمد تو
نہیں ہیں جو کہ انگریزی آفس میں تھے۔
کرتہ بطور امانت۔ ۱۳ جنوری کو جبکہ میں گورداسپور
میں تھا واپسی پر مجھے علم ہوا کہ میرے سامان میں کسی کا
کرتہ رہ گیا ہے جو کسی فربہ جسم والے آدمی کا معلوم ہوتا
ہے بطور امانت کے دفتر البدر میں رکھا ہے صاحب کرتہ کو
چاہئے کہ نشان کامل دیکر وصول کر لیوے۔

بیعت۔ سید عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ذیل
کے اصحاب کے نام بزمرہ بیعت کنندگان البدر میں
شائع کر دو۔
ڈاکٹر محمد امیر حسن صاحب از چھبرامئو ضلع فرخ آباد
زوجہ ڈاکٹر صاحب موصوف۔
شمس الحسن و بدر الحسن صاحبان۔
مسماۃ شمس النہار بانو۔ و نفیس خاتون۔
عبد الہادی صاحب اورسیئر نے اپنی کمال عنایت
سے اطلاع دی ہے کہ البدر میں ۳ نقص ہیں جن کو
رفع کرنا چاہئے۔
اول۔ کاغذ بہت ہی ناقص ہے اس کی نسبت وہ خود
تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ قیمت اخبار بہت ہی کم ہے اس لئے
یہ آپ کے امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔
دوم۔ چھپوائی میں عدم توجہی سے کام لیا جاتا ہے بعض
بعض صفحے پڑھے نہیں گئے۔
سوم۔ صحت عبارت میں غور نہیں کی جاتی۔
موخر الذکر ہر دو نقص اس وقت بعض نمبروں میں رہ
جاتے ہیں جب کہ وقت اشاعت گذر جاتا ہے اور رات دن
کام کروا کر کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الوسع اخبار جلد شائع
ہو کر منتظر احباب کی پیاسی روحوں کو سیری بخشے آئندہ
انشاء اللہ تعالےٰ مزید احتیاط سے کام ہوگا۔
ایسے مشورے اس لئے اخبار میں درج کرائے جاتے
ہیں کہ ہمارے احباب کو اطلاع ہو جاوے کہ
کارخانہ اپنے عیوب پر مطلع ہونے سے حتی الوسع
اپنی اصلاح کے لئے طیار ہی کرتا ہے اور دوسرے ہمدرد
اور مشیر احباب کو ہمیں مشورہ اور رائے دینے کی
جرأت ہو۔
تصحیح اور غلطیاں۔ گذشتہ سال کی جلد میں اگر کوئی
غلطی الہام وغیرہ میں ہو۔ یا کوئی عبارت۔ یا مسئلہ یا
واقعہ کسی کی نظر میں قابل اصلاح ہو تو وہ مہربانی فرما کر مفصل
اطلاع دفتر میں ارسال کریں اور اخبار کی تاریخ صفحہ اور
کالم کا حوالہ دیویں تاکہ حتی الوسع تحقیق کر کے اس کی
اصلاح کر دی جاوے اور آئندہ کے لئے ہمارے
احباب محض ابتغاء لوجہ اللہ ایسی اصلاحوں کا خیال
رکھیں تاکہ خدا نخواستہ آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی
بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو یہ ایک کار ثواب ہے امید
ہے کہ احباب اس خدمت دینی کو صدق دل سے
بجا لاویں گے۔
تصحیح۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم ۳ میں الہام
انی مع الرسول اقوم کی جگہ انی مع الرسوم
اقوم چھپ گیا ہے اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔

آریہ سماج اور نیوگ

اس سے پیشتر ہم نے البدر کے اوراق کے ذریعہ سے ناظرین کو انجمن فرقانیہ لاہور کی کارروائی پہنچائی تھی جو کہ انجمن مذکور نے نیوگ اور طلاق پر بحث کے پیرایہ مین الگ الگ اپنے چار اشتہارون کے ذریعہ سے آریہ سماج کا ناک مین دم کر دیا تھا - اس پر آریہ سماج نے چپکے سے ایک اشتہار دیا جسکو آخری جواب کے نام سے موسوم کیا اس پر انجمن فرقانیہ لاہور کے جائنٹ سکرٹری میان معراج الدین عمر نے ایک پمفلٹ لکھا جو کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر تقسیم کر کے آریون پر کامل اتمام حجت کر دی ہے اور نیوگ کی حقیقت کو بڑی بسط سے کھول دیا ہے بلکہ مجسٹریٹ پشاور کا ایک فیصلہ بھی اس کے متعلق درج کیا ہے ہم اس عنوان کے نیچے اس پمفلٹ کو شائع کرتے ہین +

ایڈیٹر

ہمارے ایک دوست نے آریہ صاحبان کا وہ اشتہار ہمین دیا جسکو انہون نے ہمارے اشتہارات نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کے آخری جواب کے نام سے موسوم کیا ہے ہم تو اپنے اشتہارات چھپنے ہی سب سے پہلے آریہ صاحبان کے گھرون اور محلون مین بھیجدیا کرتے ہین افسوس ہمارے مہربان دوست آریہ اپنے اشتہارون کو آپ ہی کچھ ایسا خلاف تہذیب خیال کرتے ہین کہ ان کو ہمین پہنچانے سے شرمندہ ہوتے ہین یا بخل کی وجہ سے ہمین نہین پہنچاتے لیکن ان چھپانے سے تو یہ بات چھپ نہین سکتی - بصارت اور انصاف رکھنے والے اصحاب اس بات کو خود محسوس کر کے افسوس ظاہر کر رہے ہین کہ آریون نے ہمارے کسی اشتہار کا جواب نہین دیا اور ہمارے مخدوم و سردار شمس الضحی کہف الوری فخر موجودات محمد مصطفے صلعم اور ہمارے محترم امام مہدی و مسیح مجدد الوقت جری اللہ حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام اور اہل اسلام کے تمام فرقون کے معزز اور مستند اور خطاب یافتہ علمار فضلاء اکابر کی کنایۃً و صراحۃً سر توہین کی منشاء سے غیر متعلق اور فضول اور خلاف ما مقصد باتین لکھکر ہماری دل آزاری کرنی چاہی ہے - لیکن ہم ان کی نادانی اور بے سمجھی پر صبر کرتے ہین ہہین ان کا آخری خطاب دیکھکر سخت افسوس پیدا ہوا ہے کہ رسم ورواج وقوم وعیال اور دنیا کی محبت نے ان کو ایسا سرگشتہ اور گرفتار کر لیا ہوا ہے کہ ان کی محبت کے غلبہ مین اپنی ثابت شدہ فاش غلطیون کو ترک کرنے اور اسلام کی بین اور روشن صداقتون کو قبول کرنیکے لئے بیک دلی سے آمادہ نہین ہوتے اور ست سے پیار کا دعوے صرف زبانی ہی زبانی کرتے ہین عملاً نہین کرتے - ان کے اس آخری جواب کے بعد ہم نہین سمجھتے کہ ان کی طرف سے کوئی اور اشتہار نکلیگا اور کسی طرح سے وہ تحقیق حق کے لئے ضروریات کو بہم پہنچانے کی کوشش کرین گے خیرا زور اور جبر سے حق منوانا تو اسلام مین جائز نہین یہ بات ہم نہین پر چھوڑتے ہین - البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ چونکہ ہر ایک کے سر پر موت کھڑی ہے اس لئے اس چندروزہ زندگی کے لئے اپنی بے سمجھی اور ضد پر اڑے رہنا اور اسی کی پاسداری مین ہٹ دھرمی برتنے رکیک حملون اور غلط بیانیون سے حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا اپنی ہی جانون پر ظلم عظیم ہوتا ہے - ہماری نسبت غلط بیانی کرنا کہ ہم کو پہلے ہی توقع تھی کہ جب آپ لوگون سے کوئی معقول جواب ہمارے اعتراضات کا بن نہین پڑیگا تو آپ گالی گلوچ اور تہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی تقریر اور تحریر پر اُتر آئین گے " خود آریون کو ہی ملزم ٹھیراتا ہے - کیونکہ بفرض محال اگر ہم نے ان کو گالیان نکالی ہین تو یہ وہی گالیان ہین جن کے کھانے کی توقع اور یقین پر انہون نے ہم کو اشتہارات اور چٹھیات کے ذریعہ باوجود ہمارے بار بار کے انکار اور تامل کے اصرار کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا - اور جس نتیجہ کو پہلے ہی یقینی توقع رکھکر ہمین مخاطب کیا تھا پھر اس سے رنج اور غصہ کہان کا ہوسکتا ہے - اس کے تو وہ خود ہی ذمہ دار ہین - لیکن ان کی یہ باتین ہم پر سراسر تہمت ہین - ان لوگون کے ہاتھ مین سچائی تو ہے نہین جس کی تائید کے لئے کوئی دلائل قطعیہ ان کے ہاتھ مین ہون - اور قاعدہ ہے کہ ایک جھوٹ کے نباہنے کے لئے کئی اور جھوٹ اور دھوکہ بازیون کا مرتکب ہونا پڑتا ہے - پس اب بھی حسب عادت طرح طرح کے لوگون کو دھوکہ دینے کے لئے ہیر [illegible] بہتان باندھنا اور تہمتین لگانا اور خلاف بیانی کرنا شیوہ بنا لیا ہے - اسی خیال سے تو ہم نے تحریری مباحثہ کے لئے ان کو عرض کیا تھا کیونکہ زبانی مباحثات مین یہ لوگ اپنی مستمرہ عادت خلاف گوئی سے فائدہ اٹھا کر لوگون کو دھوکہ مین ڈال سکین گے - اور تحریری مین یہ قابو آ جائین گے - ناظرین آپ ہی غور کر سکتے ہین - کہ ابھی ان کے دو جلسون ہی مین ہم ان کے اصرار سے حاضر ہوئے - اور ہماری طرف سے مکرم بھائی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے ان کے سٹیج پر کھڑے ہو کر اعلے درجے کی مہذب اور شائستہ زبان مین ان کے مکردہ مسائل کی قلعی کھولی - اور ان کے اپنے پریسیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر اور پبلک نے صراحت اور کنایہ سے ان کی شکست پر گواہی دی - اور ہر دو جلسون مین اس بات کا زور الفاظ مین ان کے پریسیڈنٹون کی زبان سے شکریہ ادا کیا گیا کہ احمدی جماعت کی طرف سے نہایت تہذیب اور محبت اور امن سے کارروائی ہوئی ہے - اس کے بعد کوئی تقریری موقعہ ہم سے مقابلہ کا انہین نہین ملا تو پھر ان لوگون کا یہ لکھنا کہ گویا ہم نے اپنی تقریر مین انہین گالیان نکالی ہین - ان کی چالبازی اور خلاف بیانی اور خود ساختہ بات نہین تو اور کیا ہے؟ ہمارے پاس تو ان کی چٹھیات موجود ہین جن مین ان دونون جلسون کے بعد بھی بڑے اصرار سے ہم کو بلایا ہے ان کے اشتہارات موجود ہین - انھون نے اپنے جلسون مین ہماری غیر حاضری مین ہم کو مخاطب کیا - اگر بفرض محال ہم پہلے گالیان نکال چکے تھے تو کس عقل اور ہوش سے ہم کو اس کے بعد التجائین کرتے رہے [illegible] ہم کو گالیون کی تہمت لگائی - اور اگر ہم [illegible] کے مطلب پورا کرنے پر بھروسہ کر کے جلسون مین [illegible] حاضر ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ کوئی اور سخت مکروہ تہمت ہم کو لگا دیتے - ہم موقع اور ضرورت [illegible] چٹھیات بھی شائع کرین گے - منت اور سماجت اور التجاؤن سے گھر پر بلاتے - ہمارے نا امن اور مہذب اور شائستہ طور پر کارروائی کر لینے پر [illegible] الفاظ مین اس وقت شکریہ ادا کر لیے [illegible] کے بعد ہم کو بلاتے رہتے [illegible] کہدینے کہ جواب نگار صرف اس لئے [illegible] مین حق جیلی معلوم نہ ہوتی تھی [illegible] اب تک یہ کہنا کہ ہم نے ان کو گالیان نکالی ہین خوب ست کا وچار ہے +

(باقی آئندہ)

ایک زبردست معجزہ اور آریون پر دوبارہ حجت تام

مسلمانان حقیقت شناس واصحاب فہم وقیاس پر یہ امر مخفی نہین کہ شہادۂ حقہ کے بارے سبکدوش ہونا صرف مسلمانون ہی کا کام نہین بلکہ ہر ایک فرد بنی نوع کا فرض ہے خواہ وہ کسی مذہب وملت کا پابند ہو۔ سو واضح ہو کہ خاکسار ذرہ بمقدار عرصہ تیس سال سے بہرہ تھا اور اس عرصہ مین یہ عاجز ڈاکٹرون اور طبیبون کا علاج کرواتا رہا اور بہت کچھ زحمت اور کھیکڑا اٹھائی اور متعدد مقامات پر پیرون اور سجادہ نشینون سے دم درود بھی کرواتا رہا علاوہ ازین خود بھی مین اپنا علاج بھی کرتا رہا کیونکہ مین خود بھی طبیب ہون لیکن اس مرض کے دفیعہ کے لئے نہ کسی طبیب ڈاکٹر کی دوائی نے فائدہ دیا نہ کسی اور پیر ومرشد کی دعا نے میری دستگیری کی آخر کار ایسا ہوا کہ ملک پنجاب سے میرے مکرم معظم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طفیل سے ایک مرد خدا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی مہدویت ومسیحیت کی خبر موصول ہوئی جس سے میرے دل مین یہ تحریک ہوئی کہ چونکہ حضرت ممدوح امام مہدی ومسیح موعود ہین اس لئے ممکن نہین کہ ان سے بڑھ کر ان کے زمانے مین کوئی اور زیادہ مستجاب الدعوۃ اور مقرب الٰہی ہو اس لئے مین ہندوستان سے دوردراز کا سفر طے کرکے ان کی خدمت مین بمقام قادیان ضلع گورداسپور حاضر ہوا دو ایک روز کے بعد جب مین نے اپنی مرض ہولناک اور حالت زار کی کیفیت سنائی تو امام زمان ومسیح دوران علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو دعا ہے سو کر دیتے ہین خدا فضل کریگا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ مین اس وقت سے پورا پورا شنوا ہو گیا اور تیس سالہ مرض ایسی جاتی رہی کہ اس کا نام نہ رہا +

الغرض یہ معجزہ جو درحقیقت معجزات عیسیٰ سے کسی پہلو مین کم نہین مجھ پر خدا نے حضرت امام زمان کی دعا سے ظاہر کیا سو اب یہ چاہتا ہون کہ اس معجزہ کی کیفیت اور حقیقت اپنے ہموطنون اور اپنون بیگانون کو سنا دون تاکہ وہ سمجھ لین کہ حضرۃ میرزا صاحب موصوف فی الحقیقت مرسل یزدانی محبوب سبحانی اور قطب ربانی ہین اور ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے سو صاحبان غور سے سنو! مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ مذکورہ بالا بیان مین ذرہ فرق نہین اور یہ بات بھی ظاہر ہے۔ مین اب ساٹھ سال کا بوڑھا ہون۔ مجھے دنیا مین کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی۔ جو مجھے کسیطرح جھوٹ اور افترا پر آمادہ کرسکے۔ کیونکہ مین اب دنیا کے عیش اور لذات کے وقت کو گزار چکا ہون اور موت مجھ سامنے نظر آتی ہے آپ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ جب ایکطرف میرے پاؤن قبر مین لٹکے ہوئے ہین پھر دوسری طرف مین کسطرح اور کس امید پر اور کس منہ سے افترا کرسکتا ہون؟ کیا اس جہان فانی کا مالک مختار مجھے پہلے نہین دیکھتا؟ کیا وہ کسی شریر النفس کی بیباکی اور جرات کو نہین جانتا! کیا مجھے امید ہو سکتی ہے کہ میرا عالم شباب پھر عود کر آئیگا! ہرگز نہین۔ سو بھائیون مین سچ سچ کہتا ہون اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہون کہ مین مسیح موعودؑ کی دعا سے فی الفور شفایاب ہو گیا نہ کوئی دوا استعمال کی گئی نہ کوئی اور چیز۔ ہان دعا کی گئی۔ مین ایسے شخص کو کتے سے بدتر گمان کرتا ہون جو جھوٹ کی نجاست کھا کر خلق خدا کو دھوکہ مین ڈالتا ہے۔ مرنا تو ہر ایک کو ہے لیکن حیف ہے اس کی زندگی پر اور واویلا ہے اس کی موت پر جو افترا اور لعنت کی زندگی بسر کرکے خدا اور فرشتون اور تمام لوگون کی لعنت ابدالآباد کے لئے اپنے ساتھ لیجاوے اور اپنے پیچھے سوائے بدذاتی اور بے ایمانی کے اور کوئی نیک نمونہ نہ چھوڑ جاوے +

اب مین پبلک سے پوچھتا ہون کہ کہان ہین وہ بدبخت لوگ جو کہتے ہین کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور مستجاب الدعوۃ نہین ہین اور کہان ہین وہ بداندیش گمراہ لوگ جو کہتے ہین کہ دعاؤن مین اثر نہین اور دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا اب بھی وید پرست کہین گے کہ دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا یہ تعجب انگیز ماجرا نہین کہ اس امر کے لئے کہ مین بغیر دوا کے فی الفور صحتیاب ہو گیا ایک ہزار سے زائد مخالف وموافق فرق سے زندہ گواہ پیش کرسکتا ہون وہ شخص دل کا اندھا ہے جو مشہودہ محسوسہ امور کا تو انکار کرتا ہے اور ظنی اور بے ثبوت باتون کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مین اس لئے اندھا ہوا ہون کہ جب مین پہلے جنمون مین کبھی سور یا کتا یا بچھو بنا تھا تو اس وقت مین نے کسی کو اندھا کر دیا ہوگا جس کی پاداش مین مجھے یہان سورداس بنایا گیا ہے۔ مگر مین کسی سورداس کی پرواہ نہ کرون گا خواہ وہ گھاسی ہو یا ماسی۔ مجھ شہادۂ حقہ کے بوجھ سے سبکدوش ہونا ہے اور بس۔ الغرض صرف یہی معجزہ نہین جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بلکہ صدہا معجزے وقوع مین آ چکے ہین مثلاً حضرت اقدس مرزا صاحب کا بالہام الٰہی یہ دعوی کرنا کہ مجھ کو طاعون ہرگز نہ ہوگی خواہ ملک اس سے برباد ہو جاوے کیا چھوٹا معجزہ ہے۔ کوئی آریہ پنڈت یا پرچارک یا کوئی پردھان ایسا کرکے تو دیکھے کس طرح غضب الٰہی اس کو ملیا میٹ کرتا ہے اگر وہ بھی آریون کو اپنے کمزور پرمیشر پر امید ہے یا کسی قدر کسی آریہ کو مادر مہربان کیطرح سلوک کرتا ہے تو عملی ثبوت دکھلاوے ورنہ بیہودہ طور سے [illegible] کرکے اس کی بدھ کو نہ کھوئین بھلا کوئی انصافاً تو بتلائے کہ جب مینہ اور آندھی کا سخت طوفان آئے تو کیا کوئی بجز اعجازی صورت کے کہہ سکتا ہے کہ مینہ اور آندھی ہمارے گھر مین اثر نہ ڈالیگی ہرگز نہین۔ کسی انسان کی اس سے بڑھکر بدذاتی اور بے ایمانی برداشت نہین کی جا سکتی کہ معجزات کو دیکھے اور پھر معجزون پر اعتراض کرے اور اعدا انکار کرے یا تسلی پانے کے وقت کو پاکر پھر غفلت اور لاابالی سے کام لے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا مین ہر ایک مذہب کا پیرو خواہ وہ آریہ یا چوڑا چمار ہو۔ زبانی لاف وگزاف سے یہی کہے جاتا ہے کہ خدا میرے ساتھ اور مجھ پر راضی ہے۔ لیکن جب اس سے پوچھا جاوے کہ اس زبانی دعوی کا عملی ثبوت جو مشہودہ محسوسہ ہو۔ کیا ہے تو ساکت ہو جاتا ہے گھبرا جاتا ہے۔ ایک انسانی آقا کا انصاف اور ہمدردی ایک فرمانبردار نوکر اور شریر النفس نافرمان ملازم سے یکسان نہین ہوتی تو وہ خدا جو ارحم الراحمین ہے کیونکر اپنے سچے پرستارون اور نافرمان شریرون سے یکسان سلوک کرے اور ہر دو دوست ودشمن سے قطع تعلق کرے اور کسی ایک فرقے کو جو حق پر ہے الہام اور قبولیت دعا سے مشرف نہ کرے +

بالآخر مین بذریعہ اشتہار ہذا اپنے [illegible] کو مطلع کرتا ہون کہ اسلام کا سورج جو عین وقت پر طلوع ہوا ہے اس کا انکار نہ کرے ورنہ اس کا نتیجہ بجز ہلاکت کے اور کچھ نہین کیونکہ آنحضرۃ صلعم نے فرمایا تھا کہ جب پانچ اتفاقات وقوع مین آجاوین گے تو سمجھو کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا۔ (۱) یہ کہ جب ستارہ ذوالسنین یعنی دمدار تارا چڑھیگا تو وہ وقت امام مہدی کا ہوگا سو وہ تارہ ۱۸۸۲ء کو طلوع ہو چکا (۲) یہ کہ حضرۃ مسیح موعود کے وقت مین طاعون پڑیگی سو یہ پیشگوئی کئی چند سال سے بڑے زور شور سے پوری ہو رہی ہے (۳) یہ کہ ایک ہی رمضان مین خسوف وکسوف ہوگا سو وہ ۱۸۹۴ء کو ہو چکا (۴) یہ کہ اس کے وقت مین حج بند کیا جاویگا سو کئی بار گذشتہ چند سال [illegible]

قومی مراسلین نمبر

از دفتر انجمن فرقانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ علی الارض حضرۃ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا جلسہ لاہور مین

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب کو بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جبکہ حضرت حجۃ اللہ امام علیہ السلام جہلم والے مقدمے سے واپس تشریف لا رہے تھے تو یہاں پر بھی ایک روز کے لئے قیام کا اتفاق ہو گیا تھا رات کے وقت جبکہ بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے تو حضرۃ اقدس نے ایک نہایت ہی موثر تقریر فرمائی تھی دوران تقریر مین یہ بھی فرمایا۔

کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور مین چند روز ٹھیر کر اتمام حجۃ کے لئے تمام مخالفین اسلام کو بذریعہ ایک عام اعلان کے مدعو کر کے تبلیغ کیجاوے اور نیز جو جو بدگمانیاں ہماری نسبت ہمارے کم فہم مخالفون نے عوام الناس کے دلون مین بٹھا رکھی ہین ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے تاکہ یہ لوگ غلطی مین رہ کر جاہلانہ موت نہ مرین۔

یہ خوشخبری سنکر سب دوست خوش ہوئے اور آج تک اس مبارک روز کی انتظار کرتے رہے خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ دن بہت قریب آگیا ہے حضور علیہ السلام نے محض فضل و رحم سے جو آپ کے دل مین بنی نوع انسان کی ہمدردی کے واسطے بھرا ہوا ہے اظہار فرمایا ہے کہ آپ ضرور خدا تعالےٰ نے چاہا تو آئندہ موسم بہار مین یعنی آخر مارچ ۱۹۰۴ء تک یہان تشریف لاوین گے اس مبارک تقریب پر جس قدر اظہار مسرت کیا جائے تھوڑا ہے کیونکہ یہ وہ خاتم الخلفاء ہے جس کے انتظار مین ہزارہا بزرگان دین اس مبارک و منور چہرہ کے دیدار کو ترستے ہوئے اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ چنانچہ ۹ جنوری ۱۹۰۴ء کو لاہور مین احمدی برادران کا ایک خاص جلسہ گمٹی والی مسجد مین منعقد ہوا جس کے صدر باتفاق رائے حاضرین ہمارے مخدوم و محترم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس قرار پائے اور کارروائی شروع ہوئی۔ شروع مین ہمارے قدیمی واعظ جناب حافظ فضل احمد صاحب نے قرآن کریم سے وعظ فرمایا۔ بعد ازان ہمارے مکرم و معظم بھائی جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے افتتاحی تقریر ایسی پر تاثیر الفاظ مین فرمائی کہ جس نے حاضرین کے دلون پر بہت نیک اثر پیدا کیا۔ تقریر کے ختم ہونے پر مفصلہ ذیل تجاویز پاس ہوئین ✦

(۱) جلسہ کے اخراجات کا اندازہ کر کے مبلغ دو ہزار روپے کا موازنہ کیا گیا اور یہ رقم بذریعہ چندہ جمع کی جائے ✦

(۲) جلسہ کے متعلق انتظامی امور کے طے کرنے کے لئے چیدہ احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کی وساطت سے تمام امور طے ہوا کرین گے ✦

پہلی تجویز کے مطابق چندہ کی فہرست کھولی گئی ہر ایک بھائی نے جو اس وقت حاضر تھا بڑے انشراح سے اپنا اپنا چندہ لکھایا۔ ایکہزار روپیہ فوراً لکھا گیا۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ چندہ کے دینے مین ہر ایک نے مستعدی ظاہر کی۔ چندہ دہندگان کے نام مع رقوم چندہ بعد مین ارسال کرونگا۔ عشا کی نماز کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہ روئداد جناب کو اس لئے بھیجتا ہون کہ آپ اس کو سب سے پہلے البدر مین درج فرما کر برادران بیرونجات کو اس مبارک خوشخبری سے مطلع کرین تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر شمولیت کے لئے آمادہ ہون ✦

دیگر جو جو امور قابل اشاعت ہوا کرین گے وہ آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتے رہا کرین گے والسلام

خاکسار تاج الدین سکرٹری

از لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء

نوٹ ضروری - ۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء کو بمقام گورداسپور مولوی غلام حسین صاحب احمدی امام مسجد گمٹی بازار لاہور نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی لاہور مین تشریف آوری کے لئے دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

کہ لاہور مین جانے کی کوئی تاریخ تو مقرر نہین ہے بشرط صحت اگر کوئی موقعہ ہوا تو میرا اپنا ارادہ ہے کہ وہان جا کر زبانی طور پر تبلیغ کی جاوے۔ لیکن خدا کا ارادہ غالب ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ زبانی تبلیغ سنت انبیاء ہے اگر موقعہ نکل آیا تو اپنا دعوےٰ اور لوگون کے اعتراضون کی حقیقت کو بیان کیا جاوے اور یہ حصہ پورا ہو کر اتمام حجت ہو جاوے لیکن یہ امر ضروری ہے کہ طبیعت اچھی ہو✦

اس سے یہ مطلب میرا نہین ہے کہ وہان کے لوگ ضرور مان لین گو کوئی مانے نہ مانے۔ ہمارا مقصود کان تک آواز کو پہونچا دینا ہے بہت لوگ ہین کہ اب تک گالیان دیتے ہین۔ عیسیٰ علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو گالیان دینے والے اب تک موجود ہین۔ پس اگر وہ بھی بجائے فائدہ اٹھانے کے گالیان دیوین تو کونسا تعجب ہے۔

افسوس آتا ہے کہ ہم نے کونسی ایسی بات کی ہے جس پر یہ حملہ کیا جاتا ہے۔ دو فقیے تھین۔ ایک کتاب اللہ و سنت اللہ دوسرے احادیث صحیحہ۔ کتاب اللہ ہر صورت مین مقدم ہے۔ احادیث کی عظمت یہان تک ہمارے نزدیک ہے کہ خفیف سی خفیف حدیث پر بھی ہم عمل کرتے ہین۔ بشرطیکہ خلاف کتاب اللہ نہ ہو۔ اب غور کا مقام ہے کہ اگر احکام وغیرہ مین نسخ ہو تو ہو سکتا ہے بھلا قصون مین نسخ کا ہونا کب ممکن ہے اس صورت مین اگر قرآن شریف ایک واقعہ کو بیان کرے اور حدیث اس کا انکار کرے تو یہ بات کب مانی جا سکتی ہے کہ حدیث درست ہو۔ جیسے وفات مسیح کا ایک واقعہ ہے کہ جسے قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ احادیث وفات مسیح مین قرآن کی موافق ہین مخالف نہین۔ آنحضرۃ صلعم کی زبان سے کبھی یہ لفظ نہین نکلا کہ مسیح آسمان پر اڑ گیا۔ پھر جبکہ اس کا صعود بھی ثابت نہین تو نزول کس کا ہو۔ پھر آیت فلما توفیتنی کھول کر وفات ثابت کر رہی ہے۔ اگر وہ دوبارہ دنیا مین آ کر رہے تو اب اپنے علم اور آنے کو کیون چھپاتے ہین کہ خدا کے سامنے لاعلمی بیان کرتے ہین۔ پس آیت نے صرف یہی نہین کیا کہ وفات ثابت کر دی بلکہ دوبارہ آنے کا بھی ثبوت دیدیا ہے پھر بخاری اور مسلم مین منکم ہے قرآن مین بھی منکم ہے کہ آنیوالا تمہارا اندر سے ہی آوے گا ان لوگون مین تقویٰ ہی نہین ہے اگر تھوڑا سا بھی تقوےٰ لیکر آوین تو اور ہمارے دعاوی کو سنین تو شاید ہدایت ہو✦

(ایڈیٹر)

۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی
ہر دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام طور پر جاہل اور عوام کو دیکھا جاتا ہے کہ یہ عیسوی معجزہ کی کھلا ہوا ایک مذہب اور ولایت سمجھتی کہ ایک دہریہ کی بات میں بھی دیکھنے کی یا ذریعہ ہے ... بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا ہر عمل اور طریق استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جدید یات اس میں ... کہ خیر انسان صحت ... نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنے والوں نے مبالغہ کر کے زمین و آسمان کے قلابے ملا دئے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانے والا قرار دیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم مطبیعی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کا نتیجہ پاتا ہے ... ایک دعا یا دوسرا عمل یا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ... اس میں بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنے مدعا کے موافق کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک ... محالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

چہانۃ الناس
مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا
صاحب گلستہ خادم رب ... حفظی والنفس ... قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

کاسر پنجابی
مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ... ضلع گجرات قیمت ۱ر

نظم
برائے مستورات بطرز کاسر مصنفہ ...

روشنائی احمدیہ
ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر ... نہایت اعلیٰ قسم ... فی تولہ ... زنا مو ... کو خاص رعایت

مجرب دوائیں
... کہ قادیان میں رہ کر ... کر تجربات کئے گئے ... ہر ایک قسم کی ...

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم
بجواب نصف محالی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال یاجوج ماجوج ... وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ...

حب دافع دائمی قبض
جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی ... مرض ... ہو کر آئندہ ... تازہ قوت ... کے حاصل ہوتی ہے قیمت ...

اکسیر تسکین
خوش و القوۃ ... اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر
... ناک کے اندر ... خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے ... قیمت عہ

حب جدید
برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج ... قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن
... بہرہ ... تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ...

درد سر کی گولی
ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے ... اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی۔ ایک روپیہ

سرمہ زنگاری
اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر ... غبار آشوب چشم ... پانی بہنا وغیرہ ... امراض چشم کا نادر علاج ...

خاندانی نسخہ فی تولہ ۱ر

مصفی خون
... گولیاں خالص عنبہ کی جو ہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ... ۱۸ گولی عہ

سلاجیت الگرہ
جس ... ہندوستانی زبان میں ... کہتے ہیں خواہ پرانی ہو ... استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۱ر

برص کی دوا
یا پھلبہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں ... سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

سہر مکتوم
یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے ... کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور ... لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ جن مردوں کے زندہ کرنے کا انجیل میں ذکر ہے وہ دراصل حقیقی طور پر ... وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ
اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت ... محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ ... حضرت مسیح موعود ... ثبوت صحف سابقہ سے ... قیمت ہر

اعجاز احمدی
... صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم ... اس کی تفسیر کی گئی ہے ... خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ہر

قول صحیح
پنجاب کے مشہور ... صاحب ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ... قیمت ار ...

عاقبۃ المکذبین
او ... مخالف ... کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی وفات حیات ... قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی
یعنی ... کامل صاحب مرحوم المعروف ... ایک انگریزی لکچر ترجمہ ... صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات تیار کر کے محصول وار ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن
یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم بی نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر ... حضرت مسیح آخر الزمان ... اور مولانا نور الدین صاحب ... زیادہ ... نکات ... بیان ہے ... قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں ... حضرت مسیح الزمان اور مولانا نور الدین علیہما السلام ... اب فضل ربانی سے ... تیار ہو چکی ہے ... خریداران البدر ... قیمت ہر پارہ ... ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترا وڑی ضلع کرنال۔ تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ یہ کتاب دفتر البدر میں ...

ریویو آف ریلیجنز
اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر ... اسلام ... ایک سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور ... اسلام پر ... کے جوابات ... یورپ ... امریکہ ... تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

اشتہاروں کا نادر موقع
البدر اپنی خدمات کے ذریعہ احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات بشرطیکہ وہ فحش اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرۃ کا فیصلہ منیجر سے کرو۔

محمد عبد الرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور
سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے۔ شرح قیمت فی درجن قسم اول ... قسم دوم ... قسم سوم ... محصول ڈاک بذمہ خریدار

بنارسی مال
ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دوپٹے اور کمخواب ... ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ... منافع لیا جاوے گا اور مال بہت عمدہ ... نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاوے گا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ ... متصل کتاب گھر کوہ منصوری

البدر کے چند نمبر بابت ... جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں
ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل
معہ ترجمہ قیمت ... درخواستیں مفتی فضل الرحمن ... کے نام آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم
قیمت ... سیرۃ النبی قیمت ... حکیم فضل دین ... کے نام آنی چاہئیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپ کر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ

البدر



ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | نمبر

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے جس کی بر وقت اشاعت اور با قاعدہ ترسیل شان کی تکمیل اور دلچسپی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جب کہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور شان ناکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہو اگر کچھ وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو خفا اور ہمدردی کے خیال کو دل دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاؤ

وہ الفاظ جن میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت لیتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف و بے گزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطان کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے

ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤگے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤگے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہیں

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤگے یا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤگے یا نہیں

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ: بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ع نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۰۲ تک اسے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری معنوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے

۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

بوقت شب بمقام گورداسپور

کوئی ۸ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرت اقدس کے کمرہ میں چند احباب بیٹھے ہوئے تھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقویٰ کے مضمون پر حضرت اقدس نے ایک تقریر فرمائی وہ تقریر اس وقت لکھی تو نہیں گئی مگر جو کچھ نوٹ اور یادداشت زبانی یاد رہ سکے ان کو عملدرآمد کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

تدبیر اور توکل | انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی خدا پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اوس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اپنے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہئے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہئیے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو۔ اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ طیاری نکی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آویگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نکرے۔ نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے۔ صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج طیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی دعا اسی وقت فائدہ دیگی جب وہ اول کلبہ رانی کر کے زمین کو طیار رکھے گا۔

عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں ان سے انسان کو بچنا چاہئے انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئیں کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ڈاکٹر محمد اسمعیل خان صاحب نے عرض کی کہ حضور شیطان سے فریب کی کوئی مثال بیان فرمائی جاوے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ذکر میں مثال یوں بیان فرمائی کہ ایک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انھوں نے ایک دینی خدمت کے واسطے کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا اون کی وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھکر ایک شخص اٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لاکر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی مولوی صاحب نے اسی وقت مجلس میں اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت میں بنا لیا اور یہ ایسا ہے ویسا ہے جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر بآواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپے کے دینے میں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور میں اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے مولوی صاحب نے کہا اچھا لے جاؤ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اٹھا کر لے گیا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بیوقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیوں نہ ماں سے دریافت کیا۔ کسی نے کہا جھوٹا ہے روپیہ دیکر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنا لیا وغیرہ وغیرہ جب مولوی صاحب وعظ کر کے چلے گئے تو رات کو ۲ بجے وہ شخص وہ روپیہ لیکر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگا کر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کر کے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا اس لئے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لیتا ہوں کہ عمر بھر میرا نام کسی کے آگے نہ لینا کہ فلاں نے یہ روپیہ دیا۔ اب وہ مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے یہ لعنتیں منظور ہیں مگر ریا سے بچا چاہتا ہوں تو یہ ریا اور عجب بڑی بیماریاں ہیں ان سے بچنا چاہئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصے مکانات کے بچانے کے لئے ایک مکان کو خود بخود گراتا ہے۔

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے ان سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالے قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقوے اور سچا ایمان ہے اسی کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہیں مقدر جو انسان کا ہے وہ اسے ملکر رہتا ہے پھر نہیں معلوم کہ خلاف تقوے امور کی ضرورت کیوں درپیش آتی ہے ایک چور چوری کر کے اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ چوری نکرتا تو بھی حلال ذریعہ سے وہ اسے ملکر رہتا اسیطرح ایک زانی زنا کر کے عورتوں کی لذات حاصل کرتا ہے اگر وہ زنا نہ کرے تو جس قدر عورتوں کی لذات اس کے لئے مقدر ہیں وہ کسی نہ کسی طرح حلال ذرائع سے اسے ملکر رہتیں۔ لیکن سارا فساد ایمان کا نہ ہونا ہے اگر تقوے پر قدم ماریں اور ایمان پر قائم رہیں کبھی کسیکو تکلیف نہ ہو اور خدا تعالے سبب حاجت روا... کرتا ہے ❊

اطلاع۔ رحمت علے صاحب مرحوم کینتوبین دین کا فیصلہ اور انکی تذکرہ کے متعلق جو کچھ خط و کتابت یا یادداشت ارسال کرنی ہو وہ تمام ان کے بھائی پیر برکت علی صاحب احمدی موضع رنمل ڈاکخانہ پاہڑ یالوالی کے نام ہونی چاہئے

منیجر

جلدباز دشمن کی جھوٹی خوشی اور مقدمات

احمدی سلسلہ کے مقدمات نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف بڑی دلچسپی سے کھینچا ہوا ہے - اور ہر ایک شخص جو ان مقدمات یا اُنکے حالات سے ایک وافر حصہ لے رہا ہے وہ یا تو ایک بڑی سعادت اور یا بڑی شقاوت سے حصہ لینے کیلئے طیار ہو رہا ہے - اس وقت عام طور پر پبلک میں دو فریق ہو گئے ہوئے ہیں - ایک تو وہ جس نے خدا تعالے کی قدرتون کو ایک بہت ہی تنگ اور محدود دائرے میں محیط شدہ سمجھ رکھا ہے - اور سنن الہی سے ناواقف اور ایک عارضی اور جھوٹی خوشی کا دلدادہ ہونے ... کی باریک در باریک مصالحہ اور حکمتوں سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے جلد تر بدبختی کا نشانہ ہونے والا ہے - اور جس فریق کے زیر نظر منہاج نبوۃ اور خدا تعالے کے وہ سنن اور قوانین ہیں - جو کہ وہ ماموروں اور برگزیدون سے برتتا رہا ہے - یا تاہم کس کس طرح کے انعامات اور تنبیہون سے وہ اپنی مقدس جماعت کی ترتیب کرتا رہا ہے - وہ فریق عنقریب سعادت سے بہرہ مند ہونیوالا ہے

اس وقت یہ مقدمات جو کہ عدالتون میں ہو رہے ہیں - دراصل ان تمام جنگون کی مثال ہیں - جو کہ زمانہ نبوی میں ہوئے - فرق صرف اتنا ہی ہے - کہ وہان مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا - اس لیئے کہ دشمن بھی تلوار سے خدا تعالے کے سلسلہ کو مسمار کرنیکے درپے تھا - اور اب اس وقت تلوار کی بجائے قلم کام کر رہا ہے - اور اسلام پر یہ حملہ دشمن نے قلم ہی کے ذریعہ سے کیا ہے اور اس کا جواب قلم ہی سے دیا جا رہا ہے پس ایسی صورۃ میں جبکہ خدا تعالے کا ارادہ ہے - کہ اس ثانی رنگ میں اپنی جماعت کو وہی - تمام نقشہ زمانہ نبوی کا قائم کرکے دکھا دیوے - اور جیسے جیسے نصرتین اور تائیدین اُس نے اپنی پاک جماعت کی اُس وقت کی تھین - اور بعض اوقات مخلص جماعت کی .... - ترتیب - ترقی مدارج اور اپنی قدرت نمائی کی اعلیٰ شان کے اظہار کیلئے مصلحتاً اُس امر کو جائز رکھا تھا - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو جماعت مخلص تھی - وہ باوجود کامیابی اور دشمن پر غلبہ پانیکے دوران مقدمہ میں کچھ صدمات ناکامیابیون ...... کے بھی دیکھکر صبر اور استقلال کے امتحان میں پاس ہو - ویسی ہی وہ مولا کریم اب بھی چاہتا ہے - کہ وہی مواقعہ ہماری اخلاقی تبدیلیون تضرع ابتہال سے خدا کی نصرۃ اور تائید کو خصوصیت سے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لانے کا ہمیں دیوے - یہ خدا تعالے کا بڑا فضل ہوتا ہے - کہ جب چند ایک کامیابیون کے بعد کچھ باریک تغیر کسی جماعت کی اخلاقی حالت میں پیدا ہو کر اُسکے ایک کثیر حصہ اعمال صالحہ کو حبط کرنیکا باعث ہو - تو معاً انسانی تدابیر میں ایک ناکامی کے مہیب اور خطرناک صورت پیدا کرکے خدا تعالے اپنے بندون پر اُن کا عجز ظاہر کر دیتا ہے - اور بجائے اس کے کہ وہ خفیف ... مہلک زہر خون میں سرایت کرکے جان کو تباہ کرنے والی ہو ناکامی کی آگ میں کشتہ اور اکسیر ہو کر تریاقی اثر اپنے اندر پیدا کرتی ہے - اور ایک نئی قوت اور طاقت سے اوس جماعت کو قرب الہی کی مدارج میں ترقی کرنیکا موقعہ دیتی ہے - غرضیکہ مومنون کو جو صورتین ناکامی اور نامرادی کی بظاہر پیش آتی ہیں - وہ بھی ایک رنگ میں خدا کا فضل و کرم ہوتا ہے - سعید وہ انسان ہے - جسے یہ سمجھ دیجاوے - کیونکہ یہی ناکامیان جہان ایک مومن کی ترتیب کا باعث ہوتی ہیں - وہان اسباب اور مادی پرست فریق اس سے ٹھوکر کھاکر کفران نعمت میں ترقی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رو بدنیا ہو کر خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق ہوتا ہے

---

۱۳ جنوری سنہ ۶ء سے مقدمات نے ایک خاص صورت بدلی ہے - اور مصالحہ ایزدی نے چاہا کہ متواتر پے درپے جماعت احمدیہ کو کامیابی کی خوشی ہوتی ہے - وہان تھوڑا سا اُن کو غم بھی پونچایا جاوے - تاکہ یہ جماعت آخرین منہم لما یلحقوا بہم کی پوری مصداق ہو جاوے - اور جیسے صحابہ کرام رضی اللہ کو اُس نے اپنے صفات کا علم عملی طور پر دیا تھا - اب بھی اس جماعت کو عملی طور پر اُن علوم سے بہرہ ور کرے - متواتر ناکامی کی صورتین جو کہ ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں - وہ یہ ہیں

۱ - مولوی کرم الدین کا بری ہونا - لیکن جیسے کہ ہم اس سے پہلے ایک نمبر میں ثابت کر چکے ہیں جس طریق سے یہ بریت ہوئی ہے - وہ ہمارے لیئے ایک بڑی بھاری کامیابی کی تخم ریزی ہے اس لیئے ہمارے نزدیک یہ کوئی صورت ناکامی کی نہیں ہے

۲ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپورہ کا انتقال کی درخواست کو نامنظور کرنا

۳ چیف کورٹ میں بھی انتقال کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا موخر الذکر ہر دو صورتین اگرچہ ہماری آرزوون کے برخلاف ہیں - لیکن خدا تعالے کے ان میں کیا باریک مصالحہ ہیں - جو کہ انجام کار ظاہر ہونگے - اُن کو ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے - بلکہ عسیٰ ان تکرھوا شیاءً وھو خیر لکم اور عسیٰ ان تحبوا شیاءً وھو شر لکم کے مصداق اُن کو بھی فضل الہی جانکر اپنے مولیٰ کی رضا پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا صورتیں مقدمات کی ہیں - جن کو ہماری ناکامی پر حمل کیا جاتا ہے - اور بیان کیا جاتا ہے - کہ پیشگوئیاں متعلقہ مقدمات غلط نکلیں - پیشتر اس کے کہ ہم پیشگوئیوں کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کریں - ضرور ہے کہ اول اُن الفاظ پیشگوئی کو تو اچھی طرح دیکھ لیں - کہ وہ پیشگوئی کیا ہے - کس امر کے متعلق ہے اور جس نے یہ پیشگوئی کی ہے - اس نے کن الفاظ میں کی ہے - الفاظ پیشگوئی کے یہ ہیں

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

رات کے وقت جو ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۴ء کی بعد کی رات تھی - یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا - اور ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۴ء میرے خیال پر یہ کشمکش غالب ہوئی - کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں - ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشمکش کے وقت میری حالت وحی الہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون - فیہ آیات للسائلین - اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے - کہ ان دونون فریقون میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرۃ نصیب کریگا - کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے - اور دغا اور فریب اور خیانت ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے - اور ہر ایک بدی سے بچ - اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں - اور خدا سے ڈر کر اس کے بندون کے ساتھ ہمدردی و خیرخواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے - اور بنی نوع کے وہ سچے خیرخواہ ہیں - انہیں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لیئے طیار ہیں - سو انجام یہ ہے - کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں - جو ان دونون گروہون میں سے حق پر کون ہے - ان کے لیئے نشان ...

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

۲۹ رجون سنہ ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف انجام مقدماۃ کی نسبت ہے۔ اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی قلم اور زبان سے اشاعت میں نہیں آئی۔ اور جس قدر الہاماۃ کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شایع ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف سے ...... یہ امر اشاعت میں نہیں آیا۔ کہ فلان تاریخ یا فلان پیشی یا عدالت کی فلان کارروائی کے متعلق یہ امر اس طرح سے ہوگا...... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کرسکیں۔ اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانوں کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات اقتدارانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ میں ظاہر کئے۔ مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر ان سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ تو صرف مومنین ہی ہوسکتے ہیں۔ نہ کہ منکرین۔ منکرین سے بحث کرنے اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے۔ جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شائع کردیا۔

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹروں اور رسالہ بازوں کو کچھ غیرۃ ہوتی۔ اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہوکر وہ آج دروغگو اور کذاب مولویوں کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہیں۔ تو ان کو لازم تھا۔ کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلواۃ والسلام نے انجام مقدماۃ کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشوں اور ہماری خواہشوں کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کروا دیتے۔ اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ان کم بختوں کی عقل ماری گئی۔ کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہیں ان کے وقوع پر بغلیں بجاتی ہیں۔ اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو۔ اور وہ پوری ہوجائے۔ تو اُسے اسباب پر حمل کرکے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہیں بیشتر اس کے کہ ان لوگوں سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کیجاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے۔ کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ اس کا وقوع تمہارے نزدیک ہماری سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے۔ کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیویں اور پھر خلاف واقعہ امور اگر نعوذ باللہ پیش آدیں۔ تو اس صورۃ میں ان کو سنن الٰہی اور منہاج نبوۃ کو مدنظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے۔ لیکن جس حالت میں کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی ان کے نزدیک ہماری سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے۔ تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیویں اور پھر اوس صورت میں کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے۔ پس ہمارے احباب اور انصاف پسند۔ صاحب بصیرت ناظرین ان مذکورہ بالا وجوہات پر غور کرکے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیاں اور غل غپاڑا کہاں تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے

ہاں یہ امر ضروری ہے۔ کہ ان غل غپاڑا کرنیوالوں کا وجود بھی ضروری موجود ہو۔ کیونکہ اس سے الٰہی سلسلوں کی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے۔ اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتدا میں مخلوق کی نظروں میں مستور ہوتا ہے۔ انکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہوکر لوگوں پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں۔ کہ ان مقدماۃ کی ابتدا میں جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی۔ اب اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے۔ اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی امنصار اور بلاد کے سوخت مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ تو اب کوئی محلہ یا بازار گاؤں یا دہات...... شاذونادر ہی ایسے ہونگے۔ جنکی نظر...... انجام پر نہ ہو۔ کیونکہ اس امر میں اخباروں کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پر لے دے ہو رہی ہے اور یہ درمیانی بظاہر ناکامی کی صورتیں جو پیش آئی ہیں، وہ خصوصیت سے لوگوں کو ہماری طرف توجہ دلا رہی ہیں معاند ایڈیٹروں اور رسالہ بازوں کی پنہانی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہیں کیونکہ جن امور میں ہمیں کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے...... انپر یہ لوگ اس دہڑلے سے نہیں لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا فریق فلاں فلاں منزل مقدمہ میں کامیاب ہوگیا ہے اور ان کی فلاں فلاں...... پیشگوئی پورا ہوکر انکی صداقت پر مہر لگادی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہیں جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکات سے اہل بصیرۃ ان کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہیں لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجالاویں۔

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتدا ہی مقدمہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے سے ہمیں بتلایا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل ہمیں دوران مقدمہ میں پیش آجاویں اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیوں نہ پہنچ جاویں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظروں کے سامنے آکر ہمیں مشکلاۃ سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہیں اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرأت دلاتے ہیں لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ میں یہ تسلی دینے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی میں اس کے نڈھال دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے ہوا خواہوں کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلاوے کہ میں ضرور کامیاب ہونگا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام میں میری فتح ہے ...... انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنے دغا والے مقدمہ میں اپنی بریت کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شائع کردیتا اگر اس وقت نہ کرسکا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کو جو انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کردیتا کہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ میں اس درخواست کے انجام ہی کی نسبت پیشگوئی کردیتا کہ یہ ہوگا غرضیکہ اس کے سکوت اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگادی ہے کہ وہ ان تائیدات سماوی سے بےنصیب ہے جو خدا نے ہمیں بطفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے عطا کی ہیں اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمیں دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جسے ہم ہر میدان میں لیکر نکل سکتے ہیں اور ہمارا مد مقابل فریق اس سے بےنصیب اور محروم ہے اب سوچکر دیکھلو کہ یہ تینوں مذکورہ صورتیں مقدمات کی جو پیش آئیں وہ کہاں تک ہمیں ملول کرسکتی ہیں اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہیں جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے آپکو کامیاب کہہ سکتا ہے۔

نورالدین

بجواب ترک اسلام شائع ہوگیا ہے ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸/ ہے۔ حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمٰن سے دستیاب ہونگی۔

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

ان دنوں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توجہ عالیہ تدابیر اور توکل کے مضامین کی طرف خصوصیت سے مائل ہے اور جو تقریر ہوتی ہے اس میں آپ اس پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے ہیں اس لئے ہمارے احباب بھی ان مضامین کو بڑی توجہ سے پڑھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل مفہوم کو سمجھکر تدابیر اور توکل کے وسیع میدان میں قدم ماریں اور خدا تعالےٰ سے **صراط مستقیم** طلب کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا منشاء ان تقریروں سے میرے نزدیک یہ ہے کہ حصول تقوے کے لئے تدابیر کو بھی عمل میں لایا جاوے اور دعا بھی کیجاوے اور تدابیر میں افراط اور تفریط سے کنارہ کش ہو کر صراط مستقیم اختیار کیجاوے سو ہمارے احباب بہ توفیق الٰہی اس پر عملدرآمد کے لئے جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں ہمارے لئے بھی کریں۔

تقویٰ۔ تدبیر۔ اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کرکے اُسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دیگا۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کر دیوے۔ **ریا۔ عجب۔ بیباک** ہو کر خدا کے احکام کو توڑنا۔ اور شوخی اور **شرارت** سے اوامر کا انکار کرنا بڑی خباثتیں ہیں جن سے بچنا نہایت ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقویٰ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ تقویٰ اصل میں یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی حد تک کام میں لایا جاوے یعنی جہاں تک انسانی تدبیر کی پیش رفت ہو سکتی ہے وہاں تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نہ کرے حتیٰ کہ دعا کو بھی اُس کی آخری حد تک نہ پہونچا دے۔

اس سے بڑھکر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ خود اُسے معاصی سے بچالیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ دونوں سے ملکر حاصل ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قوائے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو میں نے اس سے کام لیلیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایاک نستعین کہکر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوائے سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھیگا اسیطرح یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کر دے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہیں کرتا تو اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بد بو آرہی ہے پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کر دیوے اسیطرح سے جو ذریعہ معصیت کے ہیں ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس میں رہتی ہے کہ اُسے بار بار خیال اُس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس میں گذار چکا ہے اس سے نجات پانے کا...... ذریعہ دعا ہے۔

جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا میں جاہدوا فینا کے یہی معنے ہیں کہ حصول تقوے کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام میں لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہکر بتلا دیا کہ جب تدابیر کر چکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی پس اگر...... تم تقوے کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو۔ اور دعا بھی کرو۔ اور ان دونوں کو جب کماحقہ بجالاؤ گے تو اس وقت کامیاب ہو جاؤ گے۔

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوے سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ تقوے جب آتی ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اسی سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترسان اور لرزان ہو کر اگر اسے حاصل کرو گے تو کمال تک پہنچ جاؤ گے۔

موت نفس

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مرے گا کہ ہر ایک پہلو سے اس کی مخالفت کیجاوی۔ موتوا قبل ان تموتوا کے یہی معنے ہیں نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ پنہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو اس وقت الٰہی لذت جو کہ جنتی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہوگی۔

نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرلے اور حصول تقوے کے لئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوش خطی سیکھتے ہیں تو اول اول ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف پڑنے لگ جاتے ہیں اسیطرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے جب خدا تعالےٰ ان کی محنت کو دیکھیگا تو خود ان پر رحم کریگا اور لنہدینہم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہیں دکھلا دیگا اس کے یہی معنے ہیں کہ خدا خود رحم کرتا ہے۔ جیسے آگ پر پانی پڑ جاتا ہے تو آگ کا نام نام و نشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اُس وقت نفس دب جاوے گا۔

نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس ہیں لیتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنےٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنیکی فکر میں ہوتا ہے کہ کسطرح میں فاتح ہو جاؤں ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد

لیے اد لے ادلے بادشاہ میں دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کرلینی چاہئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہئے کہ مقابلہ میں اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہئے مدرسہ کی کتابوں میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا وہ قرآن لکھا کرتا تھا حسب عادت وہ لکھ رہا تھا کہ ایک ملاں آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھ کر کہا کہ یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور ملاں غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے پھر درست کرلیں گے۔ جب وہ ملاں چلا گیا تو لوگوں نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملاں کی دلشکنی نہ کرنے کے لئے میں نے اصلاح کیا تھا ورنہ اصل لفظ درست ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہوکر ایک غریب ملاں کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے امور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری کی ہے تقویٰ والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتوں میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں سرکشی بالکل نہیں رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدہ فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہیں تقویٰ والا دنیا کی سب بلاؤں سے بچایا جاتا ہے تقویٰ والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شے نہیں ہے اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری ہر قسم کا بغض لیکر آیا تھا اگر وہی اس میں رہی تو بتلاؤ کہ اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ حاصل کرو اگر ایک گاؤں میں ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس کے اخلاق عادات اچھے ہوں تو خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہو جاویں گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاویں گے چھوٹی چھوٹی باتوں میں طول دینا اور بھائیوں کو رنج پہونچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہیں اور اب اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاق کریمانہ کا آخری نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہئے کہ اخلاق میں خاص تبدیلی پیدا کرو کسی کو حقیر اور اس پر بدظنی کرنے والا خود اسی بات میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے دوسرے کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیوں کو عیب لگاتے اور خود بڑے ہوتے ہیں وہ بہت برے ہیں +

بردباری اختیار کرو۔ بیویوں سے عمدہ معاشرت کرو۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو ان باتوں سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالیٰ اس مضمون کے پڑھنے والوں کو اور نیز مجھ کو اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے (آمین)

---

۲۱ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء و رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان میں ہمیشہ مکروہات کر جایا کرتے ہیں طرح طرح کی ناکامیاں پیش آتی ہیں زلزلوا زلزالاً شدیدا سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہیں ہوا کرتی۔ ابتلا میں مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے وہ خود فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی دشواریاں کچھ شے نہیں ہوتیں اگرچہ وہ ضاقت علیہم الارض کا مصداق ہی کیوں نہ ہوں۔

پنجاب میں جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے اس کی کوئی نظیر نہیں ہے جسمانی طور پر بھی دیکھ لو کہ مایوسی کی حالتوں میں ہمارے خاندان نے وقت پر امداد کی اور خود گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ۱۸۵۷ء میں جبکہ کل رعیت سرکار انگریزی سے منحرف تھی اس وقت میرے والد غلام مرتضیٰ صاحب نے بڑی خیر خواہی اور ہمدردی سے سرکار کی مدد کی پھر اب روحانی طور پر بھی ہم سے کوئی دقیقہ خیر خواہی اور ہمدردی کا فروگذاشت نہیں ہوا لاکھ ہا روپیہ صرف کرکے ہم نے جہاد کے خیالات کو لوگوں کے دلوں سے محو کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود ہیں حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارے سلسلہ پر کسی قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرنا ہے ہماری اس خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری ہے اور کسی قسم کا قصور مطلق نہیں ہوا غور کرلی اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا وہ حق ہے۔

بوقت شب

محمد ابراہیم خان صاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور دوران گفتگو میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ ذیل میں درج کی جاتی ہے چونکہ خاکسار ایڈیٹر چند منٹ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جہاں سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہو سکا وہیں سے شروع ہے روانی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس دجالی زمانہ کے فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادوں کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو کہ پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی اشاعت کرتے تھے مگر ایسی زہر پھیلانے میں جو حالت ان کی اب ہے وہ نہ تھی اور آج جیسے ایک مسال پہلے تلاش کرو تو ایک کتاب بھی ان کی ایسی نہ ملے گی جو اسلام میں یہاں شائع ہوئی ہوں لیکن اس وقت اگر ایسی کتابوں کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھ لاکھ کتب چھاپ کر ان لوگوں نے مفت شائع کی ہیں۔ ایک عاجز انسان کو تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتے ہیں جو اس وقت مبعوث ہوا جب کہ دنیا نجاست اور فسق و فجور سے بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی تاثیرات سے صاف کیا اور نئے سر سے ایک تازی اور نئی زندگی دنیا کو بخشی لولا دیکھو اور غور کرو کہ اس سے پیشتر ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر دنیا میں گزرے ہیں لیکن اس قدر گالیاں ان کو نہیں دی جاتیں اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ نصاریٰ کے اعتقاد کا تو یہ حال ہے اب عملی حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریوں سے بدتر ہیں عفت وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے کھلی زناکاری کتوں اور کتیوں کی طرح ہو رہی ہے اگر کفارہ کے اثر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکوں کی سیر کیجاوے اور دیکھا جاوے .... کہ کفارہ کی کیا برکات

...کا بنیا جھوٹا اور انتہا درجہ کی تکلیف پہنچانے کی کوشش اگر روس کرے تو جرمنی اس معاملہ میں اس کو پوری مدد دینے کو طیار رہے اور دارالسلطنت روس میں اس پر علانیہ گفتگو ہو رہی ہے اور روسی بدل اس کے خواہان ہیں
...روس نے انگلستان کو مطلع کیا تھا کہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر اپنی بے تعلقی کا اعلان کرے، انگلستان نے مطلوبہ میعاد کے اندر ہی مطلوبہ اعلان کر دیا ہے روس فرانسیسی اخبارات کو لگاتار بطور رشوت روپیہ

دارالامان کی خبرین

مقدمات ۲۲ تاریخ کو چیف کورٹ مین پیشی تھی ہماری طرف سے مسٹر آربٹل بیرسٹر نے وجوہات انتقال عدالت مین پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست کو نامنظور کیا ؁

۲۳ تاریخ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب بنام کرم الدین و فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا فریقین کے وکلاء کی بحث ہوئی اور ۲۷ تاریخ فروری مقرر کی گئی ؁

۲۴ فروری ۱۹۰۴ء کو مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرۃ اقدس ع و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا حضرۃ اقدس ع بوجہ علالت طبع بر سرٹیفکیٹ سول سرجن ضلع گورداسپور تشریف نہ لے گئے خواجہ کمال الدین صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی جانب سے تقریر کا ایک حصہ آج ختم کیا حضرت اقدس ع کی طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور سے آئے تھے ان کی تقریر اور نیز خواجہ صاحب کی تقریر کے لئے کل کا دن مقرر ہوا۔
حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا تحریری بیان شامل ہونے کے لئے پیش عدالت ہوا۔ فریق ثانی نے عذر کیا آخر بیرسٹر صاحب کی تقریر پر عدالت نے اُسے زیر غور رکھا ہے۔ ۲۵ فروری کو اول مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب بنام مولوی کرم الدین وایڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا مولوی کرم الدین نے کہا کہ اس سے پیشتر جو تقریر ہوئی ہے وہ ایڈیٹر سراج الاخبار کی طرف سے تھی اپنی وکالت مین خود کرتا ہون بحث کے بعد عدالت نے اجازت دی۔ تقریر ہوئی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے استغاثہ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اسی مین ۴ بجگئے۔ عدالت نے تجویز کیا کہ ۲۶ تاریخ کو دوسرا مقدمہ رکھا جاوے۔ مگر ۲۶ کو عید ہونے کی وجہ سے ۲۹ تاریخ تجویز ہوئی...... کہ بیرسٹر صاحب نے اُٹھکر اپنی علالت طبع اور نیز ایک عمل جراحی کی ضرورت کو پیش کیا آخر کار ۸ مارچ کل مقدمات کے لئے قرار پائی ؁ ص

آرین اخبار اور جلسہ

قادیان کی آریہ سماج کا ارادہ ہے کہ ایک ہفتہ وار سماجک پرچہ ہفتہ وار قادیان سے جاری کیا جاوے۔ اس کا نوٹس یکم مارچ کو ہردوار کے گروکل جلسہ مین کثرت سے تقسیم ہوگا یکم اپریل کو قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ قادیان مین ہوگا اور غالباً یکم مئی سے اس پرچہ کا اجرا ہوگا قادیانی احمدی اخبارون کو اس کے اجرا سے بہت خوشی ہے امید ہے احمدی اخبارات کے ذریعہ سے اس پرچہ کا وجود ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

عیدالضحیٰ اور رؤیت چاند

قادیان مین مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء کو عید ہوئی رؤیت چاند کی نسبت اختلاف تھا۔ کثیر گروہ اس طرف تھا کہ چاند ۱۹ فروری کو روز جمعہ دیکھا گیا اور صرف معدودے چند اشخاص کی گواہی تھی کہ ہم نے جمعرات کو ۱۸ فروری کو دیکھا ہے آخر اعلیحضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے دو شہادتین رؤیت چاند کی لیکر حکم صادر فرمایا کہ عید بروز شنبہ ہوگی۔ لاہور۔ امرتسر۔ وغیرہ بلاد اور نیز قادیان کے نواح مین یہ خبر جلد پہونچا دینی چاہیئے تاکہ جو لوگ شمولیت پسند کرتے ہین وہ شامل ہوسکین اور وہ یہ نہ ہو کہ ہم یہان ہفتہ کو عید کرلین اور وہ اتوار کو اگر دونون طرف سے محروم رہین ؁ رؤیت پر یقین کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مثبت کا اعتبار نفی کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تو ایک علم پر بات کرتا ہے اختلاف اتنی رکھنے کے یہ معنے بھی ہین کہ اس سے کسی کو فائدہ پہونچ رہتا ہے۔ اسلام کے کیسے صاف اور سیدھے اصول ہین کہ جنتری وغیرہ پر مدار بالکل نہین رکھا بلکہ رؤیت پر رکھا ہے ؁

احمدی شعراء کی خدمت مین ضروری التماس

البدر مین مندرجہ تقریرون سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضہ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پسند کرتے ہین اور واقعی ہین یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے ...... مین اپنے احمدی بہادرون سے جو کہ شعر گوئی کے فن مین بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہین ملتمس ہون کہ ان مین سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماوین اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر مین قادیان ارسال کردیوین یہان پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کرکے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبانون مین اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل مین چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھہ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ؁

(محمد افضل)

افغانستان سے وحشتناک خبر

تا دل مرد خدا نامد بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

کابل مین جس خانہ جنگی کے آثار معتبر ذرائع اور نیز اخبارات سے ظاہر ہو رہے ہین وہ موجودہ صورت سلطنت کے لئے بہت خطرناک معلوم ہوتے ہین اور ان کی بنیاد اس طرح سے پڑی ہے کہ امیر عبدالرحمن خان مرحوم والئے کابل کی ایک چاہتی بیوی جو کہ رئیس زادی تھی ہے بنام بی بی حلیمہ کسی خاندانی نزاع کی وجہ سے اپنے بیٹے عمرا جان کے نظر بندگی گئی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان نے پہلا کام یہ کیا کہ سردار عمرا جان کے بڑے اگارڈ کو اس سے علیحدہ کرکے ہر ایک کو اس کی رجمنٹ مین بھیجدیا ہے پھر اس کے بعد عمرا جان کو کابل کی گورنری سے شفاسی محمد سرور خان کے ذریعہ جو امیر کا خسر ہے اور اس کے نہایت جان نثارون مین سے ہے الگ کیا گیا۔ ان کار روائیون نے کابل کی سرزمین مین ایک جوش پیدا کر دیا ہے اور اس جوش کے بڑھنے کے اور بھی اسباب پیدا ہوگئے ہین کیونکہ بی بی حلیمہ نے اس رقم کے لینے سے انکار کر دیا ہے جو اس کے خانگی اخراجات کے لئے مقرر تھی اور ایک دفعہ یہ بھی ایسا ہوا ہے جس سے امیر حبیب اللہ خان کا غصہ بھڑک اٹھا ہے اور معاملات زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہین وہ یہ ہے کہ عمرا جان نے داروغہ اسپان کو حکم دیا کہ اس کے والد امیر مرحوم کا سب سے عزیز گھوڑا لائے داروغہ نے اس حکم کی تعمیل کی اب یہ اسے ملاکر جواب طلب کیا گیا۔ اور ملازم مولنا اسقدر مارا کہ وہ مرگیا اس پر امیر نے عمرا جان اور اس کی والدہ بی بی حلیمہ کو اپنے اپنے مکانات مین نظر بند رہنے کا حکم دیا۔ ہے اور اب وہ عملی طور پر شاہی قیدی ہین یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیر نے بعض بڑے ملاؤن کو کہا ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کرین اور اپنی خواہش ظاہر کی..... ہے کہ کسیطرح صلح ہو جاوے مگر جہانتک ہمارا خیال ہے اس جھگڑے کا رفع ہونا اب مشکل نظر آتا ہے ممکن اور قرین قیاس ہے کہ شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا خون اپنا انتقام کے لئے جوش مین آرہا ہو ؁

درس قرآن سے نکات

الحمد للہ کہ جیسے ان دنوں میں موسم بہار آرہا ہے اور برودت کا دور ختم ہو رہا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کے فضل کی ہوا قادیان کے رہنے والوں کے قلب اور روح پر بہار کا رنگ چڑھانے کے لئے اس طرح آمادہ ہوئی ہے کہ درس قرآن جو کہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب التوا میں آگیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے جس قسم کے علوم اور وعظ و پند کی تعلیم اس درس سے ہمیں حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے۔

جب سے درس قرآن کا سلسلہ بند ہوا تھا اکثر احباب کے خط تقاضائے سے بھرے ہوئے آتے تھے کہ درس قرآن ضرور درج ہوا کرے سو اب اگر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دستگیری کی تو وہ تمام شکایات رفع ہو جاویں گی لیکن ایک درخواست میری ناظرین سے ضرور ہے کہ جس چشمۂ فیض یعنی حکیم نور الدین صاحب سے ان کے معرفت کے پیاسے دل سیراب ہوتے ہیں چاہئے کہ اس کے جاری رکھنے کے لئے ان کی صحت اور ترقی درجات و انعامات الٰہی کے لئے ضرور دعا کریں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ کی طبیعت اب بھی گاہے گاہے علیل ہو جاتی ہے۔

سردست درس قرآن کے نکات سے اس کا آغاز کیا جاتا ہے اور اس میں یہ امر انشاء اللہ ملحوظ رہیگا کہ جو جو باتیں تفسیر یا معانی کے متعلق اس سے پیشتر البدر میں زیر عنوان درس قرآن درج ہو چکے ہیں یا شیخ یعقوب علی صاحب کی مرتبہ تفسیر میں آ چکے ہیں وہ دوبارہ درج نہ ہوں اور درس قرآن پھر ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے خدا تعالیٰ ہمارے مخدوم حکیم صاحب کو تندرستی عطا فرما دے اور اس کے انعامات اور برکات آپ پر زیادہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سورہ فاتحہ

جس حال میں یہ سورہ شریف ایسی ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں معہ نوافل کے ۶۰ بار یا اس سے زیادہ ۸۰ بار پڑھی جاتی ہے تو ہر ایک مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے معنے غور سے سمجھیں جاویں۔ ایک راستباز محب قرآن لکھتا ہے کہ میں نے اپنی عمر بھر میں جتنی بار سورہ فاتحہ پڑھی ہے ہر بار مجھ پر اس کے نئے معانی کھلتے رہیں۔ اب سوچ لو کہ جب ایکدن رات میں ۸۰ بار پڑھی جاوے تو عمر بھر میں اس نے کتنی دفعہ پڑھی ہو گی اور کس قدر معانی اس پر کھلیں ہوں گے پس اس پر غور اور توجہ کی بہت ضرورت ہے

اسماء الٰہی پر نادان اعتراض کرتے ہیں

اگر کوئی شخص اسلام میں کوئی ایسا اسم الٰہی بتلا وے جس سے ذات باری کی بے ادبی یا اس میں کمی یعنی نقص پایا جاوے تو وہ جھوٹا ہے اسلام میں کوئی نام ذاتی یا صفاتی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہیں ہے۔ الحمد للہ پر میں نے بہت غور کی ہے اور کل مذاہب کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے کہ کیا اس طرح کی صفت کسی دوسرے مذہب نے بھی خدا تعالیٰ کی کی ہے لیکن اس میں کوئی دوسرا مذہب **اسلام** سے نہیں ملتا۔ اور خود اہل اسلام میں سوائے سنیوں (فرقہ اہل سنت والجماعت) کے اور کوئی دوسرا فرقہ اس حقیقت کو پا نہیں سکتا عیسائیوں سے جب کبھی گفتگو کا موقعہ ہوتا ہے اور تثلیث کی نسبت اُن سے پوچھا گیا تو آخر ہار کر یہ جواب دیتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں اس وقت الحمد للہ میرے دل اور زبان سے نکلتا ہے کہ ہماری پاک مذہب اسلام کا کوئی مسئلہ کسی قسم کا ایسا نہیں ہے کہ جس کے لئے ظاہر دلیل ہو اور حق اور حکمت سے بھرا ہوا نہ ہو۔ ایسا ہی ایک بت پرست سے سوال کرو وہ بھی اس بات کا جواب دینے سے عاجز ہے کہ جس کے آگے تم فریاد کرتے ہو اور دعا کرتے ہو کیا وہ سنتا اور بینا اور قادر ہے اس وقت بھی الحمد للہ نکلتا ہے کہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہیں وہ کیسا قادر علیم اور حکیم ہے۔ ایک زانی بدکار کو بھی دیکھ کر الحمد للہ یاد آتا ہے کہ اس مولا کریم نے کیسے کیسے پاکیزہ احکام ہمیں دئے ہیں کہ جن پر عملدرآمد کرنے سے ہم گندے اور خبیث امراض آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں

مذاہب باطلہ کا سہ حرفی رد

قرآن شریف کا خاصہ ہے کہ ہر ایک باطل مذہب کا رد سہ حرفی لفظ سے کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شیعہ کی اور میری بحث ہوئی میں نے کہا سورہ اذا جاء نصر اللہ تو آپ کے نزدیک محرف و مبدل نہیں ہے اس نے کہا نہیں تب اُسے کہا گیا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کہ تو نے دیکھے افواج لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔ پس جس حالت میں آپ کے نزدیک سوائے ۳ اشخاص کے اور کوئی بھی مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا تو اسلام میں فوج در فوج کیسے داخل ہو گئے کیا وہ فوجیں مسلمانوں کی تھیں یا منافقوں کی اور اس طرح سے پھر یہ خدا کا کلام خلاف واقعہ اور جھوٹا ٹھہرتا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ فوج ایک ایسا لفظ ہے جس میں صرف تین حرف ہیں پھر یہ قصہ ایکدفعہ میں نے حضرۃ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ میری بھی ایک شیعہ سے ایسا دسی بحث ہوئی میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو مجھ سورہ فاتحہ میں سے الحمد للہ بتلایا گیا اس کی تفہیم یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ رسالت ۲۳ سال میں جسقدر لوگ ایمان لائے وہ سوائے تین کے اہل شیعہ کے اعتقاد کے بموجب تو منافق تھے تو اس طرح گویا رسول صلعم کے گھر میں۔ اندر۔ باہر۔ مجلس۔ مسجد۔ بازار وغیرہ میں ہر جگہ آپ کے گرد منافقین کا گروہ ہوا۔ مقتدی بھی سب کے سب فاسق منافق ہوئے تو ایسی صورت میں الحمد للہ کہنے کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کب حاصل ہوا۔ پھر کیا آپ اسی بات پر خدا تعالےٰ کی حمد کیا کرتے تھے کہ میرے ارد گرد اندر باہر نماز وغیرہ میں ہر جگہ بہت سے منافق اور فاسق ہیں اور میری کوششوں کا یہی نتیجہ ہے ایسی صورت میں تو چاہئے تھا کہ قرآن شریف کی ابتدا **لاحول** سے ہوتی نہ کہ **حمد** سے۔ حمد میں بھی تین ہی حرف ہیں۔

عالم۔ وہ شئے جس کے ذریعے سے صانع کو شناخت کر سکیں۔

مالک۔ اس کے معنے عدالت کرنیوالے کے لوگ کیا کرتے ہیں یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر خدا مدعی ہے اور مخلوق مدعا علیہ ہے تو عادل ایک تیسرا وجود چاہئے اس لئے مالک کے معنے یہاں مملوک کی تربیت کرنیوالے کے ہیں۔ اگر وہ سزا دیتا ہے تو وہ پوشیدہ نہیں ہے اور نہ اس کے وجوہ پوشیدہ اور اگر انعام کرتا ہے تو وہ اور اس کے وجوہ بھی مخفی نہیں ہوتے غرض اس کی جزا و سزا مالکانہ حیثیت سے ہوتی ہے

الدین۔ جزا و سزا یہ ہر وقت دنیا میں جاری ہے نیک اپنی نیکی کا انعام اور بد اپنی بدی کی سزا برابر پا رہا ہے اور اسی کا ثمرہ قیامت میں مرتب ہوگا۔

مکہ کی طرف منہ کرنے کی وجہ

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مکہ کی طرف منہ کس لئے کیا جاتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں بتلائی ہے کہ یہ حکم

جناب مولانا حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب بھیروی اعلی اللہ مقامہ کی کتاب المسمی نورالدین بجواب ترک اسلام پر مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل احمدی امرتسری حال وارد قادیان کی فارسی نظم

خرد داده زان بنده را کبریا | کہ تا سازد از نیک بد را جدا
کند میل از دل سوئے راستی | بتابد رخ خویش از کاستی
منور کند جان خود از یقین | شود رستہ از بند دیو لعین
اگر خود نسید ار دا این منزلت | ز ارباب حق میکند مسئلت
پسے ملت و مذہب و کیش و دین | زند لاف در زیر چرخ برین
وے زندگی دارد آن دین پاک | کہ باشد ز روحانیت تابناک
ز روحانیت نیست گر بہره ور | بود جسم بیجان مثل حجر
در آن کیش یک ذره بہبود نیست | کہ راہش بدرگاہ معبود نیست
بہ قومیکہ نیکی پسندد خدا | فرستد در آن قوم خود انبیاء
بہ ایشان کلام کند از کرم | بیاموزد از فضل علم و حکم
شود ختم چون دوره انبیاء | فرستد بتائید شان اولیا
بہر قرن از بہر تجدید دین | فروزد چراغے ز حق الیقین
کہ تا خلق یابد رہ اہتدا | گر آید بسوئے رضائے خدا
وے ہر کہ را بہره نبود ز نور | چو خفاش زان نور باشد نفور
پذیرد از ان طبع او انقباض | ز بیہودگی میکند اعتراض
بدان سان کہ اکنون یکے تیره ہوش | بر آورده از خبث باطن خروش
ز نابخردی ترک اسلام گفت | رخ خویش از دین و دانش نہفت
چو در دہر شد راز او آشکار | بہ پیچید بر خود یکے نامدار
خطیبے کہ او مصقع منا است | ادیبے کہ مصلح ملت و دین است
محقق سمیدع باحکام نص | مدقق ہمیع بشرح قصص
بعلم و ادب صلح و بلیغ البیان | بفضل و ہنر شرح و فصیح اللسان
ادیب است و سفیر و نبیہ جلیل | لبیب است و نحریر و شہم نبیل
باخبار و آثار مدرس الفطن | بعلم و عمل بہر ذکی اللقن
درخشنده نبراس حق نور دین | ز فضل خدا حجتے بر زمین
قوی پایہ شد علم زین لوذعی | سنن تازه گردید زین المعی
ز او کیست در فقہ ناطور شرع | جز او کیست در دین رموز و رع
امام زمان را ہمین مقتدی | بافضال ایزد ہمین مہتدی
پاسخ نہان بلاغت کشود | مر او را طریق ہدایت نمود
ہمین قاطع لب سوئش نوشت | کہ تا پائے خود پیچد از راه زشت
ا ایک آریہ گردیدهٔ | جز از نیوگ در وی چہ دیدهٔ
تو صنع شماری نہ خالق خدا | از ان ماندهٔ از ہدایت جدا
بہ ہولی خلاق ارواح نیست | بہ بکیش تو خلاق انشاح نیست
ہیولا و روح و خدا پیش تو | قدیم اند افسوس بر کیش تو
بود نزد اسلام رد تا فتن | ز درگاه خلاق سر و علن

چرا تافتی رخ ز رب غفور | چه گشتت کہ گشتی ز غفران نفور
چرا گشتۂ بندهٔ حرص و آز | نگشتی چرا خویش را در گداز
دریغا کہ نفست ملامت نکرد | ترا مطلع بر غرامت نکرد
شره چشم ادراک تو دوخت است | ز ران رفتن انصاف تو سوخت است
بہش باش و فرزانگی پیشہ کن | ز روز پسین یکدم اندیشہ کن
چرا خت ہوش و خرد سوختی | کہ از بہر خود حسرت اندوختی
جنون بر دماغ تو پیچیده است | ز سر عقل و ہوش تو وزیده است
بیا راستی پیشہ کن حق شنو | چو کوران ممان در ضلالت گرو
مسوزان تن نازنین را بنار | مکن خانہ خود بہ بئس القرار
تو احوال خود را دژم کردهٔ | بسے بر سر خود ستم کردهٔ
ز قومیکہ غیرت ندارد ز زن | بہ بیہودگی لاف مردی مزن
ز نامردی اے مردک بو الفضول | زنی طعنہا بر رجال فحول
نہ ترسیدی از کردگار غیور | کہ از رحمتش گشتہ ناشکور
بیا خویشتن را بخسران ممان | بیا یکرہے سوئے دار الامان
گر آئی تو در حضرت قادیان | نصیب از سعادت بری بیگمان
فرود آمد از چرخ بدر منیر | نگر دیدهٔ تست از و مستنیر
فروزان بسطح زمین آفتاب | تو بر دوختہ دیدهٔ خود بخواب
مگر در دلت نور ادراک نیست | و یا جانت از تیرگی پاک نیست
نہ بیند اگر دیده ات نور ہور | بدانم کہ چشم تو دارد فتور
کسانیکہ سوئش نظر کرده اند | چراغ کمالات بر کرده اند
ببینی ز تعلیم آن مہربان | ینابیع حکمت ز ہر دل روان
فروغیکہ کرده تجلی بطور | شدش قادیان جلوه گاه ظہور
فلا جرم زامت امام الہدی | نہ بدر الدجی بلکہ شمس الضحی
سمی محمد مثیل مسیح | دل آرا چو یوسف بوجہ صبیح
گزین کردهٔ درگہ کبریا | ببین پیرو حضرت مصطفی
عیان بر دلش گشتہ اسرار کن | سبق خوانده در مکتب من لدن
بپایش جبین سوده صاحبدلان | ببوسیده خاک رہش مقبلان
ہمان است این سرور اولیا | کہ از وی خبر داده اند انبیاء
بہنگام رفتن رسول انام | علیہ الصلوۃ علیہ السلام
باصحاب و احباب داد این نوید | کہ آید پس از من مسیح سعید
چنین گفت آن اشرف انبیاء | حبیب خدا سرور دو سرا
کہ گر علم و دین بر ثریا بود | ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنائے فارس بر آید یکے | شود نائل آن رتبہ را بیشکے
خوشا بخت و اقبال ہندوستان | کہ خورشید شد طالع از قادیان
کسانیکہ بر دین ترسا ستند | ز تیغ دعایش ترسا ستند
چو آتھم بقعر جہنم نشست | چلیپا بدوش نصاری شکست
ندیدی تو اے مردک بو الفضول | کہ در نصرت دین پاک رسول
باسلام چون شد الد الخصام | چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
چنان دہره و ہرش از ہم درید | ہمہ آریہ قوم آہے کشید
عیان گشت در چشم گبر و یہود | ز ترسا و بدکیش پیروان ہنود
کہ اسلام را زندگانے تو ہیست | بدنیا ہمین مذہب ایزدیست

حق [illegible] ت آنچہ حق بر پیشینہ گفت | و حق حق پرستان نشاید نہفت
محال است سعدی کہ راه صفا | توان رفت جز در پی مصطفی
کسانیکہ زین راه برگشتہ اند | برفتند بسیار و سرگشتہ اند

خدا کی پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱	گل محمد صاحب	مہیا کوٹی بلگام کمپنی نمبر ۲	
۲	نبی بخش صاحب	ترگڑھی	گوجرانوالہ
۳	عمر دین صاحب	بنگہ	
۴	محمد سلیمان صاحب	کلاسر	ترنال کیمبل
۵	مہتاب بیگ جمعدار	ڈسکہ	سیالکوٹ
۶	پیر بخش صاحب	وزیر آباد	
۷	عبد الحکیم صاحب	ملتان	
۸	محمد خان صاحب (لسبنی مندرانی)	تونسہ	ڈیرہ غازیخان
۹	عثمان خان صاحب		
۱۰	زوجہ عثمان خان صاحب		
۱۱	مسماۃ بختن بنت عثمان خان		
۱۲	الہ بخش خان صاحب	"	
۱۳	زوجہ الہ بخش خان صاحب	"	
۱۴	محمود صاحب	"	
۱۵	محمد صاحب	"	
۱۶	نور الدین صاحب	وزیر آباد	
۱۷	میاں عقلو چوکیدار صاحب	مانک	
۱۸	علی محمد صاحب	جموں	
۱۹	غلام حسین صاحب سابق مدرس	سرینگر	بازار نواب
۲۰	سیٹھ برانچ سکول		
۲۱	محمد بہاؤ الدین خان	حیدر آباد دکن پل قدیم	
۲۲	محمد محسن صاحب	ملکھم پور (ملک اودھ)	
۲۳	پیر برکت علیشاہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر	کتنہ	ہوشیار
۲۴	خواجہ الدین صاحب	کاٹھ گڑھ	
۲۵	مولا بخش صاحب	"	
۲۶	بلند خان صاحب	"	
۲۷	نبی بخش صاحب		
۲۸	فیض بخش صاحب	"	
۲۹	میران بخش صاحب		سیالکوٹ حال وزیر آباد
۳۰	اہلیہ شیخ نعمت علی صاحب رجمنٹ نمبر ۳۱ کمپنی نمبر ۲ چھاؤنی رانچی دورنڈا		

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو رہا ہے اور بیان ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بخش ہو سکتا ہے کہ اپنی دعا کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کو قلابے ملا دئے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کا کارخانہ چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جوایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۔/

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵/

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے - قیمت ۲/

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱/

غول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

عاقبۃ المکذبین کو دیا لوگی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان - بیعت کو دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب جو مشہور المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی ...

صیانۃ الناس - مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - ربک کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ار ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارنی تولہ اوسط قسم تاجروں کو ...

سر الشہادتین - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض - اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت متوی کو فضلہ کا اخراج کے قابل ہوتی ہے قیمت ...

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کی اندرونی زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہ ہوا اور ناک میں ٹپکانیکی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے۔

روغن نہروہ بن - بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ...

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۴۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر - دھند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نہایت اعلیٰ علاج درجے کے اثر کا خاندانی نسخہ فی تولہ ...

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۔ ۴۸ گولی عہ

سلائی نکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے ...

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے غرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو اصلاً سے زیادہ سنادی تھی ... الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیریں زبان ہے۔ ترتیب خوب بیان کی گئی ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے فضل ربانی سے چھپ کر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔/ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے پارہ الم کی قیمت ۱/ پارہ عم ۲/ مجلد ہے

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

بنولینس کے ست - ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے ست بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھوا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے ست بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ۱ - بٹن ست نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲/ **نمبر ۲** - بٹن ست نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ... **نمبر ۳** - بٹن ست نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶/ **نمبر ۴** - انگلش سی بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲/ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ - ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲/ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا - دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹکیہ و لنگی ہر قسم و ہر ... کے - رومال و سوسی ہر قسم و ہر ... سکے - بنیان - وجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی - کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر ... کی - گیس لیمپ - کمربند - سواران و سپاہیان و ہر طرح کی - جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور فوٹو دیسی و انگریزی - اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ و برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں قیتانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کی اور سینگ کی ہر قسم قفل آہنی و پنجی کے ہر قسم خورد و کلاں - تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی - قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی - چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد احمدی ایجنٹ کوتاہ جا بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل و معراج الدین چند پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
یہ رخ ہے محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور سامان سٹاف کی تکمیل اور دائرہ کی ترقی کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵ ہزار ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ہے اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو خفا اور بے ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بناویں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالاویں

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت — اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بےخوف و بےگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بےثبوت ہیں اور بےفروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی کے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ: یہ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا نومبر ۱۹۰۳ء تک اس کو چودہ سال ہو گئے ہیں جبکہ البدر اپنے نمبر کو معنون کیا تھا اس جلد سوم سے اس کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا دن ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل میں امسال بارہ ۱۲ طالب علم بھیجے گئے تھے۔ جن میں سے نو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ بہت عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہو سکا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ میں اس مدرسہ سے چھ طالب علم امتحان مڈل میں بھیجے گئے تھے اور چھ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والوں کے نام مفصلہ ذیل ہیں

۱ مرزا عزیز احمد ولد خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی

۲ عبد الغفار خان احمدی ولد خانصاحب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد

۳ اقبال علی غنی احمدی۔ برادر فیض علی صاحب صابر

۴ سمیع اللہ خان احمدی۔ ساکن فیض اللہ چک

۵ راجہ محمد اسحق احمدی ہمشیرہ زادہ مرزا خدا بخش صاحب

۶ عبد الحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار۔ امرتسر

۷ عبد العزیز احمدی ساکن فیض اللہ چک

۸ قاضی عبد اللہ احمدی۔ ساکن ضلع گورداسپور

۹ عبد الغنی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار امرتسر

جماعت چہارم ہائی ۱۵ مارچ سنہ ء کو کھولی جاویگی

تمام طلباء کو چاہیئے۔ کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جاویں۔ تاکہ کسی کی پڑھائی میں حرج نہ ہو جو طلباء غیر مدارس سے یہاں آنا چاہیں۔ ان کو لئے ضروری ہے۔ کہ مدرسہ سے پہلے اپنا ڈسچارج سارٹیفکیٹ ساتھ لیکر آویں۔ کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کو معائنہ اور ملاحظہ کیلئے کھولا جاچکا ہے اسواسطے انٹر سکول رولس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کی ضروری ہے سب انسپکٹر بہادر مدارس نے اس مدرسہ کے متعلق ...

مفت اخبار

اخویم سید غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ کی طرف سے جسقدر رقم مفت یا نصف قیمت پر اخبار کی اجرا کے لئے وصول ہوئی تھی۔ وہ ۲۰ تاریخ تک پوری ہو چکی ہے۔ اور اس کے بعد جسقدر درخواستیں مفت یا نصف قیمت کی دفتر میں آئی ہیں۔ انپر سردست عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ اب صرف ۱۰ کے دس خریداروں کی گنجائش ہے۔ جو ہم نے اپنے دوست رحمت علی صاحب کی رُوح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تجویز کئے ہیں۔ لہذا اس کے متعلق درخواستیں آنی چاہئیں

توسیع اشاعت

البدر کی توسیع اشاعت کے لئے ایک حصہ کالم کا اسوقت تک کھولا جاتا ہے جبتک کہ اسکی تعداد بفضل خدا ایک ہزار سے اُوپر ہو جاوے۔ ذیل میں اُن احباب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے نومبر سنہ ء سے لیکر اب تک اسکی اشاعت میں سعی فرمائی اور خریدار پیدا کئے۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دیوے اگرچہ ہماری بعض مخلصین اس امر کو ناگوار جانینگے۔ کہ جس حالت میں انہوں نے اس خدمت کو دینی خدمت جانکر حسبۃً للہ ادا کیا ہے۔ تو ان کا کیوں اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس لئے اُن ناموں کو درج کرتے ہیں کہ الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ہو کر دوہرا ثواب ہر ایک کی نیت کیموافق ملے۔ اور آئیندہ کیلئے بھی انشاء اللہ ہر ایک آٹھ میں احباب کو یاد دہانی کیجاویگی اور قابل شکریہ یہ ہیں۔

جناب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت	اٹاوہ
جناب مستری نظام الدین صاحب معمار	افریقہ
جناب ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقہ
جناب محمد علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقہ
جناب فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر	سہاوا
جناب عبد الغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	پٹیالہ
جناب غلام محمد خانصاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر	بنوں
جناب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ	مالیر کوٹلہ
جناب مرزا عبد الکریم صاحب تاجر	
جناب محمد نواب خانصاحب ثاقب	"
جناب ڈاکٹر الہی بخش صاحب	راولپنڈی
جناب منشی نذیر الدین صاحب بیامو	برہما
جناب چوہدری مولا بخش صاحب	سیالکوٹ

قادیان میں ہولی

گذشتہ ہفتہ میں ہولی کا تیوہار قادیان میں بڑی دہوم دھام سے منایا گیا ہے۔ کئی دن تک بازار میں سہ پہر کے بعد کنچنی کا ناچ بھی ہوتا رہا ہے۔ ہمیں یہ سنکر کمال افسوس ہوا۔ کہ قادیان کے سناتن دہرمی ہندو صاحبان نے چندہ جمع کرکے اس ناچ کا انتظام کیا ہے۔ افسوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سناتن دہرمیوں کے برخلاف یہاں ایک آریہ سماج ہے۔ جو کہ ہمیشہ چندہ وغیرہ فراہم کرکے اپنے امور کی اشاعت اور اُس کی تائید میں جلسے کرتی رہتی ہے۔ اور اس کے ممبر اکثر دوسرے بڑے مقامات کی آریہ سماجوں کے جلسوں میں بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن آج تک ان سناتن دہرمیوں سے یہ تو نہ ہوا۔ کہ ایک سناتن دہرم سبھا بناکر ہفتہ وار جلسہ کرتے اور اصلی حقیقت جو کچھ ان کے نزدیک ہے پیش کرکے آریوں کو بخیال خویش راہ راست پر لانیکی کوشش کرتے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک کنجری کے ناچ سے اُن کے دہرم کی کیا تائید ہو سکتی ہے۔ جس کیلئے چندہ کیا گیا خیر ہر چہ باد اباد۔ اب بھی اُن کو کوشش کرکے ایک سناتن دہرم سبھا قادیان میں قایم کرنی چاہیئے۔ اور منشد کہ چندہ سے اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہواری ایک رسالہ شایع کرکے اپنے دہرم کی خدمتگذاری کرنی چاہیئے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہاں کی بعض ذی فہم سناتن دہرم لاہور کی سناتن دہرم سبھا سے خط وکتابت کرکے ضرور اس کا اہتمام کرینگے اور خود لاہور کی سناتن دہرم سبھا کے ممبروں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے رسائل یا اخبار بھیج کر یہاں کی نیند تک سناتن دہرم لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کریں اور ناحق ان لوگوں کو آریوں کا شکار نہ ہونے دیویں۔

احمدی جماعت کیخدمت میں عاجزی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں عرصہ ایک سال سے ایک ہی امر کی فکر میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرا جسمیں اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہیں ہوئی۔ چونکہ جماعت کی دعا میں برکت ہوتی ہے۔ اسلئے ملتمس ہوں کہ ایک دن کی نماز میں سب بھائی میرے لئے دعا کریں فقط۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قاضی یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل متعلم ایم۔ او۔ ایل کلاس اوری اینٹل کالج لاہور

ملفوظات حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۹ صفحہ کالم)

یہ تو بیرونی حالت کا ذکر ہے اب اندرونی حالت اسلام کی دیکھ لو کہ فیوض اور برکات کا سرچشمہ علماء ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے عام مخلوق ہدایت پاتی ہے ان کا یہ حال ہے کہ اگر غلطی کرتے ہوں اور ان کو بتلائی جاوے تو اس کا تسلیم کرنا اور چھوڑنا ان کے لئے سخت مشکل ہوا ہوا ہے۔ حالانکہ فاسق اور متقی میں یہی فرق ہوا کرتا ہے کہ متقی کو جب غلطی کا پتہ لگجاوے تو وہ اُسے فوراً ترک کر دیتا ہے، اور فاسق نہیں کرتا ہر ایک شخص یا قوم کی غلطیاں ایک حد تک معلوم ہو جاتی ہیں مگر ان کی غلطیوں اور جہالتوں کا کوئی انتہا نظر نہیں آتا ہے دعوےٰ تو قرآن۔ حدیث۔ اور خدا پر ایمان کا ہے مگر ان کے آگے جب یہ پیش کیا جاوے اور کہا جاوے کہ غلطی چھوڑ دو تو ایک بات کا اثر نہیں ہوتا۔ بھلا بتلاؤ کہ ایک مومن کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اسکے آگے قرآن شریف پیش کیا جاوے احادیث پیش کی جاویں۔ نشانات پیش کئے جاویں۔ علاوہ اس کے عقل بھی کام کی شے ہے اس سے بھی نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اس سے بھی سمجھایا جاوے مگر ان کو کسی سے فائدہ نہیں پہونچتا۔ مثنوی میں مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھاگتے جاتے تھے کسی نے آواز دیکر پوچھا حضرۃ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو فرمایا کہ جاہلوں سے بھاگ رہا ہوں اس نے کہا جس اسم اعظم کے ذریعہ سے معجزات دکھاتے ہو وہی ان پر بھی پڑھکر پھونک دو۔ کہا کہ کئی مرتبہ پھونک چکا ہوں مگر ان پر اس کا بھی اثر نہیں ہے اسیطرح ان لوگوں میں جہالت کا یہاں تک اثر ہے کہ عقل حیران ہے۔ قرآن دانی و حدیث دانی کے دعوے تو ہے مگر جب وہ پیش کئے جاویں تو ایسے......... انکار کرتے ہیں جیسے ہندو اور عیسائی۔ خود بھی کمبخت حق سے دور رہتے ہیں اور اور لوگوں کو بھی دور رکھتے ہیں

یہ ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اور اب جب کہ کاروبار ہی منقلب ہوا ہے تو عذاب کی ضرورۃ ہی وہ تقوی جو آنحضرۃ صلعم کے وقت تھی اب اس کا نام ونشان بھی نظر نہیں آتا ایک بازار میں کھڑے ہوکر دیکھو جس قدر مخلوق نظر آوے گی دنیا کے لئے سرگرداں ہوگی ہمارا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ تجارت وغیرہ ذرائع معاش کو ترک کر دیا جاوے اور نہ ہم ان باتوں سے کسیکو منع کرتے ہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ان سب کاموں کو خدا کی اطاعت اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی نیت سے کیا جاوے۔ بیوی بچوں کی خدمتگذاری وغیرہ سب اسی نیت سے کیجاوے تو وہ دین ہی ہوتا ہے مگر آجکل یہ سب کام صرف دنیا کے لئے کئے جاتے ہیں خدا کے احکام کی تو پرواہ ہی نہیں ہے۔ اولاد کی خواہش اس لئے کیجاتی ہے کہ میرے باغات۔ زمین۔ اور املاک کا کوئی وارث ہو۔ اور کبھی پھر اس سے محروم بھی رہتے ہیں لیکن اگر واجعلنی للمتقین اماما کی نیت سے اولاد طلب کی جاوے تو خدا قادر ہے کہ زکریا کی طرح اُسے اولاد بھی دیوے۔ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جب ہم مر گئے تو پھر اس سے ہمیں کیا کہ شریک وارث ہو یا کوئی اور۔ غرضیکہ اب یہ اسلامی معرفت رہ گئی ہے حالانکہ خدا کا حکم کہیں ایسا نہیں ہے کہ تم اپنی املاک کی حفاظت کے لئے اولاد کی خواہش کرو۔

مومن جو کچھ طلب کرتا ہے اگرچہ وہ دنیا داروں کی حد تک ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ سب دین ہوتا ہے۔ خوراک اس لئے نہیں کھاتا کہ موٹا ہو بلکہ جیسے یکہ بان راستہ میں گھوڑے کو اس لئے نہار دیتا ہے کہ منزل طے ہو اسیطرح یہ بھی نفس کو خدا کی اطاعت پر تقویت دینے کے لئے کھاتا ہے کیونکہ جیسے اوروں کا حق ہے ویسے نفس کا بھی ہے اگر اس کی رعایت نہ کی جاویگی تو پھر جاویگا اور کام نہ دیگا اسیطرح ہر ایک آسائش جو مومن کو مطلوب ہوتی ہے اس سے اصل مدعا یہی ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک فعل خواہ جاہل کی نظر میں نکتہ چینی ہو لیکن خدا کے نزدیک عبادۃ میں داخل ہوتا ہے اور اس کے ان کاموں کا ثواب اُسے ویسا ہی ملتا ہے جیسے نماز کا ثواب۔ اگر روٹی اس لئے کھاؤ گے کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اس لئے پیوگے کہ اشربوا کا حکم ہے تو جو ثواب تم کو کھانے پینے کا ملیگا وہ دوسرے غافل آدمی کو نماز کا نہ ملیگا کیونکہ وہ خدا کے حکم سے اور اس کی منشا کے مطابق نماز نہیں پڑھتا اسی لئے خدا نے ایسے نمازیوں پر ویل کا لفظ بولا ہے فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔

کل اوامر کے بجا لانیکا ثواب ملتا ہے جس قدر کاموں کو خدا کے حکم سے اور اُن کے موافق کریگا ان سب کا اجر پاویگا (اس لئے چاہیے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہم دیکھ لیویں کہ اس کام کے کرنے کا حکم خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ہے کہ نہیں اس لئے قرآن شریف پر وسیع نظر کی ضرورۃ ہے نیز اس کی کہ اس کے معانی انسان کو علم ہو اور یہ کثرۃ تلاوۃ اور غور اور تدبر حاصل ہوتا ہے یا نیکوں کی صحبت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ سمجھا دے آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان اوامر کے بجا لانے میں آسانی) (ایڈیٹر) ورنہ باقی امور پر جو ریا وغیرہ کے لئے کئے جاتے ہیں اگرچہ بظاہر ان کی صورت اوامر کے مطابق ہوتی ہے عذاب اور روسیاہی ہیں وہ [illegible]

اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری۔ عجب۔ خود بینی۔ تکبر۔ نخوت۔ رعونت وغیرہ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں اور مخلصین لہ الدین وغیرہ صفات حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اُٹھ گئے ہیں۔ توکل۔ تفویض وغیرہ سب معدوم کالعدم ہیں۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو وہ [illegible] ہے اب اس نے کئی صیغے جاری کردئیے ہیں ایک طرف ایک وقت پر مامور کو ارسال کیا ہے ایک طرف اتمام حجت ہوگئی ہے۔ اب وہ زمانہ جاہلیت کا نہیں ہے ایک طرف آسمان نشانوں سے اتمام حجت کر رہا ہے جیسے کہ ہم نے مفصل [illegible] ان کی ایک فہرست دی ہے تبلیغات کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ طاعون شروع ہے جو ان لوگوں کے آبا و اجداد نے بھی نہ دیکھی تھی لیکن ابھی تک توجہ نہیں ہے تاہم خدا کا بڑا فضل ہے کہ بعض سعید لوگ بھی نکلتے آتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر تاہم کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا کہ بیعت کے خط نہ آتے ہوں پس کچھ طاعون سے کچھ سمجھ جاوینگے اور اس طرح پر خدا کا کام ہو کر رہیگا۔

اس مقام پر جناب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان برادرزادہ خان بہادر افضل خان مرحوم نے کراچی (علاقہ سندھ) کا ذکر کیا کہ وہاں کے لوگ بہت غافل ہیں اور ان کو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

کہ مطلق جاہل سے انسان گھبرا جاتا ہے پر جاہل کچھ تو پڑھے لکھے ہیں اب انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اگرچہ انگریزوں کی تعلیم کا [illegible] رکھتا ہے کیوں نہ ہو مگر تاہم یہ فائدہ ضرور ہے کہ فہم میں وسعت اور باتوں کے سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے رفتہ رفتہ پیدا ہو جاوینگے وحشی لوگ جنکو کھانے پینے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے ان سے انسان کیا کلام کر سکتا ہے۔ اس تعلیم یافتہ گروہ پر اگرچہ دنیا کا حجاب ہے مگر تاہم سعید فطرت لوگ سمجھ سمجھ کر ہماری طرف آرہے ہیں اب ہماری جماعت کا ایک حصہ ایسا ہی ہے جو [illegible] کیسکو یہاں بیٹھے ہوئے ملا نہیں [illegible] آخر خود ہی سمجھ آتے ہیں۔ غرضیکہ فہم اور عقل والوں پر بڑی امید ہوتی ہے [illegible] ڈانگر [illegible] سے انسان کیا بات کرے۔ [illegible] لوگوں کو کچھ ملاؤں نے خراب کیا ہے کچھ جاہل فقیروں نے اور بعض لوگ لنگوٹی پوشوں کے معتقد ہوتے ہیں کچھ ہی کیوں نہ ہو خدا کو کام کرنا نہیں کرتے اگر ایک شخص زمین پر باغ بناتا ہے تو اول دیکھ لیتا ہے کہ باغ

کے قابل زمین ہے کہ نہیں۔ اگر اُسے بنجر پاتا ہے تو صاف کرتا اور پھوڑتا اور ڈھیلوں کو توڑتا تا ہے تب باغ بناتا ہے پس وہ مالک الملک جو کہ اب یہ باغ طیار کرنے لگا ہے آخر اس نے دیکھ لیا ہو گا کہ کچھ سعید طبائع بھی ہیں اسی تعلیم کی برکت سے کئی لوگ ہماری کتب کو دیکھکر ہدایت پا گئے ہیں حالانکہ ابتدا میں سخت مخالف تھے۔

ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ میں پڑتا ہے کہ صلیبی فتنہ اور کارروائیاں حد درجہ تک ترقی کر گئی ہیں ان کی کتابیں دور دور تک پھیل گئی ہیں۔ مجموعی حالت میں ان کی جان توڑ کوششوں کو دیکھا جاتا ہے تو ناامیدی ہو جاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہو گا اور صفحہ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہیں اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسے ہی مشکلات آ پڑیں اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہیں ہو سکتا لیکن میں اس بات کو نہیں مانتا۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے اس قسم کی رائیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب آنحضرت صلعم کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہیگا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہیں گے مگر باوجود اس ناامیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پوری ہو گئے الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی ملگئی اور پھر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے۔ مگر میں سناتا ہوں کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہیں ہوں گی جن سے یہ فتنہ مٹیگا اور ان کا ہم کو علم نہیں۔ پہلا اس بات پر ایمان چاہیے کہ اس کے وعدے برحق ہیں اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آویں پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو ہمارا خدا ایسا کوئی کمزور نہیں ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیے کہ اسی ایمان کو ہاتھ میں رکھے بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہیں اور تفرقہ پڑ جایا کرتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کے صحابہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ حبش

کی طرف منتشر ہو گئے تھے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو پھر ایک جا جمع کر دیا۔ ابتلا اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہیں کہ متی نصر اللہ کہنا پڑتا ہے اور بعض کا خیال اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہوں مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اور سب دلائل کو نظر انداز کر دیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے ۲۰ سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث میں ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کے وقت پیدا ہو گا اب ان فتنوں کا زور دیکھو اور رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ لاکھ مرتد موجود ہے حالانکہ اس سے پیشتر اگر اہل اسلام میں ایک مرتد ہوتا تو قیامت آ جاتی کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے۔ پھر عملی حالت کو دیکھو تو کس قدر ردی ہے نام کو تو مسلمان ہیں مگر کرتوت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشوں میں مبتلا ہیں کیا اب بھی وقت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ بھی منتظر ہیں اور یہی وقت بتلاتے ہیں اہل کشف نے بھی یہی لکھا ہے قرائن و علامات بھی اسی کو بتلا رہے ہیں اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا میں یا ضلالت ہوتی یا عیسویت جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسے ماننا پڑتا ہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہیں وہ محروم رہتے ہیں پھر ایک دلیل سواد اعظم کی پیش کرتے ہیں کہ وہ برخلاف ہے نادان اتنا نہیں جانتے کہ مصلح تو اسی وقت آتا ہے جب لوگ بگڑ جاویں۔ اب بگڑے ہوؤں کا اتفاق اور شہادت کیا حکم رکھتی ہے پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہیں کہ میں مسیح کو معراج میں مردوں میں دیکھ آیا ہوں اور پھر قرآن شریف سے وفات ثابت ہے پس آنحضرت کا فعل اور خدا کا قول دونوں سے وفات ثابت ہے یحییٰ ع تو مر چکے ہیں ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلعم نے حضرت عیسےٰ کو دیکھا ہے پس اتنی دیر تک جو مردہ کے پاس بیٹھا رہا وہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے علاوہ ازیں خدا فرماتا ہے کہ بلا نظیر کے کوئی بات قبول نہ کرو۔ آنحضرت صلعم کی رسالت کے لیے اس نے نظائر پیش کیے مسیح کے حیات کے لیے بھی کوئی نظیر ہونی چاہیے تھی یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے اگر ہم چپ بھی کریں تو خدا باز نہ آویگا اور اصل میں ہم کیا کرتے ہیں وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہا ہے۔ ہم تو صرف اسی لیے بولتے اور لکھتے ہیں کہ ثواب ہو۔ اب اس کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کر لیا ہے وہ ہو کر رہیگا دیکھو نہ ہمارے واعظ ہیں نہ لکچرار ہیں نہ انجمنیں ہیں

مگر جماعت [illegible] ہزاروں نے صرف خواب کے ذریعہ [illegible] بتلانے اور سمجھانے والا نہ تھا آخر خدا نے دستگیری کی کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کر لیتے یہ اسی کا ہاتھ ہے جو کر رہا ہے صدق ایسی شے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کر جاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہیں تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہیں ایک نمونہ مولوی عبداللطیف ہیں کہ ہزاروں مرید رکھتے تھے ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی شاہی دستار بند تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ میں ہو سکتی ہے کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی میں یہ طاقت ہے یہاں پنجاب میں بھی بہت سے لوگ ہیں کہ صرف ایمان کے لیے تکلیف دیے جاتے ہیں۔ قوم برادری اور گاؤں والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لیے دیتے ہیں کہ انہوں نے سچ کو قبول کیا ہے پس اگر خدا دلوں میں نہیں ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگوں سے الگ ہو جاتے ہیں بعض ایسے ہیں کہ ہر روز محنت کر کے کماتے ہیں اور اس میں سے ہمیں چندہ دیتے ہیں تہجد پڑھتے ہیں نمازوں کے پابند ہیں خدا کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہیں اب سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ان کو نور ایمان عطا کرے اور دلوں میں صدق ڈالے یہ سب کچھ کب حاصل ہو سکتا ہے۔

دیکھنے اور سمجھنے کے لیے تو ایک نشان کتاب براہین ہی بس ہے جیسے کہتے ہیں کہ حرفے بس است اگر در خانہ کس است سمجھدار آدمی کے لیے ایک ہی بات کافی ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے عمر کا وعدہ دیا بتلاؤ کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اتنے برس ضرور زندہ رہوں گا پھر جتنے وعدے براہین میں تھے ان میں سے اکثر پوری ہو گئی ہیں اور کچھ ابھی باقی ہیں اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس قدر نصرت کب شامل حال ہو سکتی اور وہ وعدے اگر خدا کی طرف سے نہ تھے تو کیسے پوری ہو کر رہتے پس وقت کو۔ زمانہ کو۔ ضلالت کو۔ اندرونی اور بیرونی حالت کو دیکھو تو خود پتہ لگ جاتا ہے۔ مخالفوں سے ہم ناراض نہیں ہیں کیونکہ راستی کا مقابلہ جان توڑ کر ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کا دیکھو کس قدر مقابلہ ہوا لیکن کیا مسیلمہ کی بھی مخالفت ہوئی۔

جن احباب کی طرف بقایا ہے۔ انکی طرف ویلیو ارسال ہو رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر وصول فرمالیویں۔ اگر حساب میں غلطی ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ واپسی کی کارخانہ کا سخت نقصان ہوتا ہے۔ منیجر

۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت شب

اس سے قبل ہم ناظرین کو بتلا چکے ہین کہ سید تفضل حسین صاحب نے جب شام کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نیاز حاصل کی تو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین زبان مبارک سے بیان فرمانیکی درخواست کی تھی ذیل مین وہی تقریر درج کی جاتی ہے

مقدمات کی نسبت آپنے فرمایا کہ یہ ایک منجانب اللہ ابتلا تھا جو کہ پیش آگیا سنت اللہ اسیطرح ہے کہ ماموزین کی زندگی یونہی اسیطرح آسائش سے نہین گذرتی کہ وہ دنیا مین بیکار رہین پھر آپنے مولویون کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگون کے اعمال ور ممبرون پر چڑھ چڑھ کر خطبے پڑھنے سے ہمین تعجب آتا ہے کہ آخر ان کے اعمال کا نتیجہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال پر بھی زنگ ہوتا ہے جس سے انسان کے صحیح عقائد بھی نظر نہین آسکتے اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا کہ کتاب اللہ جسکا ایک ایک لفظ یقینی ہے وہ وفات مسیح کو بیان کرتی ہے احادیث کا اجماع بھی یہی ہے اگر کوئی زندہ ہوتا تو صحابہ کو اس سے بڑھکر اور کیا رنج ہوتا کہ صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرۃ صلعم تو زمین مین مدفون ہون اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہین اور موسوی شریعت کا تابع وہ آسمان پر زندہ موجود ہو اور اس امت کو اختلاف مٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے آوے اب لوچھو کہ خاتم الانبیاء کون ہوا حضرۃ مسیح یا آنحضرت صلعم - مگر پھر بھی یہ لوگ جو باز نہین آتے تو معلوم ہوا کہ شامت اعمال ہے تقوی تو نہین رہا تھی عقل سلیم بھی انمین نہین رہی - دنیوی عقل کے لئے تقوی کی ضرورت نہین ہے مگر دین کے لئے ضرورت ہے اس لئے یہ لوگ دین کی باتون کو بھی نہین سمجھتے خدا تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون یعنی اندر گھسنا تو درکنار مس کرنا بھی مشکل ہے جب تک انسان متقی نہ ہوویے احادیث مین منکم ہے قرآن مین منکم ہے - پھر بغیر تدبر کے کوئی بات نہین مانی جاتی - عیسائیون نے جب مسیح کے بن باپ ہونے سے اس کی خدائی کا استدلال کیا تو خدا تعالیٰ نے نظیر قبلا کر ان کی بات کو رد کر دیا فرمایا ان مثل عیسی کمثل آدم کہ اگر بن باپ ہونے سے انسان خدا ہو سکتا ہے تو آدم کی تو مان بھی نہ تھی اُسے خدا کیون نہین مان لیتے - پس جب نصاریٰ کی اس بات کو خدا نے رد کر دیا تو اگر مسیح بھی واقعی آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی اُسے خدائی کی دلیل گردانتے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی رد کرتا اور چند ایک نظائر پیش کرتا کہ فلان فلان اور نبی زندہ آسمان پر موجود ہین ہر ایک پہلو سے ان لوگون پر اتمام حجت ہو چکا ہے اب یہ لوگ مصداق صم بکم عمی کے ہین بھلا دیکھو تو جس حال ہین کہ ہین زندہ موجود ہون کیا یہ ان کا حق نہ تھا کہ مجھ سے آکر سوال کرتے پوچھتے اور اپنے شکوک و شبہات پیش کرتے مین نے بارہا لکھا کہ ان کے اخراجات سفر دینے کو مین طیار ہون یہان آوین مکان بھی دونگا حتی الوسع مہمان نوازی بھی کرونگا لیکن یہ لوگ دہریہ رخ نہین کرتے ہمین کہتے ہین کہ قرآن سے باہر ہین حالانکہ قرآن ہی نے تو ہمین اس کوچے مین کھینچا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ہمین قرآن کے معنے وحی نے بتلائے ہین اس کے ہوتے ہوئے دیدہ دانستہ کیسے اپنی آنکھون کو پھوڑلین ؟

خدا تعالیٰ کا یہ فرض تھا کہ اگر عیسائی لوگ مسیح کی خدائی کے لئے خصوصیت پیدا کرین تو وہ اس کا رد کرتا جیسے آدم کی مثال بیان کی کیا خدا کو اس خصوصیت کا علم نہ تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے پھر اس کا اس نے کیون رد نہ کیا اسطرح سے قرآن پر حرف آتا ہے اگر مسیح آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی لوگ اس سے خدائی کی دلیل پکڑتے تو خدا ضرور بیان کرتا کہ فلان فلان انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہین اس سے کوئی خدا نہین بن سکتا جبکہ چالیس کروڑ انسان اُسے آگے ہی خدا مانکر گمراہ ہو رہے ہین تو تم نے ان کے ساتھ ملکر اور ہان مین ہان ملا کر اس کی خدائی پر اور مہر لگا دی اس کا باعث صرف ان لوگون کی بدعملی ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور - اور ایک ایک روپیہ لیکر فتوے بدل دیتے ہین اندرونی راستبازی بالکل نیست و نابود ہوگئی اور اب ...... حدیث شریف کے موافق بالکل یہودی ہوگئے ہین یہ امید تو ہے نہین کہ یہ لوگ ان سچائیون کو مانین ہان ان کی ذریت اگر مانے تو مانے

اس کے بعد آپ نے مقدمات کا تذکرہ کیا کہ ان کی ابتدا کیونکر ہوئی - کسطرح اول کرمدین نے مولوی عبدالکریم صاحب کو بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ مہر علی شاہ نے محمد حسن متوفی کی کتاب سے سرقہ کیا ہے اس کی اطلاع پر کتاب نزول مسیح لکھی گئی پھر اس نے اپنے خطوط کے برخلاف ایک مضمون سراج الاخبار مین لکھکر سب دشنام کیا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے انکاری ہوا - اس طرح سے ہمارا چلنا کام بند ہوگیا تنگ آکر حکیم صاحب نے دعوی کیا پھر کرمدین نے جہلم مین ہم پر ایک مقدمہ کیا وہ بڑا خطرناک مقدمہ تھا اس کے متعلق مین نے اول ہی خوابات دیکھی تھی جو کہ شائع ہو چکے ہوئے تھے اور قبل از وقت اس مین کامیابی کی خبر بھی خدا سے پاکر ہم نے شائع کردی تھی اس مین ہمین کامیابی ہوئی پھر کرمدین نے خود ہمپر استغاثہ دائر کیا وہ مقدمات ابھی چل رہے ہین - منصف حاکم کو تو خود خبر نہین ہوتی کہ انجام کار مقدمہ کی کیا صورۃ ہوگی - ہماری تائید تو ہمیشہ خدا سے ہوتی ہے ورنہ جمہوری طور پر تو حکام کا میلان ہماری طرف کم ہی ہوتا ہے اور سوائے پروردگار کے اور کس کی ذات ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جاسکے زمین پر کیسے ہی آثار نظر آوین مگر بار بار جو حکم آسمان سے آتا ہے کہ نزی نصراً من عند اللہ وہ آخر ہو کر رہیگا

ملکر کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت شب

تنعم اور آرام کی زندگی خدا سے قطع تعلق کرتی ہے

مقدمہ کی موجودہ صورت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ایک ابتلا ہے کوئی مامور نہین آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہون مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی - موسی علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا آنحضرت صلعم کا محاصرہ کیا گیا مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموزین کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردے وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اور دنیا دارون مین اور ان مین کیا فرق رہتا ہو پلاؤ زردے کھا کر حمداً للہ و شکراً للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے - لیکن بات یہ ہے جب مصیبت مین بھی وہ اسی دل سے کہے - ماموزین اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہین ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہین کذبوا کے یہی معنے ہین دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچون اور پکون کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچے ہوتے ہین ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے جب مصائب آئے تو وہ الگ ہو جاتے ہین -

میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہین ہوتا خدا کا اپنے بندون سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا مین ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے بشر المومنین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون - یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ مین ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہین جو استقامت اختیار کرتے ہین خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہین مگر انجام کچھ نہین ہوتا رنگ رلیون مین رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا مین ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسی کے اگر آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم نہ ہوتا تو یہ معجزہ کہ وہ اُسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو انا فتحنا لک فتحا مبینا کی آواز کیسے سنائی دیتی - ہر ایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے عفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہین ہے کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہین ہے حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتین پیدا ہون

اس کے بعد عالیجناب محمد ابراھیم خان صاحب بن موسیٰ خان صاحب برادر زادہ مراد خان صاحب مرحوم آمدہ از کراچی اور خانصاحب گلزار خان اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہو خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم کا بھروسہ نہیں ہو اگر رات ہی تو کل کے دن کی زندگی کا علم نہین ہے اگر دن ہے تو رات کی زندگی کی خبر نہین اسی لئے سمجھنا چاہئے کہ

اس سلسلہ کے دو حصہ ہین

ایک حصہ تو عقائد کا ہے مختصراً یاد رکھو کہ جو بدعات ان مین حال کے لوگون یا درمیانی لوگون نے ملا دئے ہین ان سے پرہیز کیا جاوے یہ تصرف اسی قسم کا ہے کہ کچھ تو بدعات تک رہا ہے اور کچھ اس سے بڑھکر شرک ہو گیا ہے جیسے عیسیٰؑ کو ایک خاص خصوصیت کل بنی نوع انسان انبیاء اور رسل سے دی جاتی ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے باہر رکھا جاتا ہے جس سے آپکی بڑی توہین لازم آتی ہو حالانکہ آپ خاتم الانبیاء ہین اور جب عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آپکے اخلاق کیا ہین تو اس نے کہا قرآن شریف آپکا خلق ہے جیسے عیسائی لوگ مسیح کی تعظیم اور آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہین ویسے ہی آجکل کے مسلمان بھی کرتے ہین فرق یہ ہے کہ وہ مسیح کو خدا بناتے ہین اور یہ خدا کے برابر اسے قرار دیتے ہین جیسے ایک میت پڑی ہوئی ہو تو ایک شخص تو اُسے مردہ کہیگا دوسرا مردہ نہ کہے بلکہ مردہ والے صفات سب اس مین تبلاوے۔ مسیح کے بارے مین اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیون کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے وہ توحید جو آنحضرت صلعم لائے اس کا نام تک ان مین نہین رہا۔ صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر مین نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شئے ہے۔ سچا۔ صحیح اور خدا کی مرضی کیموافق یہی مسئلہ ہو کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہین اور اگر وہ زندہ ہی تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے آنحضرت صلعم کی شہادت جو بہت ہی قابل قدر ہے یہ ہے کہ آپ نے اسے اموات مین یحییٰ کے پاس دیکھ آئے اگر ان کی روح قبض نہین ہوئی تھی تو دوسرے عالم مین کیسے چلے گئے۔ قیام توحید کیلئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہوگئے اور جو اسے پوری یقین سے نہین مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہین عیسائیت سے حصہ نہ لے یا ایکدن عیسائی ہی نہ ہو جاوے۔ انسان اسیطرح مزید ہوا کرتا ہے کہ ایک ایک جزو چھوڑتا ہوا آخر کار کل چھوڑ دیتا ہے۔ دوسرے عقائد مین بہت اختلاف نہین ہے صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے بتلائی ہے کہ مسیح فوت ہو گیا ہے۔

جو لوگ اس بارہ مین ہماری مخالفت کرتے ہین ان کے ہاتھ مین بجز اقوال کے اور کچھ نہین ہے اگر وہ کہین کہ قرآن کے مخالف احادیث مین نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہان من السما نہین لکھا کہ وہ ضرور آسمان سے ہی آوے گا دوسرے احادیث تو منکم سے بھی بھری پڑی ہین نزول اصل مین اکرام اور اجلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلعم نے اُسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہو حتیٰ کہ احادیث مین تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے اور آوین گے۔ قرآن شریف سے یہی ثابت نہین ہوتا کہ مسیح دوبارہ نہ آویگا بلکہ یہ بھی کہ وہ مر گیا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی بتلا رہی ہے +

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہین پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہین کی کہ انسان کے لئے صرف لا الٰہ الا اللہ منہ سے کہنا ہی کافی ہو ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی ایک فقرہ ہی ہوتا۔

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہو جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہون اور اعمال صالحہ وہ مصفیٰ پانی ہے جس کے ذریعے سے اس باغ کا قیام اور نشو و نما ہوتا ہے ایکباغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیون نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسیطرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیون نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہو گا تو شیطان آکر تباہ کر دیگا۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہین چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا جب کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی صحابہ کا اجماع ہوا حضرت عمرؓ وفات کے منکر تھے اور وہ آپکو زندہ ہی مانتے تھے آخر ابوبکرؓ نے آکر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت سنائی تو حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کو آپکی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب اُٹھکر ابوبکرؓ کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب نبی فوت ہو گئے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہ ہون اگر بعض مرتے اور بعض زندہ ہوتے تو کسی قسم کا افسوس نہ ہوتا مگر غریب سے لیکر امیر تک سب مرتے ہین پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے۔ تیسری صدی کے بعد حیات مسیح کا اعتقاد مسلمانون مین شامل ہوا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نئے نئے عیسائی مسلمان ہو کر ان مین ملنے لگے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب مین داخل ہوتی ہو تو مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے ان کا کچھ نہ کچھ مذہب مین ملجاتا ہے ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانون مین پختہ ہو گیا۔ ہان جن لوگون نے ہمارا زمانہ نہین پایا نہ اس مسئلہ پر انہون نے بحث کی وہ تلک امۃ قد خلت کے مصداق ہو گئے لیکن اب جو ہمارے مقابلہ پر آئے اور اتمام حجت انپر ہوا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے ہین اگر ان لوگون کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان مین رواج نہ پاتا جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے +

پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ مین ترقی کرے یہ روحانی امور ہین اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگون نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہوگا کہ ان کا خدا پر ایمان نہین ہے۔ حدیث شریف مین اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اس کے یہی معنے ہین کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈالکر اُسے ضائع کر دیا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اورون کی تو پھر امتیاز کیا ہوا اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت۔ خدا تعالیٰ اُسی وقت رعایت کریگا۔ جب تقوے طہارت اور سچی اطاعت سے اُسے خوش کروگے۔ یاد رکھو کہ اس شخص کا کسی سے کچھ رشتہ نہین ہے محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہین بنا کرتی۔

سچی اطاعت

ایک مومن ہے جو نہین بجالاتا وہ خدا تعالےٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب ہو تو ناراض ہو گیا مومن کا یہ دستور نہین چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالےٰ ہر ایک میدان مین کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ کرے تو کیا سب جہان موحد نہین ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی اسی لئے جو مصیبت مین وفا اور صدق رکھے گا خدا اسی سے خوش ہوگا

نماز۔ دعا۔ اور یقین

نماز۔ ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے

دیتا نگ مارتی ہے بلکہ سوز وگداز سے ادا کرو اور دعائین بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان مین بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز وگداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتین ہین ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسی ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال مین خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہوجا دینگے معرفت بھی ایک شے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار۔ سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہین جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکوگے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑہاؤ اور وہ دعا سے بڑھیگا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جسقدر سنوار کر ادا کروگے اسی قدر گناہون سے رہائی پاتے جاؤگے۔

معرفت صرف قول سے حاصل نہین ہوسکتی۔ بڑے بڑے حکیمون نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین مین ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی۔ ہونا چاہئے اور شے ہے اور ہے اور شے ہے۔ اس ہے کا علم سوا دعا کے نہین حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہین پا سکتے اس لئے ہے خدا را بخدا توان شناخت لا تدرکہ الابصار کے یہی معنی ہین کہ وہ صرف عقلون کے ذریعہ سے شناخت نہین کیا جاسکتا بلکہ خود جو ذریعے اس نے بتلائے ہین ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم جیسی اور کوئی دعا نہین ہے

تزکیہ نفس کی ترکیب

اصلاح تقوی۔ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس مین ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہین۔ عام مجلس مین کسیکو احمق کہدینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچالیوے یہ نہین کہ منادی کرو۔ جب کسیکا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہین کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ مین سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسی ہی آپس مین بھائیون سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہین ہین مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس مین تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہوگیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اُسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہین ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ہوجاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسیکو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے مین بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا انکو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعیدوہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے یاد رکھو کہ کوئی پاک نہین ہوسکتا جب تک خدا اُسے پاک نکرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہین ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہوسکتا ہے کہ تم سے جیسے طلب کرتا ہے ... تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کردیا بدبودار شے کو اٹھا کر دور پھینکدو۔ پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہین لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ہان جو شخص تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا مین مبتلا ہوجاتا ہے جس مین اور ہین۔ تدبیر اور دعا دونون کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کرکے سوچے اور غور کرے کہ مین کیا شے ہون فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہین۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان مین زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعے سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایکدن اور رات جو بے دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤن کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہین۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہین اور بہت جلدی کرتے ہین جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلد ہی گلے سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہین لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہین کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہین حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہین ہے کہ نماز مین دعا کرکر اس کی نماز ہی نہین چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کرلو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز۔ خدا کا حق ہے اُسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہین جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہین اور کہا کرتے ہین کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلان فلان نقصان ہوا ہے: نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہین ہے جو اسے منحوس کہتے ہین ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسی ہی ان کو نماز کا مزا نہین آتا یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لئے ہزارون خرچ ہوتے ہین اور پھر ان کا نتیجہ بیماریان ہوتی ہین اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف مین دو جنتون کا ذکر ہے ایک ان مین سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہین ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس مین ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ مین ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز مین لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کرکر کے دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہین ہوسکتی جب وہ نہین ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے من کان فی هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہین ان باتون کو غرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہین ہوسکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانون تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کو ساتھ کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی نکروگے تو اسلام کے سچے وصایا اسے کیسے پہونچاؤگے خدا سب کا رب ہے ہان مسلمانون کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ اس کے یہ معنی نہین ہین کہ تجارت وغیرہ چھوڑدو بلکہ دل با یار اور دست با کار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہین روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے اس لئے تم دین کو مقدم رکھو۔

خبرین نوبنو

لندن ۲۰ مارچ جنرل کرد پاٹکن روسی وزیر جنگ حال سپہ سالار افواج مانچوریا ۱۲ ماہ حال کو سینٹ پیٹرز برگ سے مانچوریا کو روانہ ہو گیا پانچ روسی تار پیڈو کشتیاں مصر کے بندر پورٹ سعید سے الجزائر شمالی افریقہ کے فرنچ مقبوضہ الجیریا کا دار الخلافہ کو روانہ ہوئی ہیں۔ افواہ ہے کہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ بحیرہ روم میں جس قدر تجارتی جہاز گذرین ان کی تلاشی لیں کہ کوئی جہاز جاپان کے لئے ممنوع الداخلہ اجناس و اشیاء تو نہیں لے جا رہا۔

جاپان نے روسی مراسلات بنام دول مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری کے جواب میں شائع کیا ہے کہ روس کی روز افزون جنگی تیاریوں کی وجہ سے جاپان پر فوراً جنگی کارروائی شروع کر دینا لازمی ہو گیا تھا۔ جاپان کے مراسلہ مورخہ ۶ فروری کے یہ الفاظ کہ وہ عملی کارروائی پر مجبور ہوگا صاف دلالت کرتے تھے کہ ان سے اس کی مراد جنگی کارروائی کی ہے۔

تمام جاپان کی محافظ فوج کا ایک ڈویژن اور جنرل سٹاف اعلیٰ ارکان حرب) جاپان سے جہازوں پر سوار ہو کر کوریا کو مغربی ساحل کو گئے ہیں امریکہ اور انگلستان باہم مشورہ کر رہے ہیں کہ ممنوع الداخلہ اشیاء و اجناس کے متعلق متخاصمین کی کارروائی سے اپنے تجارتی جہازوں اور مال کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

جرمن اخبارات کا بیان ہے کہ جب کوریا و جاپان میں باہم اتحادی معاہدہ ہو گیا ہے تو روس کا یہ اعتراض فضول ہے کہ جاپان کوریا کی آزادی اور حیادت میں خلل انداز ہوا ہے۔

مصری حکومت نے اجازت دیدی ہے کہ روسی جنگی جہاز دمتری دونسکوی پانچ دن کے اندر جس قدر مرمت کر سکتا ہو سویز کے بندر میں رہ کر کرے۔

پچیس جاپانی فوجی افسر آج لندن سے روانہ ہوئے انگریزی پبلک نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ان کو وداع کیا۔

وزیرستان کی طرف افغانی و انگریزی کمشنر کے سرحد کی حد بندی کا کام اڑھائی ماہ کے عرصہ میں بخیریت و عمدگی ختم ہو گیا ہے امیر صاحب کی طرف سے سردار گل محمد خان اور انگریزی حکومت کی طرف سے مسٹر ڈانلڈ ڈپٹی کمشنر اس کام پر مامور ہوئے تھے مسٹر محمد وح کے ساتھ صرف چند سپاہی تھے وزیریوں نے کسی قسم کی شرارت نہ کی اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اب ان لوگوں پر سرکار انگریزی کی صولت و جبروت کا کافی سکہ بیٹھ گیا ہے ریلوے کی محافظ فوج۔ ریلوے لائینوں کی حفاظت کے لئے روس نے ایک خاص دستہ فوج کا قائم کر رکھا ہے جو فوج ریزرو سے لی گئی ہے اور سرحدی فوج کہلاتی ہے۔

جاپان کوریا میں بہت سے موقعوں پر فوج جمع کر رہا ہے جہاں سے پیشقدمی کر کے دریائے یالو کے کنارہ پر اسی بنیاد پر حملہ کرنیکا ارادہ ہے۔

روس مانچوریا ریلوے کی حفاظت بڑی احتیاط سے کر رہا ہے ہر ایک میل پر ایک مینار طیار کر کے ۳۰ روسی سوار مامور ہیں۔

جاپانیوں کا بیان ہے کہ مانچورین لائن کے پل لنگری پر تین جاپانی افسروں کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہے اس نام کا کوئی افسر سٹاف میں نہیں ہیں۔

بندر نو چنگ واقعہ جنوبی مانچوریا کے امریکن کونسل کو روسی سوار نے چابک سے مارا اس سے کل کونسلوں اور مغربی باشندوں میں جوش پھیل گیا ہے روسی حکام نے اس کی معافی طلب کی ہے۔

موجودہ انگریزی وزرا کی حالت نازک ہوتی جاتی ہے ۲۵ فروری کو پارلیمنٹ میں ایک معاملہ پر رائیں لی گئیں اگرچہ گورنمنٹ کے حق میں فیصلہ ہوا لیکن صرف ۱۴ رائیں زیادہ تھیں۔ (وطن)

نیو یارک کا آباد ترین حصہ راچیسٹر جل رہا ہے کئی بڑے بڑے مکانات بارود سے اس لئے اڑائے جا رہے ہیں کہ آگ زیادہ نہ پھیلے۔

مشرق اقصیٰ یعنی روس اور جاپان میں چھڑ چکنے بعد قیاس تو یہ چاہتا تھا کہ بلغاریہ اور مقدونیہ کچھ عرصہ چپ رہیں گے مگر واقعات ان کے برخلاف ہیں بلغاریہ اور مقدونیہ پھر شورش پر آمادہ ہوئی ہیں اس لئے سلطان روم نے فرامین صادر کئے ہیں کہ عساکر علیہ سرحد پر جمع ہوں بعض اسلامی اخباروں کی رائے ہے کہ اگر اس وقت بلقان میں جنگ چھڑ جائے تو یقین ہے کہ مثل یونان کے دو تین ہفتوں یا زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں اس کا خاتمہ ہو جاویگا یونان سے بلغاریہ کی فوجی حیثیت بہت زیادہ ہے لیکن تاہم وہ ٹرکی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتا دول یورپ جیسے یونان و روم کی جنگ میں الگ تھلگ رہے یا جیسے اس وقت روس جاپان کی جنگ کو مضطر اور ششدر ہو کر دیکھ رہے ہیں ویسے ہی اس وقت بھی دنگ رہینگے۔

روس کو سوشیلزم اور نہلزم کے خطرات لاحق لگے ہوئے ہیں بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ اب روس کو جنگ میں مصروف دیکھکر اس کے اندرونی دشمنوں یعنی باغی رعایا نے اس کو قلع قمع کرنیکی ٹھہرائی ہے اور روس جاپان سے بڑھکر اپنے اندرونی دشمنوں سے خائف ہے جو کہ بقول روٹر ایجا و نت انگیز اعلان شائع کر رہے ہیں۔

جاپان کی مالی حالت ٹیمس کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ در اصل جاپان کی موجودہ اور گذشتہ مالی حالت میں بہت فرق ہے اس وقت جاپان کے سنٹرل بنک میں ایک سو تیرہ ملین یعنی ایک کروڑ ۱۳ لاکھ پونڈ یا ۱۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ موجود ہے اور اس بنک کو ۳۵ ملین ین کے نوٹ جاری کرنیکا اختیار ہے اور ۵۰ ملین کی ... کفالتیں غیر ممالک میں گذشتہ سال فروخت کی گئی ہیں آئندہ سال کے بجٹ میں اکتالیس ملین ین کی بچت ہے علاوہ اس کے دیگر کل بنکوں میں اس قدر روپیہ موجود ہے کہ وہ اس کا مناسب استعمال نہیں کر سکتے۔

جاپانی جنگ کا اثر تجارت پر۔ جاپان نے تجارت کی بہت ترقی کی ہے اور ہندوستان سے اس کے تجارتی تعلقات دن بدن وابستہ ہوتے جاتے ہیں مگر اس جنگ کے چھڑ جانے سے اہل الرائے تجار کی رائے ہے کہ گذشتہ سالوں میں روئی جاپان کو زیادہ گئی اور چین سے سوت اور نیا مال کی تجارت کم ہو گئی اب چین کے شامل جنگ نہ ہونیکی حالت میں مشینوں کو فائدے ہونگے جاپان اپنی ساخت کا سوت چین نہ لیجا سکیگا اور ہندوستان کا مال وہاں جاویگا دوسرے بمبئی میں روئی ارزان ہوگی کیونکہ جاپان نہ خریدیگا افیون کی تجارت میں کمی نہ ہوگی کیونکہ ایک مشہور تجربہ کار سوداگر کا قول ہے کہ جنگ ہو یا نہ ہو اہل چین افیون حاصل کرنے میں ہرگز کمی نہ کرینگے۔

بمبئی میں جاپانی لوگ اپنے وطن کی بیواؤں کے لئے فنڈ جمع کر رہے ہیں یہ قومی ہمدردی ہے۔

رسید زر

۲۸ جنوری تا ۲۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی شامل نہیں اور جن اصحاب کی قیمت عہ سے زائد لکھی ہے اس میں سنہ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور سال کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۴ تک ہے

منشی احمد جان صاحب منون
محمد علی صاحب ٹھٹھا لزالہ
بابو شہاب الدین صاحب لائل پور
منشی شمس الدین صاحب ازحضور
جناب محمد حسین صاحب پٹیالہ
منشی فوجدار صاحب ۶ ماہ
وزیر محمد صاحب امرتسر
حیم خان صاحب بنگلور
حیات محمد صاحب گلہ مہاران
نور احمد صاحب بستی وریام بابت سال گذشتہ
فتح حسین صاحب کوئٹہ
غلام رسول صاحب دکن
الٰہ بخش صاحب چک سکندر
گل محمد صاحب بلگام
میر محمد اسمعیل صاحب میڈیکل کلاس لاہور بقیہ سنہ
سلطان خان صاحب ہوارہ
سید محمد قاسم صاحب شاہجہانپور
....
ڈاکٹر شاہ میر صاحب دکن
محمد علی خان صاحب راولپنڈی
حکیم خادم علی صاحب پسرور

بابو عبد الرحمن صاحب افریقہ معہ پسر خود عبد العزیز صاحب لاہور سال گذشتہ و حال
فیاض علی صاحب کپورتھلہ ۶ ماہ
بابو الٰہ بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیروبی افریقہ
شیخ غلام نبی صاحب پنڈی
غلام محمد صاحب وکیل لالہ رکھانہ معہ سال گذشتہ
میاں محمد حسین صاحب کلارک لاہور
صدر الدین صاحب
عبد المجید صاحب اٹاوہ
الٰہ بخش صاحب سروا کی وزیرستان
راجہ شیر محمد صاحب ... نگر معہ سال گذشتہ
مولوی جلال الدین صاحب ... کوٹ
جیک کمپنی کلکتہ معرفت مولا بخش صاحب لائل پور
قاضی رکن الدین صاحب ... گوجرہ
محمد جعفر خان صاحب ازمنڈلہ
حافظ فضل احمد صاحب لاہور

[illegible]

چونکہ گذشتہ ہفتہ میں بہت عمدہ عمدہ تقریریں ہوئی تھیں اور چونکہ طویل بھی تھیں اس لئے اخبار کا قلم باریک رکھا گیا ہے تاکہ باقی آئندہ نہ لکھنا پڑے۔

یورپ مین اسلام

ڈیلی ڈیسپیچ نام ولایتی اخبار لکھتا ہی کہ لارڈ ستینلی مرحوم کی نسبت یہ معلوم کرکے کہ آپ واقعی مسلمان تھے انگلستان کی پبلک مین آنحضرۃ صلعم کی تعلیمات کی بارہ مین عجیب حیرانی اور تحسین آمیز دلچسپی پیدا ہوگئی ہی۔ چنانچہ لو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ (مسٹر عبداللہ کوئیلیم) کو دس دس بارہ بارہ خطوط روز ایسی انگریزون کیطرف سے موصول ہو رہی مین۔ جو ممکن ہی۔ کہ عنقریب مشرف باسلام ہوجائین ان مشتاقان اسلام مین عام پیشہ ور تاجر۔ اور ... لوگ شامل ہین جو سب کے سب برطانی النسل ہین یہ حیرانی اور دلچسپی اسلام کی پاک تعلیمات اور آنحضرۃ صلعم کی ذات بابرکات کی نسبت ابھی اسوقت اور بھی بڑہیگی۔ جبکہ اہل یورپ کو خدا تعالے وہ نظر بصیرۃ عطا فرماویگا۔ جس سے وہ آنحضرۃ صلعم یعنی حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو شناخت کرینگے اور آپکے پاک تاثیرات ان مین نفخ روح کرکے اُن کو باذن اللہ طیر بنا دینگی۔ موجودہ ترقی اسلام کی جو یورپ مین ہو رہی ہی وہ بھی حضرۃ مسیح موعود کی آثار اور برکات مین سے ہی اور جو لوگ انگلستان مین ...... اب تک دین اسلام قبول کرچکی مین انہین ایک صاحب ایسی بھی ہین۔ جو کسی وقت مسیحی پادری تھے آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کی گریجوایٹ (بی-اے) ہین۔ تین مقامی واعظ - دو ڈاکٹر اور ایک شمالی لنڈن کی میر ... صاحب بلحاظ اپنی سابقہ عقائد مسیحی کی ان مین کئی انگلکین ہین۔ کئی کیتھلک کئی میتھوڈسٹ کئی یونیٹیرین (موحد عیسائی) اکثی ... وغیرہ۔ بعض ایسی بھی مین۔ جو پہلی دہریئے تھے۔ مگر الحمد للہ کہ وہ سب دولت اسلام سے مالا مال ہو گئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

بقایا دارانکو اطلاع

جن اصحاب کا سال ماہ مارچ و اپریل مین ختم ہوتا ہی انکی خدمت مین ضرور وی پی ارسال ہو رہی مین۔ مہربانی فرما کر وصول فرماویں۔

شکریہ

جن اصحاب نے اپنے چندی خود دفتر البدر مین ارسال کر دئے ہین کارخانہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔

(مینیجر)

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ۳ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ۴ ہے۔ قادیان مین پیشگی قیمت ۲ ۸ر۔ بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دوین تو ۳ ۔

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کروا لیتے اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیوین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہوسکے۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازاں بشرط موجودگی فی نمبر ار کے حساب سے دئے جاوین گے۔

(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفسارون یا شکایتون کو جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہے

(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے اور ۱۹۰۴ء کچھ تغیر و تبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین۔

عکسی تصاویر

(از مسیح ثانی)

اپنے بھائیون کی ضرورت اور اشتیاق کو دیکھکر بخاص اہتمام ہم ان تصاویر کو بسٹ کی شکل مین طیار کروایا ہی ان کی صفائی اور خط و خال کے لئے یہ لکھنا کافی ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب نے ان کو دیکھکر فرمایا کہ آج تک جس قدر تصاویر طیار ہوئی ہین یہ ان سب سے اچھی ہین یہ تصاویر انگریزون اور افسرون اور دوستون کی خدمتین تحفہ کے طور پر پیش کرنیکو قابل ہین قیمت کارڈ سائز ۴ر کیبنٹ سائز ۸ر نصف درجن کی خریدار کو ۲۵ فیصدی رعایت ہوگی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دفتر البدر سے طلب کرو۔ (مینیجر)

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نرحت بی بی بنت منشی جلال الدین صاحب مرحوم۔ ملازمن جیون خان - سارنگپور جال ... ہوشیارپور گرافنز کر		
میان احمد صاحب		
مسماۃ مینا بیوہ امام الدین صاحب	؍؍	؍؍
عبدالکریم صاحب	نزگرہی	گوجرانوالہ
مستری کرمدین	میانمیر	صدر بازار
اہلیہ زبردست خان	لومری	کشمیر کلہ گام
اہلیہ بہر دل خان	مردان	
محمد سیف اللہ		
محمد نصیر اللہ		
عبدالقادر کلارک ۱۱۲ - انفنٹری چھاؤنی ڈلیہ		
کاٹھیاوار		
چانن شاہ صاحب	ماہلپور	ہوشیارپور
غلام نبی مدرس دوم مدرسہ چانن شاہ	زبران	؍؍
عبدالغفور کنسٹیبل ۶۵ دفتر سپرنڈنٹ پولیس پٹیالہ ساکن سنور		
امام الدین صاحب پٹواری نہر	بھدور	پٹیالہ
میان محمد عبداللہ صاحب قریشی	شہر	ڈیرہ اسمٰعیل خان
میران بخش صاحب	محلہ کشمیری	سیالکوٹ

شیخ محمد رنگریز	محلہ کشمیری	سیالکوٹ
میان الہ دتا صاحب	؍؍	؍؍
میران بخش صاحب	؍؍	؍؍
نور محمد صاحب	نگینہ	
محمد شفیق صاحب	محلہ موری دروازہ (اسپروہ)	
فضل الٰہی صاحب	زیرہ محلہ کنگلان	فیروزپور
فضلدین صاحب	محلہ سیدان	سیالکوٹ
میان عمرالدین صاحب	؍؍	؍؍
بیگم بی بی زوجہ الہ دین	؍؍	؍؍
شیر محمد برادر منشی ہدایت اللہ صاحب	گاردم	انارکلی لاہور
محمد بخش صاحب	بن باجوہ	سیالکوٹ
نواب دین صاحب		
سید مصطفےٰ حسین صاحب	متصل گرجا گھر	شہر جہلم
محمد حسن (اعظم گڑھی) طالبعلم ایف اے کلاس		
پریسیڈنسی کالج راج موہن بوس لین کلکتہ		
غلام امام صاحب	سدر بازار متصل کوتوالی	سیالکوٹ
اصغر علی صاحب	کاموں کے	
حبیب اللہ صاحب پراچہ	بہرہ	

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس قدر دریافت ہوجانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب وملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بیٹھ کر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان وزمین کے قلابے ملادے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا جاتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عملاً اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور انسا کم و بیش لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجاب کے مشہور ومعروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ پنجابی اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ۔

صیانۃ الناس۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب جناب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ ار محصولڈاک بذمہ خریدار

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ار ایضاً

نظم برائے مستورات لطریق کامن مصنفہ " " "

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں نرخ بواسطہ تاجران کو ...

سر الشہادتین۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو مرد کو آرام ہوجاتا ہے کہ کبھی اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت ۸

حب جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہوچکا ہے۔

روغن بہرہ پن۔ بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی ۸

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے دردسر کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر ہے دھند بجالا آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا اعلیٰ درجہ کا علاج اطبا کے خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۸۰ گولی ۸

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانے ہوں اس کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت سے تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو لفظ سے زیادہ سنادی تھی مسیح الزمان نے ذرا وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں بزرگوں کا سوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی گئی ہے اب فضل باری سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔

قیمت مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ ار **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال** تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہیئں نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ٹوپے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے رسل کیا جاویگا ۔ **المشتہر سید عزیز الرحمٰن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

نیوفیشن کے سٹ۔ ناظرین ہمارے یہاں مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور بیل لوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ۱۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ ار **نمبر ۲**۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ... **نمبر ۳**۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ ر **نمبر ۴**۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲۔ خط آنے پر بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ ہوسکتا ہے۔

پتہ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی وانگریزی ومصری ٹپکہ ولنگی ہر قسم وہر ... کے۔ رومال وسوسی ہر قسم وہر ... کے۔ بنیان۔ جراب ہر طرح کی دیسی وانگریزی سوتی واونی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادی وکامدار ہر ... کی۔ گیس لیمپ بٹی۔ کمربند سواران وسپاہیانہ وپلٹنی ہر طرح کا۔ جوتے خورد وکلان سادہ وکامدار اور بوٹ وگرگابی اور سلیپر دیسی وانگریزی اور پنجابی ولدھیانہ وہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد وکلان شانہ مردانہ وزنانہ لکڑی کا اور سینگ کا ہر قسم قفل آہنی وپیتل کے ہر قسم خورد وکلان۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دری بھی ہر قسم کی۔ قینچی دیسی وولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل ومعراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
بس ہی ہے رخ محمد کا



البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | وہ اہی شفا ہے بغرض دارالامان بینی

نمبر ۱۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اسکی بڑھتی اشاعت اور ایڈیٹوریل شان کی تکمیل اور ذمہ داری کو لئے ضروری ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت ہے اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سعی کر کے کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضاو قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ مینیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور اسکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفی ما را امام و مقتدا | اندرین دین آمدہ از مادریم
هم برین از دار دنیا بگذریم | آن کتاب حق که قرآن نام اوست | باده عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام | دامن پاکش بدست ما مدام | مهر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواهد شدن | هست او خیر الرسل خیر الانام | هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست | زو شده سیراب سیرابے که هست | آنچه ما را وحی و ایمائے بود
آن نه از خود از همان جائے بود | ما ازو یابیم هر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | هرچه زو ثابت شود ایمان ماست | از ملائک وز خبرهائے معاد
هرچه گفت آن مرسل رب العباد | آن همه از حضرت احدیت ست | منکران مستحق لعنت است
معجزات او همه اندر راست | منکر آن مورد لعن خداست | معجزات انبیاء سابقین
آنچه در قرآن بیانش بالیقین | بر همه از جان و دل ایمان ماست | هر که انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب | نزد ما کفرست و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ہے

قادیان کی غیر مترقبہ نعمتیں یہ ہیں

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نورانی اور فرحت بخش چہرہ کی زیارت۔ آپکی مجلس۔ پاک تاثیرات اور شیرین بیان

(۲) حضرۃ مولانا عبدالکریم صاحب کی قرأت قرآن اور حسن بیان

(۳) حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن وعظ و نصائح اور صاحب حال ہونے کی کیفیت۔

(۴) محمد اسمعیل صاحب مدرس۔ مدرسہ قادیانی اور میان نور احمد صاحب کابلی کی آذان برائے نماز

(۵) زیادت علوم دینیہ و واقفیت سنن الہیہ جو انسان کو یہان رہنے سے بلا کسب خود بخود وہبی طور پر حاصل ہوتے ہین۔

رویت چاند کی نسبت ایک صاحب اعتراض کرتے ہین کہ دو شخصون کی شہادت پر کیون مدار کیا گیا جبکہ ایک جم غفیر اس کے برخلاف تہا۔ اس کا جواب تو اسی مضمون رویت والے مین دیا گیا ہے کہ ایسے امور مین مثبت کا اعتبار نفی کرنیوالے سو زیادہ ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ رویت چاند مین شہادۃ کی ضرورت اسیوقت پڑیگی جبکہ ایک جم غفیر کو وہ نظر نہ آویگا ورنہ شہادت اور استفسار کا فائدہ ہی کیا ہوا جبکہ ایک جم غفیر نے خود دیکھ لیا علاوہ ازین مختلف بلاد اور امصار مین عید الضحیٰ بروز شنبہ یعنے ہفتہ کو ہوئی ہے پس جم غفیر نے اس طرح سے بھی شہادتون کی تائید کی۔

قصر نماز کی نسبت وہی صاحب سوال کرتے ہین کہ مقدمہ مین چونکہ حضرۃ مسیح موعود سفر مین ہوتے تھے نماز قصر ہوتی تھی کہ نہین۔ اطلاعاً گذارش ہے کہ نماز برابر قصر ہوتی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو دو رکعت ظہر یا ظہر اور عصر کے درمیانی اوقات مین جمع ہوکر ادا کی جاتی تھین اور مغرب مین تین رکعت اور عشا کی دو رکعت بھی اسیطرح مغرب یا مغرب اور عشا کے درمیانی وقت پر جمع کر کے ادا کی جاتی تھین۔

محکمہ ڈاک کی توجہ کے لائق۔ بربرا اور عدن کالم مین جو خریدار البدر ہین ان کی طرف سے شکایت پہونچی ہے کہ دو ماہ سے کوئی اخبار ان کو نہین ملا ہے حالانکہ کارخانہ کی طرف سے اخبار اشاعت کے اوقات پر ان کے نام برابر ڈاک خانہ مین حوالہ جاتے رہے ہین اس لئے محکمہ ڈاک کے مقامی افسران وغیرہ کو اس امر کا انتظام کرنا چاہئے۔ کہ یہ شکایت رفع ہو۔

(منیجر)

توسیع اشاعت

(۱) مکرمی سعیدالدین صاحب احمدی کٹک سے اور حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیر آباد سے اور بابو شاہدین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گولرہ سوا ایک ایک خریدار البدر کو دینے مین خدا تعالے ان احباب کو جزائی خیر عطا کرے۔

(۲) مکرمی سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا افریقہ سے یادگار مرحوم رحمت علی مین مرحوم کے نام جو اخبار جاتا تھا وہ خود خرید گئے ہین اور البدر کی خدمات اور مالی مشکلات کا اندازہ کر کے خود سید صاحب نے البدر کی قیمت اس سال سے پانچ روپے مقرر کر دی ہے اور ایک اخبار ۲ کی قیمت پر ہندوستان مین ایک صاحب کے نام جاری کروایا ہوا ہے علاوہ اس کے بربرا مین اور چند ایک احباب کو خریداری کی تحریک کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالیجناب سید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی دینی اور قومی ضرورتون کو احساس کرنیکا خوب مادہ عطا کیا ہوا ہے کاشکہ دو سرے احمدی بھائی بھی ان ضرورتون کو اس طرح سے احساس کرین تو البدر کی اشاعت بہت جلد ایکہزار سے اوپر ہو جاوے۔

صرف ایک خریدار کو ایک ایک خریدار اور دینا پڑتا ہے۔

(۳) کارخانہ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ اور منشی نذیرالدین صاحب ایجنٹ سپلائی ٹرانسپورٹ کارپس بربرا کا خصوصیت سے شکر گذار ہے جنہون نے اپنے خادم البدر کے استحکام اور قیام کے لئے اسے دس دس روپے سالانہ چندے پر خریدا ہے اور سید صادق حسین صاحب نے دوران سال مین اور بھی امداد کا وعدہ فرمایا ہے خدا تعالےٰ ایسے معاونین کے درجات بلند فرماوے جو اس دینی کار خیر مین اور خدمت بنی نوع انسان کی بجا آوری مین کارخانہ کا ہاتھ بٹاتے ہین

سید عبدالرحیم صاحب کنگی احمدی حیدر آباد دکن مین خصوصیت سے البدر کی اشاعت مین کوشان ہین چنانچہ آپ کی تحریک مین عالی جناب میر مردان علی صاحب نے تین اور اخبار خریدے ہین +

خبرین

مہم سومالی لینڈ۔ اخبار عام لکھتا ہے کہ تازہ ترین خبرین بجائے خوشی کے رنج پیدا کرنیوالی ہین طوالت کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ملا کو ہمیشہ ترفنانہ ہونیکا کافی موقعہ ملجاتا ہے۔ ملک اور موسم کے تغیرات اسی کی حامی ہین جو سومالی قومین اپنے آپ کو دستدار ظاہر کرتی ہین وہ اندرونہ طور پر دشمن ثابت ہوتی ہین پانی کی سخت مشکلات درپیش ہین حادثی نوگل مین ملا ہرگز قابو نہین آتا ہے معلوم ہوا کہ سومالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ مین ملا موجود ہے اور یہان کی ملک اور زمین کی کیفیت کسیکو معلوم نہین ہے برٹش مہم کی فوجین ملا اور اس کے پیروؤن کی مدارج ہین +

لنڈن کے تمام پاگل خانے پر ہین اس سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ کفارہ اور تثلیث اور ایک انسان کو خدا ماننے والے دماغون کی کیا حالت ہوتی ہے اور جب ان کا انجام یہی تو معلوم ہوا کہ اول اول بھی ان دماغون نے کسی ایسی ہی جوش مین انسان کو خدا مان لیا ہوگا۔ **لوز افشان** پردہ پوشی کرتا ہے اور دیوانگی کی اس کثرت کی وجہ موجودہ تہذیب قرار دیتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس تہذیب کی تعلیم آخر کس عقیدہ نے ان کو دی ہے کیا کفارہ نے شراب اور زنا کا دروازہ کھولکر لوگون کو بدحواس نہین بنا دیا تہذیب تو کفارہ کے تابع ہے کفارہ کا مسئلہ آج ہٹا دو اصلاح دیکھ لو۔

روس کی انقلاب پسند جماعت نے اس جنگ روس و جاپان سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کی ہے اور بڑے بڑے اعلان دور و نزدیک کے نواحات مین شائع ہوئے ہین انکے موجودہ جنگ کا تذکرہ ہے کہ یہ شخصی حکومت کا نقص ہے ورنہ یہ لڑائی پیش نہ آتی اس سے سال با سال کی ترقی یکدم تمام ہو جاوے گی آخر مین تحریک ہے کہ اس موقعہ پر مناسب ہے کہ جاپان پر کسی حکمت سے فتح پاکر اس کے ساتھ ہی روس مین شخصی حکومت کا خاتمہ کیا جاوے۔

سرحد کوریہ کے دریائے یالو کے دونون کنارون پر روسی فوجین جمع ہو رہی ہین اور خشکی کی لڑائی کا انتظام ہو رہا ہے ترکستان کے گورنر کو حکم ملا ہے کہ وہ ہمہ نوع طیار رہے ہندوستان پر فوج کشی ہوگی لیکن بلکہ برٹش نے ایران یا تبت مین۔ روسی حقوقون کو نقصان پہونچایا۔

کلکتہ ۔ اور بمبئی مین جاپان جانیوالے تمام خطوط کھولکر دیکھ لئے جاتے ہین +

منیچوریا لائن لوٹ گئی۔ ایک پل اڑ گیا بہت روسی ہلاک ہوئے جنگ روس و جاپان مین امریکہ بالکل الگ رہیگا اعلان کر دیا۔

امرتسر مین کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۴۷۶۰ روپیہ وصول ہوا۔

پنجاب مین مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا۔

پیرس کے ایک پولیس مجسٹریٹ کے لڑکے نے بیس ہزار روپے کی چوری کی پولیس مجسٹریٹ نے اس لڑکے کو خود

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جوکہ آپ نے ۲۷ فروری کی شام کو بعد نماز مغرب فرمائی

(جس مین آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہنے کے ذرائعہ بتلائے گئے ہین اور وہ طریق سکھلائے گئے ہین جن کو انسان اپنے روزانہ کاروبار دنیاوی مین مد نظر رکھکر ایک با خدا اور مقرب الٰہی انسان بنجاتا ہے۔)

تغیر موسم کی وجہ سے آج مغرب اور عشاء کی نماز مسجد کی سقف پر ادا کی گئی چند ایک احباب نے اپنی واپسی کی اشد ضروریات پیش کین ان کو رخصت عطا فرمائی گئی ایکین عالی جناب محمد ابراہیم خان صاحب شریف بن حاجی موسیٰ خان صاحب برادرزادہ خان بہادر مراد خان مرحوم آمدہ از کراچی کی رخصت طلبی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ چند دن اور رہین آمدن باارادت رفتن باجازت اور اسیطرح جناب تفضل حسین صاحب پنشنر تحصیلدار رئیس اٹاوہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ انہوں کو بھی فراغت ہے اور ایک عرصہ کے بعد آئے ہین یہ بھی چند دن رہین۔

طاعون کے تذکرے پر آپ نے فرمایا۔

سچے مسلمان بننے کا وقت ہے اس کے سوا گذارہ نہین ہے یقین بڑی شے ہے اسی کے مطابق خدا تعالیٰ انسان سے معاملہ کرتا ہے۔ خدا سے معاملات صاف کرو کہ وہ بھی تمہارے ساتھ معاملات صاف کرے✦

خاص آدمی طاعون سے محفوظ رہتے ہین
احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اور ان کی اولاد بھی طاعون سے فوت ہوئے تھے اور یہ بھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اس سے موت شہادۃ ہے اور اسکو رجزاً من السماء بھی کہا گیا ہے۔ پس جبکہ صحابہ کرام بھی اسمین مبتلا ہوئے تو اب یہ شک تو نہین ہوسکتا کہ وہ نعوذ باللہ مومن نہ تھے پس معلوم ہوا کہ مومن کے لئے طاعون سے مرجانا حرج تو نہین ہے لیکن جہان خدا تعالیٰ کو کوئی نشان دکھانا ہو تو اس مقام یا انسان کے لئے ایک روک ڈالدیجاتی ہے مثلاً تمام امراض تو جیسے عام انسانون کو ہوتے ہین نبیون کو بھی ہوتے ہین تاہم خاص خاص امراض سے ان کی ذات کو محفوظ رکھا جاتا ہے✦

صحابیؓ کوئی بہرا نہ تھا۔ یہ نکتہ قابل یاد ہے
حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ کئی ہزار تھی مگر ان مین سے ایک بھی بہرا نہ تھا۔ ہان اندھے تھے اس پر حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان اصل مین بڑی نعمت ہے آنکھ نہ ہو تو بھی گذارہ ہوجاتا ہے لیکن کان کے نہ ہونے سے بہت ہی مشکلات پیش آتے ہین✦ اسوقت انہی سے فیضِ دین ہوتا ہے۔

خدا کا تواب اور غفار ہونا انسان کیلئے غنیمت ہے
اللہ تعالیٰ مین یہ صفت مومن کے لئے بہت ہی مفید ہے کہ توبہ اور استغفار سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہین اگر یہ صفت نہوتی تو پھر انسان کی بالکل تباہی ہوجاتی۔ یہ بہت ہی بڑی صفت ہے کہ اس کی بارگاہ مین سچی توبہ کرنیسے بالکل معصوم ہوجاتا ہے گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا سچی توبہ کے بعد چاہئے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھے تاکہ کوئی حزن اور غم اوس کے نزدیک نہ پھٹکے کیونکہ اس سے انسان ولی بن جاتا ہے ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یہ کس قدر خدا کا فضل ہے کہ خدا ان کو اپنا ولی کہتا ہے حالانکہ وہ عاجز انسان ہے خدا کی ولایت کے یہ معنی نہین ہین کہ اسکو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا نظر کر خدا کسیکو اپنا دوست بنا لیتا ہے بلکہ اس کے معنے فضل اور عنایت سے کسیکو اپنا بنا لیتا ہے اور اس سے اس شخص کو فائدہ پہونچتا ہے نہ کہ خدا کو۔ خدا تعالیٰ جب کسیکو اپنا ولی بناتا ہے تو ہزارون گناہ اور امراض سے اوسے بچاتا ہے نہ صرف اسکو بلکہ اس کے اہل و عیال کا بھی کفیل ہوجاتا ہے اور یہ ہی نہین بلکہ جن مکانون مین اور زمینون مین وہ رہتے ہین ان مین ایک برکت دی جاتی ہے اور ان کے کپڑون مین برکت دیجاتی ہے صرف ولی بننا اور ولایت کو سمجھنا ہی مشکل ہے کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کو دھوکہ یا خوشامد سے اس کا دوست ثابت کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ سے دہوکا نہین چل سکتا وہ خوب جانتا ہے کہ ہر ایک کا اندرونہ کیسا ہے اور ہر ایک جوہر پر اللہ تعالیٰ کا اصطفا اور اجتبا ہونا ہے ممکن ہے کہ سالہا زندگی مین کسی سے صغائر یا کبائر سرزد ہوئے ہون لیکن سچے تعلق اور صاف معاملہ پر کل گناہ بخشدیتا ہے حتی کہ اسے یاد تک نہین دلاتا کہ تجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے ہین نہ اس کو کہین شرمندہ ہونے دیتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا کس قدر احسان اور فضل ہے۔

تمام برکات انسان کو صفائی سے حاصل ہوتی ہین اس کے یہ معنے ہین کہ خدا کی نظر مین وہ صاف ثابت ہوا اور خدا ہی اس کا مقصود ہو۔ جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم ؑ کا قصہ اور دوسرے انبیاء کے حالات بیان کئے ہین غرضیکہ اسیطرح سے انسان برگزیدہ ہوجاتا ہے کہ جب اس مین ضد اور نفسانیت نہ پائی جاوے تب خدا اُسے لعنتی موت سے محفوظ رکھتا ہے اور کامل تعلق پر اس کی سب مرادین پوری کردیتا ہے۔

وہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اپنی ان دو صفات سے وہ ہر ایک حاجت روائی کرتا ہے اگر یہ دونو صفات اس مین نہ ہون تو پھر کچھ بھی نہ ہو مثلاً ایک شخص کریم یعنی سخی تو ہے لیکن اس کے پاس مال نہین ہے کہ کسی کو دے تو وہ کیا دیگا یا ایک شخص مالدار تو ہے مگر فیاض نہین ہے بخیل ہے تو وہ بھی کسیکو کچھ نہ دیگا خدا تعالیٰ مین اسی لئے دونون باتین ہین کہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اسی لئے اس کا وجود بہت مفید اور بابرکت ہے سرمد کا شعر اس موقعہ پر کیا خوب چسپان ہے۔

سرمد گلہ اختصار می باید کرد ـ یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضائے دوست می باید داد ـ یا قطع نظر زیار می باید کرد

اگر ایک شخص بیمار ہو اور طبیب کی پوری اطاعت نکرے تو اُسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا ایک عارضہ دور ہوگا تو دوسرا لگجاوے گا یہی آفتین اور قصور ہین جن مین دنیا مبتلا ہے ان سے پناہ مانگ کر پوری طور پر خدا کا ہوجانا چاہئے پنجابی مین کیا خوب کہا ہے۔

جے توں میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

بہت لوگ ہین جو کہتے ہین کہ کیا ہم مسلمان نہین ہین کیا کلمہ نہین پڑھتے وہ لوگ اصل مین حقیقت سے بے خبر ہین نماز اس کا نام نہین ہے۔ ہم جانتے ہین کہ نماز اور کلمہ مین برکات ضرور ہین مگر ان کو ہی پڑھنا اور سمجھنا ہے جنکو خدا پڑھاوے رسم اور عادت کے طور پر بجالانے سے کچھ نہین بنتا۔ نماز وہ ہوتی ہے جس مین خدا سے پیوند ہوا اور انسان جان لے کہ میرے اندر تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اُسے خبر ہو کہ چند گذشتہ سالون مین جو کچھ مین تھا اب وہ نہین ہون ابدال ایسے ہی لوگون کا نام ہوتا ہے جو اپنے اندر تبدیلی کرین حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت مین مومنین کے حالات بدلتے رہین گے اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مومنون سے دو جنت کا وعدہ کیا ہے ایک دنیا کی اور ایک آخرۃ کی پس جبکہ مومن کی حالت جنت مین بدلتی رہیگی تو اس دنیا مین بھی جو جنت اُسے ملتی ہے اس مین تبدیلی اس کی حالت کی ہوتی رہنی چاہئے اسی لئے اُسے ایک رعب دیا جاتا ہے اور نفس امارہ کے جذبات سے روکا جاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم ؑ کے لئے آگ کو **برداً وسلاماً** کردیا ایسے ہی اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ نفس کامل ہوجاوے جب تک تبدیلی محسوس نہ کرے تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے✦

ہر ایک کام خدا کے لئے ہونا چاہئے

دنیا کے ساتھ دین جمع نہین ہوسکتا دیکھو ایک شخص جائداد پیدا کرتا ہے باغ باغیچہ لگاتا ہے بڑی بڑی عمارتین بناتا ہے اور پھر اولاد کی طلب ...... صرف اس لئے کرتا ہے کہ کوئی ان چیزون کا وارث ہو اس کمبخت کو اتنی خبر

نہیں کہ تیری اپنی قسمتی زندگی جب ختم ہو چکی اور تو مر گیا تیرا قصہ تو دنیا سے فیصلہ ہو گیا خواہ کچھ ہی ہو تو تو واپس نہیں آسکتا قرآن شریف سے ثابت ہے کہ نہ مومن مر کر جنت سے واپس آتے ہیں اور نہ کافر دوزخ سے۔

حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون

تو کافروں کے نہ آنے کا ثبوت ہے اس میں لفظ اھلکنھا عذاب پر دلالت کرتا ہے اور اہل جنت کے لئے ہے۔

لا یبغون عنھا حولا

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام بھی کسی صورت میں واپس نہ آویں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یحیی کے ساتھ معراج میں دیکھا ہے اب یحیی تو فوت ہو کر جنت میں چلے گئے کیا اُس مردے کے ساتھ یہ زندہ بیٹھے ہوئے تھے پس ایسی صورت میں جب کہ ہر ایک دنیا سے جاویگا اور ہم بھی جاوینگے تو قصہ تمام کر کے جاوینگے پھر ہمیں کیا فکر کہ ہمارے املاک کون لیگا اور گدی پر کون بیٹھیگا اسی کا نام دنیا ہے اور یہ دین کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہاں ایک صورت ہے کہ جس سے بعض باتیں دین میں داخل ہو سکتی ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے۔

یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا

مسکین۔ جیسے باپ بوڑھا ہو گیا ہی چل پھر نہیں سکتا تو اس کے ساتھ احسان کی نیت سے سلوک کرنا اور اس کو کھلانا

یتیم۔ جیسے بچہ کہ اس کے ماں باپ نہ ہوں تو وہ کیا کر سکتا ہے اُسے نیک و بد کی کوئی سمجھ نہیں نہ کپڑے وغیرہ اور طہارت کا انتظام کر سکتا ہے تو بچوں کی پرورش گویا یتیموں کی پرورش ہے۔

اسیر۔ جیسے بیوی کہ اگر اس کے حقوق کما حقہٗ ادا نہ کئے جاویں تو وہ ایسا قیدی ہوا جس کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ یعنی خدا کے حکم سے سب کی خدمت اور پرورش کرے اور بذات خود الگ رہے اولاد کے لئے اس کی یہ نیت ہو کہ

واجعلنا للمتقین اماما

یعنی نیک بخت دیندار اولاد ہو کہ اس کو بعد اس کے حق میں دعا کرے (اور اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہو) مگر سوچکر دیکھو کہ کتنے ایسے ہیں جو اس نیت اور ارادہ سے اولاد کی خواہش کرتے ہیں اور تہجد کے وقت جھکر خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اے مولا تو ایسی اولاد دے جو متقی ہو تیری راہ میں جان دینے والی ہو۔ بعض کو تو خبر ہی نہیں کہ اولاد طلب کیوں کرنی چاہیئے اور اکثر صرف مال جائداد کے لئے طلب کرتے ہیں حالانکہ صرف یہ چاہیئے دین کی خادم ہو اور بیوی بھی اس نیت سے کرے کہ اس کے ذریعے سے اولاد ہو کر خادم دین ہو اور نفس کے جوشوں اور جذبات سے بچانے والی ہو اور رحم اور شفقت کی نظر سے یہ نیت بھی ہو سکتی ہے کہ ان کے لئے کچھ املاک چھوڑ جاؤں تاکہ ضائع نہ ہوں اور دربدر بھیک مانگتے پھریں یا افلاس سے تنگ آ کر تبدیل مذہب نکر لیں اور اگر ان نیتوں سے باہر جاتا ہے تو دین سے باہر جاتا ہے اور ایمان کو تاریکی میں رکھکر اس کے ثمرات اور برکات سے بے نصیب رہتا ہے ہر ایک حرکت قول اور سکون سب کچھ خدا کے لئے ہونا چاہیئے کھانے پینے۔ عمارتوں کے بنانے اُٹھنے۔ بیٹھنے چلنے پھرنے اور ہر ایک فعل میں خدا ہی مدنظر ہو تو سب کاروبار عبادت میں داخل ہوں گے اور جب مقصود اور نیت اور ہو تو پھر انسان مشرک ہو جاتا ہے اس لئے چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے کاروبار پر نظر ڈالکر دیکھتے رہو کہ تمہارا رجوع خدا کی طرف ہے کہ نہیں۔

اصل میں صید نزدیک است دور انداختہ والی بات ہے کہ بات تو بذات خود بہت تھوڑی ہوتی ہے مگر بدقسمت انسان اُسے لمبی بنا کر خود دور ڈالتا ہے

انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک کاروبار میں تبتل الیہ تبتیلا کا مصداق ہو یعنی ہر ایک کام کو اس طرح سے بجا لاوے گویا وہ خود اس میں نفسانی حظ کوئی نہیں رکھتا صرف خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی وجہ سے بجا لا رہا ہے اور اسی نیت سے مخلوق کی حقوق کو ادا کرنا دین ہے ہر ایک بات اور کام کا آخری نکتہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی ہونی چاہیئے اگر دنیا کے لئے ہے تو خدا کا غضب کماتا ہے حضرۃ ابراھیم کی بھی اولاد ہوئی مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سوائے دین کے کسی اور مطلب کے لئے تھی۔ اصل اسلام اسی کا نام ہے کہ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت کہدیا تھا ویسے ہی اطاعت اللہ تعالےٰ کی کی جاوے اور کسی غیر کو اس میں شریک نہ کیا جاوے نفس اور شیطان کے جذبات سے اپنے آپ کو الگ کیا جاوے حتی کہ جان دینے تک دریغ نکرے ورنہ وہ مسلم نہ ہوگا خدا کا منشا ہے کہ اس کی پیدا طاعت کی جاوے اور وہ یہی ہے کہ جان کا بھی خیال نہ ہو اس کے بعد پھر اور کیا ہے اگر یہ نہیں تو آخر ایک حد تک جا کر اس کا جوش طاعت ٹھہر جاویگا لیکن اگر اس نے جان بھی اس کی نذر کر دی ہوئی ہے تو اس نے گویا کوئی حد اطاعت کی اپنی طرف سے مقرر نہیں کی صحابہ کرام میں بھی یہی بات تھی خدا تعالیٰ اسکا تذکرہ فرماتا ہے کہ ان میں سے بہتوں نے جان دیدی اور بعض ابھی تک منتظر ہیں۔ تو ناگہانی آفات سے بچنے کے لئے یہ چند کلمات ہیں لیکن یاد رہے کہ اعمال میں ظلم کا حصہ ہرگز نہ ہو اگر یہ ہوگا تو قہر الٰہی سخت شے ہے بڑی بڑی قومیں گذری ہیں آخر ظلم کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے قہر نے ان کو ہلاک کر دیا ناقص ایمان انسان کو قہر الٰہی سے نہیں بچا سکتا اس سے بچنے کے لئے کامل ایمان کی ضرورت ہے اگر وہ ہو تو پھر ادعونی استجب لکم اس کا وعدہ ہے جماعت کو چاہیئے کہ ایسے وقت میں دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ شماتت اعدا سے بچا وے اور جہاں تک ممکن ہو صغائر و کبائر سے بچیں ایسا نہ ہو کہ پھر گناہ کا وبال ان پر پڑے یہ غفلت کی زندگی بھی ایک گناہ ہے ایک گناہ وہ ہوتے ہیں کہ عالم شباب میں ہوتے ہیں اگر ان کے بعد انسان کی عمر پائی اور پھر بھی باز نہ آیا تو یہ بہت ہی بری بات ہے گناہ بہت بری شے ہے جس قدر امراض جسمانی ہیں شاید اتنے ہی گناہ بھی ہیں۔ اور امراض کی طرح بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کی جزو ہوتے ہیں لیکن اگر خدا کے آگے متواتر استغفار کرتا رہیگا اور گناہ سے راضی نہ ہوگا تو امید ہے کہ وہ اس کے قلب پر سکینت نازل کریگا جب خدا راضی ہوتا ہے تو خود بخود کوئی بات دل میں پڑ جاتی ہے جو اس کو امن میں لے آتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اسکا وعدہ ہے۔ دعا جیسی کوئی شے نہیں ہے میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے ہاں بعض فقیر آتے ہیں ان میں سے بعض ایسے اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس قدر شور ڈالتے ہیں کہ آخر ان کو دینا ہی پڑتا ہے تو خدا تو بندوں سے بھی بہت رحیم ہے۔ دعا قبول کروانے کے لئے ضروری بات ہے کہ دعا سے باز نہ آوے۔

کونسی دعا کرنی چاہیئے

انسان کی ضرورتوں اور خواہشوں کی تو کوئی حد نہیں اور بعض لوگ انہی کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ان کو خدا کو راضی کرنے اور گناہ سے بچنے کی دعا کا موقعہ ہی نہیں پیش آتا لیکن اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے لئے جو دعا کی جاتی ہے وہ جہنم ہے۔ دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہیئے باقی جتنی دعائیں ہیں وہ خود اس کے اندر آجاتی ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم بڑی دعا ہے صراط مستقیم گویا خدا کو شناخت کرتا ہے اور انعمت علیھم کل گناہوں سے بچتا ہے اور صالحین میں داخل ہوتا ہے اگر ایک آدمی با خدا ہو تو سات پشت تک خدا تعالےٰ اس کی اولاد کی خبر گیری کرتا ہے جب یہ بات ہے تو سوچکر دیکھو کہ اور باتوں کی دعا کی ضرورت ہی کیا ہے کان ابوھما صالحا جو

سورہ کہف مین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون لڑکے بذاتِ خود صالح نہ تھے ان کا باپ صالح تھا اسی کی برکت سے خدا تعالےٰ ان کا کفیل ہوا تھا۔ دعا ایسی کرنی چاہیئے کہ نفس امارہ گداز ہو کر نفس مطمئنہ کی طرف آجاوے اگر وہ اہدنا الصراط المستقیم (جیسے کہ معنے مذکور ہوئے) طلب کرتا رہیگا تو دوسری جو اسے ضرورتین ہین جن کے لئے وہ دعا چاہتا ہے وہ خدا خود پوری کر دے گا شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہین کہ اگر اسے بیوی کی ضرورت ہے تو وہ بھی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہی حالات کا ذکر کرتے ہین غرضیکہ خدا اس کا کفیل مثل مان باپ ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا متولی اور کفیل ہو تو کس قدر مزے کی بات ہے

مسائل

سوال ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا درست ہے۔ کہ نہین۔

جواب۔ ہرگز نہین۔

سوال۔ قرآن شریف مین جو آیا ہے کہ خدا کی راہ مین جو مارے گئے تم ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہین

جواب۔ اس سے یہ تو ثابت نہین ہوتا کہ وہ تمہاری آواز بھی سنتے ہین بٹالہ مین جو لوگ زندہ موجود ہین کیا تم اگر ان کو یہان سے بلاؤ تو آواز دیوین گے ہرگز نہین اگر مردہ کو آواز دو تو وہ بھی جواب دیگا معلوم ہوا وہ بھی نہین سنتا بغداد مین جا کر شیخ عبدالقادر صاحب کو مزار پر آواز دیکر دیکھلو کیا جواب دیتے ہین؟ ہان خدا کو کامل ایمان کے ساتھ بلاؤ تو وہ جواب دے گا اگر قبرون مین پڑے ہوئے مردے بھی سنتے ہین تو بلا کر دکھاؤ +

سوال۔ خدا جو فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہین۔

جواب۔ اگر زندہ کہتا ہے تو اپنے نزدیک کہتا ہے نہ کہ ہمارے تمہارے نزدیک۔ اور زندگی مین یہ کوئی لازمی امر نہین ہے کہ قوت سماع اور حاضر ناظر ہونا ان کا ثابت ہو ہم زندہ ہین لیکن لاہور کی آواز نہین سن سکتے اگر وہ بھی اسیطرح حاضر ناظر اور دعا کے سننے والے اور مرادون کو پورا کرنیوالے ہین تو خدا اور انمین فرق کیا ہوا۔

جاے شرم ہے کیا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخ عبدالقادر سے کم ہین جو یہ فضیلت صرف شیخصاحب کے لئے تجویز کیجاتی ہے یا ابوبکر یا عمر کیون نہین کسی ایک کی تخصیص تو شرک بنا دیتی ہے دنیا مین اسلام اس لئے آیا ہے کہ توحید پھیلاوے اگر شیخ عبدالقادر کو قرب حاصل ہوا تو توحید سے ہوا اگر وہ غیراللہ کو پکارنے والے ہوتے تو مقام قرب سے گرائے جاتے انہون نے کامل طاعت کی تو درجہ پایا +

سوال۔ مردون کو کن کن باتون کا ثواب پہونچتا ہے

جواب۔ حدیث سے ثابت ہے کہ طعام کا ثواب اور دعا کا بھی پہونچتا ہے قرآن شریف کی تلاوت کی نسبت میری نظر سے نہین گذرا۔ ہان جو قرآن شریف پر عامل ہوگا اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔

سوال۔ مردہ کا ختم وغیرہ جو کرایا جاتا ہے یہ جائز ہے کہ ناجائز

جواب اس کا کوئی ثبوت نہین ہے صرف دعا اور صدقہ میت کو پہونچتی ہے مومن کو چاہیئے کہ نماز پنجگانہ ادا کرے اور رکوع سجود مین میت کے لئے دعا کرے یہ طریق نہین ہے کہ الگ کلام پڑھکر بخشے +

اب دیکھو لعنت کا کلام منقول چلا آتا ہے کسیکا حق نہین ہے کہ اپنی طرف سے معنے گھڑ لے ایسے ہی آنحضرت صلعم سے جو امر ثابت ہو اس پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ اپنی من گھڑت پر

سوال السلام علیکم یا اہل القبور جو کہا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہین +

جواب۔ دیکھو وہ سلام کا جواب وعلیکم السلام تو نہین دیتے۔ خدا تعالےٰ وہ سلام (جو ایک دعا ہے) ان کو پہونچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہین اس مین ہوا ایک واسطہ ہے لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہین لیکن السلام علیکم مین خدا تعالےٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے اسیطرح درود شریف ہے کہ ملائکہ آنحضرت صلعم کو پہونچا دیتے ہین +

سوال۔ ختم کی ریوڑیان وغیرہ لیکر کھانی چاہئین کہ نہ

جواب ختم کا دستور بدعت ہے شرک نہین ہے اس لئے کھانی جائز ہے لیکن ختم دینا دلوانا ناجائز ہے اور اگر کسی پیر کو حاضر ناظر جان کر اس کا کھانا دیا جاتا ہے وہ ناجائز۔

سوال۔ یہ جو لکھا ہے کہ مدینہ جا کر شیخ عبدالقادر رح نے یا حبیب اللہ خذ بیدی کہا

جواب۔ اول تو اس کی سند کیا پھر بعض وقت اہل اللہ کو مکاشفہ ہوتا ہے اس مین خدا تعالیٰ اہل قبور سے باتین کرا دیتا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہوتا ہے۔

سوال۔ اگر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے تو جائز ہے کہ نہین +

جواب۔ حدیث شریف مین اس کی بہت تاکید ہے بلکہ لکھا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہین اگر جہری نماز ہے تو امام کے اوقاف مین پڑھ لیوے اور خفی ہے تو پیچھے پڑھ سکتا ہے اگرچہ نہ پڑھنے کو بھی جائز کہا ہے لیکن میرا مذہب تو یہی ہے سورہ فاتحہ ضرور امام کے پیچھے پڑھ لے

۲۸ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

تدبیر و توکل

تدبیر اور توکل پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وفی السماء رزقکم وما توعدون سے ایک نادان دہوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلہ کو باطل کرتا ہے حالانکہ سورہ جمعہ مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کہ تم زمین مین منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کی تلاش کرو۔ یہ ایک بہت ہی نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو اور دوسری طرف توکل بھی پورا ہو اور اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقعہ ملتا ہے (بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہین اور بعض خدا تعالےٰ کے عطا کردہ قوے کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہین) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کو جاتے تو طیاری کرتے گھوڑے ہتیار بھی ساتھ لیتے بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہ پہن کر جاتے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے حالانکہ ادھر خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا واللہ یعصمک من الناس بلکہ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تجویز فرمایا کہ اگر شکست ہو تو آپ کو جلد مدینہ پہونچا دیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ قوی الایمان کی نظر استغناء الٰہی پر ہوتی ہے اور اسے خوف ہوتا ہے کہ خدا کے وعدون مین کوئی ایسی مخفی شرط نہ ہو جسکا اسے علم نہ ہو۔

جو لوگ تدابیر کے سلسلہ کو بالکل باطل ٹھہراتے ہین ان مین ایک زہر یلا مادہ ہوتا ہے ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اگر بلا آوے تو دیدہ و دانستہ اس کے آگے جا پڑین اور جس قدر پیشہ والے اور اہل حرفت ہین وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جاوین۔

حل مسائل۔

ایک شخص نے چند مسائل دریافت کئے وہ اور ان کے جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دئے۔ ان کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

سوال۔ میت کے قل جو تیسرے دن پڑھے جاتے ہین ان کا ثواب اُسے پہونچتا ہے یا نہین +

جواب۔ قل خوانی کی کوئی اصل شریعت مین نہین ہے صدقہ دعا اور استغفار میت کو پہونچتی ہے ہان یہ ضرور ہے کہ ملاؤن کو اس سے ثواب پہونچ جاتا ہے سو اگر اسے ہی مردہ تصور کر لیا جاوے (اور واقعی ملان لوگ روحانیت سے مردہ ہی ہوتے ہین) تو ہم مان لین گے +

ہمین تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتون پر امید کیسے باندھ لیتے ہین دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس مین ان باتون کا نام تک نہین صحابہ کرام

بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔

ایک طریق **اسقاط** کا رکھا ہے کہ قرآن شریف کو چکر دیتے ہیں یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے انسان خدا سے سچا تعلق رکھنے والا نہیں ہو سکتا جب تک سب نظر خدا پر نہ ہو۔

سوال - ایک عورت تنگ کرتی ہے کہ سودی روپیہ لیکر زیور بنا دو اور اس کا خاوند غریب ہے۔

جواب - وہ عورت بڑی نالائق ہے جو خاوند کو زیور کے لئے تنگ کرتی ہے اور کہتی ہے کہ سود لیکر بنا دے پیغمبر خدا صلعم کو ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا اور آپکی ازواج نے آپ سے بعض دنیوی خواہشات کی تکمیل کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ان کو یہ فقیرانہ زندگی منظور نہیں ہے تو ان کو کہدے کہ آؤ تم کو الگ ... کر دوں۔ انہوں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بادشاہ ہو گئیں وہ صرف خدا کی آزمائش تھی۔

سوال - ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔

جواب - یہ عورت کا حق ہے اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہئے پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر بخش دیتی ہیں یہ صرف رواج ہے جو مروّت پر دلالت کرتا ہے۔

سوال - اور جن عورتوں کا مہر مچھر کی دو من چربی ہو وہ کیسے ادا کیا جاوے۔

جواب - لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا اس کا خیال مہر میں ضرور ہونا چاہئے خاوند کی حیثیت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی حیثیت ۱۰ روپے کی نہ ہو تو وہ ایک لاکھ کا مہر کیسے ادا کریگا اور مچھر کی چربی تو کوئی مہر ہی نہیں یہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا میں داخل ہے۔

سوال - میت کے لئے فاتحہ خوانی کے لئے جو بیٹھتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔

جواب - یہ درست نہیں ہے بدعت ہے آنحضرت صلعم سے یہ ثابت نہیں کہ اسطرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔

۶ مارچ ۱۹۰۶ء بوقت شب

چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر در بارہ تزکیہ نفس و اصلاح اخلاق فرمائی جو اس قابل ہے کہ بہت توجہ سے پڑھی جاوے اور اس پر عمل درآمد کے لئے اپنے اور دوسرے بھائیوں کے لئے دعا کی جاوے

دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح سے دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے طیار رہو۔

گناہ کیا ہے گناہ اسی بات کا نام ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو ہدایتیں اپنے بندوں کو قرآن شریف کے ذریعہ سے دی ہیں ان کے برخلاف کرنا۔ دلیری سے اس کی احکام کو توڑنا شوخی اور شرارت سے اس کی خلاف ورزی کرنی۔ یہی گناہ ہے۔ جب ایک بندہ دیدہ دانستہ گناہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بہت ہی ناراض ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ گنہگار دوزخ میں پڑے بلکہ دنیا میں بھی طرح طرح کے عذاب اسے بھوگنے پڑتے ہیں۔ دیکھو اگر دنیا کے ایک ادنیٰ حاکم کی خلاف ورزی کرو تو پکڑے جاتے ہو اور سزا کے مستحق ہوتے ہو۔ لیکن تاہم اس حاکم دنیاوی کی گرفت سے تم اس طرح نجات بھی پا لیتے ہو کہ کسی دوسرے حاکم کی عملداری میں بھاگ جاؤ مثلاً اگر انگریزوں کے ملک میں کوئی خلاف ورزی کرکے فرانس کے ملک میں چلا جاوے تو انگریز اسے سزا نہیں دے سکتے لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت سے تم کہیں دوسری جگہ جاکر اپنی جان نہیں بچا سکتے کیونکہ یہ سب زمینیں اور آسمان اسی کی ہیں اور کوئی دوسرا آسمان اور زمین ایسا نہیں بنا سکتا کہ وہاں تم کو پناہ مل سکے اس لئے انسان کو چاہئے کہ خدا سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔

دکھ اور مصیبت کے دو اقسام

گناہ بہت بڑی شے ہے عادۃ اللہ اسیطرح چلی آتی ہے کہ شوخی سے اللہ تعالیٰ کو غضب آتا ہے اس لئے دکھ کے دو قسم ہوتے ہیں

ایک تو وہ جن پر انسان صبر نہیں کر سکتا مثل بکری کے ذبح ہوتی ہے اور کوئی پناہ اسے نہیں ملتی وہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (ما اصابکم من مصیبۃ الا بما کسبت ایدیکم) دوسرا وہ دکھ جس میں انسان کو تسلی ملتی ہے اور اسے صبر کی توفیق دی جاتی ہے فرشتے تسکین کے ساتھ اس پر نازل ہوتے ہیں اس قسم کے دکھ نبیوں کو بھی ہوتے ہیں اور وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں جس کی طرف اشارہ کرکے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف (الخ)۔ جب تک انسان زندہ ہے شیطان اس کی تاک میں لگا ہوا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس سے نیک عمل نہ ہونے دیوے وہ انسان کو دھوکہ دیتا ہے فریب دیتا ہے لیکن یاد رکھو کہ مرنے کے ساتھ عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اس وقت تم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرو کسی طرح سے خدا کو راضی نہ کر سکو گے اور بدعملی کا برا انجام ہمیشہ بھگتنا پڑیگا جس کی کوئی میعاد مقرر نہیں خوش قسمت وہ انسان ہے جسکو ایمان ملے اور وہ جان لیوے کہ خدا کی ناراضگی ایک جہنمی زندگی ہے خدا کی رضامندی کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ بہت سا مال و دولت مل جاوے بلکہ یہ کہ شیطان کے حملے سے انسان اپنے ایمان کو بچا لیوے۔ اس کے لئے چاہئے کہ دعا کرو یہ کوئی آسان بات نہیں ہے جو تم کو یونہی حاصل ہو جاویگی جب تک خدا تعالیٰ توفیق نہ دے اس لئے اسی سے دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ جو امور تیری مرضی کے خلاف ہیں تو ان سے ہمیں بچا اور اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخش کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اسے ملتی ہے اور جس سے لاپرواہی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

گناہوں کا علم کیسے ہو

بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے نابینا کی طرح ہوتی ہے عوام تو در کنار لکھے پڑھے عالموں فاضلوں کو بھی گناہ کا علم نہیں ہوتا اگرچہ وہ سو سو سال کی عمر پاویں گناہ کا پتہ ہمیشہ ٹٹولنے اور جا بجا دیکھنے سے لگتا ہے بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں۔ جیسے حسد۔ بغض تکبر ریا عجب وغیرہ ان کو برے اخلاق کہا کرتے ہیں اور انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا لیکن یاد رکھو کہ صرف شیطان ہی میں تکبر نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنی بھائیوں سے تکبر کرتے ہیں ان برے خلقوں کا جو انسان کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں علم نہیں ہوتا۔ جب تک ان کو انسان خود نہ ٹٹولے اور تلاش کرے۔ مثلاً ایک غصہ ہے کہ جب انسان کرتا ہے تو کہاں تک اس کی نوبت پہنچتی ہے پھر حسد ہے کہ کسی کو یا دوسرے کی مال و دولت کو دیکھ کر انسان کڑھتا ہے اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس یہ نہ ہو پھر ایک بخل ہے کہ مسلمانوں کو ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ ہمسایہ کی ہمدردی اور اس پر رحم نہیں کرتا۔ دنیا سے محبت کرکے اپنے قویٰ اور مال سے دوسروں کو آرام نہیں پہنچاتا۔ غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا چاہیئے۔

اور صرف گناہ سے بچنا تو ایک ادنےٰ بات ہے چاہئے کہ ان سے بچکر نیکی اور اطاعت اور عبادت میں کوشش کرو تب برکت سے دل بھریگا اس کی مثال ایسی ہے کہ جس کپڑے کو گند

لگا ہوا ہے دانت درد سے ... وہ کر جلن کا تو ن چھوڑ دینا کوئی بڑی بات نہیں تم بہ صاف کر کے اسے معطر کرتا اور عمدہ طرح سے رکھنا جس سے دوسروں کو فائدہ پہونچے اور ان کو خوشنما نظر آوے یہ عمدہ بات ہے ایسے ہی دل کو ہر ایک قسم کے اخلاق رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگانا چاہئے کہ اندر سے خوشبو آوے جب تک یہ حالت نہ ہو کسی قسم کا شکوہ خدا سے نکرنا چاہئے اور اس بات پر نازاں نہ ہونا چاہئے کہ میں گناہ نہیں کرتا۔ مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی نہیں اس کے لئے دیکھو تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء کی)

کار آمد وجود بننے سے خدا برکت دیتا ہے

بہت ہیں کہ وبا سے مرتے ہیں اور خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ بار بار فرماتا ہے کہ خشک ہونٹوں کا اقرار کوئی شے نہیں ہے۔ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں ... ایک کار آمد وجود ثابت کرنا چاہئے۔ ایک بکری تمہارے گھر میں ہو اور عمدہ دودھ دیوے جس سے تمہارے بال بچے پرورش پاتے ہوں تو تمہارا دل اس کے ذبح کرنیکو کبھی نہیں چاہتا لیکن اگر وہ تمہارے کام کی نہیں رہی اور کوئی فائدہ تم کو اس سے حاصل نہیں ہوتا تو تم اسے ذبح کرو گے اس میں کوئی دریغ نہ کرو گے پس ایسا ہی یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کی راہ میں نیکی کرنیوالا۔ دوسروں کو نفع پہونچانیوالا نہ ہو تب تک خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے اور وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہے جو دودھ نہیں دیتی۔ اسی لیے اپنے وجود کو خدا کے کام میں لگاؤ اس کی عبادت کرو اور اس کی رضامندی کے لئے بندوں کو آرام پہونچاؤ۔

زبانی تلاوت اور وظائف کار آمد نہیں جب تک عمل نہ ہو

بعض آدمی صرف زبان سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہتے ہیں اور پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہم تو ایک ایک سو دفعہ ہر روز پڑھتے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا ان سے کوئی پوچھے کہ خدا نے تم کو انسان بنایا ہے نہ کہ طوطا بنایا ہے اگر انسان ہو تو سمجھکر پڑھو اور اس کے معانی پر غور کرو نہ یہ کہ طوطے کی طرح پڑھتے تو رہے لیکن سمجھا ایک حرف بھی نہیں۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے کلمات کے تکرار کرنے میں برکت نہیں ہوتی جب تک دل بھی اس کے ساتھ نہ ہو خواہ قرآن ہی کیوں نہ پڑھتا ہو خواہ کلمہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر طوطے کی طرح پڑھتا ہے اور سمجھکر اس پر عمل در آمد نہیں کرتا تو کچھ برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ صرف قول ہوگا حالانکہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں بار بار فرماتا ہے کہ عمل صالحہ کرو۔ بعض نادان فخر کیا کرتے ہیں کہ آج ہم نے سارے دن میں ایک قرآن ختم کیا ہے اس سے کوئی پوچھے کہ فائدہ کیا ہوا زبان سے تو تونے کام کیا لیکن باقی اعضاء کو بیکار و ناکارہ بنا دیا گیا وہ فضول اور بیکار بنائے گئے ہیں اسی لئے بعض قرآن پڑھنے والوں پر لعنت ہوتی ہے کہ ان کی تلاوت قرآن صرف قول ہی قول ہوتی ہے اور اعمال اس کے مطابق نہیں ہوتے۔

گورنمنٹ نے تعزیرات ہند بنائی ہے اگر اسے کوئی ہر روز پڑھ چھوڑا کرے اور عمل درآمد نکرے غبن کرتا ہو۔ رشوہ وغیرہ برابر لیتا رہے تو کیا اس کی گرفتاری کے وقت یہ عذر کام آویگا کہ میں تعزیرات ہند روز پڑھ لیا کرتا تھا بلکہ اسے اور زیادہ سزا ملے گی کہ باوجود علم کے اس نے برا کیا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے کام لینا کام نہ آویگا اس لئے اپنے آپکو دکھ دو تکلیف دو اور خدا کو راضی کرو تو وہ تمہاری عمر بڑھا دیگا وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ جو چیز لوگوں کو فائدہ رسان ہوتی ہے خدا اسے زیادہ دیر زمین میں رکھتا ہے کوئی زمیندار اپنے بیل کو ذبح نہیں کرتا جب تک وہ ناکارہ نہ ہوجاوے۔ جب وہ کام کا نہیں رہتا تو آخر زمیندار کہنے لگتا ہے کہ دو چار روپے کھال ہی کے آجاویں گے گوشت بھی کام آجاویگا اسیطرح جب انسان خدا کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا تو وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوجاتا ہے۔ کیا تم ہے گھر کی اچھی چیزوں کو باہر پھینک دیتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ سونا چاندی وغیرہ بیش قیمت اشیاء کو کیسے سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو لیکن ایک چوہا مرا ہوا نظر آوے تو اسے فوراً پھینک دو گے اسیطرح خدا اپنے نیک بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور بیجز لی کی موت نہیں دیتا با برکت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عزیزوں سے سلوک کرو۔ شریکوں کی زمینیں نہ دبا کر چھوڑو مقدمے نکرو۔ جھوٹی گواہی نہ دو ان باتوں سے دل پاک رہیگا اور برکت دی جاویگی اور ولی کہلاؤ گے

اخلاقی اصلاح بہت مشکل ہے

اخلاق کی اصلاح کرنا بہت مشکل ہے

ایک خونی کو خون ترک کردینا آسان ہے اور چور کو چوری چھوڑ دینا سہل ہے لیکن غصہ والے کو غصہ اور تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہے۔ دوسرے کو حقیر نہ جاننا۔ اپنے آپ کو چھوٹا خیال کرنا اور جو خدا کی عظمت کے واسطے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دیگا تو خدا اسے خود بڑا کر دیگا جس قدر اولیا گذرے ہیں اول انہوں نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی کی طرح جانا تب انجام یہ ہوا کہ اولیاء ہو گئے دوسرے کو چھوٹا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا یہ بھی ایک شرک ہے۔

تکبر کے اقسام

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے بعض وقت دوسرے کو آنکھوں سے گھور کر دیکھتا ہے۔ اس کے بھی یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر جانتا ہو پھر زبان کا تکبر ہے سر کا تکبر ہے پاؤں کا تکبر ہے ان سب تکبروں سے بچنا چاہئے صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے جو جن ہوتے ہیں وہ سب نکل جاتے ہیں آخری جن تکبر ہے جو سب سے آخر نکلتا ہے بعض وقت دولت کا تکبر ہوتا ہے کہ دوسروں کو کنگال خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض وقت خاندان کا تکبر ہوتا ہے ایک عورت سیدانی تھی اسے پیاس لگی دوسری عورت کے گھر جاکر کہنے لگی کہ پانی دو لیکن پیالہ دھو کر دینا کیونکہ امتی ہو اور ہم سید ہیں یہ بھی تکبر ہوتا ہے بعض وقت ایک بھائی کا عیب دیکھکر اس کی پردہ پوشی نہیں کرتا بلکہ اس کے ایک ایک لفظ کی اصلاح علانیہ کرتا ہے یہ بھی تکبر ہوتا ہے ان سب سے بچنا خوب ہے اور اسیوقت خدا کی برکت نازل ہوتی ہے جب تک یہ نہیں تو نہ برکت ہے اور نہ خدا تعالےٰ متکفل ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ یہ سامنے دیوار ہے اگر اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ سوئی سے کر دو تو ان سے وہ روشنی حاصل نہ ہوگی جو کہ ایک بڑے سوراخ سے اندر آویگی اور کل مکان کو منور کر دے گی ایسے ہی جب تک تم سچے مسلمان ہوکر تبدیلی اخلاق سے ایک بڑا سوراخ دل کے اندر نہ کرو گے تو خدا کا نور داخل نہ ہوگا اور اسیوقت تمام وعدے قرآن شریف کے جو کہ استجابت دعا وغیرہ کے ہیں سب پورے ہوں گے ✦

بعض وقت انسان شکایت کرتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی اس کی حالت اصل میں اس بیمار کی ہوتی ہے جو کہ نسخہ لے کر ابھی صحت تو پائی نہیں ہوتی اور بجائے اس

نے نونے مین طاقت آتی ہے لیکن شکایت کرنا ہے کہ مین چل پھر نہین سکتا فلان فلان اشیا کھانہین سکتا پس جب حالت مین ابھی وہ اس قابل نہین ہوا کہ اس کی دعا قبولیت کی حد تک پہونچ جاوے تو اسے شکایت کا کیا حق۔ اصل بات یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ایک سوئی کے ناکے مین سے نکلنا ہوتا ہے۔ لیکن جب تک یہ (نفس) موٹا ہے تب تک اس مین سے کیسے نکل سکتا ہے ہان یہ طرح مشکل بھی نہین ہے کہ ہر وقت دعا کرتا رہے دعا سے ہر ایک مشکل حل ہوجاتی ہے تقوی ہی اختیار کرو۔ قرآن شریف غور سے پڑھو اور عمل درآمد کیا کرو یاد رکھو وہ (اللہ تعالے) ہمیشہ افعال سے خوش ہوگا صرف اقوال سے ہرگز نہ ہوگا یہ اس کی عادت ہے جو ابتدا سے چلی آتی ہے خدمت سے انسان بھی خوش ہوتا ہے اور خدمت ہی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے جس وقت اللہ تعالے دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کرتا ہے اور میرے لئے مخلوق پر شفقت کرتا ہے تو اس وقت اس پر فرشتے نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان مین فرق کرتا ہے۔

گناہ کو چھوڑنیکا طریق

ہر ایک بدی اور گناہ اپنی کوشش سے اگر دور کرنا چاہو تو کبھی دور نہ ہوگا جب تک خدا تعالی توفیق نہ دیوے اس لئے چاہیئے کہ گناہون کو یادداشت مین رکھو اور رات دن ان کو دور کرنیکی کوشش کرو اگر ان کا باعث صحبت بد ہے تو اسے ترک کرو اگر بدخلقی ہے تم جیسے ہر ایک مرض کا ایک سبب ہوتا ہے پس جب تم ان اسباب کو ترک کروگے جس سے گناہ ہوتا ہے تو گناہ خود بخود چھوٹ جاویگا بعض وقت اس مین عاجز بھی آجاتا ہے اور چھوڑنا چاہے تو بھی اس سے نہین چھوٹتا ایسی صورت مین دعا سے کام لو یاد رکھو جبر مانہ زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے اس سے اتنا تو ہوتا ہے کہ گناہون کا سلسلہ لمبا نہین ہوگا (اس سے یہ مراد نہین ہے کہ نعوذ باللہ خودکشی کرلی جاوے) مگر پوری کوشش اور دعا سے کام لینے سے آخر انسان نجات پا جاتا ہے کیونکہ دعا بھی معمولی شے نہین ہے اصل مین وہ بھی ایک موت ہی ہے۔ جب تک انسان ایک بات کے واسطے پورے طور پر مضطرب ہو اور راتون کو اٹھ اٹھ کر نہ جاگے اور خدا کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے اپنے آپ کو موت تک نہ پہونچا دیوے تب تک دعا نہین ہوتی۔

طریق دعا۔

سب سے ضروری دعا خدا کے سامنے اپنے آپ کو پاک صاف بنانے کی ہے اور اس مین بہت مشقت ہے اگر یہ قبول ہوجاوے اور انسان خدا کی نظرون مین پاک صاف قرار پا جاوے تو دوسری دعائین خود بخود قبول ہوجاوین گی یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دلپر ہوتے ہین جب وہ دور ہوگئے تو پھر دوسرے حجابون کے دور کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت نہین رہتی ہر دعا ایک مجاہدہ چاہتی ہے۔ جو دعا سے دور ہے وہ خدا سے دور ہے جو فقیر اڑ کر بیٹھ جاتے ہین آخر ان کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے (مزگدا بنے خرگدانہ بنے) کہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا تو خدا تو بخیل نہین ہے وہ بڑا رحیم کریم ہے اگر تم اڑ کر اس سے مانگو اور برابر مانگتے رہو اور جو حق مانگنے کا ہے اس طرح مانگو تو وہ کیون نہ دیگا ہان دعا چاہیئے صرف زبان کی بک بک ہی نہ ہو جو لوگ اوپری زبان سے دعا کرتے ہین اور آداب دعا کو انہون نے مدنظر نہ رکھا آخر کار قبولیت کے آثار نہ دیکھکر خدا سے منکر ہوگئے پنجابی کی یہ مثل خوب ہے۔

جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا

(یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اسکو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی چاہیئے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول مرجاوے) دعائین انسان کی جب کمال اضطرار تک پہنچ جاتی ہین تو اس کی قبولیت کے سامان کئے جاتے ہین

خدائی کا جلوہ جس نے دیکھنا ہو وہ دعا بہت کرے

ان آنکھون سے وہ نظر نہین آتا بلکہ دعا کی آنکھون سے نظر آتا ہے کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہوجاتی ہے ویسے ہی انسان پکار پکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہیئے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہوجاوے کہ اس کی ہستی برحق ہے جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل مین صاف ہوگا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل مین مشکل بھی نہین ہے بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونون سے کام لیوے جیسے

ایاک نعبد وایاک نستعین

کے معنون مین (ابھی تھوڑے دن ہوئے) تبلایا گیا ہے نماز پوری پڑھو صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہوجاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ دیا کاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہوجاوین اور دل اخلاص سے بھر جاوے۔ خدا پر بدظنی نکرو وہ تمہارے لئے ان کامون کو آسان کرسکتا ہے (بلکہ کردیا ہے کہ ایک تیرے جیسا مقدس وجود ہم مین مبعوث فرماکر اپنی طرف راہ نمائی کی۔ ایڈیٹر) وہ رحیم کریم ہے۔

باکریمان کارہا دشوار نیست

اگر پیچھے لگے رہوگے تو اسے رحم آہی جاویگا۔

خدایابی سے محروم رہنے کے اسباب

بہت لوگ ہین کہ سیدھی نیت سے طلب نہین کرتے تھوڑا طلب کرکے تھک جاتے ہین۔ دیکھو اگر ایک زمین مین چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہین نکلا تم اسے کیا کہوگے اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہین کہ وہ دو چار دن دعا کرکے کہتے ہین کہ ہمین پتا کیون نہ لگا اور اسطرح ایک دنیا گمراہ ہوگئی ہے۔ وظیفہ اور مجاہدہ کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنیسے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنے نہ پہونچے تو خدا کی ذات سے منکر ہوگئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھکر ٹھگ بن گئے اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالی کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قوے اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفون پر زور لگاتے رہے آخر کار لعنتی ہوگئے۔

گر نہ باشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

اس کے یہ معنے ہین کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہانتک کہ مرجاوے۔

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

کے یہی معنی ہین وہ موت جب آتی ہے تو ساتھ ہی یقین بھی آجاتا ہے۔ موت اور یقین ایک ہی بات ہے غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگون کو خدایابی سے محروم کردیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا راستہ مین چھلکا ملگیا اسی پر راضی ہوگئے اور دوکاندار بن گئے

برگزیدون کو لباس مین ضعیف کو دخل نہین اللہ وہ اظہار پسند کرتا ہین	اطاعت عبادت خدمت مین اگر صبر

سے کام لو تو خدا کبھی ضائع نہ کرے گا اسلام میں ہزاروں ہوئے ہیں کہ لوگوں نے صرف ان کے نور سے ان کو شناخت کیا ہے ان کو مکاروں کی طرح بھگوے کپڑے یا لمبے چوغے اور خاص خاص تمیز کرنے والے لباس کی ضرورت نہیں ہے اور نہ خدا کے راستباز ولی نے ایسی وردیاں پہنی ہیں آنحضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خاص ایسا لباس نہ تھا جس سے آپ لوگوں میں متمیز ہو سکتے بلکہ ایک دفعہ ایک شخص نے ابوبکر رضہ کو پیغمبر جان کر ان سے مصافحہ کیا اور تعظیم و تکریم کرنے لگا آخر ابوبکر رضہ اٹھکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پنکھا جھلنے لگ گئے۔ اور اپنے قول سے نہیں بلکہ فعل سے بتلا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں میں تو خادم ہوں (سبحان اللہ کیا ادب تھا اور ایسے ادب والے کیوں نہ صدیق ہوں) جب انسان خدا کی بندگی کرتا ہے تو اسے رنگدار کپڑے پہننے ایک خاص وضع بنانے اور مالا وغیرہ لٹکا کر چلنے کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگ دنیا کے کتے ہوتے ہیں خدا کے ولیوں کو اتنی ہوش کہاں کہ وہ خاص اہتمام پوشاک اور وردی کا کریں وہ تو خلقت کی نظر سے پوشیدہ رہنا چاہتے ہیں ہاں بعض بعض کو خدا تعالیٰ اپنی مصلحت سے باہر کھینچ لاتا ہے (اپنی الوہیت کا نمونہ دکھلانے) آنحضرت صلعم کو ہرگز خواہش نہ تھی کہ لوگ آپکو پیغمبر کہیں اور آپ کی اطاعت کریں اور اسی لئے ایک غار میں جو قبر سے زیادہ تنگ تھی جا کر آپ عبادت کیا کرتے تھے اور آپکا ہرگز ارادہ نہ تھا کہ اس سے باہر آویں آخر خدا نے اپنی مصلحت سے آپکو خود باہر نکالا اور آپکے ذریعے سے دنیا پر اپنے نور کو ظاہر کیا انبیاء مثلاً عبدالرحمن ہوتے ہیں ان کا کوئی مرشد وغیرہ نہیں ہوتا وہ دنیا سے بالکل فانی ہوتے ہیں وہ ہرگز اپنا اظہار نہیں چاہتے مگر خدا ان کو زبردستی باہر لاتا ہے انسان کیا وہ تو فرشتوں سے بھی اخفا چاہتے ہیں اور ان کی فطرت ہی اس قسم کی ہوتی ہے وہ خدا کے نزدیک زندہ ہوتے ہیں لیکن جن کو دنیا کا خیال ہوتا ہے اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا جانیں وہ خدا کے نزدیک مردار ہوتے ہیں اور ہزاروں قسم کی تصنعات سے ان کو کام لینا پڑتا ہے وہ شیطان ہوتے ہیں ان سے دور رہنا چاہیے وہ لوگ جنکو دیکھکر خدا یاد آتا ہے وہ اور ہیں نہ کہ یہ

پس یاد رکھو کہ زبان سے خدا کبھی راضی نہیں ہوتا اور بغیر ایک موت کے کوئی اس کے نزدیک زندہ نہیں ہوتا جس قدر اہل اللہ ہوتے ہیں سب ایک موت قبول کرتے ہیں اور جب خدا ان کو قبول کرتا ہے تو زمین پر بھی ان کی قبولیت ہوتی ہے پہلے خدا تعالیٰ خاص فرشتوں کو اطلاع دیتا ہے کہ فلاں بندے سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ سب اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی محبت زمین کے پاک دلوں میں ڈالی جاتی ہے اور وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ جب تک ان لوگوں میں سے کوئی .... نہیں بنتا تب تک دنیا اپنا ... اور اس قابل نہیں کہ

ضوابط

(۱) حجم اخبار کا ۱۲ صفحہ ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہاروں کے لئے ازاد ہیں بعض تاریخوں پر کثرۂ مضامین کے لحاظ کر دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں وضع کر لئے جاتے ہیں

(۲) **مضامین** - البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملفوظات حتی الوسع ایک صفحہ کے فاصلہ پر پہنچا تا ہم بصورت نہ حصول تقریروں وغیرہ کے آپکی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علمدرآمد اور ازدیاد معرفت کے لئے یا ودیانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اسکے بعد درس قرآن سے نکات احمدیہ جماعت کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ وغیرہ والبدر کی اشاعت کو ...

(۳) **اوقات اشاعت** - اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاتی ہے کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا -

(۴) **خط و کتابت** - کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے اور جسقدر جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کہ نا...

(۵) **عدم رسید اخبار** - اگر ایک ہی مقام یا اسکے گرد و نواح میں اخبار پہنچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ...

(۶) **تبدیل پتہ** - تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں

(۷) **چندہ سالانہ** پیشگی اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ... پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ... ہوتی ہے .... برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ... جو خریدار ایک دو ماہ بعد ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کراتے ہیں اگر ان کا چندہ بلا تقاضا ...

اس کا قدر کیا جاوے

سچائی کا معیار | یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی برا نہیں ہوا کرتا اس کا ... کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی بالکل سچا ہے اور یہ پیشگوئی تب پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں فریبی مکاروں سے دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی کیونکہ دنیا دنیا سے ملجاتی ہے لیکن جو خدا برگزیدہ کرے اس کی مخالفت ہونی ضروری ہے تجربہ کے بعد ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں اور عقلمند لوگ جان جاتے ہیں کہ اگر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اتنی مخالفت پر کیسے کامیاب ہوتا یہ سب امور (مخالفت وغیرہ) خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندہ کا صبر دیکھتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جنکو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسے بہادر ہیں کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلہ پر ایک دنیا دشمن ہوتی ہے اور پھر یہ غالب آتے ہیں۔ اب جھوٹا تحصیلدار اگر ایک گاؤں میں جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی بھی یہ کہہ کر مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے تو آخرکار وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاویگا کہ میرا پول کھل گیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آجاتے ہیں اور آخرکار بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جاوے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائیگی!

الحکام	فتنہ کی بات نہ کرو شر نہ کرو۔ گالی پر صبر کرو کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی

... سے پیش آؤ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو۔ اور دشمن بھی جان لیوے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونیوالے کو چاہئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔ دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے کسوف ... خسوف اور طاعون کا ذکر کیا کہ ایک آسمانی نشان ہے اور ایک زمینی۔ اور پھر تاکید فرمائی کہ خدا سے معاملہ صاف رکھو - فقط

خدا تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور دوسرے بھائیوں کو ان تمام وصایا پر عمل درآمد کی توفیق عطا کرے

آمین

(ایڈیٹر)

خبروں کے متعلق انتظام

عالیجناب سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار پنشنر رئیس اٹاوہ نے البدر کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے مشورہ دیا ہے کہ اس میں آجکل خصوصیت سے ایک حصہ خبروں کا رکھا جاوے اور جنگ روس و جاپان کے حالات حتی الوسع بسط سے درج ہوں جہاں تک غور کی جاتی ہے آپ کا مشورہ بہت ہی بیش قیمت نظر آتا ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں عام خبروں سے واقفیت حاصل کرنیکا بھی ایک مذاق پیدا ہوگیا ہے اور ہمارے احمدی احباب کو جن کو یہ شوق ہے باوجود ایک مذہبی اور دینی غیرت رکھنے کے پھر بھی ایسے اخبار خریدنے پڑتے ہیں جن میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات پر سفاہت سے نکتہ چینی کی ہوئی ہوتی ہے اور اگر احمدی

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طبِ روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طرق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزاۃ کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو بدایات آئین درج ہین انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان اور زمین قلابے ملادئے ہین اور اسکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیۂ الہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کی متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت عمر

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی ہے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سِرّ مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نسل آدم حر نئ لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ـ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قولِ صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار -

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دُعا ـ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ر

نظم برائے رفع شرور ات بطریق کامن مصنفہ " " "

رشتنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجرونکو

سِرّ الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلی قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۰×۲۶/۸ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے ملسکتا ہے۔

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز پر ۴ر کیبنٹ سائز ۸ر نصف درجن کے خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سے تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے دو تالتو صفحہ صرف اتفاقاً چندماہ اشتہارونکے لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبرون مین وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچتا ہے بصورت نہ ہونے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ علماً ملا در ایزاد معرفت کے لئے یاد دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور بہبود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴ ہین اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کو ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہین لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ سے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہین۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کر ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہین۔

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ۲ للعہ پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ار ۳ر برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے - جو خریدار ایکدہ ماہ بعد ادائیگی قیمت

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو لطف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بےنظیر زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱؍ پارہ عم ۲ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام سٹاوری ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئین نہ کہ دفتر البدر مین۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازاری سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین اعلیٰ دفعہ کافی ہین **نمبر ا** بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۳ار **نمبر ۲** - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندیکا قیمت ۹ر **نمبر ۳** - بٹن سٹ نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ۸ر **نمبر ۴** انگشتری بیل بوٹا چاندیکا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ الشتہر جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دیسی پنکھے دلنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم ڈبہ کے بنیان و جراب ہر طرحکی دیسی و انگریزی سوئی و اعلیٰ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہیر کی لیس یعنی پٹی کمربند سواران و سپاہیان دیا جامہ ہر طرح کے جوتے خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ وگرگابی ہوا دار دیسی انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ اور زنانہ کاسی کا اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پنسل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل و معراجدین صاحب پرو پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

جو دین کا ہے چاند یہ البدر
نقش ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ فالق الحب و النوی ... و ما تر من دابہ

البدر

طالع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

آں ... ہے ... باتیں کا مرد میدان
... ان

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

یہ باتو کر آئی ہے بادر قادیان میں | دوا ہے شفا ہے غرض

نمبر ۱۲ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد

خریداروں کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہنچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور نئے ٹریول شاف کی تکمیل اور ذمہ داری کو لئے ضروری ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت ہے اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو احباب از راہ ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سعی کو کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارکنان کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیویں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے۔ منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں رسولے کش محمد ہست نام
جاں شدہ با جاں بدر خواہد شدن
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آں نہ از خود از جہاں جدا کے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ اندر راست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب

مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہر چہ ز و ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آں مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اندریں دین آمدہ از مادریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک و از خبرہائے معاد
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ اور دسمبر ۱۹۰۲ء تک کہ چودہ سال ہوئی ہیں جبکہ البدر اپنے پورے معنوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا۔

توسیع اشاعت

(۱) سید جلال الدین صاحب البدر کی خدمات کی قدردانی ان الفاظ مین فرماتے ہین۔

بندہ کو آپکے اخبار کے ساتھہ بہت ہمدردی ہی اور ہر ایک صاحب فہم احمدی کو ہونی چاہئی کیونکہ اخبارات واقعی اس سلسلہ کے روح روان ہین جن کے ذریعہ سے اپنے پیارے آقا کے کلمات طیبات دور دراز غریب الوطنون کو پہنچ رہے ہین ہم سب جماعت والون کو ان کی بقاء کے لئے بہ تہہ جان و دل کوشش و مدد کرنی چاہئی کیونکہ ان کے ذریعہ سے اعدا کا وہ قتل (بذریعہ تبلیغ احکام الہی) ہو رہا ہے کہ ہمارے موہوم مہدی (جن کی مخالف منتظر ہین) بیچارے مشکل سے کرسکتے۔ لیکن یہ ہفتہ وار چڑہائی چارون اطراف کو (بذریعہ ملفوظات) کمست کرتی جاتی ہے خدا ان کو جلد روزانہ حملون کی نوبت تک پہونچاوے

قابل توجہ۔ ہم اپنے دیرینہ کرمفرما ؤن منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ سید عبدالرحیم صاحب کلکی حیدر آباد دکن۔ حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیر آباد۔ سید مدثر شاہ صاحب پشاور اور دیگر اصحاب جنہون نے سال گذشتہ مین البدر کی اشاعت مین ایک کافی اور قابل قدر حصہ لیا تہا ان کی توجہ کو اس سال پھر ان کے قومی خادم البدر کی اشاعت کیطرف مائل کرتے ہین امید ہے کہ ان اصحابنے جس ہمدردی اور دلسوزی سے اس ہیچمیز ایڈیٹر اور منیجر کی اول سال مین حوصلہ افزائی فرمائی تھی اور اپنی خداداد کوشش اور ہمت سے ایک غیر ممکن امر کو ممکن کر دکھایا تہا اب اس سال بھی وہ اپنی عنایت سے حوصلہ افزائی کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نفرماوین گے اور ہمارے دوسرے اور نئے خریدارون مین سے کم از کم اسی قدر اور احباب بھی البدر کی سرپرستی کا اہتمام کے لئے ویسے ہی کمر ہمت باندھنگے جیسے مذکورہ بالا احبابنے باندھی تھی اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی محنت اور ہمدردی کا اجر دیگا۔ افریقہ کے اصحاب بھی کسیطرح پیچھے نہ رہنا چاہئین ان کے لئے سید جلال صاحب کی نظیر کافی ہے۔

بابو غلام غوث صاحب ہیڈ نرس اسسٹنٹ افریقہ حال وارد قادیان نے اپنے خرچ سے اپنے دو دوستون کے نام اخبار جاری کروائے ہین۔

بابو شمس الدین صاحب گٹ پرس شملہ نے اپنے خرچ پر ایک صاحب کے نام بدر جاری کروایا ہے۔

محکمہ ڈاک کی توجہ کے قابل

قادیان سے جو رسالے و اخبار نکلتے ہین ان کی نسبت بربرا علاقہ سمالی لینڈ سے بڑی سخت شکایت آئی ہے جسے ہم بلفظہ درج کرکے منتظم افسران ڈاک خانہ کی توجہ کو اصلاح انتظام کی طرف متوجہ کرتے ہین لطف یہ ہے کہ وہ اخبارات واپس ہو کر قادیان مین بھی نہین پہونچے۔

ممتاز علی خالصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نیٹو فیلڈ ہاسپٹل سکنڈ براگیڈ سمالی لینڈ فیلڈ فورس بربرا سے تحریر کرتے ہین کہ مورخہ ۸ جنوری سے لیکر سوائے ۱۶ فروری والے البدر کے اور کوئی بھی پرچہ البدر کا نہین ملا حیران ہون برائے مہربانی بقایا پرچے ارسال فرماکر مشکور فرمادین ابتک ان کا منتظر تہا لیکن جب ۱۶ فروری والا البدر ملگیا اور وہ نہ ملے تو مجبوراً گذارش کرنا پڑا۔

ایسا ہی الحکم کا حال ہے کہ مجھے ایک بھی پرچہ اس کا نہین ملا ریویو آف ریلیجنز کا بھی یہی حال ہے کہ جنوری و فروری کا بالکل نہین ملا ہر دو صاحبان کی خدمت مین پہلے عرض کرچکا ہون کہ آپنے جو کتابین ارسال فرمائی تھین وہ بھی نہین ملین۔

ایسی ہی عدن کالم کی طرف سے شکایت آئی ہے کہ متواتر دو ماہ سے اخبار ان کو نہین ملے علاوہ اس آرٹیکل کے ہم نے بمبئی اور لاہور کے پوسٹ ماسٹر جنرل صاحبان کی خدمت مین شکایتی خط بھی تحریر کئے ہین اور اگر اب بھی شکایت کنندہ اصحاب کو اخبار وغیرہ نہ پہونچین تو وہ علاوہ ہمین اطلاع دینے کے بمبئی اور نیز اپنے علاقہ کے افسران ڈاک کو بھی شکایتی اطلاع پہونچا دین تا کہ ان کی توجہ خصوصیت سے اس طرف منعطف ہو۔

طاعون کی نسبت ضروری اطلاع

ان دنون جبکہ خدا تعالیٰ کی مشیت سے طاعون اپنے کارنامے حضرۃ مسیح موعود کی تائید مین بڑے زور شور سے دکھا رہی ہے ایسے موقعہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اور مکذب عموماً خلاف واقعہ امور بیان کرکے لوگون کو دہوکا دیا کرتے ہین اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے مصنوعی پیشگوئیان افترا کرکے لوگون کو سنایا کرتے ہین خصوصاً پیسہ اخبار تو ایسے امور کو اپنے اخبار مین شائع کرنا شیر مادر کی طرح جائز اور حلال سمجھتا ہے اور ان کی انتظاری مین بیقرار بیٹھا رہتا ہے اس لئے ذیل ہین وہ تمام کلمات دافع البلاء اور کشتی نوح سے انتخاب کرکے لکھے جاتے ہین جس مین طاعون اور احمدی جماعت کی نسبت پیشگوئیان ہین تاکہ لوگون کو اصل الفاظ معلوم ہون اور وہ ہر ایک مفتری کا منہہ بند کرسکین۔

(۱) ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدانے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلاء طاعون کو ہرگز دور نہ کریگا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلین جو ان کے دلون مین ہین یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لین تب تک طاعون دور نہین ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان مین تھا (دافع البلاء صفحہ ۵)

حاشیہ صفحہ ایضاً۔ اوی عربی لفظ ہے جسکے معنی ہین تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ مین لے لینا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاعون کی قسمون مین سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جسکا نام طاعون جارف ہے یعنی جہاڑو دینے والی۔ جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہین اور کتون کی طرح مرتے ہین یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے پس اس کلام الہی مین یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی اسی کی تشریح دوسرا الہام کرتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنی اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو مین قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا اس الہام سے دو باتین سمجھی جاتی ہین (ا) یہ کہ کچھہ حرج نہین کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان مین بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جاوے جو بربادی بخش نہو اور موجب فرار و انتشار نہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے (ب) یہ کہ یہ امر ضروری ہے کہ جن دیہات اور شہرون مین بمقابلہ قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بد چلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن رہتے ہین ان کے شہرون یا دیہات مین ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی جو لوگون کو دیران کرنیوالی اور کھا جانیوالی ہوتی ہے مگر اس کے مقابلہ پر دوسرے شہرون اور دیہاتون مین جو ظالم اور مفسد ہین ضرور ہولناک صورتین پیدا ہون گی تمام دنیا مین ایک **قادیان** ہے جس کے لئے یہ وعدہ ہوا فالحمد للہ علی ذالک۔

(۲) انا نانی الارض ننقصہا من اطرافہا

یہ خیال مت کرو کہ جرائم پیشہ بچے ہوئے ہین ہم ان کی

زمین کے قریب آتے جاتے ہیں۔

(۴) یاتی علی جہنم زمان لیس فیہا احد

طاعون پر ایک ایسا وقت ابھی آنیوالا ہے کہ کوئی بھی اسمین گرفتار نہوگا یعنی انجام کار عافیت ہے۔ ایضاً صفحہ ۹

(۵) خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے (ایضاً صفحہ ۱۰)

(۶) اور ایک دن آنیوالا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے (ایضاً صفحہ ۱۱)

(۷) عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آویگی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہوجادیں۔ اور عموماً تمام

لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً و مقابلتاً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں (کشتی نوح صفحہ ۲)

(۸) یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ طرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتاً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہیگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان یا عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہوجاوے (کشتی نوح صفحہ ۴)

(۸) میرے منجانب اللہ ہونیکا یہ نشان ہوگا کہ میری گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتاً طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جاویگی اس کی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے نہیں آوے گی الا کم شاذ و نادر (کشتی نوح صفحہ ۴)

(۹) بلکہ بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کریگی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جاویگی

(۱۰) کسیکو یہ وہم نہ گذرے کہ شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں بذریعہ طاعون کوئی فوت ہوجاوے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی خلل آویگا کیونکہ پہلے زمانوں میں موسیٰ اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی صلعم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اٹھائی اور صدہا انسانوں کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جاوے اور یہ نبیوں کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم تھا۔ حالانکہ مقابل مجرمین کے اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہ آتا تھا۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

(۱۱) کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کریگا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہ رہیگا اور وہ سمجھ جاویگا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے (کشتی نوح صفحہ ۵)

قوم کو خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخارا

ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں

سچ کہتے ہیں گالی پہ قلم اٹھ نہیں سکتا
بدگوئی کا یہ بار ستم اٹھ نہیں سکتا
غمخوار کو کہتے ہیں برا قوم کے نادان
ہم دیکھتے ہیں ہم سے یہ غم اٹھ نہیں سکتا
ہم صدق کے حامی کو ہیں خادم دل و جان کر
ہاں کذب کا یہ بار الم اٹھ نہیں سکتا
ہم جانتے ہیں یہ کہ ہے منزل کٹھن اپنی
اس راہ پہ یوں سہل قدم اٹھ نہیں سکتا
حق پاتے ہیں جو ساتھ ہی پاتی ہیں وہ تلخی
بے رنج تو یہ گنج کرم اٹھ نہیں سکتا
ٹھٹھے میں اڑاتے ہیں ہمیں قوم کے جاہل
سو داس سے کوئی بیش یا کم اٹھ نہیں سکتا
جو کہتے ہیں اور کرتے ہیں ہم جانتے ہیں مولا ہو صبر کیے یہ کار ہم اٹھ نہیں سکتا
خبث اپنا دکھاتے ہیں ہمیں قوم کے نادان
صادق کا تو کاذب سے بھرم اٹھ نہیں سکتا
غمخوار کی آنکھیں ہیں غم قوم میں نمناک
حق چھپنے سے پہلے یہ الم اٹھ نہیں سکتا
ایذا جو ہمیں دیتی ہے وہ دے لے تو اے قوم
پر شکر ترا ایک بھی دم اٹھ نہیں سکتا
ہم دیکھتے ہیں صاف کہ ہیں صدق کو حامی
پر تم سے صداقت کا علم اٹھ نہیں سکتا
مت گالیاں دے ہمکو تو اے امت احمد
یہ لطف ترا غیر امم اٹھ نہیں سکتا
تو دیکھ زمانے کی روش اور سنبھل جا
اب کہو تیرا دام و درم اٹھ نہیں سکتا
بے سوچے انجام کے اب کوئی نتیجہ
اے راہبر ملک عدم ...... اٹھ نہیں سکتا
حامد کی نصیحت ہے یہی تم کو عزیزو
کچھ فائدہ بے خلق و کرم اٹھ نہیں سکتا

دیگر

بدگوئی سے اجتناب اولیٰ ✦ بدگوئی سے بے جواب اولیٰ
جس خانہ دل میں کچھ بدی ہے ✦ وہ خانہ دل خراب اولیٰ
اے فتنۂ قوم اب تو سو جا ✦ بیداری سے تیری خواب اولیٰ
جس جا میں ہوں پیدا شر انسان ✦ ہجرت ہے وہاں شتاب اولیٰ
جس دل میں نہیں ہے دین کی غیرۃ ✦ جلجائے وہ دل کباب اولیٰ
جس صبر سے جائے دین و ایمان ✦ اس صبر سے اضطراب اولیٰ
بن اپنے تو نفس کا محاسب ✦ اس جنس کا بے حساب اولیٰ
مت مست غرور نفس ہو تو ✦ ہے چھوڑنی یہ شراب اولیٰ
حامد کا یہی ہے قول آخر ✦ ہونا نہیں بے حجاب اولیٰ

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

براہ مہربانی چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرما دیں۔ اور یہ ہے کہ بہیرہ میں طاعون ہے اور لوگ شہر چھوڑکر بھاگنے جاتے ہیں ہندو لوگ تو تمام شہر سے نکل گئے کوئی برائے نام ...... ہیں۔ بہیرہ شہر کی آبادی قریباً بیس تیس ہزار ہے جس میں سے ۱/۳ حصہ بہیرہ میں آدمی رہتے ہوں گے اور ۲/۳ حصہ آدمی چلے گئے۔ بازار بالکل بند بلکہ سنسان ہیں لوگ گھروں میں قفل لگاکر چلے گئے ہندوؤں نے تین چار بھینسیں خرید کر کے اور ان کو شہر میں باجوں کے ساتھ پھرایا لوگوں نے اس قدر تیل ڈالا کہ جسکا حساب نہیں ہے اور شہر سے باہر نکالدیا یہاں ایک صاحب جن کا اسم مبارک جن پیر ہے وہ گدی نشین ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے خواب آئی ہے کہ چار اونٹ لاؤ۔ ایک کو ذبح کرو

مراسلات

مباحثہ مابین مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی سوداگر تیماپور علاقہ دکن و پادری گولڈسمتھ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بمقام تعلقہ شورا پور ضلع لنگسگور علاقہ نظام سرکار عالی حیدر آباد دکن میں امسال پادریوں کا جلسہ بتقریب عید کرسمس قرار پا کر کئی ایک پادری مدعو کئے گئے۔ بانی جلسہ نانہ پادری کے مکان میں ۹ جنوری ۱۹۰۴ء کو پادری گولڈسمتھ صاحب بہادر کا وعظ سننے کے لئے دعوتی رقعے تقسیم ہوئے منجملہ ان کے ایک رقعہ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب [illegible] کو بھی پہنچا ساڑھے سات بجے رات کے پادری صاحب کا وعظ [illegible] مسیح کا ابن اللہ ہونا اور سولی پر مر کر [illegible] ہونا بیان کئے ہوئے۔ بذریعہ قربانی یسوع۔ کفارہ کا نتیجہ سنایا گیا۔ وعظ ختم ہونے کے بعد ریورنڈ شجری سنائی گئی۔ [illegible] اظہار کرنا ہو کیجئے۔ اس اجازت سے جناب مولوی [illegible] مدد گار مدرس مڈل سکول شورا پور اپنی تحریر جس میں خدائے پاک کی حمد و صفت لاولدیت اور رسول مقبول صلعم مولوی محمد عبد اللہ صاحب کو یہ امید تھی کہ اس جلسہ میں دوسرے لوگوں کو بھی کہنے کی اجازت ہوگی۔ مگر سید صاحب موصوف تحریر پڑھنے سے ایک امید ہوئی۔ بنا برین مولویصاحب موصوف بھی سٹیج پر کھڑے رہکر تقریر ذیل سنائی

حضرات حاضرین جلسہ۔ خاکسار کے لئے عمر بھر میں یہ پہلا موقع ہے۔ جو پبلک کے روبرو بولنے کے لئے کھڑا ہوں ایسی بڑی بڑی جلسوں میں جس میں ذی علم پادری صاحبان اور عہدہ داران سرکاری موجود ہوں۔ اچھے اچھے مقرر بھی اپنی تقریر کیوقت ہچکچاتی ہونگے۔ اگر یہ عاجز بھی اپنی اس تقریر میں کہیں ہکا بکا اور ہچکچا جائے۔ تو اسکی کم علمی اور ناتجربہ کاری پر محمول کر کے چشم پوشی فرمائیں۔ **صاحبو۔** دنیا میں ہر ایک انسان کی غرض ابدی نجات کا حاصل کرنا ہے۔ اسوقت مذہبی لحاظ سے نجات کا دعوی کرنیوالی تین گروہ ... نظر آتی ہیں۔ ایک تو **عیسائی۔** دوسرے **ویدانت۔** تیسرے **اہل اسلام** ہمکو پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ ان ہر تین مذاہب میں نجات پانے کے کیا کیا طریق ہیں۔

سامعین! عیسائیوں کے ہاں نجات کا یہ ذریعہ ہو چکا ہے کہ تمام لوگوں کے گناہ کے عوض یسوع مسیح کی قربانی کی گئی۔ اب اس پر جو ایمان لاتا ہے۔ وہ نجات پاتا ہے۔

صاحبو! وید والوں کے ہاں نجات کا یہ طریق ہے کہ اپنے گناہ کے عوض **گائے بیل بھینس بکری کتے بلے۔** وغیرہ کا جنم لینا ہوتا ہے

حضرات! قرآن شریف کے رو سے اہل اسلام کے ہاں نجات پانے کا یہ طریق ہے کہ پچھلے گناہ سے **توبہ** کی جائے اور آیندہ کے لئے خدائے کریم کی ذات حاضر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین حاصل کر کے اور امر الہی کے عامل ہو کر منہیات سے پرہیز کرتے ہوئے اُس کے فضل و کرم کا امیدوار رہے۔ وبس

منصفین۔ اب خاکسار ان ہر تین نجات کے طریقوں کو مع شرح و جرح پبلک کے روبرو پیش کر کے فیصلہ کا امیدوار رہیگا۔

پہلا کفارہ سے نجات حاصل ہونے کا مسئلہ ایک ایسا بیہودہ مسئلہ ہے۔ کہ ایک تھوڑی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی اسبات کا کبھی قایل نہ ہوگا۔ کہ گناہ تو کریں ہم اور مارا جائے **غریب بیچارہ یسوع مسیح !!!**

تثلیث پرستوں کا مقولہ ہے۔ کہ خداوند کریم رحیم و عادل ہے۔ اگر بندوں پر رحم کر کے چھوڑ دے۔ تو عدل کے خلاف ہے۔ اگر سزا دیوے تو رحم کی [illegible] اس لئے **اپنے اکلوتے بیٹے** یسوع کو دنیا میں بھیجکر ساری دنیا کے گناہوں کے بدلے بدتر کے **صدقہ** میں سولی دیا۔ تاکہ عدل و رحم دونوں برقرار رہیں۔

حضرات غور سے دیکھا جائے۔ تو اس بناوٹی کفارہ سے رحم قایم رہتا ہے نہ عدل۔ کیونکہ ایک کے بدلہ میں دوسرے کو سزا دینا سراسر عدل کے خلاف ہے۔ گناہ کریں ہم اور قربان جائیں یسوع !!

رحم تو اس سے بڑھکر کیا ہوگا۔ کہ دوسروں کے گناہ کے عوض بیٹے کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے اگر غور سے بدلایل دیکھا جائے۔ تو انجیل ہی سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کفارہ کی عمارت ہی بے بنیاد ہے۔ یسوع سولی پر ہرگز نہیں مرا بلکہ وہ زندہ اُتر کر مفقود الخبر ہو گیا

ثانیاً ویدانتوں کے ہاں بھی جو نجات کا طریق ہے وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ دُودھ، دہی، گھی، مسکہ۔ چھاچھ وغیرہ یہ ایسی عمدہ چیزیں ہیں۔ کہ ویدانت یعنی اہل ہنود بھی دوش فنی منٹھ چھیمہ تک نہیں سمجھتی۔ اگر ہزار ہا طبیب ملکر ایک عرقیات ملاکر دُودھ بنالیں۔ تو ہو نہیں سکتا مگر یہ سب چیزیں بنتی کس سے ہیں۔؟ **گناہوں** سے۔ کیونکہ جب ہم گناہ نہ کریں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ گائے بھینس وغیرہ پیدا نہیں ہونگے۔ پھر دُودھ دہی وغیرہ کہاں سے!!

تجربہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ گیہوں سے گیہوں اور جوار سے جوار اُگتی ہے۔ مگر یہ عجیب کرشمہ ہے کہ کالی دھکوڑ سے اُجلا ساگورا انسان لگنے لگا

اب ہم وید کی رو سے کسطرح لوگوں کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ گناہ مت کرو۔ کیونکہ اس کے معنی دوسرے لفظوں میں یہ ہونگے کہ دُودھ مت کھاؤ۔ گھی مت کھاؤ

ثالثاً۔ اب اسلام کے نجات کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے یہ تو معلوم ہے۔ کہ گناہ ایک مہلک بیماری ہے۔ بیمار کے لئے طبیب لوگ پہلے جلاب دیتے ہیں۔ تاکہ پہلا مواد فاسد سب نکل جائے۔ پھر عمدہ غذا جو اُس کی طبیعت کے موافق ہو کھانے کیلئے کہکر ان چیزوں کا پرہیز بتاتے ہیں۔ جن سے بیماری عود کرنے یا بڑھنے کا خوف ہو۔ پھر دوا کا نسخہ بیماری کو زائل اور طاقت کو بحال رکھنے والا تجویز کرتے ہیں۔ ایسا ہی مذہب اسلام میں گناہ کی بیماری کیلئے توبہ بجائے جلاب کے ہے۔ اور گناہوں سے بچنا بجائے پرہیز کے ہے۔ اور عبادت الہی بجائے غذائے لطیف کے اور آیندہ کے لئے تاکہ بیماری عود نکرے۔ اللہ جل جلالہ کی ذات و صفات پر یقین رکھنا ہے۔ چونکہ انسان کو جو یقین سانپ کے زہر کی نسبت ہے۔ کبھی سانپ کی بل میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ پھر خدا کے حاضر و ناظر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین گناہ میں کیونکر جانے دیگا۔ اگر کسی باغ میں ہم جائیں۔ دل میں یہ خیال ہو۔ کہ اس کا مالک کہیں ہوگا تو اُس کے میوہ چرانے میں جرات پیدا ہوگی۔ اگر یہ یقین ہو کہ باغ میں موجود ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ اور چرانے والوں کو سزا دیتا ہے۔ تو ہرگز نہ کی جاویگی۔ ایسا ہی اکثر لوگوں کا ایمان خدا ہوگا کہ ہے۔ اگر ہے کر کے ہوتا تو کبھی گناہ کیطرف نہ جھکتے یہ وہ نسخہ ہے۔ جو مذہب اسلام نے نجات کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ افسوس کہ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالی بہت کم پائی جاتی ہیں

حضرات! ان ہر تین نجات کے طریقوں میں سے کونسا طریق عمدہ ہے۔ ہر ایک شخص سچائی خود فیصلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ **محقق**۔ ہو نہ کہ **مقلد**

یہ تقریر ختم ہونے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ دوسرے دن صبح کے آٹھ بجے پادری گولڈسمتھ صاحب قصبہ تیماپور جو شورا پور سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ مولویصاحب کی مسجد میں آپہنچے۔ اور یسوع کے سولی پر نہ مرنے کی بحث چھیڑی۔

پادری صاحب۔ اجی مولویصاحب کل آپ نے لیکچر میں حضرۃ یسوع کا سولی پر نہ مرنا بیان کیا ہے انجیل میں اس کا کیا ثبوت ہے؟

مولوی صاحب۔ اگر آپکو ثبوت درکار ہے

تو ایک جلسہ عام قرار دیا جائے۔ آپ یسوع کا سُولی پر مرنا انجیل سے ثابت کریں۔ خاکسار کے خیال میں جو کچھ تردید اُسکی نسبت ہی پیش کیجائیگی

پادری صاحب۔ کیا آپ کا انجیل پر ایمان ہے اور آیا آپ اسکو منسوخ مانتے ہیں یا کیا؟

مولوی صاحب۔ میرا تو یہ ایمان ہے۔ کہ جتنے کتب آسمانی ہیں۔ وہ بالکل حکمی منسوخ نہیں ہیں۔ اگر انکو ایسا منسوخ سمجھیں۔ تو جو کچھ توحید توریت وغیرہ میں موجود ہے کیا وہ بھی منسوخ ہے۔ ہاں منسوخیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک غلط بیانی۔ دوسری موزونیت زمانی۔ غلط بیانی یہ ہے۔ کہ پہلے ایک حکم دیا جاچکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مفید مطلب نہیں ہے۔ اس سے بہتر دوسرا حکم تجویز کرکے جاری کیا جائے۔ خدا کے احکام میں ایسی منسوخیت ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ عالم الغیب ہے، غلطی کیسی۔ دوسری منسوخیت زمانی یہ ہے۔ کہ ہم کو ایک مکان بنانا ہے۔ کاریگرون کو یہ حکم دیدیا۔ کہ اینٹ اور چونا جلاؤ۔ چند دنوں کے بعد دوسرا حکم یہ دیا کہ اب جلانا موقوف کرو۔ بنیاد کھود دو پہلا حکم موسم گرما کے لحاظ سے تھا۔ دوسرا حکم موسم بارش و سرما کے لحاظ سے

ایسا ہی انجیلی احکام بلحاظ زمانہ اور خاص قوم بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے نافذ ہوئی تھی۔ جو اسوقت وہی احکام موزون تھی۔ مگر قرآن پاک ہمیشہ کے لئے اور کل دنیا کی اصلاح کیلئے نازل ہوا ہے۔ دیکھو انجیل و فرقان کے احکام کا مقابلہ انجیل کا یہ حکم ہے۔ کہ ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا گال بھی دیدے۔ فرقان کا یہ حکم ہے۔ کہ معاف کرنیکا موقع ہے تو معاف کرو ورنہ بدلا لینے کا موقع ہے۔ تو برابر کا بدلا لو۔ ایسا ہی انجیل میں یہ حکم ہے۔ کہ شراب للہ لا یملکت نہ پیو قرآن میں حکم ہے۔ کہ ہرگز مت پیو۔ انجیل قسم کھانے سے بالکل منع کرتی ہے۔ قرآن برسر موقع سچی بات پر قسم کھانیکی اجازت دیتا ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ غیر عورتون کو شہوۃ کی نظر سے مت دیکھو۔ یعنی پاک نظر سے دیکھو

متی ۵ / ۲۸ متی ۵ / ۳۴ متی ۵ / ۳۹

قرآن کہتا ہے۔ کہ ہرگز مت دیکھو خواہ شہوۃ کی نظر سے ہو یا بغیر شہوت کے۔ انجیل کا یہ حکم ہے۔ کہ زنا کے سوا ہر ایک ناپاکی پر عورت کے صبر کرے یعنی خواہ وہ عورت کسی غیر سے **بوسہ** لے یا **بغل گیر** ہو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ پاک پاکون کے لئے ہے۔ غرض منسوخیت احکامات میں ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ واقعات میں۔ تمہارا ہمارا مباحثہ واقعات کیمتعلق ہے۔ آیا مسیح کی موت واقع ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر اس کو منسوخیت سے کیا نسبت!

پادری صاحب۔ وہ کون سے واقعات تو انجیل میں ہیں۔ کہ جن سے مسیح کا سُولی پر مرنا ثابت نہیں ہوتا؟

مولوی صاحب۔ مدعی اور مدعا علیہ جب اُٹھتے ہیں۔ تو ہر ایک کے پاس اپنے اپنے دعوی کے دلائل ہوتی ہیں۔ اسی کے بھروسہ پر مقدمات کئے جاتے ہیں۔ مگر انصاف پسند حاکم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کس کے دلائل قوی اور قرین قیاس ہیں۔ ڈگری اُسی کی جانب دیجاتی ہے اگر آپ انصاف چاہتے ہو۔ تو دوسرا جلسہ مقرر کیجئے۔ فریقین کے بیان سنکر منصف لوگ خود فیصلہ کرلینگے الحاصل چند فریقین کے روبرو یہ قرار پایا کہ اور ایک جلسہ کریں۔ پادری صاحب یسوع کی نسبت تین باتوں کا ثبوت انجیل سے دیں۔ پہلا یسوع کا ابن اللہ۔ دوسرا سولی پر مرکر پھر زندہ ہونا۔ تیسرا مسیح کی موت کفارہ کا باعث ہونا

متی ۵ / ۱۷

۱۱ جنوری سات بجے رات تانبا پادری کی مکان میں جلسہ قرار پایا۔ سامعین بوجہ شہرۃ مباحثہ چھ بجے کے پہلے ہی سے مکان مباحثہ میں جمع ہونے لگے۔ عہدہ داران سرکاری و وکلاء و سپاہیان وغیرہ لوگون سے مکان بھر گیا۔ تخمیناً پانچ چھ سو آدمی کا مجمع ہوگا۔ لوگ بوجہ تنگی مکان چھت پر چڑھ گئے [illegible] ہوئے۔ غرض مباحثہ [illegible]

صحیح نوٹیفکیشن نمبر

جو خبر لالہ چندولال صاحب کی واپسی کے متعلق گورنمنٹ گزٹ کی بنیاد پر نام لے لکھی تھی اس کے اصل الفاظ بزبان انگریزی یہ تھے

Notification No 1085.
— Posting —
Lala Chandu Lal B.A.
Munsif of the 1st grade,
on reversion from the
post of officiating —
Extra assistant Com-
-missioner is posted to
Mooltan in the civil
district of Mooltan.

جسکا ترجمہ لفظی حسب ذیل ہے۔

لالہ چندولعل صاحب بی اے درجہ اول اپنے قائم مقامی عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری سے واپس ہوکر سول ڈسٹرکٹ ملتان کے مقام ملتان میں تعینات کئے گئے۔ گورنمنٹ گزٹ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ صفحہ ۳۰۹

بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ منیجر البدر کے نام ہونی چاہئے اور البدر کے متعلق اگر کسی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے جب حضرۃ اقدس ع کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا کہ جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ سے جواب چاہتے ہیں خطوط اسی لئے کہ اس سے آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے۔ آپکو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپکو اخبارات سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ نہ آپکو کوئی علم خریداروں کی قیمتوں کے وصول ہونے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرۃ اقدس سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپکے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضرور نوٹ کرلیا جاوے

سفری حمائل مشکل سے ہو سکتی ہے قیمت معہ محصولڈاک و وی پی وغیرہ ۱۲ دفتر البدر سے مل سکتی ہے۔ لاٹ مولوی محمد یمین صاحب ملازم ضلع ہزارہ جو کہ آج کل قادیان میں قیام کئے ہوئے

جنگ کی خبرین

یہ خبر غلط ہے کہ روس نے اور ہیل نام دخانی جہاز کو گرفتار کرلیا کیونکہ وہ لیورپول سے شنگہائی پہونچگیا اور ایک بڑی مقدار عملہ کی جاپان کے لئے لایا ہے۔

ینگیانگ کے شمال میں روسی وجاپانی سوارون مین خفیف کا مقابلہ ہوا لیکن طرفین مین سے کسیکو نقصان نہین ہوا۔

۱۰ تاریخکو پورٹ آرتھر پر متواتر دو دفعہ حملہ جاپانیون نے کیے ۱۲ بجے رات سے ۸ بجے صبح تک مقابلہ ہوتا رہا روسی قلعہ والونے ایک اوٹ سے آگ برسائی تھی۔

پیرس مین سر رشتہ بحری کا ایک افسر اسلئے گرفتار کیا گیا کہ اس کے جاپانیون کے لئے خفیہ باتین چاہی تہین اور خط پکڑا گیا تہا

جاپان وکوریہ کے نئے معاہدہ کے روسے جوکہ کوریہ کے سرکاری گزٹ مین شائع ہوا ہے اور اس تمام سابقہ رعایتون سے محروم کیا گیا اس سے پیشتر جیسے معدنیات وجنگلات کے حقوق حاصل کتھ۔

پورٹ آرتھر مین فوجی سامان کے خوراک کے ذخیرہ مین بہاری غبن ثابت ہوا ہے کہانڈ کے بورون کے بورون مین کوبٹ برآمد ہوئی اور اسیطرح دوسرے سامان مین آمیزش ہوئی ہے۔

جاپان نے کوریہ نامی ایک دخانی جہاز جسپر خوراک کیلئے گوشت لادا ہوا تہا اور ولاڈیو وسٹک جا رہا تہا گرفتار کرلیا اور اس کے علاوہ اور دو جہاز کا ایک اور بارک بھی پکڑلئے ہین۔

برٹش بائیبل سوسائٹی نے انجیلین روسی وجاپانی سپاہیون مین تقسیم کی ہین دیکھین ان بائبلون کو پڑہکر کس کی فوج ایک گال پر طمانچہ کہاکر دوسرا خود بخود آگے کرتی ہے۔

۱۰ تاریخ کے حملے مین جاپان نے جو گولہ باری کی اس پر ہر ایک نے عش عش کی۔

روسی بندر ینگ کاؤ کو بند کرنے کے لئے جہاز غرق کئے جا رہے ہین امریکا اس پر اعتراض کرتا ہے۔

چین کے علاقہ تسمنی مین فرنگیون کے برخلاف ایک بلوہ ہوگیا ہے ایک فرانسیس پکڑا گیا جس کے سبب خوف ہے۔

جاپان نے دس کروڑ ین (سکہ جاپان) کے قرضہ کا اعلان کیا تہا قوم کی سرگرمی دیکھو کہ بجائے ۱۰ کے ۴۵ ین کی درخواستین آگئی ہین

روسی فوجین کوریا سے بالکل چلی گئین۔

جاپانیون نے مشہور کیا ہے کہ روس پورٹ آرتہر کو خالی کرکے چلا گیا ہے مگر اصل مین یہ بات غلط ہے۔

۸ فروری سے ۸ مارچ تک روس کو جنگی جہازون کا نقصان ہوا اور اس کے مقابلہ مین جاپان کے چار جہاز تباہ

ہوئے ہین اور وہ بھی جاپان نے خود ہی مصلحتاً غرق کر دیے تھے۔

کوریہ کا ایک وزیر در پردہ روسی دوست تہا سخت بعزتی سے ملک بدر کیا گیا ہے۔

۱۳ مارچ کو پورٹ آرتھر مین ایک اور مقابلہ ہوا روسی جہاز بیکار ہوگیا ہے۔

پورٹ آرتھر کی خبر ہے کہ پیغام رسانی کی تمام بحری تارون پر جاپانی قبضہ ہو گیا ہے۔

آرگو جو جنگ ہوئی تہی اس مین ایک جاپانی نے روسی جہاز مین کود کر کپتان کو مار دیا اور سمندر مین غرق کر دیا۔

ایک لاکہہ جاپانی فوج معہ توپ خانہ کوریا کو روانہ ہوئی ہے اور ۸۰ ہزار تیار ہو رہی ہے۔

جنوب مغربی جرمن افریقہ مین ... معتبر سر گورنمنٹ اٹلی زنجبار سے بنادر کا علاقہ خریدنا چاہتی ہے

برٹش انڈیا دخانی کمپنی کا ممباسا نام آگبوٹ ولایت سے آتا مدراس پہنچا اس کے مسافر بیان کرتے ہین کہ بحیرہ قلزم مین گذرتے ہوئے روسی جنگی جہازون نے ان کا تعاقب کیا تہا۔ سوموار کے روز رات کے دس بجے کے بعد یک لخت سرچ لائٹ کی چکاچوند کرنیوالی روشنی کی لپٹ جہاز پہ پڑی جس سے تمام مسافرون مین ایک سخت

سنسناہٹ پیدا ہوا آخر کار جہاز نے روسی جنگی جہازون کی طرف رخ بدلا اور روسی جنگی جہازون کی طرف سے ایک اور گولہ آیا تب ممباسا جہاز ٹہیر گیا۔ روسی تارپیڈو کشتی کے ساتھ ایک دخانی کشتی تھی اسپر روسی افسر وارد ہوئے اور ممباسہ جہاز پر چڑھ آئے جہاز اور کل کاغذات جہاز کی پڑتال کی گئی کہ مبادا کوئی سامان حرب جاپان کے لئے نہ جاتا ہو آخرکار روسی افسرون نے غلطی سے روکنے کا اعتراف کیا۔

عام خبرین

کابل مین حبیبیہ کالج کھل گیا ہے اسکی ابتدائی جماعتون مین تین سو لڑکے داخل ہوگئے ہین اردو بھی پڑہائی جاوے گی یہ قیام کالج اصل مین احمدی سلسلہ کے لئے خیر مقدم ہے۔ یا گورنمنٹ کابل خود افغانستان کو احمدی پاک اصولون کی قبولیت کے لئے طیار کرنے لگی ہے دراصل خدا تعالےٰ ایک امر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اسباب پیدا کر رہا ہے۔

کانگڑی۔ آگ تاپنے کی ایک بنگہی ہے جسے کشمیری کثرت سے استعمال کرتے ہین اس کی تعریف مین کہا جاتا ہے

ای کانگڑی ای کانگڑی + قربان زلو حور و پری
چون در بغل می گیرمت + حقا عجائب دلبری

لکہنو مین طاعون کا بہت زور ہے۔

۱۶ مارچ کو کمشنر صاحب لاہور سے گورداسپور تشریف لائے روساء وغیرہ استقبال اور ملاقات کے لئے موجود تھے سنا گیا ہے کمشنر صاحب نے صرف ایک صاحب .... سے ملاقات کی اور واپس چلے گئے۔

قیصر ولیم شاہ جرمن بحیرۂ روم کی سیر کو نکلے۔

ہوشیارپور مین مولوی الہی بخش صاحب وکیل کو عدالت نے صرف ٹہوکنے پر دو روپیہ جرمانہ کیا نگرانی دائر کی گئی ہے فیصلہ کا انتظار ہے۔

تراونکور مین ایک عورت کا خاوند مر گیا اس کے غم مین بیوہ نے اپنے آپ کو کنوئین مین گرا کر خاتمہ کرلیا جب بیٹے نے ماں باپ کو مرتے دیکہا تو اس نے بھی خودکشی کرلی۔

افواج کے صحت کے امتحان سے یہ تجربہ ہوا ہے کہ پست قد کشادہ سینہ سپاہی سب سے زیادہ طاقتور اور زحمت کش ہوتے ہین۔

انڈیانہ (ملک امریکہ) کے ڈاکٹر ہیل صاحب اب ایک تجربہ کرنے لگے ہین جس سے امید رکھتے ہین کہ آئندہ کالے حبشیون کی اولاد مصنوعی طریقہ پر گوری پیدا کی جاسکیگی یہ سنکار ولکا درحقیقت ماں کا گربہ مین رہتے ہوئے بچا پہاری اثر پڑجاتا ہے اور اگر کہین خاص حالتون مین رکھنے سے کالے کا لڑکا گورا پیدا ہوسکے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی

ہفتہ مختتمہ ۸ مارچ سنہ تک ہند مین وبائی طاعون ۱۹ ۹ ۲۸ فوتیان ہوئین جو کہ ہفتہ سابق سے یکہزار زیادہ ہین۔

پنجاب مین طاعون سے ۵۰ ۵ ۵ لوگ فوت ہوئے

سومالی لینڈ مین جنرل منینگ نے دشمن کی حمایت پر کامیاب حملہ کیا ۱۵۰ آدمی ملا کے قتل ہوئے اور تین ہزار اونٹ بھی ان کے گرفتار کئے گئے۔

لاہور مین کیکر سنگہہ اور کلو پہلوانون کی کشتی بروز سوموار ۱۴ مارچ کو ہوئی مہاراجہ شاہدرہ مین اکہاڑہ کا انتظام تہا دس بارہ ہزار تماشائی سے کم نہ تھے پہلی کلو نے کیکر سنگہہ کو نیچے دبا لیا اور پہر کیکر سنگہہ نے اسے دبا لیا لیکن آخرکار کلو غالب آگیا اور اس کی گرفت مین کیکر سنگہہ کی انگلیان سخت مضروب ہوگئین جس سے کیکر سنگہہ مقابلہ سے عاجز آگیا اور ہاتھ باندہکر صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے کہا کہ مین نے ہار مان لی فتح کا تمغہ کلو کو دیدیا جاوے۔ انصاف بر انصاف۔ ناظرین نے اخبارون مین پڑہا ہوگا کہ بابو صفدر جنگ صاحب کوتوال امرتسر نے ایک مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی بنام گنپتا رائے وغیرہ مالکان اخبارات پبلک گزٹ امرتسر وغیرہ دائر کیا تہا لیکن ابتدائی عدالت نے فیصلہ کوتوال صاحب کے برخلاف دیا تہا

نسبتیں پاکیزہ ہو گئے ہیں اس تجربہ نے مجھے یہ تو بتلا دیا کہ جس میں جو کمزوری ہے جس کے معاصی کی ارتکاب کی طرف میلان ہوتا ہے اس کا علاج ضرور یہاں ہے حتی کہ پھر مجھے افریقہ جانے کا اتفاق ہوا وہاں کچھ عرصہ میری حالت اچھی رہی لیکن چونکہ دارالامان سے بعد بہت تھا درمیان میں سمندر بھی حائل تھا خود وہاں نیکوں کی مجلس بہت کم میسر تھی اس لئے روحانی حالت رفتہ رفتہ مکدر ہو گئی اور سخت ابتلا روحانی مجھکو پیش آیا جس کا علاج بجز اس کے اور میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں اب مستقل رہائش قادیان میں کر دوں اور ان کمزوریوں کا قلع قمع الحمدللہ تعالیٰ کامل طور سے ہو جاوے تو بہتر طور سے کیا جاوے چنانچہ اس سالقہ تجربہ اور علاج کی ضرورت نے مجھے سب سے الگ کر کے قادیان میں لا بٹھایا ہے جس کو عرصہ دو سال کا ہو چلا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جس کا شکریہ میں عاجز انسان کس طرح سے پوری طور سے ادا کر سکوں اور یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ اس اثنا میں خود یہاں مجھ ابتلا پیش آئے اور جو قادیان میں رہنے کے لئے آئیگا آتے ضرور آویں گے لیکن خدا تعالیٰ کی محض استقامت دی اور اس کے پچھلے احسانوں پر نظر کر کے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی مولا کریم اپنے اپنے ہی فضل شامل حال رکھیگا آمین

غرض یہ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب شخص خدا تعالیٰ کی طرف کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس نے دستگیری کی ہے اور مشکلات کو حل کر دیا ہے اور اسی تجربہ کی بنا پر میں بحیثیت آپ کا ایک بھائی ہونے کہتا ہوں کہ معمولات سفر اور بیماری استطاعت کا خیال مدنظر رکھکر اس نعمت عظمیٰ تزکیہ نفس سے محروم نہ رہنا چاہیئے اور جو وقت ہو سکے اپنے آقا اور مرشد کے قدموں میں حاضر ہو کر اس فیض سے اصل کرنیکا ملتا ہے اسے ضروریات دنیوی کی خاطر ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے دنیا کے کام تو کبھی ختم نہیں ہونے۔ یہ تو اسیطرح چلے چلیں گے

کار دنیا کسی تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اس لئے اب اس موقعہ پر جبکہ خود حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل پنجاب اور اہل ہند کی جماعت کا مقابلہ کر کے دکھلا دیا ہے ضروری امر ہے کہ رگ حمیت میں جوش آوے اور بڑی پھرتی سے ہر ایک قسم کی رکاوٹ کا مقابلہ کر کے اپنے امام اور پیشوا کے قدموں میں حاضر ہونا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق کثرۃ سے یہاں آ کر رہنے کی اور مجھے استقامت کی عطا کرے آمین۔

میں اپنے پنجابی بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور ملتمس ہوں کہ وہ اس سرٹیفکیٹ کے حاصل کرنے کی خوشی میں اپنے خادم البدر کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش فرما دیں اور خدا تعالیٰ کے اس فضل کی جو ان پر آگے سے زیادہ قدر کریں اور تقوی اور طہارۃ میں ترقی کریں اور اپنی دعاؤں میں مجھے بھی ساتھ ساتھ یاد رکھیں۔ م

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا معائنہ

۱۱ فروری سنہ کو رائے صاحب لالہ نند کشور صاحب انسپکٹر مدارس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے یہ امر تجویز فرمایا تھا کہ اس مدرسہ کو ایک ایگنایڈڈ مدرسہ بنا دیا جاوے جس سے ہر ایک قسم کی اطلاع متعلقہ سلسلہ تعلیم براہ راست یونیورسٹی پنجاب کی طرف سے ان کو ملتی رہے اس امر کی درخواست پر رائے صاحب موصوف تشریف لائے تھے۔ آپ کی شکل سے بزرگی اور شرافت ٹپکتی تھی اور بڑے اخلاق اور شفقت سے ہر ایک ضروری امر کو دریافت فرماتے تھے جس سے یہ امر ترشح ہوتا تھا کہ جس دلی دماغ سے آجکل عام تعلیم یافتہ ہند و خصوصاً آریہ سماج سلسلہ کو دیکھتے ہیں خدا کے فضل سے رائے صاحب کا دل و دماغ اس قسم کے متعصبانہ خیال سے بالکل پاک ہے اور ابھی تک اہل اسلام کے ساتھ محبت وانس کی ان قدیمی تعلقات کا اثر آپ کی ذات میں موجود ہے جو آج سے کچھ عرصہ پیشتر کے اہل ہنود اہل اسلام کے ساتھ رکھتے تھے صاحب موصوف کے ساتھ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب اور ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ایک اسسٹنٹ انسپکٹر کلرک صاحب بھی تھے ان سب کے ساتھ ہو کر مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے سکول اور بورڈنگ کی عمارت اور انتظامی امور کا معائنہ کروایا اور قریب ۳ گھنٹہ تک مدرسہ کے رجسٹروں کی پڑتال وغیرہ ہوتی رہی اور ہر ایک صاحب نے اپنے اپنے فرائض منصبی کو بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی اور حسن خلق کیساتھ نبھایا جس کے لئے ہم ہر سہ صاحبان کا عموماً اور رائے صاحب کا خصوصاً شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مدرسہ کی رائے بک (وہ کتاب جس پر معائنہ کرنیوالے صاحب اپنی رائے لکھا کرتے ہیں) پر جو کچھ رائے صاحب لالہ نند کشور صاحب نے تحریر فرمائی ہے اسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میں نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا معائنہ بتاریخ ۱۱ فروری سنہ بمعہ بابو ہیر چند اس غرض سے کیا کہ آیا یہ مدرسہ بحیثیت ایک پبلک سکول کے منظور ہونے کے لائق ہے کہ نہیں اور آیا یہ اس قابل ہے کہ اپنے طلباء کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں بھیج سکے۔؟

اس سکول کی بنیاد ۱۸۹۸ء میں حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود نے ایک پرائمری سکول کی حیثیت میں ڈالی تھی یہ سکول ۱۸۹۹ء میں مڈل سکول کے درجہ تک ترقی کر گیا ۱۹۰۰ء میں ہائی سکول بن گیا اور ۱۹۰۳ء میں کالج کی پہلی جماعت کھولی گئی جس میں تین لڑکے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس مدرسہ کے قائم کرنے کی بڑی غرض یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حضرۃ مرزا صاحب کے مریدوں کی اولاد اور دوسروں کو دیجاوے۔ انکا دن لڑکوں کا سکینڈری اور کالج والیا کا پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس مدرسہ کی اسجگہ بہت ضرورت ہے کل خرچ مدرسہ سال گذشتہ کا ۳۹۸۶ روپے تھا حالانکہ چندہ موجودہ کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی اور آئندہ ہر طرح سے امید ہے کہ وہ باقاعدہ آتا رہیگا کیونکہ اس مدرسہ کے حامی اور منیجر باثروت و قابل وثوق آدمی ہیں جن میں ایک نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ بھی ہیں۔

شرح فیس سرکاری مدارس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے اور کل فیس سال گذشتہ کی ۵۲۶ روپے تھی مگر معاف طلباء کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے قریباً ۴۵ فیصدی معاف ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر طلباء کو مفت تعلیم دینے کی طرف زیادہ رغبت پائی جاتی ہے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ ایسے طلباء کی تعداد قریباً سرکاری کوڈ کے قواعد کے مطابق کر دیجاوے گی عمارت کے بارہ کمرے ہیں جو کہ موجودہ تعداد کے لئے کافی گنجائش رکھتے ہیں اور ان میں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کا سامان بھی عمدہ ہے اسباب اور آلات بھی ضرورت کے مطابق کافی ہیں سوائے اس بات کے کہ استادوں کے آگے ایک چھوٹی چھوٹی میز ان کے استعمال کے لئے نہیں ہے۔ سائنس کے آلات صرف برائے نام ہیں مدرسہ کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس بھی ہے جو کہ عمدہ حالت میں ہے اور انتظام بھی خوب ہے اس میں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری (شفاخانہ) بورڈروں کے واسطے ہے جن کی موجودہ تعداد چالیس ہے ؛

روزانہ تعلیم کی سکیم بھی قریباً سرکاری مدارس کی سی ہے اور مفصلہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ انگریزی عربی۔ فارسی۔ اردو و جغرافیہ۔ تاریخ۔ سائنس تعلیم جسمانی بھی دیجاتی ہے لڑکوں کو ہر روز ڈرل کرایا جاتا ہے کرکٹ۔ فٹ بال کھیلنے کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔

سٹاف مدرسین پندرہ آدمیوں کا ہے جس میں ایک گریجوایٹ اور دو انڈر گریجوایٹ ہیں اور باقیوں نے کوئی سرکاری امتحان پاس نہیں کیا ہوا لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ سب تجربہ کار استاد ہیں اور تعلیمی سلسلہ میں وہ گورنمنٹ یا ایڈڈ سکولوں میں رہ چکے ہیں وہ

قابل رشک امر

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ عرصہ گذرا کہ اہل پنجاب کی تعریف فرمائی تھی جس .... کی طرف میں اپنے ہندوستانی احمدی بھائیوں کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایک احمدی ایڈیٹر کے منصب کے لحاظ سے میں اپنا سب سے اول فرض یہ خیال کرتا ہوں کہ روحانی ترقیات اور ابدی نجات کے متعلق جو امور بہت ضروری اور قابل عملدرآمد ہیں ان کو اپنے بھائیوں تک پہنچایا جاوے تاکہ ہر ایک سعید جو سعادہ اور راستی کا بھوکا اور پیاسا ہے وہ سعادۃ عظمیٰ سے ایک وافر حصہ لینے سے کہیں خدانخواستہ محروم نہ رہ جاوے۔

مجھے امید ہے کہ میرے ہندوستانی بھائی اس امر سے خوب واقف ہوں گے کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو اس غرض سے قائم کیا ہے کہ زمانہ نبوی کے انوار و برکات اور تقوےٰ اور تزکیہ نفوس) کا نقشہ پھر دنیا کو ایک دفعہ دکھلایا جاوے اور اسلام کا نورانی چہرہ جسکو اندرونی اور بیرونی مخالفوں نے اس وقت اپنے عملدرآمد اور نیز جہالت اور لاعلمی سے داغدار بنا دیا ہے وہ پھر اپنی پوری چمک اور دمک سے ظاہر ہو اسی غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے اور اس کا بڑا فضل اور رحمت ہے کہ اس نے ہم لوگوں کو اپنی قبولیت اور اتباع کی توفیق عطا کی ہے ورنہ دل اور دماغ جیسے ہمارے ہیں ویسے ہی ہمارے مخالفین کے بھی ہیں۔ لیکن حق حکمت اور راستی کی ایک بات جو کہ ہماری سمجھ میں آگئی ہے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتی پس ہمارے قلب اور دماغ کو ایک امر عظیم کے فہم اور قبول کے قوا عطا کر دینا اور دوسروں کو اس سے محروم رکھنا ایک بڑا انعام الٰہی ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہئے۔

قادیانی اخباروں اور رسالوں میں جو مضامین تقوےٰ اور طہارۃ کی تحصیل کے لئے نکلتے رہتے ہیں انمیں ایک یہ بھی بات بیان ہوتی ہے کہ مطلق تلاوت کتب سماوی کی انسان کی نجات کے لئے کفیل نہیں ہے اگر مطلق تلاوت سے نجات کی کٹھن منزل طے ہو سکتی تھی تو پھر انبیاء و مرسلین اور ان کے خلفائے راشدین کی بعثت کی ضرورت نہ تھی اسی لئے خدا تعالےٰ ہمیشہ سے ایک خاص بندہ اپنے بندوں میں سے منتخب کرتا رہا ہے جسکو علم کتاب دیا جاتا ہے اور اس کے وجود مبارک میں ایک انفعالی اثر رکھا ہوا ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کی مجلس میں کثرۃ سے رہتے ہیں اونپر وہ اثر پڑتا رہتا ہے اور جیسے سورج کی دھوپ میں آنے سے ایک حرارت جسم میں سرایت کر کے اندرونی اخلاط میں ایک خاص تغیر پیدا کرتی ہے اور برودت سے جو انجماد رگوں ریشوں میں ہوتا ہے اسکو دور کرتی ہے اسیطرح اس مزکی نفس انسان کی مجلس اور صحبت سے اندرونی قویٰ اور اخلاط جو کہ روحانی کاروبار کرنے سے معذور ہوتے ہیں یا ان کا قوام اعتدال پر نہ ہونے کی وجہ سے افراط اور تفریط کی صورۃ میں ہوتا ہے اپنے اصلی محوری اور اعتدال پر آجاتے ہیں خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ فرما کر بتلاتا ہے کہ تزکیہ نفس کا بڑا مدار مزکی نفس انسان کی صحبت اور معیت ہے کیونکہ یزکیھم کی صفت صرف خدا کے مامور اور مرسل کی ہی آئی ہے کتاب سماوی کی نہیں آئی اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ مامورین الٰہی کے ہم مجلس اور ہم صحبت کثرت سے ہوتے رہتے ہیں وہ تقویٰ کے مدارج میں ترقی کرنیوالے اور صدیق اور فاروق جیسے خطابوں کے مستحق ہوتے ہیں۔ اہل پنجاب کی تعریف میں جو مختلف تذکرے ہوئے ان کا خلاصہ یہ ہے :-

پنجاب کے لوگ بار بار حضرۃ امام ؑ کے پاس آنے کی وجہ سے صدق وصفا میں ترقی کر رہے ہیں اور بعض الیسے نظر آتے ہیں کہ عنقریب عبد اللطیف بننے والے ہیں اور یہ پنجاب پر خدا کا فضل ہے کہ وہ حضرۃ امام کی طرف توجہ کرتا جاتا ہے۔

پس یہ ہندوستانی احمدی بھائیوں کے لئے ایک رشک کا مقام ہے دیکھو اہل پنجاب ترقی کرتے جاتے ہیں اس ترقی کی کیا وجہ ہے صرف یہی کہ ان کی آمد رفت کثرۃ سے ہے اور اس کثرت صحبت اور مجلس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو رہا ہے دن بدن فانی اور جسمانی خواہشوں کا جوش فرو ہو کر ایک تازہ قوت اور نشوونما ان کے روحانی قویٰ کو بخش رہا ہے جس سے وہ قرب الٰہی کے منازل بتدریج طے کرنے کے قابل ہوتے جاتے ہیں میں ایک دلی ہمدردی سے آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ آپ پیچھے نہ رہیں اس میں شک نہیں کہ قرب کے جو اسباب اہل پنجاب کو میسر ہیں وہ آپ کو نہیں مثلاً لاہور یا امرتسر یا سیالکوٹ کے احباب جیسے اپنے چند یوم کی رخصتوں میں قلیل مصارف پر قادیان ہو کر واپس ہو جاتے ہیں مگر تاہم ان کے اندر ایک جوش اور شوق اس قدر کہ صحبت سے مستفید ہونے کا ہے جو بار بار ان کو یہاں لے آتا ہے لیکن اگر اسی قسم کی کثرۃ آپ صاحبوں کی بھی ہووے تو امید ہے کہ آپ ان سے ثواب میں ضرور بڑھ جاویں۔ خدا کی راہ میں جو زیادہ صعوبت اٹھاتا ہے اور مالی اور جانی نقصان برداشت کرتا ہے وہی زیادہ مقرب ہوتا ہے اگرچہ سفر اور مالی اخراجات کی صعوبتیں آپ کو زیادہ ہوں گی لیکن اسی نسبت سے ثواب بھی تو آپ ہی کو زیادہ ہوگا علاوہ ازیں محبت اور شوق کے ولولے ایسی چیزیں ہیں کہ ہر ایک مشکل سے مشکل امر کو آسان کر دیتی ہیں۔

میں نے اپنے آقا اور امام علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی کئی بار سنا ہے کہ جب انسان خدا کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو خدا تعالےٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایک ایک قدم پر اس کے لئے حسنات لکھتا ہے اور ہر ایک مشکل کو اس کے لئے کھولتا ہے۔

میرا اپنا تجربہ بھی اس کے متعلق یہ ہے کہ جب ابتدائی ایام میں میں نے حضرۃ میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام سے بیعت کی تو مجھے یہ علم نہ تھا کہ آپ کا دعویٰ مہدی اور مسیح موعود ہونے کا ہے اور نہ مجھے دینی علوم سے کچھ بہرہ تھا جس سے میں مہدی اور مسیح کے وجود کی ضرورت کو محسوس کرتا مجھے دل میں یہ خلش رہا کرتی تھی کہ بعض ایسے امور ہیں کہ جن کو میں گناہ اور معصیت جانتا ہوں اور وہ برے بھی ہیں مگر تاہم پھر بھی باوجود اس علم کے وہ سرزد ہو جاتے ہیں کوئی ایسی تجویز ہونی چاہئے جس سے وہ امور ...... سرزد نہ ہوں ان ایام میں تزکیہ نفس کے متعلق بعض کتب کے مطالعہ کا اتفاق ہوا اور صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات پڑھ کر طبیعت میں یہ امنگ پیدا ہوتی تھی کہ اگر ان صفات کے لوگ اب بھی موجود ہوں تو ان سے ملاقات کریں غرض کہ نفس کی کمزوریوں کے علاج کا خیال میرے دل پر غالب تھا اور مرزا صاحب کا چرچا سنکر میں نے تجربۃً بیعت کی کہ دیکھیں اس سے کیا فوائد مترتب ہوتے ہیں بعد بیعت کے ایک تغیر میں نے اپنے اندر محسوس کیا اور مجھے قادیان میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ فاسقانہ خیالات میرے قلب میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور کوئی شے ہے کہ ان کو داخل ہونے نہیں دیتی۔ بعد بیعت کے میں قادیان سے چلا گیا اور پھر جب تک دو سال کے قریب میں لاہور میں رہا میرا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ جب کبھی ظلمت بھرے خیالات کا غلبہ اپنے اندر پاتا ....

تو جھٹ ایک شب یا ایکدن کے لئے قادیان آجاتا اور حضرت مرزا صاحب سے ملکر چلا جاتا اور میں دیکھتا کہ میرا جسم آگے سے ہلکا پھلکا ہو گیا ہے اور خیالات

تمام متدین اور پرہیزگار آدمی ہیں اور صرف حضرت مرزا صاحب کے خدمت میں رہنے کی خاطر اور ان کو مریدوں میں دینی و دنیوی تعلیم پھیلانے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں۔

اپریل ۱۹۰۳ء سے انٹر سکول رولز کی پابندی کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر رجسٹروں کے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قریبًا بیس لڑکوں کا داخلہ ایسا تھا کہ ان میں سے وجہ نہیں بتلائی جاسکی اور بعض کو بغیر سارٹیفکیٹ کے داخل کیا گیا ہے اور ایک دو کو تو اعلیٰ جماعت میں بھی کر لیا گیا ہے ان تمام باتوں کی طرف میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو توجہ دلائی ہے اور ان کو لکھ دیا ہے کہ اگر انٹر سکول رولز کی پورے طور سے پابندی آج کے دن سے کی جائے گی تو مجھے اس سکول کے منظور...... کرانے کے لئے آئندہ اگست میں سفارش کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ مدارس کی منظوری کے واسطے وہی وقت مقرر ہے فقط

دستخط

نندکشور انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کیمپ

بٹالہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء

اعتراض کا جواب

رحمت خان صاحب (خانقاہ ڈوگران) نے ۱۲ مارچ کے پیسہ اخبار کے کالم نامہ میں قبر مسیح پر ایک اعتراض کیا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہوتی تو عیسائی بجائے یورپ و امریکہ کے کشمیر افغانستان اور بلوچستان ایران و وسط ایشیا میں ہوتے۔

اس کا جواب ذیل میں لکھا جاتا ہے کیا ہمارا نادان دشمن پیسہ اخبار اسے بھی درج کر دیگا صرف اس کی خاطر ہم مختصر الفاظ لکھتے ہیں۔

جواب (۱) سائل کے سوال کے تو یہ معنے ہیں کہ چونکہ مسیح علیہ السلام کے نام لیوا یورپ و امریکہ میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں اس لئے مسیح کی قبر اگر ہوتی تو وہاں ہوتی یا کم از کم اس کے نزدیک۔ اس کثرت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے یورپ و امریکہ میں اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہو حالانکہ یہ امر واقعات کے بالکل برخلاف ہے یورپ امریکہ تو درکنار ان کو تو کسی دوسری ولایت کا آب و دانہ ہی نصیب نہ ہوا یہودیوں کو اس سرزمین پر جان چھپانے کی کوئی جگہ نہ ملی تو اوپر بھاگے اور جب تک یہودی یا یہودی صفت لوگ زمین پر موجود ہیں ان کو ہرگز جرأت نہیں ہوسکتی کہ دوبارہ زمین پر آویں ورنہ اگر ان کو کچھ بھی تاب مقابلہ ہوتی تو زمین پر ہی رہکر دشمنوں کا مقابلہ کرتے۔ پس ثابت ہے کہ وہ یورپ اور امریکہ تو گئے ہی نہیں اور اسی لئے کسی امت کی کثرۃ اس امر کی مستلزم نہیں رہی کہ ان کا ہادی اور مرشد ضرور اسی جگہ مدفون ہو۔

بلکہ خود مسیح کا جو مقام مولد اور جائے صلیب ہی اور جہاں انہوں نے کچھ عرصہ منادی کی وہاں۔ ان کے جانی دشمن اور رسوا نذان لعنت اور تبرا بھیجنے والے یہودی جن سے ڈر کر اس نے جان بچائی ابھی تک موجود ہیں مسلمان بھی وہاں آباد ہیں ہاں اگر یہ فخر حاصل ہے تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جو مقام (عرب) آپکا مولد اور مدفن ہے وہاں ایک بھی آپ کا دشمن موجود نہیں ہے سب آپ کے ثنا خوان اور غلام راندن آپکا کلمہ پڑھنے والے موجود ہیں اور مقابلہ سے دیکھو تو اس سے آنحضرۃ صلعم کی قوت قدسی اور روحانیت کا پتہ ملتا ہے اس کے مقابلہ پر مسیح کی کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی۔

(۲) موجودہ عیسائی جس قدر یورپ و امریکہ میں ہیں ان کا ایک بڑا حصہ بلحاظ مذہب کے ہرگز عیسائی نہیں ہیں۔ اور جہ میں وہ مسیح کی تعلیم کے منکر مسیح علیہ السلام کے کلمۃ (یروشلم) سے چلے آنے کے بعد پولوس نے کفارہ اور تثلیث کا غلط عقیدہ تراش کر اس مسیح کی طرف منسوب کیا۔ اور عیاش اور فاسق طبع لوگوں نے من بہاتی مرادیں پوری ہوتے دیکھکر اسے قبول کرلیا۔ اس لئے یورپ اور امریکہ کے عیسائی مسیحی عیسائی ہرگز نہیں ہے بلکہ پولوسی عیسائی ہوئے جن کو مسیح کی حقیقی تعلیم سے جو اسلام سے کسیطرح سے منافی نہیں ہے کچھ بھی مس نہیں ہے اور ان کو حقیقی معنوں میں عیسائی کہنا ہی غلط ہے۔

(۳) جب تک پولوس نے موجودہ عیسائی مذہب کا تو وہ طوفان نہیں کھڑا کیا تھا تب تک جس قدر لوگ حضرۃ مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے وہ عیسائی لقب سے ہرگز نہیں پکارے جاتے تھے بلکہ یہودیوں کا ایک فرقہ کے نام سے نامزد تھے ان کا طریق عبادت وغیرہ سب کچھ توریت کے مطابق تھا جسپر خود مسیح بھی عمل درآمد کرتا تھا اس لئے یہ امر ضروری نہیں کہ مسیح جب کشمیر آئے تو جن لوگوں نے ان کو قبول کیا وہ ضرور عیسائی مشہور ہوتے بلکہ جیسے کہ تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کشمیر بنی اسرائیل ہیں وہ مسیح کو قبول کرکے بھی یہودی ہی کہلائے اس لئے یہ امر ضروری ہوا کہ جو لوگ کشمیر وغیرہ میں مسیح پر ایمان لائے تھے وہ عیسائی بھی کہلاتے اس کی نظیر ہم اہل اسلام میں بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنے وقت کے مجددین اور ماموریں کو قبول کرتے ہیں اگرچہ وہ ایک خاص فرقہ تو مشہور ہو جاتے ہیں جیسے حنفی وغیرہ تاہم لیکن وہ اہل اسلام ہی مانے جاتے ہیں اور خاص اس فرقہ سے عرف عام میں نامزد نہیں۔

اس لئے اہل کشمیر کے ناموں کے ساتھ لفظ جو بھی لگا ہوا ہوتا ہے جو کہ انگریزی لفظ جیو (Jew) ہے جس کے معنے یہودی کے ہیں جیسے احمد جو۔ رحمان جو وغیرہ ہیں

(۴) اس امر کا ثبوت کہ اہل کشمیر اور اس کے گرد و نواح نے مسیح کو قبول کرلیا تھا یہ ہی کہ وہ لوگ ابتک اس کے مزار کی تعظیم و تکریم ویسی ہی کرتے ہیں جیسے ایک ہادی اور مرشد کے مزار کی عام لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وہ مقبرہ محفوظ چلا آیا ہے پھر جب اسلام آیا تو چونکہ مسیح کی حقیقی تعلیم اسلام کے منافی نہ تھی اس لئے وہ سب مسلمان ہوگئے اگر ان لوگوں نے بنی اسرائیل ہوکر مسیح کو قبول نکیا ہوتا تو ہند میں اسلام کی آمد پر ضرور تھا کہ بعض مسلمان ہوتے اور بعض بدین وجہ یہودی رہتے کہ ابھی ان کے نزدیک مسیح آسمان سے تو آیا ہی نہیں تو نبی آخر الزمان کیسے پیدا ہوگئے اور پھر ان کا لقیہ پایا جاتا تمام افغانستان اور کشمیر کا مسلمان ہو جانا اس امر پر دلیل ہے کہ انہوں نے مسیح کو شناخت اور قبول کرلیا تھا اور اسکی سچی تعلیم ان کو ملی اسی لئے بلا حیلہ و حجت وہ مسلمان ہوگئے۔

رسید زر

۱۵ مارچ تک

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی وڈاک شامل نہیں ہے اور جن احباب کی قیمت عہ سے زیادہ ہے ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے

عبداللہ صاحب رنگریز ملتان عہ	سید مبارک علی صاحب مزنگ عہ
عالی جناب فضل الٰہی صاحب رئیس راولپنڈی ...... سے	منشی غلام علی صاحب بہیرہ عہ
منشی عبدالکریم صاحب لودیانہ عہ	چودہری غلام حید رصاحب وزیر آباد عہ
محمد اظہر الدین صاحب اروپ عہ	چودہری رستم علی صاحب انبالہ عہ
حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر عہ	حکیم محمد قاسم صاحب نیول کلارک عہ
محمد علیخان صاحب افریقہ سے	منشی نجم الدین صاحب کرنل عہ
میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی عہ	منشی نظام الدین صاحب از لنگر ...... عہ
میاں عبداللہ طالب العلم جموں عہ	میر مردان علی صاحب دکن عہ
محمد عالم صاحب قاضی کوٹ عہ	جناب حبیب الرحمن صاحب پھگواڑہ عہ
نور بخش صاحب جالندھر سے	شیخ احمد اللہ صاحب والد اللہ داد عہ
سید جلال صاحب بربرا افریقہ	منشی محمد حسین صاحب طفروال عہ
مسماۃ جیوان صاحبہ عہ	

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور یہ کے دریافت ہوجانے سے یسوعی معجزات کی کل ہرایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور سکے ذریعہ سی بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو بدایات آئین درج ہین انپر منشق کرکے انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والون نے مبالغے کئے ہین کہ آسمان اور زمین قلابے ملادئے ہین اور اسکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی نفسیات صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم علیہا ہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ سے ہرایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کرین قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم واول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جوایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضون کا جواب اس مین دیا گیا ہے ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج نفخ صور وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور مسئلہ حشر ونشر پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ جس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود عم کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجاب کے مشہور ومعروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان عم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے ذکرتا ہو تا اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بےنظیر زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہے جسکی ہر خریدار ان البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ... کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد ... مجلد ... پارہ الم کی قیمت ... پارہ عم ... **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام** منڈاوری ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئین نہ کہ دفتر البدر مین۔

بٹن فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین **نمبر ۱** بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ... **نمبر ۲** بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندیکا قیمت ۹ **نمبر ۳** بٹن سٹ نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ... **نمبر ۴** انگشتری بیل بوٹا چاندیکا۔ قیمت ... خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی۔ ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی وانگریزی مصری پیکہ دلنگی ہر قسم رومال دسوسی ہر قسم دہر کے بنیان وجراب ہر طرح کی جلیبی وانگریزی سوتی واونی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادی وکامدار ہر کی گیس یعنی پٹی کمربند سواران وسپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد وکلان سادہ وکامدار اور بوٹ دگرگابی ہر شو دلیسی انگریزی اور سپاہی ولودیانہ دہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد وکلان نشانہ مردانہ اور زنانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی وپنسل کے ہر قسم خورد وکلان تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دلیسی وولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال فہرست سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھا بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ا

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ا

الہامی دعا۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات

نظم برائے منثورات بطریق کامن مصنفہ " " " "

دستار احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم ... تاجر انکو

سر الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود عم کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ ...

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۲۰ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے ملسکتا ہے ...

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع۔ کارڈ سائز ہر ... کیبنٹ سائز ہر ... نصف درجن کے خریدار کو ...

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سی تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہیئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہین جس مین ٹائیٹل پیج شامل ہے وہ فالتو صفحہ صرف امتحاناً چندماہ اشتہارون کے لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبرون مین وضع کرلئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچاتا ہے بصورت نہ ہونے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ عملاً اور ایزاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہرماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴ ہین اور حتی الوسع بڑی وپابندی سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ نہین لیتا۔

(۴) **خط وکتابت** کارخانہ کے متعلق خط وکتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہیئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہین۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گردونواح مین اخبار پہونچگیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہیئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہیئے جہاں سے پتہ بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ وار نہین۔

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** اگر بلا تقاضا کے خود ارسال کیا جاوے ... پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ... **برٹش فارن** ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ... **جو خریدار** ایکدماہ بعد ادائیگی قیمت

الوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

ہر انگریزی ماہ کی ۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳

خریداروں کو اطلاع سلسلہ کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرپرستی پر ہے ... موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت ... اشاعت بہت قلیل ... اس کی اشاعت کم از کم ... احباب سے التماس ہے کہ ... اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ...

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

...

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سوئے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اب غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

...

ہم اپنا فرض دوستو اب کرچکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

ملفوظات حضرة احمد مسیح الزمانؑ

سلسلہ کے دیکھو پرچہ نمبر ۲ جلد ۳ مورخہ ۸ فروری سے

خدا تعالے نے قرآن شریف فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور کہ شکر گزار اور سمجھدار بندے بہت کم ہوتے ہین جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہین اور خدا تعالے نے ان کو اپنی محبت اور قرب عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہون مگر اصل مین وہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم مین ہین ۔

یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ جو لوگ شرارتون منصوبون اور حیلہ بازیون مین رہتے ہین ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندون کے برابر ہون جن کی عظمت خدا کی نظر مین ہے۔ عبد اللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بار بار موقعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ مین نے حق کو پا لیا اس کے آگے جان کیا شئے ہے سوچ کر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شئے دے سکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگون کی یہ ہے کہ صحبت اکثر نہین حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہین ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس مین نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہین۔ کتاب اللہ کی عزت نہین کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہون کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس مین ان کی تعداد کروڑون تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے۔ پھر اصل مین یہ کثرت بھی نہین ہے خود ان مین پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے والا نہ آوے گا۔ خود انہی مین سے ہین جو مانتے آتے ہین کہ مسیح اسی امت مین سے ہوگا صحیح حدیثون مین امامکم منکم موجود ہے سورہ نور مین منکم ہے ۔

معراج مین آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ مسیح نہین

ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہین ان تمام ثبوتون کے بعد اور ان کو کیا چاہیے ۔

۲۱ جنوری ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریة الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامة او معذبوھا عذابا شدیدا ۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس مین ہلاکت اور عذاب مختلف پیرایون مین ہو رہے ہین۔ کہین طوفان سے کہین زلزلون سے۔ کہین آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتین دنیا مین ہوتی ہی ہین مگر آج کل ان کی کثرة خوارق عادة طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت مین طاعون کا نام نہین ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوة اور پوری توجہ سے لوگون نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلون سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظون کا کام نہین کہ اس کا علاج کر سکین عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرة نہین پکڑ سکتے ہین کہ ہمیشہ بیماریان وغیرہ ہوا ہی کرتی ہین فرمایا قرآن شریف مین طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا مین ہمیشہ ہوتے رہتے ہین کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا .... ہمیشہ دنیا مین وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہو اور ہولناک صورت سے ظاہر ہون اور ایک دنیا مین تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہین وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگون کو سچی خوابین آتی ہین۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرة اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلاوین

گذشتہ دنون مین عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرة اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپ نے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے اکثر شبہات و شکوک

کا قلع قمع ہوا تہا انہی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورة نہین کیونکہ لوگ نمازین پڑھتے ہین ۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ عام طور پر و صریت دلون مین گھر کر گئی ہو لاکھ ہا مسلمان عیسائی ہو گئے ہین صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہین تو کیا یہ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس مین روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھ کر کہا جاوے کہ یہ میت نہین ہے۔ اگر نہین تو دو چار دن رکھ کر دیکھ لو جب سڑ جاوے گا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہین صرف پوست ہی پوست ہے اور ایسی کہتے ہین کہ ضرورة نہین ۔

اہل تشیع کو جو محبت حضرة امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادة کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہین اس مین سے تکلف اور تصنع کو دور کر کے باقی ان لوگون کے حق مین جو دلی خلوص سے امام سے محبت رکھتے ہین اور ان کی شان مین ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہین فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہین کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی .... مین آنسوؤن سے رو لے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقے ہین۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہین۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہین۔ بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھا رہا ہے وہ چشم دید ہے دوسرے نقول ہین ۔

یکم فروری ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قوا خواہ کتنے ہی قوی ہون اور عمر کس قدر ہی اطول کیون نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہین ہے نہین معلوم کہ کس وقت موت آ جاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریر دن کے

ہم نے پورا کر دیا ہے۔ مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا [illegible] ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور کبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور بعض مولویوں کو کہنے [illegible] وہ حق سے دور رہتے ہیں جو کچھ یہ مولوی کہہ دیتے ہیں [illegible] فقط کہہ کر مان لیتے ہیں۔ ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے بعض ناآشنا ہوتے ہیں [illegible] ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جا کر بذریعہ تقریر کے لوگوں پر اتمام حجت کیا جاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جس کا خلاصہ میں نے درج کر دیا ہے حضرت اقدس کی بہت سی [illegible] تھے اور میں پیچھے پہنچا۔ حافظ [illegible] صاحب اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب [illegible] یہ خلاصہ درج کیا گیا ہے [illegible] کی [illegible] کی۔ اس اتمام حجت کے بعد [illegible] کے بڑے بڑے شہر یا تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہوں گے اور بصورت انکار [illegible]۔

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خوابیں بھی آئی ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے پھر مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہیں ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہیں جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہیں۔ سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جاویں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہیں آئی۔ یہ وقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی۔ جنگ بدر میں فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائیں کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس میں ایسی پنہاں ہو جس کا مجھے علم نہیں تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا وعدے تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلوں میں مر کھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے بعض شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو [illegible]

برعکس قوم نے کارروائی کی۔ چنانچہ [illegible] کا اثر یا مور پر پڑتا ہے۔ جنگ احد میں [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا [illegible] آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی سر زخم آپ کو [illegible] دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر میں دھنس گئی [illegible] لگا کر اسے نکالتے اور نہ نکلتی۔ اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسی کی کیا [illegible]

۲ فروری ۱۹۰۴ء سے ۴ فروری تک

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت [illegible] اور بایں وجہ سیر بھی ملتوی رہی۔ بروز [illegible] کے دماغی امراض جو آپ کو مصلحت الٰہی سے لاحق ہیں ان کے دورے [illegible] آپ [illegible] نماز [illegible] ہوتے رہے اور جو [illegible] کا نزول اور اوقات میں ضبط ہو [illegible] ناظرین ہیں۔

مرحوم رحمت علی | کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ [illegible]

[illegible] کہ افریقہ میں [illegible] اور [illegible] چھوٹی سی عمر میں [illegible] اس سال ہیں اور [illegible]

شہید | کے [illegible]
تمام شہیدوں کو [illegible]

پیدا کر دیا [illegible] اور دیگر پھل اس [illegible] ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا [illegible] ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔

فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے انڈے پر [illegible] ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر [illegible] پاکر مثل پتھر کے سخت ہو گئی۔ جیسے پتھر [illegible] ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی۔

خدا تعالیٰ نے اسے شفاء للناس کہا ہے واقعی میں عجیب اور مفید شے ہے [illegible] یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے۔ ریاضت کش اور مجاہدہ کرنے والے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں [illegible] کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں آگ جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لیے مجاہدہ

اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل | فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس میں پھر ویسے مثال پیدا ہو جاتے ہیں نیکوں کے بھی۔ بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن معنوں سے کہ لوگ اس کے ایک دور میں گذر جاتے ہیں ویسی ہی قسم کے لوگ وہی سیرتیں اور صورتیں لیکر دوسرے دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

مخدوم حضرت مولوی [illegible] صاحب نے عرض کی کہ حضور یہیں سے [illegible] لوگ تناسخ کے قائل ہو گئے ہیں۔

۵ فروری ۱۹۰۴ء

۵ تاریخ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لیگئے [illegible] ایک [illegible] کر [illegible] دیا گیا۔

مداہنت کی انتہا | فرمایا دوسری قوموں کے مذہب میں [illegible] اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے ہوئے آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام میں [illegible] کے ماننے والوں کو بھی نجات یافتہ قرار دیکر [illegible] پیدا کرلی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف میں اسی لئے ہے لن ترضی عنک الیھود والنصارٰی حتی تتبع ملتھم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے [illegible] مومن کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین میں درج ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت ان لوگوں [illegible] مخالفوں میں سے [illegible] ہوگا جو ہم سے [illegible] ہوا در ہمارے ساتھ خلاف سے پیش آتا چاہتا ہو ہاں اگر شخصی طور پر کسی کی ذات میں اخلاق سے [illegible] ہو تو [illegible] ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے [illegible] ہم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہیں چاہتے۔

اجتہادی غلطی کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ **شاتان تذبحان** کا الہام جو اب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارہ میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہو چکا ہے۔ اس پر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو کیا حرج ہے۔ اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الٰہی اور شے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دیئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالےٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دیئے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں **عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم** اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاؤں سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خواب میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ ہم واعظ ہیں (نہ کانفرنسیں جو مختلف مقاموں پر ہوتی ہیں) نہ لیکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہتیرا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور انسانی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اشتہار انداز ہو یا دورے لگا رہے ہیں نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذونادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلاناغہ بیعت کے خطوط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بغض و حسد میں جلے ہوئے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملاؤں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ ملکر سب و شتم کرتے پس اس لئے وہ ہماری مد میں ہیں۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھیں تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو توجہ ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہیں۔

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سا کام دنوں میں ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں۔

۷ فروری ۱۹۰۶ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو لاحق ہیں اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں آپ نے ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپ نے یکایک اطراف پر دہ چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کیں اسی تذکرہ میں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے یہ منتظر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آوینگے اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاوینگی یا یہاں سے ہی فرشتے لیکر آسمان پر پہونچا دینگے اور وہ اوڑھ کر نیچے اتر ینگے ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دو لون امراض ہمیں لگی ہوئی ہیں۔ نیچے کی چادر سے مراد ذیابیطس کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونوں میں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔

سر کی بیماری کا راز سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دیئے اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہیں۔

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ انسانی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ کی طرف سے ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئی ہیں گویا کھڈے کپڑے اور ہاتھ میں نیزہ اور جنگلوں میں سور مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی ضدین کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر ہاتھ میں نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جسے ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۶ء

سیر

سیر کے اول حصہ میں مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حکام کے دل پر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح میں اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہی دین کی فکر اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہیں دنیا کو کیڑے بنے ہوئے ہیں عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ اب صرف قلمون اور کاغذون کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھدیں لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیونکر کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیا بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تاکہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ع ۱۵ - یعنی جب رسولون نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آگئے تو آخر آپ نے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے ارارات کہتے ہیں۔

ارارات کی وجہ تسمیہ۔ اس کا نام ارارات اسی لئے ہے کہ رات عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور ارا کے معنے ہیں میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش میں چاروں طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام ارارات پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنوں کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے۔ مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور رد نہیں کر ... سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اسے ہلاک کر دیں گی۔

دل را بدل رہیست۔ دلون کو دلون سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمیں برا جانتے ہیں اور ہماری استیصال کے درپے ہیں ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہیں جانتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہیں یہ ان کی فطرتون نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا اسہون نے ہمیں جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہیں خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگون نے تاڑ لیا ہو کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہیں تو ہم ہی ہیں اور کوئی فرقہ مسلمانون میں سے نہیں ہے

فطر کے معنے۔ فطر کے معنے پھاڑنے کے ہیں اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے نعمت آتی ہے تو نیک قوتیں پھٹنا شروع کر دیتی ہیں۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیترک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب میں فرق نہ کر دے۔ عیسائیون کا جب سے پنجاب میں قدم پڑا ہے مسلمانون نے بھی ان کی ابطال میں کمی نہیں کی رسالہ اور کتابیں وغیرہ ان کی تردید میں ہمیشہ نکلتے رہے لیکن ... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیون کی جمعیت بڑھتی گئی اصل میں اس کا استیصال جانگاہ اور دلسوز دعاؤن پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیرین کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخرکار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ جاتی ہے تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگون کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائیں کریں ان کی توکل دعائیں اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود رہتی ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں دعا ایک بڑا جنگ ہے اور خود دعا میں مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ میں ایک مکان بنالون کہ وہاں تخلیہ میں دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہیں رہا کیونکہ پادریون وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگون کو اغراض نے دبا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلون پر ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیے کہ دعا میں لگے - جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کے وقف کرے اور دین کی تائید میں لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دین گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی ... موت ہوگی جب سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ میں بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ سمع دعاءہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس لعنتی موت سے بچنے کی قبول ہوئی کہ وہ لعنتی موت سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاویگی اس کی دعا اپنی موت کے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے

درخواست دعا

ایک ہمارے ... بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار میں ہیں ذیل کے الفاظ میں احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا میں کشتی کے بے بس ہونے سے اس کے غرق ہونے یا لوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الہی شامل ہو تو فوراً کنارے جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب کو دعا کا خواستگار ہون

عبداللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخباروں میں لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور دوسرے پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی ... پیدا کرلے ... رہتے ہیں اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاویں تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ... فروری کی سیر میں پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منقضی ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کے حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور برا جانتے ہیں لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہم اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں ... مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب ہو میں گا ہے گا ہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لے جایا کروں ❊

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں اور ان میں تفریط ہے اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے جنگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے وہ ٹھیک ہے ❊

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیر تمند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو انگلستان اور فرانس میں جاکر وہاں کی زنا کاریوں۔ بے حیائیوں۔ ولد الزناؤں کو دیکھو۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید میں ایک مثنوی ایک اخبار میں درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شئے پردہ میں ہوتی ہے اور جب تک پردہ میں ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ کہتے کہتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ میں ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف ... تقریریں کرتے ہیں ان میں سے ایک کا بھی عمل در آمد اس پر نہیں ہے اپنی بیبیوں کو انہوں نے بڑی بڑی محفوظ مکانوں میں رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سر بر آوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت میں بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اسے خط لکھا کہ میں فلاں تاریخ ... لاہور پہنچوں گا آپ معہ اپنی بیوی کے سٹیشن پر ملاقات کریں اور اپنی بیوی کو مجھ سے ... کرا دیں ... بیرسٹر صاحب نے اس پر ... کیا ... وجہ پردہ کا ذکر ... کر ... کہ ... زور دیتے ہیں کہ پردہ کی رسم ... جاسکے ... اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی والے نے عجیب نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دیا گیا ہے کہ ... اٹھایا جاوے ... پردہ نشینوں کا کام ہے پس جس حالت میں عورتیں کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے ان کی نسبت کوئی شکایت پبلک میں نہیں کرتیں تو ان مردوں کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے ❊

افغانستان اور مسیح موعود

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت نے ... افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادت سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہو گئے ہیں اس لئے وہاں کی آمدہ خبروں سے ہمیں اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہوتی چاہئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر میں خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جہاں کو آنحضرت پر ر کھکر چلنا پھرنا اس کے باشندوں کا کام ہے اور جنہوں نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے ناحق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسا سرزمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت ... جاوے اور بلا امتیاز مذہب بنی نوع انسان ... کی روح ان میں پیدا ہو جاوے تو یہ ... عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھوں روپیہ صرف کرکے مدرسے اور مکتب وہاں قائم ہوں اور ہزاروں حیلوں سے رفتہ رفتہ ان اقوام سے اصلاح لے جاویں اور ان کی قوتوں کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت ... یہ مطلب شفقت علیٰ خلق اللہ کا حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور مبلغین کے لئے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا ... سرزمین ... و ... اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً مختلف رنگوں میں جلوہ دکھلاتا ہے یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان میں ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہاں سے ایک مجذوب کابل میں آیا اور اس نے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں ان لیکن یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اس کا پیر کابل میں موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل نے ... کی سزا پاوے۔

عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبوں پر حسن عقیدہ ہوتا ہے اس لئے کابل میں بہت کھلبلی ہے ایسے مجذوب جو کہ امور ... سے نہیں ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک تحدیانہ پیشگوئی کے نہیں تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا میں وہ اہل اللہ اور مامورین سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چنداں یقین نہیں کرتے لیکن ہاں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل بھوگیگا وہ ضرور پورا ہوکر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہان شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہان رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہان جانا ہی ہے ✦

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام **محمد سعید** ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد وقامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہین اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہین۔ جب آپکے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل مین طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگون نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کرکے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تہا کہ جو کچھہ ان کا عقیدہ تہا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور مین مر جاؤن تو کیا حرج ہے آخر مین اسی باپ کا فرزند ہون ✦

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہین اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے تیس ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہان کی جریب سے طول مین ۳ گنا ہوتی ہے اور جن مفتیون نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھہ ان کی ناجائز کارروائیون کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان مفتیون کی وقعت امیر صاحب کے دل مین گھٹ گئی ہے۔

کابل مین قحط سے پریشانی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگون سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہین اور اس کے لئے ساٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری ہین بہرحال خدا کی باتین پوری ہوکر رہتی ہین اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل مین مہر لگائی ہے ✦

جیسے سر الشہادتین مین فاضل مروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الٰہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ لکہا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قحط منجملہ اسی کے ہے کاش کہ اہل کابل عبرت پکڑین ✦

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہین ✦

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال صاحب کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہونچے ہین وہ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈرس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان تمام بھائیون کے حق مین جو بخیر و عافیت واپس آنے کی دعا مانگین جو کہ اس وقت ایز محسن برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ مین اپنے صدق ووفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہین اور جو سمالی جہاد کے غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو چاہنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہین ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویون کے منہ پر سیاہی مل رہے ہین ✦ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جد بالی لڑائی مین (جس مین عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب رحمن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن ومربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہوکر داخل جنت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ✦ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی ماونٹڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپکے ٹخنہ مین گولی لگی۔ کچھہ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے۔ تب دوزانو بیٹھکر **کلمۂ شہادۃ باآواز بلند ورد زبان رکھا** بعدہٗ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالون سے ہلاک کیا۔ وہان ہی آپکے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ پور بھی وہان ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک جاری رہی۔ ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کرین لیکن اللہ تعالےٰ کو یہ منظور نہ تہا۔ ڈاکٹر رحمن خانصاحب نے اپنے افسرون کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ ہمنے اپنے افسرون سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخرش ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہان پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم ومرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر والحکم مین شائع کرکے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تہا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کرکے مین نے اپنے پاس منگوا لیا ہے۔ ارادہ ہے اس کو فروخت کرکے روپیہ آپ کی خدمت مین روانہ کردون آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب یوی صاحبہ یا بھائی صاحب کو دیدین یا جیسا مناسب ہو کرین اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرماوین۔ حضرۃ اقدس کی خدمت مین دعائے مغفرت کے لئے عرض کرین۔ زیادہ نیاز

کمترین عاجزان خاکسار ممتاز علی خانصاحب
ہاسپیٹل اسسٹنٹ مازر برا۔

دوسری لڑائی مد کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ ریسنٹ کا اعتبار نہیں گو یا ان بدن کے چارون طرف بارش کی طرح آرہی تہین مگر اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا ✦

"الفرقان بجواب البرہان" حضرۃ مولانا

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور متمیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالیٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے جا پار رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالیٰ نے اُسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہوگئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور راتدن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے کی حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و قیام مین امداد فرماکر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجا لانے مین وہ ایک دست و بازو ہو جاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجا لانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کراین۔

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ۲ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کر سکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دلوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماوین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہوا کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہین؟ آپنے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو احباب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی پُرسوز اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکور بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو کیونکہ اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات اور خیراۃ کے جس قدر مدین ہوتی ہین انہین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجرا ہی کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیراۃ کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مددون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اس لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین نے چاہا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان میں ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجاۃ کے لئے دس اخبار صرف ۱۲؎ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ پورا اسے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

تک اسکی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہیں گے جن دس مسکین بھائیوں کی درخواستیں اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان جو ستون

پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متمیز طور پر تھے اور ان کے دل میں امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کریں اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤں کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق اوپر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہوں۔

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے ماموروں اور برگزیدوں کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادۃ قتی پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس میں یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت میں داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنوں کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا میں کوئی چوڑھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولوں کو قبول کر لیا کرے۔ اسی لئے تمام برگزیدوں کی کامیابیوں میں ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رہتا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی۔

اس زمانے میں جبکہ اللہ تعالےٰ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الٰہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس سچائی و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے

ان دنوں میں جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شوخی طبع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسا کہ ازمنہ سابقہ میں راستبازوں کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزۃ سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اور الہامات غلط نکلیں اور وہ سب مولوی کرم دین کے حق میں پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگوں کو صراط مستقیم سے بہکا کر اپنے مقصد شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پسند طبائع ان چل میں آجاوینگی اور ان اوباشانہ تحریروں کے مطالعہ سے کیا ان کو نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہوگی؟

ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات میں کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کی کہ وہ کامیابی ہمیں ضرور اسی بار اور اسی دغا والے مقدمہ میں رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہوگی۔ اگر نہیں یہ صراحت یا کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی میں صرف یہ ہے کہ مقدمات میں متقی فریق کامیاب ہوگا تو اللہ تعالےٰ خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عند ربک للمتقین۔

جب تک ایک مقدمہ میں اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے ...... تب تک ان ماتحت عدالتوں کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے۔ × × × × × × × × × ×

× ×

× ×

× ×

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت کر بری ہو گئے۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ میں تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس میں کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانوں میں اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ نہ میرے ہاتھ کے ہیں اور نہ میرے دستخط۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت میں دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرم دین کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب عدالت میں حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہیں۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون میں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں نے "دھوکا دیا" تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزۃ رہ گئی یا گئی۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت میں ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت میں ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہیں ان از روئے حلف لکے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہیں ہیں اور آخر کار خدا تعالےٰ اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعہ سے اس امر پر مہر لگاتا ہے کہ واقعی یہ خطوط مولوی صاحب ہی کے ہیں تو جو لوگ ان مولوی صاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کر کے ان کو اخباروں یا رسالوں کے قوم کے سامنے ... پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا کٹ گئی؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے میں آیا وہ دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت میں اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس میں ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہیں۔

ہمارے ان اسلام کے لیڈروں ایڈیٹروں وغیرہ کو جو ایسے امور کو مولوی صاحب کی عزۃ قرار دیتے ہیں شرم میں ڈوب مرنا چاہیئے اور خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ کیا مسلمانوں میں اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہیں اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہیں جنکو وہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

ایسے دنوں میں جبکہ خدا کی غیرت جوش میں ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگوں نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیا جاوے اور اسلام کی عزت عظمت اور جلال دوبارہ دنیا میں قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل اور ضد اور تعصب کی وجہ سے زبانوں اور قلموں کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہیں خیال کیا جاتا کہ ہمارے اقوال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہے کاش خدا تعالیٰ تم کو سمجھ دے اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل ہو کہ وہ تم کو سمجھ دیوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہے جو ایک بیجا عداوۃ تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے میں کرا رہی ہے ٭

(۳) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر محققانہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اس کا ایک حصہ حضرت مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے جو کہ قریب ایک سال پیشتر ... کی گئی تھیں یہاں پر اس کا مفصل ذکر کرنا چونکہ قبل از وقت ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہیں ٭

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ بعض عظیم الشان کامیابیوں کا ابتدا خفیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہری ناکامیوں سے ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ میں ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل میں بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرت ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمیں زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کریں اور اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئیں جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرۃ صلعم نے دبکر صلح کر لی۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے بہت فائدہ پہونچا تھا خدا تعالے نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلدباز دشمنوں کے شور و غل اور ان کی ہذیان پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیاں جھوٹی خوشیاں ہیں جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے موہنوں پر ندامت کی سیاہی ملیں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنوں کی یہ جلد بازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر یہی وہ امور ہیں جو کہ ہمیں دوسروں سے متمیز کراتے ہیں ورنہ اگر جلدباز دشمنوں کے مقابلہ پر ہم بھی جلدبازیاں کریں اور وہ م... بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظران باریک در باریک مصالحہ پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالے نے اپنے ایسے افعال میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ انہی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً و ھو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبوا شیئاً و ھو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر میں اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسوں یا تمام لوگوں کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ مگر تاہم انشاء اللہ ایکدو آرٹیکل ...

البدر کے للٰہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈکلارک سب کمشنر آفس ضلع لسوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر میں البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجات پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاویں جو خریداری کی استطاعت نہیں رکھتے چنانچہ اس ترمیم سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاویں کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کریں اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکیں گے ان خریداروں کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان میں سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہیں اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمیں وصول ہوئی اس میں سے ابھی ۵ باقی ہیں کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر سات خریداروں کے نام اور پوری مفت قیمت پر ۳ خریداروں کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی کل درخواستیں آجانی چاہئیں خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے ٭

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر میں کل ۱۲ آدمیوں کا کنبہ تھا ان میں سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت میں طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت میں ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور اسطرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے ٭

راولپنڈی میں پھر طاعون کی خبر سنی گئی ہے۔ بٹالہ اور گورداسپور میں طاعون کا زور ہو گیا ہے ۔

مقدمہ ... کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہے غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ میں کیجاویگی

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کو البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو نہ بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام ڈالا کہ اس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھ کر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں ایک راز ہے اور پھر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور خواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر بہت ڈاکخانہ کی لگی ہوئی تھیں جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ میں بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد میں مقیم ہیں پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا وکشوف آئے جن میں آپ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالے سے اطلاع پائی تھی وہ رویا اور کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں زیر عنوان کشفی شہادت وعالم خواب درج ہیں وہاں ملاحظہ کرلئے جاویں۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا میں یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع میں ہیں کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثنا میں آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ کی شدائد ومصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہاں پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ میں واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خداتعالے اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرماکر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہیں ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر حضرۃ امام الزمان ع کو گورداسپور میں جاکر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور وپرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور وپرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہونا اور دوسری سے اسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ دلزنہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے یہ تقوے کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو ❖

الحمدللہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے ❖

معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہیں اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اٹھاویں لیکن انہی میں سے اکثروں کی آئندہ نسل ان نشانات الہی سے فائدہ اٹھاوے گی ❖

گذشتہ ماہ میں اور اس سے پیشتر چند نظمیں دفتر البدر میں بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہیں اون اصحاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس میں ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ۴
ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ۶ روپیہ
قادیان میں پیشگی قیمت ۳
بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کردیں گے تو ۴
(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائیگی قیمت چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہیں اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کریں گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا ❖
(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت میں کہ اس مقام یا ان کے گرد ونواح میں وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہیئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیدیں دیر سے اطلاع دینے میں اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال
(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملیں بعد ازاں بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۱ کے حساب سے دئے جاویں گے۔
(۵) ہر حال میں جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کے جواب نہ ملیں تو کارخانہ معذور ہوگا
(۶) خط وکتابت میں چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے اور ۱۹۰۴ء میں کچھ تغیر وتبدل نمبروں میں ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیویں ❖

بعض احباب کی خدمت میں سرالشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہیں کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۱ کے حساب سے معہ محصولڈاک۔ دفتر البدر میں پہونچا دیں

تاکید ہے (مینیجر)

گئے تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب الفاظ میں ڈلوائی ہیں ورنہ بذات خود ہم شاعر نہیں ہیں ان اصحاب کو اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کردیا جاوے چونکہ وہ نظمیں قابل اصلاح نہیں اس لئے درج اخبار نہیں ہوئیں محبان صادق اس سے ملول نہ ہوں خداتعالیٰ ان کی نیت اور محبت صادق کی انکو جزا دیگا (مینیجر)

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہوجانے نے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بیتند کہکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور انسان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والونے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان وزمین کو قلابے ملادئے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کرین۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول ودوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دیے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ۔

مہر مختوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور مسئلہ کفارہ پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رد ہائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ لکھنے کا اور حضرۃ مسیح موعود عم کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین ان کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور ومعروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ قیمت کو دس شعر انکا حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی اس کا ترجمہ مع مرحوم المعروف بہ ہیرو زانیڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا ۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کاسر پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ر ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کاسر مصنفہ

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلی قسم ار فی ذرا وسط قسم تاجرون کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ مع عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو صرف کار آمد ہے قیمت عہ

حب جدید برائے بخارون اور تبدیلی ذنی اور کہانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہوچکا ہے

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے دردکو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ مقوی بصر۔ دہند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا اعلی اور علاج

مصفی خون خاندانی نسخہ فی تولہ ۲ر گولیان خالص عشبہ اور جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۔ ۳۲ گولی عہ

سلاجیت نکرہ جسے ہندوستانی زبان مین رودی کہتے ہین خواہ پرانی ہون اس کا استعمال سے آرام ہوجاتا ہے

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے بکمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو اسکے زیادہ سادی بھی جو حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیرین زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی گئی اب افضل بالائی سے چھپکر تیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانگی جاتی ہے بلا جلد ۔ مجلد ۔ پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ر ۱ **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال** تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئین نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کندن گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ تیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور سیاہ ٹاہلتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین ۔
نمبر ۱ ۔ بٹن سٹ تمام سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر نمبر ۲ ۔ بٹن سٹ سنہری اور کام چاندی کا قیمت
نمبر ۳ ۔ بٹن سٹ تمام چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر نمبر ۴ ۔ انگشتری سیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر ۔ آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوسکتا ہے۔
پتہ ۔ **ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب**

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی وانگریزی ومصری ٹیکہ ولنگی ہر قسم وغیرہ ۔ رومال وسوسی ہر قسم وغیرہ ۔ بنیان ۔ وجرابین ہر قسم کی دیسی وانگریزی سوتی واونی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادی وکامدار ۔ کی۔ گلاس لیمپ ۔ کرتے سواران وسپاہیانہ وپاجامہ ہر قسم کے جوتے خورد وکلان سادہ وکامدار وبوٹ وگرگابی اور سلیپر دیسی وانگریزی اور پنجابی ولودیانہ وہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلو بند ہر قسم کے خورد وکلان **شانہ** مردانہ وزنانہ اور سلیگ کی ہر قسم قفل آہنی وپیتل کے ہر قسم خورد وکلان ۔ تولیہ ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی ۔ قینچی دیسی وولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے
المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیوپار بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ وزنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن ۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا ۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالہ متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین محمد افضل و معراج الدین چودہ پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمد کا

ان اللہ قد صبح لکم وقت مسیحہ وما ترکھم

البدر

چہ گویم بالکبرای بہادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۶ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریدارون کو اطلاع اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی امداد اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور وقت کی پابندی کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۔۔ ۵ سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نا مکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیربار ہے اگر کبھی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو خفا اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سر توڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاؤ

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود ع بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال | دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے | دین کے تمام جنگون کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے | اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد | منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو | جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر | کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ | عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا | جنگون کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند | کھیلینگے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا | بھولینگے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا | وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے | کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان | کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان
ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین | اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی | وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی | وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی | وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی | خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی
دل مین تمہارے یار کی الفت نہین رہی | حالت تمہاری جاذب نصرت نہین رہی
حمق آگیا ہے سر مین وہ فطنت نہین رہی | کسل آگیا ہے دل مین جلادت نہین رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہین رہی | وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہین رہی
دنیا و دین مین کچھ بھی لیاقت نہین رہی | اب تم کو غیر قومون پہ سبقت نہین رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہین رہی | ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہین رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہین رہی | نور خدا کی کچھ بھی علامت نہین رہی
سو سو ہے گند دل مین طہارت نہین رہی | نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہین رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہین رہی | دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہین رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہین رہی | دل مر گئے ہین نیکی کی قدرت نہین رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہین رہی | اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہین رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہین رہی | صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہین رہی
اب تم مین کیون وہ سیف کی طاقت نہین رہی | بھید اس مین ہے یہی کہ وہ حاجت نہین رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہین غیر قوم سے | کرتی نہین ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ہان آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو | عادت مین اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے | مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہین | روتے رہو دعاؤن مین بھی وہ اثر نہین
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہین | شیطان کے ہین خدا کے پیارے وہ دل نہین
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے | جتنے خیال دل مین تھے ناپاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے | باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے | اس یار سے بشامت عصیان جدا ہوئے

اب غیرون سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے | تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم مین امانت ہے اب کہان | وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہان
پھر جبکہ تم مین خود ہی وہ ایمان نہین رہا | وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہین رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے | آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا | اور کافرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتین سراسر دروغ ہین | بہتان ہین بے ثبوت ہین اور بے فروغ ہین
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا | یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے | تم مین سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
تھوڑے نہین نشان جو دکھائے گئے تمہین | کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہین
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ | منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلون سے یارو باز بھی آؤگے یا نہین؟ | خو اپنی پاک صاف بناؤگے یا نہین؟
باطل سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہین؟ | حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہین؟
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہین؟ | مخفی جو دل مین ہے وہ سناؤگے یا نہین؟
آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہین؟ | اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤگے یا نہین؟
تم مین سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار | اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
لوگون کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے | اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ - بیعت کا تشہد حضرۃ امام الزمان نے ۲۰ جنوری ۱۹۰۴ کو دیا تھا نومبر دسمبر ۱۹۰۳ تک اسے چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیا تھا اس جلد سوم سال کی یادگار مین جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

۳۰ جنوری ۱۹۰۴ء

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت آج بفضل خدا بہت تندرست رہی اور آپ نے بعد نماز مغرب عشا کی نماز تک مجلس فرمائی۔

طاعون کا ذکر ہوتا رہا کہ اب فروری کا مہینہ آگیا ہے اس کا زور ہوگا۔ چنانچہ مختلف مقامات سے اب اس کی خبریں آنی شروع ہوگئیں ہیں +

خداشناسی اور سچے ایمان کی ضرورت

فرمایا کہ ضروری بات خداشناسی ہے کہ خدا کی قدرت اور جزا سزا پر پکا ایمان ہو اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت۔ وجاہت۔ عزت ملے جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہی ہو۔ مگر وہ دنیا کے لئے ہے خدا کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا پر سچا ایمان ہو مگر اب مولوی وعظ کرتے ہیں تو ان کے وعظ کی بھی علت غائی یہ ہوتی ہے کہ اسے چند پیسے مل جاویں جیسے ایک چور باریک در باریک حیلے چوری کے لئے کرتا ہے ویسے ہی یہ لوگ کرتے ہیں ایسی حالتیں بجز اس کے کہ عذاب الٰہی نازل ہو اور کیا ہو سکتا ہے +

ایک اعتراض ہم پر یہ ہوتا ہے کہ اپنی تعریف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو۔ مطہر برگزیدہ قرار دیتے ہیں۔ اب ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ خدا جو امر ہمیں فرماتا ہے کیا ہم اس کی نافرمانی کریں اگر ان باتوں کو اظہار نہ کریں تو معصیت ہو۔

قرآن شریف میں آنحضرۃ صلعم کی نسبت کیا کیا الفاظ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمائے ہیں ان لوگوں کے خیال کے مطابق تو وہ بھی خودستائی ہوگی +

خودستائی کرنیوالا حق سے دور ہوتا ہے مگر جب خدا تعالیٰ فرماوے تو پھر کیا جاوے یہ اعتراض ان نادانوں کا صرف مجھ پر ہی نہیں ہے بلکہ آدم سے لیکر جس قدر نبی رسول اولیا اور مامور گذرے ہیں سب پر ہی ذرا غور کرنے سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جسے خدا مامور کرتا ہے ضرور ہے کہ اس کے لئے اجتبا اور اصطفا ہو اور کچھ نہ کچھ اس میں ضرور خصوصیت چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کل مخلوق میں سے اسے برگزیدہ کرے خدا کی نظر خطا جانے والی نہیں ہوتی۔ پس جب وہ کسی کو انتخاب کرتا ہے تو وہ معمولی آدمی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے واللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اس سوال کا آخر ماحصل یہ ہے کہ وہ ہمیں مفتری کہیں گے۔ مگر پھر ان پر سوال ہوتا ہے کہ عجب خدا ہے کہ اس قدر عرصہ دراز سے برابر افترا کا موقعہ دئے چلا جاتا ہے اور جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی وقوع میں آتا ہے اگر مفتری ان کے ساتھ خدا کے یہ سلوک ہیں اور اس طرح سے ان کی تائید اور نصرۃ کی جاتی ہے جیسے کہ ہماری۔ تو پھر کل انبیا کو بھی انہیں مفتری قرار دینا پڑے گا۔ وہی علامات اور براہین جو کہ آنحضرۃ صلعم کے وقت میں آپ کی صداقت کے نشان اور دلیل تھے وہی اب بھی موجود ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ انتخاب کرے اگر وہ اس کی تعریف نہ کرے تو کیا گندا کہے اس سے خدا پر حرف آتا ہے کہ اس کا انتخاب گندا ٹھہرتا ہے +

اگر ونٹ کے مجازی حکام اعلیٰ کو بھی دیکھو تو وہ بھی حتی الوسع کمشنری لفٹنٹی۔ ڈپٹی کمشنری وغیرہ کے عہدوں کے لئے انہی کو انتخاب کرتے ہیں جو کہ ان کی نظر میں لائق ہوتے ہیں۔ اگر وہ حکام اعلیٰ کی نظر میں نالائق اور ذمہ داریوں کے بجا آوری کے ناقابل ہوں تو انتخاب نہیں کئے جاتے پس اسیطرح اگر مامورین وغیرہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں نالائق۔ نکمے اور اشقیا ہوں تو پھر لوگوں کو مزکی نفس بنانے کی خدمت ان سے کیسے لی جاوے +

یہ ایک نکتہ ہے کہ ان کا جو اعتراض ہوتا ہے وہ صرف میری ذات پر نہیں ہوتا بلکہ عام ہوتا ہے کہ آدم سے لیکر جس قدر نبی اس وقت تک گذرے ہیں سب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ بھلا وہ ایک ایسا اعتراض کر کے تو دکھلاویں جو سالقہ انبیاء میں سے کسی پر نہ ہوا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ ایمان کے لوازم تمام اس وقت ردی ہوگئے تھے۔ دل حلاوت ایمان سے خالی ہیں دنیا کی زیب و زینت کے خیال نے دلوں پر تصرف کر لیا ہے ایک گہرے بحر ظلمات میں لوگ پڑے ہوئے ہیں اس وقت بڑی ضرورت اور احتیاج اس امر کی ہے کہ وہ تقوٰی جس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور کتاب اللہ نازل ہوئی حاصل ہو۔ ایک مردہ ایمان لوگوں کے پاس ہے اس لئے اس ایمان کی کوئی نشانی بھی ہاتھ میں نہیں ہے اور اسی باعث سے یہ وبال ان لوگوں پر ہے پھر کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز ادا نہیں کرتے۔ روزے نہیں رکھتے کلمہ نہیں پڑھتے ان کم بختوں کو اتنی خبر نہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے تو یہود بھی تو سب عبادتیں کرتے تھے پھر وہ کیوں مغضوب ہوئے۔

ان کی نہایت بدقسمتی اور شقاوت ہے کہ بھلا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ دین کیا ہے کب کہا جاتا ہے کہ فلاں متقی ہے۔ فلاں مومن ہے۔ صرف چھلکے یعنی پوست پر ناز ان ہیں اور مغز کو ہاتھ سے کھو دیا ہے جو کہ دین کی اصل روح و روان ہے اب خدا چاہتا ہے کہ وہ روح دوبارہ پیدا کرے اگر ان لوگوں میں تقوٰے اور معرفت ہوتی تو یہ اعتراض کر کے خود ہی نادم ہوں۔

سواد اعظم کیا شے ہے

ایک یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سواد اعظم حیات مسیح کا قائل ہے اگر سواد اعظم کے یہ معنے ہیں کہ ایک گروہ کثیر ایک طرف ہو تو اس کی بات سچی ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت یہود و عیسائی قوم کا بھی سواد اعظم تھا وہ اہل کتاب بھی تھے۔ بڑے بڑے عالم فاضل عابد زاہد موجود تھے ان کے معیار سے تو آنحضرۃ صلعم کے حق میں ان کی شہادۃ معتبر ماننی چاہیئے اصل سواد اعظم وہ لوگ ہیں جو حقیقی طور پر اللہ کو مانتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالیٰ پر ان کا ایمان ہے اور ان کی شہادۃ معتبر ہوا کرتی ہے۔ بھلا سوچ کر دیکھو کہ جس راہ میں بچھو۔ سانپ اور درندے وغیرہ ہوں۔ کیا اگر دس ہزار اندھے اس کی نسبت کہیں کہ یہ راہ اختیار کرو تو کوئی عقلمند ان کی بات مانے گا۔ اور جو ان کے پیچھے چلیں گے وہ سب مریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں علیٰ وجہ البصیرۃ بلاتا ہوں اگرچہ آپ ایک فرد واحد تھے لیکن آپ کے مقابل ہزارہا منکرین کی بات قابل اعتبار نہ تھی جو آپ کی مخالفت کرتے تھے اب اس وقت ایک سواد اعظم تو یہ ہے بلکہ کئی سواد اعظم ہیں۔ آریوں۔ بھنگیوں چوہڑوں عیسائیوں وغیرہ کا بھی ایک سواد اعظم ہے۔ مخلوق پرستوں کا بھی

ترسیل زر کے متعلق ضروری اطلاع

اکثر احباب حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے نام مختلف مدون مثل مدرسہ لنگر خانہ۔ میگزین۔ الحکم۔ البدر وغیرہ کے چندے یکجائی طور پر روانہ فرما دیتے ہین کہ جنکی تقسیم مین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اور نیز مولوی صاحب کو کمال تکلیف ہوتی ہے اور آپ کا بیش قیمت وقت چھوٹی چھوٹی رقوم کے تقسیم اور حساب مین صرف ہو جاتا ہے اور بعض وقت غلطی سے ایک مد کا روپیہ دوسرے مد مین صرف ہو جاتا ہے اس لئے ہر ایک مجاہد فی اللہ کو چاہئیے کہ جہان وہ محض خدا تعالے کی رضا مندی کے لئے اپنی کمائی مین سے کچھ حصہ اس انفاق فی سبیل اللہ کے لئے نکالتا ہے وہان اور کبھی ایک آنہ یا آدھ آنہ زیادہ صرف کر کے ہر ایک مد اور کارخانہ کا روپیہ اسکے مہتمم کے نام الگ الگ ارسال کیا کرے اور کفایت کی غرض سے یکجائی طور پر ایک کے نام چندے نہ ارسال کئے جاوین جس حال مین سب اخراجات انفاق فی سبیل اللہ ہے تو ایک آنہ یا آدھ آنہ کی کفایت کو مد نظر رکھکر حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے بیش قیمت وقت کو اس کی خاطر لینا خلاف آداب طالب بھی ہے اور اس زیادہ خرچ کا اجر اللہ تعالے ہر ایک کو اس کے اخلاص اور نیت پر اُسے دے چھوڑے گا۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اور نیز مولوی عبد الکریم صاحب کے نام صرف لنگر خانہ یا لخاص مشن کی امداد کے متعلق چندہ وغیرہ آنا چاہئیے +

عام شکایت

آج البدر کی نسبت عام شکایت اس کے خریدارون کی یہ ہے کہ بر وقت اشاعت نہین ہوتی اور بعض احباب نے یہ بھی لکھا ہے کہ بہت سے خریدار پیدا کئے جاتے ہین مگر اسی نقص کی وجہ سے کہ اخبار کی اشاعت وقت موعود پر نہین ہوتی خریداری سے عام نارا ضگی پھیل جاتی ہے۔ اس مین کچھ شک نہین کہ اخبار کے شائقین کو اخبار دیر سے پہونچنے مین ضرور بیمزگی ہوتی ہے اور اکثر لوگ جو کہ مذبذب یا حسن عقیدت رکھنے والون مین ہوتے ہین اور ابھی تک ایک رگ غیریت کی ان کے اندر باقی ہوتی ہے وقت موعودہ پر مطالعہ اخبار کے لئے ان کا بار بار تقاضا ئے بھی خریدارون کے ایذا کا موجب ہوتا ہے اور ان تمام باتون کو مین بذات خود محسوس کرتا ہون کیونکہ اپنے سلسلہ ملازمت مین اخبارون کا خریدار رہ چکا ہون مگر تاہم اب جب کہ مین عملی حالت مین اس کام مین خود حصہ لے رہا ہون تو میرے اپنے نزدیک وہ تمام شکایات جو کہ مین خود التوائے اخبار کے لئے کیا کرتا تھا بہت ہی بے معنے نظر آ رہی ہین اور خود مین ہی نہین بلکہ جن بعض حقیقت رس احباب کو ماہ دو ماہ یا کم از کم چند ہفتہ تک قادیان مین رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور جنہون نے خود امتحاناً قادیانی ایڈیٹرون کی مشکلات کا اندازہ کیا ہے وہ بھی ایک حد تک ہمین معذور قرار دے گئے ہین اور بجائے اس کے کہ انتظامی نقص کی وجہ سے وہ ناراض ہوتے۔ ان کی شفقت اور ہمدردی البدر سے بڑھ گئی ہے بہر حال یہ ایک دلچسپ مضمون قابل بحث ہے جسے انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر مین درج کر کے اس قسم کی شکایتون کا جواب دیا جاوے گا +

ریویو

مولویون کی چھیٹی بنام مسیح علیہ السلام اور حضرۃ مسیح کا جواب بنام مولوی صاحبان

یہ ایک کتاب پنجابی زبان مین میان محمد اسمٰعیل صاحب احمدی موضع سرگرمی ضلع گوجرانوالہ نے تصنیف کی ہے جو کہ ۴۸ صفحہ پر لاہور کے اسلامیہ سٹیم پریس مین طبع ہوئی ہے اس چھیٹی کو چھاپنے سے پہلے مصنف نے قادیان مین حضرۃ اقدس اور آپکے احباب کو سنایا تھا واقعی یہ قابل مطالعہ ہے مولویون کی فریاد اور دعا جیسے کہ حضرت مسیح کی خدمت مین دکھایا ہے کہ جسطرح ہو آسمان سے جلدی اترو ورنہ مرزا صاحب تمہاری جگہ لئے جاتے ہین۔ پھر اس کا لطیف جواب حضرۃ مسیح کی طرف سے آیا ہے جس سے تمام مولوی اپنا منہ لیکر رہ گئے ہین۔ جو اصحاب پنجابی زبان کو پڑھ یا سمجھ سکتے مین وہ اس سے خوب محظوظ ہون گے۔ ہماری رائے مین کاغذ کتاب کو عمدہ نہین لگایا گیا اور لاہور جیسے مقام مین جب یہ چھپی ہے تو اس کی قیمت اور واقعی زیادہ ہے اگر ارزان ہو جاوے تو یہ اس قابل ضرور ہے کہ ہم سے خرید کر بکثرت پنجاب کے مولویون اور ان کے زیر اثر لوگون مین شائع کیا جاوے ہان جو اصحاب نکتہ رس ہین ان کے نزدیک تو یہ قیمت اور بھی تھوڑی ہے یہ کتاب مصنف اور غلام رسول صاحب درزی چوک بازار گوجرانوالہ نیز منشی کرم علی صاحب مصلح تنگ قادیان سے نقد قیمت پر مل سکتی ہے +

قول الصحیح کی نسبت قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار شکرم جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اول المومنین مین سے ہین تحریر فرماتے ہین کہ پانچ نسخہ نظم میان ہدایت اللہ والے روانہ کر دیوین یہ نظم دیہاتی لوگون کے واسطے بہت مفید ہے اسواسطے خیال ہے کہ بطور اشاعت دیہات مین کچھ جلدین تقسیم کی جاوین لوگ شوق سے پڑھتے ہین فقط

یہ نظم سلیس اردو مین ہے اور جلی قلم سے لکھی گئی ہے کہ مستورات بھی پڑھ اور سمجھ سکین اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے جو اصحاب خریدین ان کو ایک روپیہ کے ۲۰ نسخہ علاوہ محصولڈاک ارسال ہون گے +

اپنے محترم بھائی رحمت علی صاحب کی وفات کے حالات بصورت کتاب ارسال ہین مضمون کو ترتیب

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بیٹھ کر اپنی خودی کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہین اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین۔ قیمت ۸؍

شہادۂ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸؍

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیز حضرت مسیح پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲؍

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱؍

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ پنجابی اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی اس کا لائف ماحیحم المعروف بہ پیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱؍

الہامی دعا ۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱؍ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت ۱؍ ایضاً

نظم برائے مستورات لطریق کامن مصنفہ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں اوسط قسم تاجرون کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ منو عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آشدہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸؍

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت ۸؍

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کہیان اور ناک مین ٹالنے کی دوا قیمت ۸؍

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کہانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے۔

روغن بہرہ پن ۔ بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثر دن پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸؍

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶۰ گولی ۸؍

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر۔ دھند بجالا آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجے کے عطار کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱؍

مصفی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہین ۔ ۴۰ گولی ۸؍

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان مین روہے کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن ۔ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب جنکو نصف سے زیادہ سنادی تھی مسیح الزمان نے ذوقاً وفناً اسکی نسبت بیالفاظ ارشاد فرمایا۔ نہایت عمدہ شیرین زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دونون بزرگون کی حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۲؍ پارہ عم ۲؍

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئے نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار رہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہوگا کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین۔
نمبر ۱۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲؍ نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶؍ نمبر ۴۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲؍ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل لوپٹے اور گلبدن ۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید اجاوے اصل اخراجات پر صرف ہم منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالہ متصل کتاب گھر کوہ منصوری

عطر عمدہ ہر قسم کا ۔ تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹکہ دلنگی ہر قسم و ہر کے ۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر کے ۔ بنیان ۔ و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی ۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی ۔ گیس یعنی پٹی ۔ کمربند ۔ سوہران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی ۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور فشور دیسی و انگریزی اور پنجابی ولودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں نشانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کو اور سینگ کی ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں ۔ تولیہ ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی ۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ لال احمد احمدی ایجنٹ کونا جا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین محمد افضل و معراج الدین چودہ پرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چہرہ دکھلا رہا ہے یہ البدر
فیض ہے یہ علام ...

ان اللہ قد بعث لہذہ الوقت مسیحۃ وما ترا ...

البدر

چہ گویم بالوگر آئی بجہاد رقادیان بینی
دوا بینی شفا بینی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۸	ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون ... ہے اس کی بروقت اشاعت اور سلسلہ ... کی تکمیل اور دارشنی کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ۵ ہزار ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جب کہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ... اخراجات کا ذمہ دار ... وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاتی ہے تو احباب اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا ... فرائض کو حسن ... وسیع دیانت داری ...

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین ... مصطفی
عیسی مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلینگے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولینگے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
موسوسہ گند دل میں طہارت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سوئے ہے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب کوئی تمہیں جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقوی کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اے تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اب غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہے منع صلیب اور صنم سے
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
رو رو کے ہو دعا کہیں بھی وہ اثر نہیں
سینے پاک ہیں خدا کے یار کے وہ دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
افسوس یار سے بشامت عصیان جدا ہوکر

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اکر غلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تھوڑے نہیں نشان جو دکھلا گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
بخلوں سے یارو باز بھی آؤگے یا نہیں
باطن سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہیں!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہیں!
تم میں سے جنکو دین و دیانت سے ہے پیار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

تم خود ہی غیریں کے عمل سزا ہوئے
وہ صدق اور وہ دین و دیانت کدھر گئی
وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہیں رہا
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
او کا خون کے قتل سے دین کر بڑھائیگا
بہتان میں یہ ثبوت یہ سب فروغ ہیں
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے ملنے سے سینے دلا کدھر گئے
کیا یک راز تمہوچہ بتاؤگے تمہیں
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
خواہش پاک صاف بناؤگے یا نہیں!
حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤگے یا نہیں!
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤگے یا نہیں
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کو کر کے استوار

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ع م کا ۱۳ جنوری کو شائع کیا تھا نمبر دو دسمبر ... تک اسکے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ ... اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان کو ...

ملفوظات حضرت احمد

مسیح الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت کے آگے

ہے کہ جب کسی کو دجال کے
ہر جگہ اس کا تسلط ہوگا
سے وہ ہلاک ہوگا
ہر ... مبا ئنہ ہو جاوے گا
چہ بڑی بھی ساتھ
یا چھوڑ دیا بلکہ ان
ے تھے اولاد الہدی
ین ہے - ہاں یہ ضرور ہے
رے نظر خدا پر رکھے - بیان اور زبان
... سب طاقت ہے ان سے کام لیا جاوے اب
یہ دل نہیں کہ ان میں ایک حصہ اپنے وقت کا خاص دعا کے لئے رکھا جاوے جب تبتل اور انقطاع کرکے انسان دعا کرتا ہے تو دوسرے علوم بھی آ سے بہت سوجھتے ہیں تو ایک حصہ یہ ہو کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ ان لوگوں کے خیالات کے استیصال کے لئے دل میں ڈالے اور دوسرا حصہ اور دعاؤں کے لئے جو اس کے متعلق ہوں

الہام فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوئی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے یہ اس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرۃ ہوگی اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔

اس وقت کوچ کرنا تو ضروری ہے کیونکہ ہر ایک شخص ایک ایک کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے - جب وہ کام ہو گیا تو پھر یہاں رہنے کی ضرورت کیا ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ بعض لوگ صرف کھانے پینے کے لئے پیدا ہوتے ہیں جب وہ اپنی مقدار مقدر کھا پی لیتے ہیں تو موت آ جاتی ہے لیکن تائید الٰہی ان لوگوں کے شامل حال نہیں ہوتی مگر جو دین کے لئے آتے ہیں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نرمی اور ملائمت کا معاملہ کرتا ہے اور اس دنیا سے وہ نہیں اٹھائے جاتے جب تک اس کام کو پورا نہ کر لیں ؛

درازی عمر کا نسخہ انسان اگر درازی عمر چاہتا ہے تو خاص دین کے لئے کچھ وقت وقف کرے خدا کے ساتھ دغا پیش نہیں جاتا اگر کوئی دین کی تائید کے لئے کچھ لکھے یا کہے تو صرف ہمیں سنانے سے ہی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس کی نیت کیا ہے ہر ایک کا معاملہ خدا سے صاف ہونا چاہیئے وہ دلوں کی نیت کو جانتا ہے بیہودہ بات یہاں نہیں چل جاتی تو خدا کے نزدیک کیا وقعت رکھ سکتی ہے اس لئے کوئی موٹی بات کرکے دکھائی چاہیئے جو نمایاں ہو

اور درازی عمر کے لئے یہی مفید ہے۔ اگر دنیا کے لئے کوئی کتنا ہی کرتا ہے تو خدا کو اس سے کیا - دنیا کے لئے کچھ کرکے دکھانا چاہیئے عمر درازی کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک وفادار خادم دین کا بن جاوے - خدا کا خالص بندہ ہو کیونکہ آج دین کو ضرورت ہے کہ کوئی اس کا بنے ورنہ عمر کا ذمہ دار کوئی نہیں - ایک صحابی کو جنگ میں تیر لگا وہ اپنی جان سے مایوس ہوئے اسی وقت خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ مجھے عمر کا تو فکر نہیں ہے تھوڑی ہو یا بہت مگر جن یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا ہے میں چاہتا تھا کہ ان سے انتقام لوں وہ اسی وقت اچھے ہو گئے اور پھر برابر زندہ رہے حتیٰ کہ ان یہودیوں سے انتقام لیا - خدا کی قدرت جب انتقام لے چکے تو اسی مقام سے خون جاری ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔

جن راہوں سے اقبال حاصل ہوتا ہے اور دنیا میں بھی ترقی ہوتی ہے ان کو تو یہ لوگ نہیں دیکھتے اور جن سے نحوست آتی ہے ان کو مقدم رکھتے ہیں ؛

فتنہ نصاریٰ پر رائے میرا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ بہت لوگوں نے اس باطل کی تردید میں آزادانہ مضامین بھی لکھے ہیں مگر ابھی تک یہ حالت ہے جیسے سفید بیل کی کھال پر کوئی ایک بال سیاہ ہو کیونکہ قومی تعصب نے گھر کیا ہوا ہے اگر کوئی نیک بخت انگریز ہوا اور وہ اسلامی شعار کا قائل ہو تو اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا اور یہ فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہوا ہے کہ اگر کل درخت قلمیں بن جاویں تو بھی اسے کفایت نہیں کر سکتیں - دنیا کا وہ حصہ جو کہ وحشیانہ زندگی بسر کرتا ہے چھوڑ کر باقی میں نصف کے قریب عیسائی ہیں اب اس وقت ہر ایک

مومن کا کام

یہ چاہیئے کہ جب تک دم میں دم ہے اس باطل مذہب کا مقابلہ کرتا رہے اور اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا

---

۹ فروری ۱۹۰۴ء

کمال کے ساتھ عیوب جمع نہیں ہو سکتے شام کے وقت عشا سے پیشتر آپ نے مجلس فرمائی اور فرمایا کہ کمال کے ساتھ عیوب جمع نہیں ہو سکتے اس زمانہ میں ایک عبداللطیف کا ہی نمونہ دیکھ لو کہ جس حالت میں اس نے جان جیسی عجیب شے سے دریغ نہ کیا تو اب جان کے بعد اس پر کیا نکتہ چینی کر سکتے ہیں خواہ کوئی ہزار پردہ ڈالے - مگر ان کی استقامت پر شک نہیں ہو سکتا - بیوی - بچوں - مال وجاہ کی پرواہ نہ کرنا اور یہاں سے جاکر ان میں سے کسی سے نہ ملنا ایسی استقامت ہے کہ سن کر لرزہ آتا ہے - دنیا میں بھی اگر ایک نوکر خدمت کرے اور حق وفا کا ادا کرے تو جو محبت اس سے ہوگی وہ دوسرے سے کیا ہو سکتی ہے جو صرف اس بات پر ناز کرتا ہے کہ میں نے کوئی اچک پنا نہیں کیا حالانکہ اگر کرتا تو سزا پاتا - اتنی بات سے حقوق قائم نہیں ہو سکتے - حقوق تو صرف صدق و وفا سے قائم ہو سکتے ہیں - جیسے ابراھیم الذی وفیٰ -

---

۱۰ سے ۱۴ فروری ۱۹۰۴ء تک

صرف ایک دو دفعہ سیر ہوئی مگر مقدمات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۱۱ فروری کی شام کو مختصر اذکار سید احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب فتوح الغیب کی نسبت ہوئے جو کہ ذیل میں ہیں ؛

اقوال سلف کی اصلاح فرمایا سید احمد صاحب سرہندی کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے بتلایا ہے کہ اس قدر احمد مجھ سے پیشتر گذر چکے ہیں اور ایک آخری احمد ہے پھر آپ نے اس کی ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اور خود .... اس کے زمانے سے پیشتر ہونے پر افسوس کیا ہے اور لکھا ہے یا اسفا علیٰ لقائہ پھر فرمایا کہ ان کا ایک قول میرے نزدیک درست نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ کرامات اس وقت صادر ہوتی ہیں جب کہ سالک الی اللہ کا صعود تو اچھا ہو مگر نزول اچھا نہ ہوا اور اگر نزول بھی اچھا ہو تو پھر کرامات صادر نہیں ہوتیں گویا کرامات کے صدور کا وہ ادنےٰ درجہ قرار دیتے ہیں - حالانکہ یہ غلط ہے جس قدر انبیاء آئے ہیں ان سے بارش کی طرح کرامات صادر ہوتی رہی ہیں الخ مگر اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتے ہیں اور خود ان

خود ان کو اس کوچہ میں دخل نہیں تھا۔ فتوح الغیب کو اگر دیکھا جاوے تو بہت سیدھے سادے رنگ میں سلوک اور توحید کی راہ بتلائی ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رح قائل ہیں کہ جو شخص ایک خاص تعلق اور پیوند خدا سے کرتا ہے اس سے ضرور مکالمہ الٰہی ہوتا ہے یہ کنایت ایک اور رنگ میں ان کے اپنے سوانح معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے خدا کا فضل ان پر ہوتا رہا اور وہ ترقی مراتب کرتے رہے ویسے ویسے بیان کرتے رہے

ادب مسجد | حضرۃ اقدس عم کے صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اپنے [illegible] کے ساتھ کھیلتے کھیلتے مسجد میں آگئے اور اپنے ابا جان کے پاس جا بیٹھے اور اپنے لڑکپن کے باعث کسی بات کے یاد آ جانے پر آپ دبی آواز کھل کھلا کر ہنس پڑتے تھے اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسجد میں ہنسنا نہ چاہیئے۔ جب دیکھا کہ ہنسی ضبط نہیں ہوتی تو اپنے باپ کی نصیحت پر یوں عمل کیا کہ صاحبزادہ صاحب اسی وقت اٹھکر چلے گئے۔

ملفوظات امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۸ جنوری ۱۹۰۴ء کو بعد نماز جمعہ نماز اعلیحضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے محسن و مخدوم جناب محمد علیخان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے برادر معظم اور جناب [illegible] اعلیٰ ریاست مالیر کوٹلہ کی (جو اپنے کسی ضروری کام کے لئے آئے ہوئے تھے) ملاقات ہوئی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقع پر جو کچھ فرمایا وہ تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ — ایڈیٹر

فرمایا۔

[illegible] | گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

کار دنیا کسے تمام نکرد

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے۔ دعا کا جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقوے کا درجہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے؟ یہ سخت گناہ ہے اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بدون کاشت کے دعا کرتا ہے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے | جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے

وہ خطا کار ہے اسی طرح یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے اسی واسطے میں نے کہا ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسی قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اسی قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔

اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھکر فرمایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادۃ کرتے ہیں تو معًا اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو اس لئے وہ معًا کہتا ہے ایاک نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں یہ ایک نازک مسئلہ ہے جسکو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزا ہیں۔ وہ تو ان شاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کہے اور انشاء اللہ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اصل اصول کو مضبوط پکڑے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے

اگر ان دونوں پہلوؤں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے مگر اس زمانہ میں میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی سے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا [illegible] جاتی ہے اور اسکو [illegible] سارا اثر یورپ کی [illegible] ہے جو دنیا میں [illegible] سلسلہ عادات [illegible]

[illegible] | اس سلسلہ کو خدا کی [illegible] اس کے اثر سے [illegible] جو لوگ بظاہر دعا بھی کرتے ہیں بے بہرہ رہتے ہیں [illegible] [illegible] قف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر سے [illegible] جلدی کرتے ہیں کہ حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ نادانی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور راہ طریقے اور رسوم ایجاد کر لئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔

سب سے پہلے ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا | ابرار اخیار ملنا اور اللہ تعالیٰ۔

ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر خبیر۔ علیم۔ متصرف قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے مگر کیا کروں کسکو سناؤں۔ اب اسلام میں مشکلات ہی اور آ پڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ سے کرنی چاہئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا رتبہ اور مردوں کو دیتے ہیں۔ حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے۔ میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سنائیں دیکھو قبر پر اگر ایک شخص سو برس بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اس قبر سے کوئی آواز نہیں آوے گی مگر مسلمان ہیں کہ قبروں پر جاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں میں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی ہی ہو

اس سے کوئی مراد نہیں بر آسکتی حاجت روا اور
مشکلکشا تو صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے اور
کوئی اس صفت کا موصوف نہیں ۔ قبر سے کسی کی امید
... بر خلاف اس کے اگر اللہ تعالےٰ کو اخلاص
... دن میں دس مرتبہ بھی پکارو

...ہوں اور میرا اپنا

...ہی آواز سنتا

ہے ۔ لیکن شرط

... پکارنے کا حق ہے
... عزت کرتے ہیں اوران ...
... لیکن ان کی محبت اور عزت کا یہ
... نہیں ہے کہ ہم ان کو خدا بنالیں اور وہ
صفات جو خدا تعالےٰ میں ہیں ان میں یقین کرلیں
میں بڑے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ

ہماری آواز نہیں سنتے اور اس کا جواب

نہیں دیتے ۔ دیکھو حضرۃ امام حسین رضہ ایک گھنٹہ
میں ۷۲ آدمی آپ کے شہید ہو گئے اس وقت آپ
سخت نرغہ میں تھے ۔ اب طبعًا ہر ایک شخص کا کانشنس
گواہی دیتا ہے کہ وہ اس وقت جبکہ ہر طرف سے دشمنوں
میں گھرے ہوئے تھے اپنے لئے اللہ تعالےٰ سے
دعا کرتے ہوں گے کہ اس مشکل سے نجات ملجاوے
لیکن وہ دعا اس وقت منشاء الٰہی کے خلاف تھی اور
قضاء قدر اس کے مخالف تھے اس لئے وہ اسی
جگہ شہید ہو گئے اگر ان کے قبضہ واختیار میں کوئی بات
ہوتی تو انہوں نے کونسا دقیقہ اپنے بچاؤ کے لئے
اٹھا رکھا تھا مگر کچھ بھی کارگر نہ ہوا ۔ اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ قضاء وقدر کا سارا معاملہ اور تصرف تام
اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے جو اس قدر ذخیرہ قدرۃ
کا رکھتا ہے اور حی وقیوم ہے اس کو چھوڑ کر جو مردوں
اور عاجز بندوں کی قبروں پر جا کر ان سے مرادیں
مانگتا ہے اس سے بڑھکر بے نصیب کون ہو سکتا ہے؟
انسان کے سینہ میں دو دل نہیں ہوتے ایک ہی دل
ہے وہ دو جگہ محبت نہیں کرسکتا ۔ اس لئے اگر کوئی
زندوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتا ہے وہ حفظ مراتب
نہیں کرتا ۔ اور یہ مشہور بات ہے ۔
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

خدا تعالےٰ کو خدا تعالےٰ کی جگہ پر رکھو ۔ اور انسان
کو انسان کا مرتبہ دو ۔ اس سے آگے مت بڑھاؤ
مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ حفظ مراتب
نہیں کیا جاتا زندہ اور مردہ کی تفریق ہی نہیں ہے
بلکہ انسان عاجز اور خدائے قادر میں بھی کوئی فرق اس
زمانہ میں نہیں کیا جاتا ۔ جیساکہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر
ظاہر کیا ہے ۔ صدیوں سے خدا تعالیٰ کا قدر نہیں
پہچانا گیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت وجبروت عاجز بندوں
اور بے قدر چیزوں کو دی گئی ہے

مجھے تعجب آتا ہے اُن لوگوں پر جو مسلمان کہلاتے
ہیں لیکن باوجود مسلمان کہلانے کے خدا تعالیٰ کو چھوڑتے
ہیں اور اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کرتے
ہیں جیساکہ میں دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کو جو ایک
عاجز انسان تھا ۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوئے ہوتے
تو ان کی رسالت بھی ثابت نہ ہوتی ۔ بلکہ انجیل سے
تو وہ کوئی اعلیٰ اخلاق کا آدمی بھی ثابت نہیں ہوتا
لیکن عیسائیوں کے اثر سے متاثر ہو کر مسلمان بھی
ان کو خدائی درجہ دینے میں پیچھے نہیں رہے کیونکہ
جیساکہ وہ صاف مانتے ہیں کہ وہ ابتک حی وقیوم
ہے اور زمانہ کا کوئی اثر اس پر نہیں ہوا ۔ آسمان پر
موجود ہے ۔ مردوں کو زندہ کیا کرتا تھا ۔ جانوروں کو
پیدا کیا کرتا تھا ۔ غیب جاننے والا تھا ۔ پھر اس کو
خدا بنانے میں اور کیا باقی رہا ۔ افسوس مسلمانوں
کی عقل ماری گئی جو ایک خدا ماننے والے تھے وہ اب
ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہیں اور ان خداؤں کا تو شمار نہیں
جو مردہ پرستوں اور مزار پرستوں نے بنائے ہوئے
ہیں ایسی حالت اور صورت میں خدا تعالےٰ کی غیرۃ
نے یہ تقاضا کیا ہے کہ ان مصنوعی خداؤں کی خدائی کو
خاک میں ملایا جاوے اور زندوں اور مردوں میں
ایک امتیاز قائم کر کے دنیا کو حقیقی **خدا** کے سامنے
سجدہ کرایا جاوے ۔

**اسی غرض کے لئے اُس نے مجھے بھیجا
اور اپنی نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے**

یاد رکھو کہ انبیاء علیہم السلام کو جو شرف اور رتبہ ملا وہ
صرف اسی بات سے ملا ہے کہ انہوں نے حقیقی خدا
کو پہچانا اور اس کی قدر کی ۔ اُسی ایک ذات کے
حضور انہوں نے اپنی ساری خواہشوں اور آرزوؤں
کو قربان کیا کسی مردہ اور مزار پر بیٹھکر انہوں نے مرادیں

نہیں مانگی ہیں ہے

دیکھو حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کتنے بڑے عظیم الشان نبی
تھے اور خدا تعالےٰ کے حضور ان کا کتنا بڑا درجہ اور رتبہ
تھا ۔ اب اگر آنحضرۃ صلعم بجائے خدا تعالےٰ کے حضور
گرنے کے ابراہیم کی پوجا کرتے تو کیا ہوتا ؟ کیا آپکو وہ اعلیٰ
درجے کے مراتب مل سکتے جو آپ ملے ہیں ؟ کبھی نہیں
پھر جبکہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے بزرگ بھی تھے ۔ اور آپنے
ان کی قبر پر جا کر یا بیٹھکر اُن سے کچھ نہیں مانگا ۔ اور نہ
کسی اور قبر پر جا کر آپنے اپنی کوئی حاجت پیش کی تو کس
قدر بیوقوفی اور بیدینی ہے کہ آج مسلمان قبروں پر جا کر ان
سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں اگر
قبروں سے کچھ ملسکتا تو اس کے لئے سب سے پہلے آنحضرۃ
صلی اللہ علیہ وسلم قبروں سے مانگتے مگر نہیں مردہ
اور زندہ میں جس قدر فرق ہے وہ بالکل ظاہر ہے بجز
خدا تعالےٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہیں ہے جس کی
طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے ۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور
دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسیکو نہیں
ملا ۔ آپ کو اللہ تعالےٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام
لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ **عَشِقَ مُحَمَّدٌ
عَلٰی رَبِّہٖ** ۔ یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہو گیا ۔
صلی اللہ علیہ وسلم ۔ حقیقت میں انبیاء علیہم السلام کو
جو شرف ملا ۔ اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے
اور اگر ہم کوئی پاسکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پاسکتا ہے ۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا دامن پکڑا اور
قوم اور برادری کی کچھ بھی پروا نکی ۔ خدا تعالیٰ نے
بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے جس مکہ سے آپ
نکالے گئے تھے اسی مکہ میں ایک شاہنشاہ کی شان اور
حیثیت سے داخل ہوئے قوم اور برادری نے اپنی طرف سے
کوئی دقیقہ ایذارسانی کا باقی نہیں چھوڑا لیکن جب خدا
ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے ۔ میں یقینًا جانتا ہوں
اور نبیوں اور رسولوں کی زندگی اس پر گواہ ہے
کہ وہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس
لئے وہ نہیں مرتے جب تک کہ ان کی مرادیں پوری
نہ ہو جائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو لیں
آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لئے
نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور
ہو جاوے ۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب
عظیم میں دیکھلوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے
ہیں ۔ وہاں ایک خدا کی پرستش ہو ۔ پھر تم خود ہی سوچو اور

کسر صلیب

یسوع کی عصمت

عیسائی صاحبان بار بار اس امر پر زور دیتے ہیں کہ یسوع سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے وہ خدائی کا مستحق ہے۔ اب اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ خدا ہونا تو درکنار کیا صرف کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے سے کوئی انسان معصوم نیک بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں اور خدا کا مقرب بھی کہلا سکتا ہے یا نہیں اس کی نظیر جب ہم بڑا مذہبی تاریخ اور حال کے مشاہدے سے لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مطلق گناہوں سے بچنے والا کبھی خدا کا مقرب نہیں کہلایا۔ جب تک اس نے گناہوں سے بچکر کوئی ایسی عظیم الشان نیکی نہ کی جس سے وہ خدا کی نظروں میں برگزیدہ ہو سکے عام مشاہدہ ہمیں بتلاتا ہے کہ بہت سے غریب اور مسکین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی تیس تیس اور چالیس چالیس برس تک شادی نہیں ہوتی مگر باوجود اس کے وہ بدنظری اور زنا کے مرتکب نہیں ہوتے۔ بعض پر فاقہ پر فاقہ آتا ہے مگر وہ چوری وغیرہ جرائم کی طرف رجوع نہیں کرتے لیکن مطلق اس عصمت سے وہ خدا کے مقربین اور متقین نہیں ہو جاتے اور نہ ان کو منعم علیہ گروہ میں خدا تعالےٰ نے بیان کیا ہے۔ دنیا تو بیشک اس قسم کے لوگ بہت ہوتے ہیں مگر تاہم ان کی قیمت ایک پیسہ بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو لوگ ان گناہوں اور بدیوں کے مرتکب نہیں ہوتے وہ آخرکار ان تمام بد اور ایذا دہ نتائج سے محفوظ رہتے ہیں جو کہ ان کے مرتکب ہونے سے ان کو پہونچنا تھا۔ اور اس مطلق عصمت میں ان کی کوئی خوبی نہیں ہے۔ پس جب کہ مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی اور قرب الٰہی کا نشان نہیں ہوا۔ تو اب یہ کسی حماقت اور نادانی ہے کہ اسے یسوع کی خدائی کی دلیل گردانا جاتا ہے اگر مطلق اسی عصمت سے انسان خدا بن سکتا ہے تو ایسے خداؤں کی تعداد دنیا میں کروڑوں تک ہوگی صرف ایک یسوع کو خدا ماننے کی کیا ضرورت ہے ایسے سب کو خدا مانا جاوے ؛

دوسری بات اس میں دیکھنے والی یہ ہے کہ خود جس شخص کی نسبت اس کے معصوم ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے کیا وہ اپنے قول اور فعل سے اپنے مدعیان کی تائید کرتا ہے کہ نہیں ؛

اب یسوع کے قول کا تو یہ حال ہے کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نیک نہیں ہوں اس قول کے ہوتے ہوئے ہمیں عیسائیوں کی عصمت کے دعوے کی سماعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اب ہم فعل کو دیکھتے ہیں تو سب سے پہلا فعل جو اس کی عصمت پر خاک ڈالتا ہے وہ حضرت یحییٰ سے اس کا اصطباغ پانا ہے کیونکہ اگر یسوع بیگناہ نہ تھا تو اسے یحییٰ کے ہاتھ پر توبہ کرنے کی کیا ضرورت تھی .... عدم ضرورت کے ایک ایسا فعل کیا جو لہو و لعب کہا گیا اور اگر یحییٰ کے اصطباغ سے پیشتر وہ گناہ تھا تو اب اصطباغ پاکر اس نے ایک لغو کام کر کے اپنے آپ کو گنہگار بنا لیا پھر جانے اپنے اندر اس نے کچھ نقص پایا ہوگا تب ہی تو یحییٰ کے پاس اصطباغ لینے کے واسطے گیا اور اگر کہو کہ یحییٰ نے اسے خود بلایا کہ اصطباغ پاوے اور وہ گیا تو یہ ایک اور نادانی اور بیوقوفی کی بات ہے چاہئے تھا کہ یحییٰ سے کہتا کہ تو مجھے کیوں اصطباغ کے لئے بلاتا ہے میں خدا زادہ ہوں تو خود آکر مجھ سے اصطباغ حاصل کر۔ غرضیکہ قولاً اور فعلاً یسوع نے اپنے آپ کو گنہگار قرار دیا ہے اور اب ان جھوٹے حامیوں کی بیجا حمایت سے کیا بن سکتا ہے۔

ایک اور دلیل بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع ضرور گنہگار تھا کیونکہ روح القدس کبوتر کی شکل میں یحییٰ سے اصطباغ پانے کے بعد نازل ہوا اگر یسوع اول ہی بیگناہ تھا تو چاہئے تھا کہ اول ہی نازل ہوتا لیکن جب کہ بعد میں آیا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یحییٰ کے ہاتھ پر جو گناہوں سے توبہ کی وہ قبول ہو گئی اس سے بھی اس کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آریہ سماج اور نیوگ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نمبر ۵ جلد ۳ - صفحہ ۲ سنہ ۱۹۰۴ء

ان آریوں کے قدیم آبا و اجداد مال و مد لوگ تھے یعنی ان کی گزران گایوں پر تھی اور بعضے کچھ کچھ کھیتی باڑی بھی کر لیا کرتے تھے۔ گایوں کے دگر (ریوڑ) گلے ان کی عزت و دولت کا فخر انہیں کی پرورش اور پالنا کرنا ان کا ہنر و تمدن اور انہیں کی صحبت میں جنگلوں میں ان کا بسیرا۔ انہیں کی پیداوار اور اسی پر ان کا گذارہ تھا۔ چنانچہ کرشن جی کا نام گوپال بھی مشہور ہے حال کے موسیقی پرور جنگلی لوگوں کی زندگی ان آریوں کی بود و باش کا حقیقت سا خاکہ ہے ان لوگوں میں کوئی تمدن تھا نہ قانون تھا جب ذرا ترقی کی تو اپنے مناسب مذاق وید اور اس میں وہی حیوانیت کی باتیں لکھ ... صحبت میں رہنے سے ان میں بھی وہ گنوں کی سی ... ودانہ عزت اور گئو پالنا میں ... زمانہ کی یادگار ہے۔ وید کی منتر ... بھی تمام گایوں میں ترقی اور بہتری کے متعلق ممکن ہے کہ نیوگ کے مسئلے پر یہ کہا جائے پرور قوم کرتی ہو۔ گو یہ بات بھی ثابت نہیں ...... لیکن اگر یہ ثابت بھی ہو تو بھی وہ خود ایک جنگلی اور غیر متمدن قوم تھی۔ اس جاہلیت اور گئوپالن کے زمانے کی بن باسی رسوم کو اس تہذیب اور تمدن کے زمانہ میں پیش کرنا جہالت میں داخل ہے۔ گائے کو گئو ماتا کہا جاتا ہے لیکن یہ اس لئے نہیں کہ اس کو حقیقی ماں سمجھا جاوے اور اس کی عادات اور رسوم اور فطرت کو وراثت سمجھکر اپنے لئے قاعدہ بنا لیا جاوے۔ سوامی جی مہاراج خود اکثر بن باس خلوت اور تنہائی میں برہم چاری غور و چار کرتے رہے اور اس لئے زمانہ کی تہذیب اور شائستگی اور ترقی سے ان کی اخلاق و معاشرت پر کچھ اثر نہ ہو سکا کثرت سے وید ان کے مطالعہ میں مستغرق رہنے کی وجہ سے ان کے دل پر بھی اسی قدیم آریہ گئوپالن زندگی کا نقشہ گہرا جم گیا اور اسی کے آثار کی لوگوں کو تعلیم کرنا شروع کر دی ؛

(۳) ہم نے لکھا تھا کہ تمام دیسی اقوام جن میں ہم اور آریہ شامل ہیں ایکدوسرے کے اعضا اور ہمسایہ ہیں ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہوتے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی کے کام کاج سنوارتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور شرکت سے کئی آریہ بیاہ ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔ بیاہ کی طرح نیوگ بھی علی الاعلان ہونا ضروری ہے ورنہ وہ ناجائز متصور ہو سکتا ہے مخفی طور پر نیوگ نہیں ہو سکتا۔ وہ تو سوامی کے اصول سے ہی حرامکاری ٹھہرتی ہے آج تک ہم نے کسی آریہ گھرانے میں کسیکو نیوگ کرتے

یاکرانے کا انتظام کرتے نہ دیکھا اور نہ سنا ہے ہماری مخالفت نیوگ سے صرف اس لئے ہے کہ یہ ایک بدکاری خیز رسم ہے اور اس کے اعتقاد اور ارتکاب سے انسان فواحش کا مرتکب ہوتا ہے ہم تو اپنے وطن اور ہمسایہ آریوں کو ایسے گند میں غرق ... دیکھ نہیں سکتے ہمیں سچی ہمدردی اسبات پر مجبور ... آریون کو اس سے روکیں۔ لیکن یہ ... کا واقعہ میں نیوگ پر عمل نہیں۔ہم ... ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس ... ئی کو آریون کے پیش کرتے ... حاصل ہے انسان کی اپنی فطرتین ... یہ میں اُن کو نیوگ سے بملامت ... ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ لیکن انسان ... ہیں ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی رکیک ناویل ... ہمسایہ قوم سے شرم ... رہے آریون نے مخفی نیوگ کو جائز بنالیا ہو۔ کیونکہ اُن کا اپنا اختیار ہے۔ اور خفیہ طور سے نیوگ کرتے کراتے ہون اس لئے اس کی اصلیت دریافت کرنے کی غرض سے ہم نے آریہ صاحبان کی خدمتمیں ادب اور عاجزی سے یہ درخواست کی تھی اور اب بھی با دب زور سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمپر اس قدر مہربانی کریں کہ ایک ایسی فہرست مرتب کرکے شائع کرین جس مین دو تین سو معزز لیڈنگ آریون کے گرامی نام مع مفصل پتہ کے لکھے ہون جنہوں نے آپ یا اپنے گھرون مین نیوگ کیا یا کرایا ہو۔ کس کس کے ساتھ نیوگ کیا اور اُس کا نتیجہ کیا ہوا۔ اسیطرح مفصل پتہ کے ساتھ دو تین سو ایسی بھاگوان شبہستوں کے نام بھی اس فہرست مین درج کرین جو اپنی اس پوتر اور علمی و اخلاقی رسم سے فیضیاب ہوئین اور ان کی فیضیابی کا نتیجہ کیا ہوا اور ساتھ ہی اس کے تین چار سو نیوگ زادہ بچون کے نام بھی لکھ دیں۔ ناظرین انصاف کرین کہ کیا ایسی درخواست کرنا گالی ہے؟

(۴) مشاہدہ اور تجربہ ہی ایک شے ہے جس کے ذریعہ سے انسان کسی امر کے یقینی نتیجہ تک پہونچ سکتا ہے خشک خیال اور لاف گزاف بالکل بے سود ہوتے ہیں۔ ابھی وقت تک اور اس وقت تک جب تک کہ مذکورہ بالا فہرستیں شائع نکرین۔ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ نیوگ کے متعلق آریون کو خود کچھ تجربہ اور مشاہدہ حاصل نہیں۔ صرف طبع آزمائی کی غرض سے یا نادانی سے خیالی لاف و گزاف کر رہے ہیں جائے غور ہے کہ جس نیوگ کے متعلق اپنا اور اپنی قوم کے اکابر کا کوئی تجربہ اور مشاہدہ پیش نہیں کرتے اور جس کے عملی ارتکاب کے خود ہی قائل نہیں۔ اور کوئی نمونہ اور نتیجہ نہیں دکھلاتے اور جس کا کوئی عملی وجود ہی ثابت نہیں کرتے اُسی کے قابل عمل ہونے پر مباحثہ کرنے کے لئے ہم کو اور دوسرے لوگون کو بلانا کس کا ستنیا اور عقلمندی اور حق شناسی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ سوائے دو انچہ زبان کے اُن کے وجود کی کمیٹی تمام جوارح اور اعضاء تو ہماری تائید کا ثبوت دے رہے ہیں۔ یہ تو مسلم بات ہے کہ نیوگی ضرور یات تو ہمیشہ آریہ گھرون مین رہتی ہیں اور شاید ہی ان کا کوئی خاندان نیوگ کی کسی نہ کسی ضرورت سے خالی ہو۔ تو باوجود ضروریات ہین محیط ہونے کے نیوگ کو عملاً کرنے سے گریز کرنا اور اس سے فائدہ نہ اُٹھانا ہمارے ہاتھ مین اُن کی شکست کی ایک زبردست دستاویز ہے۔

پیارو! خود تو تمہاری نیچر اُس کو گندہ اور ناپاک اور مجرمانہ کام سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے شرمندہ ہے۔ اور تم کسی طرح سے اپنی قوم میں عملی رواج ثابت نہیں کرتے تو اس کے تو یہی معنے ہیں کہ نادان لوگون کو دام تزویر میں لاکر مذہبی آڑ مین بے قید عیاشی کا لائسنس حاصل کرلیا جائے اور اسی کی طفیل کفایت شعاری سے مزے اڑانا نصیب ہو۔ اگرچہ ممکن ہے کہ چند عقلمند عیش پسند جوانون کا نیوگ کے مسئلہ کا ایڈوکیٹ بن کر اُن کی ترویج کے لئے کوشش کرنا کسی ایسی غرض کے لئے ہو۔ لیکن ہم ان پر اس قدر بدظنی نہیں کرنا چاہتے۔ تنا ... سمجھتے ہیں کہ دراصل نیوگ کو خود ہی ایسا گند جانتے ہین کہ اول تو کرتے نہین۔ اور اگر کرتے بھی ہین تو بھی اس کو ایسا گند سمجھتے ہین کہ ہمارے سامنے عملی گواہی پیش کرنے سے نادم ہین کیونکہ اگر فے الحقیقت اس کو سچ سمجھتے ہین اور اس پر عمل نہیں کرتے تو آریہ نیم کے رو سے دہرم سے دور اور راست کرنیوالے ٹھہرتے ہین پس ضروری ہے کہ ہر کام سے پہلے آریہ صاحبان ہماری مطلوبہ فہرستین شائع کرین تاکہ ہم کو بھی ان کے عملی نتائج اور فوائد اور نقصانات کے موازنہ کرنے کا موقعہ میسر ہو۔ باقی لاف گزاف پر تو آپ لوگ کبھی مباحثہ کرنا بیعقلی سمجھتے ہون گے۔ اس پر بحث ہو ہی کیسے سکتی ہے۔ اب عرصہ قیل و قال مین بہت گزر چکا ہے اس لئے ہم آریہ اصحاب کو ایک ماہ کی مہلت دیتے ہین۔ اگر اس ماہ مین آریون نے یہ فہرستین مکمل اور مستند طور پر شائع نہ کین تو اس کے یہی معنے ہون گے کہ وہ جھوٹے ہین اور ہماری فتح ایک اور ڈگری اُن پر ہو جاوے گی اور پھر ہم کو حق حاصل ہوگا کہ اس کو آریون پر یہ حجت پیش کرین۔ اور پبلک کو اس سے مطلع کرین۔ اس کے فیصلہ ہو جانے کے بعد ہم یہانتک بھی طیار ہون گے کہ اگر آریہ صاحبان اسی قدر ثابت کر دین کہ آریہ ڈبیٹنگ کلب لاہور کے ممبرون نے ذاتی طور پر نیوگ کا تجربہ کر لیا ہے اور جن عورتون کا جن مردون سے نیوگی سنجوگ ہوا ان کا مفصل نام و پتہ و اولاد وغیرہ ایک مستند فہرست مین شائع کرین تو پھر بعد تحقیقات ہم اپنے خیالات اور نتیجہ تحقیقات کو نیک نیتی سے عرض کر دین گے۔ لیکن اگر اس سے بھی گریز کرین تو پھر انصاف نہین سمجھ سکتا کہ دنیا مین کونسا گوشہ ان کو جگہ دیگا اور کس منہ سے نیوگ اور آریہ دھرم کا نام لیین گے۔ ناظرین غور کرو! کیا یہ گالیاں ہین یا واقعات کا اظہار؟ باقی دارد

مسٹر ڈوئی کا دجل

مسٹر ڈوئی جو کہ الیاس ہونے کے مدعی ہین وہ ہندوستان اور دیگر ممالک مین اپنی مشن کے لئے امریکہ سے روانہ ہو گئے ہین اگرچہ انہون نے اپنے پروگرام مین دکھلایا ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات پر بھی وہ پہونچینگے لیکن تعجب ہے کہ پنجاب یعنی ہندوستان کے شمالی حصہ کو اپنی تبلیغ سے بالکل محروم رکھنا چاہا ہے چور کی داڑھی مین تنکا۔ شاید خوف ہو کہ مسیح موعود کی صداقت کی شہادت دینی پڑجاوے کچھ عرصہ ہوا کہ ہم نے البدر کے کسی نمبر میں ظاہر کیا تھا کہ ڈوئی اپنے ہر ایک مرید کے آگے ایک چھپی ہوئی فارم پیش کرتا ہے جس مین عیسویت کے اعتقاد ہوتے ہین اور ان مین اپنے عہدہ رسالت یعنی الیاس ہونے اور اس پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہین ہوتا۔ وہی فارم انہون مین ایک صاحب مسٹر اسٹیفن ہیرٹ کے آگے پیش ہوئی انہون نے اُسے پڑھکر اور یہ دیکھکر کہ اس مین کوئی ایسی بات نہین جو کہ عیسائی عقائد کے خلاف ہو اور نہ ڈوئی کا کوئی دعوی رسول یا الیاس ہونے کا ہے اسپر دستخط کر دیئے۔ مسٹر ڈوئی نے جھٹ

ان کا نام اپنے مریدون مین بڑے دھڑلے سے شایع کر دیا جسپر صاحب موصوف نے اعلان کیا کہ مین نے ڈوئی کی رسالت کو ہرگز قبول نہین کیا ہے بلکہ عیسائی عقائد کا ایک فارم چھپا ہوا تھا جسپر مین نے دستخط کئے ہین نہ کہ ڈوئی کی مریدی پر۔

ایک عارضی اور فانی خوشی کے لئے انسان کیا کیا پاپڑ بیلتا ہے اور کیسے کیسے جتن کرتا ہے اور کس قدر خطرناک جان جوکھون مین اپنی جان کو ڈالتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ رحم اور مروت اور کسی کی رنج و غم مین غمگساری کرنے کی صفت حسنہ سے محروم رہتا ہے۔ اس کا نمونہ سنگدل چورون اور ڈاکوؤن رہزنون کی کارروائیون سے ملتا ہے۔ حال ہی مین بھاگلپور مین ایک واقعہ ہوا اور کہ وہان ... ایک مشہور ساہوکار ہری مل کا نوجوان لڑکا ... مبتلا ہو کر مرگیا۔ گھر مین ماتم برپا ہوا اندر باہر سے عورتین مرد آنے لگے کہ نیا یک گھر مین سے چور چور کی آواز آنے لگی آخر معلوم ہوا کہ ایک مشہور جرائم پیشہ عورت کا بھیس بدلکر گھر مین آ گھسا تھا اور تمام مال و اسباب لیکر جانے کو طیار تھا کہ جرأت کی آخر اس ماتم کو چھوڑ کر میت کے وارث پہلے اس چور کو ذیلدار کے پاس لے گئے جہان اُسے ذیلدار نے رکھکر ساہوکار کو کہا کہ جاکر اپنی میت کی تجہیز و تکفین کرو۔ اخبار عام ۔ ٹریبیون کے حوالہ سے تحریر کرتا ہے کہ ذیلدار نے اس ملزم کو کھلا چھوڑ دیا ہے اور ساہوکار کو زور دیا جاتا ہے کہ معاملہ کو رفع دفع کیا جاوے۔

خوض و فکر اور تحقیق پسند طبائع نے اس امر کا تجربہ کیا ہے کہ انسان جس بات کے حاصل کرنے کے واسطے خدا تعالے کی نافرمانی کرتا ہے وہ اُسے میسر نہین آتی۔ چور اسی لئے چوری کرتا ہے کہ مالدار ہو۔ مگر وہ کبھی مالدار نہین ہوتا اور ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین اور بالکل سچی اور حق بات ہے کہ گناہ کی جڑ صرف خداشناسی کا نقص اور اس ذات پاک پر سچا ایمان نہ ہونا ہے اگر چور چوری کرنا چھوڑ دے تو خدا تعالی اُسے حلال ذریعہ سے روزی دیدے۔

جواب ترک اسلام میں جو کتاب حضرۃ مخدومنا مولوی نور الدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے اس کا نام حضرۃ اقدس نے نور الدین تجویز فرمایا ہے قیمت ابھی مقرر نہین ہوئی درخواست بنام حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمن صاحب قادیان ہونی چاہیئے۔

تحدیث نعمت

ذیل مین جو خط نقل کیا جاتا ہے اس کے راقم منشی غلام محمد صاحب لاہوری ہین جن کو ابھی تک حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف بیعت تو حاصل نہین ہے مگر بذریعہ رویا و کشوف کے اس نور الٰہی کی کچھ چمک ان کے قلب پر پڑی ہے جس نے اس کا ایک حصہ منور کر دیا ہے اسی مناسبت کی وجہ سے یہ خط ارسال ہوا ہے خدا تعالے ان کو قبول حق کی توفیق عطا کرے اور اپنے منعم علیہ گروہ مین جلد داخل کرے آمین۔

مینیجر

جناب مینیجر صاحب السلام علیکم۔

ازجانب خاکسار غلام محمد عرض یہ ہے کہ ... فروری کا پرچہ مین جو حکیم نور دین صاحب نے جمعہ مین خطبہ مین تقریر فرمائی تھی بڑے ذوق شوق سے مین نے پڑھی اور ایسا خوش ہوا کہ میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ تعالے ایسے بندون کو تا قیامت تک سلامت رکھے اسی جوش مین آ کر یہ چند کلمہ میری زبان سے نکلے امید ہے کہ آپ اس خاکسار کی التجا کو مان لین گے کہ آئندہ جو البدر نکلے تو اس مین یہ فقرہ ضرور تحریر فرماوین فقط ایک با دفعہ البدر کی تعریف مین یہ فقرہ کہا گیا ہے۔

اے خداوند جہان ارض و سماکے والی
یہ چمن تا بہ ہوش داب اور اس کا مالی
گل خوشبو سے مہکتی رہے اس کی ڈالی
یعنی مقبول ہون سب اس کے مضامین عالی
اہل مضمون کی زبانون مین اثر دے یارب
دامن ان کے گل مقصود سے بھر دے یارب

دیگر یہ مری ایک خاص طور پر التجا ہے کہ حکیم صاحب کو کہدین کہ میرے حق مین دعا کرین مجھے تنفس (؟) کی سخت عادت ہے اللہ تعالے اس بلائے ناگہانی سے بچا دے جو کچھ کہین عمل کیا جاوے

نوحہ رحمت علی مرحوم

اس کے دوستون کی زبان حال سے

(مرسلہ احمدی گجراتی پ۔ن)

رحمت علی کے واسطے دل بے قرار ہے اک آگ سی لگی ہے بڑا انتشار ہے

کوئی نہین جو درد کا درمان کرے مجھے یہ جدا ہوا دمراز و ستار ہے

وہ باغ جس مین پھولے ہوئے تھے ہزار ہا پھول
آنکھون سے میرے دیکھئے اک لالہ زار ہے
آ عندلیب مل کے کرین آہ و ... زاریان
میرا بھی ایک پھول خزان کا شکار ہے
ایسا کریم دوست ملیگا ملے گا نہ عمر بھر
جس کا خدا کی راہ مین سر بھی
بھالے کا زخم سنتے ہی دل ٹکڑے ہو
مظلوم ہو نا اس سے
نہ ہم لگا نا اپنے ہی دشمن کے زخم
اور پھر بھی اس شقی کو
تم ہو شہید امت احمد مرسے ...
زندہ ہو اور نام تکو پایا ہے
کر کر کے یاد روتے ہین ہم تیری خوبیان
سب اس طرح گذرتا ہے لیل و نہار ہے
دل کو اگر ہے یاد رخ نور بار ... کی
تو رات گو وہ زلف سیہ خون مین ماہ ہے
صبر جمیل کیون نہ کرون جبکہ میرا دوست
تابع رسول پاک کا پرہیزگار ہے

اے ملا دیکھ ہوش کر اپنے تئین سنبھال
کیون سر پر شر ہے ہوتی تنا مت سوار ہے
کیون ہے سمالی لینڈ مین توجہ سے بیڑہ چلا
جو مفتری ہے خائب و خاسر ہے خوار ہے
برطانیہ کے شاہ سے پرخاش کا خیال
کیون تیری موت آئی ارے نابکار ہے
رحمت خدا و حبیب کی ہو اس کے واسطے
یہ مصرعہ نوشتہ لوح مزار ہے
۱۳۲۱ھ

قول صحیح کی قبولیت ہر ایک تصنیف جو مصنف کرتا ہے اس مین اس کے اخلاص اور نیت کا بھی اثر ہوتا ہے ہمارے احمدی بھائی ہدایت اللہ صاحب شاعر خدا جانے یہ نظم کس مبارک گھڑی مین لکھی کہ ہمارے احمدی بھائی اسے پڑھکر کمال محظوظ ہورہے ہین اور اس کے نسخہ کثیر تعداد مین طلب کر رہے ہین چنانچہ منشی عزیز بخش صاحب احمدی محافظ دفتر ڈیرہ غازیخان نے اس کے ۳۰ نسخہ اور طلب کئے ہین اور ساتھ ہی ۱۰ نسخہ سرالشہادتین کے۔ اور اس کے متعلق ایک خط مولوی محمد یٰسین صاحب ... وارد قادیان کا ہے جو کہ آئندہ ... ہوگی اب اس کی دوسری ایڈیشن طبع ہونے کا انتظام کیا ...

مصنوعی عشق کے سوال کا جواب

ایک خط جو کہ حضرۃ حکیم مولوی نورالدین
صاحب کو اپنا ہمارے مفتی فضل الرحمن صاحب
ایک شخص کی طرف لکھا جس نے یہ
کہا کہ مین ایک شخص پر عاشق ہون
اور تو مرزا صاحب کا مرید ہو جاؤ

السلام علیکم

آپ نہیں ایک یقین کرتے ہین کہ جب کوئی انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے اگر کسی تھانہ دار یا تحصیلدار یا مجسٹریٹ یا کسی اور آدمی سے کسی کا تعلق ہو جاتا ہے اور اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس تعلق والے شخص کی وہ بھی خوشی چاہتا ہے۔ پس فطرۃ بشری اس امر کی مقتضی ہے کہ آدمی کی خوشی اپنے تعلق والے کی رضا مندی مقصود ہوتی ہے تو کیا وہ مولا کریم اور رب العلمین۔ ارحم الراحمین ایسا نہین کرتا۔ بلکہ ضرور کرتا ہے اسی لئے فرمایا من کان للہ کان اللہ لہ جو شخص خدا کا بنے اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے۔ اور جس کا خدا ہو جاوے اس کو دنیا و مافیہا کی کیا پرواہ ہے اور ہو سکتی ہے۔

تم غور کرو کہ اگر تم بھی تیرا طبیب خدا سے دل لگاؤ کہ تجھے وہ انابینا رحمٰن رحیم خدا جب مانینگے۔ اگر تو ہماری یہ شرط پوری کر دیگے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شرط لگاؤ کہ ہم تمہین شفیع تب مانین گے اگر تم ہمارا یہ کام پورا کر دو تو پھر اس کا انجام شاید کیا ہو

مرزا صاحب کو مرید بنانیکا شوق نہین ہے	جہان تک مین جانتا ہون مرزا صاحب کو مرید بنانے

کا شوق ہرگز نہین۔ ہزار ون یا کم سے کم سینکڑون مرید ایسے بھی ہون گے کہ اگر وہ سامنے آوین تو وہ ان کو پہچان بھی نہ سکین۔ بلکہ مخاطب بھی نہ کرین میرا اپنا ذاتی اعتقاد یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب خدا کے ایجنٹ ہین اور نہ دوکاندار ہین۔ اگر اس طرح قائمی لکھا جاوے کہ لوگون کو مرید بناوین تو پھر تو دنیا کے کاروبار بند ہو جاوین اور لوگ اسی کے مرید بننے جاوین حالانکہ دمریدین کے کام بھی چلتے ہین۔

خدا تعالیٰ سے سچا معاملہ کرو۔ جب اس سے تعلق ہو جاویگا تو وہ خود یا تو تمہارے کام تمہاری مرضی کے مطابق پورا کرے گا۔ اور اگر ان مین تمہاری بھلائی ہو گی تو تمہارے دل کو ان سے ہٹا دے گا۔ اور تمہاری تسلی و تسکین ہو گی

عرض سب دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہین۔ عاشقون کے دل بھی اور معشوقون کے دل بھی اور وہ قادر ہین اور متصرف ہے۔ آپ دوسرا راہ اختیار کرو جو کامیابی کی حقیقی راہ ہے مجھے ان کی راہ خطرناک نظر آتی ہے

والسلام۔

مختصر نوٹ اور نکات

اسلامی دنیا چلا اٹھی ہے کہ اسلام اور مسلمانون پر بڑے دن بہت سخت کے ہین اور مسلمانون اور اسلام کے سنبھلنے کا یہی وقت ہے۔ اخبارات مین اس قسم کے مضامین کو پڑھکر ہمین حیرۃ اور تعجب ہوتا ہے کہ جب حال مین دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بالاتفاق یک زبان ہو کر مسلمان پکار رہے ہین کہ اسلام اور مسلمان نازک حالت مین ہین۔ پھر سمجھ مین نہین آتا کہ اس نازک حالت سے بچانے والے کی تلاش ان مین جنون کے درجہ تک کیون نہین پہونچگئی۔ انہون کے لائق اور فاضل ایڈیٹر مصطفےٰ کامل نے پیرس کے ایک مشہور اخبار مین ایک مضمون لکھا ہے اور اس مین ثابت کیا ہے کہ ”اس وقت اسلام پر نہایت سختی کے دن ہین اور مصر کے ایک مشہور اخبار الظاہر نے سلطان المعظم سے خطاب کر کے لکھا ہے کہ یہی وقت اسلام اور مسلمانون کے سنبھالنے کا ہے“ کیا یہ ضرورتین اس امر کی داعی نہین کہ انا لہ لحافظون کا وعدہ پورا ہو؟

مصر کے اخبارات مسلمانون کی اس نازک حالت کو محسوس کر کے سلطان ترکی سے امید کرتے ہین کہ وہ ان کی حالت کو سدھارے مگر وہ نہین جانتے **خفتہ را خفتہ کے کند بیدار**۔ آسمانی عذاب اور سماوی قضا وقدر کے روکنے کے لئے تقویٰ اور توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز قوی تر نہین مگر افسوس کہ اس کی طرف مسلمانون کو توجہ نہین دلائی جاتی اور جو **توجہ دلانے والا ہے** اس کی بدگوئی اور اس سے بدظنی پھیلانا کو اسلام کی ترقی کا راز سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے شاہانہ جاہ وحشم کے باعث کبھی ترقی نہین کی۔ ہان یہ سچ ہے کہ حقیقی اسلام نے ہی مسلمانون کو بادشاہ بنا دیا ہے پھر اسلام اور مسلمانون کی ترقی کا ذریعہ کسی بادشاہ یا سلطان کو قرار دینا سخت خطرناک غلطی ہے۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانون کی فلاح و رستگاری کا راز ہمیشہ وہ وجود رہا ہے جو خدا تعالیٰ سے نوبت پاکر دنیا مین آتا ہے اور اپنی قوۃ قدسی سے ایک عظیم الشان انقلاب دنیا کی روحانی حالتین کر دیتا ہے۔ پھر یہی روحانی انقلاب مسلمانون کی اصلاح حالت کا باعث ہوتا ہے اس لئے ہمکو شواہد پیش کرنے کی حاجت نہین۔ آنحضرت صلعم کا **پاک زمانہ** مسلمانون کو کبھی نہین بھول سکتا۔ پھر اس وقت کسی سلطان اعظم کے سہارے اسلام باقی تھا؟ اسلام کا حافظ ونا صر خود رب رحیم ہے اور اس کا مظہر وہ وجود ہوتا ہے جو **خدا سے تائید یافتہ ہو**۔ پس اسلام کی ترقی اور مسلمانون کی حالت کی پائیداری کا راز اسی کو دم علیحدہ مین ہوتا ہے اس لئے جو چاہتے ہین کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ جو چاہتے ہین کہ مسلمانون کی حالت سنبھلے انہین اس طبیب حاذق کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ ورنہ اسے چھوڑ کر ساری دنیا کی تدابیر و تجاویز کر کے دیکھ لین۔ کامیابی کی صورت ناممکن۔ اور مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی کا مقولہ صادق آئیگا۔

(الحکم)

دارالامان کی پبلک ضرورتین

ہسپتال کا سوال

ہمین معلوم ہوا ہے کہ جناب سول سرجن صاحب بہادر گورداسپور کے سامنے ضلع گورداسپور مین ایک جدید ڈسپنسری کے کھولے جانے کا سوال درپیش ہے اور کاہنووان کے باشندے چاہتے ہین کہ وہ ڈسپنسری وہان کھولی جاوے۔ لیکن ہم اس سے پہلے یہ امر ظاہر کر چکے ہین کہ قادیان مین ایک ہسپتال کی ضرورۃ ہے۔ کاہنووان کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے شاید ۲۹۱۰ آدمیون کی ہے جس مین قریباً تین یا چار سو کے قریب کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ کاہنووان مین پلیگ کا بہت زور رہا ہے اور قادیان کی آبادی گذشتہ تین سال کے اندر تین چار سو کے قریب بڑھی ہے کیونکہ یہان ایک کالج اور ہائی سکول کھولا گیا ہے جس کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے اور علاوہ ازین تین مختلف پریس اور دو ہفتہ وار اخبارون نیز علاوہ تین ماہواری رسالون کے دفتر اور ان کے سٹاف ہین اور حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے طفیل سے لوگ مستقل طور پر اپنی سکونت قادیان کو بنا رہے ہین۔

کاہنووان کے قریب گورداسپور کا ہسپتال ہے لیکن قادیان کے متصل آٹھ نو کوس سے کم فاصلے پر کوئی ہسپتال نہین ہے۔ اگرچہ حضرۃ مولینا مولوی نورالدین صاحب

ضوابط اخبار البدر

(جنکو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہے - دو زائد صفحے صرف امتحاناً چند ماہ اشتہارات بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں

(۲) - مضامین - البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوۃ کے ملفوظات ہیں جو ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچایا جاتا ہے بصورۃ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں کے عمدہ مضامین اور ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد [illegible]

(۳) اوقات اشاعت - اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ ہیں اور کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو - مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ واری کی تعہد کا بار ہم ذمہ نہیں لیتا ہے

(۴) خط و کتابت - کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ [illegible]

(۵) عدم رسید اخبار - اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ ملسکے

(۶) تبدیل پتہ - تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں ہیں

(۷) چندہ سالانہ - پیشگی اگر بلا تقاضے خود ارسال کیا جاوے [illegible]
پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ۱ر ہوتی ہے [illegible]
برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر .... [illegible]

مرحوم رحمت کے متعلق ہماری افریقہ کی سوسائیٹی کے ممبر جو تعزیت کے خطوط ارسال کر رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنے مرحوم اور محسن دوست کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور گذشتہ البدر کے یادگار مرحوم کے مضمون پر نظر توجہ فرماویں

رسید زر

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۲ سے زائد لکھی ہے اس میں سنہ ۰۴ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر سنہ ۰۵ تک ہے

سید غلام حسین صاحب حصار [illegible]
حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر ۲ر
میاں کریم بخش ازرت [illegible]
بابو غلام غوث صاحب سال گذشتہ [illegible]
بابو محمد عالم صاحب قلعہ عبداللہ خان [illegible]
بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ [illegible]
مولوی صفدر حسین صاحب دکن [illegible]

چودہری الہ بخش صاحب تلونڈی [illegible]
سید یوسف صاحب دکن [illegible]
منشی کریم بخش صاحب سنام [illegible]
مولوی الطفیل احمد صاحب چھندوہی [illegible]
گلاب دین صاحب مدرس رہتاس [illegible]
مبارک احمد صاحب پنوکے [illegible]
عبدالرحمن صاحب مدرس ۳ر
عبدالصمد صاحب پٹیالہ [illegible]
محمد اسماعیل خان صاحب ڈاکٹر معہ چندہ دیگر برادران [illegible]
منشی عنایت علی صاحب مراد آباد [illegible]
چودہری فضل الہی صاحب لفٹننٹ گجرات [illegible]
معرفت ملک مولا بخش صاحب [illegible]
عبدالقادر صاحب اڑیسہ [illegible]

سردار علی شاہ صاحب مالیر کوٹلہ [illegible]
بابو شاہدین بابت سنہ ۰۴ [illegible]
مستری شہاب الدین اجہون [illegible]
حافظ محمد صاحب بیراگر [illegible]
عبدالہادی صاحب سیالکوٹ [illegible]
منشی فضل حق صاحب مختار [illegible]
ماسٹر شیر محمد صاحب لاہور بابت سال گذشتہ [illegible]
منشی فتح دین صاحب [illegible]
نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات [illegible]
منشی نذیر الدین از [illegible]
منشی تاج محمد از لالیاں [illegible]

[illegible]

ہے ایک بڑا شفاخانہ خیراتی اپنے خرچ سے جاری کر رکھا ہے جس میں دو تین دوائیاں دینے والے اور علاج کرنے والے آپ کے شاگرد بھی کام کرتے ہیں لیکن باوجود اس کے بھی آپکے پاس اس کثرت سے مریض آتے ہیں کہ صبح سے شام تک آپ بہت کم فارغ رہ سکتے ہیں - بحالیکہ مدرسہ کے متعلق ایک علیحدہ ڈسپنسری رکھنے کی ضرورۃ ہے اس پر بھی بعض اوقات ضروری سرجیکل اپریشن کے لئے اور انگریزی ضروری ادویات کے نہ ملنے کے باعث مشکلات پیش آجاتی ہیں اس لئے اگر کاہنوان کی بجائے قادیان میں وہ مجوزہ ہسپتال کھولا جاوے تو اس سے یہ ہے کہ قادیان اور اس نواح کی پبلک کو بہت بڑا فائدہ پہونچیگا - بلکہ کاہنوان کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں - ہم جناب سول سرجن صاحب بہادر گورداسپور سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس سوال کو بڑے غور اور فکر سے حل کرینگے - اچھا ہو اگر صاحب بہادر قادیان اور کاہنوان دونوں جگہوں کو معائنہ کریں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قادیان میں اگر جدید ہسپتال کے کھلنے پر کاہنوان کے مقابلہ میں اخراجات میں بھی کمی رہے گی ٭ (الحکم)

البدر

نمبر ۶ البدر مورخہ ۸ فروری میں ہم نے مرحوم رحمت علی صاحب کے حالات بصورت کتاب شائع کئے ہیں اس سے اکثر احباب کو مغالطہ لگا ہے کہ اخبار صرف دو ورق یعنی ۴ صفحہ کا دیا گیا ہے سو واضح ہو کہ دو ورق جو کہ رحمت علی صاحب کے تذکرہ کے تھے وہ .... اخبار کے جزو تھے اور اسیطرح سے کل اخبار ۱۰ صفحہ کا تھا چونکہ اس سے پیشتر نمبر ۱۲ صفحہ کا تھا اس لئے یہ نمبر ۸ صفحہ پر شائع ہوا تھا -

مغالطہ - البدر میں جو اشتہارات یا ریویو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے ہیں ان کی نسبت اکثر یہ مغالطہ ناظرین کو ہوا کرتا ہے کہ وہ درخواستیں دفتر البدر میں ارسال کر دیتے ہیں حالانکہ مشتہران کے نام بھی ساتھ ہی درج ہوتے ہیں اس لئے آئندہ درخواستیں مشتہرین کے نام ہونی چاہئیں الا اس صورت میں کہ واضح طور پر لکھا ہوا ہو کہ یہ کتب دفتر البدر سے بھی ملسکتی ہیں -

سید قاسم علی صاحب نے دہلی سے عجیب تحریک کے عنوان کے مضمون پر اپنی رائے ارسال کی ہے جو کہ ریمارک کے ساتھ کسی آئندہ نمبر میں درج ہوگی ٭

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

...نے بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو رہا ہے ... ہونے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ... سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا ... ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت یعنی کہ کہ اپنے وجود کو زیادہ ... ن یکسوئی انسان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کو ... کے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے ... ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا ... عالم کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر ... اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے ... سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ...

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیز کم رتب لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ ظاہر کرنے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے - قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

عاقبتہ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان - بعض کے ... شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب کا معروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی ...

صیانتہ الناس - مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

کاسر پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکی ضلع گوجرات قیمت - ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کاسر مصنفہ ...

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں ...

سر الشہادتین - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ منجملہ آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل ...

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض - اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قویٰ میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قویٰ کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ...

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہ کھانسی اور زکام میں ... قیمت عہ

حب جدید برائے بخاروں اور ابتدائی ذق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے ...

روغن بہرہ پن - بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت ...

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے - ۱۲ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر - دھند غبار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نہایت اعلیٰ علاج درجے کے اطبا کا خاندانی نسخہ فی تولہ ...

مصفی خون گولیاں خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں - ۴۸ گولی عہ

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے ...

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرت مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے - نہایت عمدہ - شیریں زبان ہے۔ ذاتی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنے والی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپ کر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت - کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے با جلد ے مجلد ... پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ر ا

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہیں نہ کہ دفتر البدر میں

نیو فیشن کے سٹ - ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کو فتگری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ا - بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۳ ار **نمبر ۲** - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ...
نمبر ۳ - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۲ر **نمبر ۴** - انگشتری بیل بوٹا ملمع کا قیمت ۲ر. خط آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ - ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا - دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹکہ و لنگی ہر قسم و ہر ... کے - رومال و سوسی ہر قسم و ہر ... کے - بنیان - و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی - کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر ... کی - گیس لیمپ بتی - کمربند سوداں دستانہ ... ہر طرح کی - جوتے خورد و کلاں سادہ و کامدار و بوٹ و گرگابی اور ٹھوٹ دیسی و انگریزی اور پنجابی ولایتی و ہندوستانی وغیرہ برتن مراد آبادی و گوبندپور قسم کے خورد و کلاں **شانہ** مردانہ و زنانہ لکڑی کا اور سینگ کی ہر قسم ... کلاں - تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی - قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی - چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے -

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو تاجر بیٹھک بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ و زنانہ مثل لُوٹے دوپٹے اور گلبدن - غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شاکو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل و معراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم بالو گرائی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی لغاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور سائز طور بل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورۃ ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ تک ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ہے رسالہ نامکمل ہے اور کارخانہ کیثر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بناویں اپنے فرائض ادا کرنے الو سع دیانتداری سے بجا لاؤ

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھوں میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتویٰ ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا

پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلینگے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولینگے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کی ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ع م نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری معنون کیساتھ اس جہاد ہم سال کی یادگار ہیں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمانؑ

سلسلہ کے دیکھو البدر نمبر ۲ جلد ۳ مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۴ء

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور کہ شکر گزار اور سمجھدار بندے ہمیشہ کم ہوتے ہین جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہین اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی محبت اور تقوٰی عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہون مگر اصل مین وہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم مین ہین۔

یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ جو لوگ شرارتون منصوبون اور حیلہ بازیون مین رہتے ہین ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندون کے برابر ہون جن کی عظمت خدا کی نظر مین ہے۔ عبد اللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بار بار موقعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ مین نے حق کو پا لیا اس کو آگے جان کیا شے ہے سوچکر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شے دے سکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگون کی یہ ہے کہ صحبت آکر نہین حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہین ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس مین نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہین۔ کتاب اللہ کی عزت نہین کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہون کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس مین ان کی تعداد کروڑون تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے - پھر اصل مین یہ کثرت بھی نہین ہر خود ان مین پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنیوالا نہ آوے گا - خود انہی مین سے ہین جو مانتے آئے ہین کہ مسیح اسی امت مین سے ہوگا صحیح حدیثون مین امامکم منکم موجود ہے سورہ نور مین منکم ہے۔

معراج مین آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ سچ نہین ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہین ان تمام نبوتون کے بعد اور ان کو کیا چاہئے۔

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا - یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس مین ہلاکت اور عذاب مختلف پیرایون مین ہو رہے ہین - کہین طوفان سے کہین زلزلون سے - کہین آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتین دنیا مین ہوتی ہی ہین مگر آج کل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت مین طاعون کا نام نہین ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو - یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگون نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلون سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظون کا کام نہین کہ اس کا علاج کر سکین عذاب الٰہی کی ضرورت ہے -

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرت نہین پکڑتے کہتے ہین کہ ہمیشہ بیماریان وغیرہ ہوا ہی کرتی ہین فرمایا قرآن شریف مین طوفان نوح کا ذکر ہے - زلزلہ کا ذکر ہے - بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا مین ہمیشہ ہوتے رہتے ہین کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھی جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا .... ہمیشہ دنیا مین وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہو اور ہولناک صورت سے ظاہر ہون اور ایک دنیا مین تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہین وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ سے ہے - ہمیشہ لوگون کو سچی خوابین آتی ہین - تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے - اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلا دین

گذشتہ دنون مین عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپنے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے اکثر شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا تھا اسی کا ذکر ہوتا رہا - کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہین کیونکہ لوگ نمازین پڑھتے ہین ۔

اس پر آپنے فرمایا کہ عام طور پر دہریت دلون مین گھر کر گئی ہے لاکھہا مسلمان عیسائی ہو گئے ہین صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہین تو کیا یہ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس مین روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہین ہے - اگر نہین تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑیگا تو خود پتہ لگ جاوے گا - روحانیت کا نام و نشان نہین صرف پوست ہی پوست ہو ایسی کہتے ہین کہ ضرورۃ نہین۔

اہل تشیع کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادۃ کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہین اس مین سے تکلف اور تصنع کو دور کر کے باقی ان لوگون کے حق مین جو دلی خلوص سے امام کی محبت رکھتے ہین اور ان کی شان مین ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہین فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہین کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی .... مین آنسوؤن سے رو لے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقہ ہین - بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہین - بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہین - بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے نقول ہین۔

یکم فروری ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قوائ خواہ کتنے ہی قوی ہون اور عمر کس قدر ہی اطائل کیون نہ ہو مگر تا ہم عمر کا اعتبار نہین ہے نہین معلوم کہ کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریرون کو

ہم نے پورا کردیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہونچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں جو کچھ یہ مولوی کہدیتے ہیں اُسے آمنا و صدقنا کہکر مان لیتے ہیں ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جاکر بذریعہ تقریر کے لوگوں پر اتمام حجت کیجاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جسکا خلاصہ میں نے درج کردیا ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام بہت دور نکل گئے تھے اور میں پیچھے پہونچا۔ حافظ روشن علی صاحب برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کی زبانی یہ خلاصہ سنکر درج کیا گیا ہے جس کی تصدیق دیگر احباب نے بھی کی۔ اس اتمام حجت کے بعد پنجاب کے بڑے بڑے شہر یا تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہونگے اور بصورت انکار سخت غضب کے۔

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خوابیں بھی آئی ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے پھر مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہیں ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہیں جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہیں۔

سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہوجاوینگے۔

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہیں آئی۔ اسوقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر میں فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائیں کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس میں ایسی پنہاں ہو جس کا مجھے علم نہیں تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا وعدے تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلوں میں مر کھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو بجالانا قوم نے کارروائی کی۔ جماعت کی شامت اعمال کا اثر ساری قوم پر پڑتا ہے۔ جنگ احد میں ایک طائفہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا تو آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ستر زخم آپ کو لگے دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر میں دھس گئی کہ کسی بندر لگاکر اُسے نکالتے اور نہ نکلتی۔ اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسی کیا پیش چل سکتی ہے۔

۲ فروری ۱۹۰۴ء سے ۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت علیل رہی اور بدیں وجہ سیر بھی ملتوی رہی درد اور چکر وغیرہ کے دماغی امراض جو آپ کو بمصلحت الٰہی سے لاحق ہیں ان کے دورے رہے۔ مختلف اوقات میں آپ شریک نماز باجماعت ہوتے رہتے اور جو اذکار ان اوقات میں منضبط ہوئے وہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

مرحوم رحمت علی کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ اس کی پاکیزہ فطرت کی نشان ہے کہ افریقہ میں غائبانہ طور پر ہمیں قبول کیا۔ اور اس چھوٹی سی عمر میں ترقی اخلاص بھی کی۔ اس سال میں اور بھی ہمارے مخلص فوت ہوئے ہیں۔

شہید کے تذکرہ پر آپ نے فرمایا کہ سرمین تمام شہیدیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنیوالی لکھا ہے مگر یہ ان میں سے نہیں ہے آپ وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھکر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔

فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی اُبلا ہوا پاکر مثل پتھر کے سخت ہوگئی۔ جیسے پتھر نہیں ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی۔

خدا تعالےٰ نے اُسے شفاء للناس کہا ہے واقعی میں عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اُسے استعمال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں ...... وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں اِل جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ کے) ناس (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لئے مجاہدہ اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اُسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس میں پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہیں نیکوں کے بھی۔ بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور میں گذر جاتے ہیں پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتیں اور صورتیں لیکر دوسرے دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

مخدوم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور یہیں سے ٹھوکر کھاکر لوگ تناسخ کے قائل ہوگئے ہیں۔

۵ فروری ۱۹۰۴ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سیر کو تشریف لیگئے مگر بوجہ علالت طبع ... سیر کا ... وقت ... عصر کے وقت آپ نے مجلس فرمائی مختلف تذکرے ہوتے رہے ... کا ذکر کیا۔

مداہنت کی انتہا فرمایا دوسری قوم کے رعب میں آکر ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ملاتے پھر یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام میں تثلیث کے ماننے والوں کو بھی نجات یافتہ قرار دیگئے مداہنت کی انتہا یہی ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا لسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف میں اسی لئے ہے لن ترضی عنک الیہود والنصاریٰ حتیٰ تتبع ملتہم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے مداہنت سے مومن کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین میں درج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ان لوگوں (یعنی مخالفوں) میں سے شاذ و نادر ہی ہوگا جو ہم سے راضی ہو اور ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہاں اگر شخصی طور پر کسی کی ذات میں اخلاق سرشت ہوا ہوا ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے ورنہ قومی طور پر تم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہیں چاہتے۔

اجتہادی غلطی کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ شاتان تذبحان کا الہام جو اب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارہ میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہو چکا ہے اس پر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اکثر ہوتے ہیں اور تفہیم الٰہی اور ہوتی ہے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دئیے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالےٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دئیے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو کرہ لکم اب دیکھنا چاہیے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے +

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ کیا ایسی غلطیاں انبیاؤں سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خواب میں ابوجہل نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ نہ واعظ ہیں (نہ کانفرنسیں جو مختلف مقاموں پر ہوتی ہیں) نہ لیکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہترا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور انسانی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اثر انداز ہو نہ دورے لگا رہے ہیں نہ کچھ۔ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو +

تین قسم کے لوگ فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بغض و حسد میں جلے ہوئے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملاؤں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ ملکر سب وشتم کرتے نہیں اس لئے وہ ہماری مد میں ہیں +

فرقہ معاندین غنیمت ہے یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھیں تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے +

معاندین ہم پر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہیں +

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا برسوں کا کام دنوں میں ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں۔

۷ فروری ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پہلے تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو لاحق ہیں اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں۔ آپ نے ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپ نے یکایک اطراف برد چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کیں اسی تذکرہ میں آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے یہ منتظر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آویں اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاویں گی یا یہاں سے ہی فرشتے لیکر آسمان پر پہونچا دیں گے اور وہ اوڑھ کر نیچے اتریں گے ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دونوں امراض ہمیں لگی ہوئی ہیں۔ نیچے کی چادر سے مراد ذیابیطس کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونوں میں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں +

سر کی بیماری کا راز سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دئیے اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہیں +

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ انسانی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ ہی کی ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں کہ خدا خود اتر کر لڑا +

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئی ہیں گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ میں نیزہ اور جنگلوں میں سؤر مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی ضدین کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر ہاتھ میں نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جسکو ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ ۱ پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ میں مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حکام کے دل پر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح میں اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو وہ دنیا ہے دین کی فکر اور اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہیں دنیا کے کیڑے بنے ہوئے ہیں عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپنے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرد کر سکے کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھدیں لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیونکر کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تا کہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید (پ ۱۳ ع ۱۵)۔ یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کر کے خدا کی طرف توجہ کی اور اسی سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر آپنے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے اراراٹ کہتے ہیں۔

اراراٹ کی وجہ تسمیہ۔ | اس کا نام اراراٹ اسی لئے ہے۔ راٹ عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور ارا کے معنے میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش میں چاروں طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام اراراٹ پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنوں کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے۔ | مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے و نفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور رد نہیں کر سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اُسے ہلاک کر دیں گی۔

دل را بدل رہیست | دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمیں برا جانتے ہیں اور ہماری استیصال کے درپے ہیں ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہیں جانتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ان کی فطرتوں نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا استیصال کرنے والا انہوں نے ہمیں جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہیں خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگوں نے تاڑ لیا ہو کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہیں تو ہم ہی ہیں اور کوئی فرقہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے

فطر کے معنے | فطر کے معنے پھاڑنے کے ہیں اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے لعنت آتی ہے تو تیک فوجیں پھٹنا شروع کر دیتی ہیں۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیترک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب میں فرق نہ کر دے۔ عیسائیوں کا جب سے پنجاب میں قدم پڑا ہے مسلمانوں نے بھی ان کی ابطال میں کمی نہیں کی رسالہ اور کتابیں وغیرہ ان کی تردید میں لکھتے رہے لیکن ...... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیوں کی جمعیت بڑھتی گئی اصل میں اس کا استیصال جانگداز اور دلسوز دعا کرنے پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیریں کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخرکار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ جاوے تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگوں کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائیں کریں ان کی توکل دعائیں اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں دعا ایک بڑا جنگ ہے اور خود دعا میں مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ میں ایک مکان بنالوں کہ وہاں تخلیہ میں دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہیں رہا کیونکہ پادریوں وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگوں کو اغراض نے دبا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلوں پر ہونا چاہیئے وہ نہیں ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ دعا میں لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کے وقف کرے اور دین کی تائید میں لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دینگے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی ...... موت ہوگی جب سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ میں بہت روئے۔ لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے۔ آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ سمع دعاءہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقویٰ کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس لئے سنی گئی کہ وہ لعنتی موت سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسے ہی ہماری دعا بھی سنی جاویگی اس کی دعا اپنی موت سے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے۔

درخواست دعا

ایک ہمارے بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار میں ہیں ذیل کے الفاظ میں احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا میں کشتی کے بے بس ہونے سے اس کے غرق ہونے یا لوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الٰہی شامل ہو تو فوراً کنارے ہو جا سکتی ہے اس لئے جملہ احباب سے دعا کا خواستگار ہوں

عبداللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخبارون مین لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہین کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی تردید کرتے رہتے ہین اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاوین تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے۔ وہ موقعہ ۷ فروری کی سیر مین پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف مین ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتون کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منعطف ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کی حبس مین زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہین اور برا جانتے ہین لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہین ہے تو ہمین اس کے بجا لانے مین کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت مین .... مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہین ان کو حبس مین رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو مین گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتون کے ساتھ باغ مین سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کرون۔

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہین اور ان مین تفریط ہے اور مسلمانون مین افراط ہے کہ گھرون کو عورتون کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے جنگون مین بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے وہ ٹھیک ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر مین ایک کتاب پردہ کی تردید مین لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرتمند مسلمان نے پردہ کی تائید مین ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہون تو انگلستان اور فرانس مین جا کر وہان کی زنا کاریان۔ بے حیائیون۔ ولد الزنا ون کو دیکھ لو۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید مین ایک مثنوی ایک اخبار مین درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شے پردہ مین ہوتی ہے اور جب تک پردہ مین ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ لکھتے لکھتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ مین ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر نو تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف مین تقریرین کرتے ہین ان مین سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہین ہے اپنی بیویون کو انہون نے بڑی بڑی محفوظ مکانون مین رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہین دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سربرآوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت مین بڑے زور شور سے لیکچر دیا آخر ایک شخص نے اُسے خط لکھا کہ مین فلان ٹرین مین لاہور پہونچون گا آپ معہ اپنی بیوی کے سٹیشن پر ملاقات کرین اور اپنی بیوی کو مجھ سے انٹروڈیوس کرا دین (بیرسٹر صاحب نے اس پر عمل نہ کیا) ایک دفعہ پردہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ نیچری لوگ اس پر بہت زور دیتے ہین کہ پردہ کی رسم کو اُڑا دینا چاہئے اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قادیانی نے لطیف نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اُسے ہٹایا جاوے پردہ نشینون کا کام ہے پس جس حالت مین عورتین کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے اس کی نسبت کوئی شکایت پبلک مین نہین کرتین تو ان مردون کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہین۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے۔

افغانستان اور مسیح موعود ع

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت کے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہو گئے ہین اس لئے وہان کی آمدہ خبرون سے ہمین اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر مین خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جان کو ہتھیلی پر رکھ کر چلنا پھرنا اس کے باشندون کا کام ہے اور جنہون نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے ناحق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعود ع کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم بڑھ جاوے اور جا امتیاز مذہب بنی نوع انسان پر ہمدردی کی روح ان مین پھونکی جاوے تو یہ تغیر و تبدل منجملہ عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھہا روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہان قائم ہون اور ہزارون حیلون سے رفتہ رفتہ اس قوم سے اصلاح لئے جاوین اور ان کی قوتون کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت اور تاثیر سے یہ مطلب شفقت علیٰ خلق اللہ کا حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور سلاطین کے لئے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا اشتہار اس سرزمین مین دے گئے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے۔ لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً کن کن رنگون مین جلوہ دکھلاتا ہے۔ یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان مین ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہان سے ایک مجذوب کابل مین آیا اور اس نے مختلف جگہون پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہین اور مین دیکھتا ہون لیکن یہ لوگ نہین دیکھتے کہ اس کا پیر کابل مین موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل اپنے کئے کی سزا پاوے۔

عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبون پر حسن عقاد ہوتا ہے اس لئے کابل مین بہت کھلبلی ہے

ایسے مجذوب جو کہ مامورین مین سے نہین ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک سند یا نہ پیشگوئی کے نہین تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا مین وہ اہل اللہ اور مامورین سے مناسبت رکھتے ہین۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہین۔ اسیطرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چندان یقین نہین کرتے لیکن ہان خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل کو ہوگی وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا دہان شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہان رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہان جانا ہی ہے ٭

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام محمد سعید ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد و قامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل میں طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگون نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کر کے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور مین مرجاؤن تو کیا حرج ہے آخر مین اسی باپ کا فرزند ہون ٭

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہین اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے ... ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہان کی جریب سے ... گنا ہوتی ہے اور جن فتنوں نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھ ان کی ناجائز کارروائیون کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان فتنیون کی وقعت امیر صاحب کے دل مین گھٹ گئی ہے ٭

کابل مین قحط سے بڑی تباہی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگون سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہین اور اس کے لیے حال سا ٹھ ہزار جانوران باربرداری سرکاری ہین پھر خدا کی باتین پوری ہو کر رہتی ہین اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل مین مہر لگائی ہے ٭

جیسے سر... شہادتین مین فاضل امروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ کہا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قحط منجملہ اسی کے ہے کاش کہ

اہل کابل عبرت پکڑین ٭

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہین ٭

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال صاحب کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہنچے ہین۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈرس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان تمام بھائیون کے حق مین جو بخیر و عافیت واپس آنے کی دعا مانگین جو کہ اس وقت ایک ... برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ مین اپنے صدق و وفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہین اور جو سمالی جہاد کے غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو چاہنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہین ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویون کے منہ پر طمانچہ لگا رہے ہین ٭ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جدبالی لڑائی مین (جس مین عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب رحمن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہو کر داخل جنت ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی مونٹڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپکے شکم مین گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے۔ تب دو زانو بیٹھکر

کلمہ شہادۃ باواز بلند ورد زبان رکھتا

بعدہٗ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالون سے ہلاک کیا۔ وہان ہی آپکے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالے ان کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ ... بھی وہان ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لا کر دفن کرین لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر رحمن خانصاحب نے اپنے افسرون کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ مین نے اپنے افسرون سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخر ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہان پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور الوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر و الحکم مین شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کر کے مین نے اپنے پاس منگوالیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کر کے روپیہ آپ کی خدمت مین روانہ کردون آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب یا بیوی صاحبہ یا بھائی صاحب کو دیدین یا جیسا مناسب ہو کرین اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرما دین۔ حضرۃ اقدس کی خدمت مین دعاء مغفرت کے لئے عرض کرین۔ زیادہ نیاز

یکے از عاجزان خاکسار ممتاز علی خانصاحب
ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا

دوسری لڑائی کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ زیست کا اعتبار نہیں گولیان بدن کے چارون طرف بارش کی طرح آئی تھین مگر اللہ تعالے نے محفوظ رکھا ٭

الفرقان بجواب البرہان - حضرۃ مولانا ...

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور ممتیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالےٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے چاہا رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اُسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہو گئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور رات دن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے سے حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کرسکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کرلیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و قیام مین امداد فرماکر عنداللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجالانے مین وہ ایک دست و بازو ہو جاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کرسکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجالانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کردیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پرفتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کراین ✤

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ۲ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کرسکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ داریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کران کم استطاعت احباب کو دیوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماوین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہوا کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ | اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہونچتا ہے کہ نہین۔ آپ نے فرمایا کہ پہونچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عنداللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی دلسوزانہ اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکورہ بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو کسی کو کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات و خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین انہین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظرانداز نہ کرنا چاہئے ✤

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجرا ہی کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظرانداز کردیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگرخانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مددون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اسی لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین لکھ رہا ہون کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان مین ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل در آمد اس پر یہ ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عنداللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجات کے لئے دس اخبار صرف ۲ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ پرا سے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا انتظام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

تک وہ اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہیں گے
جن دس مسکین بھائیوں کی درخواستیں اول آجاوینگی
ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان جن دوستوں
پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات
متنبیر طور پر تھے اور ان کے دل میں امنگ تھی کہ وہ اس
کا معاوضہ اداکریں اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ
دعاؤن کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق او پر مذکور
ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش
ہوں

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے
کہ اپنے ماموروں اور برگزیدوں کی ہر ایک کامیابی اور نشان
اور خارق عادۃ فتح پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان
بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے
نہ چلا جاوے اور اس میں یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل
ان کی پاکیزہ جماعت میں داخل ہو کر ان اہل بصیرت
اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنوں کے ساتھ
ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرت پاکیزگی اور رشد اور
اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے
ہیں۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے
تو دنیا میں کوئی چوڑھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ
مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا
کے رسولوں کو قبول کر لیا کرے۔ اسی لئے تمام برگزیدوں
کی کامیابیوں میں ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رکھا جاتا
ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست
دشمن دھوکا کھاتا ہے۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی
طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی۔
اس زمانے میں جبکہ اللہ تعالےٰ نے حضرۃ
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معبوث فرمایا ہے یہی
اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر
ایک نشان الٰہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس سائل
فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے
پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے
ان دنوں میں جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے
اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شوخی طبع
سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسا کہ ازمنہ سابقہ
میں راستبازوں کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا
ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزۃ
سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی
پیشگوئیاں اور الہاماۃ غلط نکلے اور وہ سب مولوی کرم دین
کے حق میں پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک
طوفان بے تمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ
سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگوں کو صراط مستقیم
سے بہکا کر اپنے معصب شیطنت کو پورا کیا جاوے
لیکن کیا حق شناس اور انصاف پژوہ طبائع اس جل
میں آجاوینگی اور ان اوباشانہ تحریروں کے مطالعہ
سے کیا ان کی نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہو گی!
ہرگز نہیں ہرگز نہیں

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات میں کامیابی
کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کی کہ
وہ کامیابی ہمیں ضرور اسی بارے اور اسی دعا والے
مقدمہ میں راے چندو لعل صاحب بہادر
مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہو گی۔ اگر کہیں یہ
صراحت یا کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے
اور اگر اس پیشگوئی میں صرف یہ ہے کہ مقدمات
میں متقی فریق کامیاب ہو گا تو اللہ تعالےٰ خود اپنی
کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ
عند ربک للمتقین۔
جب تک ایک مقدمہ میں اپیل نگرانی وغیرہ
کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ
میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے
.... تب تک ان ماتحت عدالتوں کے
فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور
احمقانہ شیوہ ہے۔ ....

....

....

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت سے
بری ہو گئے۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ میں تو مولوی
صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم
کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہیں
ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے
اس میں کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا
گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانوں میں
اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار
کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ
نہ میرے مضامین ہیں اور نہ میرے دستخط۔ یہ مولوی
صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت میں دیا گیا تھا لیکن
عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون
یہ سب مولوی کرم دین کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں
ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب
عدالت میں حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ
بیان کر دینے والے ہیں۔ اور جب عدالت نے یہ
فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی
ہے اور اس مضمون میں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا
ہے کہ میں نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب
کی عزۃ رہ گئی یا گئی۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ
نہیں کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب
ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے
اپنے آپ کو عدالت میں ظاہر کرتا ہے اور اسطرح
سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت
میں ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس
کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہیں
از روئے حلف کے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے
نہیں ہیں اور آخر کار خدا تعالےٰ اس حقیقت کو کھولتا
ہے اور عدالت کے ذریعے سے اس امر پر مہر لگجاتی
ہے کہ واقعی یہ خطوط مولویصاحب ہی کے ہیں تو جو
لوگ ان مولویصاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کر کے بذریعہ
اخباروں یا رسالوں کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے
تھے ان کی ناک رہی یا کٹی؟
یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے میں گو یا وہ
دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے
وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت میں اس
اشاعت یافتہ مضمون کو جس میں ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ میں
نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا
اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جس
شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی
اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا
مناسب نہیں۔
ہمارے ان اسلام کے لیڈروں ایڈیٹروں وغیرہ کو جو ایسے
امور کو مولویصاحب کی عزۃ قرار دیتے ہیں شرم
میں ڈوب مرنا چاہیئے اور خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ
کیا مسلمانوں میں اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہیں
اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہیں
جنکو وہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے ایسے خیالات
پر افسوس اور صد افسوس۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ
ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

اندنون مین جبکہ خدا کی غیرت جوش مین ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگون نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیجاوے اور اسلام کی عزۃ عظمت اور جلال دوبارہ دنیا مین قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل اور ضد اور تعصب کیوجہ سے زبانون اور قلمون کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہین خیال کیا جاتا کہ ہمارے اقوال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہے کاش خدا تعالے تم کو سمجھ دے اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل بنو کہ وہ تم کو سمجھا دیوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہے جو ایک بیجا عداوۃ تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے مین کروا رہی ہے ✦

(۴) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر سطحی نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اس کا ایک … حصہ حضرۃ مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے جو کہ … ایک … کی گئی تھین بیان پر اس کا … تفصیل … ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہین ✦

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہین کہ بعض عظیم الشان کامیابیون کا ابتدا نصیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہر ہوتی اور کامیابی ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ مین ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل مین بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرۃ ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمین زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کرین اور اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئی تھین جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرۃ صلعم نے دبکر معاہدہ کر لیا ۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے عظیم فائدہ پہونچا تھا خدا تعالے نے اس کا نام فتح مبین رکھا ۔ اس لئے اس وقت بھی جلدباز دشمنون کے شور و غل اور ان کی ہا ہو پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیان جھوٹی خوشیان ہین جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے مونہوں پر ندامت کی سیاہی ملین گی ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمین توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے ۔

دشمنون کی یہ جلد بازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر یہی وہ امور ہین جو کہ ہمین دوسرون سے متمیز کراتے ہین ورنہ اگر جلدباز دشمنون کے مقابلہ پر ہم بھی جلدبازیان کرین اور وہ ہم بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظر ان باریک در باریک مصالح پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالے نے اپنے ایسے افعال مین رکھے ہوئے ہوتے ہین اور وہ انہی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً و ھو خیر لکم ۔ و عسیٰ ان تحبوا شیئاً و ھو شر لکم ۔ اس تحریر کے بعد میری نظر مین اب کوئی ضرورت باقی نہین رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسون یا تمام لوگون کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے مگر ہم انشاء اللہ ایکدو … ✦

البدر کے للہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈ کلارک سب کمشنر آفس ضلع لبوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر مین البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجات پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاوین جو خریداری کی استطاعت نہین رکھتے چنانچہ اس ترمیم سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاوین کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کرین اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکین گے ان خریدارون کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان مین سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہین اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے ۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمین وصول ہوئی اس مین سے ابھی ۵ روپیہ باقی ہین کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر ساتھ خریدارون کے نام اور پوری مفت قیمت پر ۲ خریدارون کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے ۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی کل درخواستین آجانی چاہئین خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے ✦

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر مین کل ۱۲ آدمیون کا کنبہ تھا ان مین سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت مین طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت مین ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور اس طرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے ✦

راولپنڈی مین پھر طاعون کی خبر آگئی ہے بٹالہ اور گورداسپور مین طاعون کا زور ہو گیا ہے ۔

مقدمات … کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہے غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ مین کیجاوے گی

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کے البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ اس میں ذکر ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو خواب میں بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام بطور الکراس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھکر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرما دیں اس میں ایک راز ہے اور پھر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور خواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر بہت مہرین ڈاکخانہ کی لگی ہوئی تھیں جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ میں بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد میں مقیم ہیں پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن میں آپ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالے سے اطلاع پائی تھی وہ رویا اور کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہیں وہاں ملاحظہ کر لئے جاویں۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا میں یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع میں ہیں کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثنا میں آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہو لئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہاں پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ میں واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خدا تعالے ان کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرماکر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمٰن صاحب احمدی قادیانی۔ نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہیں ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نوردین صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادۃ کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور میں جاکر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی۔ پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دونگا ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں اور دوسری سے اسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ورنہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقوےٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو۔

الحمدللہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے۔

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس میں ایک کتاب بھی ارسال ہوگی
ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ہے
قادیان میں پیشگی قیمت عہ
بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دیویں تو ...
(۲) بعض احباب ایک دو ماہ برادرانہ قیمت چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہیں اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کریں گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔
(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت میں کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح میں وہ نمبر پہونچ گیا ہو ان کو چاہیئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیدیں دیر سے اطلاع دینے میں اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ...
(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملیں بعد ازاں بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۲ کے حساب سے دئے جاوینگے۔
(۵) ہر حال میں جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کے جواب نہ ملیں تو کارخانہ معذور ...
(۶) خط و کتابت میں چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے اور ۱۹۰۴ء میں کچھ تغیر و تبدل نمبروں میں ہوا ہے اس لئے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیویں۔

بعض احباب کی خدمت میں سر الشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہیں کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۲ کے حساب سے معہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر میں پہونچا دیں

تاکید ہے (مینیجر)

...معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہیں اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پرہ چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اٹھاویں لیکن انہی میں سے اکثروں کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اٹھاوے گی۔

گذشتہ ماہ میں اور اس سے پیشتر چند نظمیں دفتر البدر میں بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہیں ان اصحاب ...

...گئے تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب ... میں دلوائی ہیں ورنہ بذات خود ہم شاعر نہیں ہیں ... اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کر دیا جاوے چونکہ وہ نظمیں قابل اصلاح نہیں اس لئے درج اخبار نہیں ہو سکیں محبان صادق اس سے ملول نہ ہوں ... ان کی نیت اور محبت صادق کی ہم کو جزا دے ...

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنیند کہکر اپنی وجہ کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی انسان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیئے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸؍

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نیا کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ لکھانے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲؍

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم ہے جس میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر کلہی ہے قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار [illegible]

عاقبتہ المکذبین یعنی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی طاس کا رائل صاحب جو المعروف بہ بیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک لکچر [illegible]

ضیائتہ الناس۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ا

الہامی دعا۔ رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ار محصولڈاک [illegible]

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت [illegible]

نظم برائے تمستورات لعطریق کامن مصنفہ [illegible]

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں [illegible]

سر الشہادتین۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی کا واقعہ شہادت آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں پیدا ہوا اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے [illegible]

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی [illegible] میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت [illegible]

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت [illegible]

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو [illegible]

حب جدید [illegible] بخاروں اور ابتدائی دق [illegible] کا علاج [illegible]

روغن بہرہ پن [illegible]

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے [illegible]

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر [illegible]

مصفی خون [illegible]

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں [illegible]

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ دکھائی بھی گئی مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اسکی نسبت پسندیدگی کا اظہار فرماتے رہے۔ نہایت عمدہ شیریں زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام کی اصلاح بعض جگہ اصلاح بھی کی گئی ہے افضل زبان سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت دیکے ٹکٹ بھیجنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶؍ پارہ عم ۲؍

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام بٹرادڑھی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ٹوپیاں اور گلبدن، غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید اجاوے اصل اخراجات پر صرف ۲؍ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔ المشتہر سید عزیز الرحمٰن محل شالوتی متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

نیو فیشن کے سٹ۔ ناظرین ہمارے [illegible] بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام [illegible] لکھا سکتا ہے [illegible]
نمبر ا [illegible] سٹ نام بھی [illegible]
نمبر ۳ [illegible] سٹ نام بھی [illegible]
پتہ - ایس جی ایم [illegible]

عطر عمدہ ہر قسم کا [illegible]
ٹپکہ دلگی ہر قسم [illegible]
صوبی داولی [illegible]
[illegible]
المشتہر حافظ نور احمد [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان اللّٰہ قد صح لکم ذوقت مسیحہ وما تریٰ من ادلہ

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی بہار قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۲ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اسکی بروقت اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کو لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت، اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناتکمیل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوان اور ہمدردی کو خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سعی کوشش کریں اور مطلوب تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیویں ہر ذی نفس کو حتی الوسع دیانت داری سے مطالب کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے و نیز مجبور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُنکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و مقتدا

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام

جان شدہ باجان بدر خواہد شدن
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست

آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او درجان ماست

ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ چو انوار راست

آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام

ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست

ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مورد لعن خداست

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست

مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال

از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں +

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ ابتدا پندرہویں سال کی ہوئی ہے جو اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو آپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا +

قوم کو خطاب

البقوم تو تو جانتی سود و زیان نہین | تیرا وبال تجھپہ یہ ابھی تک عیان ہین
ماموز حق سے جنگ یہ باندہی کمر کیون | کیا یاد تجھکو سنت پیشینیان نہین
کثرت پہ تجھکو کیا ہے کیون اتنی گھمنڈ | اعمال غیر تیری خدا سے نہان نہین
فتوون پہ کفر کے تجھے کیون اسقدر ہے ناز | کچھ اعتبار ان مین تیری زبان نہین
ذلت ہے اپنی تجھکو نہین قوم کیون نظر | کیا کچھ بھی تو ہندمین نام و نشان نہین
اسلام تیری غفلت سے کرگیا ہے ننگ عار | کیون چھوڑتی تو اپنی یہ بیباکیان نہین
صادق قتل کر نہیں تجھکو نہین ہے پاک | پر قوم تیری ہاتھ مین تیغ و سنان نہین
غفلت پہ تیری رو چکے سب ہیرکان قوم | تردامنی یہ کون تیرے نوحہ خوان نہین
گھیرے ہے تجھکو ہند مین ادبار ہر طرف | قائم بحال خود کوئی بھی جوان نہین
مدت سے تجھپہ یاس کا فتوی ہے لگ چکا | اب کچھ بھی بتیں جاتی تیری تحیان نہین
افسوس تجھپہ قوم کہ یہ حال ہوگیا | اور تجھکو اپنے حال کا وہم و گمان نہین
نیکون کو بد ہے کہتی اپنا خود بین خود نگر | اے قوم برمحل یہ تیری گالیان نہین
انجام سوچ اپنا کہ کل ہوگا حال کیا | کیا ملتی جلتی اگلون سے یہ خوبیان نہین
قرآن پڑھ کے دیکھ تو پہلون کا حال کو | ویسا تو قوم تیرا بھی کیا امتحان نہین؟
اسلام کا زمانہ غربت نہیں ہے کیا؟ | عصیان وا عنداکا تو چھایا دہوان نہین؟
فرمایا ہے جو مخبر صادق نے ایکدن | اے قوم یہ زمانہ تو کیا وہ زمان نہین؟
وعدہ جو مل چکا ہے خدا کے علیم سے | کیا اس کو پورا ہونیکا یہ تو سمان نہین؟
صدہا نشان کو دیکھ کر انصاف شرط ہے | باقی نشان کونسا ہے جو عیان نہین؟
مہدی کی اور عیسی کی مدد کو اسپہ | تیاران دلون مین ہوا کیا جہان نہین
کیا اس طرح سے شکل ہماری پہ آگئی زمین | کیا اس زمین کے سر پہ کوئی آسمان نہین؟
فسق و فجور جو کہ ہین آج ان مین بپا | کیا ان کو دیکھنا وہ خدا کے گمان نہین؟
سمجھا یکا گو بھی ... علاج کیا | کیا اب غریب بندون پہ رب مہربان نہین
حد سے بڑھی ہے غربت اسلام دیکھ لو | اسلامیون مین کوئی بھی نائب تو اب نہین؟
پورا یہ ہوگا سب اسی صادق کی ہاتھ سے | اے قوم جسکا مانتی تو امتنان نہین

اس وقت ہم تو دیکھتے آثار فیض ہین
حامد کو اس مین ذرہ بھی شک و گمان نہین

شاہ محمد ولد حیات راجپوت
حاکم ولد رحمان
مسماۃ بڑی زوجہ شاہ محمد
حاجی ولد بوٹا راجپوت
مسمات لابا
مسمات امام بی بی
خوشیا ۳ کس پسران نابالغ
مسماۃ بودیان زوجہ خوشیا
چودہری جمان معہ دو کس پسران
ولیداد ولد جان
مسماۃ بہولی زوجہ ولیداد
پیران دتا معہ فرزند خود و معہ عورت
جیوا معہ فرزند خود
الہ بخش معہ فرزند و اعیال
جھنڈا ولد گلاب راجپوت
دین محمد پسر جھنڈا۔
الہ رکھی دختر ״
فضل بی بی زوجہ ״

زوجہ جلال الدین مذکور
معہ دو برادران و یک دختر
نابالغان جلال الدین۔
کالو خان ولد سلطان خان راجپوت
۳ کس پسران اور ۳ دختران
نابالغان مذکور
مسماۃ حسن بی بی زوجہ کالو خان
پیرانداتا ولد لور جٹ
زوجہ پیرانداتا مذکور
۲ کس پسران ایک دختر پیرانداتا
مذکور

مذکورہ بالا نام جن اندر درج
ذیل ہے یہ موضع کوٹلی ہرناراین
ضلع سیالکوٹ کے رہنے والی
ہاین)

ذیل مین موضع **کشن پورہ**
کے رہنے والون نام درج
محمد دین معہ ۲ کس برادران نابالغان کے ہوتے **ہاین**
مسمات برکت بی بی زوجہ محمد دین مذکور چودہری نبی بخش
حیات ولد شہاب چوکیدار معہ دو ولد جھنڈا۔
کس فرزندان
مسماۃ امام بی بی زوجہ چوکیدار
گامون شاہ فقیر
گلاب پسر گامون
الہ رکھی بنت فوجدار نمبردار
طالع بی بی بنت فوجدار نمبردار
محمد بی بی ״ ״
مسماۃ دولت بی بی ״
فوجدار نمبر دار
محمد حسین پسر فوجدار نمبردار
نبی بخش ولد امیرا راجپوت
مسماۃ گوہر بی بی زوجہ نبی بخش
مہرالدین پسر نبی بخش مذکور
الہ داد ״ ״ ״
فضل الدین ״ ״ ״
محمد حسین ״ ״ ״
مسماۃ عمر بی بی زوجہ مہر دین
مسماۃ برکت بی بی زوجہ فضل دین
۴ کس لفلک خاندان مذکور
جلال الدین ولد میان نتھو کہان

الہ رکہا پسر نبی بخش۔
محمد دین ״ ״
اہلیہ نبی بخش
حسین بخش ولد جھنڈا
اہلیہ حسین بخش
دختر و فرزند حسین بخش
میران بخش ولد جھنڈا
اہلیہ میران بخش ״ ״
فرزند میران ״ ״
فقیر گھسیٹا شاہ ״
معہ بال بچہ
قادر بخش ولد وزیرا قوم جٹ
رحیم بخش جٹ
شاہ محمد ولد فضل داد جٹ
نواب ولد صاحبزادہ نمبردار
الہ دین ״ ״
یہ سب اصحاب موضع پورکے
رہنے والے ہین +
یہ اسمائے معرفت
فوجدار صاحب ہ

اسمائے بیعت کنندگان حضرۃ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام

نام بیعت کنندہ معہ ولدیت	مقام	ضلع
چودہری علمدین ولد نبی بخش راجپوت	کوٹلی ہرنرائن	سیالکوٹ
امام الدین ولد گلاب صاحب ״	״	״
حیات پسر امام الدین مذکور ״	״	״
مسمات عائشہ بی بی زوجہ امام الدین	״	״
مہرالدین پسر چوغطہ راجپوت	״	״
مسماۃ رحیم بی بی زوجہ مہرالدین مذکور	״	״
چودہری چوغطہ راجپوت	״	״

فرقہ چکڑالوی

کے ابطال مین مولانا مولوی محمد حسن صاحب فاضل امروہی نے جو کہ ۲۵ مارچ کو قادیان مین تشریف لائے ہین فضل ایزدی سے ایک رسالہ **صیانۃ القرآن عن وسواس الشیطان** تحریر فرمایا ہے جس مین اس فرقہ کے دعوی اشاعۃ القرآن کی پردہ دری کی گئی ہے عنقریب حکیم فضل الدین صاحب کے اہتمام سے طبع ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگا احباب درخواستین ...... جلد ارسال فرماوین

سر الشہادتین دوبارہ چھپکر طیار ہوگئی ہے قیمت دہی فی نسخہ ار علاوہ محصولڈاک ہے لیکن ۱۰ نسخہ یا اس سے زائد بیرونجات کے خریدارون کو محصول ڈاک کارخانہ اپنے ذمے سے ادا کرتا ہے اور کوئی کمیشن خاص نہین دیجاتی۔

قول الصحیح زیر طبع ہے

کتاب نورالدین بجواب ترک اسلام کا صحت نامہ چھپ کر طیار ہوگیا ہے جن احباب کو ...... صحت نامہ کے طبع سے پہلے کتاب پہونچ چکی ہے وہ حکیم صاحب سے صحت نامہ منگوا سکتے ہین۔

نیز اس کتاب کے فرمے ترتیب دینے مین بعض نسخون مین ایک نمبر کے زیادہ فرمے رکھے گئے ہین جو صاحب اپنی کتاب مین یہ غلطی پاوین وہ زائد فرمے حکیم صاحب کو ارسال کردیوین۔

وفات مولوی جلال الدین صاحب ساکن پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ بتاریخ ۷ مارچ کو فوت ہوگئے ہین ان کے فرزند ارجمند جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ اور دعا کی درخواست کرتے ہین +

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قواعد مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکون کو تعلیم دے سکے۔ تنخواہ مبلغ للعہ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ یہان کشمیر مین روٹی نہین ہوتی صرف خشک بھی چاول کہانا ہوگا۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد

مباحثہ مابین مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی سوداگر تیجاپور علاقہ دکن و پادری گولڈ سمتھ صاحب

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر ۲۴ مارچ نمبر ۱۲ جلد ۳ صفحہ ۵

افتتاحی تقریر مولوی محمد عبداللہ صاحب

حاضرین مجلس۔ ! انجیل مین یسوع مسیح کے تین دعوے پائے جاتے ہین ایک خدا کا بیٹا ہونا دوسرا سولی پر مرکر پھر زندہ ہونا۔ تیسرا یسوع کی موت گناہ کا کفارہ ہونا۔ ان ہر سہ دعوے کا ثبوت بدلائل انجیل کر دینے کے لئے پادری مسٹر گولڈ سمتھ صاحب نے اپنے ذمے لئے ہین اور ان کی تردید انجیل ہی سے کرنا خاکسار کے ذمہ ہے امید ہے کہ سامعین فریقین کے بیانات سنکر خود فیصلہ کرلین گے۔ پہلے پادری صاحب یسوع کے ہر تین دعوون کے ثبوت مین جو کچھہ دلائل ہین بیان کرین گے اس کے بعد خاکسار بیان کریگا۔

تقریر مسٹر پادری گولڈ سمتھ صاحب

مولوی صاحب کو مین ان تین دعوون کے ثبوت مین ایک نہین دو نہین بلکہ تین سو دلیلین پیش کر سکتا ہون مگر بخوف طوالت ہر ایک دعوے کی نسبت ایک ایک دلیل پیش کرتا ہون۔ ان تین دلائل کی تردید کی جاوے تو گویا تین سو دلائل کی تردید سمجھ لون گا۔

پہلے دعوی کی دلیل

(۱) آسمان سے ایک آواز یہ کہتی ہوئی آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے
(۲) مین مارا جاؤن گا اور جی اٹھون گا
(۳) ابن آدم اس لئے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہترون کے لئے فدیہ مین دے۔

تردید از مولوی صاحب۔ حضرات ! پادری صاحب پہلے دعوے کی نسبت یہ پیش کرتے ہین کہ آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔

دوسرے دعوے کی نسبت یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ یسوع نے کہا کہ مین مارا جاؤن گا اور جی اٹھون گا حالانکہ یہ بھی دعوی ہی دعوی ہے دلیل نہین ‡

تیسرے دعوے کی نسبت یہ دلیل ہے کہ یسوع اپنی جان بہترون کے فدیہ مین دینے کے لئے آیا ہے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ واقعی فدیہ ہوا ہے یا نہین پادری صاحب نے اس کے متعلق کوئی دلیل پیش نہین کی خیر اب ہم ان تین دعوون کی تردید انجیل ہی سے کر دکھاتے ہین

متی ۱۲/۳۹ متی ۱۲/۴۰

انجیل مین یسوع کے شاگرد نشان مانگتے ہین تو یسوع یہ جواب دیتے ہین کہ یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہ دکھایا جائے گا جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ مین رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا +

حضرات ! بنظر غور دیکھا جائے تو انجیل کے اس ایک ہی آیت کے اندر تینون دعوون کی تردید ہوجاتی ہے چونکہ یونس ع مچھلی کے پیٹ مین زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے چنانچہ پادری صاحب بھی اسکا قائل ہین اسی آیت مین ابن آدم ہونے کا خود یسوع کا اقرار موجود ہے جب یہ دونون باتین یسوع کا ابن آدم ہونا اور اسکا زندہ قبر مین داخل ہوکے زندہ ہی رہنا خود یسوع کے ہی اقرار سے ثابت ہو تو کفارہ قربانی خود بخود قربان ہوا۔ اگر یسوع کا سولی پر مرنا تسلیم کرلین تو ماننا پڑیگا کہ یونس نبی کی غلط ٹھیرتی ہے اور زندہ اور مردے مین نسبت ہی کیا ہو۔ نیز یہ نشان کیا ہوا کہ نشان دکھاتے دکھاتے خود ہی صلیب کا نشانہ بن گئے۔

انجیل کی ایک آیت مین اللہ نے بنی اسرائیل کو اپنے بیٹے قرار دیا ہے اور ایک جگہ خدا نے سلیمان ع کو اپنا بیٹا فرمایا (متی ۱/۱ ۔ خروج ۴/۲۲ تواریخ ۲۲) ایک جگہ یسوع نے اسرائیل کو خدا بنیز کہا ہے؟ حالانکہ اسکی اولاد نہین تھی اور ایک جگہ نافرمانون کو شیطان کے بیٹے ۔ فرمانبردارون کو خداوند کے بیٹے کہا ہے

ان آیات انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی کتابون مین باپ اور بیٹے کا محاورہ مجازی طور پر برتے گئے ہین اس سے حقیقی بیٹے مراد لینا سراسر نادانی ہے۔ اگر یسوع کو حقیقی بیٹا ہونے کے کیا کیا علامات ہین۔ کمہار کا بیٹا ہانڈی بناتا ہے ۔ بڑھئی کا بیٹا لکڑی تراشتا ہے اگر یسوع خدا کا بیٹا ہے تو بتاؤ کون سے آسمان کا کونہ بنایا یا زمین کا ٹکڑا آخر مچھر کا پر یا ٹانگ ہی سہی۔ بخلاف اسکے یسوع مین تمام انسانی لوازمات۔ کھانا ۔ پینا ۔ سونا۔ ہگنا موتنا دانتون کے پائخانے چیچک کی بیماری وگوبری کی تکلیف ۔ ختنہ کرنا ۔ نیز پکڑے جانا مار کھانا چھپتے پھرنا ۔ رو رو کر دعا کرنا وغیرہ کامل طور سے پائے جاتے ہین پھر بھی خدا کا بیٹا واہ واہ کیا خوب!!!

اگر کہو کہ بن باپ کے پیدا ہوا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام بغیر مان اور باپ کے پیدا ہوئے ان کو تو خدا کا بڑا بیٹا ماننا چاہیے پادری صاحب نے پرسون وعظ مین کہا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا ہوئے تھے تو یہان بھی مٹی کا خمیر موجود ہے ۔ خون جیض مٹی کے اناج سے ہی بنتا ہے ۔ باسی کھانون مین سینکڑون جاندار کیڑے پیدا ہوتے ہین کیا یہ سب خدا کے بیٹے ہین ؟ خون حیض تو بہ نسبت کھانے کے جو آگ سے پکا ہوتا ہے ۔ جاندار چیز پیدا ہونے کا زیادہ احتمال رکھتا ہے پھر تعجب ہی کیا ہے اگر یہ کہو کہ وہ مردون کو زندہ کرتا تھا ۔ چونکہ مارنا اور جلانا اللہ ہی کا کام ہے اگر اس نے زندہ کیا تو خدا کے بیٹے ہونے مین کیا شک رہا مگر

صاحبو یہ دعوی بھی بے دلیل ہے ۔ کون جی کر آیا کس نے محکمہ دارالقضار مین جاکر اپنی پچھلی بیوی جو دوسرے کے نکاح مین جاچکی تھی دعوے کیا یا بھائی بندون سے لڑ کر زندگی مین حصہ لیا ۔ کھیتی باڑی بانٹ لی اور مرنے کے بعد کے حالات عالم ارواح کے کیا کیا بیان کئے کہ فلانے کا بیٹا ملا تھا وہ عذاب مین مبتلا ہے یا فلانا جنت مین تھا وہ سلام کہتا ہے ۔

حضرات ! بعض لوگ .... انجیل و قرآن مین جہان مردون کے زندہ ہونے کا ذکر ہے اس کو حقیقی سمجھہ بیٹھے ہین اس لئے اس کی تشریح ضرور ہے انجیل کی ایک آیت مین بغیر عمل کے ایمان کو مردہ قرار دیا ہے اور دوسری جگہ ایک شخص نے اپنے باپ کو گاڑنے کی اجازت مانگی تو یسوع نے کہا جانے دے کہ مردے اپنے مردون کو گاڑین ۔ اس سے واضح ہے کہ یسوع نے بے ایمانون کو مردہ کہا ہے ۔ قرآن مین بھی کافرون کو انک لا تسمع الموتی کہکر مردون مین شمار کیا ہے ایک جگہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۔ فرماتا ہے اللہ تعالے یعنی اے ایمان دارو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو جب وہ تمہارے زندہ کرنے لئے طلب کرین مان لیا کرو۔

اس آیت مین بھی ایمان بے عمل مردہ قرار دیکر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے پیغمبران خدا اپنی صحبت کی برکت و دعا سے ایسے مردون مین ایمان و عمل کی روح پھونکتے ہین تو ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ۔ ایسے مردے یسوع نے تو بہت ہی کم زندہ کئے بعض خاص خاص

¹ یرمیاہ ² یوحنا

شاگرد تو مردے کے مردے ہی رہے۔ کسی نے ہندو کا کسیٹو رشوت لیکر پکڑ وادیا کسی نے انکار کیا مگر ہمارے حضرت رسول مقبول (نعرہ درود شریف بآواز بلند منجانب حاضرین مجلس) صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لاکھوں مردے زندہ ہوئے اور اسلام کی راہ میں جان دیکر ہمیشہ کی زندگی حاصل کی اگر ہم آپ کو حقیقی مردے زندہ ہونا مان لیں تو اومنون بالغیب کی شان کہاں - یہ تو بالمشاہدہ ہوا نیز پیغمبرون کے آنے کی ضرورت ہی کیا - جب مردے واپس آکر وہان کے چشمدید حالات بیان کرے تو یقین کرنیکے لئے بس ہے اسلام میں جو اولیا اکرام نے مردے زندے کئے ہیں وہ بھی حقیقی مردے نہ تھے م

نعش پڑی ہوئی تھی اکثر لوگ اس کے مرنے کا یقین کر چکے تھے ویسے وقت میں ان کی دعا کی برکت سے اللہ جل شانہ نے نئی زندگی بخشی چنانچہ انجیل میں بھی یسوع کے مردہ زندہ کرنے کا قصہ یون

۱- درج ہے - عبادت خانہ کے سردار کے یہان ایک لڑکی مری تھی یسوع نے دیکھکر کہا کہ وہ سوتی ہے (یسوع نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ وہ ایک نیند کی سی بیہوشی تھی) وہ اس کے کہنے سے اُٹھ کھڑی ہوئی یہ نہیں کہ ایک زمانہ کا مرا ہوا مردہ پھر از سر نو ہڈیان و پوست لئے ہوئے کفن سے برہنہ یا بدن پہ لپیٹا پھر گاڑ کفن آیا ہو - اگر آیا ہو تو ثبوت دو کون آیا اور کہان آیا -

قرآن شریف میں ترکہ تقسیم ہونے کے سب مسائل بیان ہو چکے ہیں مگر کسی جگہ یہ نہیں بیان کیا کہ مردے واپس آئے تو ترکہ یون تقسیم ہونا چاہئے ہماری شرع شریف کے کسی کتاب میں یہ باب لکھا ہوا نہیں پایا جاتا کہ مردہ واپس آنے کے بعد ترکہ تقسیم ہونے کا باب ہوتا کیونکہ جب ایسا واقعہ ہوا ہو تو ضرور ہونا چاہئے تھا بر خلاف اس کے خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وحرام علی قریۃ اهلکناها انهم لا یرجعون یعنی جس قریہ کے لوگوں کو ہم مار دیتے ہیں پھر ان کا لوٹانا ہم نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے کنز العمال میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول مقبول (نعرہ درود شریف) صلعم نے جابر رض سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تیری باپ اور تیرے چچا سے کہا کہ تم مجھ سے کچھ مانگو انہوں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ ہم کو دنیا میں بھیجدے اس پر اللہ تعالےٰ نے کہا کہ میں قرآن شریف میں قطعی حکم صادر کر چکا ہوں کہ مردے پھر نہیں لوٹائے جائیں گے جب یہ ثابت ہوا کہ مردے واپس

نہیں آتے تو یسوع کی نسبت حقیقی مردے زندہ کرنے کا خیال سراسر غلط ہے اگر پادری صاحبان اسکو حقیقی مردے زندہ ثابت کرنیوالا مانتے ہیں تو اس کا فیصلہ انجیل سے بہت آسان ہے انجیل یوحنا میں یسوع کا قول ہے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہون وہ بھی کریگا اور ان سے بھی بڑھکر کام کریگا اگر پادری صاحبوں میں ایمان ہے تو مردہ زندہ کرکے دکھائیں

(سولی پر مرنے اور)

یسوع کے زندہ ہونیکی تردید

حضرات! انجیل میں ہے کہ جب عورتیں قبر پر گئیں اور لاش کو نہ پایا تو فرشتوں نے کہا کہ وہ زندہ ہے یہ نہیں کہا کہ وہ زندہ ہوا ہے مثلاً اگر کسی شخص کے طاعون میں مبتلا ہونے کی شہرت ہو اور اس کے مرنے کی افواہ بھی اڑ چکی ہو ایسے وقت میں کوئی گواہی دے کہ وہ زندہ ہے تو کیا اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ مرکر زندہ ہوا ہے -

حضرات! ایسا ہی یسوع کے سولی پر جان دینے کی خبر مشہور رہی تھی نیز مرنے کی افواہ بھی تھی اسی خیال سے وہ قبر پر آئیں تو فرشتوں نے کہا کہ وہ زندہ ہے یعنی مرا ہی نہیں +

صاحبو! - بعض لوگ خود یسوع کے مرنے پر شک کرتے تھے چنانچہ انجیل میں ہے کہ سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے پسلی میں چھیدا (تاکہ معلوم ہو مرا یا نہیں) تو فوراً لہو نکل آیا - کیا کہیں مردے کے بھی لہو نکلتا ہے نیز وہ بھی پسلی سے جہان گوشت و خون زیادہ نہیں رہتا -

شرع شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر جانور ذبح کیا جائے اور خون نہ نکلے تو مردار ہے یعنی قبل از ذبح وہ مر چکا ہوتا ہے

اور انجیل متی ہے کہ یسوع رات بھر رو رو کر خیاب باری میں دعا کرتا رہا کہ اے خدا سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے اس پیالہ کو مجھ سے ٹالدے یہ بھی انجیل میں ہے کہ اس کی دعا اللہ تعالےٰ کے یہان سنی گئی یعنی قبول ہوئی - موت کا پیالہ ٹلنے کی دعا جب قبول ہوئی تو اس کے یہی معنے ہوئے کہ وہ مرنے سے بچایا گیا +

حضرات! جب تک یسوع کے سولی پر چڑھنے اور اترنے کی پوری کیفیت ظاہر نہ ہو تب تک سامعین کو خلاصہ اصل حقیقت معلوم نہ ہوگی اس لئے خاکسار جو کچھ انجیل میں

درج ہے مفصل طور سے بیان کرتا ہے تاکہ فیصلہ کے لئے آسانی ہو ؛

صاحبو! بائیبل میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ سولی پر جو لٹکایا جاتا ہے وہ ملعون ہے - جب یہودیوں نے یسوع کے پیغمبر ہونے کے دعوے کو سن لیا تو انہوں نے کہا کہ ایلیا نبی یسوع کے پہلے آسمان سے اترنے کی پیشگوئی ہماری کتاب میں ہے اب تک وہ آسمان سے نہیں اترا پھر بغیر اس کے دعوی کیونکر سچا مان لیں - تو یسوع نے کہا کہ زکریا کا بیٹا جو یوحنا آیا ہے وہ آسمانی ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہوکر آتے ہیں وہ آسمانی کہلاتے ہیں یہودیوں نے یہ تاویلی معنے سنکر یوحنا سے جاکر پوچھا کہ کیا تو ایلیا ہے اس نے انکار کیا اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ مسیح کے پہلے آنیوالا میں ہی ہوں اور جو میرے بعد آنیوالا تھا وہ یہی یسوع ہے مگر یہودیوں نے ظاہر الہام خلاف ہونے کی وجہ سے انکار کرکے یہ مشورہ کیا کہ اس پر سرکار کی بغاوت کا مقدمہ ثابت کرکے سولی دیا جاوے تو لعنتی موت سے خود بخود اس کا دعوی جھوٹا ٹھہرتا ہے اس لئے رومی گورنمنٹ میں یہ فریاد پیش کی کہ یہ شخص بادشاہ ہونیکا دعوی کرتا ہے اور بہت لوگ بغاوت پر ابھارتا ہے محصول دینے سے منع کرتا ہے حاکم پلاطوس کی اجلاس میں یہ مقدمہ پیش ہوا - یسوع کا اظہار لیا گیا تو اس نے یہودیوں کے بادشاہ ہونیکا اقبال کیا اور بہت سارے جبہ پوش مولویوں نے گواہی دی کہ بیشک یہ بادشاہ ہونے کا دعوی کرتا ہے (در حقیقت یسوع کا روحانی بادشاہت کا دعوی تھا نہ کہ جسمانی) تو حاکم نے تعجب کیا اور یہ یقیناً جان لیا کہ بیچارے غریب یسوع کو ناحق دشمنی و حسد سے مقدمہ کرکے پھنسانا چاہتے ہیں - ہر چند اس کے بچانے کی حتی الوسع کوشش کرتا رہا - انہیں دنوں پلاطوس حاکم کی بیوی کو یسوع کے بچانے کے لئے خواب ہوا بر سر اجلاس سفارش بھیجی کہ تو اس راستباز کی بچانے کی کوشش کر - یہ سفارش ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ جن صاحبوں کو اس کا تجربہ ہوا ہے ان کو خوب معلوم ہے - تب پلاطوس نے یہودیوں کو کہا کہ میں یسوع میں قتل کے لائق کوئی قصور نہیں پاتا تنبیہ کرکے چھوڑتا ہوں - یہودیوں نے چلاکے کہا کہ صلیب دے صلیب دے ورنہ تو قیصر کا خیر خواہ نہیں ہے اور یہودیوں کے ہاں یہ معمول تھا کہ عید فسح کی خوشی میں ایک قیدی کو چھوڑوانے تھے صبح کو

عید تھی پلاطوس نے یہودیوں سے پوچھا کہ کیا میں عید کی خوشی میں یسوع کو چھوڑ دوں تو وہ شور مچانے لگے اور اس کے چھوڑنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ دوسرے کو چھوڑوا دیا۔ آخر بمجبوری پلاطوس نے یہودیوں کے روبرو پانی سے ہاتھ دھو کر یہ جتلایا کہ میں اس کے خون سے بری ہوں مگر یہودیوں کی شکایت کے ڈر اور انتظامی لحاظ سے فرد جرم قرار دا دینا کر یسوع کو چند کوڑے مارے (تاکہ طرفداری معلوم نہ ہو) اور سولی پر چڑھانے کا حکم دیا اور اندر ہی اندر اس کے بچانے کی تدابیر کرتا رہا۔

سامعین کو یہ بات معلوم ہونی ضروری ہے کہ سولی کی دو لکڑیاں ہوتی ہیں ایک آڑی اور ایک کھڑی (یہاں ہاتھوں سے شکل بتائی) آڑی لکڑی پر ہاتھوں کو پھیلا کر میخیں مارتے ہیں اور کھڑی لکڑی سے باندھ کر تین روز تک لٹکاتے ہیں اس عرصہ میں وہ مصلوب بھوک اور دھوپ کی آگ سے وہ مر جاوے تو بہتر ورنہ مرنے کے لئے تین روز بعد ہڈیاں توڑتے ہیں۔ یہود کے ہاں یہ بھی قاعدہ تھا کہ ہفتہ کے روز کسیکو سولی پر لٹکا ہوا نہیں چھوڑتے تھے اور جمعہ کی شام سے وہ عید کی تعظیم کا دن شمار کرتے تھے اور اسی خیال سے پلاطوس نے یسوع کو سولی دینے کے لئے جمعہ کا دن کہ عید تھی مقرر کیا تاکہ تین دن تک سولی پر نہ رہے اور دو چوروں کو اسی روز سولی دینے کی بھی مقرر کی تاکہ ان کے سولی دینے میں زیادہ وقت صرف نہ ہو اور داروغہ صلیب مسیح کا شاگرد مقرر ہوا [illegible] صلیب پر لٹکایا گیا تین گھنٹے کچھ کم زیادہ سولی پر رہا اللہ جل شانہ نے یسوع کی دعا کو قبول کیا تھا اس کے بچانے کی یہ تدبیر کی کہ ایک آندھی بڑے زور سے چلی۔ سورج تاریک ہوا اور زمین کو زلزلہ آیا یہود گھبرا گئے اور وہاں سے بھاگ گئے۔ ادھر داروغہ صلیب جو یسوع کا معتقد تھا موقع پا کر تینوں کو صلیب سے اتار لیا اور دونوں چوروں کی مرنے کے لئے ہڈیاں توڑیں اور یسوع کی ہڈیاں نہ توڑیں اور پلاطوس کے ہاں رپورٹ کی کہ یسوع مر چکا ہے اس لئے اس کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں۔ رپورٹ پہونچنے کے بعد پلاطوس نے ...... تعجب کیا کہ ایسا جلد کیوں مر گیا باوجود تعجب کے دوبارہ تحقیقات نہیں کی۔ کیوں کرنے لگا کہ یہ سب کچھ اسی کے بچانے کی تدبیریں تھیں۔ سپاہیوں میں سے ایک شخص کو یسوع کے مرنے میں شبہ ہوا اس لئے اس نے بھالے سے یسوع کی پسلی کو چھیدا تو فوراً خون نکلا۔ یہ خون نکلنا ہی خود اسبات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ مرا نہیں تھا اس وقت ایک شخص یوسف نامی جو بڑا مالدار اور یسوع کا شاگرد تھا پلاطوس سے یسوع کی لاش کو مانگ لیا اور ایک خالی قبر جو پہلے سے باغ میں طیار کرائی تھی یسوع کو اس میں رکھکر ایک پتھر دراز قبر پر ڈھلکایا گیا۔ اور مٹی ڈال کر قبر بند نہیں کی گئی (کیونکہ جانتے تھے انکو معلوم تھا کہ وہ زندہ ہے) جب یسوع کو ہوش آئی۔ شاگردیاروں نے قبر سے پتھر ہٹا کر یسوع کو کسی اور طرف روانہ کیا صبح کو عورتیں قبر پر آئیں اور قبر میں داخل ہوئیں (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کیا تھی ایک خوب خاصہ حجرہ تھا) تو یسوع کو نہ پایا اسوقت فرشتوں نے گواہی دی کہ وہ زندہ ہے یہودیوں نے پلاطوس کے پاس جا کر شور مچایا کہ یسوع کو شاگردوں نے چرا لیا مگر پلاطوس نے اس کی بھی تحقیقات کچھ نہیں کی (کیوں کرے یہ سب کچھ تو اسی کی چالاکی تھی) اس کے بعد یسوع قبر سے نکلکر چالیس روز تک اپنے شاگردوں کو جابجا ملتا رہا روٹی اور مچھلی کھاتا رہا۔ اپنے سولی کے زخم شاگردوں کو دکھاتا رہا۔ مرہم عیسیٰ

جو طب کی قریب ہزار کتابوں میں درج

ہے

اُنہیں زخموں کے لئے حواریوں نے مرہم بنا کے لگایا۔

حضرات! میں نے جو کچھ واقعات کہے ہیں یہ سب انجیل میں موجود ہیں۔ اگر پادری صاحب کو کسیجگہ شبہ ہے تو پیش کریں خاکسار انجیل کھول کر بتانے کے لئے طیار ہے۔

حضرات! یسوع کے سولی پر نہ مرنے کی نسبت فقط ہماری ہی رائے نہیں بلکہ جرمن کے محقق انگریز بھی یسوع کا سولی پر نہ مرنا تسلیم کرتے ہیں (یہاں ان کی تحریریں پڑھی گئیں)

تردید کفارہ

حضرات! انجیل میں ابن اللہ کے محاورہ اکثر پائے جاتے ہیں پھر ایک یسوع ہی کی کیا خصوصیت ہے نیز دلیلوں سے اس کا بیٹا یعنی حقیقی خدا کا بیٹا ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا اور انجیل ہی کے واقعات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یسوع سولی پر نہیں مرا تو پھر کفارہ کی بنیاد خود بخود گر گئی یسوع کو آسمان پر اڑانے کے لئے یہ دو پر تھے دونوں پر ہی لوٹ گئے تو اڑنا کہاں۔ پیران نمی پرند مریدان میپرانند۔

پادری صاحب۔ میں اس تقریر کا جواب تین منٹ میں دیتا ہوں مولویصاحب نے ابن اللہ کے محاورے جو انجیل سے بیان کئے ہیں وہ سب صحیح ہیں ۔

میری دوسری دلیل کو مولویصاحب دعوی قرار دیتے ہیں ہمارے نزدیک انجیل میں جو کچھ ہے وہ سب دلیل ہے تیسری دلیل کی نسبت ایک جگہ انجیل میں ہے کہ فرشتوں نے گواہی دی کہ زندہ ہوا ہے الدلیل باقی ہوس

مولویصاحب حضرات! پادریصاحب ابن اللہ کے محاوروں کا انجیل میں ہونا خود بخود مان چکے ہیں دوسرے یسوع کے دعوے کو دلیل قرار دیتے ہیں حالانکہ یسوع نے کہا کہ میں مارا جاؤنگا اور زندہ ہونگا کیا یہ دلیل ہوسکتی ہے۔ فرض کرو میں نے عدالت میں ایک کاغذ پیش کیا جس میں میرے والد نے یہ لکھا تھا کہ فلانے کو سو روپیہ قرض دونگا۔ اس بنیاد پر روپے دلانے کے لئے دعوے دائر کروں اور ثبوت میں یہ کہوں کہ یہی تو شتہ ہی دلیل ہے کیا ڈگری حاصل ہوگی!۔

اب رہا فرشتوں کی دوسری گواہی کہ وہ زندہ ہوا ہے اللہ یہ بات غور طلب ہے ایک ہی کتاب میں دو طرح کی گواہی ہو تو پہلے واقعات کی طرف خیال کرنا چاہئے جو بات قرین قیاس ہو وہ ہی سچی سمجھی جاوے گی۔

مثلاً دو شخصوں نے گواہی دی کہ ہم ۲۸ شوال کو براتیوں کے مکان کو جا رہے تھے فلانے کے مکان میں فلانے شخص کو نقب لگاتے ہم نے بچشم خود دیکھا ہے تو عدالت سے یہ سوال ہوا کیونکر رات کو اس کے چہرہ کی شناخت ہوئی ایک نے کہا کہ چاندنی رات تھی دوسرے نے کہا کہ براتیوں کے مشعل کا اجالا تھا۔ اب دونوں میں اختلاف ہونے کی وجہ سے واقعات دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ ۲۸ شوال کو چاندنی ہوتی ہی نہیں تو مشعل والی بات ہی صحیح ہوگی۔ ایسا ہی یہاں اصلی واقعات کی طرف دیکھا جاوے تو پلاطوس کا یسوع کو بے قصور کہنا اور اسکو تنبیہہ کر کے چھوڑنے اور عید کی خوشی میں یسوع کے چھڑانے کی کوشش کرنا۔ بر سر اجلاس بیوی کی سفارش پہونچنا۔ اور پلاطوس کا پانی سے ہاتھ دھونا جمعہ کا دن جو شام سے عید لگتی تھی سولی کے لئے مقرر کرنا اور دو چوروں کو بھی سولی دینے کے لئے حکم دینا۔ سولی کا داروغہ یسوع کے شاگرد کو مقرر کرنا۔ خدا کی طرف سے آندھی کا آنا۔ زمین کا ہلنا۔ داروغہ کا یسوع کی ہڈیوں کو نہ توڑنا پھر یسوع کی پسلی سے خون کا نکلنا۔ حاکم کا یسوع کے مرنے کی رپورٹ سنکر تعجب کرنا۔ یسوع کے شاگرد کو لاش کا سپرد کرنا اور ہوشیار و حضر خواہ شاگرد کا ایک ہوادار قبر میں رکھنے کے تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ صبحکو یہودیوں کی فریاد پر اُس کی تحقیقات نہ کرنا۔ اور یسوع کا شاگردوں سے

ملکر روٹی و مچھلی کہانا اور طبی تواریخ سے زخمون کے لئے مرہم کا استعمال کرنا یہ تمام واقعاۃ بڑی زور سے شہادت دیتے ہین کہ یسوع سولی پر نہین مرا ہرگز نہین مرا بلکہ اُس نے طبعی موت سے مرکر روحانی رفع کا درجہ پایا۔

ہان قربانی کا کرنا تو ہر ایک مذہب مین تواہے، چنانچہ ویدوالون کے ہان بہی اس کی رسم پائی جاتی ہے حال مین کرشنا ندی کے اوپر وید کے روسے جوسان راجنی کی گئی سنا یا گیا ہو کہ وہان بھی کئی ایک بکرہی ذبح کئے گئے ہین اس سے واضح ہے کہ قدیم سے یہ رسم ہر ایک مذہب مین برابر چلی آتی ہے مگر یہ کہین نہین دیکھا گیا کہ ادنے پر اعلیٰ کو قربان کرین۔ ڈھیر جیار وغیرہ کر سچین عیسائیون کے گناہ کے عوض خدا کا بیٹا ذبح ہو۔ نیز اضا اپنے گناہ کی گٹھری سے سبکدوش ہونے کے لئے یسوع کو لعنتی موت سے مارتے ہین حالانکہ لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ ہمیشہ وہ خدا سے بیزار اور خدا اس سے بیزار ہو۔ دیکھو لعنت کا طوق ابلیس کے گلے مین پڑا جب سے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہوا۔ کیا ایک برگزیدہ یسوع کو یہ لعنت کا خطاب زیبا ہے۔ افسوس صد افسوس نادان دوست شرم شرم شرم!!!

ناظرین!

بعض جگہ یسوع کی اصلی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے جو کچھ اصلی واقعاۃ تھے بیان کئے گئے ہین کہین

ان کو حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت خیال

کرکے بے ادبی پر حمل نکیا جائے انجیلی **یسوع**

الگ ہو اور قرآن کے عیسیٰ عہ الگ ہین

کیا ہم لوگ عیسیٰ علیہ السلام مرحوم کو ملعون مانین گے ہرگز نہین۔ انجیلی یسوع کو نصاریٰ ملعون مانتے ہین۔ نیز قرآن کے عیسےٰ نے اپنے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا نہین دعوےٰ نہین کیا کیونکر کرتے یہ تو سراسر شرک اور کفر ہو مگر انجیلی یسوع نے یہ سب کچھ کیا پہر دونون ایک کیون ہوتے؟ کیا کوئی خدا کے دوست کو برا بول کر ایماندار رہ سکتا ہو؟ ہمارا تو ایمان ہے کہ تمام پیغمبر اللہ کے پیارے اور مقبولِ خدا ہین۔ فقط۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ اٰل سیدنا محمد

(وبارک و سلم)

آمین

لفظ رفع پر لطیفہ

ہمارے مہربان دوست اور مکرم بہائی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی نے اپنی ایک..... تصنیف مین لفظ رفع کے معنے پر گلستان سے ایک حکایت لکھکر عوام الناس پر اتمام حجت کیا ہے آپ لکھتے ہین

کہ اگر ہمارے بہائی صاحبان نے سعدی علیہ الرحمتہ کے گلستان کو بغور ملاحظہ کیا ہوتا تو رفع کے لئے سمجھنے مین انہیں چندان دقت پیش نہ آتی شیخ سعدی رح لکھتے ہین۔

کسے پیش نوشیروان مژدہ آورد وگفت کہ فلان دشمن ترا خدا برداشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا خواہد گذاشت (یعنی کسی نے نوشیروان کو خوشخبری دی کہ تیرے فلان دشمن کو خدا تعالیٰ نے اُٹھا لیا یعنی وہ مرگیا نوشیروان نے بدین خیال کہ موت تو مجکو بھی آنی ہے بدیدہ عبرت اُسے کہا کہ کچہ تو نے یہ بھی سنا ہے کہ مجھے خدا نہ اُٹھائیگا یعنی چھوڑ دیگا) یہان رفع اللہ کا ترجمہ خدا تعالیٰ برداشتن ہے اور دونون عبارتون مین فعل ماضی اور خدا فاعل ہو

طاعون کا علاج

طاعون کا علاج اسکے سوا کیا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے گڑگڑائے اور روے اور اس دردناک عذاب الیم سے پناہ مانگے اور ہر ایک قسم کی شوخی اور شرارت سے باز رہے اور ان تمام مجلسون یارون دوستون کو ترک کردے جو کہ خدا تعالیٰ کی باتون کو شوخی اور شرارۃ کی نظر سے دیکھتے ہین سچی تقوی اور طہارۃ اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی نظرون مین اپنے وجود کو ایک کار آمد وجود بنادیوے گذشتہ سال مین اس امر کا تجربہ ہوا ہو کہ دعا **رب کل شئی خادمک**

رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پر سچے عامل ضرور اس بلائے ناگہانی سے محفوظ ہوتے رہے ہین اس لئے اس وقت بھی جبکہ موت کا بازار ہر طرف گرم ہے اور طاعون نے اپنی کوئی خاص علامت نہین رکھی کہ ضرور گلٹیان ہی ہون تو اسی طاعون کہا جاوے بلکہ دیکھا گیا ہے کہ ایک تپ آئی اور انسان مرگیا سینہ وغیرہ مین درد ہوئی اور موت آئی۔ رات کو چنگا بھلا سویا صبح دیکھا تو مردہ۔ بدن پھول گیا اور مردار چوہے کی بدبو سے گھر بہر گیا اور مریض چل بسا غرضیکہ طاعون اب بالکل کثرت موت کے معنون پر آگئی ہے ایسے وقتین اُٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے رکوع سجود وغیرہ مین اس دعا کی بہت کثرت سے تلاوۃ کرنی چاہیئے اور اس کے حقیقی مفہوم کو جاننا چاہئے کہ اس دعا کے الفاظ مین انسان کو غایت درجہ کی عجز و انکساری کی تعلیم دی گئی ہے اور ذرہ ذرہ پر الٰہی تصرف اور قدرۃ کا علم دیا گیا ہے ان دنون مین جبکہ کوئی خاص دوا یا علاج طاعون کے لئے مفید ثابت نہین ہوا تو آخر انسان عاجز آکر اپنے مولا کے آگے فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے پروردگار ہر ایک شئے اور ذرہ تیرا خادم ہے اور تیری حکومت اس پر ہو طاعون کے ذرات پر بھی تو ہی حکمران ہو تو ہی جہان چاہتا ہو اس کو کیڑون کو پھیلا دیتا ہے جہان چاہتا ہے ان کو روک دیتا ہے سب قدرت تجھکو ہے اب جب کہ کوئی اور دوا اس کی تیری طرف سے ظاہر نہین ہوئی تو کیا ہوا آخر تیری حکومت تو اس پر ہے پس اے مولا تو مجھے اس سے محفوظ رکھ۔ اس سے محفوظ رہنے مین میری مدد فرما اور میری گذشتہ بداعمالیون پر نظر فرماکر مجھے اس عذاب سے ہلاک نکر بلکہ اپنی کنارِ عاطفت مین جگہ دے علاوہ ازین چاہئے کہ طاعون شدہ محلہ یا علاقہ مین حتی الوسع دیدہ دانستہ کوئی نہ جاوے کہ حدیث شریف مین ممانعت آئی ہے اور طاعون زدہ مریض سے بھی الگ رہا جاوے

طاعون سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمتمین مصروف ہے لمبی لمبی فہرستین بیعت کنندگان کے نامون کی دیہات سے وصول ہو رہی ہین*

مبارک موت

بارہا البدر مین پڑہا ہوگا کہ موت تو انسان کو آتی ہے لیکن کیا مبارک وہ موت ہو کہ خدا کے احکام کی تعمیل مین آوے اور انسان خدا تعالیٰ کے کام مین لگا ہوا ہو کہ اس کی جان نکل جاوے کہ قرآن شریف مین ہو ولا تموتن الا وانتم مسلمون کہ تجھکو موت ایسی حالتمین آوے کہ تم اپنے مولا کے فرمانبردار ہو ان دنون مین جبکہ خدا کے برگزیدہ اور امام حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول فرمایا ہے اور ایک زمانہ آپکی مخالفت پر آمادہ ہے سچے دل اور اخلاص سے اس الٰہی امر کی تبلیغ لوگون کو کرنی اصل اطاعت الٰہی اور اسلام کی سچی روح و روان ہے اور جو شخص اس مین مصروف ہو کر لوگون کے خیالات کو ہر ایک قسم کے فساد و شر سے پاک کرتا ہو اور حقوق

خبرین

لنڈن ۲۳ر مارچ - ۱۰ مارچ کے بحری معرکہ پورٹ آرتھر کے متعلق ٹائمز کا نامہ نگار جو جاپانی بیڑہ کے ہمراہ ہے اطلاع دیتا ہے کہ گورنمنٹوں کے تارپیڈو و شکن تعداد میں زیادہ تھے ان کو اس لئے زک ملی کہ جاپانی تارپیڈو شکن جہاز و نیز ایک تو توپین زیادہ وزن کے گولے چلانے والی تھین اور دوسرے اس لئے کہ جاپانی ان سے بہتر نشانہ لگاتے ہین - جاپانی جہاز پر چھ پونڈ کا گولہ چلانے والی توپین تھیں چار جاپانی کروزر چینی بندر چیفو مین جو پورٹ آرتھر کے مقابل ہے - پہونچے ہین ..... خیال ہے کہ برف کے پگھلنے پر وہ بندر نو چنگ کو جائینگے شاید اس لئے کہ وہان کسی فریق کو جنگ کا تہیہ نہ کرنے دین ؛

پنگ ینگ کے علاوہ دو مقام انچو مین بھی جاپانی پیدل سپاہ مع توپخانہ موجود ہے اور چند دنون سے ان دونون مقامات کے درمیان جاپانی افواج اور سامان رسد متواتر آتا جاتا دیکھا جا رہا ہے - ٹائمز کو اس کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھتا ہے کہ جنوبی روس کے فوجی مرکز کیف کا سابق گورنر جنرل جنرل ڈراگو میروف بذریعہ تار مشورہ کے لئے سینٹ پیٹرزبرگ بلایا گیا - کیونکہ فوجی معاملات مین اس کی رائے سند سمجھی جاتی ہے اس نے یہ رائے دی کہ پورٹ آرتھر کو خالی کر دینا چاہئے تہا یہ بڑی غلطی ہوئی ہے کہ وہان (سے) ..... اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے مگر اس رائے کو کسی نے پسند نہ کیا ؛

فرنچ اخبارات لکھ رہے ہین کہ یورپ کو روس کی دلاوری اور ایثار کی قدر کرنی چاہئے کہ وہ زرد فام اقوام یعنی چینی و جاپانی قومون کے سیلاب کو روکنے کے لئے جس سے کل گورہ رنگ کی اقوام کو خطرہ ہے تن تنہا میدان مین نکلا ہے حالانکہ اس خطرہ کا تدارک کرنا کل یورپ پر لازم تہا -

جاپانیون کا بیان ہے کہ وہ کسی اجنبی نامہ نگار کو اپنی فوجی و بحری نقل و حرکت سے آگاہ ہونے یا ان کا راز فاش نہ کرنے دین گے -

خبر ہے کہ جاپانی بیڑہ نے ۲۲ر مارچ کی صبح کو پہر پورٹ آرتھر پر گولہ باری کی جنرل کروپاٹکن آج ۲۲ر مارچ کی صبح کو مشرقی سائبیریا کے صدر مقام ارکٹسک سے آگے کو روانہ ہوا - وہان گیارہ روسی سپاہی غارتگری اور زنا بالجبر کے جرم مین قتل کئے گئے روسی کروزر ..... اور ..... تارپیڈو دستکن (جو بحرۂ قلزم مین تھے) شمالی افریقہ کے فرنچ بندر بزرٹا مین پہونچ گئے ہین ؛

پورٹ آرتھر مین رسد دن بدن قلیل اور اجناس گران ہوتی جاتی ہے اور وہان کی روسی سپاہ تقریباً سراسیمہ ہو رہی ہے جاپانیون کے محکمہ کمسریٹ (رسد رسانی) اور ٹرانسپورٹ (بار برداری) کا انتظام نہایت قابل تعریف ہے ہر پیدل کمپنی کے ہمراہ سوا دو فیٹ بلند اور اڑہائی محیط کا ایک ڈہول نما چولہ ہے جس پر اتنی بڑی دیگ رکھی جاتی ہے جس مین ایک دفعہ ایک سو آدمی کے لئے چاول پک جاتے ہین

روسی حب الوطنی - روسی شہزادہ اسکندر نے ڈیڑھ لاکھ پونڈ تیاری جنگ کے فنڈ مین چندہ دیکر زار کو تحریک کی کہ دشت قلماق کے سخت جان اور مادرزاد سپاہیون یعنی کوریٹ اور قلماق قبائل کی باضابطہ سپاہ جنگ کے لئے مرتب کی جائے پندرہ سو جوانون کا خرچ تا اختتام محاربہ مین اپنے ذمہ لیتا ہون زار نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے

طاعون کے قسطنطنیہ اور جو ہالنبرگ (واقع ٹرانسوال) مین بھی چند کیس ہوئے ہین ؛

لارڈ کرزن کے ہان ۱۲ر مارچ کو پہر لڑکی پیدا ہوئی زچہ اور لڑکی بخیریت ہین لارڈ کرزن کے اب تک کوئی لڑکا نہین ہوا - لارڈ کرزن رخصت سے غالباً آخر اکتوبر تک واپس ہندوستان آئینگے

مہم تبت کو تبتیون کے ہاتھ سے اب تک تو کوئی نقصان نہین پہنچا مگر قدرتی سامان اس کی کسر نکال رہے ہین باربرداری کے لئے چار ہزار پہاڑی گائین بہم پہونچائی گئی تہین ۴۴ سو مر چکی ہین اور باقی ۶ سو بھی بہوک سردی و تکان سے خستہ حال ہین ۲۰ مارچ کو ایک ٹیلہ کے گرنے سے ۲۳ پاؤنیر پلٹن کے تین سپاہی ہلاک اور ایک صوبیدار اور دو سپاہی زخمی ہوئے -

دریا ایراودی مین رنگون سے منڈالے کو جاتے ہوئے ایک سٹیمر کے جل کر ڈوبنے سے چار پانچ سو بر ہمی مسافر ہلاک یا غرق ہو گئے -

گورنمنٹ ہند مصارف ریلوے وغیرہ کے لئے تین کروڑ روپیہ قرض لینے والی ہے

خوفناک بغاوت - ان پولینڈی یہودیون نے جو مانچوریا و سائبیریا مین ہین مفرور قیدیون سے ملکر ایک دستہ روس کے برخلاف مرتب کیا ہے سر غنہ ۵ ۲ ہزار چینی ڈاکو اور دیگر اقوام کے جانباز اور زندگی سے بیزار اشخاص فراہم کرنے کی کوشش مین ہے

روسی پیشقدمی روسی جرنیل نکٹو چینکو ۵ ہزار کا سک لیکر ینگ ینگ کے قریب مورچہ زن ہو گیا ہے دوسرا روسی جرنیل لنی ورچ پیدل سپاہ لئے ہوئے اس کے پیچھے آرہا ہے ؛

فساد بلقان - ۲۱ر مارچ کو پانچ سو بلغاری مفسد دس دس آدمیون کی ٹولیون مین منقسم ہوکر ریاست بلگیریا سے ترکی قلمرو مین داخل ہو گئے ہین اور البانیا کے مقامات مناستر و ستر و منسٹرا کو جا رہے ہین جن کو وہ مرکز بغاوت بنانا چاہتے ہین اگر یہ خبر صحیح ہے تو سمجھو کہ بلگیریا کا جام عمر لبریز ہو چکا ہے -

روس کی خود غرضی - امریکا اور سپین مین جو جنگ ہوئی تھی اس مین کوئلہ بھی ناجائز سامان مین سمجھا گیا تہا لیکن روس نے اسے مناسب نہ جانا اور یہ کہکر کہ کوئلہ جنگی کام ہی کے لئے نہین بلکہ امن کے کامون اور کارخانون کے لئے بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے اس نے ناجائز سامان سے الگ رکھوایا تہا یعنی کوئلہ والے جہاز ہرگز سمندر مین نہ روکے جائینگے روس کے اس خیال کی لنڈن مین بڑی قدر کی گئی تہی لیکن اب جبکہ اسے اپنی پڑی ہے تو کوئلہ کو بھی ناجائز سامان مین داخل کر دیا ہے برٹش گورنمنٹ اس کی نسبت استفسار کر رہی ہے لیکن جاپان نے کوئلہ کی نسبت کو منسوخ نہین کیا ہے یعنی اسی صورت مین قابل ضبط ہوگا جبکہ دشمن کی امداد کے لئے جاتا ہوا ثابت ہو

لاہوری دنگل کا معاملہ صاف ہو گیا ہے اور ان جب کہ کیکر سنگھ اور کلو کی کشتی کی نسبت عجیب عجیب چہ میگوئیان ہو رہی تہین صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک فیصلہ ناطق ان الفاظ مین لکھا ہے -

کلو اور کیکر سنگھ مین ۱۴ ماہ حال کو سرائے شاہدرہ مین میرے سامنے کشتی ہوئی - مجھے منصف بنایا گیا تہا اور مین کشتی کو بغور دیکھتا رہا تہا جہان میری نظر نے مجھے کام دیا میری رائے مین کوئی پہلوان کسی ایسے امر کا مرتکب ہوا جو کشتی کے آداب کے خلاف سمجھا جا سکے مین کشتی اصول کے مطابق ہوئی اور تقریباً ۲۰ منٹ تک ہی اس عرصہ کے گزرنے پر کیکر سنگھ کشتی سے دست بردار ہو گیا اور ہار مان لی - ایک پکڑ مین اس کا بایان ہاتھ تیسری انگلی اور دونون چہوٹی انگلیون کے درمیان سے زخمی ہو گیا جب اس نے کلو کو نیچے گرایا تہا تو جانگیہ کو پکڑ کر اسے اٹہانے کی کوشش کی اس وقت اس کا ہاتھ پہسل گیا اور جانگیہ کے کپڑے کے کنارے سے چر گیا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ جانگیہ کے حاشیہ مین آہنی تار تہا کیکر سنگھ کے ہاتھ سے خون بیشک کسیقدر زیادہ نکلا مگر یہ زخم ایسا نہ تہا کہ کیکر سنگھ کو کشتی جاری رکھنے سے معذور کر دیتا اگر وہ چاہتا تو مقابلہ کو جاری رکھ سکتا تہا لیکن اس نے دست بردار ہو جانیکو ترجیح دی بنا برین کلو فاتح قرار دیا گیا اور میرے خیال مین وہی دونون مین سے زیادہ طاقتور اور ماہر بھی تہا ؛

ایک مغالطہ سے نجات اکثر احباب اور بیرونجات کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا کہ ..... بعض احمدی احباب

ایزاد کرکے وصول کنندہ سے رقم وصول کر لیا کریگا ؛

وہ پہر لاہور وغیرہ مقامات پر حضرت اقدس کی معیت نہ حاصل کرین صرف یہ مراد ہے کہ اس امید پر بیٹھکر ..... یہان آ بیٹھین اور یہان بھی آ بیٹھین ؛

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جسکے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو بدلائل انکین درج ہین اسپر مشق کرنیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملادئے ہین اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ ہے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت ۸

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویاے صالحہ جسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

اسلام اور اسکا بانی یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔

کامن پنجابی مصنف مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکی ضلع گوجرات

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنف " " "

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجرونکو

سر الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ مندرجہ آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنف

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ خزانہ ہے ۲۰×۲۶ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز پر ہر کیبنٹ سائز پر ۸ نصف درجن کے خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم اخبار** کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف اسلئے گاہ چند ماہ اشتہارونکے لئے زیادہ ہین بعض تاریخون پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبرون مین وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جو ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچتا ہے البتہ تہ نہ ہونے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ علماً عملاً اور ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے لکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات .... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴ ہین اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ نہیں ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہونچگیا ہو اور آپکو نملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چندروز پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نملا تو ہم ذمہ دار نہین۔

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** اگر بلا تقاضا کے خود ارسال کیا جاوے تو ۲ پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ار کی **برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے - جو خریدار ایکدو ماہ بعد ادا ایگی قیمت**

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھکر اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بلیغ زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض منفعت خرچ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ہے باہ الم کی قیمت ہے پارہ عم ہے **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام** ترڈا اوری ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئین نہ کہ دفتر البدر مین۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کورٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ تمام عمر کے لئے ایکدفعہ کافی ہین **نمبر ۱** ابٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱۸ **نمبر ۲** بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندیکا قیمت ۹ **نمبر ۳** بٹن سٹ نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ۸ انگریزی بیل بوٹا چاندیکا قیمت ہر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی دھسری پٹکہ و لنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دہر کے میان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیٹس یعنی پٹی کمربند سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ ڈگر کابلی اور شوز دیسی انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان مثلاً شانہ مردانہ اور زنانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما تزعمون له [illegible]

البدر

دیگر آئی جہاد قادیان میں ہے | دوا میں شفا میں غرض دار الامان میں ہے

نمبر ۱۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی [illegible]

مسلمانیم از فضل خدا [illegible]
[illegible] نگذریم
[illegible] ہست نام
[illegible] پر شدن
[illegible] کہ ہست
[illegible] بود
[illegible] ایمان ماست
[illegible] مرسل رب العباد
[illegible] راست
[illegible] بالیقین
[illegible] روشن کتاب

مصطفےٰ مارا امام و مقتدا [illegible]
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست [illegible]
دامن پاکش بدستم مدام [illegible]
[illegible] خیر الانام
[illegible]
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ [illegible] احدیث سنت
منکر آن مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفرست و خسران و تباب

[illegible] عرفان [illegible]
[illegible]
[illegible] آمد [illegible]
[illegible]
[illegible]
وصل و لدار ازل [illegible]
از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکران مستحق لعنت [illegible]
معجزات انبیاء [illegible]
ہر کہ انکار کند [illegible]

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

[illegible] فرمانے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر [illegible] تمام گناہوں [illegible] میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے [illegible] دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار [illegible] ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں [illegible] آمین پھر اس کے بعد آپ مع دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

در شرائط بیعت

اول [illegible] وقت تک قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور [illegible] اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں [illegible] مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم یہ کہ [illegible] خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم [illegible] اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا [illegible] اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو [illegible] نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا [illegible] سے ۔

پنجم یہ کہ [illegible] حالت رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور [illegible] ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر [illegible] منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ: یہ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان علیہ السلام نے ۱۲ جنوری [illegible] کو دیا تھا۔ [illegible] تک اسے چودہ سال ہوئے [illegible] سال کی یادگار میں جو آپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ مینیجر البدر کے نام ہونی چاہیئے اور البدر کے متعلق اس کی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہیئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے جب حضرت اقدس ع کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ ہی سے جواب چاہتے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس سے آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپ کو اخباروں سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ آپ کو کوئی علم خریداروں ان کی قیمتوں کے وصول پانے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو تو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں جو کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرت اقدس ع سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپ کے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ کل خریدار ہر قسم کی خط و کتابت براہ راست دفتر البدر سے کریں اور کسی معاملہ میں حضرت اقدس ع کی طرف نہ لکھا جایا کرے۔

رسید زر

تا ۲۶ مارچ

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ع۲ سے زیادہ ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک ہے۔

فرمان علی صاحب ع۲	سیٹھ عبد الرحمان صاحب
فیروز علی اسٹیشن ماسٹر ع۲	پانڈی چری ع۲
محمد اسیر صاحب صابری چشتی ع۲	ڈاکٹر جمال الدین صاحب راولپنڈی ع۲
محمد دین صاحب سیالکوٹ ع۲	ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب
یعقوب خان مونہ ع۲	پٹیالہ ع۲
شفیق الدین صاحب ضلع کٹک ع۲	منشی نواب دین صاحب لسیور ع۲
کرامت اللہ صاحب دوالمیال ع۲	ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی ع۲
محمد اکبر صاحب جاگیردار بلود ع۲	منشی عبد الغنی صاحب سنور ع۲
غلام محی الدین صاحب لغرہ ع۲	خانصاحب عجب خان ع۲
محمد دین صاحب راولپنڈی ع۲	حافظ احمد اللہ صاحب ع۲

عبد الرحیم صاحب ترینی ع۲	عبد الرحیم صاحب راولپنڈی ع۲
ماسٹر قادر بخش صاحب لودیانہ ع۲	چودھری محمد سرفراز صاحب بدوملی ع۲
محمد حیات صاحب از سکھر ع۲	
حکیم غلام محمد صاحب از افریقہ ع۲	سکندر شاہ صاحب بیگووال ع۲
ایس۔ایم یوسف انبالہ ع۲	محمد دین صاحب از نتوکے ع۲
محمد سعید صاحب سیالکوٹ ع۲	نظام الدین صاحب لوہری والہ ع۲

احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادروں سے جو کہ شعرگوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادۃ کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کر دیویں پہلے پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبولہ نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ۔

(محمد افضل)

نور دین

نامی جو کتاب ترک اسلام کے جواب میں حضرۃ امام الزمان کے ایما سے حضرۃ حکیم نور الدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے الحمد للہ کہ وہ اسم بامسمی ثابت ہوئی ہے اکثر لوگوں کے خطوط جنہوں نے اسکو مطالعہ کیا ہے حضرۃ حکیم صاحب کی خدمت میں آرہے ہیں جنہیں ہم نے بھی دیکھے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ بہت سی روحیں جو کہ اس فتنہ اور دجل سے ہلاکت کے گڑھے تک پہنچ چکی تھیں اور قریب تھا کہ اس میں گر کر اپنے آپکو تباہ اور ہلاک کر دیں محض اسم بامسمی **نور دین** کے مطالعہ سے نجات پا گئیں بعض مولوی جو کہ آریہ منش کے ہوئے بالکل آمادہ تھے رجوع بہ اسلام ہوئے اور بعض اہل اسلام پر صرف اسم بامسمی **نور دین** کے ذریعہ سے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا انکشاف ہوا ہے اور وہ بڑی شوق اور جوش سے مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کر کے آپکی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر لیتے ہیں خدا تعالی مصنف کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں بھی اپنے پاک مذہب کی خدمت کی ایسی ہی توفیق عطا فرما دے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ زر نقدی و پوشاک ۔

نوٹ واضح ہو کہ یہاں پر کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشک یعنی چاول کھانا ہوگا ۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و میاں محمد خان

از مقام یاڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

توسیع اشاعت

(۱) محمد علی خان صاحب احمدی راولپنڈی سے ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں انشاء اللہ امداد کا وعدہ فرماتے ہیں ۔

(۲) محمد نواب خان صاحب ثاقب احمدی مالیر کوٹلہ کی لطف و عنایات کا بھی کارخانہ مشکور ہے جب سے آپ ایک عرصہ قادیان میں قیام فرما کر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں آپکی حسن سعی سے اب تک کافی تعداد خریداروں کی وصول ہو چکی ہے ۔

(۳) ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ یوگنڈا ریلوے سے بجائے ۔۔۔ کے ۔۔۔ روپے سالانہ پر البدر کو خریدتے ہیں ۔

(۴) سید محمد معراج الدین صاحب ہیڈ کلارک اپنا ہم مکتبی کے پرانے تعلقات کو مدنظر رکھکر اور خاکسار ایڈیٹر کو ایک دینی خدمت میں مصروف پاکر خاص ایڈیٹر کی امداد ۔۔۔ فرمائی ہے جزاک اللہ

(۵) منشی حبیب اللہ صاحب میانیر سے توسیع اشاعت البدر میں دوسرے بھائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں "میں ہر اخبار البدر میں دیکھتا ہوں کہ فلاں بھائی نے ایک خریدار یا فلاں نے دو ۔ آج میں بھی ایک خریدار آپکو دیتا ہوں اور آگے کو امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالی تا استطاعت کوشش کرتا رہوں گا "

اگرچہ ہمارے بیرونجات کے احباب کو قادیانی اخبارات کی نسبت بہت سی شکایتیں بھی رہتی ہیں مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ جو احباب قادیان آکر اور بنظر تحقیق کارخانہ کی کمزوری کے اصل باعث دریافت کرنے کے لئے دفتر البدر میں تشریف لے آتے ہیں تو ان کو بجائے شکایت کے ایک خاص ہمدردی البدر سے ہو جاتی ہے ۔

ضروری نوٹس

۲۶ مارچ تک ہم نے مکمل احباب کی رسید زر درج اخبار کر دی ہے کہ اگر کسی صاحب کا چندہ سہواً درج اخبار نہیں ہوا حالانکہ اس نے ادا کر دیا ہوا ہے تو بھی مہینہ میں چندہ ارسال کیا ہے وہ ۔۔۔

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت

ہے اور ہونا چاہئے پر لطیف بحث

براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱

اس مین شک نہین کہ بلادغدغہ انسان کا ایسا نیک خاتمہ ہوجانا جس پر بالیقین نجات کی امید ہو اس بات پر موقوف ہے کہ اس کو صانع حقیقی کے وجود اور اسکی قادر مطلق ہونے کی نسبت اور اس کے وعدہ جزا سزا کی بابت یقین کامل کا مرتبہ حاصل ہوجاوے اور یہ امر صرف ملاحظہ مخلوقات سے حاصل نہین ہوسکتا بلکہ اس مرتبہ یقین تک پہنچانے کے لئے ایک ایسی الہامی کتاب کی ضرورت ہے جس کی مثل بنانا انسانی طاقتون سے باہر ہو اب اس تقریر کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے دو باتون کا بیان کرنا ضروری ہے اوّل یہ کہ یقینی طور پر نجات کی امید یقین کامل سے کیون وابستہ ہے دوم یہ کہ وہ یقین کامل صرف ملاحظہ مخلوقات سے کیون حاصل نہین ہوسکتا سو پہلے یہ سمجھنا چاہئے کہ یقین کامل اُس اعتقاد صحیح جازم کا نام ہے جسمین کوئی احتمال کا شک باقی نرہے اور امر مقصود التحقیق کی نسبت پوری پوری تسلی اور تشفی دل کو حاصل ہوجاوے اور ہر ایک اعتقاد جو اس حد سے متنزل اور فروتر ہو وہ مرتبہ یقین کامل پر نہین ہے کہ مدار نجات کا اسبات پر ہے کہ انسان اپنے مولی کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش وعشرت اور اس کے مال و متاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہان تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے لیکن انسان پر یہ بلاوارد ہے کہ وہ برخلاف اس طریقہ کے جس پر اس کی نجات موقوف ہے ایسی چیزون سے دل لگا رہا ہے جن سے دل لگانا خدا سے دل ہٹانے کو مستلزم ہے اور دل بھی ایسا لگایا ہوا ہے کہ یقینی طور پر سمجھ رہا ہے کہ تمام راحت اور آرام میرا انہین تعلقات مین ہے اور نہ صرف سمجھ رہا ہے بلکہ وہ لذات بہ یقین کامل اس کے لئے مشہود اور محسوس ہین جن کے وجود مین اس کو ایک ذرا سا شک نہین پس ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو خدائے تعالے کے وجود اور اس کی لذت وصال اور اس کی جزا وسزا اور اس کی آلاونعما کی نسبت ایسا ہی یقین کامل نہ ہو جیسا اس کو اپنے گھر کی دولت پر اور اپنے صندوق کے گنے ہوئے روپیون پر اور اپنے دلارام دوستون پر حاصل ہے تب تک خدا کی طرف دلی جوش سے رجوع لانا محال ہے کیونکہ کمزور خیال زبردست خیال پر غالب نہین آسکتا اور بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جب ایسا آدمی جسکا یقین بہ نسبت امور آخرت کے دنیا پر زیادہ ہے اس مسافر خانہ سے کوچ کرنے لگے اور وہ نازک وقت جسکو جان کندن کہتے ہین۔ یکا یک اس کے سر پر نمودار ہو کر اس کو اُن یقینی لذات سے دور ڈالنا چاہے جو دنیا مین اسکو حاصل ہین اور اس کو ان پیارون سے علیحدہ کرنا چاہیے جنکو وہ یقینًا بچشم خود ہر روز دیکھتا ہے اور ان مالون اور ملکون اور عمدہ لذتون سے اس کو جدا کرنے لگے جن کو وہ اپنی ملکیت سمجھتا ہے تو ایسی حالت مین ممکن نہین کہ اس کا خیال خدا تعالے کی طرف قائم رہے مگر صرف اس صورت مین کہ جب اس یقین کامل کے مقابل پر خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی لذات وصال اور اس کے وعدہ جزا وسزا پر بھی ایسا ہی یقین کامل بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اس آخری وقت مین اس درجہ کا یقین جو خیالات دنیوی کی مدافعت کر سکے اس کو حاصل نہ ہو تو یہ امر غالبًا اس کے لئے بدخاتمہ کا موجب ہوگا۔ اور یہ بات صرف ملاحظہ مخلوقات سے یقین کامل حاصل نہین ہوسکتا اس طرح پر ثابت ہے کہ مخلوقات کوئی صحیفہ نہین ہے کہ جس پر نظر ڈال کر انسان یہ لکھا ہوا پڑھ لے کہ ہان اس مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے اور واقعی خدا موجود ہے اور اسی کی لذت وصال راحت حقیقی ہے اور وہی مطیعون کو جزا اور نافرمانون کو سزا دیگا بلکہ مخلوقات کو دیکھکر اور اس عالم کو ایک ترتیب احسن اور ابلغ پر مرتب پاکر فقط قیاسی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مخلوقات کا کوئی خالق ہونا چاہئے اور لفظ ہونا چاہئے اور ہے کے مصداق مین بڑا فرق ہے مفہوم ہونا چاہئے اس یقین جازم تک نہین پہنچا سکتا جس تک مفہوم ہے کا پہنچاتا ہے بلکہ اس مین کسی قدر رگ شک باقی رہ جاتی ہے اور جو شخص کسی امر کی نسبت بطور قیاسی ہونا چاہئے کہتا ہے اس کے قول کا صرف اس قدر خلاصہ ہے کہ میرے قیاس مین تو ہونا لازم ہے اور آگے مجھے خبر نہین کہ واقعہ مین ہے بھی یا نہین یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فقط مخلوقات پر نظر کرنے والے گزرے ہین وہ نتیجہ نکالنے مین کبھی متفق نہین ہوئے نہ اب ہین اور نہ آئندہ ہونا ممکن ہے ہان اگر آسمان کے کسی گوشہ پر موٹی اور جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہوتا کہ مین ہی بیٹل وما نند خدا ہون جس نے ان چیزون کو بنایا ہے اور جو نیکون اور بدون کو ان کی نیکی اور بدی کا عوض دیگا تو پھر بلاشبہ ملاحظہ مخلوقات سے خدا کے وجود پر اور اس کی جزا سزا پر یقین کامل ہوجایا کرتا اور ایسی حالت مین کچھ ضرور نہ تھا کہ خدا تعالے کوئی اور ذریعہ یقین کامل تک پہنچانے کا پیدا کرتا لیکن اب تو وہ بات نہین ہے خواہ تم کیسی ہی غور سے زمین آسمان پر نظر ڈالو کہین اس تحریر کا پتہ نہین ملیگا۔ صرف اپنا قیاس ہے اور بس اسی جہت سے تمام حکماء اس بات کو قائل ہین کہ زمین آسمان پر نظر ڈالنے سے وجود باری کی نسبت شہادہ واقع حاصل نہین ہوتی۔ صرف ایک شہادہ قیاسی حاصل ہوتی ہے جسکا مفہوم فقط اس قدر ہے کہ ایک صانع کا وجود چاہئے اور وہ بھی اس کی نظر مین کہ جو وجود ان چیزون کا خود بخود ہونا محال سمجھتا ہو۔ لیکن منکر کی نظر مین وہ شہادت بھی درست نہین کیونکہ وہ قدامت عالم کا قائل ہے اسی بنا پر اس کی یہ تقریر ہے کہ اگر کوئی وجود بے موجد جائز نہین ہے تو پھر خدا کا وجود بے موجد کیون جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو پھر انہین چیزون کا وجود جن کو کسی نے بنتے ہوئے بچشم خود نہین دیکھا بے موجد کیون نہ مانا جاوے اب ہم کہتے ہین کہ وجود قدیم حضرت باری مین تو یہ دہریہ کو ایک قیاس پرست کے ساتھ نزاع کرنے کی گنجائش ہے کہ مخلوقات پر نظر کرنے سے واقعی شہادہ صانع عالم پر پیدا نہین ہوتی یعنی یہ ظاہر نہین ہوتا کہ فی الحقیقت ایک صانع عالم موجود ہے بلکہ صرف اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ ہونا چاہئے اور اسیوجہ سے امر معرفت صانع عالم کا صرف قیاسی طور سے وہم پر منتہی ہوجاتا ہے چنانچہ ہم اس مطلب کو کسیقدر حاشیہ نمبر ۷ مین بیان کر آئے ہین جس مین ہم نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ عقل صرف موجود ہونے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے خود موجود ہونا ثابت نہین کرسکتی اور کسی وجود کی ضرورت کا ثابت ہونا شے دیگر ہے اور خود اس وجود ہی کا ثابت ہوجانا یہ اور بات ہے اسیلئے جن کے نزدیک معرفت الٰہی صرف مخلوقات کے ملاحظہ تک ہی ختم ہے۔ اس کے پاس اس اقرار کرنے کا کوئی سامان موجود نہین کہ خدا فی الواقعہ موجود ہے بلکہ اس کے علم کا اندازہ صرف اس قدر ہے کہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ... یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکماء متقدمین سے فقط قیاسی دلائل کے پابند رہے ہین انہون نے بڑی بڑی غلطیان کین اور صدہا طرح کا اختلاف طول کر بغیر تصفیہ کرنے کے گذر گئے اور خاتمہ ان کا ایسی بے آرامی ہوا کہ ہزار ہا شکوک اور ظلمتون مین پڑ کر اکثر ان مین سے دہریئے اور طبعی اور ملحد ہو کر مرے اور فلسفہ کی کاغذون کی کشتی ان کو کنارہ تک نہ پہنچا سکی کیونکہ ایک طرف تو حب دنیا نے انہین دبائے رکھا اور دوسری طرف انہین واقعی طور پر معلوم نہ ہوا کہ آگے کیا پیش آنیوالا ہے۔ سو بڑی بیقراری کی حالت مین حق الیقین سے دور اور مہجور رہ کر اس عالم سے انہون نے سفر کیا اور اس بارہ مین ان کا آپ ہی اقرار ہے کہ ہمارا علم صانع عالم اور دوسرا دار آخرت کی نسبت من حیث الیقین نہین بلکہ من حیث ما ہو اشبہ ہے یعنی اس قسم کا ادراک ہے کہ جیسے کوئی بغیر اطلاع حقیقت حال کے یون ہی اٹکل سے ایک چیز کی نسبت کہے کہ اس چیز کی حالت کے یہی لائق ہے کہ ایسی ہو اور اصل مین نہ جانتا ہو کہ ایسی ہے یا نہین حکیمون نے جس امر کو اپنی رائے مین دیکھا کہ ایسا ہونا مناسب ہے اس کو اپنے گھر مین... تجویز کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی کہے مثلًا زید کا اس وقت ہمارے پاس آنا مناسب ہے پھر آپ ہی دل مین ٹھہرا لے کہ ضرور آتا ہوگا اور پھر سوچے کہ زید کا گھوڑے پر ہی آنا لائق ہے اور پھر تصور کرے کہ گھوڑے پر ہی آیا ہوگا ایسا ہی حکیم لوگ اٹکلو سے اپنا

مکالمہ

سیاحت کلکتہ میں مجھے ایک شیعہ مولوی سے گفتگو کا اتفاق ہوا وہ مولوی امام باڑہ ہگلی کے سرپرست اور وہاں کے پیش نماز تھے بڑے محدث اور متکلم تھے ایک دفعہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت تذکرہ ہوا جو ذیل میں دلچسپی کے لئے درج ہے بغرض تسہیل قال اقول سے تفہیم کی گئی ہے۔ (یہو ہذا)

قولہ ۔ حضرۃ عائشہ کی نسبت قرآن کریم صرف ان کو تہمت زنا سے بری ٹھیراتا ہے اور کچھ نہیں ۔

اقول ۔ پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں ۔ الطیبات للطیبین (النور)

قولہ ۔ بیشک خباثت زنا سے وہ پاک ہیں مگر بالکل طیب اور ہر قسم کے گناہ سے پاک نہیں ۔

اقول ۔ کیا آپ اس جگہ کلمہ طیبات کو مخصوص المعنی کرتے ہیں پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں (حتی یمیز الخبیث من الطیب) پھر تمہاری کتابوں میں ۔ دعاؤں میں پنجتن پاک کو بھی طیبین کر کے لکھا ہے پھر اس جگہ بھی مخصوص المعنی ہے ۔

قولہ ۔ چونکہ معاملہ افک زنا کا تھا ۔ اسلئے طیبات کہنا برائت زنا کے لئے مخصوص ہوا ۔

اقول اصل واقعہ افک کا تو پیچھے گذرا (ان الذین جاؤ بالافک عصبۃ الخ) یہاں تو خداوند عالم ایک عام معیار پیش کرتا ہے جو اپنے اصلی معنوں میں رسول خدا صلعم اور ان کی ازواج مطہرات اور مومنین معہ ان کی ازواج مومنات سبکو شامل ہے ۔ پھر آپکے خیال میں طیبات سے جزئی مخصوصی طہارت کس طرح ثابت ہوتی ہے کیا ۔ طیبون جو تذکیر کے لئے آیا ہے بالمقابل طیبات کے وہ بھی مخصوص المعنی ہوگا اور حضرت رسول کریم صلعم کی طرف اس کا اسناد بھی مخصوص ہوگا ۔

دوم ۔ الخبیثات للخبیثین بھی جزئی مخصوصی خباثت میں منحصر ہوگی ۔

سوئم ۔ اسی سورۃ میں پہلے مذکور ہو چکا ۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ الخ پھر دوبارہ ذکر کی علت کیا ہے دوسرے الفاظ میں ۔

قولہ رسول کریم صلعم تو ہر بات میں طیب تھے مگر عائشہ نہ تھی کیونکہ اس کی طہارت نہ منصوص ہے ۔ اور نہ مجمع علیہ امت ۔

اقول مولوی صاحب اس جگہ جو الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہیں وہ تو متحد المعنی ہیں یعنی ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں اور ایک ہی معنی میں موضوع ہیں صرف تذکیر و تانیث کا فرق ہے پھر ایک کو کامل طیب اور دوسرے کو جزئی طیب مراد لینا کیسے ۔ حضرت عائشہ کے تطہیر اور عصمت پر ایک یہی آیت اور دوسری آیت تطہیر اور تیسری آیت یا نساء النبی لستن کاحد من النساء نص مبین ہے اور یہاں اجماع سے بحث نہیں ہے قرآن سے بحث ہے ۔

قولہ ۔ اگر طیب ہو بھی گئی تو کیا پیچھے گناہ کیا اور مستحق دوزخ ہوئی بلکہ طہارت بھی زائل ۔

اقول ۔ وہ کیوں ۔ لہم مغفرۃ و رزق کریم جو اسی آیت کے بعد واقع ہے اس کے کیا معنے ہیں ۔ یہ کلمے تو اس کی عاقبت محمود کی خبر دیتے ہیں اور ان سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے لاغیر اور خدا نے تو طیبین کو بشارۃ جنت کا معًا وعدہ دیا ہے الذین تتوفی ہم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (نحل)

قولہ یہ بشارۃ صرف دنیا کے لئے ہے کیونکہ اس پر علی مرتضیٰ علیہ السلام نے حد جاری نہیں فرمائی حضرت صاحب الامر حد جاری کریں گے اور رزق کریم یہ کہ مفت بلا محنت تنخواہ اس کو ملتی تھی اور علی مرتضیٰ علیہ السلام نے تو حضرت عائشہ کو طلاق بھی دیدیا تھا بجائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ۔

اقول ۔ مولویصاحب آیات ذیل کے کیا معنے ہیں اولئک ہم المومنین حقا لہم مغفرۃ و رزق کریم (انفال)

لہم درجات عند ربہم و مغفرۃ و رزق کریم ۔ (انفال) لہم مغفرۃ و رزق کریم (الحج)

فبشرہ بمغفرۃ و اجر کریم (یٰس) اور نیز دیکھو تفاسیر شیعہ زیر آیات بالا دو کیا لکھتے ہیں کیا وہ مغفرۃ اور رزق کریم سے اس دنیا کا آرام مراد لیتے ہیں یا عقبیٰ اور یوم آخرت کا سب مفسرین شیعہ اس سے مراد بہشت اور نعماء خلد لیتے ہیں (عمدۃ البیان) صفحہ ۳۹۷ و ۱۰۸ پھر کیا حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت اگر کوئی آیت اسی قسم قرآن کریم میں مذکور ہو تو اس کے اور معنے ہو جاوینگے ۔ استغفر اللہ ۔ استغفر اللہ کس قدر تعصب سے دل سیاہ ہو گئے ہیں ہاں یہ تو فرمائیے کہ صاحب الامر کس طرح حد جاری کریں گے کیا کوئی قاعدہ قرآن کریم میں ایسا بھی ہے کہ گناہ ایک امام کے وقت میں صادر ہوا ۔ اور اس امام نے اس کو سزا نہ دی تو دوسرے ہزار سال کے بعد آخری امام آکر سزا دیں ۔ پھر کیا وہی امام شیعان جو عائشہ کے خوف سے فرار غار میں وہ کیسے سزا دیں گے سالیکہ سنت از بہار ش...... پیداست ۔ مولانا یہ طلاق کیسے کیا بیٹا ماں کو طلاق دے سکتا ہے ۔ اور اس قسم طلاق کا ذکر قرآن میں کہاں ہے ۔

قولہ علی مرتضیٰ سے وہ لڑائی تھی جو نفس رسول تھا اس لئے وہ مومنہ نہیں بلکہ مستحق لعنت ہے ۔

اقول ۔ اس کا جواب حسب ذیل ہے ۔

(۱) اگر حضرت عائشہ نفس رسول سے لڑائی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام ماں سے لڑا و ازواجہ امہاتہم

(۲) حضرت عائشہ بھی نفس رسول ہے (لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا الخ) اس میں حضرۃ عائشہ کو نفس مومنین کہا گیا ہے پھر رسول خدا صلعم اول المومنین ہیں حضرۃ عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی ۔ دوسری صورت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرا افراد مومنین میں داخل ہیں پھر عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی اور وہ نفس رسول ہے پس عائشہ بھی نفس رسول ہوئی (دیکھو اقلیدس کا اصل نمبر) تیسری صورت لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس عمومیت حکم میں عائشہ بھی داخل ہے ۔

(۳) نفس کا اطلاق محاورہ قرآن مجید میں خویش و اقارب ۔ قوم ۔ نزدیکی ۔ گھر والوں پر بھی آیا ہے جعل لکم من انفسکم ازواجا و لا تخرجوا انفسکم من دیارکم فسلموا علی انفسکم ۔ بعث فیہم رسولا من انفسہم ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم ۔ پھر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار ہونے میں کس کو انکار ہے ۔

(۴) بعد فیصلہ جنگ علی مرتضیٰ نے اسکو باعزاز تمام مدینہ بھیج دیا اور درحقیقت مولا مشکلکشا کا یہ فعل اور سلوک اپنی ماں سے قابل قدر ہے اور مسلمات شیعہ کے ابطال پر وجدانی عملی دلیل جس کا معقول جواب اہل تشیع کے پاس قطعًا نہیں ہاں چند طفل تسلی تاویلیں ہوں تو کیا اس فعلی دلیل نے املاک مذہب تشیع کے لئے مہر لگا دی ہے ۔

(۵) باوجود دسترس اور کامل قدرت کے علی مرتضیٰ کا طرز عمل یہ جب کہ عائشہ زندہ موجود تھی اور تمہارا سلوک یہ کہ باوجودیکہ تمہاری ماں ہے اور مومنہ ماں ہے اور فوت بھی ہو چکی پس غور کرو ۔ ایک تو مومنہ ماں پر لعنت بھیجتے ہو اور بیشک کتاب مجید نے اس کو مومنات میں داخل کر کے شمار کیا ہے الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات یہ قرآن سے مخالفت ہوئی دوسرے اتباع کا دعویٰ اور اس کے نقش قدم پر چلنا اس نے باوجود اس کے کہ حضرت عائشہ نے اس کے بالمقابل تلوار نکالی قابو پا کر عزت کی یا اقلًا اعراض کیا اور تمہارا یہ عمل کہ اس پر جو مر چکی ہے لعنت بھیجتے ہو فعل علیؑ سے مخالفت دوسری ہوئی ۔

(۶) آیت الذین یرمون المحصنات میں ایک اور پیشگوئی

خبرین

ریلوے پر نالش۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لیے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تھا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پٹرول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالباً یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فروگذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۴ ہزار روپے کی ڈگری کی گئی ہے تاہم پانچ لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۴ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پھر بیرسٹرون کی فیس مین بھی ہزارون روپے اٹھ گئے ہونگے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تھا اور پیشیان ایک درجن سے کم نہ ہونگی۔

ٹرانسوال مین طاعون۔ ٹرانسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے ۸ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیان کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوینگے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوینگے۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین ✤

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۵۲۷ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۷ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین۔

پنجاب مین دس ہزار ۴۷۱ فوتیان بمقابلہ ۱۳۴۶۴ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۰۷ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۹۷ بمقابلہ ۸۸۴۳ کے۔ ممالک وسطی مین ۴۸۰۴ بمقابلہ ۹۰۴۴ کے وسط ہندمین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے۔ راجپوتانہ مین ۱۳۳۳ بمقابلہ ۴۲۱ کے کشمیر مین ۶۵۲ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے پچھلے سال

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۷ تھی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی۔ مسٹر آر ایچ بادی لینڈ پچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تھا چنانچہ مسٹر بادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا ✤

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۸۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶۔ شاہ پور مین ۸۲۱ ✤

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۷۲ لاکھ ۹۰ ہزار نو سو روپیہ تھی۔ (عام)

تین اقوام کا اتفاق و اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہٗ نے اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلی درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے بیرن ڈسٹوبلز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کے مابین سردست جو خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہیئے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشاں ہو کر اس فرض کو ادا کرینگے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر متصور ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے ✤

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہوئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو ٹھنڈا کرنے مین بجد کوشش کرین

حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تہ دل سے اس واقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہے کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاویگی ✤

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بزور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری دھمکیان اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے ✤

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے ✤

ولاڈیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بھاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین ✤

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تھی ✤

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگولک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نہ کر سکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑے کی درستی کے لئے قومی چندہ کھلا پندرہ لاکھ

نول سیجنر زیر طبع ہے۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ۳ علاوہ محصولڈاک ✤ برادران احمدیہ سے التماس۔ سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

بھی ہے یعنی پہلی تہمت اسپر زنا کی لگائی گئی۔ اس پر بھی لعنت کی گئی اور اب تہمت دوسری شیعون نے لگائی کہ وہ مومنہ نہین ہے اس لئے انپر بھی لعنت ہے غور کرو یہ مومن اور دیگر الفاظ آیت پر فتدبر۔

اس کے بعد مولویصاحب ساکت ہو گئے درمیان آیت تطہیر پر بھی (ریذرن نے بحث کی تھی انشاء اللہ اس کو علیحدہ پھر لکھونگا یہان پر درج کرنا نہین چاہتا۔

(نذر علی از پشاور)

میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی

رپورٹ

مین البدر کے معزز ناظرین کا بہت ہی ممنون ہون جنہون نے شحنۂ ہند کی سہ ماہی رپورٹ کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے تاکیدین کین مین بلا کسی تحریک کے اس خدمت کے لئے حاضر تھا اور ہون صرف اس بات کی انتظار مین تھا کہ میری اگلی نوشتی کا میرٹھ سے کیا جواب نکلتا ہے کیونکہ مین نے تمام علمی اعتراضون کا جواب دیکر اتمام حجت کر دیا دہاکن صدائے نہ برخاست والا مضمون ہے جس سے صاف کھل گیا کہ ان لوگون کو تحقیق منظور نہین بلکہ محض تمسخر واستہزا مطلوب ہے یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانو بہ یستہزؤن۔ شحنۂ ہند کا ایڈیٹر ایک طرف حضرۃ مرزا صاحب سے اس لئے مخالفت ظاہر کرتا ہے کہ ان پر قرآن کریم کی آیات کیون نازل ہوتی ہین اور وہ کیون الہام کے مدعی ہین حالانکہ یہ دروازہ بالکل بند ہو چکا دوسری طرف خود اپنے الہام بعض آیات قرآنی ہین۔ بھلا کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ یہ کیا انصاف ہے تعجب ہے کہ شحنۂ ہند کے ناظرین ایسے بھولے ہین کہ بالکل نہین سمجھتے اور اس سے سوال نہین کرتے کہ تمپر کیون آیات قرآنی نازل ہوتی ہین۔ اور کیا وجہ ہے کہ تمہین شریک نبوت نہ ٹھیرایا جاوے پھر دوسرا اعتراض اسکا یہ ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب پیشگوئی کرنیسے عالم الغیب ہونیکا دعوی کرتے ہین حالانکہ یہ خود بھی پیشگوئی کرتا ہے اور بہت بڑے زور سے۔ چنانچہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے ضمیمے مین لکھا ہے "ہم پھر علی الاعلان پیشگوئی کرتے ہین کہ مقدمات متذکرہ حسب مراد فیصل نہ ہون گے۔" اس کا کذب کچھ تو ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ آئندہ بفضلہ تعالے ہو جاویگا مگر یہ پیشگوئی کیسی؟ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ ۸ دسمبر کے پرچے مین لکھتا ہے کہ ہم کو تو غیب دانی اور پیشگوئی کا دعوی نہین ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر پیشگوئی کیون کرتے ہو؟ پھر ایک اور افترا کیا ہے اور بہتان باندھتے ہوئے مطلق خدا کا خوف نہین کیا "مرزاجی ہر سال پیشگوئی کرتے ہین کہ ضمیمہ بند ہو جاویگا" لاحول ولا قوۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا ضرورت ہے کہ ضمیمہ کے لئے پیشگوئی کرین یا اس کے بند ہو جانے کی دعا کرین وہ اس سید المعصومین خاتم الخلفاء کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے ہان اگر کچھ نقصان کرتا ہے تو اپنا ہی مین جہان تک مجھے علم ہے کہہ سکتا ہون کہ حضرۃ مرزا صاحب کی محفل مبارک مین تو ضمیمہ کا کبھی ذکر بھی نہین ہوا بلکہ ہم احمدی تو ضمیمہ کے جاری رہنے پر خوش ہین۔ کیونکہ اس سے فریقین کے اخلاق کا موازنہ کرنیکا موقعہ حق جو طبائع کو ملتا ہے جب تک رات نہو۔ دن کی کیا قدر ہو سکتی ہے ہماری احمدی بھائی جہان ضمیمہ آتا ہو وہان ضرور البدر کا پرچہ پہونچانے کی کوشش بھی کیا کرین تاکہ ان کو معلوم ہو کہ تقوی اور احسان کی راہون پر قدم مارنے والی .... کونسی جماعت ہے کیونکہ برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس مین ہو مگر افسوس تو یہ ہے کہ شحنۂ ہند اس کی پیش بندی پہلے ہی کر رہا ہے وہ نصیحت کیا کرتا ہے کہ دیکھو مرزائیون سے وفات مسیح کے متعلق بحث مت کرنا یہ صرف اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ کوئی شخص احمدیون سے اس بحث مین جیت نہین سکتا اب اس نے یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ مرزائیون سے ملاقات نہ رکھین اور جو کچھ پوچھنا ہو اپنے علماء سے پوچھین۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ شاید ہمارا اپول نہ ظاہر ہو۔ مگر کیا وہ باوجود اس قدر بندشون کے سعید روحون کو مسیح موعود کے آستانے پر گرنے سے روک سکتا ہے ہرگز نہین واللہ متم نورہ الجنس یمیل الی الجنس شحنۂ ہند کو بعض نامہ نگار بھی ایسے ہی ملے ہین جو کہ تمسخر واستہزا اور گالیان دینے مین اپنا مد مقابل نہین رکھتے اور واقعی ہم ان کے مقابلے مین ہار مان لینے کو طیار ہین۔ یکم فروری کے ضمیمے مین دو نظمین چھپی ہین ان مین تہذیب کا خون کرنے مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا گیا افسوس کہ مین اس کا ایک شعر بھی نقل نہین کر سکتا۔ کیا یہی شیوہ ایمانداری و اتقا ہے! کیا یہی حیا وشرم کا تقاضا ہے استغفر اللہ۔!

شحنۂ ہند کے ایڈیٹر مدعی تو ہین مجدد السنۃ مشرقیہ ہونے کے! مگر یہ نہین بتاتے کہ آپکے ظہور کی خبر کونسی حدیث مین تھی! یا خود ساختہ خطاب ہے زیادہ سے زیادہ آپ کوئی قدرت دکھا کر موجد بن سکتے تھے! نہ کہ مجدد اور پھر السنۃ مشرقیہ کی بھی ایک ہی کہی خواہ پوری طور سے فارسی وعربی کے محاورات جدیدہ سے کبھی آگاہ نہ ہون۔ حضور والا نے ایک کتاب پر ریویو لکھا ہے۔ کتاب تو جس پایہ کی ہے وہ مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کے مولف کو عبارت لکھنے کا بھی سلیقہ نہین۔ اور خود ہی اپنی تردید آپ کرتے ہین مگر آپ پر علم وفضیلت کے مدعی اور کہتے ہین دیکھا تم نے کیسا دندان شکن جواب دیا ہمارے میرٹھی بھائی اس کتاب کو دیکھکر ضرور ہنستے ہون گے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم کے معنے خلاصۃ التفاسیر سے لکھا ہے پھر جب وفات دی تو نے مجھے تھا تو محافظ ان پر پھر آگے چل کے لکھتا ہے یعنی جب تو نے مجھے آسمان پر بلا لیا تو پھر تو ہی نگہبان تھا۔ اتنا خیال نہین کیا وفات کے معنے آسمان پر بلانے کے ہین؟ اس کا ریویو پڑھئے تمہارے یا من انزل علینا الخ اور پھر اگلا فقرہ ہے و نصلے علی من ارسل الینا۔ تقابل کا خیال کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ خدا پر درود پڑھنے شروع کر دیا ہے اور پھر اس کے ساتھ النبی الامی کا شوشہ جس کی صفت ہے حسنہ الصبیح۔ اب تقاضائے بلاغت تو یہ تھا کہ نبی کرامی کہا تو اس کے علم وعرفان کا ذکر کرتا۔ مگر نہین قافیئے کی رعایت کا خیال ایسا دوڑا کہ حسن کی تعریف بے موقعہ لے دوڑی۔ اس کے بعد پھر خدا کی صفت شروع کر دی ہے سیدنا ابن مریم المسیح حالانکہ اپنے رسول کریم صلعم کے ساتھ سیدنا لکھنا ضروری نہین سمجھا نجی من القتل والصلب القبیح۔ گویا قتل تو بہتر تھا صلب قبیح .... تھا۔ یا محض رعایت سجع فرحنا لک کیون نہ ہو آخر بڑے دور سے مسافت طے کرکے جو آئے ہین بینت بناءً رفیعا الذی بازاء عمولتہ وجبروتہ بناء کی صفت صولت وجبروت سے ایجاد شدہ سے کم نہین۔ تزلزلت وانفصمہ دیاراً یہ دیاراً جمع معنے وارد۔ کیا لازم فعل کا بھی مفعول ہوتا ہے۔ پھر کاتب عبارت المبیت لکھا ہے یہ ضمیر راجع ہے دیار کی طرف جو واری جمع ہے سبحان اللہ۔ الحمد لتشبعا یہ تشبیعا بھی عبارت کی صفت ہے سچا فرمایا پھر لکھتے ہین وسنت خاتم المرسلین الذین شانہ لا نبی بعدی یہ الذین بھی برمحل فرمایا خیر یہ ایک سرسری نظر ہے باوجود اپنی ہمہ دانی ادعائے مجددیت ہے ہم انشاء اللہ تعالی اب پھر ضمیمہ کے جواب کا سلسلہ شروع کرنے والے ہین۔

(احمدی گجراتی)

نوٹ۔ چونکہ خاکسار ایڈیٹر ایک ضروری کام کے لئے قریب ایک ہفتہ کے قادیان سے باہر رہا ہے اس لئے اخبار ۸ صفحہ پر ملا کی

خبرین

ریلوے پر نالش ۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تہا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔ اس سے رتی لال کے گہر بار کا گویا کہ ستیاناس ہوگیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچہہ قصور نہین تہا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پٹرول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالبًا یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فرد گذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۳ ہزار روپیہ کی ڈگری کی گئی ہے پانچ لاکہہ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۳ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر ارڈلی نارٹن صاحب نے بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پہر بیرسٹرون کی فیس مین بہی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تہا اور پیشیان ایکدرجن سے کم نہ ہون گی +

ٹرنسوال مین طاعون ۔ ٹرنسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بہی اس کی واردا تین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بہی جان بحق ہورہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چہوڑ کر دوسری جگہ آباد ہورہے ہین نئی بستی شہر سے ۱۲ میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیون کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوین گے اس سے طاعون کے ذرات بہی امید کہ معدوم ہوجاوین گے۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہوگئے ہین +

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۲۷ فوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۵ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین ۔

پنجاب مین دس ہزار ۱۷۲۳ فوتیان بمقابلہ ۱۳۴۶۴ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۰۰ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۴۹۷ بمقابلہ ۸۸ ۳۴ کے۔ ممالک وسطی مین ۴۸۰۴ بمقابلہ ۹۰ ۲۲ کے وسط ہندوستان مین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۵۵ ۹ کے۔ راجپوتانہ مین ۱۳۳۳ بمقابلہ ۹۲۱ کے کشمیر مین ۶ ۵۲ بمقابلہ ۵۰۴ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۵ ۹۲ کے۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے پچہلے سال

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تہی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی شاخ یتیم خانہ کے لئے چہہ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی۔ مسٹر آر ایچ بادی لینڈ پچہلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کرکے اس کی امداد کے لئے چہہ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تہا چنانچہ مسٹر بادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی ۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہوگئے بمبئی مین چندہ دستگیری کھلا +

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین۔

گورداسپور مین پچہلے ہفتہ ۱۱۰۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ - شاہ پور مین ۸۲۱ +

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲ لاکہہ ۹۰ ہزار نوسو روپیہ تہی۔

(عام)

تین اقوام کا اتفاق یا اتحاد

جنگ روس وجاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہٗ اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلیٰ درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح الشان نے بیرن ڈسٹوبلز صاحب کے ساتھہ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کے مابین سر دست جو خرابی واقع ہورہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہئے کہ متفق ہوکر اسکو گہٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پبلک کے ہاتہہ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گہٹا اور بڑہا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بہی شامل ہے تہہ دل کوشان ہوکر اس فرض کو ادا کرین گے دوران کلام مین آپنے روس وجاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتہہ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر منصور ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے +

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہوئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہوسکے اس آگ کو ٹھنڈا کرین ہمین بجد کوشش کرین

حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تہ دل سے اس وقعت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہو کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہوجاوےگی +

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بزور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کماحقہٗ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی کی ہے ۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری تحریکون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سررشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چہڑ جانے پر تہ دل سے اظہار رنج وافسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہو کہ یہ لڑائی جلد ختم ہوجاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جاسکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے +

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص ننگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے +

ولاڈیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بہاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین +

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پہر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہوگئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہوگیا۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تہی +

....۸ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوڈاک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نکرسکا اس مین سے تین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑہ کی مرمت کے لئے قومی چندہ کھلا چندہ لاکہہ...

قول صحیح زیر طبع ہے۔ سر الشہادتین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ار علاوہ محصولڈاک + برادران احمدیہ سے التماس ۔ سید عبدالمجید صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

فہرست مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جنہوں نے طاعون کے سبب سے بذریعہ خطوط بیعت کی

ساکن محلہ معماران شہر سیالکوٹ
شاہ بیگم زوجہ دیوان شاہ صاحب
زینب بی بی والدہ ״ ״
رضیہ بیگم دختر ״ ״
رقیہ بیگم دختر ״ ״
محمد بی بی زوجہ چراغ سید بخت آور
دختر چراغ سید
محمد نوید ولد چراغ شاہ
علی جعفر ولد چراغ شاہ
نذیر بیگم دختر چراغ شاہ
جنت بی بی زوجہ خیر علی شاہ احمدی

ساکن گھنو کے ضلع سیالکوٹ
میاں عطردین ولد الہی بخش
محمد دین ولد احمد
تھا ولد کریم بخش
علی محمد ״ ״
غلام محمد نتھے خان
شہاب الدین ولد بہولا
محمد دین ولد اللہ دتا
محمد خان ولد فتح محمد
اہلیہ کرم الہی ولد علی محمد ساکن قلعہ صوبا سنگھ
عمرالدین ولد قادر بخش ״ ״
اللہ رکھا ولد غلام کشمیری ״ ״
عبدالحق ״ غلام محمد ״ ״
اللہ دتا ولد جواہر گھٹیالیاں
مولاداد ولد شاہ محمد سکنہ بہوڑی
الہ بخش ولد جیون ساکن گھنوکے
دولو ״ بوڑا ״ ״
کریم بخش ״ محکم الدین ״ ״
نبی بخش ״ بوٹا ״ ״
امام الدین ״ الہی بخش ״ ״
محمد بی بی بنت دولو جٹ ״ ״
سہاگن زوجہ شمس الدین ״ ״

سردار ولد دولو ساکن گھنوکے
سربلند ״ جلال الدین ״
شہاب الدین فضل ״
غلام محمد ״ حاکم ״
شاہ ب ولد بہولا ״
چوغطہ عمر بخش ״
وزیرا ولد ״ ״
پیراندتا ولد رحیم بخش ״
پیراندتا ولد جیون
حافظ صوبا ولد فضل دین ״
خیرالدین صاحب ״
شادی ولد رو گا ״
بوٹا ولد تھا ״
نواب الدین ولد علم الدین
علی گوہر ولد سردار
اتنا ״ احمد یار
میاں فضل دین ولد دتا
الہی بخش ولد فضل دین ״
محمود ولد ٹپا - دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
علی گوہر ولد نگل تونڈی
نبی بخش ولد دولو بہنی
لارو ولد نادر سنام
بدرالدین مالیر کوٹلہ
شیرو بہنی
قادر دین سندہی غلکا
نواب ولد کیسر
کبیر خان
فتح دین
جانی شاہ پور وسوبا
علی محمد ولد لیکھ اٹھوال گورداسپور
عبدالجلیل ولد قدرت خان قادیان
اہلیہ اللہ دتا اریالہ جنگو جہلم
محمد دین ولد قادر بخش سنگوئی

عبدالکریم ولد میاں محمد دین چکوال
برکت علی نتھو غلام نبی
امام الدین ولد خدا یار باسی والہ سیالکوٹ
جمال الدین رسیرامین پور
محمد حسین ولد محمد غفرت ترپی
فضل داد ولد ولایتا
عبدالسلام مہارپور
محمد سالم امیری ضلع منٹگمری
اللہ دتا ولد مراد بخش ڈہیولن سیالکوٹ
امام الدین
ماہیا

فضل دین ولد تھا سائر
محمد دین فضل دین
احمد دین ولد محمد رمضان ״
ضلع سیالکوٹ

[illegible]

نقل چٹھی جو ایک فوجی افسر صاحب کی طرف سے مرحوم رحمت علی صاحب کو ان کے حسن خدمات کے اعتراف میں لکھی گئی تھی

Camp Burao
6th Aug. '03

Hospital Assistant Rahmat Ali served with the Punjab Mounted Infantry from Nov. '02 to July 1903 and I have great pleasure in acknowledging his services. He has given every satisfaction. His tact has endeared him to the men and we officers have always had the highest opinion of him and we are sorry to lose him.

He has had a long time knocking about in these parts and deserved a well-earned rest. He is anxious to get Civil appointment, and I trust will succeed and I confidently recommend him to His Majesty's Consul-General

(Sd) G. W. Rawlins
late Comdt. P. M. I.

True Copy
Mumtaz Ali Khan
B/69 Native Field Hospital
2nd. Brigade
Somali Land Fd. Force.
Via Aden & Berbera.

ترجمہ

کیمپ بوراؤ
۱۶ اگست ۱۹۰۳ء

رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری کے ساتھ نومبر ۱۹۰۲ء سے جولائی ۱۹۰۳ء تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے اس کی خدمات کا اعتراف کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے وہ ہر طرح سے اپنے کام میں قابل قدر تسلی اور تشفی دکھا چکا ہے اور اس کے پیشہ اور سلوک نے تمام آدمیوں کو گرویدہ بنا لیا ہے اور ہم افسرین اس کی نسبت ایک اعلیٰ حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کی علیحدگی پر متاسف ہیں ٭

وہ عرصہ دراز سے ان اطراف میں مختلف جگہ کام کرتا رہا ہے اور وہ مستحق ہے کہ اس کو وہ آرام دیا جاوے جس کو اس نے بڑی محنت سے کمایا ہے وہ کسی سول ملازمت کا اب خواہشمند ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاوے گا اور میں بڑے وثوق سے اعلیٰ حضور قیصر ہند کے کونسل جنرل کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔

دستخط۔ جی۔ ڈبلیو۔ رالنس
مینیجر
سابق کمانڈنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہو اور تسیرا کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب دلمت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی ... اور نیز اور بھی ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل و برٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات انہین درج ہین انپر مشق کرنیسے انسان محنت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور انکی ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنیوالون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان اور زمین قلابے ملادئے ہین اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول ۔ یہ جواب ہاکلہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضون کا جواب اس مین دیا گیا ہے اور ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جھاد ۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ موسوم کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ جسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود عم کا ثبوت صحف سابقہ ہے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار ۔

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔

کاسر صلیب پنجابی مصنف مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ر

نظم برائے مستورات بطرز کاسر صلیب مصنفہ ایضاً

ردست سائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجر ونکو

سر الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود عم کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ ...

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عجیب خزانہ ہے ۲۰×۲۶ کی تقطیع پر ... ہوا ہے قیمت صرف ... دفتر البدر سے ملسکتا ہے ...

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ... کارڈ سائز پر ... کیبنٹ سائز ... خریدار کو ...

مذکورہ بالا اشتہار کو حوالہ سے ترتیب درخواستین بنام محمد افضل ایڈیٹر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ہفتہ میں ... شامل ہے ... صفحہ صرف اشتہارات کے لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی ... لیکن وہ آئندہ نمبر ... مین وضع کر لئے جاتے ہین

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات طیبہ الوسیع ایک ہفتہ کے ... سے ... آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ علماء ... معرفت کے ... مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد ... قرآن کی ... اور دوسرے ... مذاہب باطلہ اور ... البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ...... اور ... وغیرہ ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی ... ہین ... پوری دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بر وقت اشاعت کی ذمہ واری کسی قسم کی ساتھ کارخانہ ذمہ نہین لیتا ۔

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہو کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہین ۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح مین اخبار پہنچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے ۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند روز پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتا بدلنا ہو وہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ وار نہین ۔

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ... پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمت ... برٹش فارن ... ہندوستان کے باہر ... جو خریدار ... ماہ بعد ادائیگی قیمت ۔

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی نے کمال محنت کے ساتھ ... فرماکر ... حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو ... حضرۃ مسیح الزمان ... اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہین نہایت عمدہ ... تین زبان سے قرآن کا ... خوب بیان کیا ... حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام ... بعض جگہ اصلاح بھی کی ... یہ چھپکر طیار ہے ... خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر نصف قیمت ... کے ٹکٹ آنے پر ... ارسال کی جاتی ہے ۔ بلا جلد ہے مجلد ... پارہ الم کی قیمت ۶ ۔ پارہ عم ۲ر **المشتہر** خاکسار **فتح محمد خان** منیجر مطبع عزیزی مقام ... اور ... ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر مین ۔

نیو دیزائن کے ست ناظرین ہمارے یہان میناکاری کوفت گری کا کام کرتے قمیض کے ست بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے ... بازار کے ست بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر ... کافی ہین **نمبر ۱** ... نام ... سنہری قیمت ... **نمبر ۲** ... نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ... **نمبر ۳** ... نام بھی چاندی کا ... قیمت ... انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ... کے آنے پر ... بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ... جی ۔ ایم کمپنی گوجرات پنجاب ۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ... دوائی ... انگریزی و مصری ... ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم ... ہر طرح کی دیسی و انگریزی ... کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر گیس لیمپ ... کمربند ... ہر طرح ... ادھا کاندار ... انگریزی کا ور پنجابی ولودیانہ و ہندوستانی ... مرادآبادی ... زنانہ و مردانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم ... ہر قسم ... دوائی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو ۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی ایجنٹ کوتاجنا ... بازار ... گیٹ آکولہ صوبہ برار

الوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما تری من دلہ

البدر

چہ گویم بالو گر آئی چہا در قادیان بینی | و وا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداران کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی شان کی تکمیل اور ذمہ داری کو ملحوظ رکھ کر اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت ، اشاعت بہت قلیل اور شان ناتکمیل ہے اور کام کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرگرم کوشش کریں اور مطلوب تعداد کو پورا کر کے کام کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفیٰ ما را امام و مقتدا / اندرین دین آمده از مادریم

هم برین از دار دنیا بگذریم / آن کتاب حق که قرآن نام اوست / باده عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد هست نام / دامن پاکش بدست ما مدام / مهر او باشیر شد اندر بدن

جان شد و با جان بدر خواهد شدن / هست او خیر الرسل خیر الانام / هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست / زو شده سیراب سیرابے که هست / آنچه ما را وحی و ایمائے بود

آن نه از خود از همان جائے بود / ما ازو یابیم هر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال

مقتدائے قول او در جان ماست / هرچه زو ثابت شود ایمان ماست / از ملائک و از خبرهائے معاد

هرچه گفت آن مرسل رب العباد / آن همه از حضرت احدیت است / منکران مستحق لعنت است

معجزات او همه نزد راست / منکر آن مورد لعن خداست / معجزات انبیاء سابقین

آنچه در قرآن بیانش بالیقین / بر همه از جان و دل ایمان ماست / هر که انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میری گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک کچھ چودہ سال ہوئے ہین جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے پورے معنوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تذکرہ بردن سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید رضی کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادران سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر قادیان ارسال کریں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو بسنی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاویگا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(راقم افضل)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر

سے ایک ماہ کے لئے فیروزپور تبدیل ہوئے۔ آئے دن کی تبدیلی اگرچہ موجب تکالیف بھی ہوتی ہے مگر امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اسے اپنے لئے ثواب کا ایک بڑا ذریعہ تصور فرمائیں گے گذشتہ ایام میں جبکہ خاکسار ایڈیٹر لاہور میں تھا اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو آپ نے بعض معترضین کے اس اعتراض پر کہ شیطان کے خارجی وجود کا ثبوت کیا ہے ایک بہت ہی قابل قدر اور لطیف خیال کا اظہار فرمایا جسے عنقریب احمدی احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم کے ہی ذریعہ سے البدر کے کالموں میں ملاحظہ فرماوینگے۔

طاعون کا علاج تو ہمات نہیں

آج کل تحصیل بھیرہ میں عام طور پر طاعون کا زور شور ہے جاہل لوگ بوجہ جہالت کے غیر مشروع کاموں میں لگے ہیں۔ رہا کرتے ہیں اور قبروں پر جانا اور رات کو آہ وزاری کرنا اور اپنے جاہل پیروں سے قسم قسم کے دم جھوہ کرانا تو ان کے نزدیک ایک جائز بلکہ واجب طریق ہے مگر تعجب ان علماء پر ہے جو علاوہ صوفی ہونے کے اہل شرع اور مولویت کا بھی دعویٰ رکھتے ہیں وہ بھی اس آفت آسمانی سے رہائی پانے کے واسطے کئی ایک جاہلانہ کام کر رہے ہیں کہ جنہیں ایک سلیم الفطرت انسان کا لیشہ ہی برابر بھی اعتقاد نہیں لا سکتا یہاں موضع چاوہ میں بھی بمشورہ چند مولویان پہلے تو عام لوگوں اور معصوم بچوں کو کئی منتر سکھوائے گئے جن کا یہاں بیان کرنا موجب طوالت و حرج ہے۔ پھر کئی ایک اسی قسم کے تعویذ منگوا کر لوگوں کے گلے میں لٹکائے گئے۔ اب چوتھے دن سے ایک نرالی قسم کا عمل شروع ہے وہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کو نقارے سے باندھکر مسجد کی چھت پر رکھکر دن رات لگاتار باوضو ہونے کی حالت میں بجاتے رہتے ہیں اور اس بات کی سخت پابندی ہے کہ بالکل آواز میں وقفہ نہ پڑے اگلے دن ایک ڈنکا چوک گیا تھا۔ جس کا فدیہ قرار پایا کہ بجائے تین دن بجانے کے چار دن تک بجایا جاوے۔ چنانچہ ایک دوسرا نقارہ بھی طیار کر کے رکھا گیا ہے تاکہ اگر یہ پھٹ جاوے تو جھٹ دوسرے کو لٹکنے لگ جاویں کئی آدمی اس کام پر تعینات کئے گئے ہیں جو کہ نوبت بہ نوبت اس کار خیر کو سرانجام دیتے ہیں ابھی تک تو مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ واللہ معاملہ ہو رہا ہے اور یہ نقارہ کوچ کا نقارہ بنا ہوا ہے

دیکھئے آگے ہوتا ہے کیا

بھلا یہ عذاب الٰہی چھوہ منتر کرنے سے کسطرح ٹل سکتا ہر مرض کا علاج ہمیشہ ازالہ سبب ہوا کرتا ہے تو پھر جبکہ اس مرض کا سبب توہین و تحقیر مامور من اللہ ہے تو پھر یہ مرض مکڑی کی طرح نقارے کے خوف سے کیونکر بھاگ جاویگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو چشم بصیرت عطا فرماوے آمین

محمد عید العبد احمدی از چاوہ

احیاء السنہ لاہور ۳۱ مارچ میں

جو بدزبانی و سب وشتم و استہزاء جعفر زٹلی نے حضرت مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی نسبت شائع کرائے تھے اگر ایڈیٹر پیسہ اخبار کا حضرت مرزا صاحب کی نسبت حسن ظن تھا تو بلحاظ انسانیت و جنسیت اخبار میں نہ درج کرنا تو اچھا تھا ایسی تحریرات جن میں انسانیت و جنسیت کا بھی لحاظ نہ ہو۔۔۔کوئی شریف انسان دیکھکر خوش نہیں ہوتا بلکہ دکھتا ہے۔ لفظ احیاء السنہ دیکھکر اخبار کی وقعت بڑی دل میں تھی اور اس کی بہبودی کے لئے ہمیں کچھ ایسا اچھا خیال تھا مگر اب جعفر زٹلی کی بدزبانی دیکھکر وہ خیال کالعدم ہو گیا ایسی بیہودہ تحریرات کی اشاعت اخبارات کو نقصان پہنچاتی اور وقعت کو گھٹاتی ہیں کیا لفظ اسلام اور احیاء السنہ نام اس قسم کی تحریرات و اشاعت کے مانع نہیں؟ کیا اس قسم کی سب وشتم و استہزاء محمد رسول اللہ صلعم کی سنت کو زندہ کرنے کے مصداق ہوتے ہیں یا امامت کا باعث ہوتی ہیں اسلام میں استہزاء اور ٹھٹھا و مخول کرنا انسانوں کی تحریرات سے الگ ہو کر قرآن کریم و احادیث نبویہ کی

توسیع اشاعت

(۱) مرحوم رحمت علی صاحب کی یادگار میں ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب نے ایک اخبار اپنے خرچ پر کسی کے نام جاری کروانا چاہا تھا جو کہ ملک اودھ میں ایک دوست عبدالسلام کے نام ان کی درخواست پر جاری کر دیا گیا ہے ہمارے دیگر معزز احباب بھی ڈاکٹر صاحب کی تاسی کرو اسوہ پر عمل درآمد فرماویں کیونکہ اکثر مفت خریداروں کی درخواستیں دفتر میں آتی رہتی ہیں اگر ان کی طرف سے اجازت ہوگی تو درخواست کنندہ کے نام اخبار جاری کر دیا جاویگا جس کا ثواب حسب مراتب اخلاص مخلص دوستوں کو ملتا رہیگا +

(۲) مکرمی الٰہی بخش صاحب کوٹ لکھپلانہ۔ مکرمی فتح حسین خان صاحب کوئٹہ مکرمی الٰہی بخش صاحب ڈاکٹر راولپنڈی ایک ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں خدا ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرماوے آمین

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق تک ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار اور روٹی اور پوشاک اسکو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

اذ سٹھا واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و بار محمد خان از مقام پاڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی دوست مقیم کرنال محکمہ انجینیری کے کاروبار و اوورسیری سے واقف ہیں اپنے احمدی احباب سے جو کہ محکمہ انجینیری سے تعلق رکھتے ہیں ملتمس ہیں کہ اگر کوئی پوسٹ ان کے کارخانوں یا محکمہ میں ہو تو معرفت دفتر البدر ان کو اطلاع دیکر عند اللہ اجر حاصل کریں +

وفات

منشی عبدالغنی خان افسر فراشخانہ پٹیالہ کی والدہ ۱۲ محرم ۱۳۲۶ ہجری کو فوت ہو گئی ہیں جماعت احمدیہ سے ان کی نماز جنازہ اور دعا مغفرت کی درخواست کرتے ہیں مرحومہ اقدس کی بیعت میں تھیں +

مولوی محمد یمین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب راجہ عطا محمد صاحب رئیس پاڑی پور کشمیر فوت ہو گئے ہیں اس لئے سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ان کا جنازہ

ملفوظات حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

(جو کہ آپ نے مارچ کے آخر نصف حصہ میں فرمائے)

صبر اور تقوٰے کے نتائج اگر دیکھنے ہوں تو سورۂ یوسف کو غور سے مطالعہ کرو کہ جسے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا آخر کار خدا نے اسے تخت پر بٹھا دیا۔

گناہ کی طاعون اور علاج اس وقت جبکہ بدی کمال انتشار پر ہے اور اس کی ہوا ہی چلی ہوئی ہے اس سے الگ ہونا بھی ایک مرد کا کام ہے ہر ایک میں یہ طاقت نہیں کہ جوانمردی سے اس سے الگ ہو جاوے۔ جب انسان ہر کس و ناکس کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے قلب پر پڑتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سب دنیا جو ایسا کرتی ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں اس لئے بدی کی طرف میلان ہو جاتا ہے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی یہ آنکھ کھلے اور وہ بدی کو بدی جان کر الگ ہو

اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے خاص فضل کے نجات نہیں اسیطرح گناہ کی طاعون ہے اور اس کے بچنے کے لئے بھی خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ جیسے جسمانی حالت اور قوٰے میں دیکھا جاتا ہے کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی۔ یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خاص گناہوں کے ترک پر تو قادر ہوتے ہیں اور دوسرے گناہوں کے ترک میں کمزور پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی

سنت الٰہی یہی ہے کہ ابتدا کا فروں کی ہوتی چلی آئی ہے اور انجام کار متقی فریق کامیاب ہوتا رہا ہے

صحابہ کرام کی مراتب شناسی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب پر گفتگو ہوتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ثلاثہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو

ثلاثہ سے ہی بنا ہے۔ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں۔ مگر ان کی کارروائیوں سے کسیطرح صدیق اکبر رضی کی خفت نہیں ہو سکتی کیونکہ کامیابی کی ہڈی (بنیاد) تو صدیق اکبر نے ہی جمائی تھی اور عظیم الشان فتنہ کو انہوں نے ہی فرو کیا تھا ایسے وقت میں جن مشکلات کا سامنا حضرۃ ابوبکر رض کو پڑا وہ حضرۃ عمر رض کو ہرگز نہیں پڑا پس صدیق نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمر نے فتوحات کا

دروازہ کھولا۔

آخر عمر میں ایمان سلامت لے جانے کے لئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شئے کی۔ استغفار بہت کرنی چاہئے اور نماز میں اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔

اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے۔

تقریر بعد بیعت ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء

چند ایک احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدس کے قریب بیٹھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ حضرت اقدس ع نے قادیانی احباب کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو جگہ دو۔ نئے آدمیوں کی تو خدا تعالیٰ نے ازل ہی سے سفارش کر رکھی ہے جیسے براہین میں یہ الہام موجود ہے کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آویں گے تو ان سے تنگ دل نہ ہونا (یہ الہام عربی میں ہے)

بعد ازاں چند احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے ذیل کی تقریر ایک شخص کے سوال پر فرمائی جس نے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ فرمایا۔

کہ استقامت من خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے۔ لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو۔ استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اسے پورے طور پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نبھانا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری

باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ۔ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اپنے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاوینگے یا ان کو چور لیجا دیں گے ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت

کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا جب باسی ہو۔ یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اسیطرح ریا۔ عجب۔ تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔ پھر اس میں اس کا کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جسکا نام عجب ہے "خلق الانسان ضعیفا" (یعنے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) اور اس میں بلذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود نہ عطا فرماوے اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب تو اے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ ورنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

بیعت تو بہ اور بیعت تسلیم جو تم نے آج کی ہے اور اس میں جو اقرار کیا ہے اُسے سچے دل سے بہت مضبوط پکڑو اور پختہ عہد کرو کہ مرتے دم تک تم اس پر قائم رہو گے سمجھ لو کہ آج ہم نفس کی خود رویوں سے باہر آ گئے ہیں اور جو جو ہدایت ہو گی اس پر عمل کرتے رہیں گے ہم کوئی نئی ہدایت یا نیا دین یا نیا عمل نہیں لائے۔ ہدایت بھی وہی ہے دین بھی وہی ہے عمل بھی وہی ہے جو آنحضرت صلعم دے گئے ہیں۔ کوئی نیا کلمہ تم کو تلقین نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی نیا خاتم النبیین بنایا جاتا ہے ہاں اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب نئی بات کوئی نہیں تو پھر فرق کیا ہوا۔ اور یہ ایک جماعت کیوں طیار ہو رہی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے جو ارادہ کیا تھا کہ وہ ایک **مسیح موعود بنا کر بھیجے گا** اور وہ اس وقت آویگا جب کہ دنیا سخت تاریکی میں ہو گی ہر طرف سے کفر کے حملے ہوں گے اسلام کو ہر ایک پہلو سے نقصان پہنچانے کی کوشش ہو گی تو اس کے آنے کے دو فائدے ہوں گے۔ ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اسلام بدعات سے پورا حصہ لے چکا ہے۔ ہر ایک بدعت (تیسری)

(ریویو آف ریلیجنز بجائے ۲۰ اپریل کے ایک ہفتہ دیر سے شائع ہو گا)

صدی کی (ہجری) سے شروع ہو کر چودہوین صدی تک کمال کو پہنچ گئی اور پوری جہالت صورت پیدا ہو گئی ہے حدیثین بلند آواز سے اس زمانہ کی نسبت خبر دے رہی ہین جیسے ایک حمل کی مدت نو ماہ ہوتی ہے اس مناسبت سے تیسری صدی کے بعد جیسے نو صد سال گذر گئے تو خدا نے ایک مامور کو مبعوث کیا کہ ان بدعات اور مفاسد کو دور کرے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق لیسو منی ولست منہم کے مصداق ہو گئے تھے اور اسلام کا صرف نام ہی نام ان کی زبانوں پر رہ گیا تھا جیسے ایک باغ کے عمدہ عمدہ بوٹوں کو دوسرے خراب بوٹے اور گھاس وغیرہ پیدا ہو کر دبا لیتے ہین ایسے ہی ردی گھاس اور بوٹے اسلام کے باغ مین ہو گئے تھے اور اس کا حقیقی نشو و نما اور آب و تاب بالکل جاتی رہی تھی۔ مکار درویش۔ گدی نشین۔ اور فقیر وغیرہ اسی ردی گھاس کی طرح ہین جو کہ برائے نام تو مسلمان ہین لیکن اصل مین دشمن اسلام ہین خود ان کا قول تھا کہ مسیح اور مہدی چودہوین صدی کے سر پر ہوگا وہ پورا ہو گیا پھر طاعون بھی نشان تھا وہ بھی پورا ہو گیا نئی سواری جیسے ریل کہتے ہین یہ بھی نشانی تھی جو کہ چلتی دیکھتے ہو۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی ماہ رمضان مین ہو گیا۔

ایک بڑی بدعت جس کی مثال چار لوروں مین سی ہاتھی کی مثال ہے یہ پڑ گئی تھی کہ نصاریٰ کا زور ہو گیا اور اسلام پر حملے شروع ہوئے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان مرتد ہو چکے۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اسلام کے قادر مطلق خدا کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان اور بہت کو خدا مانا جاوے کیا کسی کی عقل و فکر مین یہ بات آ سکتی تھی؟ مگر تاہم لوگ اس دھوکہ مین آ گئے اس کا باعث عیسائیون کی شرارت ہی نہین بلکہ مسلمانوں نے بھی ایک بڑا حصہ اس کا اس طرح سے لیا ہوا ہے کہ مسیح کو تو آسمان پر زندہ مانا اور آنحضرت صلعم کو .... زیر زمین دفن شدہ تسلیم کیا اور اس طرح سے گویا ایک پہلو دربات مین یہ خود عیسائیوں کی مدد کر رہے ہین اور ان کا ایک دست بازو بنے ہوئے ہین اول تو قرآن شریف کے برخلاف ایک بات کرتے ہین اور پھر وہ بات جس سے عیسائیوں کو تقویت ہو قرآن شریف پیش کرتے ہین کہ اس بیزرا اس کو آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے حالانکہ قرآن شریف تو بڑے زور سے اس کی وفات ثابت کرتا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب اور قد خلت من قبله الرسل اور الم نجعل الارض کفاتا وغیرہ بہت سی آیات ہین جن سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ پھر کہتے ہیں ایک اور بات کہتے ہین کہ صرف مسیح اور اس کی ماں ہی مس شیطان سے پاک ہین یہ اصل مین آنحضرت صلعم کو گالی دینی ہے کہ ایک بنی اسرائیل کی عورت مریم تو مس شیطان سے پاک ہو اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک نہ ہوں اگر

یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین ہوتے اور یہ بات کہتے تو پھر دیکھتے کہ اس بے ادبی کی کیا سزا پاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی ماں مریم پر یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح کو وہ کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ کہتے تھے۔ قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق مین زانیہ کے بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مس شیطان سے پاک کہا اگر ایک محلہ مین صرف ایک عورت کا تبریہ کیا جاوے اور اس کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بدکار نہین ہے تو اس سے یہ التزام لازم نہین آتا کہ باقی کی سب ضرور بدکار ہین صرف یہ معنے ہوتے ہین کہ اس پر جو الزام ہے وہ غلط ہے یا اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہین ہوتے کہ باقی کے سب لوگ بھلے مانس نہین بلکہ بدکار ہین اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا کہ مسیح اور اس کی ماں پر الزام لگائے گئے تھے خدا نے شہادت دی کہ وہ الزامون سے بری اور پاک ہین۔ کیا عدالت اگر ایک ملزم کو قتل کے مقدمہ مین بری کر دے تو اس سے یہ لازم آوے گا کہ باقی کے سب لوگ اس شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار ہین غرضیکہ اس قسم کی بدعات اور فساد پھیلے ہوئے تھے جن کے دور کرنے کے لئے خدا نے ہمین مبعوث کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تقوےٰ طہارت خدا کی طرف رجوع۔ خدا کی محبت اور ہر بدکاری کے وقت اس کے خوف اور عظمت کو مدنظر رکھ کر کنارہ کش ہونا یہ باتین اٹھ گئی تھین اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو۔

عقائد کا اثر اعمال پر

اسلام کے دو حصہ ہین ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے مین اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو روگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرو اور کما حقہ بجا لاوے جن قومون نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا۔ چوری۔ غیبت جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئین۔ اور بعض تو مین صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہین گی چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہین کرتا ورنہ کوئی معصیت ایسی نہین ہے جو یہ نہین کرتے۔ بالکل ہندوون کی طرح ہو گئے ہین ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہین عیسے کو مثل خدا کے حی و قیوم مانا جاتا ہے پرندوں کا اسے خالق مانا جاتا ہے بات یہ ہے کہ **عقیدے اچھے ہوتے ہین تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہین** دیکھو ہندوون نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا لئے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا اس نیوگ اور حرامکاری کی کثرت کا باعث یہی اعتقاد کا نقص ہے جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہین بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہین اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال مین تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہین۔ پس جب اس مین تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو پھر اسے خدا کہو اس کا اس مین کیا قصور ہوا خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو دیتے ہو۔ یہ دردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہوں ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہوں اور ان مین کسی قسم کا فساد نہ ہے اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ الخیر کله فی القرآن اس کی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقوےٰ مین ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہین کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو اگر انسان مین یہ قوت ہوتی کہ وہ **خود بخود ترقی کر سکتا تو** پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوےٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسون کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکما گذرے ہین۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہین اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلعم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک **تریاقی مادہ** رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت مین اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کی تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہین۔ اس کی نماز معمولی نماز نہین ہوتی یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مین مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت مین قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت ہے اور ہونا چاہیے پر لطیف بحث

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم اصل کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ مجرد ملاحظہ مخلوقات سے ہرگز یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا بلکہ جس قدر حاصل ہو سکتا ہے اور شاید بعضوں کو ہوا ہو وہ اسی قدر ہے کہ جو ہونا چاہیئے کا مصداق ہے اور یہ بھی وجود صانع عالم کی بابت ہے اور جزا سزا وغیرہ میں تو اتنا بھی نہیں اور جبکہ مخلوقات پر نظر ڈالنے سے یقین کامل حاصل نہ ہو سکا تو دو باتوں میں سے ایک بات ماننی پڑی یا تو یہ کہ خدا نے یقین کامل تک پہنچانے کا ارادہ ہی نہیں کیا اور یا یہ کہ ضرور اس نے یقین کامل تک پہنچانے کے لئے کوئی ذریعہ رکھا ہے لیکن امر اول الذکر تو بدیہی البطلان ہے اور کسی عاقل کو اس کے باطل ہونے میں کلام نہیں اور امر دوم کے قرار دینے کی حالت میں یعنی اس صورت میں کہ جب ہم تسلیم کریں کہ خدا نے مخلوقات کی نجات کے لئے ضرور کوئی کامل ذریعہ ٹھہرایا ہے بجز اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ کامل ذریعہ ایسی کتاب الہامی ہو گی جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہو اور اپنے بیان میں قانون قدرت کے ہر ایک اجمال کو کھولتی ہو کیونکہ جب کامل ذریعہ کے لئے یہ شرط ہوئی کہ وہ چیز بے مثل و مانند ہو اور نیز اس میں منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں اور ہر ایک امر دینی کے لئے تحریری شہادت بھی موجود ہو تو یہ تمام صفات صرف کتاب الہامی میں جو بے مثل و مانند جمع ہوں گی اور کسی چیز میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ یہ خوبی صرف کتاب الہامی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ اپنے بیان اور اپنی بے نظیری کی حالت کے ذریعہ سے یقین کامل اور معرفت کامل کے مرتبہ تک پہنچا وے وجہ یہ کہ آسمان و زمین کے وجود پر اگر کوئی کمبخت دہریہ شک کرے تو کرے کہ یہ قدیم سے چلے آتے ہیں پر ایک کلام کو انسانی طاقتوں سے بالاتر تسلیم کر کر پھر انسان اس اقرار کرنے سے کہاں بھاگ سکتا ہے کہ خدا فی الواقع موجود ہے جس نے اس کتاب کو نازل کیا۔ علاوہ اس کے اس جگہ خدا کا وجود ماننا صرف اپنا ہی قیاس نہیں بلکہ وہی کتاب بطور خبر واقعہ کے یہ بھی بتلاتی ہے کہ خدا موجود ہے اور جزا سزا برحق ہے پس جس یقین کامل کو طالب حق زمین و آسمان میں تلاش کرتا ہے اور نہیں پاتا وہ مراد اس کو اس جگہ ملجاتی ہے۔ لہذا دہریہ کو خدا کے قائل کرنے کے لئے جیسا کلام بے مثل سے علاج متصور ہو ویسا زمین آسمان کے ملاحظہ سے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر ایک انسان میں کہ جو مجرد قیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے وہی رگ دہریہ میں کچھ زیادہ پھولکر ظاہر ہو جاتی ہے اور اوروں میں مخفی رہتی ہے اس رگ کو وہی الہامی کتاب کاٹتی ہے جو فوق الوسع انسانی۔ طاقتوں سے باہر ہو کیونکہ جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے آسمان زمین سے نتیجہ نکالنے میں ہمیشہ لوگوں کی سمجھ مختلف رہی ہے کسی نے یوں سمجھا اور کسی نے دوں سمجھا لیکن یہ اختلاف کلام بے مثل میں نہیں ہو سکتا اور گو کوئی دہریہ ہی ہو پر کلام بے مثل کی نسبت یہ رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ وہ بغیر تکلم کسی متکلم کے زمین آسمان کی طرح خود بخود قدیم سے وجود رکھتی ہے بلکہ کلام بے مثل میں اسیوقت تک دہریہ بحث و تکرار کریگا جب تک اس کے بے مثل ہونے میں کلام ہے اور جب ہی اس نے اس بات کو قبول کر لیا کہ فی الواقعہ بنانا اس کا انسانی طاقتوں سے باہر ہے اسیوقت سے خدا کے ماننے کے لئے اس کے دل میں ایک تخم بویا جاویگا کیونکہ اس وہم کے کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ اس کلام کے متکلم کا وجود قیاسی ہے نہ واقعی اس جہت سے کہ کلام کا وجود بغیر وجود متکلم کے ہو ہی نہیں سکتا ماسوائے اس کے کلام بے مثل میں یہ بھی خوبی ہے کہ جو کچھ علم مبدا اور معاد کا تکمیل نفس کے لئے ضروری ہے وہ سب بطور امر واقعہ کے اس میں لکھا ہوا موجود ہے اور یہ خوبی بھی زمین آسمان میں موجود نہیں کیونکہ اول تو ان کے ملاحظہ سے اسرار دینیہ کچھ معلوم ہی نہیں ہوتے اور اگر کچھ ہوں بھی تو اکثر اوقات وہی مثل مشہور رہے کہ گونگے اشارہ سے اس کی ماں ہی سمجھے اب اس تمام تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ بے مثل ہونا کلام الہی کا صرف اسی جہت سے واجب نہیں کہ استحفاظ سلسلہ قانون قدرت کا اسپر موقوف ہے بلکہ اس جہت سے بھی واجب ہے کہ بغیر بے مثل کلام کے نجات کا امر ہی ادھورا رہتا ہے کیونکہ جب خدا پر ہی یقین کامل نہ ہوا تو پھر نجات کیسی اور کہاں سے جو لوگ خدا کی کلام کا بے مثل و مانند ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کی کیسی نادانی ہے کہ حکیم مطلق پر یہ گمانی کرتے ہیں کہ ہر چند اس نے کتابیں بھیجیں پر باتدہی نبی بنائی رہی جو پہلے تھی اور وہ کام نہ کیا جس سے لوگوں کا ایمان اپنے کمال کو پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ سوچتے نہیں کہ خدا کا قانون قدرت ایسا محیط ہے کہ اس نے کیڑوں مکوڑوں کو بھی جن سے کچھ ایسا بڑا فائدہ متصور نہیں بے نظیر بنانے سے دریغ نہیں کیا کیا اس کی حکمت پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو دریغ کرنے کا مقام کہاں آکر سوجھا جس سے تمام انسان کی کشتی ہی غرق ہوتی ہے اور جس سے یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ کوئی انسان نجات کا مرتبہ حاصل کرے مگر جس حالت میں خدا تعالیٰ کی نسبت ایسا گمان کرنا کفر عظیم ہے تو بالآخر یہ دوسری بات جو خدا کی شان کے لائق اور بندوں کی حاجت کے موافق ہے ماننی پڑی یعنی یہ کہ خدا نے بندوں کی نجات اور تکمیل معرفت کے لئے ضرور ایسی کتاب بھیجی ہے جو عدیم النظیر ہونے کی وجہ سے معرفت کامل تک پہنچاتی ہے اور جو کام مجرد عقل سے نہیں ہو سکتا اس کو پورا کر کے دکھاتی ہے سو وہ کتاب قرآن شریف ہے جس نے اس کمال تام کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو بہ پایۂ صداقت پہنچایا ہے +

ہست فرقان آفتاب علم و دین	تا برندت از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین	تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا	تا دہندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال	تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار دے شک ست الہام خدا	کان نماید قدرت تام خدا
ہر کہ رو دے خود ز فرقان کشید	جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را می کنی دخود ردی	باز میمانی ہمان کور و غوی
کاش جانت میل عرفان داشتی	کاس سعید تخم حق را کاشتی
خود نگہ کن از سر انصاف و دین	از گمان ہا کے شود کار یقین
ہر کہ را سوزش درہ بکشودہ است	از یقین ہا نے از گمان ہا بودہ است
قدر فرقان نزدت اے غدار نیست	این ندائی کن چرا نہ دیدار نیست
وحی فرقان مردگان را جاں دہد	صد خبر از کوچۂ عرفان دہد
از یقین ہا می نماید عالمے	کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

غزل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ پرانے کاغذات کی دیکھ بھال فرما رہے تھے آپکو اپنی ایک پرانی نظم کاغذات میں نظر آئی جو کہ آپ نے اخبار عام کو ارسال کردی اخبار عام نے اسے ۱۲-اپریل کے روزانہ میں طبع کیا ہے جس سے نقل کر کے ہم اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی	زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی
ہمہ مجموع دو عالم تو پریشاں کردی	ہمہ عشاق۔ تو سرگشتہ و حیراں کردی
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چون خورشید	اے بسا خاک کہ تو چون مہ تاباں کردی
وجہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض	در رفتن بردی آمدن آساں کردی
ہوشمندان جہاں را تو کنی دیوانہ	اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی
جان خود کس ندہد بہر کس از صدق و وفا	راستی این است کہ این جنس تو ارزاں کردی
ہر تو ختم ست ہمہ شوخی و عیاری و ناز	ہیچ عیار نباشد کہ نہ نالاں کردی
ہر کہ در حضرت افتاد تو بریاں کردی	ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم	اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی
اے تب عشق بیزد کہ درین خون شکا	کہ فراہتی مگرم مرد مسلماں کردی
ہمہ جا شور تو ہم چہ حقیقت چہ مجاز	سینہ ... کردہ مسلم ہم بریاں کردی
آن مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند	لطف کردی کہ ازین خاک نمایاں کردی

نوٹ۔ حضرۃ مسیح موعود روزانہ اخبار عام کے خریدار ہیں +

نور افشاں کی ظلمت افشانی

ہم نہیں سمجھتے کہ نور افشاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت میں مضامین شائع کر کے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ ان کے خداوند کا قول ہے کہ جو بوٹا میرے باپ نے لگایا ہے اسے کوئی نہیں اکھاڑ سکتا باوجود حد درجہ کی مخالفت کے وہ دیکھتا ہے کہ یہ مذہب جو عین فطرۃ کے مطابق اور قوانین قدرت اور الہامی کتب کے موافق ہے برابر ترقی کر رہا ہے اور خدا تعالےٰ کے فرشتے سعید روحوں کو اس کی طرف لا رہے ہیں اور ایک نسیم چل رہی ہے جس سے متاثر ہو کر تمام عیسائی دنیا یہ تسلیم کرتی جاتی ہے کہ مسیح معصوم نہ تھا اور نہ اس کے اعمال غلطیوں سے پاک تھے اور نہ انجیل و توریت انسانی مداخلت سے مامون ہیں مگر پھر بھی وہ ہٹ کہ برابر کسر رہ گئی۔ پکارتا چلا جا رہا ہے حالانکہ کسر صلیب بوجہ احسن ہو چکی کیونکہ جب مسیح کی وفات ثابت ہو گئی اور خدا کے فرستادہ نے اس کی قبر تک دکھا دی تو پھر بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ مطلق حق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ ان سے پہلے ان کا مقولہ تھا کہ ہم سچائی کے قبول کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہیں۔

۱۲ فروری کے نور افشاں نے ریویو آف ریلیجنز کے اس مضمون پر اعتراض کیا ہے۔ جو خود اسی کے ایک بھائی کے خیالات پر مبنی تھا وہ بیہودہ سرائی ہے یا ترا وہ گوئی جو کچھ ہے آپ ہی کے ایک پادری بھائی کی ہے جس کی نسبت سول ملٹری گزٹ لاہور کے فاضل ایڈیٹر نے صاف لکھ دیا ہے کہ اس مضمون میں اس نے اعلیٰ تنقید کے ان نتائج پر ریویو کیا ہے جو سمجھدار عیسائیوں میں عام طور پر تسلیم کئے گئے ہیں۔ اب تم خود ہی انصاف کرو کہ یہ خیال کہ انجیل غلطیوں اور بیہودگیوں سے خالی نہیں صرف مسٹر ہیپ ورنتھ کا ہے یا تمام سمجھدار عیسائیوں کا ذرا تو سمجھدار ہو کر آنکھیں کھول کر پڑھئے اور اس لطیف اشارہ کی طرف غور کیجئے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں پر کیا گیا ہے۔ ہم تو کرہ زمین کے دوسرے حصے سے بھی یہی آواز سن رہے ہیں کہ "کوئی پورا تعلیم یافتہ فاضل مہذب عیسائی واعظ اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ یسوع خدا تھا یا کسی معنی میں بھی خدا کا شریک تھا اور یہ کہ "مسیح کے جی اٹھنے کا قصہ ایک صاف جھوٹا افسانہ ہے جسکو بلا شبہ اس کی موت کے بعد کسی نے افترا کر لیا ہو گا" "اکثر عیسائیوں نے ....اب اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے آج جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے"

مگر آپ کا خیال ہے کہ ایک یونی عیسائی کا یہ عقیدہ جمہور کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا مسٹر بارو سے لویانسٹڈ سٹیٹ (امریکہ) کے اس قول سے ثابت ہے کہ اکثر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے اور صرف چند اس کے برخلاف ہیں پھر آپ کس منہ سے کہ رہے ہیں کہ یہ تراوہ گوئی ہم مسیحیوں کے واسطے سند نہیں ہو سکتی۔ کیا جہان کے اکثر عیسائی تراوہ گو ہو گئے اور آپ سب سے دانشمند۔ حالانکہ اس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں۔ اور مدعی اپنا ثبوت دے رہا ہے۔ وہ کون سے فاضل مسیحی ہیں جنہوں نے ہیپ ورنتھ کا جواب دیا۔ آپ نے لکھدیا ہوتا تاکہ ہم غور کرتے باقی رہا۔ قرآن مجید کا توریت و انجیل کو نور و ہدایت کہنا۔ یہ بیشک ٹھیک ہے مگر تم وہ توراۃ و انجیل ... کی قرآن کریم میں تعریف ہے ملیں دکھاؤ بھی۔ کیا توراۃ ... میں ... جن میں موسیٰ کی قبر کا احوال بھی ہے دیکھکر کوئی معاملہ فہم دانشمند کہ سکتا ہے کہ یہ سب کا سب خدا کا کلام ہے اور ایسا ہی انجیلیں ہیں بہوتوں کے قصے اور اللہ کے یسوع کے خدا ہونے پر گواہی۔ واقعی ایسے مطلبی انسان ... کی گواہی بھی آسیب زدہ ہی دیا کرتے ہیں پھر یہ انجیلیں تو آپ خود مانتے ہیں کہ کئی سال بعد کی لکھی ہوئی ہیں اور قرآن شریف میں جس انجیل کی تعریف ہے وہ تو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوئی تھی۔ مگر تمہارے ... کوئی انجیل نہیں جو عیسیٰ پر نازل ہوئی ہے ہاں چند مختلف مضامین کے رسالے ہیں جو بعد میں چند ایسے اشخاص نے لکھے جن کی تاریخ خود تاریکی میں ہے تو پھر دوسروں کو کیا روشنی میں لا سکینگے۔ ان کتابوں میں اگر کچھ خدا کا کلام ہے جو عیسےٰ پر نازل ہوا تو اس کے پرکھنے کا معیار خود قرآن مجید ہے جیسے کہ فرمایا مہیمنا علیہ۔ پس ہم اس کسوٹی پر لا کر معلوم کر سکتے ہیں کہ انجیل کا فلاں فقرہ تحریف سے خالی ہے یا نہیں۔ جب قرآن مجید سے مطابق کرنے سے یہ بات کھل گئی کہ انجیل انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہی اور نہ وہ قرآن کریم کی طرح اپنے محفوظ رہنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ تو پھر ہم کیوں نہ تمہارے ان کثیر التعداد بھائیوں کی تصدیق کریں جو یہ مشتہر کر رہے ہیں کہ یہ کتاب غلطیوں اور بیہودگیوں سے پُر ہے اور کیوں نہ ان کو چھوڑ دیں جو ایک ایسی کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا کر گمراہ کرتے ہیں جیسا بقول تمہارے۔ تمہارے خداوند کا قول ہے ایسوں کو چھوڑ دو دونوں گڑھے میں گرینگے +

(۲) واقعی دیسی عیسائی اس حقیقت سے بے خبر رکھے گئے ہیں۔ یا وہ اس کے معلوم کرنے کی جدو دانستہ کوشش نہیں کرتے ورنہ سمجھدار عیسائیوں کے ساتھ ہوتے۔ اور اگر باوجود خبر پانے کے غافل ہیں تو میرے خیال میں یہ اس سے زیادہ گناہ کی بات ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اصل معاملہ سے آگاہی دی گئی ہے مگر وہ اسی لکیر کے فقیر ہیں اور مطلق خداوند کریم کے عطیہ عظیم عقل سے کام نہیں لیتے +

(۱) "ہم ... فرزند ہیں" بہت خاصے گنہگار ہیں نور حق کی روشنی میں گنہگار (فاحشہ) عورت سے خط ملوانا اور جسم کو چھونے دینا جائز ہو۔ بلکہ ایک معجزہ سمجھا جائے اور اس کی تمام جہان میں منادی کرنے کی نسبت اعلان دیا جائے۔

(ھ) آپ کو تو روزمرہ کے روحانی تجربہ کئے جن سے انجیل زندہ خدا کا کلام معلوم ہوا۔ کچھ اس کا نمونہ دکھلایا ہوتا یہ تو خدا کا مامور دعویٰ کر رہا ہے کہ اگر تم میں کچھ روحانی برکات ہیں تو دکھلاؤ اور میرے سامنے آؤ مگر اس وقت تو ایسی چپ سادھتے ہو کہ جیسے تمہیں زبان ہی نہیں اور آگے پیچھے شور مچاتے ہو یہ کیا تہذیب ہے۔

(ج) "دو دھاری تلوار" یہ ٹھیک فرمایا کیونکہ دین و دنیا دونوں کی امید منقطع کر دیتی ہے۔ دین کی تو اس لئے کہ کفارہ کے سبب نے گناہ سے بالکل بے پرواہ کر دیا ہے جو جی میں آیا کرو۔ کچھ روک ٹوک نہیں۔ دنیا کی سب چیزیں حلال ہیں غالباً اسی کی برکت سے شراب نوشی وغیرہ افعال قبیحہ کی کثرت ہے اور دنیا کی اس لئے کہ حکم ہے کل کی فکر نہ کرو تو بس جب کل کی فکر کرنا معصیت ٹھہرا تو کاروبار از خود بند ہو گیا دولت مند ہونے سے بھی روکا جاتا ہے کیونکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان۔ مگر دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہو جانا مشکل۔ نہ معلوم دولتمندوں نے کیا قصور کیا۔ حالانکہ انہی دولتمندوں کی امداد سے انجیل کی اشاعت میں اس قدر سرگرمی دکھلائی جاتی ہے

(د) یہ وہ حکمت الٰہی ہے جسے انسان اپنی حکمت سے نہیں جان سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ کلام ہے جسے انسانی حکمت سمجھ ہی نہیں سکتی اگر یہی بات ہے تو پھر انسان کے لئے اس کا ماننا کیوں ضروری کر دیا۔ جبکہ وہ اسے سمجھ ہی نہیں سکتا۔ یہ عجیب الٰہی حکمت اور خداوند کی محبت ہے کہ ان سے ایسے بوجھ کے اٹھانے کی فرمائش ہے وہ مطلق اٹھا نہیں سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ کیا حکمت کا تعلق جسم سے ہے جو کہتے ہو کہ روح کی باتیں روح ہی سے سمجھی جاتی ہیں +

(س) آپ کا الزام ولایتی پادریوں پر ہو یا نہ ہو۔ مگر اس

مقدمات

ارتاریخ کو لالہ آتما رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول جو کہ لالہ چندو لال صاحب کے عہدہ منصفی پر بمقام ملتان تبدیل ہو جانے کی وجہ سے اب گورداسپور میں ان کی جگہ تشریف لائے ہیں کی عدالت میں مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا ہماری طرف سے [illegible] خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور [illegible] صاحب [illegible] اور شیخ [illegible] کی طرف سے [illegible] صاحب تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے درخواست کی [illegible] ... گواہ دوبارہ طلب کئے جاویں اور [illegible] شہادت از سر نو لی جاوے ...... چونکہ یہ قانونی امر تھا اس لئے درخواست منظور ہو گئی اور ۷ مئی [illegible] تاریخ مقرر ہوئی [illegible] حضرت مسیح علیہ السلام کی طبیعت [illegible] ۷ تاریخ کو ضرور گورداسپور تشریف فرما ہونگے ۔

اس کے بعد مقدمہ [illegible] علی صاحب بنام مولوی کرم دین و منشی فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا ۔

مولوی کرم دین صاحب نے [illegible] گواہوں کو [illegible] کے لئے [illegible] تاریخ مقرر ہوئی ۔

[illegible]

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی [illegible] بے بہا اور بے نظیر تصنیفات کی قیمت [illegible] تخفیف کر دی ہے کہ یہ ہاتھوں ہاتھ بہت جلد نکل جاویں یہ کتابیں جن کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے [illegible] کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعاوی کے متعلق ایک بے نظیر حربہ ہے جس کے آگے کسی مولوی کو ٹھہرنا محال ہے اور ان کے مطالعہ سے علم کلام اور مناظرہ کا عجیب ڈھنگ حاصل ہوتا ہے

نمبر شمار	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
۱	تحذیر المومنین	۸ر	۴ر
۲	آیات الرحمٰن	۱۲ر	۸ر
۳	سوا السبیل	۳ر	۱ر
۴	اعلام الناس	۶ر	۳ر
۵	موعظہ حسنہ	۲ر	[illegible]
۶	کشف الالتباس	۱ر	[illegible]
۷	مسک العارف	۴ر	۲ر

تشتہیں علاوہ محصول ڈاک ہیں درخواست دفتر البدر میں ہونی چاہیئے ۔

ناسہ غضب ہو گیا

ناسہ غضب ہو گیا کے عنوان سے ایک اشتہار حال ہی میں لاہور سے [illegible] کی طرف سے [illegible] شائع کیا گیا اور یہ اشتہار [illegible] کے جا بجا [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] نا مگر اس میں [illegible] آریہ [illegible] حالات [illegible] اور [illegible] اشتہار نے [illegible] کی حالت کو کمزور بنا دیا ہے ہم اس اشتہار کے مضمون کو عنقریب درج کر کے ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ آپ ایسے حالات سے عبرت لیں ۔ اشتہار ذیل میں درج [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] آریہ [illegible] ...... پلیڈر [illegible] ...... سماج لاہور [illegible] کی [illegible] بدکاری [illegible] جلسہ پر [illegible] ..... [illegible] سماج کے پاس [illegible] اپنا منہ کالا کیا [illegible] ...... آریہ سماج سے [illegible] سماج کے [illegible] دانا ؤں کی ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی [illegible] شہادت دینے کے لئے آریہ سماج [illegible] لائے [illegible] کمیٹی دروازہ بند کر کے غور کرتی رہی آخر یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ اس معاملہ کو [illegible] سے آریہ سماج کی [illegible] بدنامی ہے اس لئے مجرم کو عدم ثبوت [illegible] بری کیا جاوے جس کمیٹی میں لالہ رام کشن - لالہ [illegible] لال - لالہ [illegible] داس صاحبان جیسے شخص موجود ہوں اس سے اس قسم کی کارروائی سرزد ہونا گویا سچائی اور پاکیزگی کا خون کرنا ہے ۔ [illegible] ...... [illegible] سچائی کے پاس [illegible] پیارے آریہ بھائیوں سے التماس [illegible] ...... کر دیں ورنہ [illegible] سرسوتی کا پوتر آشرم خاک میں مل جاویگا ہم نے جان کو ہتھیلی پر رکھ کر پبلک سے اپیل کی ہے ہم جانتے ہیں کہ [illegible] طیار ہیں مگر ہم سچائی کے پاس اور آریہ سماج کی صحبت میں یہ سب کچھ برداشت کرنے کو طیار ہیں - ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ ایک ایڈیٹر کی [illegible] پر پنڈت صاحب کی نظر ہے علاوہ اور بھی بہت سے حالات ہمیں پنڈت جی کے پوتر جیون چرتر کے متعلق معلوم ہیں جو ہم عین عدالت میں ظاہر کریں گے ہمیں پوری آشا ہے کہ اس پر تنبیہ ہو گی ہمیں ایسے بہت سے دیا نند وار آدمی نکل آوینگے جو پاکیزگی کی حمایت میں جو کچھ انہیں معلوم ہے صاف صاف کہنے کو طیار رہیں ورنہ آخر جو ہوگا ہم اکیلے برداشت کریں گے

تازہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جو محبت اپنے مخلص احباب سے ہے اور کس درجہ سے آپ چاہتے ہیں کہ احمدی احباب آپکی صحبت بابرکت میں رہکر فیضان الٰہی کے چشمہ سے اپنے دلوں کی زمین کو سیراب کریں وہ آپکو ذیل کے خط سے ظاہر ہوسکتا ہے جو کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام نے سید تفضل حسین صاحب [illegible] رئیس [illegible] کے نام ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا جبکہ سید صاحب [illegible] وہاں [illegible] تھا [illegible] کی گئی ۔

محبی اخویم مولوی سید تفضل حسین [illegible] سلمہ اللہ تعالیٰ ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپکا [illegible] نامہ [illegible] گزرا مجھے [illegible] امید تھی کہ آپ جلد رخصت [illegible] [illegible] کہیں [illegible] ملاقات [illegible] غنیمت [illegible] جدائی [illegible]

قادیان اور طاعون

مارچ کے آخر ایام میں طاعون سے چند وارداتیں قادیان میں ہوئی تھیں مگر [illegible] کی [illegible] جو لوگ طاعون سے بیمار تھے وہ بھی [illegible] ایک تھے اپریل کی پانچ تاریخ کے بعد پھر طاعون [illegible] اور آج ۱۳ تاریخ [illegible] [illegible] قادیان آریہ سماج کے وہ ممبر سالانہ جلسہ پر [illegible] صاحب نے بڑے دعوے سے پیشگوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ [illegible] ہوں گے کہ قادیان کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے [illegible] ختم ہونا تھا [illegible] کیا صاف کرتے خود [illegible]

اخبار دیر سے نکلے گا

چونکہ آج کل بیماری کی وجہ سے ہمارے مطبع کے بعض آدمیوں کے خویش و اقارب بیمار ہیں اور وہ بیچارے ان کی تیمارداری میں مصروف ہیں اس لئے اس کے جوش کے فرو ہونے تک ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہ نکلے یا ایک نمبر دو نمبر کے ساتھ شائع ہو

(منیجر)

[illegible] طیار رہیں اوم شانتی اوم شانتی اوم شانتی ۔ غلام آریہ سماج دیسی لی کا حامی [illegible] ہم امید کرتے ہیں کہ سماجی اخبار [illegible] معاملہ پر روشنی ڈالیں [illegible] [illegible] (سناتن دھرم گزٹ)

عصمت انبیاء کے متعلق ایک ایک قابل قدر نکتہ

گرحفظ مراتب نکنی زندیقی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جو قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کو سچا مان کر ہمارے علمائے زمانہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو جیسے مسیح علیہ السلام کی نسبت آسمان پر اب تک زندہ رہنے کا اعتقاد اہل اسلام میں ...... عیسائیوں کی میل جول سے پیدا ہو گیا ویسے ہی انہی عیسائیوں سے انہیں انبیاء کے بے عصمتی کا خیال بھی رائج ہوا کہ ان کی حرف اور مبدل کتب اور صحف میں بے دلیل اور بے ثبوت داستانوں پر اعتبار کرنے سے وہ اس بات کو جائز ماننے لگ گئے کہ انبیاء علیہم السلام جو کہ دنیا میں حقیقی راستی اور پاکیزگی قائم کرنے کے واسطے آتے ہیں وہ بھی اپنے اغراض کے لئے جھوٹ فریب اور ناجائز حیلے حوالوں کو برت لیتے ہیں ان کا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا کہ جس حالت میں وہ اپنی تعلیم پر آپ ہی عامل نہیں اور جس قوی ایمان کو وہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں جب وہ خود ان میں نہیں اور جان کو خطرات میں پڑتا دیکھ کر ضعیف الایمانی سے جھوٹ وغیرہ بولنے پر آمادہ ہو جاتے رہے تو پھر وہ حقیقی نبی اور خدا کے مامور کیسے ہو سکتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی نبوت اور رسالت میں بھی جھوٹے ہی نہ ہوں۔ اسی غلطی کی وجہ سے جو کہ ناعاقبت اندیشی کے باعث علماء کو لاحق حال ہوتی ہی انہوں نے تفسیروں اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں بھی ایسی بے سر و پا روایتوں کو درج کر دیا۔ اور

گرحفظ مراتب نکنی زندیقی

کے سنہری اور بیش قیمت اصول کو نظر انداز کر دیا حالانکہ حفظ مراتب ہی ایک ایسی شے تھی اور ہے جس سے ہر ایک مومن کا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور صرف اسی کو نظر انداز کر دینے سے ہزار ہا لوگ حقیقی خدا سے بے خبر رہے ہوئے ہیں کہ جب وہ ذات یا صفات الہی پر بحث کرتے ہیں تو جس کلام یا ...... نعوذ کے جو خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت اور اس کی ذات کے شایان ہوتے ہیں ان کو تو ترک کر دیتے ہیں اور وہ معانی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک ادنے مخلوق پر چسپان ہو سکتے ہیں۔ آج کل کے شوخ آریہ اور عیسائیوں نے بھی اسی سفاہت کو کام میں لا کر اسلام اور اس کے خدا پر اعتراضات کئے ہیں اور محض حفظ مراتب کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء زمانہ نے بھی اپنے بادیان راہ نمایان خدا کے ماموروں کی نسبت ان ان باتوں پر اعتقاد کیا جو کہ ہرگز ان کی شان کے شایان نہیں ہیں اور اس طرح سے اپنا ایمانی مال و متاع گنوا کر دشمن کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مثلاً عام طور پر مسلمانوں کا یہ بھی خیال دیکھا گیا ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کو بچانے کے لئے عمر بھر میں تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ ایسی روایت سے استدلال پکڑ کر وہ خدا تعالیٰ کے ہر ایک ابتلا اور امتحان کے وقت جھوٹ بول لینا حلال سمجھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس آزمائش میں وہ صدق اور وفا دکھلا کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں الٹے ملعون بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت جو یہ روایت ہے اس پر حضرۃ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب قابل قدر نکتہ لکھا ہے

آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس روایت کے راوی کو سچا تسلیم کریں تو ہمیں ایک صادق نبی کی نسبت یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولا کرتا تھا اور اس طرح سے ایک معصوم نبی کو گناہ سے آلودہ مانا جاتا ہے لیکن اگر اس راوی کے مقابل پر ایک نبی کو جیسی کہ اس کی شان کے شایان ہے سچا مانا اور دروغگوئی کے گناہ سے معصوم تسلیم کیا جاوے تو صرف اس راوی کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ حضرۃ امام صاحب کا مطلب صاف ہے کہ جب ادہر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعے سے ... کو صادق ٹھہراتا ہے اور خود ان کا نبی ہونا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں اور ادہر ایک راوی ہے جو کہ وحی سے تائید یافتہ نہیں۔ اس کے حالات سبط سے معلوم نہیں ایسی صورت میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام اور وہ آدمی ان دونوں میں سے جھوٹ یا غلطی کے اقرب کون یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب اس طرح سے تنقید ہو گی تو آخر کار عقل سلیم یہی فیصلہ دیوے گی کہ بہ نسبت حضرت ابراہیم ع کے ایک راوی کو جھوٹا قرار دینا تقوی کے بہت اقرب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم آپ کی جان نثاری سچی فرمانبرداری۔ اولاد کو رضائے الہی کے لئے ذبح کرنے پر آمادگی اور قوم کے مصائب و ایذا کی برداشت تمام ایسے قوی قرائن ہیں کہ جن سے ایک پل کے لئے بھی ذہن اس طرف منتقل نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ آپ کو جھوٹا کہا جاوے پس اس صورت میں حضرۃ امام فخر الدین رازی کی طرح ہر ایک اہل علم کا یہ فرض منصب تھا کہ ہر ایک نبی کی سوانح لکھتے وقت وہ یہود اور نصاریٰ کی بے ثبوت اور افترائی مضمون کی پرواہ نہ کرتا اور حفظ مراتب اور نیز قرائن قویہ کو مدنظر رکھکر اپنی تصنیف اور تالیف کو ایمان کو تباہ کر دینے والی اذکار سے پاک رکھتا۔ قرآن شریف کو اس قسم کے معاملات میں حکم ٹھہراتا۔ غرضیکہ خدا کے پاک برگزیدوں کی نسبت تقریر یا تحریر کرتے وقت حفظ مراتب کو مدنظر رکھنا بہت ضروری امر ہے ؂

ہمارے زمانہ حال کے علما بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں اور اسی سنہری اصول کو نظر انداز کر دینے سے ہی انہوں نے ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت میں ٹھوکر کھائی ہے ورنہ بات کیا تھی مسیح کی وفات اور حیات کے مسئلہ میں اگر حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر وہ آج غور کریں تو ان کو یہ امر بخوبی سمجھ آ سکتا ہے کہ آیا اقرب للتقویٰ یہی امر ہے کہ مسیح کی وفات کو تسلیم کر کے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کے شرک خفی و جلی سے منزہ مانا جاوے یا کہ مسیح کی حیات کو مانکر خدا کی ذات و صفات میں شرک کیا جاوے اور جیسے خدا تعالیٰ حی۔ قیوم۔ خالق محیی۔ ممیت ہے ویسے ہی مسیح کو بھی مان لیا جاوے ایسے ہی خود حضرت صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں بھی ان لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہ اس وقت اور زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیش گوئیاں ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی جو کہ فی الواقع حق اور درست ہیں ان کو تسلیم کرنے سے آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک ایسے گروہ پر جو کہ منکر خدا ہے اتمام حجت ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانہ اس وقت حقیقی ایمان اور نور کا پیاسا ہے اور سچائی کے طالبوں کے دل خدا شناسی کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں اور خدا کے ماموروں کی پیشگوئیاں اور اس کا پاک کلام جو ان کے مطہر قلب پر نازل ہوتا ہے۔ صرف یہی ایک ایسا تریاق ہے جو ان سمی صفت امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں کا مصداق مان لیا ہے وہ ضرور اس خطرناک زہر کے مہلک اثر سے محفوظ ہو گئے ہیں خواہ انہوں نے آپ کو ظاہراً تسلیم کیا ہے یا باطناً۔ اس میں ان لوگوں کو صرف آنحضرت صلعم کی نسبت حفظ مراتب کا خیال لازمی تھا کہ حضرۃ مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے اس عظیم الشان نبی کی صداقت پر ایک ایسی مہر لگ جاتی ہے جو کبھی کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر خصوصاً ان دنوں میں جب کہ ...... آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم پر مخش اعتراض کئے جاتے ہیں۔ آپکی تاثیرات قدسی۔ آپکے فیوض روحانی والانوار و برکات کا بڑے زور و شور سے رد کیا جاتا ہے

یہ نادان اتنا نہیں سوچتے کہ جو ثمرات انوار برکات صرف ایک نبی کی ... سے تعلق رکھتے ہیں کیا صرف گذشتہ نظیرین ودیگران کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیا صرف اس کے لئے تواریخ ہی کفایت کر سکتی ہے اور کیا اس سے خدا تعالےٰ کی ذات وصفات پر حرف نہیں آتا قصے اور کہانیان تواریخ (اور یہ کس کے پاس موجود نہیں ہیں) ہر ایک فرقہ ان کو پیش کرتا ہے اگر انہی پر مدار ثبوت ہے تو جیسے دوسرے مذاہب نے خدا کو معطل مان لیا ہے تم بھی مان لو۔ حالانکہ آنحضرت صلعم کو جس نشان وشوکت کا نبی مانا جاتا ہے اور جو تاثیرات قدسی آپ کی تسلیم کی جاتی ہین ان کے لئے یہ امر لازم پڑا ہوا ہے کہ ایسے فساد کے وقت جب کہ بحر و بر ہی بگڑا ہوا ہے اور ایمان کے الفاظ زبانون پر رہ گئے ہین حقیقت بالکل معدوم ہو گئی ہے دنیا ہی ہر ایک کا مقصود ہے اور عملی طور پر خود مسلمان بھی آپ کی پاک تعلیمات کو محل اعتراض ثابت کر رہے ہین ضرور ایک مصلح اس امت مین سے پیدا ہوتا اور زمانہ کے فساد اور آنحضرت صلعم کے مثیل ہونے کی وجہ سے اس کا نام مسیح موعود ہوتا اور خود ہر ایک آنکھ آج سے ۲۵ برس پیشتر اس پر لگی تھی کہ وہ چودہوین صدی کے سر پر آئے گا اب جب کہ ۲۰ برس بھی صدی پر گذر گئے کیا ان کے نزدیک صدی کا سرا ہو گذر نہین چکا ... پر آیا کہ نہین۔ سعید وہ جنہون نے اسے شناخت کیا مبارک وہ جنہون نے اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر لیا اور حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر آنحضرت صلعم کی عزت اسلام کی عزت اس پُر فتن زمانہ مین رکھ لی۔

(فقط)

خبرین

آریہ سماج کے متعلق خبر ۔ اخبار عام اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۲۷ مارچ سنہ حال کو ۸ بجے رات اندر مندر سراوگیون کے ایک عام پنچایت ہوئی جس مین لالہ پرشاد صاحب خزانچی دہلی لالہ جوہری مل صاحب خزانچی نیشنل بنک لالہ پیارے لال صاحب وکیل و لالہ وزیر سنگھ صاحب وکیل وغیرہ تخمیناً دو ڈہائی سو سراوگی صاحبان کے شریک تھے اس پنچایت مین اول یہ معاملہ پیش ہوا کہ آریہ سماجیون نے جو ایک کتاب مین ستیارتھ پرکاش مین جسکو پنڈت جمنا داس اور پنڈت ... نے تصنیف کیا ہے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے جس کی بابت ۸ جنوری سنہ کو ایک کمیٹی اسی سنہ مین اور اسی معاملہ کے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کے واسطے اہل برادری سے چندہ امداد لی ہوئی تھی اور تجویز یہ پاس کی گئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ گورنمنٹ اس معاملہ مین مدعی ہو جاوے تاکہ آریہ سماجیون پر نالش کیجاوے چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی تھی اس کی منظوری حسب منشا ہمارے منظور ہو کر آ گئی اب آپ صاحبان کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب اس مقدمہ کو چلایا جاوے۔ عام برادری کی کیا رائے ہے۔ چنانچہ عام صاحبان برادری نے بہ اتفاق رائے دی کہ آریہ سماجیون پر جنہوں نے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے فوراً مقدمہ چلایا جاوے اور یہ رزولیوشن عام برادری نے پاس کر دیا ۔

کلکتہ مین برقی ٹرامگاڑی پر عرصہ چند ماہ مین سولہ مہلک حادثہ ہوئے ہین ۔

روس نے کوریا کا ملک خالی کر دیا اور جاپان بکلی اس پر قابض ہو گیا ہے۔

جاپانی حکام کا ارادہ بحالت فتح توسیع ملک کا معلوم نہین ہوتا بلکہ صرف امن وامان کی خواہش ہے اور یہ منشا ہے کہ جاپان منچوریہ کو فتح کرکے اُسے چین کے حوالہ کر دے اور خود اپنے قبضے مین نہ رکھے۔

بلگریڈ ملک سرویہ مین ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی تھی ... کی امداد کے لئے ... سرویہ سپاہی بہم پہنچائے جائین لیکن روسی گورنمنٹ نے شاید اسے خلاف شان جان کر منظور نہ کیا اس پر بلگریڈ مین غصہ پھیلا ہے۔

کوریا مین جاپانیون کی برخلاف ایک سازش قائم ہوئی تھی لیکن جاپانیون کی خوش نصیبی سے اس کا راز طشت از بام ہو گیا اس کی تہ مین خوردہ فروش تاجر تھے۔

کوریا کا ایک وزیر صرف اس لئے دربدر کیا گیا کہ وہ خفیہ طور پر روس کا طرفدار تھا ۔

ایک جاپانی وزیر بھی ٹمکو امی کے شبہ مین ماخوذ ہے کہ وہ روس سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کی تحقیقات کا نتیجہ ہنوز پوشیدہ ہے۔

جاپانیون نے اگرچہ پورٹ آرتھر کے دہانہ کو بند کرنیکی کوشش کی تھی اور اس مین چندان کامیابی نہ ہوئی تھی مگر حال مین ان کی ایک تارپیڈو کشتی نے ایک اور نالہ معلوم کر لیا ہے جو کسیقدر فراخ ہے کہ اگر پورٹ آرتھر کا دہانہ بند بھی کر دیا جاتا تو اس مین سے جہاز بخوبی گذر سکتا اس کا عرض ۱۳۰ گز ہے۔

فرانس کے ایک ڈاکٹر رکیسول نامی نے معلوم کیا ہے کہ چاندی کے ملکے تیتر زخم کی مرہم پٹی کے لئے بہت مفید ہین ان مین سڑن اور گلاؤ کے روکنے کی خاصیت موجود ہے اس سے تازہ زخم پکنے کے بغیر اچھا ہو جاتا ہے اور پرانا زخم بھی کچھ عرصہ مین مندمل ہو جاتا ہے ۔

مراسلہ

علمائے شیعہ سے استفسار

مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری ودیگر ذی علم حضرات شیعان کی خدمت مین ذیل کا استفسار پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف یا شیعون مین سے کوئی اور صاحب اس کا تحریری اور مطبوعہ جواب عنایت فرما دین گے ۔

استفسار

حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا مین لشکر یزید کے مقابلہ مین تقیہ نہ کیا آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کرکے خود معہ دیگر عزیزون ورفیقون کے شہادت پائی۔ جیسا کہ جملہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کا بچہ بچہ جانتا ہے برعکس اس کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ان کے صاحبزادہ نے صرف قتل کی دہمکی پر یزید کی غلامی کا اقرار جیسا کہ کافی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع نولکشور لکھنؤ کی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۰ مین ہے

ثم ارسل الی علی ابن الحسین بن علی علیہم السلام فقال له مثل مقالته للقرشی فقال له علی ابن الحسین علیہما السلام ارایت ان لم اقرلک الیس تقتلنی کما قتلت الرجل بالامس فقال له یزید لعنه الله بلی۔ فقال له علی بن الحسین علیہما السلام انا عبدک مکرہ لک فان شئت فامسک وان شئت فبع ۔

پھر (یزید) نے امام زین العابدین علیہ السلام کو بلایا اور ان سے بھی وہی گفتگو کی جو قریشی سے کی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اگر مین تجھ سے یہ اقرار نہ کرون تو کیا مجھکو تو اسیطرح قتل نہ کریگا جیسا تو نے اس شخص کو قتل کر دیا تو امام سے یزید ملعون نے کہا کہ ہان ایسا ہی کرونگا تو اس سے امام زین العابدین نے کہا کہ مین مجبوری تیرا غلام ہون چاہے مجھے غلامی مین رکھ اور چاہے بیچ ڈال۔

اب استفسار یہ ہے کہ بروئے مذہب شیعہ ان دونون امامون سے کون امام حق پر تھا۔ بینوا توجروا

المستفسر

شیخ عبد المجید احمدی از اٹاوہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طبّ روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات اس میں درج ہیں انپر مشق کرنے سے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قلابے ملا دئیے ہیں اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ دوسری یا ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی یہی کہ ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جوایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی ہے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سرّ مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود عم کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین و کرامت ... کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جسکہ آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر معرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھکر اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بغیرت زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں بزرگ نیوالے ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض منفعت مرکے الحکمت آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد سے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ہر پارہ عم ۲ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

سنہری فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفتگری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں اگر کافی ہیں نمبر ا اعلیٰ سٹ نام بھی سنہری ۸ قیمت ۸ار نمبر ۲ میں سٹ ۱۰ام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر نمبر ۳ میں سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ... انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ... ہر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ الیس ... ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی لونانی و انگریزی دھسری پٹکہ و لنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار میرٹی گیس یعنی پٹی کمربند سواران و پیادہ دیا جامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلاں سادہ و کامدار اور بوٹ ڈگر کابلی اور نہور دیسی انگریزی و پنجابی ولودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلاں دشا شہر دانہ اور نانہ لکڑی کا اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ۔ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۲ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ار

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ 〃 〃 〃

ردّ ستانی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

سرّ الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۳۰ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف ... دفتر البدر سے مل سکتا ہے ...

عکسی تصویر حضرۃ اقدس عم۔ کارڈ سائز پر ہر کیبنٹ سائز ... درجن کی خریدار کو ...

نہ کہ ... ااا اشتہار کہ جو اسی تمام درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں ٹائٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہاروں کے لئے ایزاد ہیں بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین بلحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبروں میں وضع کر لئے ...

(۲) **مضامین** البدر کا خاص مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ہیں جو وسیع ایک ہفتہ کے فاصلہ سے ... شائع ہوتے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات ہیں سے عمدہ مضامین تبلیغ علم و ابزار معرفت کے یادداشت کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے لکھ جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور وجود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریرات ...... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم۔ ۸۔ ۱۶۔ ۲۴۔ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی گئی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی ٹھیکہ کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کے متعلق خط کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** کسی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ کو اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** بوقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو۔ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گم ہو گیا تو ہم ذمہ وار نہیں۔

(۷) **چندہ** سالانہ اخبار بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ورنہ پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک آنہ فیس کا ... **برٹش** ممالک یعنی ہندوستان کے باہر ... جو خریدار ایک ماہ بعد ادا کریگی قیمت ...

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد افضل و معراج الدین صاحب پرو پرائٹران کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور محمد کا
عکس ہے یہ رخ [illegible] کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
قیس ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ وما ترء من ادلہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

یہ کہو یہ بات گر آئی جہاد در قادیان میں | دوا ہیں شفا ہیں غرض دارالامان ہیں

نمبر | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۔ ۸ ۔ ۱۶ ۔ ۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

بمہر ۔۔۔ بخدمت ۔۔۔
صاحب کلارک دفتر
[illegible] ranwala

بخدمت جناب منشی نواب خان
انگریزی
گوجرانوالہ

خریداران کو اطلاع — [illegible] اس کی بدولت اشاعت [illegible] ساف کی تکمیل [illegible] اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناتکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات [illegible] تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ۔۔۔ ایک [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
بان شدیم ۔۔۔ ہر خواہد شدن
۔۔۔ لو شنیم ہر آنچہ کہ ہست
آن نہ از خود از بیان ۔۔۔ بود
از خدائے قول او در ما شدن
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات ۔۔۔ راست
بہر در قرآن بیان ہست بالیقین
تا قدم دوری از آن روشن کتاب

مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب ہر کو ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مورد لعن خداست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفرست و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادہ عرفان ما ۔۔۔ دست
ہمراہ ما ۔۔۔
ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک وز خبر ہائے معاد
منکران مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکاری کند ز اشقیاست

وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر یہ فرماتے ہیں اور سب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ تین بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں ۔۔۔ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ تین بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ [illegible] ۔۔۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ [illegible] حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ ۔ [illegible] ۔۔۔ چودہ سال ہوئے ہیں ۔۔۔ کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار رہے ۔۔۔ قادیان سے طلوع ہوا ۔

ایک شریف [illegible] کی ضرورت

ایک شریف [illegible] غیر احمدی [illegible] بعض احمدی افراد کی اخلاق کو دیکھ کر اپنی ایک دوشیزہ بالغہ عمر ۱۶ سال خوش شکل حلیم الطبع صوم وصلوٰۃ کی پابند کی نکاح کا ارادہ احمدی جماعت کے کسی ایسے شخص کے ساتھ کیا ہے جو اوصاف ذیل کا موصوف ہو

(۱) قوم کا کشمیری ہو۔ (۲) احمدی جماعت [illegible] نمونہ ہو۔ (۳) عمر ۲۵ و بیس سال [illegible] (۴) وجہ معاش کم از کم ۲۵ روپیہ ماہوار رکھتا ہو۔ (۵) خوش شکل ہو

اس کے متعلق خط وکتابت ڈاکٹر محمد اسمعیل خان [illegible] ڈیوٹی گورداسپور [illegible] کی جاوے

خاکسار عبدالحق احمدی [illegible] زاری مرزا پور تحصیل گورداسپور

درخواست دعا

ا۔ عاجز کو تین چار کام درپیش ہیں جن کی واسطے احمدی جماعت سے دعا کا التجا ہے
خاکسار بشارت علی خان احمدی سگنلر [illegible] ناہنوالی [illegible]

درخواست نماز جنازہ

البدر کی ایک خریدار مسمات برکت بی بی جو کہ ضلع سیالکوٹ [illegible] ہیں۔ ماہ اپریل میں فوت ہو گئی ہیں۔ میرے مکرم دوست [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] مضافات ضلع سیالکوٹ اور نیز میں خود ان کی نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کیلئے احباب احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ نیز مولوی محمد یوسف صاحب احمدی۔ دیدار بخش صاحب [illegible] محمد ابراہیم صاحب فرزند و دختر دیدار بخش صاحب [illegible] والدہ محمد ابراہیم صاحب بھی پٹیالہ میں فوت ہو گئی ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمائی جاوے۔

جن احباب نے بعض امور متعلق البدر دریافت کئے ہیں اگر ان کو ابتک جواب نہیں ملا تو وہ سمجھ لیں کہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ارسال کرنیکی وجہ سے جواب نہیں دیا جا سکا۔

ہر ایک صاحب خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس کارخانہ میں کثرت سے خطوط آتے ہوں وہ اس بار کا کیسا متحمل ہو سکتا ہے کہ سب کو جواب اپنے خرچ پر دیوے۔ درحالیکہ کارخانہ ابھی امداد کا محتاج ہو۔

[illegible] شعرا کی خدمت میں التماس

البدر [illegible] نظر [illegible] سے [illegible] صاحب شہید [illegible] دین کو [illegible] پا [illegible] میں یہ [illegible] اس [illegible] خیال سے میں اپنے [illegible] کے فن میں [illegible] ہیں ملتمس ہوں [illegible] جگہاں واقعہ شہادت [illegible] دفتر البدر میں قادیان [illegible] زبان کی نظم کا [illegible] میں اپنی جگہ [illegible] کتاب کی صورت میں چھپایا جاوے گا اور [illegible] نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(محمد افضل)

ہمارے بزرگ اس طرف توجہ کریں

احمد نور کابلی کی [illegible] جب حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے [illegible] [illegible] احمد نور [illegible] تو مجھے ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ میں اس کی تعریف میں خامہ فرسائی کروں۔ اتنا [illegible] ہے اور قوم کی توجہ کے لئے اس سے زیادہ تعریف کی ضرورت بھی نہیں کہ احمد نور حضرت عبداللطیف شہید کا سچا عاشق شاگرد اور حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی عشق و محبت کا اپنی جماعت میں ایک نمونہ ہیں۔ احمد نور معہ اپنے بڑے بھائی اور اہل و عیال کی ہجرت کر کے قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ مکان کی تنگی کی وجہ سے اب تک ان سرد شہر جگہ کے رہنے والوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور آئندہ موسم گرما کی شدت کے دنوں میں ناقابل برداشت صعوبت کا سامنا نظر آتا ہے۔ ان ملاحظات کی وجہ سے یہاں کے بعض گرامی قدر دوستوں نے ان مہاجروں کے لئے ایک مکان بنوانے کی تجویز سوچی ہے جس پر دو سو روپیہ صرف ہوگا جن لوگوں نے اس کار خیر میں چندہ دیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں۔ آپ سب مکرم بزرگ جہاں تک جلد ممکن ہو جو کچھ چندہ ہو بنام مولوی محمد علی صاحب ارسال کریں۔ عاجز عبدالکریم۔

حکیم فضل دین صاحب ۱۰ وصول۔ میاں غلام غوث صاحب ۵ وصول ۴۴

[illegible]

تعلیم الاسلام [illegible] ایک [illegible] کار بی۔ اے پاس [illegible] درخواستوں کے ساتھ نقول سندات [illegible] بی۔ اے۔ اور ایف۔ اے [illegible] شائع ہونی چاہئے۔

[illegible] تعلیم الاسلام کالج [illegible] قادیان

[illegible] اپریل ۱۹۰۷

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک [illegible] مدرسہ کا ہو اور قرآن عمدہ صحیح [illegible] لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار اور [illegible] اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ [illegible] نقدی خوراک و پوشاک۔

[illegible] یہاں کشمیر میں [illegible] نہیں ہوتی صرف [illegible] یعنی چاول [illegible] کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان و محمد [illegible] خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان از مقام بارہ پور کشمیر تحصیل کولگام

فروخت چشمہ

میں نے امریکہ سے ایک چشمہ منگوایا تھا۔ جوڑے سفید شیشے۔ سنہری سیدھی کمانی نمبر [illegible] سائٹ منفی پونے دو۔ مگر وہ مجھے ٹھیک نہیں آئی۔ اصلی قیمت چھ ڈالر یعنی ۱۹ روپے۔ لیکن بھیجنے والے نے مجھے لکھا ہے کہ بجائے واپس کرنے کے اس کو کم قیمت پر فروخت کر دیں میرا خیال ہے کہ وہ چار ڈالر یعنی ۱۲ روپے تک منظور کر لیگا اگر کسی کو ضرورت ہو تو راقم کو اطلاع دے اصل خطوط امریکہ کے ملاحظہ کے واسطے بھیجے جاویں گے۔

محمد صادق عفی عنہ قادیان
ضلع گورداسپور ۱۵ اپریل

قول صحیح در الشہادتین چھپ کر طیار ہو گئی

ہے قیمت وہی ایک ایک آنہ ہے۔ دفتر البدر سے طلب کرو۔ خریدار ان بذریعہ ڈاک [illegible]

---

۲۹۲ سید محمد علیشاہ صاحب صر - محمد علی صاحب وصول - محمد صادق عہ - شیخ یعقوب علی صاحب)

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُھَا الْخَلْق

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ

عرش پر آپنے فرمایا کہ یہ لفظ اسلیے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفات جمالیہ کا ہے۔ جو کہ اسوقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لیئے کل انبیا کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تاکہ اون کے کل صفات کا مظہر تام میں ہو جاؤں۔ خدا تعالےٰ کی صفات محیی و ممیت برابر کام میں زور سے لگے ہوئے ہیں ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔

عرش کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے بارے میں آپنے فرمایا کہ عرش ایسی شئے ہے کہ نہ وہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی تجلیات کا اعلےٰ مقام جو دونوں جہانوں میں ہو سکتا ہے وہ عرش کا مقام ہے۔ جو مخلوق کہتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو غیر مخلوق قرار دیتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں ہاں اسکی متشابہات کو وہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مخلوق کہا جاوے تو پھر محدود اور مجسم ہوگا۔ اگر غیر مخلوق ہو تو خدا کی خالقیت سے باہر رہتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ خالق کل شئے ہے۔

پس جیسے میرے الہامات میں انت منی وانا منک اور ظہورک ظہوری وغیرہ کلام الٰہی بطور استعارہ کے آئے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی ایک استعارہ ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کلام الٰہی میں استعارات ہوا کرتے ہیں۔ پھر کیوں نہ کہا جاوے کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور اسکی کنہ کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ میرا یہی عقیدہ ہے کہ عرش اصل میں مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث سے باہر ہے اور اعلےٰ درجہ کی ایک تجلی ہے۔

اب زمانہ ہے کہ تمام اسرار کھلتے جاویں جیسے آسمان سے آنے کا سر انہی ایام میں کھلا ہے۔

یہ زمانہ افترا کا نہیں ہو سکتا

خدا پر افترا کرنا لعنتی کا کام ہوتا ہے۔ کیا لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اسقدر عرصہ دراز گذر گیا اور ہم کبھی الہام کے بیان کرنے سے فارغ نہیں رہے۔ پس ممکن ہے کہ ایک آدمی ہر روز نیا افترا کرے اور خدا کو بھی علم ہو کہ وہ مفتری ہے اور وہ مہلت دے رہا ہے بلکہ اوسکی زندگی میں ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے۔ کہ ٹڈی کی طرح لوگ مر رہے جاتے ہیں۔ چاروں طرف موتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ کیا مفتری کی اتنی حفاظت ہو سکتی ہے۔ کیا خدا کا فضل و کرم ایک مفتری کے اسطرح شامل حال ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہ افترا کر سکتا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار

بات یہ ہے کہ بظاہر کتنے ہی مذاہب کیوں نہ ہوں لیکن اصل میں دہریت کی باریک رگ اپنا کام کر رہی ہے۔ اگر دہریت نہ ہوتی تو یہ عیسائیت بھی اسقدر نہ پھیلتی۔ گناہ تو درکنار دراصل تو خدا کے سامنے مقابلہ ہے۔ ایک مذہب بھی کبھی اپنے کیئے پر پشیمان ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ خطا پر خطا کرتے ہیں اور پشیمانی پاس نہیں پھٹکتی۔ اسیکا نام دہریت ہے۔

ضروری اطلاع

اخبار اس لیے دیر سے نکلتا ہے کہ ہمارے کاتب صاحب نام عبد الرزاق ساکن کولہ پانہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ خدا انکو غریق رحمت کرے۔

میں خود گذشتہ ایام میں عارضہ چشم میں مبتلا رہنے کی وجہ سے تازہ مضامین کی ترتیب سے معذور رہا ہوں اور اسی لیے احباب کے خطوط اور فرمایشوں کی پوری تعمیل بھی نہیں کر سکا لہذا احباب معاف فرماویں۔ یہ اخبار امرتسر میں لکھوا کر قادیان میں چھاپا گیا ہے اور اگر خدانخواستہ جلدی کوئی کاتب میسر نہیں آیا تو باور ہے کہ اخبار دیر سے شائع ہو۔ (منیجر)

۲۸ر اپریل کے الہامات

اعملوا ما شئتم انی غفرت لکم

انشاء اللہ آمین۔

اعملوا ما شئتم انی امرت لکم انی امرت الملائکۃ۔

زاد اللہ عمرک۔

اذا نعمتی۔

غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی۔

۲۹ر اپریل ۱۹۰۴ء

امن است در مکان محبت سرائے ما

یعنے

دل مکان (یا دل) جو خدا تعالےٰ کی محبت سرائے ہو جاتا ہے اس میں ہر طرح سے امن رہتا ہے حدیث شریف میں ایک دعا ہے۔ جسکو آداب دعا کی رعایت کے ساتھ پڑھنے سے انسان خدا کی نظروں میں محبوب ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اسکا مطلب یہ ہے کہ الٰہی میں تجھسے تیری محبت کا اور جو تجھے محبت کرتا ہے اسکی محبت کا اور ان اعمال کا جنکے ذریعہ سے تیری محبت تجھ تک انسان پہونچتا ہے سوال کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

اور ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون لوگوں کو مار رہا ہے

کتاب نور الدین

امرتسر میں بعض احمدی جوشیلے احباب کے اہتمام سے دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تمام احباب صحت کتابت کاغذ اور چھپوائی میں خاص اہتمام کو مد نظر رکھکر کتاب کی عظمت اور شان پیا ایک خاص روشنی ڈالنے کی کوشش فرماوینگے اور احمدی احباب بھی اسکی قدر دانی سے دریغ نہ کریں گے۔

اطلاع۔ وی پی خریداروں کی طرف ارسال ہو رہے ہیں۔ وصول فرما کر کارخانہ کو مشکور فرماویں۔

حقیقی اور کامل احمدی کون نہیں

(۱) وہ جو دعا کیوقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا
(۲) وہ جو جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا -
(۳) وہ جو دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا
(۴) وہ جو درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا
(۵) وہ جو پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنے شراب سے قمار بازی سے - بدنظری سے خیانت سے - رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا -
(۶) وہ جو پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا
(۷) وہ جو بد اثر ڈالنے والے بدرفیق کو نہیں چھوڑتا
(۸) وہ جو اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں انکی بات کو نہیں مانتا اور انکی خدمت سے لاپرواہ ہے -
(۹) وہ جو اپنی بیوی اور اسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا -
(۱۰) وہ جو اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے محروم رکھتا ہے -
(۱۱) وہ جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشا جاوے - اور کینہ پرور آدمی ہے -
(۱۲) وہ مرد جو بیوی سے اور وہ بیوی جو خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے -
(۱۳) وہ جو فی الواقعہ مجھ (حضرۃ مرزا غلام احمد) کو مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا -
(۱۴) وہ جو امور معروفہ میں میری (حضرت مسیح موعود کی) اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے
(۱۵) وہ جو مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے
(۱۶) ہر ایک زانی - فاسق - شرابی - خونی - چور - قمار باز - خائن - مرتشی - غاصب - ظالم - دروغگو - جعلساز - اور انکا ہمنشین - اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا - جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا -

ضروری احکام از (کشتی نوح)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو - کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے -

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو -

سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے - اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا ہے -

تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو

اسلام یعنی فرقہ احمدیہ کا خدا

ایک قادر قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنے صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے - نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے - وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں -

انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے - لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کیطرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے - وہ خارق عادت قدرت اسجگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے - خوارق اور معجزات کی جڑ

بہر حال یہ خدا ہے جو سلسلہ عالیہ کی شرط ہے - اس پر ایمان لاؤ یہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اسکے عجیب عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں اسنے بے شمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا - اسنے حضرت مرزا غلام احمد پر وحی نازل کی اور انکے لئے زبردست نشان دکھلائے اور ان کو مسیح موعود کر کے بھیجا -

دعا کے بارے میں احکام

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح جو اپنے خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں -

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی -

تم راستباز اسوقت ہوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کیوقت - ہر ایک مشکل کیوقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو - کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی - (از مسیح موعود)

(خدا کا ہو رہنے کے نتائج) - اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگیگا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھیگا اور اسکے منصوبہ کو توڑیگا - تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے

ایک شخص جو اپنے پاس ایک خزانہ رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے؟ ... پس اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ تمہارا خدا ہر ایک حاجت کے وقت تمہیں کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کیلئے ایسے بے خود کیوں ہوتے -

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے تم بغیر اسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ

ضرورت ہے ایک کاتب کی اگر اصلاح سنگ بھی کرسکتا ہو تو ترجیح دیجاویگی - منیجر بدر کے نام درخواست آوے +

سردار خان

نورِ افشاں کی بدحواسی

سلسلہ کے لئے دیکھو [illegible]

(س) اللہ وہ خدا ہے [illegible] یہودیوں کے ہاتھ سے [illegible] بعد انجیل [illegible] تیسرے دن بھی رہا۔ احوال دلائل [illegible]

(ص) [illegible] ہے تو آپ کو ماننا پڑا کہ وہ خدا [illegible] خدا ہوتے دعا مانگتا ہے اور پھر اس دعا کو اتنا بالی رہے کے پہنچانے سے اپنے کو بچا نہ سکا اور دنیا میں اپنا کوئی گھر بھی نہ بنا سکا اور دن اسپر افسوس بھی کرتا رہا کہ جانوروں کے لئے آشیانے ہیں مگر ابن آدم کے لئے سر رکھنے کو جگہہ نہیں پھر انجیر کے درخت پر سے کھانے کیلئے کچھ پھل نہ پاکر بیجان درخت پر لعنت کرتا ہے جس سے اس کی غیب دانی اور قدرت کا حال کھلتا ہے امید ہے آپ غور فرماویں گے۔

(۳) آپ نے تسلیم کر لیا کہ مسیحیت کی بنیاد مسیح کی الوہیت اس کی موت، اور اس کی قیامت ہے، اور ہم نے ثابت کر دیا کہ بقول مسٹر ہارو کے اکثر عیسائیوں نے اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے اور جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیے کہ کسر صلیب ہو چکی یا نہیں۔

(۱) بیٹے کو مان لینے میں کونسی گواہی ہے آپنے ذرا کھول کر بتایا ہوتا جبکہ یسوع نے خدائی تو درکنار ایک کامل انسان کا نمونہ بھی نہیں بتایا تو وہ اپنے معتقدوں کے دلوں میں کونسی تسلی دے سکتا ہے اسکو اپنے نیک ہونے سے انکار ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے وہ دوسروں کو کہاں تک نیک بنا سکے خود موت سے ڈر کر مایوسی کی حالت میں ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہے تو دوسروں کو کیا اطمینان دے سکتا ہے۔ ہاں زبانی تسلی تو ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی رکھتا ہے حالانکہ دل کا حال پوچھو تو انتہا درجہ کا اضطراب پاؤ گے میرے معترض دوست آؤ میں تجھے بتاؤں موت پر حقیقی فتح کسنے پائی وہ تمام جہان کا سردار (جس کی بشارت حضرت عیسیٰ دے گئے اور اپنے جانے کی بھی علت غائی ٹھیرائی) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے وہ خود فرماتا ہے ہر طرح کی کامیابی حاصل کرنے کے بعد "اللھم بالرفیق الاعلیٰ" آپ کی اور آپ کے غلام علیہ السلام کا غلام مولوی عبد اللطیف اسی موت پر فتح پانے کی نظیر میں پیش کیا جا سکتا ہے جسکو حق چھوڑنے کے لئے بار بار کہا گیا مگر وہ مرد خدا برابر اپنی بات پر قائم رہے اور کہتا ہے کہ میں سچ کو نہیں چھوڑ سکتا اور پھر بڑی خوشی سے انا للہ کہتا ہوا جان دیتا ہے [illegible] آخری الفاظ [illegible] حقیقی اطمینان [illegible] سب [illegible] مشکل [illegible] تسلیم کر [illegible] اپنی مشکل [illegible] [illegible]

[illegible] جاتا [illegible]

(۲) [illegible] باتیں پیش کی گئی ہیں (۱) آپ نے تسلیم کر لیا کہ المسیح نے فرمایا تھا کہ میں صرف اسرائیل کے پاس بھیجا گیا ہوں (۲) اور یہ کہ وہ غیر اقوام کو تبلیغ کرنے نہیں آیا تھا تو سب ہمارا [illegible] ثابت ہوگیا اور آپ نے اقبال ڈگری دیدی کہ مسیح اسرائیل کے پاس بھیجا گیا اور اس نے غیر اقوام کو تبلیغ نہیں کی۔ جو کام استاد نے نہیں کیا شاگردوں کا کیا منصب ہے کہ اس میں دخل دیں اگر اس کے خلاف آپ کوئی آیت انجیل کی پیش کرتے ہیں تو میرے خیال میں اس کے کلام الہٰی ہونے سے رہا سہا یقین بھی اٹھا لیتے ہیں کیونکہ کلام الٰہی میں تو درکنار ایک معتبر ناصح شخص کی کلام میں بھی تناقض یا اختلاف نہیں ہونا چاہیئے پس ایسی تمام آیات کو الحاقی سمجھا جاوے گا یا ان کی ایسی تاویل کی جاویگی جو پہلی ورس کے خلاف نہ ٹھیریں اور پہلی کا مطلب صاف ہے تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منادی سے یہ ضرور ثابت نہیں ہوتا کہ غیر اقوام میں بھی منادی ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے مختلف فرقے جہاں کہیں ہوں ان میں منادی پہنچا دے یہ اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ کئی فرقے شام سے ہجرت کر کے چلے گئے ہیں چنانچہ آپ خود بھی انہی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔

(۲) زمین اور آسمان کا اختیار کہاں تک صحیح ہے جبکہ اتنی جدو جہد سے جو بارہ حواری بنے اُن میں سے بعض نے عین وقت پر دغا دی۔ آفرین ہے سیدنا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر بھیڑ بکری کی طرح اپنے آقا کے لئے ذبح ہو گئے [illegible] تک نہ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) جن کاموں سے تم کو منع کیا [illegible] انصاف کرو کہ ان پر کون عمل کر رہا ہے آپ کسی کا قول لیں۔ کون دائیں گال پر تھپڑ کھا کر بایاں بھی آگے کر دیتا ہے اور کون ایک میل جانے پر مجبور کیا گیا ہو۔ تو دو میل چلا جاتا ہے اور کون ہے ایسا کہ جس کا کوئی کوٹ چھین لے تو چوغہ بھی اتار دے اور کون ہاتھوں سے گناہ کا ارتکاب ہونے پر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالتا ہے اور کون آنکھ کے گناہ کرنے پر آنکھ کو باہر نکال پھینکتا اور اپنے تمام بدن کو جہنم میں جانے سے بچا لیتا ہے۔

(ج) ہم نے یہ انوکھا پیار کبھی نہیں سنا کہ زید کے بدلے میں بکر مارا جاوے اور بے وجہ بلا سبب اور پھر بے گناہ [illegible] ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ ہوا تیری نسل کے دنیا کے تمام گھرانے برکت پائیں گے وہ پورا ہوا۔ [illegible] سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم رحمۃ للعالمین [illegible] ہوا جس نے اپنی ربانی [illegible] کا جلوہ دکھایا۔ اور پھر نبی اسحاق سے مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی [illegible] پیدا کیا جس نے سب گمراہوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالنے کا بیڑا اٹھایا۔ [illegible]

(د) اگر کہیں حج کے [illegible] ہوتی رہے اسلامی احکام و قرآنی تعلیم میں کوئی ایسی بات دکھلانی چاہیئے جس میں ایسا کرنے کی اجازت دی گئی ہو وہاں تو انسان تو درکنار۔ حرم میں کسی دوسرے جانور کو ایذا دینے یا ذبح کرنے کا حکم نہیں وہ پہلے بکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کے فرض کو تو ادا کرلیں پھر بوجود موجبات حج۔ حج بھی کیا جاوے گا

(ب) ٹرکی نے کون سے غریب مسیحوں پر ظلم کیا ہے حضرت انصاف کیجئے کیا آپ نے مسٹر عبد اللہ کوئلیم کی تقریر نہیں پڑھی۔ ضرور پڑھئے۔ اسمیں ایسے تمام معاند خیالات کا کافی جواب ہے۔ اور انگلستان کے وزیر اعظم کا قول اس پر شاہد ہے کہ مقدونیہ کی بغاوت میں مظالم کا بہت سا حصہ باغیوں کی طرف سے ہے پس حکومت کا کیا قصور۔ خود کردہ را علاجے نیست کیا وہی غریب مسیحی جن کی غریبی سر دیا میں یہ رنگ لائی کہ اپنے بادشاہ ہی کو مع ملکہ کے قتل کر ڈالا اور پھر اس کا کسی نے قصاص تک طلب نہ کیا۔ روسی جو عیسائی ہیں مظالم کی داستان ذرا یہودیوں سے پوچھئے۔

(ج) خدا تعالیٰ کے فرشتے اپنا کام کر رہے ہیں پس مسیح موعود علیہ السلام کو ایران یا کابل جانے کی ضرورت نہیں، کابل کی سنگلاخ زمین پر خون کی روشنائی سے [illegible] دیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیضانِ احمدی

شیریں مقال ستودہ خصال سرو قد خورشید خد نور بخش ئی چشم بینائی گلشن یکرنگی دچہرۂ تابان گلزار جاودانی نقش افزائے روحانی وحدیقۂ خوبی وکامرانی وگل گلستان محبوبی سیدنا ومولانا نور الہدا امام الہدا مہدی دوران مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور زاد مجدکم۔

تسلیم۔ سر نیازمندی دا سطے ادائے رسم خادمانہ آستانۂ درگاہ معلی پر خم کرکے بادب ملتمس ہوں کہ جب اللہ جلشانہ اپنے کسی بندے پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے تو اپنی غیبی آواز سنا کر اپنے مامور کی شان نمائی سے اطلاع فرمایا کرتا ہے چنانچہ مختصر یہ ہے کہ ایک روز مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کے مکان پر حضور کے مخالف اپنی جانوں کے دشمن فضول بحث کرنے کو آئے لیکن ناکام واپس گئے اور مجھکو اسی شب یعنی مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۴ء بوقت ۱۱ بجے رات کے جبکہ میں بعد نماز عشا کے آرام کر رہا تھا میری مکان میں ایک آواز قدرتی جیسی کہ مولوی سید تفضل حسین صاحب کی تھی آئی وہ آواز یہ تھی کہ

اللہ تجھپر فضل خدا ہوا اور مرزا صاحب کا دامن پکڑ

وہ آواز کیا تھی گویا مجھہ کو راہ راست پر لانیوالی رہبر تھی جس سے ۳ بجے اسکو ایک خوشی ظاہر ہونی والی تھی کمرہ میں اسوقت دوسرا کوئی شخص نہ تھا مگر احتیاطًا میں اٹھا اور کمرہ دیکھا اور باہر کمرہ کے بھی دیکھا کوئی شخص نہ ملا تو یقین کامل ہو گیا کہ یہ آواز غیبی ہے اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود مہدی آخرزمان برحق ہیں صبح کو میں مولوی سید تفضل حسین صاحب کے مکان پر گیا ان سے رات کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ واقعی تمہارا خواب بہت ٹھیک ہے انشاء اللہ بہت جلد تم عمدہ درجہ پر ہوگے اور بہت سی نصیحت کی باتیں بیان کیں جس سے میرا خیال خام جو اس سے پہلے تھا وہ جاتا رہا اور عقیدہ درست ہو گیا اور مولوی صاحب نے نماز کے بارے میں ہدایت کی قاعدہ نماز کے بتلائے جس کی تعمیل میں شروع کرنے لگا اور تا دم مرگ کرتا رہوں گا اور روز بلا ناغہ مولوی صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہا اور ان سے وعظ نصیحت وغیرہ سنتا رہا۔ میں مولوی صاحب ممدوح کا از حد درجہ کا شکر گذار و ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے چند کتابیں میری واقفیت کو مفت نظر کیں کیونکہ میں آجکل بیکاری کی وجہ سے از حد سخت افلاس میں مبتلا ہوں جس کا حال سوائے خداوند عالم کے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب دوسرے خواب کا حال مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء یوم جمعہ درمیان گیارہ بجے رات کے عالم رویا میں جو دیکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص عمامہ باندھے اور قبا پہنے نورانی صورت میرے پاس آئے جس سے مجھکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بزرگ مقبول خدا ہیں کیونکہ ان کے چہرے سے نور برستا تھا انہوں نے مجھہ سے کہا کہ اٹھ میں موجب ارشاد اٹھا وہ میرا ہاتھ پکڑ کے ایک سمت کو روانہ ہوئے چلتے چلتے ایک شہر کے قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شہر کے مینار وگنبد وکلس سبز سبز درختوں میں دکھلائی دی رہے تھے جو ایسے خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ میرا ہی جی جانتا ہے جن کی تعریف میں بیان نہیں کرسکتا کیونکہ جو میری حالت اسوقت تھی سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا ہے میرے اور شہر کے درمیان ایک دریا صاف وشفاف پانی کا رواں تھا میں اور میرے ساتھی دریا عبور کرکے شہر میں داخل ہوئے اور شہر کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہونچے جہاں کہ مجلس وعظ ہو رہی تھی ایک بزرگ نورانی صورت گندمی رنگ عمامہ باندھے ہوئے اور قبا پہنے وعظ کر رہے تھے میں اور میرے ساتھی اس مجلس میں جاکر بیٹھ گئے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں اس مجلس میں میرا کوئی ملاقاتی بھی ہے یا نہیں جس سے یہ دریافت کروں کہ یہ کون مقام ہے اور یہ واعظ کون حضرت ہیں جب میں چاروں طرف دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ممبر کے قریب مولوی تفضل حسین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور مختلف جگہوں پر مولوی محمد صادق حسین صاحب وکیل اٹاوہ اور دیوان عبد المجید صاحب اور ابن حسن یوسف علی اور بھی چند آدمی جنکو میں نے دیکھا تو ہے مگر نام معلوم نہیں چند دوست اور دکھلائی دیئے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اسوقت کی حالت کچھ بیان نہیں کرسکتا ہوں، دل خود بخود خوش اور دل کو ایک قسم کی تازگی تھی اس حالت میں یہ غزل وردزبان تھی جو میں کبھی نہ سنی تھی اور نہ لکھی ہوئی دیکھی تھی ؎

خدایا لشۂ عرفاں کرامت کن دماغم را

بموج بادۂ بیرنگ دریا کن ایاغم را
دلم از ظلمت عصیاں بشمع کشتہ میماند

بنور احمد مرسل فروغے دہ چراغم را

اور بہت سے اشعار تھے جو میں یاد نہ رکھہ سکا جو تحریر کئے جاتے اور اب یہ غزل وردزبان ہے غزل یہ ہے۔

میرے ہر دم دمعیان میں تو ہے
دل میں رہتا ہے جان میں تو ہے

کونسی جا ترا نہیں ہے نشاں
لامکان اور کان میں تو ہے

گاہ سلطان وگہ فقیر غریب
ہر طرح تازہ شان میں تو ہے

لفظ معنی میں تو ہے جلوہ
میرے ہر دم میں دمعیان میں تو

ہے یقین میں ترا اگرچہ ظہور
فی الحقیقت گمان میں تو ہے

تجھکو پوشیدہ کیوں کرے کوئی
ایک ظاہر جہان میں تو ہے

میں نے فجر کو مولوی سید تفضل حسین صاحب سے یہ خواب جاکر بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ان کو دیکھو تو پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں پہچان سکتا ہوں تب دوسرے روز حضور والا کی تصویر دکھلائی تو میں نے فورًا پہچان لیا لہذا اب ملتمس ہوں کہ مجھکو آپ اپنے خادموں اور غلاموں میں داخل کریں چونکہ اسوقت میری حالت کمزور ہے لہذا میں چندہ ایک روپیہ سال ادا کرتا رہونگا جسوقت مجھکو استطاعت ہووے گی میں سر کے بل حضور کے آستانہ پر گروں گا عریضہ ختم کرتا ہوں زیادہ حد ادب مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۴ء۔

مسائل

(۱) سر کے بال کتروانا دستفسر قاضی فتح حسین صاحب کوٹیہ
حضرت اقدس کے موئے مبارک تو کانوں تک ہیں اور قریب ۱۰ سال سے میں نے آپ کے بال کترے ہوئے نہیں دیکھے حضرۃ مولوی نور دین۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبان اور نیز صاحبزادہ میاں محمود صاحب کے بال کترے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ بال کترواتے تھے اور کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا اور نہ قرآن وحدیث میں اسکی ممانعت ہے
(۲) اگر کتا کپڑوں سے لگ جاوے یا کپڑوں کو سونگھہ لیوے تو کپڑا ناپاک ہوتا ہے کہ نہیں ؟ مستفسر ابو محمد حسین میانمیر۔

جواب۔ اگر کتا پانی میں تر نہ ہو اور اس کا جسم خشک ہو تو کپڑے کے ساتھ لگ جانے سے یا اسے سونگھہ لینے سے کپڑا پلید نہیں ہوتا۔

تفسیر سورہ جمعہ فرمودہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب بہت عمدہ چھپی ہوئی طیار ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۱؎ دفتر البدر سے طلب کرو۔

یہہ وہ دو صفحات ہیں جو کہ مسی میں ناظرین کو خالی پہونچے تھے اور ان کے دینے کا وعدہ کیا تھا

ملفوظات احمدیہ

جو تقریر حضرۃ اقدس علیہ السلام نے جناب احسن علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی تشریف آوری پر فرمائی تھی جس کا کچھ حصہ الحکم نمبر ۸ جلد ۱۱ میں شائع ہو چکا ہے اس کا بقیہ حصہ تکمیل کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں یہ عام طور پر قاعدہ ہے کہ جب مثلاً کوئی بڑھئی یا بسنت کسی جگہ کام کرتا رہتا ہے اور وہ کام ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عملہ وہاں نہیں رہتا ہے اسی طرح پر انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام دنیا میں آتے تھے ان کے آنے کی جو غرض ہوتی ہے اور جب وہ پوری ہو جاتی ہیں تو پھر وہ رخصت ہو جایا کرتے ہیں۔

لیکن میں آنحضرت صلعم کو دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھکر کوئی خوش قسمت اور کامل نظر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔

آپ ایسے زمانے میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ بیدم کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوۃ قدسی نہیں کر سکتی حضرت عیسیٰ ؑ ایسی حالت میں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے طیار کئے تھے جن کو رات دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملتا تھا وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے اور حضرۃ مسیح کو ان کے ایمان اور اخلاص پر شک ہی رہا یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت اور مشکلات کا وقت تھا وہ عیسیٰ ؑ ان کو چھوڑ کر چلے گئے ایک نے گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی اس سے بڑھکر اور کیا ناکامی ہو گی۔

حضرۃ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور وہ ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے اور ان کے بعد ان کا خلیفہ اور جانشین اس کا فاتح ہوا مگر آنحضرت صلعم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بد قسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بد قسمتی اور محرومی ہے وہ خود چونکہ ان تمام کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں اس لئے سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالے پیدا ہو گئے تھے مجھے بھیجا ہے

تاکہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔

اور یہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا۔

جو میں دکھا سکتا ہوں

جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہو گا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھکر کرنیوالا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔

اب اس محک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو ایک موقعہ مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے طیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اس کو چھوڑ بیٹھے اور جو ان میں سے خاص تھے ایک تیس روپے کے لالچ سے اس کو گرفتار کرانے والا ٹھہرا۔ اور دوسرا جسکو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کو لیکر نکلتے ہیں مگر وہ اس قوم کو کجرو کہتے ہیں حضرۃ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات بات پر اعتراض کرنیوالے اور انکار کرنے والی قوم بھی یہاں تک کہہ دیا۔ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ مگر اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو کہ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا اور آنحضرت کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے تھے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت کو اٹھانے کو ہر وقت طیار تھے اور انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا گیا۔ پس صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے

مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ

یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اسی راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرۃ کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ آنحضرۃ صلی اللہ کی سیرۃ کے روشن ثبوۃ ہیں اگر کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے پس وہی شخص آنحضرت صلعم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں آنحضرۃ صلعم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوۃ کے دلائل کو توڑتے ہیں جب ایک ٹانگ ٹوٹ جاوے تو باقی کیا رہ جاتا ہے اگر

[illegible]

آپ اپنے سارے زمانہ رسالت مین دوچار آدمی بھی معاذ اللہ ایسے طیار نہین کر سکے جو اعلیٰ درجہ کو باخدا انسان ہون اور جنہون نے اعلیٰ درجہ کی روحانی تبدیلی کرلی ہو تو پھر آپ کی "قوۃ قدسی" کا کیا ثبوت رہ جاوے گا پھر اگر دوسرے لوگون کے اعتراضون کو دیکھا جاوے جو ایسے کرتے ہین تو پھر تو معاذ اللہ ایک بھی راستباز عملی آپکی تعلیم سے ثابت نہین ہوتا۔ بیاضیہ (خوارج) حضرۃ علی کو مرتد کہتے ہین کہ انہون نے حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کر لیا حالانکہ انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا تہا اس اعتراض کا جواب شیعہ کیا دے سکتے ہین اسی طرح پر بیاضیہ کے اعتراض ایسے ہین کہ ان کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے ادہر شیعہ ہین کہ وہ شیخین کی ذات پاک پر شوخی کے ساتھ اعتراضات جمع کرتے ہین۔ لیکن اگر یہ دونون فریق خدا ترسی اور روحانیت سے کام لیتے تو ایسا نہ کرتے وہ دیکھتے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم اک جسم کی طرح ہین اور صحابہ کرام آپکے اعضاء ہین جب اعضاء کاٹ دیے جاوین تو پھر باقی کیا رہ گیا جسم ناقص رہ جاتا ہے اور خوبصورتی بھی باقی نہین رہتی۔

ان باتون کو سن سن کر بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور مسلمانون کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی ہار دریدہ سے بھی دشمنون کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہین اور ان کی زبانین لعنتی ہین بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہین اور نہین سمجھتے کہ اس قسم کی اندرونی کمزوریون اور خرابیون نے یہ ضرورت پیدا کی کہ خدا تعالےٰ اپنے دین کی تائید اور نصرت کے لئے ایک سلسلہ قائم کر دیتا جو ان غلط فہمیون کو دلون سے دور کر دیتا۔

یہی غرض ہے میرے آنے کی

جو سعید الفطرۃ ہین وہ اس حقیقت کو سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہین۔ مین پھر کہتا ہون کہ یہ بات بڑی ہی قابل غور ہے کہ یہ لوگ جو طعن کیکر صحابہ کرام کی ذات پر حملہ کرتے ہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہین اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہین غیر قومون خصوصاً عیسائیون کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعویٰ ہے کہ آپکی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسے اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کی اور بالمقابل مسیح کے حواری بھی درست نہ رہ سکے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ بجز ایک یا دو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت مین کسی کی بھی اصلاح نہین ہوئی تو پھر ہم کو منہ دکھانے کی بھی جگہ نہین رہتی۔ اس صورۃ مین ہم ان کے سامنے کیا پیش کر سکتے ہین؟

قرآن شریف کی اس سے کیا عزۃ رہی ایکطرف تو ہم یہ مانتے اور پیش کرتے ہین کہ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبوت ختم ہو چکی دوسری طرف اس کی تاثیرات کو یہان تک ظاہر کرتے ہین کہ ایک آدمی کے سوا کوئی درست نہ ہو سکا اور جب اس پر ان اعتراضون کو جمع کیا جاوے جو مخالف کرتے ہین تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بھی درست نہین ہوا بلکہ سارے مرتد ہو گئے اس عقیدہ کی شناعت کو خوب غور سے سوچو کہ اس کا اثر اسلام پر کیا پڑا ہے آنحضرۃ صلعم کے تو یون مخالف ہوئے اور قرآن شریف سے برخلاف اس طرح پر ہین کہ کہتے ہین کہ اصل قرآن شریف نہین رہا جواب موجود ہے وہ محرف مبدل ہو گیا ہے اور اصل قرآن مہدی کسی غار مین لے کر چھپا ہوا ہے اب تک نہین نکلتا۔ دنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہین مخالف ہنسی کر رہے ہین اور خطرناک توہین کر رہے ہین اور مسلمان ان کے ہاتھ مین بقول ان کے قرآن شریف بھی نہین ہے اور مہدی ہے کہ وہ غار سے ہی نہین نکلتا۔ کوئی سمجھدار آدمی خدا سے ڈر کر ہمین بتلا وے کہ کیا یہی دین ہو سکتا ہے اور اس سے کوئی آدمی روحانی ترقی کر سکتا ہے یہ محض فسانے اور خیالی باتین ہین حقیقت اور سچ یہی ہے کہ آنحضرۃ کو خدا تعالےٰ نے اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تہا جس کا اثر ہر زمانہ مین پایا جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جسطرح پر انہون نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ مین نہین ملے گی۔ ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہین اور جب خدا تعالےٰ کو دین مین سستی واقع ہونے لگتی ہے اور کج فہمی یا مرور زمانہ کی وجہ سے غلط فہمیان پیدا ہو کر یہ پاک دین بگڑنے لگتا ہے

اس وقت خدا تعالیٰ ایک شخص کو مامور کرکے بھیجتا ہے جو اسکے بلائے بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے

وہ ان غلط فہمیون اور خرابیون کو دور کرتا ہے جو عملی طور پر دین مین پیدا ہو جاتی ہین اور اپنے عملی نمونہ اور قدسی قوت کے ساتھ ایک نیا ایمان دنیا کو خدا تعالےٰ کی ہستی پر بخشتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا تعالےٰ سے غافل ہو جاتا ہے اور شعائر اللہ کی پرواہ نہین کرتا۔ اللہ تعالےٰ بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس شخص اور ایسی قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ چغتائی سلطنت نے جب دین سے غافل ہو کر بہائم کی سی سیرۃ اختیار کرلی تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ سلطنت جو صدیون سے چلی آتی تھی اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا اور ایک مشاعرہ پر اس کا خاتمہ ہو گیا پس انسان کو ہر وقت خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے کھلی اور چھپی ہوئی بدکاریان آخر انسان پر وہ دقتین لے آتی ہین جنکا اسے آسائش کے ایام مین وہم و گمان بھی نہین ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کا خوف ہر وقت دلپر رہے اور اس کی عظمت و جبروت سے ڈرتا رہے اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے +

اس قدر تقریر حضرت نے فرمائی تھی کہ شیر علی صاحب نے بلا تکلف سے ذیل کا سوال آپ سے پوچھا +

سوال - آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات شائع ہوئے ہین اور یہ بھی کہ مین عیسیٰ سے افضل ہون اور اور تحقیر کے کلمات بھی بعض اوقات ہوتے ہین جن پر یہ لوگ اعتراض کرتے ہین +

حضرت اقدس - ہماری طرف سے کچھ نہین ہوتا مین ان باتون کا خواہشمند نہین تھا۔ کہ کوئی میری تعریف کرے اور مین گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن مین کیا کرون جب خدا تعالےٰ نے مجھے باہر نکالا یہ کلمات میری طرف سے نہین ہوتے اللہ تعالےٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور مین بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہون پھر مین کہان جاؤن لوگون کے اعتراضون اور نکتہ چینیون کی پرواہ کرون یا اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان لاؤن؟ مین دنیا اور اس کے اعتراضون کی کوئی حقیقت اور اثر نہین سمجھتا۔ لیکن خدا تعالےٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہون اور مین اس کو چھوڑ کر کہین نہین جا سکتا اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جاوے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو

پھر بھی مین اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہین کر سکتا دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت اس جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہین

میں ان کی کبھی پرواہ نہیں کرتا اگر کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے میں۔ **خدا تعالیٰ کے کلام کو اور خدا کو چھوڑ کر کہاں جاؤں** ✚

ایڈیٹر

اسی مضمون کو اعلیحضرت کے قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر میں یوں ادا کیا گیا ہے ✚

حکم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

اور یہ بالکل غلط ہے کہ میں انبیاء و رسل یا صلحاء امت کی تحقیر کرتا ہوں جیسا ابرار و اخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہوں اور ان کے مقام و قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہیں اور الجنس مع الجنس کے موافق دوسرے اس درجہ کے سمجھنے سے عاری ہیں۔

حضرت عیسے اور امام حسین کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہیں ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین کو سجدہ کریں مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہیں اور عیسائی خواہ حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بنا دیں مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بیخبر ہیں اور ہم ہرگز تحقیر نہیں کرتے ✚

مشیر اعلیٰ- عیسائی خواہ خدا بنا دیں لیکن مسلمان تو نبی سمجھتے ہیں اس صورت میں ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے ✚

حضرۃ اقدس- ہم بھی حضرۃ عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی یقین کرتے ہیں اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسیطرح پر حضرۃ امام حسین کی بھی جائز عزۃ کرتے ہیں لیکن جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہیں ہوتے جب تک حضرۃ عیسے کو اللہ یا ابن اللہ نہ کہا جاوے اسی لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تاکہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو ✚

مشیر اعلیٰ- ان کے مقابلے میں اگر ان کی تردید کی جاوے یہ تو اچھی بات ہے مگر ایک اصول صحیح کو تو ان کی خاطر نہیں چھوڑنا چاہئے۔

حضرت- اصول صحیح وہ ہو سکتا ہے جسپر اللہ تعالیٰ قائم کرے ہم ان اصولوں پر چلتے ہیں جنپر ہمکو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے اگر کوئی اس وقت ان باتوں کو استہزا کی نظر سے دیکھتا ہے اور یقین نہیں لاتا ✚ **تو مرنے کے بعد اس کی حقیقت کھل جائے گی** ✚

اور خود دیکھ لیگا کہ کون حق پر ہے ✚

میرے اس دعویٰ پر کہ میں امام حسین سے افضل ہوں شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہیں تو اس کا کیا جواب ہے۔

مشیر اعلیٰ- پھر آپکے نزدیک کیا ہے۔

حضرت اقدس- خدا تعالےٰ نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ میں **افضل ہوں** اور آنحضرۃ صلعم چونکہ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں اسیطرح آنیوالا محمدی مسیح موسوی مسیح سے افضل ہے اس وقت آپ انکار کریں تو کریں لیکن مرنے کے بعد تو سب کچھ ظاہر ہو جاوے گا اور پتہ لگ جاویگا کہ کون افضل اور حق پر ہے۔

میں اگر اپنی طرف سے شیخی جتلاتا ہوں تو مجھ سے بڑھکر کوئی جھوٹا نہیں لیکن اگر کوئی میرے صدق کے نشانات دیکھکر بھی جھٹلاتا ہے تو پھر اس کا معاملہ خدا سے ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کی تکذیب کرتا ہے۔

آپ جو کچھ کہتے ہیں بطور مقلد کے کہتے ہیں ذاتی بصیرت آپ کو نہیں ہے لیکن میں جو کچھ کہتا ہوں بطور محقق کے کہتا ہوں اور **خدا تعالےٰ سے بصیرت پاکر کہتا ہوں**۔ میں خدا تعالےٰ کے مکالمات سنتا ہوں ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہیں پھر میں ایک اندھا مقلد کی پیروی کسطرح کروں۔

ہاں

اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ **وہ میرے مقابل اس افضلیت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہیں دکھا سکتا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں دکھا سکتا تو پھر میرے لئے جو تحقیق کی راہ کھلی ہے اس کا انکار کرنا نامناسب ہے** ✚

یہ نری کہنے کی باتیں نہیں ہیں میری زندگی کا کون منکر ہو سکتا ہے جب میں براہ راست خدا تعالیٰ سے سنتا ہوں **خواہ مجھے دوزخ میں ڈالدیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے میں اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔**

میں کبھی اس امر حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں ان نشانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو بھیجا ہوا ہوں جن نشانوں کے ساتھ **آدم۔ نوح۔ موسیٰ۔ ابراہیم** علیہم السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ میں اب اس دامن کو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں اس دروازہ کو چھوڑ کر اور کسی جگہ میں کیونکر جا سکتا ہوں ✚

براہین احمدیہ جو بیس برس پہلے کی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے وہ شیعوں کے پاس بھی ہے گورنمنٹ کے پاس بھی کاپی ہے اس کو کھول کر پڑھو کہ کس قدر نشان اس میں دئے گئے تھے اور وہ اس وقت دئے گئے تھے کہ جب کسی کے وہم و گمان میں بھی وہ باتیں نہ آ سکتی تھیں کہ ایسا ہو جائیگا۔ اس میں لکھا ہے کہ آج تو اکیلا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ فوج در فوج لوگ تیرے ساتھ ہوں گے۔ دنیا دار مقابلہ کریں گے مگر وہ اس مقابلہ میں ناکام رہیں گے اور میں تجھے کامیاب کروں گا اب کوئی مخالف اس کا جواب دے کہ کیا اسیطرح پر نہیں ہوا۔

جب براہین احمدیہ شائع ہوئی ہے تو سارے ملک میں کوئی آدمی نہیں تھا کہ جو مجھے جانتا ہو قادیان سے باہر کسیکو کچھ پتہ نہ تھا لیکن اب دیکھ لو کہ کس قدر رجوع دنیا کا ہو رہا ہے اور اس ملک سے نکل کر امریکہ۔ آسٹریلیا اور یورپ تک اس سلسلہ کی شہرۃ ہو گئی ہے کیا لوگوں کو اس سلسلہ میں داخل ہونے سے اور روکنے کے واسطے کوششیں نہیں کی گئیں ہیں کفر کے فتوے دئے گئے قتل کے مقدمے بنائے گئے جسطرح جس کسی کا بس چلا اس نے لوگوں کو باز رکھنا چاہا لیکن جس قدر مخالفت کی گئی اسیقدر زور و شور کیساتھ اس سلسلہ کی اشاعت ہوئی اور آفاق میں اس کا نام پہونچگیا اسی کے موافق جو خدا نے پہلے فرمایا تھا اب ہمیں کوئی جواب دے کہ کیا کوئی یہ انسانی کلام ہو سکتا ہے کہ چوبیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کر کر اور پھر وہ حرفاً حرفاً پوری ہو جاوے اور وہ پیشگوئی ایسی حالت میں کی جاوے کہ اس وقت کوئی آدمی جاننے والا بھی موجود نہ ہو اگر یہ انسانی کلام ہے تو پھر ایسا دعوے کرنے والے کو چاہئے کہ اس کی نظیر پیش کرے پھر اس براہین احمدیہ میں درج ہے ✚

یاتون من کل فج عمیق
ویاتیک من کل فج عمیق

اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ یہ کوئی ۱۰ لاکھ نشان ہوگا (الحکم)

۱۶ اپریل ۱۹۰۴ء

طاعون زدہ کی نماز جنازہ

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک صاحب کا خط حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو سنایا جس میں راقم خط نے طاعون زدہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ نیز طاعون کے مریضوں سے ہمدردی اور خبرگیری کے متعلق آپکا ارشاد چاہا تھا۔ اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جنازہ پڑھنا چاہیئے اور ہمدردی بھی کرنی چاہیئے لیکن شریعت کے حکم کے موافق اپنے بچاؤ کا بھی ضرور خیال رکھیں۔ جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر کوئی گھر بھر کا ایک آدمی بھی شامل ہو جاوے تو کافی ہے سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی میت ہو کہ اوس سے تعفن اور بدبو آتی ہو تو چاہیئے کہ فاصلے سے اوسکا جنازہ پڑھیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ غائبانہ جنازہ پڑھنا جو شریعت میں روا رکھا گیا ہے۔ تو آخر کسی مصلحت کی بنا پر ہے۔ اس لیئے خاص خاص صورتوں میں غائبانہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔

رویہ فجر کے وقت فرمایا کہ ہمنے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سڑک ہے جس پر کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارہ (فقرا کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے۔ میں وہاں پہونچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اون کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں۔ اوسکا دروازہ نہیں ملتا۔ اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فجو٭ (فضل النسا) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اور اس کے ساتھ مجا (فضل) بھی ہے۔ لیکن مجے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ مجے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ جیسے ایک پیچ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کھلجاتے ہیں۔ جب اوس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھولدیا ہے۔

متعدی امراض کے لگنے کے معنے

حدیث میں ایک کا مرض دوسرے کو نہ لگنے کے یہ معنے ہیں کہ بدون اذن الٰہی کے وہ مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتا۔

اس پر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم نے خواب میں دیکھا کہ طاعون کے کیڑے ہوا میں [illegible] اور وہ اونکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس اثنا میں اون کیڑوں نے کہا کہ ہم ہوا میں تو ملے ہوئے ہیں۔ لیکن بلا اذن اللہ تعالےٰ کے ہم کسیکو کچھ نہیں کہتے۔

دہونی وغیرہ کا ثبوت حدیث شریف سے

حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کا دستور تھا کہ ہر روز عود وجرا ئیتہ۔ گوگل ولوبان قسط وغیرہ جلاتے تھے اہل اسلام نے اس عمل کو بالکل ترک کر دیا ہے حالانکہ اس سے بہت سے زہریلے امراض کا دفعیہ ہوتا رہتا ہے مسجد میں بھی دہونی دیجاتی تھی۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنے کپڑوں کو تین بار عود کی دہونی دے لیتے تھے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں ہے۔ کہ راتوں کو پانی کے برتن ڈھک رکھو اگر ڈھکنا نہ ہو تو ایک لکڑی ہی بسم اللہ کہکر برتن پر رکھدو۔ اور ہر ایک کام کو بسم اللہ کہکر شروع کرو۔ مگر آجکل ان باتوں پر عمل تو کیا ہنسی اور تمسخر کیا جاتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو یہ حال ہے کہ جمعہ کے دن بھی خوشبو وغیرہ نہیں لگاتے۔ تبرد یا کسٹرائل پر جسقدر ایمان ہے اتنا بسم اللہ پر نہیں ہے۔

جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ظہر کی نماز پڑھ کر تشریف لیجا رہے تھے کہ آپکا ذہن مبارک طاعون کے علاج کیطرف منتقل ہوا اور الخبیثات للخبیثین کو مد نظر رکھکر آپنے تجویز فرمایا کہ آتشک وغیرہ کے زہر کے لیئے جو ادویہ سم الفار۔ دار چکنا۔ رسکپور۔ شنگرف وغیرہ دیجاتی ہیں وہی طاعون میں استعمال کر کے تجربہ کیا جاوے۔ چنانچہ حکیم نورالدین صاحب سے آپنے ارشاد فرمایا کہ ان اشیاء کا جوہر اڈاکر اور کونین ملاکر گولیاں بنائی جاویں۔ اور مریضوں پر تجربہ کیا جاوے۔ ادویہ کے اجزا اور ترکیب کو حکیم نورالدین صاحب کی رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ الہامی نہیں ہے۔

۱۷ اپریل ۱۹۰۴ء

کامیابی کی موت کو موت نہیں کہا کرتے

لوگوں کے اس اعتراض پر کہ احمدی لوگ کیوں طاعون سے مرتے ہیں۔ فرمایا کہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی جنگوں میں تلواروں سے قتل ہو جاتے تھے۔ لیکن جب کامیابی ہو جاتی تو اونکی موت کو موت نہیں سمجھا جاتا [illegible] آخر نتیجہ یہ نکلتا کہ کوئی صحابی فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ انجام پر اونکی تعداد بہت بڑھ گئی تھی۔ اس سے فوت شدہ کی تعداد کو کوئی مناسبت ہی نہ رہی۔

موت سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جماعت کم ہو۔ اور جب جماعت زیادہ ہو جاوے تو پھر اوسکا نام موت کیسے ہوا۔ دیکھو کہ معترض کا فر تو عرب میں کوئی نہ رہا سب مر کھپ گئے۔ لیکن سب عرب صحابیوں سے بھر گیا۔ اسیطرح انجام پر دیکھ لینا کہ ہمیں کسقدر کامیابی ہوتی ہے۔

۱۹ اپریل ۱۹۰۴ء

الہام و رویہ

من دخلہ کان امنا

۲۰ اپریل۔ قریب ۱۰ بجے "دو زندگی کی فیشن سے دور جا پڑے ہیں"

فسحقھم تسحیقا

رویہ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا۔ لفظ ہے تو اوسنے کہا کہ غفور الرحیم۔ میںنے سمجھا کہ یہ جماعت کے لیئے ہے۔

۲۰ اپریل ۱۹۰۴ء

شام کے وقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جلوس فرمایا۔ تو الہامات ذیل بیان کیئے

الہامات :- (دیکھو صفحہ ۸)

٭ یہ ایک خادمہ کا نام ہے

[illegible]

بیتے سے علم بھی پڑھا کر ... صدا ... کا ... ہو ... سکتا ہے۔

(۴) رسول کریم صلعم نے فرمایا اطلبوا العلم ولو بالصین پس اگر امیر کابل کو ملا ؤن نے انگریزی پڑھانے سے روکا تو اپنا ہی نقصان کیا ۔

(۵) یسوع کو خدائے وحدہٗ لاشریک کہنا بڑے تعجب کی بات ہے جب کہ باپ اور روح القدس اس کے ساتھ ملائے جاتے ہیں اور پھر ایسا کہ خدا کی لامحدود ذات کو محدود دیکھا جاتا ہے تو دنیا میں بھی لاشریک ثابت نہیں ہوا کیونکہ اس کے بہت سے بھائی بہن تھے ۔

(۶) "ازلی" ہم تو آپ ہی کے منہ سے سنتے ہیں کہ وہ یوسف نجار کے گھر مریم کے بطن سے پیدا ہوا پھر ازلی کیسے وارد آپ ہی کا اقرار ہے کہ اس نے صلیب پر موت پائی پس ابدی کیسے ۔

"خالق" جو دنیا میں اپنے لئے گھر بھی نہ بنا سکا "لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے اتنی جگہ بھی نہیں کہ وہ اپنا سر رکھ سکے" ۔
"رازق" جو غیر کے کھیت سے پھل توڑنے کی اجازت نہ دی جاتی
"لازمانی" ۱۹۰۴ء کس کی یادگار میں ہے ؟
"لامکان" ناصرت میں کس نے پرورش پائی ؟
"منجی دارین" مگر اسی صورت میں جب کہ خود صلیب کی موت سے محفوظ رہتا ۔
"حشر و نشر اس کے اختیار میں ہے" مگر ایک ... کا دل اس کے اختیار میں نہیں ۔ چند یہودیوں پر تو ... نہیں ۔

(۶) دو ہزار سال پورے تو اب تک بھی نہیں ہوئے پس یہ تقریباً لکھا گیا ہے دوسرا ایسا عقیدہ رکھنے والے تو دو ہزار سال سے ہی اس کے خدا ہونے کے معتقد ہیں گو یہ خیال فاسد بعد میں پھیلا ہو اسے میرے خداوند کہنے سے بالکل یسوع کا خدا ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہتا ہے اے میرے صاحب! ایسا ہی ربی بمعنی معلم ہم بائیبل میں اس کے کئے حوالے دیتے ہیں ۔

(۷) "نزری بادشاہت آوے" کی دعائیں مدت العمر مانگی جاتی ہیں ۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بادشاہت ہی سے انکار کر دیا حالانکہ اس میں وہم ہو سکتا تھا کہ شاید یہودی ایسا ہی بادشاہ بنانا چاہتے ہوں جیسا کہ صلیب کے موقعہ پر بنایا اور نمونہ تو پوچھا گیا تھا اس بات کا کہ کبھی یسوع کو بھی یہ موقعہ پیش آیا کہ اسے قوم کی طرف سے بادشاہت پیش کی گئی اس شرط پر کہ وہ اپنے دعوے سے باز آ جائے اور پھر اس نے اس کو نا معقول کیا ہو ۔ ایسا نمونہ ہرگز نہیں مل سکتا ۔ آؤ میں نہیں بتا دوں کہ یسوع "اکیلا پہاڑ کو کیوں بھاگ گیا" ۔

بات یہ ہے کہ وہاں چند لوگوں نے سمجھا کہ یہ "وہ نبی" ہے جو دنیا میں آنے والا تھا ۔ مگر مسیح خوب جانتا تھا کہ میں "وہ نبی" نہیں (۲) لئے وہ پہاڑ کو چلا گیا کیونکہ اپنے تئیں اس پیشگوئی کا مصداق نہ سمجھا ۔ اسے خوب معلوم تھا کہ "وہ نبی" حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہے جو "بادشاہ ہوگا" اور میں تو صرف جمالی رنگ میں بنی اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں سمجھ آپ ہی انصاف شرط ہے ۔

(۸) بیشک وہ "محمد" قابل حمد و ستائش ہے جس کی پیروی سے انسان فرشتوں میں داخل ہو سکتا ہے ۔ دور کیوں جاتے ہو ۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا (اس) کی آخری جماعت (احمدی) کا نمونہ دیکھ لو ۔ اور کسی اونٹ والے کا قصہ نہ پیش کرو ۔ ورنہ ہمکو بھی پھر اس کے مقابلہ میں ان خونریزیوں کا حوالہ دینا پڑے گا جو ان اور صلح کے مدعیوں نے پچھلے زمانے میں دکھائیں والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

۱۴ مارچ ۱۹۰۴ء (احمدی گوجراتی)

کسر صلیب

سیر یورپ

ایک دیسی عیسائی نامہ نگار انگریزی اخبار کو لکھتا ہے کہ یورپ صرف برائے نام ایک براعظم ہے اور مجھے اس کے بڑے بڑے مہذب اور تعلیم یافتہ ملکوں کی حالت دیکھ کر ... تاسف آیا در حقیقت دینداروں کی تعداد بہت ہی کم ہے ایک انگلیکن پادری نے بتلایا کہ لنڈن کے ۵۰ فیصدی لوگ کبھی گرجے میں داخل نہیں ہوتے جس کی آبادی ساٹھ لاکھ کے قریب ہے، یہ بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد معلوم ہوا ۔ اب لنڈن سے ہی تمام براعظم یورپ کی مذہبی حالت کا موازنہ کر لیں ۔ کچھ بڑھتے ہوئے بھی نکلیں گے جہاں تک مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے کوئی اس سے بہتر نہیں پایا ۔ بلکہ اور جگہ تو اس سے بھی بدتر حالت دیکھی ۔ کوپن ہیگن کو لیجئے کہ اس کی آبادی قریباً پانچ لاکھ کے قریب ہے اور اس میں ۲۷ گرجے ہیں جن کو میں نے دیکھا ۔ اور عبادت بھی کی ۔ ہر ایک میں چھ سو سے آٹھ سو تک آدمی آ سکتے ہیں لیکن ہم ہزار ہی فرض کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ڈنمارک جیسے ملک کے دارالخلافہ میں صرف چالیس ہزار عیسائی ہیں اور وہ بھی خدا جانے کس کس غرض کے لئے ہیں

اور باقی چار لاکھ ساٹھ ہزار ایسے ہیں جن کا کوئی مذہب ہی نہیں میں نے ایسے ایسے شہر بھی دیکھے ہیں جن کی آبادی بارہ ہزار کے قریب ہے مگر ان میں گرجا صرف ایک ہی ہے یا کوئی بھی نہیں ۔ ہندوستان کے یورپین کو ہی دیکھ لو اپنے مغربی بھائیوں کا ایک عمدہ نمونہ ہیں فرانس اور اٹلی جیسے کیتھولک ممالک میں صرف عورتیں ہی ہوتی ہیں جو کہ عشاء ربانی اور گناہوں کا اقرار کرتے جاتی ہیں ۔ جہالت اور وہم پرستی خطرناک طور سے پھیلی ہوئی ہے خدا کا کلام ان ممالک میں ایک بند کتاب کی طرح پڑا ہوا ہے ۔ مسیحیت برائے نام رہ گئی ہے طبیعتیں مادہ پرست ہو گئی ہیں دہریت ہر جگہ نظر آ رہی ہے مشتری و زہرہ و زحل کی پرستش تو چھوڑ دی مگر بتا کہ شراب ۔ شہوت پرستی اور دولت کی پرستش کرنی شروع کر دی پس نفسانی خواہشیں ان کا معبود ہیں اور وہی ان کا اللہ ہو گئیں ہیں بخلاف ہند کے باشندے کے یورپین قدرتاً لا مذہب ہوتا ہے ۔ آب وہوا ہی اسے ایسا بنا دیتی ہے ۔ بچپن سے ہی اسے یہ دھن لگ جاتی ہے کہ سردی اور بھوک کی تکالیف کا کس طرح سے مقابلہ کیا جاوے ۔ اور کس طرح زندگی کی ضروریات اور آسائشیں بغیر ذرا سی تکلیف کے مہیا ہو جائیں اس حالت میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ جب کہا جاتا ہے کہ یورپ سے کوئی مذہب نہیں نکلا یہ حقیقت الامر ہے کہ یورپ کسی مذہب کا زادبوم نہیں ہوا اس میں نکتہ یہ ہے کہ آب وہوا کی شدت اور پیداوار کی قلت کی وجہ سے بیچارے یورپینوں کی زندگی کے گہرے اصولوں اور روحانیت کے پیچ در پیچ معاملات میں سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا ۔ بخلاف ایشیا کے جہاں کی پیداوار کے افراط اور موسم کی خوشگواری کے باعث بیٹھ کر سوچنے کا خوب موقع ملسکتا ہے

(ماسٹر محمد دین قادیان)

رعایتی قیمت

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تصنیفات رعایتی قیمت پر دفتر البدر سے ملتی ہیں ... جن صاحبوں کو ضرورت ہو منگا لیں

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
آیات الرحمٰن صفحہ ۲۰۰	عـہ/	۸/
تحذیر المومنین صفحہ ۴۰	۸/	۳/
اعوام الناس صفحہ ۱۰۱	۴/	تحفہ
مسک اللطائف ؍؍ ۶۴	۴/	۲/

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور اسکے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات انمین درج ہین انپر مشق کرنیسے انسان صحت نفس رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے ... خیالات مین یکسوئی اور انکے منضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان اور زمین قلابے ملا دئے ہین اور اسکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کی دی ہوئی ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت عمہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد - اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ مؤلف کی کتاب انجیلی شہادت آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور سائکم حضرت لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ جس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طبع کر نیکا ... حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم ورذوالقرنین سے کون کون مراد مین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو نہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا احمد کا عیان بیعت کے دس اشعار حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف ... ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب مصادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب ... فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ار

کاسر پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات ار

نظم بے نظیر مستورات بطرز کاسر مصنفہ ۔۔ ۔۔

رہنمائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ اشعار فی تولا وسط قسم تاجر ...

الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ آج سے تیرہ سو سال پہلی قرآن شریف مین موجود تھا کہ اب مسیح موعود کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ ...

الفرقان ... رسالہ بنام برہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا ... حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا ... ۲۰×۲۲ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے ... دفتر البدر سے ملسکتا ہے ...

عکسی تصویر حضرۃ ... مسیح موعود ... نصف درجن کے خریدار کو ...

مذکورہ بالا اشتہار کتب اسکے تمام درخواستیں بنام محمد فضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے

(۱) حجم اخبار کا ... صفحے ہین جس مین ... دو ورق ... اشتہارات کے ... بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے ... صفحے بھی دئے جاتے ہین ... درج کرنیکو

(۲) مضامین البدر کا خاص اور مقدم معمول حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ... ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچاتا ہے بصورت ... ہوئے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ علما ... معرفت کے لئے ... کی غرض سے ... نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن ... حدیث کی خبرین ... دیگر خلاقی مضامین ... بیعت کی ... متعلق تحریکات ... اور مراسلات وغیرہ

(۳) اوقات اشاعت - ہفتہ کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی ... ہین اور حتی الوسع ... کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی ... ساتھ ... نہین لینا

(۴) خط و کتابت کو ... متعلق خط کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا ... جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہین

(۵) ... خریدار اگر ... مقام یا اس کے گرد ... مین اخبار ... ایک ہفتہ ... کارخانہ مین اطلاع دیں ... ممکن ہے کہ وہ ...

(۶) تبدیل پتہ تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان ... رسالہ ... پھر جاتا رہا ... ہم ذمہ وار نہین

(۷) چندہ حساب ... پیشگی ... چاہئے ... پیشگی ... وی پی ... ایک کتاب ... ہمارے پریس ... جو خریدار ...

تفسیر القرآن بالقرآن ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر ... حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو ... سنا دی تھی حضرۃ مسیح زمان ... اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ شیرین زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین ... حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام ... بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی ہے ... کی تفسیر محض منفعت ... پارہ عم کی ... پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے ... قیمت ... پارہ عم ... **المشتہر** خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی **غنام** ... ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئین نہ کہ دفتر البدر مین۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کرتے قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے ... خراب ہونے ... نمبر ۱ ایسے سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ... نمبر ۲ جن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر نمبر ۳ جن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ... سنہری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی ایم کمپنی گجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا ... خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی ... ٹوپی ... ہر قسم ... رومال و سوسی ہر قسم ... گیس یعنی ... کمر بند ... ہر قسم ... کلاہ ... ٹوپی ہر قسم کی سادہ ... ہر طرح کی خورد و کلان ... ہندوستانی وغیرہ وغیرہ ... ہر قسم ... سینگ کے ہر قسم ... ہر قسم خورد و کلان ... ہر قسم کی قیمت کا حال ... سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر ... بازار مارکیٹ ...

الانوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین محمد فضل معراج دین صاحب ... کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کردیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بیا در بزم احمد تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

نمبر ۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداران البدر سے التماس ہم نے اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا ہے اور اسکے اجرا و قیام کا مدار قومی تعاون اور [illegible] پر ہے اسکی بروقت اشاعت اور ایڈیٹوریل شاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لیے ضرورت ہے کہ اسکی اشاعت کم از کم پندرہ سو ہو اسلیے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت [illegible] اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر [illegible] خاطر ہوں بلکہ اسکی اشاعت میں ترقی کی کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد پوری کرکے کارخانہ کو [illegible] اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانتداری سے بجا لانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہم [illegible] مجبور ہیں۔ **مینیجر**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود — آں نہ از خود از ہماں جائی بود
ما ازو یابیم ہر نقد و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند شقی است
یک قدم دوری ازاں روشن نشاں — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جن میں حضرت بیعت لیتے ہیں۔ اور ہاتھوں میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ (۳ بار) رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں۔)

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ: بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو ۱۴ سال ہو گئے ہیں جبکہ البدر اپنے تیسرے سال کے ساتھ اس چہار دہم سال کی یادگار ہے جو [illegible] فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا

مدرسہ تعلیم الاسلام کو اس وقت خصوصاً کیا ضرورت در پیش ہے

ہماری مقامی اخبارات میں شایع ہو چکا۔ اور قوم پڑھ چکی ہے۔ کہ ہمارے مدرسہ کو انسپکٹر نے دیکھا۔ اور رائے میں لکھا۔ کہ وہ اگست کے مہینہ میں ایک دفعہ پھر ملاحظہ کریں گے اور بعض نقصوں کی تلافی ہو جانے کے بعد جو رائے ایک مین انکی طرف سے لکھی گئی ہیں۔ مدرسہ کی منظوری کے مسئلہ پر غور کریں گے۔ منجملہ ان نقصون کے جو صاحب انسپکٹر نے مدرسہ کے متعلق نکالے۔ اور انکی تلافی پر زور دیا ہے۔ چند کمروں کا زیادہ کرنا ہے۔ اور یہ کہ ہر ایک استاد کے آگے ایک میز اور ایک کرسی ہونی چاہئے۔ وقت بہت تھوڑا اور کام بہت ہے۔ اور کام بھی در حقیقت تھوڑا ہے۔ اگر قوم کی طرف سے کافی مدد جلد ملجائے۔ اور قابل غور یہ امر ہے۔ کہ اگر مدد میں یا جلدی مدد کرنے میں سہل انگاری کی جائے۔ تو کسقدر ضرر کا احتمال ہے۔

سر دست **پانسو روپے** کی ضرورت ہے۔ اور یہ رقم نہ اور **زندہ قوم** کی بلند ہمت اور وسعت حوصلہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ اگر ایسا ہو کہ **سیالکوٹ** کی جماعت ایک سو اور لاہور کی جماعت ایک سو اور **کپورتھلہ** کی جماعت کم از کم پچاس اور **گوجرانوالہ** کی جماعت پچاس۔ اور **حیدرآباد دکن** کی جماعت ایک سو بہم پہنچادیں۔ اور اسیطرح دوسرے **شہروں** کی اپنی **استطاعت کے موافق** رقوم اکٹھی کریں تو بہت جلد عمدہ طور سے کام ہو جاتا ہے۔

امید ہے۔ کہ ہمارے مکرم معظم **دوست** اور خدا تعالے کے **انعامات** خاصہ کے **مورد** احباب جن کے اسمائے گرامی ذیل میں ثبت ہوتے ہیں۔ **خصوصاً** اس طرف توجہ مبذول فرمائیں گے۔ اور بہت جلد اپنی عالی ہمتی کا ثبوت دیں گے۔

شیخ **رحمت اللہ** صاحب۔ منشی **تاج الدین** صاحب۔ سید **محمد حسین** صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا **یعقوب بیگ** صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ حکیم **محمد حسین** صاحب قریشی شیخ **نور محمد** صاحب حکیم مالک کارخانہ ہمدم صحت۔ منشی **محمد نواب خان**۔ صاحب تحصیلدار صاحب۔ گوجرات۔ خواجہ **جمال الدین** صاحب ڈائرکٹر مدارس جموں۔ خصوصاً منشی **عبد العزیز** صاحب ماسٹر شیام میرٹھ۔ **محمد اسمٰعیل** صاحب منشی ٹیلر میرٹھ۔ شیخ **عطا محمد** صاحب سب اوورسیر ایبٹ آباد ہزارہ۔ شیخ **نور احمد** صاحب بلیڈر ایبٹ آباد۔ منشی **عزیز بخش** صاحب ریکارڈکیپر ڈیرہ غازی خان۔ بابو **غلام احمد** صاحب انسپکٹر

ڈاک مساہجات گلگت +

اگر یہ بزرگ نامبرداں ایک معقول رقمین عنایت کرین گے۔ تو امید ہے۔ انشاء اللہ تعالے۔ گدائی کا دامن زیادہ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑیگی۔ امید ہے۔ کہ بہت سے اہل دل دوست جن کے اسماء اختصار کے لحاظ سے قلم بند نہیں ہو سکے۔ خدا تعالے کی راہ میں قدم اٹھانے سے کوتاہی نہیں کرین گے

المعلن خاکسار عبد الکریم قادیان ۱۹۰۴

احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ میاں نور احمد صاحب نور ٹھیکدان حضرۃ مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کیلئے ایک مکان بنوانے کیواسطے مخدومی و مکرمی حضرۃ مولوی عبد الکریم صاحب نے تحریک کی تھی۔ اور اس امید پر کہ اس سلسلہ کا ہر ایک فرد مہاجرین مذکور کیلئے اس چھوٹی سی خدمت میں بڑی سر گرمی اور جوش سے حصہ لیگا۔ اور جلدی رقم مطلوبہ پوری ہو جاویگی۔ تعمیر مکان کا کام شروع ہی کر دیا گیا تھا۔ لیکن آجتک جو اس تحریک پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ سوائے ان رقوم کے جن کا ذکر اس تحریک میں ہی کیا گیا تھا۔ صرف ۵۰ کی رقم جس میں بڑا حصہ مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب اور جناب عطا محمد صاحب اوورسیر ایبٹ آباد کا ہے۔ وصول ہوئی ہے۔ جو بالکل ناکافی ہے۔ آگے چونکہ برسات کا موسم آتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ تعمیر کا کام جلدی پورا ہو جائے۔ ورنہ جو روپیہ لگ چکا ہے۔ اس کے بھی برباد ہونے کا اندیشہ ہے اس کے لئے ضرورۃ ہے۔ اس امر کی کہ ہر ایک صاحب جو اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ بہت جلدی جس قدر ہو سکے روپیہ بھیجکر اس کام کے سر انجام دینے میں مدد دیں۔ اور رقم مطلوبہ کو جس کا اندازہ دو سو تک کیا گیا ہے۔ پورا کر دیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ میں آئے دن ... دینی کاموں کیلئے چندوں کی تحریک ہوتی رہی ہے۔ اور ابھی اس کے ساتھ ہی میں خود ایک اور تحریک بھی کرتا ہوں۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دینی خدمات کا یہی وقت ہے جو صاحب توفیق رکھتے ہوں۔ وہ ضرور اس کار خیر میں حصہ لیں۔

رقوم وصول شدہ حسب ذیل ہیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۵ء۔ شیخ عطا محمد صاحب ۵ء۔ چندہ معرفت ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۴ء۔ منشی محمد صادق صاحب ۱ء

مولوی شیر علی صاحب ۱ء۔ میاں نواب الدین صاحب ۸۔ سید محمد علی صاحب نے علاوہ ۱ء چندہ کے ایک کوٹھے کی چھت کی لکڑی کا وعدہ فرمایا ہے۔

مولوی امام الدین صاحب مدرس گولیکی ۱ء۔ بابو نبشا پین صاحب گولڑہ ۲ء۔ میاں خیر الدین صاحب گارڈ ۱ء۔ عبد العزیز صاحب کوہاٹ ۴ء۔ منشی نذیر الدین صاحب ۱ء موصول

۲۹ مئی ۱۹۰۴ء

توسیع اشاعت

مصروفیت کی وجہ سے ابھی تک تمام ان احباب کی معلوم ... نہیں کر سکے۔ جنہوں نے البدر کی خریداری سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔ حتی الوسع جلد تر معلوم کر کے شائع کیا جاوے گی

(۱) مولا بخش صاحب نور کچہری سیالکوٹ۔ سید برکات النبی صاحب سانبھر۔ محمد کرم الٰہی صاحب پٹیالہ۔ بابو نبی بخش صاحب۔ شملہ۔ بابو غلام محمد صاحب عبد اللہ پشاوری ایک ایک خریدار البدر کو عطا فرمائے ہیں

(۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب تر گڑی سے البدر کے اجرا کی درخواست ارسال کرتے ہیں

رسید زر لغایت ۲ جون ۱۹۰۴ء

ممتاز علی خان صاحب برایا یادگار مرحوم ۶؍۔ ودھاوا خان صاحب گوجرانوالہ ۶؍
ممتاز علی ۔ ۔ سہمدانت ۳؍۔ حافظ محمد یوسف وزیر آباد ۱۲؍
شیخ محمد رمضان صاحب ازلودھراں ۱؍۔ حافظ غلام محمد بیرکے ۱۲؍
محمد شریف صاحب از سوہان ۶؍۔ مستری فیض احمد جموں ۶؍
میاں عبد و خلیفہ صاحب منی پور ۶؍۔ بابو اصغر علی صاحب لائلپور ۶؍
میاں نور محمد صاحب منی پور ۶؍۔ عمر الدین وغیرہ صاحبان پنڈی بھٹیاں ۲؍
حکیم محمد حسین صاحب جالندھر ۱؍
بابو عطا محمد صاحب سیالکوٹ ۱۲؍۔ روشن دین معرفت منشی نظام الدین صاحب افریقہ ۶؍
میر محمد اسمٰعیل صاحب ۔ لاہور ۶؍
الیس ہیں۔ احمد صاحب بکروتہ ۶؍۔ جان محمد صاحب ہیلاں ۶؍
مولوی عبد الحنان صاحب پشاور ۶؍۔ سلطان احمد رجوعہ ۶؍
چوہدری حسین بخش راولپنڈی ۶؍۔ چوہدری ملا ۔ مقابل ۶؍
ملک فتح خان گوجرانوالہ ۱؍۔ میر اعجاز حسین ۶؍
غلام احمد صاحب گیام ۶؍

اطلاع

نمبر ۲۲ و ۲۳ لغایت ۱۶ جون بھی انشاء اللہ تعالے عنقریب خدمت میں پہونچکر کمی کو پورا کر دے گا (ایڈیٹر)

٭ یہ رقم امانت دار اردی گئی ہے

خطبہ عید اضحیٰ

جو کہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے مسجد اقصیٰ قادیان میں ۴ فروری ۱۹۰۴ء کو پڑھا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ہر ایک قوم اور گروہ میں وہ خواہ پہاڑی ہوں یا جنگلی یا دریائی ہوں یا شہری متمدن ہوں یا نہ ہوں۔ پھر ہر ایک ملۃ و مذہب میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی نہ کوئی دن اجتماع کا مقرر ہے دور دراز بلاد کے جو لوگ ہیں انہوں نے بھی سال میں کوئی نہ کوئی خاص ایسا مقرر کیا ہوا ہوتا ہے جسمیں وہ ایک جگہ اکٹھے ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی فطری امر ہے۔ بعض نے اس اجتماع کے موقعہ پر تجارت کا ساتھ لگا کر اس کا نام منڈی رکھدیا ہے۔ کسی نے بت پرستی کے سامان مہیا کر کے پرب پکارا ہے بعض نے مذہبی یا قومی اغراض کو مدنظر رکھکر کانفرنس وغیرہ نام رکھا ہے۔ غرضیکہ قوم کا اجتماع ہوتا ہے اور اسکے اغراض متفرق ہوتے ہیں اسی فطرتی تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اسلام میں دو دن اجتماع کے مقرر کیے ہیں جن میں سے ایکدن آج کا ہے جہاں اسلام نے ہر ایک شئے میں الٰہی عظمت جبروت اور جلال کو مقدم رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید تعظیم اور حمد و ثنا کا سامان مہیا کرنا چاہا ہے ویسے ہی اس آج کے دن میں بھی ایک عظیم الشان امر کی تعلیم کی ہے کہ ہر ایک انسان اپنی جگہ غور کرے کہ وہ دوسری مخلوق کی طرح ایک مخلوق ہے اگر اس میں قویٰ ہیں تو حیوانات وغیرہ میں بھی ہیں ہاں انسان پر یہ بڑا فضل کیا ہے کہ دوسری تمام مخلوق کو اسکے تابع کیا ہے جیسے فرمایا ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی سب شئے تمہارے کام میں لگا دی ہیں۔ دیکھو جس ذریعہ سے میں بولتا ہوں اگر ہوا اور کان نہ ہوتے تو میرا بولنا لغو ہوتا لیکن یہ اس کا فضل ہے کہ اسکے اور اسکے رسولوں کی پاک باتیں ان ذرائع سے ہم سنتے ہیں ہوا ایک ایسا ذریعہ بنا دیا ہے جس سے ہم امام بزرگ مصلحین اور اسکے پیاروں کی کلام سن لیتے ہیں۔ کسقدر لوگ یہاں جمع ہیں ہر ایک کی آنکھ اٹھتی ہے کہ بولنے والے کو دیکھ لیویں لیکن اگر روشنی نہ ہو تو پھر دیکھو کسقدر تکلیف ہے۔ جہازوں کے ذریعہ کیسی کیسے لباس اور کپڑے پہونچتے ہیں اسیطرح ہر ایک شئے کو جب بغور دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ تمہارے کام میں لگی ہوئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا.... تو مثلاً شیر درندوں وغیرہ کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ پھاڑ پھاڑ کر کھاتے لیکن اُسنے انکو ایسا ہمارے قابو میں کیا ہے کہ اگر پکڑ کر ذبح کر دیویں تو عذر نہیں کر سکتے کیسے کیسے وحشی درندے اور پرندے ہیں جنسے ہم کام لیتے ہیں حتیٰ کہ ملائک پر بھی اسکا تصرف ہو جاتا ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ یہ قربانیاں جو ہم کرتے ہیں یہ اس شکریہ کا نشان ہے کہ خدا نے ہمیں ان جانوروں پر فضیلت دی اور انکو ہمارے دست تصرف کے نیچے اسطرح سے رکھا ہے کہ وہ اُف نہیں کر سکتے اس قربانی کا پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا ہے انکو اولاد کی ضرورت تھی ایک ہی بیٹا تھا اللہ جل شانہ کا اشارہ پاکر آپ نے اُسے قربان کرنا چاہا۔ اُسکی یادگار میں خدا تعالیٰ نے یہ دن رکھا کیونکہ بیرونی اشیاء کا اثر قلب انسانی پر پڑتا ہے اور اس سے یہ خیال کا مقصود ہے کہ تم بھی اللہ کی راہ میں ایسا ہی ہو جیسے ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے عذر نہ کیا۔ نیز فلسطین میں انسانی قربانی کا رواج تھا اور فلسطین لوگ ابراہیم علیہ السلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ابراہیم علیہ السلام نے اس رسم بد کو اسطرح توڑا کہ دیکھو تمہارے لیے نمونہ کسی نے اگر انسانی قربانی کی ہے تو اسکا ابتدا اسطرح ہوا ہوگا کہ ایک رؤیا اسنے دیکھی ہو جیسے سمجھ نہ سکا مگر اسکی تہ میں تو یہ تھا کہ انسان کے بڑے بڑے ذبح کیا جاویں۔ اسلیے فرمایا کون ہے جو منہ موڑتا ہے اس مذہب و ملت سے جسطرف ابراہیم جھکے ہوئے تھے اُسکو دنیا میں بڑا برگزیدہ کیا ناموری بھی دی مال و دولت بھی دی پھر حکومت اور سلطنت بھی عطا کی اُسکی اولاد میں سے انبیا و رسول اور بادشاہ بنائے انبیا ہوئے تو کیسے کیسے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بادشاہ ہوئے تو ایسے کہ جنکا نام داؤد و سلیمان اور قریشی گنتے ہی آخر ابراہیم کی اولاد میں سے ہوگا۔ ہمارے محسن اور امام مہدی کو بھی ابراہیم کے نام سے تعلق ہے کہ آپ کا نام غلام احمد ہے یہ سب باتیں ابراہیم علیہ السلام کو کیسے ملیں صرف اسلیے کہ وہ خدا کا ایک فرمانبردار بندہ تھا جب اُسکے رب نے اُسے اَسْلِمْ کہا تو اُسنے اُسوقت اَسْلَمْتُ کہا تو یاد رکھو کہ خدا کا فرمانبردار ہونا ایک عجیب کل ہے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ۔ اسکی زندہ نظیر قادیان کی بستی دیکھو کہ اسکی کس بات نے تمکو پروانہ کی طرح یہاں لا بٹھایا ہے وہ بات صرف خدا کی فرمانبرداری ہے۔ یہی کنجی ہے جس سے فارغ البالی صحت بدنی۔ اور خدا کی رضا کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو کہا گیا کہ اَسْلِمْ تو اُس نے دریافت نہ کیا کہ کس بات میں میں فرمانبردار ہوں بلکہ فوراً جواب میں کہا کہ میں فرمانبردار ہوں ۔

انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات میں عاقبت اندیشی اور بہتری اُسکے نزدیک ہو وہی اولاد کے لیے پسند کرتا ہے اسلیے ابراہیم نے بھی اپنی اولاد کے لیے یہی وصیت کی يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ تمکو موت ایسی حالت میں آوے کہ جب تم خدا کی فرمانبرداری میں ہو پھر آپ کے پوتوں سے بھی یہی سوال ہوا مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ کس کی فرمانبرداری تو ہر ایک کرتا ہے کوئی نفس کی کوئی رسم و رواج کی۔ کوئی محلہ والوں کی۔ کوئی بھائی کی کوئی معشوق کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مادہ ہر ایک کے اندر ہے مگر ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنے باپ کی اتباع سے یہ امر دریافت کرنا چاہا کہ ان کی اولاد کی عبادت کا میلان کسطرف ہے تو دریافت کیا کہ تم کسکی فرمانبرداری کروگے انھوں نے

داب بیا الھک وَاِلٰہَ اٰبَآءِکَ یعنی ہم تیرے سب کی فرمانبرداری کرینگے۔ دنیا میں بہت قسم کے مجاہدے ہیں لیکن خدا کی فرمانبرداری سب سے بڑا مجاہدہ ہے کفر کے فتوے اسی سے لگتے ہیں ہمارا تاکید کی ہے کہ جب کھانا کھاؤ تو اول سوچو کہ کس کے حکم سے کھانے ہو پانی پیو تو سوچو کس کے حکم سے پیتے ہو اور اگر اسے معمولی بات خیال کرتے ہو تو کیوں دو کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کو صیغہ امر میں رکھنے کا کیا فائدہ ہے اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ قول اول ابراہیم کا ہے پھر ہمارے نبی کریم کا اب تم اپنے نفسوں میں ٹٹولو کہ تمہاری عبادت۔ بول چال۔ ہنسی۔ رونا۔ معاملات اور موت اور زندگی وغیرہ کیا سب اللہ کے لیے ہے یہی مجاہدہ ہے کہ سب کام خدا کے لیے ہوں انسان خدا کا ہو جاتا ہے۔ ایک پرندے کا جانور سے تم اگر پیار کرو تو اسکی کوئی نہ کوئی بات تمہارے اندر آجاوے گی ایک حاکم سے محبت کرو تو اسکی کسی رنگ یا بات کا اثر تم پر ہو جاوے گا پھر خدا سے کلام کرکے انسان ان تجلیات سے کیسے محروم رہ سکتا ہے جو اسکی ذات میں موجود ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اسکی محبت کی اطلاع ملائکہ میں سے جبرئیل کو دیتا ہے وہ پھر اپنی جماعت کو اور اسطرح سے ملائکہ میں ہوتی ہوئی اسکی قبولیت دنیا میں ڈالی جاتی ہے۔

دنیا میں اختلافات ہوتے ہیں جیسے تم دیکھتے ہو کہ سب کی پگڑیاں الگ ہیں۔ رنگ۔ خو۔ بو۔ ہر ایک کی تم میں سے الگ الگ ہے مگر باوجود اس اختلاف کے ایک وحدت بھی تم لوگوں میں ہے جسے یہاں لا بٹھایا ہے اور دوستوں یاروں عزیزوں اور خویش وغیرہ کی محبت کو ترک کرکے یہاں آگئے ہو ورنہ یہ عید کا دن ہے ہر ایک کا جی چاہتا ہے کہ اپنے بال بچوں میں ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اختلاف طبائع اختلاف آب و ہوا۔ طریق تعلیم وغیرہ کے پھر بھی ایک قوت انسان میں ہے جس سے وہ وحدت میں آسکتا ہے پس تم کو چاہیے کہ باوجود اختلاف کے ایک وحدت اپنے اندر پیدا کرو خدا واحد لاشریک ہے اسلیے وہ وحدت کو پسند کرتا ہے جب یہ نہیں رہتی تو وہ قوم گھر محلہ سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ ہماری نماز۔ جماعت۔ کتاب سب میں وحدۃ موجود ہے اور اب ایک وحدت یہ ہے کہ امام بھی ایک ہے پس باوجود اختلافات کے وحدۃ نہ چھوڑنا حدیث میں ہے کہ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے میرا خیال ہے کہ وہ ہماری ہی جماعت ہے کیونکہ ایک امام ہے جس کے جھنڈے کے نیچے ہم سب ہیں ہمارے مخالف وحدۃ کا یہ نمونہ دکھا نہیں سکتے کیونکہ انکی نہ کوئی جماعت ہے نہ امام ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وحدت کی دو قسم ہیں ایک شخصی کہ زبان اور دل اور کلام ایک ہو دوسری ایک وحدۃ قومی کہ مطالب و اغراض و مال الگ الگ ہوں مگر جب وحدۃ کا موقع ہو تو سب ایک ہوں سب سے زیادہ وحدت ہم میں ہونی چاہیے کہ ایک ہمارا مطاع موجود ہے نمونہ موجود ہے اگرچہ دوسرے مسلمان قبلہ۔ نماز۔ روزہ۔ اکل و شرب میں ہمارے شریک ہیں مگر ان باتوں میں ہرگز نہیں بس چاہیے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور امام کے بتلائے ہوئے نمونوں میں ہو کر اس وحدۃ کو حاصل کرو تو خدا کا انعام جو وحدت پر انسان کو ملتا ہے وہ تمہیں ضرور ملکر رہے گا۔

جس طرح ہر کھیت میں تخم ریزی کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اگر اسوقت بیج ڈالا جاوے تو کھیت بار آور برگ و گل پیدا کرتا ہے اور بے وقت ڈالنے سے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا ایسے ہی تم سوچ لو کہ خرچ کرنے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اسوقت اگر مال یا جان خرچ کیے جاویں تو عند اللہ مقبول ہوتا ہے ورنہ ضائع جاتا ہے۔ مشکلات تو ہر ایک کو ہوتی ہیں لیکن کیا تم میں سے ہی نہ تھے کہ جنہوں نے دین کی خاطر جانیں دیں جان لگا کر اب صرف مال کی ضرورت ہے جس کا درجہ جان کے بعد ہے بس یہ ایک مناسب وقت مال کے خرچنے کا ہے اگر یہ گذر گیا تو پھر کروڑوں خرچ کرکے تمکو وہ ثواب نہ ملے گا جو کہ اسوقت کے ایک پیسے سے حاصل ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ تو محتاج نہیں ہے وہ غنی ہے لیکن اپنے فضل سے وہ انفاق کا ایک موقع دیتا ہے کہ تم اسکے انعام حاصل کر لو اور اسلیے تم نیاز بھی انفاق میں شامل ہیں لیکن اس امر کا منتظر رہنا چاہیے کہ اسقدر روپیہ ہو گا تو دینگے بلکہ وقت پر جو موجود ہو اسے صرف کرو۔

اس وقت قلم کا جنگ ہو رہا ہے اسلیے تصنیف میں اور یہاں پر اکٹھا ہونے میں اور یہاں کی ضروری مزدوروں میں خرچ کرنیکے مواقع پھر ہاتھ نہیں آسکتے ایک شخص خالد بن ولید بڑا فلم گذرا ہے اسکا ایک دفعہ ایک صحابی سے جو کہ بدری تھا تکرار ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف سے کئی مقامات پر سابقون اور مہاجرین کی فضیلت بار بار آئی ہے۔ اسلئے اس صحابی کو

خالد پر ترجیح دیکر ....

اس کا باعث صرف یہی تھا کہ اس صحابی نے عسر کے وقت مکہ میں زر وقت کی ہوئی تھی قربانیاں دیجاتی ہیں اور جو بہائے جاتے ہیں حالانکہ اسقدر گوشت کو لوگ کھا نہیں سکتے مکہ میں یہ دفن کر دیے جاتے ہیں اس سے یہ سکھلایا جاتا ہے کہ انسان کو کسقدر سخاوت کرنی چاہیے اور کیسے موقعہ پر صرف کرنا چاہیے۔

انفاق کے موقعے اسوقت یہاں کتابوں کی چھپائی مہمانوں کا خرچ۔ حضرت صاحب کے اقوال کی اشاعت (جس سے مراد اخبار ہو سکتے ہیں) اور بہت کفریہ ہیں۔ بہت لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کیا ہے اور ہم کیا دے سکتے ہیں مگر صحابہ میں سے ایسے تھے جو صرف ایک مٹھی بھر جو دیا کرتے تھے اور آخر اسی نے انکو بادشاہ بنا دیا۔ یہ ایک وقت ہے کہ تم سے صدقہ طلب کیا جاتا ہے پھر وہ بھی وقت آنے والا ہے کہ کوئی تم سے لینے والا نہ ہوگا اور تم چاہوگے کہ کوئی لیوے۔

معاصی سے بچنے کے لیے دعا کرو۔ پانچ وظائف ہیں جو حضرت صاحب نے بتلائے ہیں ہمیشہ انکو پڑھا کرو تاکہ تمکو خدا سے طاقت ملے ایک استغفار جس کے معنے خدا سے حفاظت طلب کرنے کے ہیں دوسرے لاحول یعنی خدا سے توفیق اور مدد مانگنا تیسرے درود شریف چوتھے الحمد شریف جو کہ قرآن کا متن ہے اور جسے ضرور پڑھنا چاہیے پانچویں قرآن شریف۔ ان میں لوگ بڑے سست ہیں چاہیے کہ انکی کثرت ہو۔ وحدت کو مضبوط کرو اس سے خدا کا وہ فضل نازل ہوتا ہے جو ابراہیم پر ہوا۔ اسی کی طرز اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ سب کو توفیق عملدرآمد کی دیوے۔ آمین

اصلاح نسواں

ضلع گوجرات پنجاب ہماری ایک احمدی بہن نے ایک خط کے ذریعہ یہ تجویز فرمایا ہے کہ البدر میں ایک کالم خاص عورتوں کے لیے کھولا جاوے۔ اور اس خط کا جواب ایڈیٹر سے بھی طلب کیا ہے۔ ہم بالفعل اس کا جواب مفصل انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج کرینگے۔ اور اس اثنا میں دعا میں مصروف رہیں کہ خدا تعالیٰ اس دینی خدمت بجالانیکی توفیق صحت نیت کیساتھ انکو عطا فرماوے اور بجائے جلدی کے صبر و تحمل سے کام لیں۔ (ایڈیٹر)

ایک لطیف خط

ذیل میں ہم ایک خط نقل کرتے ہیں جو کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور نے بمقام گورداسپور سے جب کہ وہ احمدی مقدمات کی پیروی کے لیے مقیم تھے اپنے ایک دوست ماسٹر کے نام لکھا۔ اس خط میں بتلایا ہے کہ بعض وقت جب ایک مومن کی نماز کی لذت جاتی رہتی ہے تو اسمیں کیا سر الٰہی ہوتا ہے۔ اس خط کو پڑھ کر لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کونسی روح ہے جو حضرت مسیح موعود کے تعلق سے انسان کے اندر نفخ ہوتی ہے اور حضرت مسیح کے معجزہ فَانْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ کو عملی رنگ میں دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں + (ایڈیٹر)

عزیزی ماسٹر صاحب + السّلام علیکم۔ خط آپکا ملا۔ دعا کے لیے امام ہمام مطاع و مولا کی خدمت میں عرض کیا جاوے گا۔ آپ جو کچھ لکھتے ہیں ایک صاحب حال اسمیں رشد و سعادت کے نشان پاتا ہے۔ یہ سلوک کی ابتدائی منازل ہیں جنمیں آپ پھر رہے ہیں۔ مومن حقیقی وہ ہے جسمیں سچا عشق الٰہی ہو اور سچا عشق الٰہی اسی میں ہوتا ہے جسمیں اُسکے لیے ابتداءً تڑپ ہو اور وہ بحمد اللہ آپ میں ہے۔ آپ کا نماز میں لذت اور حلاوت کے نہ ہونے پر آجکل بیچین ہوتا اور گھبرانا دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ آپ نے اس لذت کا مزہ چکھ لیا ہے جو ایک مومن کی جان ہے اور دوسرا یہ کہ اس وقت وہ لذت آپ میں نہیں رہی جس کا آپ کو قلق ہے۔ بس یہی وہ قلق ہے جس نے آپکو منزل مقصود پر پہونچانا ہے وہ نادان کیا جانتا ہے جس نے ساری عمر نماز پڑھی لیکن اس نے کبھی اس حلاوت کو محسوس کیا اور نہ اس پاک لذت کے گم ہونے سے کچھ قلق ہوا وہ تو ٹکریں مارتا ہے جسکی اسے استبداد زمانہ کے باعث مشق ہوگئی ہے لیکن مبارک وہ ہے جسمیں یہ لذت ایک دفعہ پیدا ہو کر گم ہو جاوے اور پھر اس گم ہونے پر وہ نالاں ہو آپ اس حالت سے غمگین نہ ہوں آپ نہ گھبرائیں اور نہ یہ سمجھیں کہ خدا نے آپ کو چھوڑا۔ مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلٰی کا مژدہ ایک اسی قسم کی روحانی حالت میں حضرت رسول اکرم کو بدرجہ اتم ایک قلق کو دور کرنے کے لئے دیا گیا تھا البتہ وہاں وہ حالت اپنے کمال کو پہونچ چکی تھی اور یہاں جو قلق ہے وہ ابتدائی حالت میں سلوک کے ابتدائی منازل ہیں۔ آخر یہ قبض کیا ہے۔ یہ حجاب یہ قبض آتش محبت الٰہی کے تیز کرنے کے لیے ضروری ہے۔ آپ اگر عشق و عاشقی کے حالات اور کنایات سے واقف ہوتے تو پھر آپ پر یہ معاملہ کھل جاتا دیکھو اگر کسی کا محبوب و مطلوب آٹھوں پہر اُسکے پاس موجود ہو تو عاشق کے سیر ہو جانے کا احتمال ہے دانا اور مہربان معشوق وہ ہے جو اپنے عاشق کے دل میں سچی تڑپ اور سچا درد پیدا کرنے کے لیے اپنے عاشق کے ملنے سے حجاب کرے اس کے نہ ملنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آتش شوق دن بدن بڑھتی جاتی ہے اسی آتش شوق کو بڑھانے کے لیے رسول اکرم پر چند دن وحی بند ہوئی تاکہ حضور صاحب الٰہی محبت میں تکمیل ہو سو یہی حال ابتدا میں سالک کا ہے اسے نماز کا مزہ چکھایا جاتا ہے اسے محسوس کرایا جاتا ہے کہ نماز ہی فی الواقع حقیقی راحت و لذت ہے وہ ابتدا میں محض وہبی طور سے ملتا ہے لیکن خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ لذت وہ اپنی محنت و شوق سے حاصل کرے ابتدا میں چونکہ وہ لذت اسکی جزو بدن نہیں ہوتی وہ لذت اس سے لے لی جاتی ہے تاکہ پھر لذت کی تلاش اسے دیوانہ وار رلاوے وہ گڑگڑاوے اور حیران و سرگشتہ اس لذت کے لیے ہو جاوے اور اسطرح خدا تعالیٰ کے نزدیک اسمیں سچی تڑپ اور جوش پیدا ہو جاوے جو مومن کا خاصہ ہے۔ دیکھئے آپ میں جو یہ تڑپ اور غم و حزن پیدا ہوا اور آپ رو رہے ہیں اور گھبرا رہے ہیں کہ میری نماز وہ نہیں یہ لذت نہیں رہی یہ کیوں اور کسلیے صرف اسلیے کہ آپ سرور اور لذت سے نماز پڑھیں اور خدا آپ سے خوش ہو تو پھر یہ تڑپ اور قلق محض رضاء الٰہی کے حصول کے لیے ہے اسطرح اگر یہ لذت ابتدا میں ہی مستقل ہو جاوے تو اس لذت میں بسبب اس لذت کے آپکے لیے کوئی رغبت اور کشش نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اسکے دور ہونے پر کوئی حزن و ملال۔ اگر نماز کی لذت ایک قسم کے دیدار الٰہی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے تو اسکا نہ ہونا گویا جمال الٰہی سے دوری ہے تو پھر یہ حزن و ملال اسی جمال کے حاصل کرنے کے لیے ہے یا کسی اور کے لیے اب اگر معشوق حقیقی یہ دیکھ رہا ہے کہ میرے جمال کے لیے فلاں سالک محزون و قلق زدہ ہے تو کیا اسے کوئی خیال نہیں ضرور ہے اور بالضرور ہے میرے نزدیک جو آپ کی حالت ہے وہ بہت مبارک ہے کسی نے سچ کہا ہے دیدار مینمائی و پرہیز میکنی بازار خویش و آتش ما تیز میکنی یہ ہی معاملہ خدا تعالیٰ کا اپنے خاص عشاق سے ہے وہ جلوہ دکھا کر پھر الگ ہو جاتا ہے کہ وہ اُسکے طالب اُسکے لیے بیچین ہوں البتہ اس حالت میں استقلال و استقامت شرط ہے۔ اور دعا کا معاملہ ضروری ہے میرے عزیز دعا ایک عجیب طاقت اور عجیب نعمت ہے لیکن دعا میں اثر کے لیے عجز و انکسار اور کامل انقطاع عن المخلوق الی اللہ اور خدا پر کامل بھروسہ شرط ہے لیکن ان حالات کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے اور میرے نزدیک ان حالات کے پیدا کرنے کی بھی یہی راہ ہے اگر لذت نماز کے سوا آپکو کبھی جسمانی یا دنیاوی ضرورت کے لیے دعا کی ضرورت ہوتی تو دعا کے علاوہ آپ اسباب عادیہ سے بھی مدد لیتے خدا کے آگے بھی دعا کرتے اور دنیوی اسباب سے بھی مدد لیتے لیکن جس بات کی آپ کو تلاش ہے اسمیں اسباب عادیہ بالکل بیکار دنیا کیطرح بیکسی اور لاچاری انقطاع خدا پر ہی بھروسہ اور عجز و انکسار یہی حالتیں ہیں جو مقبولیت دعا کے لیے ضروریات سے ہیں اور جسکے پیدا کرنے کی مشق کرانے کے لیے نماز میں عدم لذت اور پھر حصول لذت کا شوق ایک آسان راہ ہے اسطرح ایک اور نتیجہ پر بھی آپ کی حالت بہت مبارک ہے سچا مومن و مسلم وہ ہے کہ جو خدا کے احکام کی بجا آوری نہ اسلیے کرے کہ اسکو کچھ معاوضہ ملتا ہے بلکہ اسلیے کرے کہ مولیٰ و محبوب کا حکم ہے معاوضہ ملے یا نہ ملے اگر نماز میں ابتدا ہی میں لذت مستقل ہو تو پھر یہ نماز آپنے اس لذت کے لیے پڑھی نہ حکم ربی کے ماننے کے لیے چونکہ یہ روح بھی ایک مسلم میں پیدا کرنی ضروری تھی اسلیے لذت اور عدم لذت کی ضرورت پڑی۔ تاکہ جب آپ لذت سے خالی ہوں تو تو بھی اس نماز کو اسلیے ادا کریں کہ خدا کا حکم ہے نہ اسلیے کہ اسمیں کوئی لذت ہے سو آپ یاد رکھیں کہ اگر چند دن سے یہ لذت جاتی بھی رہے تو یہ کسی الٰہی ناراضگی کا نتیجہ نہیں وَمَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلٰی نے اس مسئلہ کو صاف کر دیا ہے سلوک کی منازل کے لیے وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ کا ہونا کبھی انبساط اور کبھی قبض کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ مبارک بات تو یہ ہے کہ آپ نے نماز کی لذت کو چکھ لیا اس کا مزہ پا لیا۔ یہ ابتدائی منازل کے ہونے ہیں اگر آپ کو محزون و قلق زدہ کر رہا تو یہ قلق اور غم ہی آپ کا معراج ہے والسلام خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خواجہ کمال الدین ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

اسلام۔ جاپان کے [illegible] اپنے مذہب کو چھوڑ کر مسلمان ہوگئے ہیں اور اسلام وہاں بہت سرعت سے ترقی پر ہے۔ نیز جاپان اور [illegible] زمین کے [illegible] اسلامیہ نے مسٹر عبداللہ کوئلم مشہور نو مسلم [illegible] سے درخواست کی ہے کہ وہ اسلام کے [illegible] کتابوں کی تصنیف کریں جنکا [illegible] ترجمہ کیا جاوے

۴ کیمیا بقی حال ہے

اخبار نور افشاں کا بیجا دعویٰ

ناظرین پر مخفی نہ ہوگا کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۴ء کے پرچہ البدر میں اڈیٹر صاحب نے مرض طاعون کو عام ہمدردی کا ایک معیار ٹھیرا کر یہ ثابت کیا تھا کہ "طاعون کا فیصلہ اسلامی ہمدردی کے حق میں ہے" اس پر اخبار نور افشاں مورخہ ۳ جون ۱۹۰۴ء کے اڈیٹوریل نوٹس میں ایک مضمون بعنوان "البدر کی غلطی" یسوع کی الوہیت کیطرح بھدا اور انجیلی الفاظ کی مانند بے معنے شائع کیا گیا ماحصل اس تمام تحریر کا یہ ہے کہ اول تو اسلام میں "قتل کرڈالنا تو اب ٹھیرایا گیا ہے" "اور اگر کسی قسم کی ہمدردی ہے بھی تو یہ صرف مسیحیوں کا نمونہ ہے اور بس" یہاں تک تو دونوں اڈیٹروں کے مقولات ہیں اب رہا فیصلہ اس کے لیے بہت دور دراز کی مثالوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ مسیحیت میں اعلیٰ ہمدرد یسوع اور اسکے شاگرد ہیں بھلا کیا فائدہ کہ مسیحیوں میں سے پادری ب اور پادری الف کے نامناسب مقدمات اور ناجائز کارروائیوں کو بے بھیں یا پادری ب کتب فروش ج کے معطل اور قید ہونے کی مثلیں نکلوا کر بڑے بڑے سفید ریش بزرگوں کی شہادتوں پر جرح کریں۔ کیا یسوع اور اسکے شاگرد کی لائف ہمارے لیے کافی نہیں آؤ چند منٹ کے لیے ہم سب ان کے حالات پر غور کریں۔ میں ہر جگہ رعایت اور تعصب سے کام نہیں لیتا اور پکار کر کہتا ہوں کہ دنیا کی تاریخ میں یسوع کی ہمدردی کی مثال نہیں ملتی کون ہے وہ شخص جسنے کبھی اپنی ماکو "اے عورت تجھے مجھسے کیا کام" کہکر پکارا ہو اور ماں بھی ایسی ہو جب ایکدفعہ بچپن کے ایام میں یہی بچہ عید فسح کے موقعہ پر یروسلم میں گم ہو گیا تو دونوں میاں بیوی "اسکی تلاش ہر کہیں کرتے پھرے" اور آخر بفکر اور ماندگی کے بعد "اسے ہیکل میں استادوں کے بیچ بیٹھے ہوئے انکی سنتے اور ان سے سوال کرتے پایا" یہی ماں نہایت جوش محبت میں کہہ اٹھی "اے بیٹے کسلیے تونے ہمسے ایسا کیا دیکھ تیرا باپ اور میں کڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے" مگر اس ہمدرد نے جھٹ فی البدیہہ جواب دیا "تم مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے"

کیا ماں باپ کا یہی ادب ہوا کرتا ہے اور جب ماں باپ کیساتھ یہ سلوک ہے تو دوسرے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کب ہوگی

....

علاوہ والدین کے یہودیوں کو گو نابکار حرامکار وغیرہ ہمدردی کی رو سے کہا گیا مگر وہ تو اب بھی منتظر ہیں کہ جب کبھی خداوند صاحب اپنی آسمانی نشستگاہ سے اس عالم اسباب میں نزول فرمائیں اُسی وقت ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کسی منصف مسیحی جج کی عدالت میں آنجناب کی ذات مبارک پر دائر کر دیجاوے ان عقل کے دشمنوں کے نزدیک یہ الفاظ عام تہذیب سے گرے ہوئے ہیں اور انکی دلی خواہش ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے بہت جلد اس امر کا فیصلہ ہو جاوے۔

ہمدردی میں دوسرے درجہ پر شاگرد ہیں انکی ہمدردی کا موازنہ + دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی + سے بطور خوب ہو سکتا ہے۔ تمام زندگی میں ایک ہی مصیبت یسوع صاحب پر وارد ہوئی اور اس نے نہایت اضطراب کی حالت میں ان شاگردوں سے کہا "میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے تم یہاں ٹھیرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو" لیکن ان ہمدردوں نے ایسے مربی و محسن کی جسکو وہ سائش کے وقت خداوند خداوند کہا کرتے تھے ذرا پرواہ تک نہ کی اور اُسنے اُنھیں سوتے پاکر "پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ نہیں جاگ سکے" مگر کون جاگے "اور اُس نے آکے پھر اُنھیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں" یہ تو سبکا حال ہے لیکن ان میں سے پطرس نے اور بھی غضب ڈھایا۔ جب لوگ یسوع کو گرفتار کر کے سردار کاہن کے پاس لے گئے تو یہ شخص بھی دبے پاؤں ساتھ گیا اور اپنی بزدلی کا ثبوت دینے کے لیے دالان میں آگ تاپنے لگا۔ اتنے میں ایک لونڈی نے اُس پاس آکر کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا پر اُس نے سب کے سامنے انکار کر کے کہا میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے پھر جب وہ اُسارے کیطرف باہر چلا ایک دوسری نے اُسے دیکھکر اُن سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا تب اُسنے قسم کھاکے انکار کیا کہ میں اس شخص (یسوع) کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر بعد اُنھوں نے جو وہاں کھڑے تھے پطرس پاس آکے کہا کہ بیشک تو بھی اُنہیں میں سے ہے کیونکہ تیری بولی تجھے ظاہر کرتی ہے تب اُس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھاکر کہا میں اس شخص کو نہیں جانتا" کیا ہی عمدہ ہمدردی کا نمونہ ہے کہ خدا کی جان پر آبنے اور آپ آگ تاپا کریں۔ اس پر ہمدردی کی لاف و گزاف چہ معنے دارد +

جب مرگئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر (ع م)

ایک منصف صاحب کے ایمان کی قیمت

ماہ اپریل میں جب کہ میں لاہور کو جا رہا تھا تو ایک گریجوایٹ منصف صاحب سے ایک دوست کی وساطت سے ملاقات ہوئی۔ باتوں باتوں میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر چل پڑا اور جو گفتگو ہوئی وہ ذیل میں درج ہے۔

منصف صاحب ہمیں تو مرزا صاحب کے حالات پورے معلوم نہیں ہیں اور نہ ہم اس امر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ اسلام کریں۔

خادم البدر۔ کیا آپنے حضرت مرزا صاحب کی تصنیف کو بھی مطالعہ فرمایا۔

منصف صاحب۔ اُنکے مطالعہ سے بھی فائدہ نہیں ہے اگر وہ اسلام کی تعلیم دیتے ہیں تو ہم پہلے ہی سے مسلمان ہیں

خادم البدر بڑے بڑے گریجوایٹ مرزا صاحب کے خادم ہیں۔

منصف صاحب اگر مرزا صاحب مجھے پانسو روپیہ ماہوار دیویں تو میں بھی مرید ہو جاؤں۔

خادم البدر۔ معلوم ہوا کہ آپ ایمان فروش ہیں اور آپ کے ایمان کی قیمت یہی پانسو روپیہ ہے

منصف صاحب اور میں وہ کام کروں جو آج تک کسی نے احمدی جماعت میں نہیں کیا

خادم البدر۔ یہ سچ ہے۔ بالکل درست سمجھے ہو کیونکہ آج تک کوئی ایمان فروش احمدی جماعت میں نہیں آیا جب آپ اسطرح سے آوینگے تو یہ فعل ضرور بے نظیر ہوگا۔

منصف صاحب تم سب بھی تو تنخواہیں پاتے ہو۔

خادم البدر۔ مگر آپ اپنے ایمان کو ہمیشہ کیلئے فروخت کریں تو غالباً پانسو سے بھی زیادہ قیمت ملے کیونکہ مرزا صاحب تو ایسے لوگوں ایمان فروشوں کے روادار نہیں۔ البتہ پادری خرید لیتے ہیں۔

اسکے بعد جدائی ہوگئی۔ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ زمانہ کی کیسی حالت ہے اور لوگوں نے کسطرح دنیا کو معبود بنا رکھا ہے + + + -

ملفوظات احمدیہ

بقیہ تقریر جو کہ حضرت اقدس نے نواب احسن علی خان صاحب کی تشریف آوری پر فرمائی

اذان کیوقت بات کرنا البدر نمبر ۱۷-۱۶ میں جو تقریر درج ہوئی تھی وہ اسجگہ ختم ہوگئی

اسکے بعد عصر کی اذان ہوئی اور نواب صاحب اور مشیر اعلیٰ صاحب خاموش ہوگئے - حضرت نے فرمایا کہ اذان میں باتیں کرنی منع نہیں ہیں آپ اگر کچھ اور بات پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں کیونکہ بعض باتیں انسان کے دل میں ہوتی ہیں اور وہ کسی وجہ سے انکو نہیں پوچھتا اور پھر رفتہ رفتہ وہ برا نتیجہ پیدا کرتی ہیں - جو شکوک پیدا ہوں انکو فوراً باہر نکالنا چاہیئے - یہ بدن غذا کیطرح ہوتی ہیں اگر نکالی نہ جائیں تو سو ہضمی ہو جاتی ہے - جب یہ حضرت فرما چکے تو سلسلہ کلام حسب ذیل طریق پر شروع ہوا -

مشیر اعلیٰ - میرے نزدیک اہم امور یہی تھے جو ان الفاظ کے متعلق میں نے پوچھے ہیں -

نواب صاحب - حضرت کے استفسار میں بھی جو بیہے اور زبانی بھی وہی ادا کیا دفعہ پایا ہے -

حضرت اقدس - دراصل انسان کو بعض وقت بہت سی مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور اللہ تعالےٰ کا فضل اسکے شامل حال نہ ہو تو وہ ان مشکلات میں پڑکر ہدایت اور حقیقت کی راہ سے دور جا پڑتا ہے - یہودیوں کو بھی اسی قسم کے مشکلات پیش آئے - انہوں نے **توراۃ** میں بھی یہی پڑھا تھا کہ خاتم الانبیاء انہی میں ہوگا - وہ ان الفاظ پڑھے ہوئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ان کو آپ کے قبول کرنے میں بھی دقت اور مشکل پیش آئی کہ خاتم الانبیاء تو ہم میں ہی سے ہوگا - مگر انکو یہی جواب ملا کہ تم نے جو کچھ سمجھا ہے وہ غلط سمجھا ہے - آنیوالا خاتم الانبیاء بنی اسمٰعیل میں سے ہونے والا تھا اور وہ بھی تمہارے بھائی ہیں + تم اس سوال پر مت جھگڑو - بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ **نبوت** کے ثبوت دیکھو آیا اسمیں ہیں یا نہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام کے خواص اور نشانات اسکے ساتھ ہیں تو پھر تمہیں ماننے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے +

اسیطرح پر انہوں نے **ملاکی** نبی کی کتاب میں پڑھا ہوا تھا کہ حضرت عیسٰے کے آنے سے پہلے ایلیا آسمان سے اُتریگا - لیکن جب حضرت مسیح نے اپنا دعوےٰ پیش کیا تو اسوقت یہود اسی ابتلاء میں پھنسے انہوں نے مسیح سے یہی سوال پیش کیا کہ **ایلیا** کا آسمان سے آنا ضروری ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ سچ مچ وہی ایلیا آئے گا اور ایک طرح پر وہ اپنے سمجھنے میں حق پر تھے کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسا واقعہ اور نظیر انمیں موجود نہ تھی + لیکن حضرت مسیح نے یہی کہا کہ آنے والا ایلیا **یوحنا** بن ذکریا کے رنگ میں آگیا ہے + وہ اسبات کو بھلا کب مان سکتے تھے ایک یہودی نے اس مضمون پر ایک کتاب لکھی ہے اور وہ لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ ان **واقعات** کے ہوتے ہوئے ہم مسیح پر کسطرح ایمان لائیں بلکہ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ اگر ہم سے مواخذہ ہوگا تو ہم **ملاکی** نبی کی کتاب کھول کر آگے رکھدیں گے -

غرض ظاہر الفاظ پر آنیوالے بعض اوقات سخت دھوکا کھاجاتے ہیں پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات سے ضرور کام لیا جاتا ہے جو شخص ان کو ظاہر الفاظ پر ہی حمل کر بیٹھتا ہے اسے عموماً ٹھوکر لگ جاتی ہے + اصل بات یہ ہے کہ ایسے موقعہ پر یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا جو شخص خدا کیطرف سے آنیکا **مدعی** ہے وہ ان معیاروں کے رو سے سچا ثابت ہوا یا نہیں جو راستبازوں کے لئے مقرر ہیں ؟ پس اگر وہ ان معیاروں کے رو سے صادق ثابت ہو تو صادق ہے اور متقی کا یہ فرض ہے کہ اسپر ایمان لاوے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء کی شناخت کیلئے تین بڑے معیار ہوتے ہیں -

اول یہ کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بھی اسکی موید ہیں یا نہیں -

دوسرا اسکی تائید میں سماوی نشانات صادر ہوتے ہیں یا نہیں -

سوم نصوص عقلیہ اسکے ساتھ ہیں یا نہیں یا آیا وقت اور زمانہ کسی ایسے مدعی کی ضرورت بھی بتاتا ہے یا نہیں ؟ ان تینوں معیاروں کو ملا کر جب کسی امور اور راستباز کی نسبت غور کیا جاوے گا تو حقیقت کھل جاتی ہے -

میرا دعوےٰ ہے کہ میں خدا کیطرف سے مامور ہوکر آیا ہوں اب میرے دعوے کو پرکھ کر دیکھلو کہ آیا ان تین معیاروں کے رو سے سچا ثابت ہوتا ہے یا نہیں -

سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے کہ کیا یہ وقت کسی مدعی کی ضرورت کا داعی ہے یا نہیں ؟ پس ضرورت تو ایسی صاف ہے کہ اسپر زیادہ کہنے کی ہمیں ضرورت ہی نہیں **اسلام** پر اس صدی میں وہ وہ حملے کئے گئے ہیں جنکے سننے اور بیان کرنے سے ایک مسلمان کے دل پر لرزہ پڑتا ہے - سب سے بڑا فتنہ اس زمانہ میں نصاریٰ کا فتنہ ہے - جنھوں نے اسلام کے استیصال کیواسطے کوئی دقیقہ فرو گذاشت ہی نہیں کیا انکی کتابوں اور رسالوں اور اخبارو اور اشتہاروں کو جو اسلام کے خلاف ہیں اگر جمع کیا جاوے تو ایک بڑا پہاڑ بنجاتا ہے اور پھر تیس **لاکھ** کے قریب مرتد ہوچکے ہیں + اسکے ساتھ آریوں - برہموؤں اور دوسرے آزاد خیال لوگوں کو ملا لیا جاوے تو پھر دشمنان اسلام کے حملوں کا **وزن** اور بھی بڑھ جاتا ہے اب ایسی صورت میں کہ **اسلام** کو پاؤں کے نیچے کچلا جا رہا ہے کیا ضرورت نہ تھی کہ خدا تعالےٰ اپنے سچے دین کی حمایت کرتا اور اپنے وعدہ کے موافق اسکی حفاظت فرماتا اور اگر عام حالت کو دیکھا جاوے تو وہ ایسی خراب ہے کہ اسکے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے فسق و فجور کا وہ حال ہے کہ علانیہ بازاری **عورتیں** بدکاری کرتی ہیں - معاملات کیحالت بگڑی ہوئی ہے - تقویٰ و طہارت اٹھ گیا - وہ لوگ جو اسلام کے حامی اور شریعت متین کہلاتے تھے انکی خانہ جنگی اور اپنی عملی حالت کی کمزوری نے اور بھی ستم برپا کر رکھا ہے عوام جب انکی حالت بد دیکھتے ہیں تو وہ حدود اللہ کے توڑنے میں اور بھی دلیری سے کام لیتے ہیں - غرض اندرونی اور بیرونی حالت بہت ہی خطرناک ہو رہی ہے +

پھر دیکھنا ہے کہ آیا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں کسی آنیوالے کا وعدہ دیا گیا ہے سو قرآن شریف نے بڑی وضاحت کے ساتھ دو سلسلوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ سلسلہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہوا اور دوسرا سلسلہ جو اسی سلسلہ کے مقابل پر واقع ہوا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ ہے چنانچہ **توریت** میں بھی آپ کو مثیل موسیٰ کہا گیا اور قرآن شریف میں بھی آپ کو مثیل موسیٰ ٹھہرایا گیا ہے جیسے فرمایا ہے **اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا** پھر جسطرح پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہوگیا اسی سلسلہ کی مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اسیوقت اور اسی زمانہ پر جب حضرت مسیح حضرت موسیٰ کے بعد آئے تھے مسیح محمدی بھی آتا - اور یہ بالکل ظاہر اور صاف بات ہے کہ مسیح

موسوی چودھویں صدی میں آیا تھا اسلئے ضروری تھا کہ مسیح محمدی بھی چودھویں صدی میں آتا اگر کوئی اور نشان اور شہادت نہ بھی ہوتی تب بھی اس سلسلہ کی تکمیل چاہتی تھی کہ اسوقت مسیح محمدی آوے مگر یہاں تو صدہا اور نشان اور دلائل ہیں پھر آنے والے کو اسی امت میں سے ٹھیرایا گیا ہے جیسے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْکُمْ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ میں فرمایا گیا ہے اور اسیطرح پر احادیث میں بھی آنیوالا اسی امت سے ٹھرایا گیا ہے جبکہ فرمایا ہے وامامکم منکم۔ اب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بوضاحت شہادت دیتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا اور بضرورت بجائے خود داعی ہے کیونکہ اسلام پر سخت حملے ہو رہے ہیں اور کوشش کیجاتی ہے جہاں تک ان مخالفوں کا بس چلے اسلام کو نابود کر دیں پھر دیکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ اسکے آنیکا وقت کونسا ہے۔ سلسلہ موسوی کے ساتھ مماثلت تامہ کا تقاضا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ آنیوالا مسیح موعود جو اسی امت میں سے ہوگا چودھویں صدی میں آنا چاہیئے اسکے علاوہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے آنیکا وہ وقت ہے جبکہ صلیب پرستی کا غلبہ ہوگا کیونکہ کسر صلیب اسکا کام ٹھہرایا گیا ہے ان سب کے علاوہ ایک انقلاب عظیم کی خبر قرآن شریف سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ اسوقت آئیگا وہ انقلاب کیا ہے یہ سواری بھی بدل جائیگی اونٹوں اور اونٹنیوں کی سواریاں بیکار ہو جائیں گی اب دیکھو کہ ریلوے کے ایجاد نے اس پیشگوئی کو کسطرح پورا کیا ہے اور اب تو یہ حال ہے کہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے تو تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ اور مکہ کے درمیان بھی ریل ہی دوڑتی نظر آئیگی + اور پھر اخبارات اور رسالجات کی اشاعت کے اسباب کا پیدا ہو جانا جیسے پریس ہے۔ ڈاک خانہ ہے اور تاروں کے ذریعہ سے کل دنیا ایک شہر کے حکم میں ہوگئی ہے دریا چیرے گئے ہیں اور نہریں نکالی جا رہی ہیں طبقات الارض کے عالموں نے زمین کے طبقات کو کھود ڈالا ہے غرض وہ تمام ایجادات اور علوم و فنون کی ترقیاں جو مسیح موعود کے زمانہ کی علامتوں میں۔۔۔۔ قرار دیگئی تھیں پوری ہو رہی ہیں اور ہو چکی ہیں اسکے بعد انکار اور شبہ کی کونسی گنجائش باقی رہتی ہے اسوقت خدا تعالے کیطرف سے کسیکا آنا اور مامور ہونا افسوسناک بات نہیں بلکہ افسوسناک یہ امر ہوتا اگر کوئی مامور ہو کر نہ آیا ہوتا ان علامات اور نشانات کو چھوڑ کر ایک اور بات بھی

اسکی تائید میں ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام اولیاء اللہ اور اکابر امت جو پہلے ہو گذرے ہیں انہوں نے قبل از وقت میرے آنیکی خبر دی ہے بعض نے میرا نام لیکر پیشگوئی کی ہے اور بعض نے اور الفاظ میں ہی کی ہے انہیں سے شاہ نعمت اللہ ولی نے شہادت دی ہے اور میرا نام لیکر بتایا ہے۔ اسیطرح پر ایک اہل اللہ بزرگ گلاب شاہ مجذوب تھے جنھوں نے ایک شخص کریم بخش ساکن جمال پور ضلع لودھیانہ سے میرا نام لیکر پیشگوئی کی ہے اور اسنے کہا کہ وہ قادیان میں ہے کریم بخش کو قادیان کا شبہ پڑا کہ شاید لودھیانہ کے قریب قادیان میں ہوں مگر آخر اسنے بتایا کہ یہ قادیان نہیں اور اسنے یہ بھی بتایا کہ وہ لودھیانہ میں آئے گا اور مولوی اسکی مخالفت کرینگے + چنانچہ اسکا یہ سارا بیان چھپ چکا ہے اور کل گاؤں کریم بخش کی راستبازی اور نیکوکاری کی شہادت دیتا تھا۔ اور جسوقت وہ بیان کرتا تھا تو رو پڑتا تھا۔ اسنے گلاب شاہ سے یہ بھی کہا کہ عیسےٰ تو آسمان سے آئے گا اسنے جواب دیا کہ جو آسمان پر چلا جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آیا کرتا۔ اس پیشگوئی کے موافق کریم بخش میری جماعت میں داخل ہوا بہت سے لوگوں نے اسکو روکا اور منع بھی کیا مگر اسنے کہا کہ میں کیا کروں یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ میں اس شہادت کو کیونکر چھپاؤں۔ غرض اس طرح بہت سے اکابر امت گذرے ہیں جنھوں نے میرے لیئے پیشگوئی کی اور پتہ بتایا۔ بعض نے تاریخ پیدائش بھی بتائی جو چراغ دین ۱۲۶۸ ہے۔

اور اسکے علاوہ وہ نشان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے وہ بھی پورے ہوگئے منجملہ انکے ایک کسوف و خسوف کا نشان تھا جب تک یہ کسوف و خسوف نہیں ہوا تھا یہ مولوی جواب میری مخالفت کیوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب کر رہے ہیں اسکی سچائی کے قائل تھے اور یہ نشان بتاتے تھے کہ مسیح و مہدی کا یہ نشان ہوگا کہ رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن ہوگا۔ لیکن جب یہ نشان میرے دعوے کی صداقت کے لئے پورا ہوگیا تو پھر جس منہ سے اسکا اقرار کیا کرتے تھے اسی منہ سے انکار کرنیوالے ٹھہرے کسی نے تو سرے سے اس حدیث ہی کا انکار کر دیا اور کسی نے اپنی کم سمجھی اور نادانی سے یہ کہدیا کہ چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن ہونا چاہیئے۔ حالانکہ پہلی رات کا چاند تو خود گرہن ہی میں ہوتا ہے اور علاوہ بریں

حدیث میں تو قمر کا لفظ ہے جو پہلی رات کے چاند پر بولا ہی نہیں جاتا + غرض اسطرح پر جسقدر نشان تھے وہ پورے ہوگئے مگر یہ لوگ ہیں کہ محض میری مخالفت کیوجہ سے خدا تعالےٰ اور اسکے سچے اور پاک رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کر رہے ہیں اور آپکی تکذیب کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے۔ ان نشانات اور علامات کے بعد پھر یہ بات بھی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے کہ مدعی کے اپنے ہاتھ پر کوئی نشان اسکی تصدیق کیلئے ظاہر ہوا ہے یا نہیں اسکے لئے میں کہتا ہوں کہ اسقدر نشان اللہ تعالےٰ نے ظاہر کیئے ہیں کہ انکی تعداد ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک پہونچی ہوئی ہے اور اگر میری جماعت کو خدا تعالےٰ کی قسم دیکر پوچھا جائے تو میں امید نہیں کرتا کہ کوئی شخص ایک بھی ایسا نکلے جو یہ کہے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا اور پھر یہ کہ نشانوں کی بارش برس رہی ہے۔ اولیاء اللہ کی اسی لئے عزت اور تکریم کیجاتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو تعلق رکھتے ہیں اس تعلق کا ایک زندہ اور سچا نمونہ پیش کرتے ہیں یعنے خوارق کا صدور ان سے ہوتا رہتا ہے اور نشانات ہی سے وہ سب واجب العزت ہوتے ہیں پھر اس صورت میں مجھے حق ہے کہ وہ لوگ جو میری مباحث کریں امام حسین سے افضل ہوں۔۔۔۔۔۔ گھبراتے ہیں بجا ہے۔ اسکے کہ مجھ پر اعتراض کریں صاف طور پر میرے مقابلہ میں آئیں میں انسے پوچھوں گا کہ جس قسم کے نشانات میں اپنی سچائی اور منجانب اللہ ہونیکے پیش کرتا ہوں اسی قسم کے نشانات تم بھی پیش کرو اور پھر اسی قدر تعداد میں دکھاؤ۔ میں مرثیہ نہیں سنوں گا۔ بلکہ نشانات کا مطالبہ کروں گا۔ جسکو حوصلہ ہے اور جو امام حسین کو سجدے کرتے ہیں وہ انکے خوارق اور نشانات کی فہرست پیش کریں اور اور دکھائیں کہ کسقدر لوگ ان واقعات کے گواہ ہیں۔ اس مقابلہ میں یقیناً یہ ماننا پڑیگا کہ واقعات میں قافیہ تنگ ہے مبالغہ سے ایک بات کو پیش کر دینا اور ہے لیکن حقیقی طور سے واقعات کی بنا پر اسے ثابت کر دکھانا مشکل ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو خدا تعالےٰ کا سچا برگزیدہ ہے اسے کسی دوسرے کیا واسطہ؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ آیا وہ شخص جو خدا کیطرف سے ہونیکا مدعی ہے اپنے ساتھ دلائل اور نشانات بھی رکھتا ہے یا نہیں جب ثابت ہو جائے کہ وہ واقعی خدا کیطرف سے ہے تو اسکا فرض ہے کہ [illegible]

ایسہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

اے جہان منتظر خوش باش کاندر ستان
آن مسیح دور آخر ہست کامی [illegible]

چہ گویم باتو گرائی چہ ادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۳	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	نمبر ۲۵

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و مقتدا	اندرین دین آمده از مادریم	هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائی بود	آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہای معاد	ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد	آنہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکاری کند از اشقیاست	یک قدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا [illegible]

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے ہیں اور مطالبہ اقرار کرایا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ [illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل و معراجدین چھپ کر شائع ہوا

مرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۷

قولہ جن دل آزار اور فحش الفاظ سے مرزا صاحب کے مرید اور خود مرزا صاحب اپنے مخالفوں کو یاد کرتے ہیں وہ خود ان کے حق میں زہر ہلاہل ہیں یہ طریقہ استدلال کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے جتنی گالیاں کہ ایک شخص دے سکتا ہے مرزا صاحب کیطرف سے مخالفوں کو دی گئی ہیں اسی طرح اور اسی وزن کی گالیاں مرزا صاحب نے کھائیں کبھی پہل انکی طرف سے ہوئی اور کبھی ان کے مخالفوں کی طرف سے ایک غیر طرفدار شخص ان گندے مباحثات کو دیکھنے کے بعد کبھی طرفین کی بابت اچھے الفاظ ظاہر نہیں کرے گا یہ شرفا کا مسلک نہیں ہوتا کہ ذرا ذرا سی بات میں گالی پر اتر آوے پھر بازاری اور شریفوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے گالی گلوج کا ناپاک دفتر الٹ دیجیئے تکذیب براہین احمدیہ جیسی کتاب انھیں کے طفیل لکھی گئی۔ ہمنے اب تک مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو بُرے الفاظ سے یاد نہیں کیا۔

اقول اس مذکورہ بالا تحریر میں حیرت صاحب نے کئی جھوٹ بولے ہیں۔ پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ ہمنے اب تک مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو بُرے الفاظ سے یاد نہیں کیا ہے اس جھوٹ کا کسی قدر پتہ تو ناظرین کو نمبر ۴ - ۵ سے لگ چکا ہو گا جسمیں حیرت صاحب کے اس اشتہار کی نقل جو سنہ ۹۱ء میں انھوں نے شائع کیا تھا نیز چودھویں صدی اخبار کی نقل شائع ہو چکی ہے ان کے علاوہ ان موجودہ مضامین میں بھی حیرت صاحب نے مفصلہ ذیل الفاظ مرزا صاحب کی بابت استعمال کیے ہیں۔ دریدہ دہنی - نامردانگی - آپ یکایک اُبل پڑے ہیں جیسے چھوٹا ظرف زیادہ پانی سے چھلک جاتا ہے - کوردہ کے رہنے والے - اپنی حیثیت سے آگے قدم نہ بڑھاؤ - اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے (افسوس لنگوٹ بندوں کا محاورہ استعمال کرنے کے شوق میں اپنی جبروت کو بھی بھلا دیا) مرزا صاحب کی شرمناک باتیں ان کی وقعت میں فرق آگیا ہے - بھلے آدمی حقارت کی نظر سے دیکھتے اور ہنستے ہیں ہر ایک برائی اور شرارت کی ایک حد ہوتی ہے مگر آپ کی بے پرواہی اور بے اعتدالیوں کی کوئی حد نہ رہی - ذلیل آدمی - کیا بڑی اور کیا بڑی کا شوربا - کس برتے پر تتا پانی - تم سے زیادہ ظالم نفس کون ہو سکتا ہے - اپنے حواس خمسہ کی اصلاح کرو تمھاری مستانہ وار بڑ - تم سے زیادہ خونی آج تک دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا تم سکندر سرس اور ہولا کو سے بھی بڑھ گئے - اے ظالم انسان تو کیوں لاکھوں مخلوق خدا کی چٹنی کیے جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کیا یہ مذکورہ بالا فقرات اردو کے علم ادب میں تعظیمی ہیں اور لفظ واہی تباہی جسپر ہمنے اعتراض کیا ہے ان کے مقابلہ میں کچھ حقیقت رکھتا ہے۔

دوسرا جھوٹ حیرت صاحب نے لوگوں کے بُرا بھلا کہنے میں ابتدا کی اور تکذیب براہین انکے طفیل لکھی گئی یہ بالکل سفید جھوٹ ہے کہ کبھی مرزا صاحب نے بُرا بھلا کہنے میں ابتدا کی ہو براہین کی تکذیب تو براہین کے شائع ہونے کے بعد بیشک لکھی گئی لیکن براہین سے پہلے جو کتب شائع ہوئی ہیں اور جنکا جواب براہین میں دیا گیا ہے افسوس حیرت صاحب نے عمداً ان کا خیال نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ فاسقانہ خیالات جنمیں حیرت صاحب مبتلا ہیں ایسے امور کیطرف انھیں پہونچنے نہیں دیتے وہ کتب جنکی جوابات کو براہین میں مد نظر رکھا گیا ہے بکثرت ہیں منجملہ ان کے چھ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) دافع البہتان مصنفہ پادری انگلین صاحب مطبوعہ سنہ ۱۸۴۵ء

(۲) رسالہ مسیح الدجال سنہ ۱۸۷۳ء

(۳) سیرت المسیح والمحمد سنہ ۱۸۷۲ء

(۴) تفتیش الاسلام سنہ ۱۸۶۰ء

(۵) پاداش اسلام سنہ ۱۸۶۶ء

(۶) ستیارتھ پرکاش سنہ ۱۸۷۵ء

ان مذکورہ بالا کتب میں جو دل آزار الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان سے زیادہ آیندہ لکھے ہی نہیں جا سکتے لیکن اسوقت یہ نظر آ سکتے ہیں جب حیرت صاحب تھوڑے سے انصاف سے کام لیں +

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ حیرت صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ شرفا کا مسلک نہیں ہوتا ہے کہ ذرا ذرا سی بات میں گالی پر اتر آوے آیا حیرت صاحب نے کس قسم کا شریفانہ مسلک اختیار کر رکھا ہے اسکے لیئے میں مفصلہ ذیل فہرست پیش کرکے حیرت صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپکا شریفانہ مسلک اسی قسم کا ہوتا ہے جو اس فہرست سے ظاہر ہے

نقل کفر کفر نباشد

سرسید حالی اور انکے ہمخیالوں کی بابت مرزا حیرت صاحب کی گالی گلوچ۔

چاروں طرف کی پھٹکار اور عالم کی تف تف سے انھیں غرض نہیں مکر و حیلہ کا جال بچھایا ہوا ہے اس ہی تمام جہاں کی پرانیا خدا مانگتی ہیں تمام دنیا کے عیب پناہ ڈھونڈتے ہیں وہ پیر پُرفن حیلہ ساز ہے سراسر جہل مرکب ہے بھانڈوں اور ہیجڑوں کو بھینٹوں میں علیحدہ بٹھانے والا ہے پھکڑبازی میں کسبیوں کے کان کترنے شوخیاں کرنے والا۔

(مسدس صفحہ ۲ و ۳) دروغ اور فریبوں کا عامل پیر نیچر کا گرگا صفحہ ۹ شقاوت میں ناردنکا فخر ضلالت میں فرعون سے بڑھ کر انکا ٹھکانہ دوزخ ہے ذلت میں گرفتار ہیں۔ صفحہ ۲۳ - ابتر فرقہ ہے۔ صفحہ ۲۴ مردار فرقہ خفاش ہے ۲۵ جہل مرکب ہے نہ انمیں کوئی خوبی ہے نہ کوئی ان میں عاقل ہے ۲۸ - انکی گردنوں میں جہالت کے طوق ہیں ۲۹ - ابلیس ہے ہر صفت میں بدتر ہے اسکے مقتدی نہیں ہیں بلکہ رہبر ہیں اور اکفر ہیں صفحہ ۳۳ انھوں نے کسبیوں کا پیسہ بھی نہیں چھوڑا ہے طبیعی کے فرقہ پر مرتے ہیں ۳۴ + حالی اسکا شاگرد ہے جسکا دفتر سنڈاس سے بدتر ہے ۴۰ + اسپر شعر کہنے پر لعنت ہے ۴۱ + ریا کے بندے شرم و حیا کے دشمن ہیں جہالت انکی پوشاک ہے ۴۴ + اسکا پیشوا شیطان ہے جہنم اسکا ٹھکانا ہے ۶۳ + سید کے چھوٹے سے چھوٹے شاگرد بھی ابلیس ہیں اور اس سے چھوٹا ہونا ناممکن ہے۔ ۶۵ اس ملعون قوم کا بانی جاہل ہے اور چالاک ہے صفحہ ۱۹ مسدس حصہ دوم۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں شیطان بھی اس سے شرماتا ہے صفحہ ۵۲۔ بڑے لالچی اور بیہودہ ہیں شیطان بھی ان سے پناہ مانگتا ہے ۵۵ + فرقہ کا فرقہ گمراہ ہے جنکا رہبر شیطان کا دادا ہے ۵۶ + انہیں نہ لیاقت ہے نہ ادب ہے صرف دنیا کمانے کا ڈھب ہے پھٹکار کی گھٹا انپر چھا رہی ہے دنیوی لعنت برس رہی ہے کفر میں کافر وں کے برابر ہیں ۵۷ + در در بھکاریوں کی طرح پھرتے ہیں حماقت کے پتھر سے سر پھوڑتے ہیں انپر خدا کی پھٹکار ہے دنیا میں نحوست کلفت اور نکبت انھیں سے ہے ۱۲۷ + سید پر لعنت ۱۲۸ + اس مسدس کے علاوہ سوانح سعدی میں بھی جا بجا مفصلہ ذیل الفاظ استعمال کیے ہیں حالی کی اینٹ البحر اسکی ہرزہ درائی وہ چلے بھیجے بھیڑ پات سیرۃ الرسول میں لکھا ہے سید نا پاک آنرایوں کا بیج بونے والا وغیرہ وغیرہ - اسکے بعد وہ کرزن گزٹ میں جو سلسلہ سرسید کی تردید کا قائم کیا تھا اسمیں بھی ایسے ہی الفاظ

ملفوظات احمدیہ

۱۲ تاریخ مئی ۱۹۰۴ء بوقت ۸ بجے بمقام کچہری گورداسپور درخت جامن کے نیچے بیٹھے ہوئے حکیم نور محمد صاحب نے ذکر کیا کہ ۔۔۔ ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ آپ لوگ احمدی جماعت جو کہتے ہیں کہ طاعون سے ہم بچے رہیں گے اسکی وجہ کیا ہے [illegible] کے جواب میں جو کچھ اس سے تقریر کی [illegible] حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ان من قریۃ الا نحن مہلکوھا او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یعنے طاعون کا عذاب دو طرح پر ہوگا کوئی بستی اس سے خالی نہیں رہے گی۔ بعض تو ایسی ہونگی کہ جنکو ہم بالکل ہلاک کر دینگے یعنے وہ اجڑ کر بالکل غیر آباد ہو جائینگی اور ویرانہ اور کھنڈر (اجڑے ہوئے کھنڈرات) ہو جائینگی۔ انکا کوئی نشان بھی نہ رہے گا۔ لوگ تلاش کرتے پھرینگے کہ اسجگہ فلاں بستی آباد تھی۔ لیکن [illegible] پتہ نہ ملے گا۔ گویا طاعون وہاں جاروب دیکر اسکو دنیا سے صاف کر دیگی اور کوئی آثار اسکے نہ چھوڑیگی بعض قریئے ایسے ہونگے کہ جنکو کم وبیش عذاب [illegible] چھوڑ دیا جائے گا۔ اور صفحہ دنیا سے انکا نام [illegible] جائے گا۔ صرف سرزنش کے طور پر کچھ عذاب [illegible] نازل کیا جائے گا اور تازیانہ کر کے عذاب ہٹا لیا جائیگا دوسرے بہت سے شہر فنا ہونگے مگر وہ فنا نہ ہونگے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اسی قسم میں شامل کیا ہے اور اس الہام انہ اوی القریہ سے مراد یہی ہے کہ اور بستیوں کی طرح ہمارے گاؤں کو طاعون جارف بالکل تباہ نہ کریگی کہ لوگ تلاش کرتے پھریں کہ کہاں قادیان واقعہ تھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ان بستیوں کی طرح خدا اسکو تباہ نہ کریگا بلکہ یہ بچی رہے گی الا بطور تازیانہ کچھ سزا دے کر اسکو بچا لیا جائیگا ہم نے بار بار مجلسوں میں بیان کیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ (انہ اوی القریۃ) سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اس قریہ کو پناہ دیدی ہے کہ وہ طاعون جارف سے بچی رہے اور بالکل فنا نہ ہو

خدا نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ باوجود گنہگار رہنے کے اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے چھوڑ دے۔ ایک طرف تو قرآن میں یہ لکھا ہے کہ طاعون سے کوئی بستی خالی نہیں رہیگی۔ اور طاعون کی وجہ صرف یہی ہے جو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کے الہام سے ظاہر ہے یعنے جب لوگوں نے اپنے افعال اور اعمال سے غضب الٰہی کے جوش کو بھڑکایا اور بدعملیوں سے اپنی حالتوں کو ایسا بدل لیا کہ خوف خدا اور تقوی وطہارت کی ہر ایک راہ کو چھوڑ دیا اور بجائے اسکے طرح طرح کے فسق وفجور کو اختیار کر لیا اور خدا پر ایمان سے بالکل ہاتھ دھو دیا دھریت اندھیری رات کیطرح دنیا پر محیط ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے نورانی چہرہ کو ظلمت کے نیچے دبا دیا تو خدا نے اس عذاب [illegible] تا لوگ خدا کے چہرے کو دیکھ لیں اور اسکی طرف رجوع کریں بعض بستیاں مہلکوھا میں داخل ہو کر بالکل فنا ہو جائینگی۔ اور بعض معذبوھا میں داخل ہونگی لیکن خالی کوئی نہ رہیگی [illegible] قادیان مہلکوھا میں داخل نہ ہوگی یہی مراد الہام انہ اوی القریۃ سے ہے مگر ان کی سرزنش کرنیکے لئے خدا نے یہاں بھی طاعون نازل فرمائی۔ خدا تو فرماتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنے قادیان مہلکوھا میں داخل کر دیا جاتا لیکن صرف تمہاری تکریم اور تعظیم سے اسکو مہلکوھا میں داخل نہیں کیا گیا جو بچے ہیں اور جو بچیں گے وہ تمہارے [illegible] اکرام کی وجہ سے بچیں گے یہ تو قرآن کے بالکل [illegible] لف ہے کہ قادیان عذاب طاعون سے بالکل محفوظ رہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ دوسری طرف [illegible] اوی القریۃ کے اگر یہ معنے ہوں کہ قادیان بالکل بچیگی تو ان دونوں کے درمیان تناقض واقعہ ہوتا ہے۔ دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں ہم نے کبھی انہ اوی القریہ کے یہ معنے نہیں سمجھے۔ طاعون تو دنیا کی ہر ایک بستی میں آئیگی یہ بھی عجیب بات ہو کہ جہاں کسی نے دعوا کیا کہ فلاں مقام میں طاعون نہیں تو اسی جگہ وہ ظاہر ہو گئی ہے۔ [illegible] والوں نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ [illegible] سے وہاں طاعون نہیں آئی اور نہ آئیگی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بہت صفائی رکھتے ہیں دوسرے مچھر وغیرہ وہاں نہیں ہوتے اب گو لوگوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی طاعون آ گئی لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اسکی سرزمین میں ایسے اجزا ہیں کہ اسمیں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرا ڈالا ہے ابھی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سال دو سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا۔ کئی لوگ تو بالکل تباہ ہو جائینگے۔ دنیا سے انکا نام ونشان مٹ جائے گا اور انکے آثار تک باقی نہ رہیں گے لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔

یہ ایک لمبی بیماری ہے عمروں تک چلی جاتی ہے بڑے بڑے قطعے اسی نے برباد کر کے جنگل کر دیئے۔ شہروں کے شہر ویرانے بنا دیئے۔ سینکڑوں کوس ایسے غیر آباد کیئے کہ جانور بھی زندہ نہ رہے انکے آگے تو بڑے بڑے شہر بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ بڑے سے بڑے آباد شہر کو بھی اگر چاہے تو دو تین دن میں صاف کر سکتی ہے۔

تقریر حضرت اقدس۔ واقعہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء

بوقت شام بمقام گورداسپور بحاضری مولوی الٰہی بخش صاحب وغیرہ آمدہ امرتسر

جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی مامور آتا ہے تو لوگ عموماً اسکی طرف سے بے پرواہی کرتے ہیں اور اکابر اور علماء تو خصوصیت سے اسکی طرف توجہ کرنا عیب سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ غنی ہے اور مرسل اور مامور چونکہ ایک خدمت پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر ہوتے ہیں وہ بھی بے پرواہ ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو دنیا کا محتاج نہیں سمجھتے کیونکہ جیسے وہ ذات الٰہی کا مظہر ہوتے ہیں ایسے ہی اسی ذات سے خدا کا حصہ بھی لیتے ہیں ہر ایک شخص جو ۔۔۔۔۔۔ مامور ہو کر دنیا میں خدا کیطرف سے آتا ہے اسکو ایک خاص قسم کی ہمت اور حوصلہ عطا کیا جاتا ہے اور عزم میں ایک رسا جزم اور استقلال عطا کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بڑا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے کسی پر اثر نہیں ڈال سکتے انسان تو ایک انسان پر اثر نہیں ڈال سکتا یہ محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ہزار ہا بلکہ لاکھوں آدمیوں کو کھینچ لے آتا ہے یہاں کسی بناوٹ کی کوئی ضرورت نہیں۔ چوبیس برس سے زیادہ ہوئے ہیں کہ خدا نے مجھے الہام کیا تھا کہ ینصرک رجال نوحی الیہم۔ یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ یعنے ہم لوگوں کے دلوں میں وحی کرینگے اور وہ تیری مدد کریں گے بڑے بڑے دور دراز راہوں سے تیرے پاس لوگ آئینگے تم خلق کے ہجوم سے جو تیرے گرد جمع ہوگی تنگ مت آنا اور لوگوں سے ملاقات [illegible] یہ ایسے وقت کی باتیں ہیں جب میں بالکل گمنام تھا اور کوئی آدمی میرے ساتھ نہ تھا۔ میرے گاؤں سے باہر

...ستانہ تہا - اور کوئی انسان اسبات پر یقین ...ہا کہ ایسی کشش لوگوں کو ہوگی کہ وہ قادیان جیسی ...سام بستی میں دور دراز سے کھنچے ہوئے چلے آئیں گے سو ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا کے کلمات کسطرح صفائی سے پورے ہو رہے ہیں - ایسے ایسے علاقوں سے لوگ آتے ہیں کہ جہاں ہمارے وہم و گماں میں بھی ہماری تبلیغ کا نام و نشان نہیں ہوتا - اور اس عقیدت اور اخلاص سے آتے ہیں کہ ہم کو انکے اخلاص و عقیدت پر رشک آتا ہے اسی طرح اللہ تعالے نے مجھے فرمایا ہوا ہے کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح - وانتہی امر الزمان الینا - الیس بالحق یعنے عنقریب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ تجھے اللہ تعالے نصرت اور فتح دیگا اور ہماری طرف زمانہ کا امر انتہا پا دیگا تو اسوقت کہا جائیگا کیا یہ سچ نہیں یعنے اس سلسلہ کی صداقت پر زمانہ گواہی دے اٹھیگا - ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ لوگ تیری ترقی کے روکنے کی کوشش کرینگے لیکن ہم تیری مدد کریں گے اور دشمن تیری راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالیں گے مگر ہم انکو دور کریں گے اور وہ تیرے نابود کرنیکے منصوبے کرینگے سو ہم دیکھتے ہیں کہ چوبیس برس کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں - ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے وہ اس پیشگوئی کو پورا کرتا ہے -

ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے - دعا ہی ایک ہتیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے - اللہ تعالے نے مومن کو دعا کرنیکی تاکید فرمائی ہے - بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالے ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے - دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے یعنے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تہا کہ ایک تہانہ دار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح چبھ گیا پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے تہوڑی دیر میں اس انگوٹھے کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا - بڑھتے بڑھتے ورم اسقدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہونچا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا سہ چند بوجھ ہو گیا ہے - فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا - ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے تم اگر اسکو کٹا دینے پر راضی ہو تو جان بچ جائیگی ورنہ نہیں وہ تہانہ دار کٹانے پر راضی نہوا اسکے بعد تہوڑے ہی عرصہ میں مر گیا - ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہو گیا ہے تو ہمیں وہ قصہ یاد آ گیا - ہمنے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی گھر پہونچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا

نام و نشان تک بہی نہ تہا پہر ہمنے لوگوں کو دکہایا اور سارا قصہ بیان کیا - اسی طرح ایک دفعہ میرے دانت کو سخت درد شروع ہو گیا - ہمنے لوگوں سے ذکر کیا تو اکثر نے صلاح دی کہ اسکو نکلوا دینا بہتر ہے - ہمنے نکلوانا پسند نہ کیا اور دعا کیطرف رجوع کیا تو الہام ہوا واذا مرضت فہو یشفین - اسکے ساتھ ہی مرض کو بالکل آرام ہو گیا اور اسبات کو ڈیڑھ دو سال ہو گئے ہیں - اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان جسکے ایمان کے موافق اسباب سے نفرت ہو جاتی ہے جسقدر ایمان کامل ہوتا ہے اسی قدر اسباب سے نفرت ہوتی جاتی ہے - حقیقت میں دیکھا گیا ہے کہ دنیا بڑے دہوکے میں پڑی ہوئی ہے - جن باتوں کو اپنی ترقی کے ذرائع سمجھی بیٹھی ہے اصل میں وہی ذلت کا موجب ہوتی ہیں - دنیاوی عزت بڑہانے اور عروج و مالداری حاصل کرنیکے لئے طرح طرح کے فریب و دجل اور دہوکے استعمال کرتے ہیں اور طرح طرح کی بے ایمانیوں سے اپنے مقاصد حاصل کرنیکی کوشش کرتے رہتے ہیں - انہیں مکاریوں کو دینی مرادوں کا ذریعہ سمجھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ بڑے فخریہ اپنی کامیابیوں کا دوستوں میں ذکر کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی تعلیم کرتے ہیں لیکن اگر نظر انصاف اور معرفت سے دیکھا جاوے تو انکے یہ طریق کوئی راحت نہیں بخشتے جب پوچھو تو شاکی اور نالان ہی نظر آتے ہیں اور کبھی راحت اور طمانیت انکے حال سے ظاہر نہیں ہوتی - طمانیت کی رویت بجز فضل خدا کے نہیں ہوتی جب تک انسان اللہ تعالے پر کامل ایمان نہیں رکھتا اور اسکے وعدوں پر سچا یقین نہیں کرتا اور ہر ایک مقصود کا دینے والا اسی کو نہیں سمجھتا اور کامل صلاح اور تقوی اختیار نہیں کر لیتا تو اسوقت تک وہ حقیقی راحت دستیاب نہیں ہو سکتی - اللہ تعالے فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین - یعنے جو صلاحیت اختیار کرتے ہیں خدا انکا متولی ہو جاتا ہے - انسان جو متولی رکہتا ہے اسکے بہت بوجھ کم ہو جاتے ہیں بہت ساری معاملات گھٹ جاتی ہیں بچپن میں ماں بچے کی متولی ہوتی ہے تو بچے کو کوئی فکر اپنی ضروریات کا نہیں رہتا وہ خود ہی اسکی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے اسکے کپڑوں اور کہانے پینے کے خود ہی فکر میں لگی رہتی ہے اسکی صحت قائم رکھنے کا دھیان اسی کو رہتا ہے اسکو نہلاتی اور دہلاتی ہے اور کہلاتی اور پلاتی ہے یہاں تک کہ بعض وقت اسکو مار کر کہانا کہلاتی اور

پانی پلاتی اور کپڑا پہناتی ہے - بچہ اپنی ضرورتوں کو نہیں سمجھتا بلکہ ماں ہی اسکی ضرورتوں کو خوب سمجھتی اور انکو پورا کرنیکے خیال میں لگی رہتی ہے اسیطرح جب ماں کی تولیت سے نکل آتے تو انسان کو بالطبع ایک متولی کی ضرورت پڑتی ہے طرح طرح سے اپنے متولی اور لوگوں کو بناتا ہے جو خود کمزور ہوتے ہیں اور اپنی ضروریات میں غلطان ایسے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی خبر نہیں لے سکتے - لیکن جو لوگ ان سب سے منقطع ہو کر اس قسم کا تقوی اور اصلاح اختیار کرتے ہیں انکا وہ خود متولی ہو جاتا ہے اور انکے ضروریات اور حاجات کا خود ہی کفیل ہو جاتا ہے انہیں کسی بناوٹ کی ضرورت ہی نہیں رہتی وہ اسکے ضروریات کو ایسے طور سے سمجھتا ہے کہ یہ خود بھی اسطرح نہیں سمجھ سکتا - اور اسپر اسطرح فضل کرتا ہے کہ انسان خود حیران رہتا ہے - گرسنہ ستانی بہ ستم سے رسد دائی نوبت ہوتی ہے - لیکن انسان بہت سے زمانے پالیتا ہے جب اسپر ایسا زمانہ آتا ہے کہ خدا اسکا متولی ہو جائے یعنے اسکو خدا کی تولیت حاصل کرنیسے پہلے کئی متولیوں کی تولیت سے گذرنا پڑتا ہے جیسا خدا فرماتا ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس - پہلے وہ جسمانی باپ کی پرورش پاتی ہے پہر جب بڑا ہوتا ہے تو بادشاہ سے اور حاکموں کی حاجت پڑتی ہے پہر جب اس سے آگے قدم بڑھاتا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جنکو میں نے متولی سمجھا ہوا تہا وہ خود ایسے کمزور ہیں کہ انکو متولی سمجھنا میری غلطی تہی کیونکہ انہیں متولی بنانے میں نہ تو میری ضروریات ہی حاصل ہو سکتی تہیں اور نہ ہی وہ میرے لئے کافی ہو سکتے تہے پہر وہ خدا کیطرف رجوع کرتا ہے اور ثابت قدمی دکھانے سے خدا کو اپنا متولی پاتا ہے اسوقت اسکو بڑی راحت حاصل ہوتی ہے اور ایک عجیب طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے - خصوصاً جب خدا کسی کو خود کہے کہ میں تیرا متولی ہوا - تو اسوقت جو راحت اور طمانیت اسکو حاصل ہوتی ہے وہ ایسی حالت پیدا کرتی ہے کہ جسکو بیان نہیں کیا جا سکتا - یہ حالت تمام غموں سے پاک ہوتی ہے - دنیاوی حالتوں میں انسان غمی سے خالی نہیں ہو سکتا - الفت دنیا کا شوق اور غموں سے بھری ہوئی ہے ؎

وحشت دنیا جز دو چند دام نیست
جز تخلو نگاہ جز آرام نیست

جنکا اللہ تعالے متولی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں اور ایک سچی راحت اور طمانیت

کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں انکے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے **ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب** جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور الم سے نکال لیتا ہے اور اسکے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم اور گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

دنیا میں کئی قسم کے جرائم ہوتے ہیں۔ بعض جرائم **قانون** کی حد میں آسکتے ہیں اور بعض قانون کی حد میں بھی نہیں آسکتے۔ گناہ خون اور نقب زنی وغیرہ جب کرتا ہے تو انکی سزا قانون سے پاسکتا ہے۔ لیکن جھوٹ وغیرہ جو معمولی طور پر بولتا ہے یا بعض حقوق کی رعایت نہیں رکھتا وغیرہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جنکے لئے قانون تدارک نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اسکی رضا کے لئے جو شخص ان سے بچتا ہے اسکو متقی کہتے ہیں۔ یہ وہی متقی ہے جسکی آج عدالت میں بحث تھی۔ ایک مولوی عدالت میں از طرف کرم دین مستغیث گواہ تھا اور اسپر جرح ہو رہی تھی اثناء جرح میں اسنے بحلف بیان کیا کہ ایک متقی شخص زنا بھی کرے۔ جھوٹ بولے۔ یا خیانت کرے۔ دغا فریب کرے وغیرہ وغیرہ تو پھر بھی وہ متقی ہی رہتا ہے) اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ **من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا** یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اسکو رہائی دیدیتا ہے لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہمپر اعتبار نہیں کرتے پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالونگا اور ایسے طور سے رزق دونگا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے انکو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے رزق دونگا پھر فرمایا ہے کہ **وفی السماء رزقکم** جسکا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں وہ اسکے **بالاتر** ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت سارے رکاوٹیں اسکی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ کسی شہر میں رہتے تھے انکی ہمسائگت میں ایک دنیا دار بھی رہتا تھا۔ ولی ہر روز تہجد پڑھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ دنیا دار کے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص جو ہر روز تہجد پڑھا کرتا ہے میں بھی تہجد پڑھوں غرض یہی ارادہ مصمم کرکے وہ ایک رات اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی اسکو تہجد پڑھنے سے اسقدر تکلیف ہوئی کہ کمر میں درد شروع ہو گیا اس ولی اللہ کو خبر لگی کہ رات انکے دنیا دار ہمسایہ نے تہجد کی نماز پڑھی تھی تو اسکے سبب سے اسکے کمر میں درد ہونے لگا ہے وہ عیادت کے لئے آیا اور اس سے حال پوچھا دنیا دار نے کہا کہ میں آپکو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ہر رات تہجد پڑھتے ہیں میرے خیال میں بھی آیا کہ میں بھی تہجد پڑھوں سو آج رات میں تہجد پڑھنے اٹھا اور یہ مصیبت مجھپر آگئی اسنے جواب میں کہا کہ تجھے اس فضول سے کیا۔ پہلے چاہئے تھا کہ تو اپنے آپکو صاف کرتا اور پھر تہجد کا ارادہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی اجابت ہی **متقین** کے لئے ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انما یتقبل اللہ من المتقین** درحقیقت جبتک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اسوقت تک اللہ تعالیٰ اسکی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بے نظیر صفات ہیں جو لوگ اسکی راہ پر چلتے ہیں انہیں کو اس سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اسکا مزہ پاتے ہیں خدا سے رشتہ میں اسقدر شیرینی اور لذت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے بلدی کوئی شخص خبر گیران نہیں ہو سکتا ہے جسکا خدا متولی ہو جاتا ہے اسکو کئی فائدہ ہوتے ہیں ایک تو وہ طمانینت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیا دار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہہ نصیب نہیں ہو سکتی اور اسکا متولی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک شکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔

یہ لوگ بالکل بیہودہ جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہیں جو ہیچا باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ نماز اگر پڑھتے ہیں تو ریا کے لئے پڑھتے ہیں۔ وہ نماز جو آنحضرت صلعم نے سکھلائی تھی وہ نہیں پڑھتے۔ یہ وہ نماز ہے جسکے پڑھنے سے انسان **ابدال** میں داخل ہو جاتا ہے۔ گناہ اسکے دور ہو جاتے ہیں دعائیں **قبول** ہوتی ہیں انسان خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ **احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون**

لوگ یہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ صرف منہ سے کہدینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہے اور کوئی ابتلائی شکل پیش نہ آئے گی یہ بالکل غلط خیال ہے اللہ تعالیٰ مومن پر ابتلاء بھیجکر امتحان کرتا ہے۔ قدیم زمانہ سے خدا کی یہی سنت ہے کہ مصائب اور شدائد میں ضرور ڈالے جاتے ہیں۔ مصائب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ مصائب ہیں جو بہ پابندی شریعت ہوتے ہیں۔ انسان احکام کی تعمیل کیلئے **انقطاع حاصل کرنا چاہتا ہے** اور اسطرف ہر ایک چیز جسکے ساتھ اسکا تعلق ہے کوشش کرتی ہے کہ وہ اسکو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ بیوی بچے۔ دوست۔ دنیا داری کی رسوم کے تعلقات چاہتے ہیں کہ ہماری کشش کا اسیر ایسا ہو کہ وہ ہماری طرف کھنچا چلا آوے اور ہم بھی مجبور ہے تعمیل احکام کی کشش انسے انقطاع کا تقاضا کرتی ہے ان سب کا چھوڑنا ایک موت کا سامنا ہوتا ہے۔

ہمارا یہ مطلب تو نہیں کہ ان سب کو اسطرح چھوڑے کہ انسے کوئی تعلق ہی نہ رکھے۔ ایک طرف بیوی بیوہ کی طرح ہو جاوے۔ اور بچے یتیموں کی طرح ہو جائیں۔ قطع رحم ہو جائے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بیوی بچوں کا پورا تعہد کرے انکی پرورش پورے طور سے کرے اور حقوق ادا کرے۔ صلہ رحم کرے لیکن دل انہیں اور اسباب دنیا میں نہ لگاوے۔ دل با یار۔ دست بکار رہے اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے جسکی مومن کو ضرورت ہے وقت پر خدا کی طرف ایسا آجاوے گویا وہ ان سے کورا ہی تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسین صاحب نے ایکدفعہ سوال کیا کہ آپ مجھے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر پوچھا آپ اللہ سے محبت رکھتے ہیں حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت حسین علیہ السلام نے اسپر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کسطرح جمع ہو سکتی ہیں پھر حضرت حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر کس سے محبت کریں گے فرمایا اللہ سے۔ غرض انقطاع انکے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر انکی محبت صرف اللہ کے لئے رہ جاتی ہے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔ جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں۔ آپ نے فرمایا میرا انسے کیا تعلق ہے۔ خدا سے میرا تعلق ہے سو اسکا حکم آن پہنچا ہے میں جاتا ہوں ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہ سب کچھہ رکھتے تھے زن و فرزند اور اموال اور اقارب سب کچھہ انکے موجود تھے

کاروباری رکھتے تھے مگر انہوں نے اسطرح رقبول کیا کر گویا ایک شیر بیہل انہیر ہے - وہ اللہ تعالےٰ کے لئے موت کو پسند کرتے - ایک طرف تعہد حقوق عیال و اطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف انقطاع ...... کر گویا وہ بالکل کورے تھے - یہانتک اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو ...... پسند کرتے - کبھی نامردی نہ دکھاتے بلکہ آگے ہی قدم رکھتے - ایسی محبت سے وہ حضرت صلعم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا جیسی سمجھتے تھے - اگر بیوی بچے مزاحم ہوں تو انکو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں آجکل کے رہبانوں کیطرح نہیں کہ بالکل بیوی بچے سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے - آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں - **صوفی** منقطعین بھی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ باز ن و فرزند اور باخدا رہے پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑا اللہ تعالےٰ کیطرف ہو گئے - وہ لوگ اللہ تعالےٰ کیطرف منقطع ہوتے ہیں - حضرت ابراہیم ؑ کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا - جو اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ضایع کرنا چاہتا ہے اللہ اسکو ضایع نہیں کرتا اور اسکا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا میرا مطلب ہے کہ لوگ اللہ تعالےٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اسقدر کوشش کریں کہ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو جائے - دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اسکے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو - کسی کے دو خدمتگار ہوں ایک وفادار اور مخلص ثابت ہو اور اپنے **فرائض** کو نہ رسم و رواج اور دباؤ سے بلکہ پوری محبت اور وفاداری اور اخلاص سے ادا کرے اور دوسرا ایسا ہو جو بیدلی سے اور رسمی طور پر کچھ کام کرے تو انمیں سے مالک اُسی پہلے پر راضی ہوگا اور اسی کی باتوں کو سنیگا - اور اسی پر اعتبار کریگا - اور ......

وفادار ہی کو پیار کریگا -

فیج اعوج کے زمانہ میں تعصب بڑھ گیا ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **من عادٰی لی ولیّا** فقد آذنتہ بالحرب - ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ انکے تعصب نے انکو خدا سے بالکل دور کر دیا ہے - ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ...... ہم لوگ ...... وہ ...... رسمی نماز و ...... خدا راضی نہیں ہوتا - دنیا کی ...... ہے صرف اللہ ...... اخلاص کی

ضرورت ہوتی ہے - اسلام کا لفظ ہی مسلمان بناتا ہے اسکا مطلب یہی ہے کہ وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رضا اور حکموں پر گردن جھکائی جاوے - یہ لقب کسی اور ملت کو نہیں دیا گیا - اس امت پر یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے - اسلام جس بات کو چاہتا ہے وہ اسی جگہ سے اسلام کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتا ہے **ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن** - خدا کے دیدار کے واسطے اسی جگہ سے حواس ملتے ہیں - **من کان فی ہٰذہٖ اعمٰی فہو فی الاٰخرۃ اعمٰی** - جو یہاں خدا نہیں دیکھتا وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکیگا -

۴ جون سنہ ۱۹۰۴ء

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ نماز اصل میں دعا ہے - نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے - اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے - کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اسکے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے - ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں - مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں - میں بہت رحم کرتا ہوں - بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اسکے پاس سے گذرتا ہے اور اسکی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اسکے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا - یہی حال خدا تعالےٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے - بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے - کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے -

الٰی ربک یومئذ ن المستقر - اس آیت کو قیامت پر چسپان کرنا غلطی ہے - کیونکہ اسدن تو خدا کی طرف رجوع کرنا کسی کام نہ آویگا بلکہ یہ اس زمانہ کیحالت ہے کہ طاعون کے بارے میں خواہ کوئی حیلہ حوالہ کریں ہرگز کام نہ آویگا آخر مستقر خدا تعالےٰ ہی ہوگا - لوگ جب اس کو مانیں گے تب وہ اس سے رہائی دیگا - **این المفر** بھی اسی پر چسپان ہے کیونکہ دوسرے آفات میں تو کوئی نہ کوئی مفر ہوتا ہے مگر **طاعون** میں کوئی مفر نہیں ہے - صرف خدا کی پناہ ہی کام آویگی -

خدا کیطرف ظلم کبھی منسوب نہیں ہو سکتا - جو صادق ہوگا وہ ضرور اپنے **صدق** سے نفع پاویگا یہ وہی دن ہیں جنکی نسبت کہا گیا ہے **ھٰذا یوم ینفع الصادقین صدقہم** -

۱۵ جون سنہ ۱۹۰۴ء

صنعت و حرفت میں دسترس حاصل کرنے - سیر و سیاحت میں قوم کے افراد کو مشغول رہنے - لنڈن ہو آنے - مشینوں میں ترقی کرنے وغیرہ کو آج کل تہذیب کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اور جب کسی قوم میں یہ باتیں ہوں تو اسے ایک مہذب قوم کہتے ہیں یہ ذکر ایک صاحب نے حضرت اقدس کی مجلس میں آج کیا - اسپر آپ نے فرمایا

کہ جس قوم میں راستی کا پیار نہیں - اعمال میں للہیت نہیں اور ریاکاری اور خود پسندی انکا شیوہ ہے اسے مہذب نہیں کہہ سکتے - تہذیب کے اصول - اخلاص - صدق اور توحید ہیں اور وہ سوائے اسلام کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے - عیسائیوں کو اخلاق کا بڑا ناز ہے مگر انکی جو بات دیکھو اسی میں گند ہے کوئی عمل ہو اسمیں ریاکاری ضرور ہے حالانکہ خلق وہ ہے جو للہ ہو - خدا کی عظمت اسپر ایمان اور نوع انسان کی خدمت یہ باتیں خلق کی ہیں لیکن یہاں خدا کی جگہ تو ایک یسوع نامی کو دیدی گئی ہے اور مخلوق کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ظاہر ہے - بات یہ ہے کہ جب خدا کو شناخت ہی نہیں کیا تو اسپر نظر رکھ کر کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں سچے خلق کا ہونا بہت مشکل ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قویٰ کو برمحل برتا جاوے اور خدا سے ڈر کر وہ اپنی حد پر ہیں لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں - ثواب اسکو ملا کرتا ہے جو خدا سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اسکو راضی کرنیکی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا - اگرچہ وہ کام بذات خود نیک ہی ہو - ہندو لوگ بتوں کی خاطر کیا کیا کرتے ہیں کتنی محنتیں اٹھاتے ہیں مگر سب کی سب رائگان جاتی ہیں -

طاعون کا اصل مقصد

اس زمانہ میں جبکہ طاعون نے اپنے خوفناک نظاروں سے اہل عالم کے دلکو ہلا دیا ہے۔ اور اُس کی سختی اور تندی ہر موسم میں بڑھتی جاتی ہے۔ طبعاً یہ سوال ہر ایک کی فطرۃ میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ آخر طاعون سے اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا کیا ہے۔

طاعون کو صرف ایک مرض وبائی قرار دینا۔ اور منجملہ دیگر امراض وبائی کے ایک عام مرض تو سمجھ لینا تو غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے متواتر دوروں اور تیز رفتار سے اور ایک ترتیبی کارروائی نے اس کو تو ضرور یا یہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ یہ ضرور قہر الٰہی ہے۔ اور ایک بالارادہ قادر مطلق ہستی یعنی خدا تعالیٰ کے امر سے اپنی کارروائی کر رہی ہے۔ اس مقام پر ہمیں طاعون زدہ علاقوں میں اسکی ترتیبی کارروائی کی نظیر پیش کرنیکی ضرورۃ مطلق نہیں ہے کیونکہ جن جن مقاموں میں یہ پہنچی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے خود مشاہدہ کر لیا ہوگا۔ اور جہاں آجتک نہیں پڑی۔ وہاں کے لوگ عنقریب دیکھ لیں گے۔ کہ اسکے حملے کسطرح ترتیب سے ہر ایک محلہ میں اور ہر طبقہ انسانی پر ہوتے ہیں۔ اور جس طرح سے ایک سرکاری افسر مدارج اور ترتیب کو مدنظر رکھکر احکام بالا کے احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ ویسے ہی بڑے امتیاز اور حفظ مراتب کیساتھ یہ بھی لوگوں اور محلوں کو انتخاب کرتی ہے عنوان مذکورہ بالا سے ہماری صرف یہ غرض ہے۔ کہ ہم دکھلا دیں کہ جب کہ یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہے۔ تو منشاء ایزدی کیا ہے کہ اگر وہ پورا کر دیا جاوے۔ تو خدا تعالیٰ اس سے دنیا کو محفوظ رکھے ہوئے۔

مذکورہ بالا سوال کا جواب حضرۃ مولانا **حکیم نور الدین** صاحب نے اپنی ایک تقریر میں دیا ہے۔ جسے ہم اپنے الفاظ میں ذیل میں درج کرتے ہیں

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اس قسم کے عذاب دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔ تو سرکاری منشاء (ارادہ ایزدی) یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ تضرع کریں۔ اس منشاء سرکاری کا علم ہونے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ کوئی مامور بھی اسوقت دنیا میں موجود ہو۔ لیکن اگر کوئی مامور ہی موجود ہے۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ایک سخت پکڑ پکڑنا چاہتا ہے۔ تکالیف اور مصائب اور شدائد میں مبتلا ہوکر خود انسان کا دل تضرع کیطرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ فطرت انسانی بھی بذات خود خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک مامور ہے۔ جو کہ منشاء سرکاری سے اسے وقتاً فوقتاً میں اُسے آگاہ کرتی ہے۔ آتشک اور سوزاک میں مبتلا انسان کو فطرت بتلاتی ہے۔ کہ تو نے بدعمل کیا۔ اور اُس کا یہ نتیجہ ہے۔ نہ آیندہ تو اس سے باز آ۔ وہ دلمیں ملامت کرتا ہے خادم ہوتا ہے۔ بحالت بیماری میں اقرار کرتا ہے۔ کہ اب آرام ہو جاوے۔ تو پھر زنا نکرونگا۔ (صحت پاکر وہ پھر کیوں کرتا ہے یہ امر ہماری بحث سے سردست خارج ہے۔ گویا ایک طرف سے فطرت انسانی بھی خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہوں کا علم دینے کے لئے ایک بشیر اور نذیر ہے۔ جو کہ ہر وقت انسان کے اندر موجود ہے لیکن چونکہ یہ کامل رہبر نہیں ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے کتب سماوی اور انبیاء اور رسل کے ارسال کرنے کا سلسلہ بھی دنیا میں قایم کر رکھا ہے۔ تاکہ ہدایت اور نجات کی راہ میں کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے۔ کتب سماوی اور انبیاء کے نزول سے بھی منشاء سرکاری یہی ہوتا ہے۔ کہ ہلاکت اور نجات کی راہوں کا علم کامل طور پر حاصل ہو جاوے۔ بارگاہ الٰہی کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ ان کتابوں یا مامورین کی پرستش کیجاوے۔ صرف یہی مقصد ہوتا ہے۔ کہ حسب تقاضائے فطرت جس تضرع کی ضرورۃ دنیا کو ہوتی ہے۔ اس کا علم اور طریق عمل انکو بتلا کر خدا کی رضا حاصل کرنے کا راستہ کھول دیا جاوے۔

پس اس وقت طاعون سے اصل مقصد جو تضرع ہے اس کے لحاظ سے انسانوں کے تین گروہ ہیں۔ اول وہ لوگ جنکے پاس کوئی کتاب آسمانی نہیں۔ انہیں طاعون اسلئے پڑتی ہے۔ کہ امن اور چین کیساتھ اگر انہوں نے الٰہی مامور فطرت انسانی کی آواز کو نہیں سُنا۔ تو اب اس طرح سے سُن لیں۔ اور منشاء سرکاری سے آگاہ ہوکر دائمی ہلاکت سے نجات پاویں۔ اور تضرع میں لگجاویں۔ دوم وہ لوگ جنکے پاس کتب ربانی اقوال قدیمہ اور اخبار و آثار موجود ہیں۔ لیکن مامور موجود نہیں۔ اس قسم کے لوگونکی خدا تعالیٰ نے دوسری مدد کی ہے۔ کہ علاوہ ایک رہبر فطرۃ انسانی کے ایک اور مددگار انکو دیدیا ہے۔ جس کے ذریعے سے وہ اس طاعون کے زمانہ میں منشاء سرکاری سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اگر اب تک وہ طاعون میں مبتلا نہیں ہوئے۔ تو تضرع میں مصروف ہو جاویں۔ سوم۔ وہ لوگ جنمیں علاوہ کتابوں کے کوئی مامور بھی خدا کی راہوں کا پتہ لگ جانا بہت ہی آسان کام ہے۔ فطرت انسانی کی آواز کے سُننے میں امکان ہے۔ کہ مغالطہ ہو جاوے۔ کتابوں کے ذریعہ منشاء ایزدی کے سمجھنے میں ممکن ہے۔ کہ انسان غلطی کر بیٹھے۔ مگر ایک مامور کے ہوتے ہوئے غلطی میں رہنا بہت محال بات ہے۔ وہ اس لئے نہیں بھیجا جاتا کہ اسکی پوجا ہو۔ بلکہ صرف اس لئے آتا ہے۔ کہ اصل مقصود یعنی تضرع کا علم مخلوق کو دیوے۔ کہ خدا کی رضا ان ایام میں اسی سے وابستہ ہے۔ تم اس میں لگ جاؤ۔

خدا تعالیٰ کو چونکہ عام اصلاح منظور ہے اور اس کا ذریعہ تضرع ہے۔ اس لئے ہر ایک قوم۔ ہر ایک ملت خواہ کہیں آباد ہو۔ وہ مواخذہ کے نیچے ہے۔ پس اے احمدی لوگو تم مامور کے مرید اور متعلقین میں سے ہوکر اگر تضرع نہ کروگے۔ تو تم بھی مجرم ہوگے اور دوسروں کی نسبت زیادہ قابل اخذ ہوگے کیونکہ جو تم کو دیا گیا ہے۔ وہ اوروں کو نہیں دیا گیا ہے۔

مامور تضرع کا قایم مقام نہیں ہے۔

بعض نادان لوگ مامور کو ولی یا بزرگ جانکر اسے خدا کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں۔ اور صرف اس سے تعلق بیعت کو تضرع کا قایم مقام بنا بیٹھتے ہیں۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ مامور تو اپنی تعلیم دیکر ہر ایک قسم کی ذمہ واری سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ تو بار بار یہی کہتا ہے۔ کہ عمل در آمد منظور ہے جس کی نظیر اسوقت کشتی نوح کی تعلیم موجود ہے۔ پس جو لوگ تضرع کو چھوڑتے ہیں۔ اور حالتوں میں تغیر نہیں کرتے وہ خدا کے غضب کے نیچے آتے ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ تقوے کے حقیقی مغز کو حاصل کریں۔ اور اپنی ہر ایک حرکت اور سکون۔ معاملات۔ تعلقات۔ لین دین۔ میل ملاپ عبادات۔ سب کچھ خدا کی مرضی کیموافق بجا لاویں۔ تاکہ وہ اس سے محفوظ رکھے۔ اور اس بات پر نازاں نہوں۔ کہ ہم نے بیعت کی ہوئی ہے۔ اصل منشاء مامور کے آنے کا یہی ہے۔ کہ تم تضرع کرو۔ پس اگر تم تضرع میں مصروف نہیں ہو۔ تو تمہارا مامور سے کیا تعلق ہے

تضرع کیا ہے

جبکہ خدا تعالیٰ یہ جانتا ہے۔ کہ تم تضرع کرو۔ اس لئے اس امر کا سمجھنا بھی ضروری ہے کہ خود تضرع کیا شے ہے۔ اس کے معنے ہیں آہ و زاری اور نالہ و بکا کرکے کسی کو اپنے پر مہربان بنا لینا۔ یا اوسکو راضی کرکے مورد انعام بن جانا۔ یا اُس کے عذاب سے محفوظ رہنا۔ جب انسان کسی کے آگے زاری کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ میری گذشتہ خطائیں معاف کیجاویں۔ وہ آیندہ ایسا نہ کرے گا۔ بلکہ حالتیں تغیر کرکے آقا کی رضامندی کا طالب ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جو تم سے زاری چاہتا ہے۔ اُس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ تم اپنی حالتوں کو بدلو۔ اور وہ بات اختیار کرو۔ جس سے وہ راضی ہوتا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہی توبہ کے مفہوم کا نام تضرع ہے۔

بڑے بڑے شریر کیوں نہیں طاعون سے ہلاک ہوئے

بعض نادانوں نے یہ بھی غلطی کھائی ہے۔ کہ وہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے شریر کیوں نہیں ہلاک ہوئے۔ وہ کیوں محفوظ ہیں۔ میرا یقین ہے۔ کہ اس قسم کے معترض خدا تعالیٰ کی تعلیم اور اسکی سنت سے محض ناواقف اور غافل ہیں۔ دیکھو

طاعونکی ابتدا حشرات الارض یعنی زمینی کیڑوں سے ہوتی ہے اور اول اول چوہے اس سے مرتے ہیں۔ پھر ترقی کرکے یہ انسانوں میں آتی ہے کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ طبقہ انسان میں بھی جو لوگ حشرات الارض کے رنگ میں ہیں۔ اول طاعون انہی پر پڑتی چاہیے۔ یعنی اول عام اور ادنےٰ لوگ اس کا شکار ہوں۔ اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کرکے یہ بڑے بڑے اشرار پر حملہ کرے تم نہیں دیکھتے۔ کہ جب ......

کرشمۂ محبت

بڑی بڑی جنگیں جہان اور بہت سی یادگاریں چھوڑ جاتی ہیں۔ اور ایک انقلاب عظیم دنیا میں پیدا کرتی ہیں۔ وہاں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی کرشمۂ محبت بھی ان کی یادگار رہ جاتا ہے۔ حال کی جنگ روس و جاپان کی بھی اس سے خالی نہ رہی۔ ۱۳ جولائی کا روزانہ اخبار عام میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ انگریزی اخبارات میں ایک دلچسپ خبر محبت کی جنگ کی لو خبروں میں دیکھی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ منچوریا کی لڑائی میں ایک روسی فوج آئی۔ جس کو پورٹ آرتھر جانیکا حکم ہوا۔ افسر فوج کیساتھ ایک خوبصورت نوجوان اردلی تھا۔ جو کہ وطن سے ہی ہمراہ چلا آتا تھا۔ پورٹ آرتھر میں یہ اردلی مجروح ہو گیا جہاں سے اوسے ہسپتال میں لے گئے۔ جبکہ اس کی حالت میں تغیر عظیم واقع ہونے لگا۔ تو اوسوقت یہ راز کھلا کہ یہ اردلی اصل میں ایک نوجوان عورت ہے۔ جو کہ افسر فوج پر فریفتہ ہے۔ وطن میں اس نے شادی کی آرزو کی لیکن افسر نے نہ مانا۔ آخر اس اسیر محبت نے بھیس بدلکر اردلی کی صورت میں اس افسر کے زیر نظر رہنا شروع کیا۔ اور اسی عشق میں اپنے وطن اور عزیز و اقربا کو خیرباد کہکر جنگ میں چلی آئی۔ جب یہاں یہ راز کھلا۔ تو افسر بھی اس کی جرأت پر دنگ ہو گیا۔ مگر افسوس کہ اس گھڑی بھی اس نے اس کی درخواست کا جواب نفی میں دیا۔ ہسپتال کے عہدہ داروں اور نیز اس کے دوستوں نے بھی بہت کچھ سمجھایا کہ اس کی وفا کی قدر کرو اور شادی کرلو۔ لیکن خاندانی وجوہات اُسے مانع ہوئے۔ جب یہاں بھی اوس کشتۂ محبت کو مایوسی ہوئی تو اسکی عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور بہت جلدی اُس نے اپنے دموں کو دنیا میں گذار کر عالم ثانی کی راہ لی۔ جب اسکی موت کی خبر اوس سنگدل افسر کو ملی۔ تو چونکہ اس عاشق صادق کا صدق اور وفا اپنے کمال کو پہونچ چکا تھا۔ اور اب اس کی تاثیریں اپنی پوری حرارت سے کام کرنے لگ گئیں تھیں۔ آخر اس کا دل پگھلا۔ وہ اپنے اسوقت کے ارادہ اور خیال پر کوئی قابو نہ پا سکا۔ اپنے کمرہ میں گیا۔ اور بندوق سے خودکشی کرکے جان دی

ضروری اطلاع

خریداران البدر خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری جو کہ مطبوعہ چٹون پر ہے۔ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد نہو سکے گی ۔ مینجر

تعدد ازدواج پر سید محمود مرحوم کی رائے

جواز پالیگیمی پر بحث کرتے ہوئے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ پابندی عقد کی بھی کوئی ضرورت ہے؟ اور اس کو یقیناً ہر ذی تمیز باسانی تسلیم کریگا۔ کہ بجائے آزادی مباشرت کے تعیین زوجین مناسب ہے۔ قطع نظر اور امور کے طریق تمدن میں اس سے بڑی سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد دو امور بحث طلب ہیں۔ اول یہ کہ ایک مرد کو کئی عورتوں کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرے یہ کہ خاص چار تک اجازت دینے کی علت غائی کیا ہے

سوال اول کا جواب یہ ہے کہ تمام مخلوق میں مباشرت کے چار طریقے ہیں۔ اور ہر طریقہ کسی خاص گروہ حیوانات کی خلقت و شمار پر مبنی ہے۔ پہلا طریقہ مانوگیمی ہے۔ یعنی ایک نر و ایک مادہ باہم زندگی بسر کریں۔ حیوانات میں اس کی عمدہ مثال سارس و کبوتر ہیں۔ ان کی خلقت پر اگر غور کیا جاوے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ قدرت نے ان جانوروں کو اس حد سے بڑھنے کی اجازت ہی نہیں دی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سارس یا کبوتر کے ایک جھول کے انڈے اگر سب کے سب بچے نکالدیں تو ان میں سے نر و مادہ کی تعداد قریب قریب برابر ہو گی۔ اسطرح پر قدرتاً گنجائش ہی نہیں ہوتی ہے کہ ایک نر کی کئی مادہ یا ایک مادہ کے کئی نر ہوں

دوسرا طریقہ پالیگیمی ہے یعنی ایک نر اور کئی مادہ اسکی مثال جو سب کے پیش نظر ہے وہ مرغی ہے۔ عام طور پر دیکھیے مرغ کم پلے جائیں گے اور مرغی زیادہ۔ انکی پیدائش سے ہی یہ بات ظاہر ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر مرغی ایک جھول کے اکیس انڈوں پر بٹھائی جاوے۔ اور ان میں سے کوئی گندہ نہو جاوے۔ تو صرف ایک انڈے سے مرغ پیدا ہوگا باقی بیس مرغی اسلئے روزمرہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مرغ کئی مرغیوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اسیطرح غوغائی جن کا گروہ بکہار رہتا ہے اور اسی لئے سیون سسٹرس کہلائے جاتے ہیں۔ انمیں بھی نر محض ایک ہوتا ہے باقی چھ مادہ۔

تیسرا طریقہ پالی اینڈری ہے یعنی ایک مادہ ہو اور اُس کے کئی نر اسکی مثال شہد کی مکھیاں ہیں۔ ایک چھتہ میں سینکڑوں مکھیاں ہوتی ہیں۔ انمیں مادہ ایک ہوتی ہے باقی سب نر ہوتی ہیں

چوتھا طریقہ بلاتعین تعداد ہے۔ یعنی نر و مادہ نہ جوڑا بناکر رہتے ہیں نہ انکی تعداد معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ ان حیوانات سے متعلق ہے جنمیں اناث و ذکور کا باہمی تعلق مستحکم نہیں رہتا بلکہ ایک خاص وقت کیلئے ہوتا ہے۔ اُس کی مثال کتا، گائے بھینس وغیرہ ہیں

انسان میں چونکہ یہ تعلق دائمی و مستحکم ہوتا ہے تمدن کی بنا یہ ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اس خیال سے چوتھا طریقہ اس کیطرح تعلق ہی نہیں رکھتا۔ باقی تین طریقوں میں سے کونسا طریقہ انسان کیلئے مخصوص ہونا چاہیے اسکی تحقیق انسان کی مردم شماری اور پیدائش سے ہو سکتی ہے۔ مختلف ممالک میں ہر جگہ پیدائش اناث بمقابلہ ذکور کے زیادہ ہے۔ علاوہ بریں بلحاظ مردم شماری ساری دنیا میں عورتیں مردوں سے بہت زیادہ ہیں۔ ایک تو قدرتی زیادتی اور بعض مردوں کا ایسے کاموں میں مشغول رہنا جو انکو مجرد رہنے پر مجبور کریں عورتوں کی قابل ازدواج تعداد کو اور بھی زیادہ کرتا ہے مثلاً بحری و بری فوجوں میں داخل ہوتے ہیں اور اکثر شادی نہیں کرتے اور لڑائیوں میں جو کشت و خون ہوتا ہے اسمیں بھی سب مرد ہی ضائع ہوتے ہیں اسیطرح ہر ملک میں مرد و عورتوں کی تعداد میں ایک بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ اب یہ امر قدرتی طور پر ظاہر ہے کہ پالیگیمی رائج ہو ورنہ مانوگیمی کیحالت میں تو بڑا نصف حصہ عورتوں کا بیکار رہیگا۔

اس نسبت سے ثابت ہے کہ خالق عزوجل نے انسانکو خلق ہی اس طرح پر کیا ہے کہ بعض مردوں کی ایک سے زائد عورتیں ہوں

سوال دوم کا جواب عورتوں کی فطری حالت پر غور کرنے سے صاف ہو جاتا ہے۔ اسلام نے چار کی تعداد انتہائی رکھی ہے جو یقیناً خاص خاص حالتوں میں ضروری ہو گی۔ فرض کیجیے ایک مرد اور ایک عورت جو ہر طرح کامل الصحت و قوی الجثہ ہیں انکی شادی مثلاً جنوری میں ہوئی چونکہ کسی طرح سے انکی صحت میں قصور نہیں اور پوری قوة دونوں کو حاصل ہے۔ پس اسی مہینہ میں حمل واقع ہوگا بعد از حمل ازروئے طب عورت سے دس ہفتہ تک مقاربت جائز ہے۔ اس کے بعد ... پس جس شخص کا نکاح جنوری میں ہوا وہ اس عورت سے اپریل تک علیحدگی رکھیگا۔ اور چونکہ وہ مرد کامل الصحت مان لیا گیا ہے اسلئے اب اس کو دوسری عورتوں کی ضرورت ہو گی۔ اس دوسری عورت سے (جو ہر لحاظ سے پہلی مان لیگئی ہے) مثل سابق تین مہینہ کے بعد علیحدہ ہوگا۔ جب اسے اور تیسری کی حاجت ہوگی۔ جس سے وہ اکتوبر تک ہم صحبت ہو سکتا ہے۔ پہلی عورت جو جنوری میں حاملہ ہوئی تھی غالباً نومبر میں فارغ ہوگی۔ اس کے بعد ہی اس کے ۴۰ دن اور صرف ہونگے نتیجہ یہ کہ مرد کو آخر دسمبر تک ایک چوتھی عورت ضروری ہے جس کے بعد پہلی عورت تندرست ہو چکے گی

اس حساب سے چار نکاح کی حد مقرر کرنے کی مصلحت خوب روشن ہو جاتی ہے علاوہ بریں عورتوں کی معذوری کا خیال کرتے وقت معمولی ایام کو بھی نظر انداز کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی خاص ملک کیلئے نہیں آیا تھا۔ اسکے احکام کسی ملک یا قوم سے مخصوص نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کوئی امر خلاف عقل نہیں ہو سکتا۔ ہمارا اپنا قصور فہم ہے کہ ہم ان پاک اصولوں کو عقل کے مطابق نہ کر سکیں۔ اگر اسلام پالیگیمی

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا



نمبر ۲۶	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
از ملائک از خبرہای معاد
معجزات او ہمہ حق اند و راست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما

مصطفی ما را امام و مقتدا
بادہ عرفان ما از جام او
جاں شد و با جان بخواہد شد برون
روشن شد سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بی او محال
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مورد لعن خداست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسولی کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
اقتدائی قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء و سابقین
یکدم و دوری ازان روشن کتاب

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکے ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر نے ... چہاردہم سال کی یادگار میں جو اسکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان

ابتدائے جون سنہ ۱۹۰۴ء ۔ بمقام گورداسپور

تعدد ازدواج پر تقریر

ایک احمدی صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ تعدد ازدواج میں جو عدل کا حکم ہے کیا اس سے یہی مراد ہے کہ مرد بحیثیت الرجال قوامون علی النساء کے خود ایک حاکم عادل کی طرح جس بیوی کو سلوک کے قابل پاوے ویسا سلوک اس سے کرے یا کچھ اور معنی ہیں۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ محبت کو قطع نظر بالائے طاق رکھکر عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہیے مثلاً پارچات ۔ خرچ خوراک ۔ معاشرت حتیٰ کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے ۔ یہ حقوق اس قسم کے ہیں کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں تو بجائے بیاہ کے وہ ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے ۔ خدا تعالیٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر جو شخص زندگی بسر کرتا ہے وہی انکی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے۔ ایسے لذات کی نسبت جن سے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر رہے تلخ زندگی بسر کر لینی ہزار ہا درجہ بہتر ہے تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لیے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اسکی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لیے دوسری شادی کرے لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے ۔ توریت سے بھی یہی ثابت ہے کہ اسکی دلداری زیادہ کرے کیونکہ جوانی کا بہت سا حصہ اس نے اسکے ساتھ گذارا ہوا ہوتا ہے اور ایک گہرا تعلق خاوند کا اسکے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہانتک کرنی چاہیے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازدواج ثانی کی محسوس ہو لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کے کرنے سے اسکی پہلی بیوی کو سخت صدمہ ہوتا ہے اور حد درجہ کی اسکی دل شکنی ہوتی ہے تو اگر وہ صبر کر سکے اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی شرعی ضرورت کا اس سے خون ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اگر ان اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لیے کر دے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے ۔

اس قدر ذکر ہوا تھا کہ ایک صاحب نے اٹھکر عرض کی کہ البدر اور الحکم اخبار دو میں تعدد ازدواج کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ذمہ دوسرا نکاح حضور نے فرض کر دیا ہے (ہم وہ تقریر اس تقریر کے آخر میں درج کرینگے ۔ ایڈیٹر) دیکھو صفحہ ۳

آپ نے فرمایا

کہ ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں ۔ قرآن شریف کا منشاء زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تمکو اپنے نفوس کو تقوے پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثل اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگاہ داشت اور ان کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو ۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہوگا اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہ پر آمادہ ہوئے ۔ دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جب والدین انکو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جنکا اندازہ انسان عاشروھن بالمعروف کے حکم سے ہی کر سکتا ہے ۔ اگر انسان کا سلوک اپنی بیوی سے عمدہ ہو اور اسے ضرورت شرعی پیدا ہو جاوے تو اسکی بیوی اسکے دوسرے نکاحوں سے ناراض نہیں ہوتی ۔ ہمنے اپنے گھر میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ ہمارے نکاح والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لیے رو رو کر دعائیں کرتی ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ بیویوں کی ناراضگی کا بڑا باعث خاوند کی نفسانیت ہوا کرتی ہے اور اگر انکو اسبات کا علم ہو کہ ہمارا خاوند صحیح اغراض اور تقوے کے حصول پر دوسری بیوی کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ کبھی ناراض نہیں ہوتیں ۔ فساد کی بنا تقوی کی خلاف ورزی ہوا کرتی ہے ۔

خدا کے قانون کو اسکے منشاء کے برخلاف ہرگز نہ برتنا چاہیے اور نہ اس سے ایسا فائدہ اٹھانا چاہیے جس سے وہ صرف نفسانی جذبات کی ایک سپر بنجاوے ۔ یاد رکھو کہ ایسا کرنا معصیت ہے خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ شہوات کا تم پر غلبہ نہ ہو بلکہ تمہاری غرض ہر ایک امر میں تقوے ہو اگر شریعت کو سپر بنا کر شہوات کی اتباع کے لیے بیویاں کی جاویں گی تو سوائے اسکے اور کیا نتیجہ ہوگا کہ دوسری قومیں اعتراض کریں کہ مسلمانوں کو بیویاں کرنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں ۔ زنا کا نام ہی گناہ نہیں بلکہ شہوات کا کھلے طور پر دل میں پڑ جانا گناہ ہے ۔ دنیاوی تمتع کا حصہ انسانی زندگی میں بہت ہی کم ہونا چاہیے تاکہ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا یعنی ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت کا مصداق بنو ۔ لیکن جس شخص کی دنیاوی تمتع کثرت سے ہیں اور وہ رات دن بیویوں میں مصروف ہے اسکو رقت اور رونا کب نصیب ہوگا اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایک خیال کی تائید اور اتباع میں تمام سامان کرتے ہیں اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کے اصل منشاء سے دور جا پڑتے ہیں خدا تعالیٰ نے اگرچہ بعض اشیا جائز تو کر دی ہیں مگر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عمر ہی انہیں بسر کی جاوے خدا تعالیٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے

یبیتون لربھم سجدا و قیاما کہ وہ اپنے رب کے لیے تمام تمام رات سجدہ اور قیام میں گذارتے ہیں ۔ اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنیوالا خدا کے منشاء کے موافق رات کیسی عبادت میں کاٹ سکتا ہے ۔ وہ بیویاں کیا کرتا ہے گویا خدا کے لیے شریک پیدا کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور باوجود انکے پھر بھی آپ ساری ساری رات خدا کی عبادت میں گذارتے تھے ۔ ایک رات آپکی باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کچھ حصہ رات کا گذر گیا تو عائشہ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ آپ موجود نہیں اُسے شبہ ہوا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں ہونگے اس نے اٹھکر ہر ایک کے گھر میں تلاش کیا مگر آپ نہ ملے آخر دیکھا کہ آپ قبرستان میں ہیں اور سجدہ میں رو رہے ہیں ۔ اب دیکھو کہ آپ زندہ اور چاہتی بیوی کو چھوڑ کر مردوں کی جگہ قبرستان میں گئے اور روتے رہے تو کیا آپ کی بیویاں حظ نفس یا اتباع شہوت کی بنا پر ہو سکتی ہیں؟ غرضکہ خوب یاد رکھو کہ خدا کا اصل منشاء یہ ہے کہ تم پر شہوات غالب نہ آویں اور تقوے کی تکمیل کے لیے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کر لو ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے ملنے گئے ایک لڑکا بھیجکر اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے

نوٹ ۔ افسوس ہے کہ کمال مصروفیت اور کاتب کی عدم موجودگی کے باعث ان دونوں ہم نمبروں اور دیگر مضامین کی ترتیب نہ رکھ سکے (ایڈیٹر)

جب حضرت عمر اندر آئے تو آپ اُٹھکر بیٹھ گئے حضرت عمر نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اُسمیں نہیں ہے ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جسپر آپ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اُسی طرح آپ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے حضرت عمرؓ اُن کو دیکھکر رو پڑے آپ نے پوچھا اے عمر تجھکو کس چیز نے رُلایا عمر نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو تنعم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا کے رسولؐ اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں آنحضرتؐ نے فرمایا اے عمر مجھے دنیا سے کیا غرض میں تو اُس مسافر کی طرح گذارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھکر اُسکے سایہ میں سستا لے اور جونہی ذرا پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے جسقدر نبی [illegible] ہوئے ہیں سب نے دوسرے پہلو (آخرت) کو بھی مدنظر رکھا ہوا تھا۔

[illegible] چاہیئے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ [illegible] کرتا ہے وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے اگر [illegible] پڑھتا ہے اور رات جو آتی ہے اگر [illegible] زندگی بسر نہیں کرتا اور رونا کم یا بالکل [illegible] اور ہنسنا زیادہ ہے تو یاد رہے کہ وہ [illegible] - استیفاء لذات اگر حلال طور پر ہو تو حرج نہیں جیسے ایک شخص ٹٹو پر سوار ہے اور [illegible] اُسے نہاری وغیرہ اسلیے دیتا ہے کہ اُسکی طاقت قائم رہے اور وہ منزل مقصود تک اُسے پہونچا دے جہاں خدا تعالیٰ نے سب کے حقوق رکھے ہیں وہاں نفس کا بھی حق رکھا ہے کہ وہ عبادت بجا لاسکے لوگوں کے نزدیک چوری زنا وغیرہ ہی گناہ ہیں اور اُنکو یہ معلوم نہیں کہ استیفاء لذات میں مشغول ہونا بھی گناہ ہے اگر ایک شخص اپنا اکثر حصہ وقت کا تو عیش و آرام میں بسر کرتا ہے اور کسی وقت اُٹھکر چار ٹکریں بھی مار لیتا ہے (یعنی نماز پڑھ لیتا ہے) تو وہ مزدوری زندگی بسر کرتا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریاضت اور مشقت کو دیکھکر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو اس محنت میں مرجاوے گا حالانکہ تیرے لیے بیویاں بھی حلال کی ہیں یہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے ہی فرمایا جیسے ماں اپنے بچہ کو پڑھنے یا دوسرے کام میں مستغرق دیکھکر صحت کے قیام کے لحاظ سے اُسے کھیلنے کودنے کی اجازت دیتی ہے خدا تعالیٰ کا یہ خطاب اسی غرض سے ہے کہ آپ تازہ دم ہوکر پھر دین کی خدمت میں مصروف ہوں اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ آپ شہوات کیطرف جھک جاویں

نادان معترض ایک پہلو کو تو دیکھتے ہیں اور دوسرے کو نظر انداز کر دیتے ہیں پادریوں نے اسبات کیطرف کبھی غور نہیں کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی میلان کسطرف تھا اور رات دن آپ کس فکر میں رہتے تھے۔ بہت سی ملّا اور عام لوگ ان بار یکیوں سے ناواقف ہیں اگر انکو کہا جاوے کہ تم [illegible] تو جواب دیتے ہیں کیا ہم حرام کرتے ہیں [illegible] ہمیں اجازت دی ہے تو ہم کرتے ہیں [illegible] علم نہیں کہ بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے جسقدر اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شے حلال ہی ہو مگر فضول ہونیکی وجہ سے اُسکے لیے حرام ہو جاتی ہے - جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اُس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا ۔ ہمارا کلام مقصد یہ ہے کہ دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاوے یہ نہیں کہ صرف لذات کے پہلو پر زور دیا جاوے اور تقویٰ کو بالکل ترک کر دیا جاوے ۔ اسلام نے جن کاموں اور باتوں کو مباح کہا ہے اُس سے یہ غرض ہرگز نہیں ہے کہ رات دن انہیں میں مستغرق رہے صرف یہ ہے کہ بقدر ضرورت وقت پر ان سے فائدہ اُٹھایا جاوے۔

اس مقام پر پھر وہی صاحب بولے کہ اس سے تو یہ نتیجہ نکلا کہ تعداد ازدواج بطور دوا کے ہے نہ بطور غذا کے ۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اسپر انھوں نے عرض کی کہ ان اخبار والوں نے تو لکھا ہے کہ احمدی جماعت کو بڑھانے کے لیے زیادہ بیویاں کرو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ کثرت ازدواج سے اولاد بڑھاؤ تاکہ اُمت زیادہ ہو اصل بات یہ ہے کہ انما الاعمال بالنیات انسان کے ہر عمل کا مدار اُسکی نیت پر ہے بعض کی دلکو چیر کر ہم نہیں دیکھ سکتے اگر کسیکی یہ نیت ہو کہ بہت سی بیویاں کرکے عورتوں کی لذات میں فنا ہو بلکہ یہ کہ اُس سے خادم دین پیدا ہوں تو کیا حرج ہے لیکن یہ بھی مشروط بشرائط ہے ۔ مثلاً اگر ایک شخص کی چار بیویاں ہوں اور ہر سال ایک ہی ایک اولاد ہو تو چار سال میں سولہ بچے ہوں گے ۔ مگر بات یہ ہے کہ لوگ [illegible] کو ترک کر دیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ صرف ایک پہلو پر ہی زور دیا جاوے حالانکہ ہمارا یہ منصب ہرگز نہیں ہے۔ قرآن شریف میں متفرق طور پر تقویٰ کا ذکر آیا ہے لیکن جہاں کہیں بیویوں کا ذکر ہے وہاں ضرور ہی تقویٰ کا بھی ذکر ہے اور اُنکے حقوق ایک بڑی ضروری شے ہے اسی لیے عدل کی [illegible] ہے اگر ایک شخص دیکھتا ہے کہ وہ حقوق کو ادا نہیں کر سکتا یا اُسکی رجولیت کے قویٰ کمزور ہیں یا خطرہ ہو کہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاوے تو اُسے چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو [illegible] - تقویٰ یعنی شرعی ضرورت جو لیتے [illegible] خود تجویز کرتی ہے

کہ خدا وند اور نکاح کرلے - آخری نصیحت ہمارے کلم ہی ہے کہ اسلام کو اپنی عیاشیوں کے لیے سپر نہ بناؤ کہ آج ایک حسین عورت نظر آئی تو اُسے کر لیا کل اور نظر آئی تو اُسے کر لیا یہ تو گویا خدا کی گدی پر عورتوں کو بٹھانا اور اُسے بھلا دینا ہوا - دین تو چاہتا ہے کہ کوئی نرم دلبر ایسا رہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ یاد آوے ورنہ سلب ایمان کا خطرہ ہے - اگر صحابہ کرام عورتیں کرنیوالے اور انھیں میں مصروف رہنے والے ہوتے تو اپنے سر جنگوں میں کیوں کٹواتے حالانکہ اُن کا یہ حال تھا کہ ایک کی انگلی کٹ گئی تو اُسے مخاطب ہوکے کہا کہ تو ایک انگلی ہی ہے اگر کٹ گئی تو کیا ہوا ۔ ....

مگر جو شب و روز عیش و عشرت میں مستغرق ہے وہ کب ایسا دل لا سکتا ہے - آنحضرتؐ نماز میں اسقدر رو تے اور قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا صحابہؓ نے عرض کی کہ خدا نے آپ کے تمام گناہ بخش دیے ہیں پھر اسقدر مشقت اور رونیکی کیا وجہ ہے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

ختم کلامہ الشریف

(تعداد ازدواجی کی جماعت کو تاکید) ۲۸ اپریل ۰۶ (البدر ۱۱ فروری سنہ ۰۶)

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے ہاں صاحبزادہ ۔ پیدا ہونیکی اطلاع حضرت اقدس کو پہنچی تو آپ نے فرمایا

مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہنچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے - پھر فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اُسے تکلیف نہ ہو - دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لیے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی ہو جاویگی مگر میری جماعت کو اسطرح نہ کرنا چاہیے - اگرچہ عورتیں اسبات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا یہ شرط ساتھ رہیگی کہ پہلی بیوی کی خدمت و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور عزت سے ادا ہوں اور دوسری کی نسبت اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے ۔ الخ

متقی کون ہے ۱۹ جون ۱۹۰۴ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

سچی بات یہ ہے کہ حق جب ظاہر ہو تو اُسے جو خواہ نخواہ رد کرتا ہے اور دلائل معقولات منقولات اور خدا کے نشانات کو ٹالتا جاتا ہے وہ ہرگز متقی نہیں ہو سکتا متقی کو تو ترساں اور لرزاں ہونا چاہیے۔ کیا دنیا میں ایسا ہوتا ہے کہ چوبیس سال سے برابر ایک انسان رات کو منصوبہ بناتا ہے اور صبح کو خدا کی طرف لگا کر کہتا ہے کہ مجھے یہ وحی یا الہام ہوا اور خدا اُس سے مواخذہ نہیں کرتا اس طرح سے تو دنیا میں اندھیر پڑ جاوے اور مخلوق تباہ ہو جاوے۔ متقی تو ایک ہی بات سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور یہاں تو ہزاروں آ چکا۔ زمانہ الگ پکار رہا ہے۔ احادیث منکم منکم کہہ رہی ہیں سورۃ نور میں بھی منکم لکھا ہے قساوت قلبی اور بہائم کی طرح جو زندگی بسر ہو رہی ہے وہ الگ بتا رہی ہے صدی کے سر پر کہتے تھے کہ مجدد آتا ہے اب ۲۲ سال بھی ہو چکے کسوف و خسوف بھی ہو لیا۔ طاعون بھی آ گئی حج بھی بند ہوا ان سب باتوں کو دیکھ کر اگر اب بھی یہ لوگ نہیں مانتے تو ہم کیونکر جانیں کہ ان میں تقویٰ ہے ہم نے بار بار کہا کہ آؤ اور جن باتوں کا کہ تم کو سوال کرنا ہو ہم سے آکر پوچھو ہاں یہ نہیں ہوگا کہ قرآن شریف تو کچھ کہے اور تم کچھ کہو اور ایسے اقوال پیش کرو جو اُسکے مخالف ہوں۔ مسیح کا نزول جسمانی آسمان سے مانتے ہیں حالانکہ وہ جب صحیح ہو سکتا ہے جبکہ صعود اول ہو۔ قرآن مسیح کی وفات بیان کرتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا گیا۔ کیا تقوے اسی بات کا نام ہے کہ یقین کو ترک کر کے توہمات کی اتباع کی جاوے۔ سچے تقوے کا پتا قرآن سے ملتا ہے کر دیکھو بھوے کہ تقوے والوں نے کیا کیا کام کیے ؟

روح اخوۃ

مذکورہ بالا تقریر کے بعد ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور بعض احمدی بھائی ایسے ہیں کہ اُنھوں نے بیعت کی ہوئی ہے اور اخلاص بھی رکھتے ہیں مگر بعض اقوال اور حرکات ان سے بیجا ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض اُن میں سے احادیث کے قائل نہیں۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ سب لوگ ایک طبقہ کے نہیں ہوتے خدا تعالیٰ بھی قرآن شریف میں مومنوں کے طبقات بیان کرتا ہے منھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات [۲۲/۱۴] کہ بعض اُن میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنیوالے ہیں اور بعض میانہ رو اور بعض سبقت کرنیوالے۔ دوسری یہ بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تو ترقی آہستہ آہستہ ہی کی تھی۔ ایمان میں بھی اور عمل میں بھی۔ لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو ایک صحابی سے آپ نے ایک ٹکڑا زمین کا بنانے کے لیے طلب کیا اُس نے عذر کیا اور کہا کہ مجکو آپ درکار ہے اب یہ کسقدر گناہ کی بات تھی کہ خدا کا رسول مسجد کے لیے زمین طلب کرے اور یہ باوجود مرید ہونیکے اپنی نفسانی ضرورت کو دین کی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے لیکن آخر وہی صحابیؓ تھے کہ جنھوں نے اسکے لیے اپنے سر کٹوا دیے۔ ترقی آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے ایک سال انسان کچھ کرتا ہے دوسرے سال کچھ۔ لیکن اگر بدظنی کریں تو اُسکی مثال یہ ہوگی کہ ایک مریض ہمارے پاس آتا ہے جو کہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہے اور ہم اُسے ایکدو دن دوا دیکر نکال دیں اور پورے طور پر اُسکا علاج نہ کریں۔ ہمارا کام تو رات دن انکے لیے دعا تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے مبلغین کا یہ کام نہیں ہوتا کہ ہر ایک بات پر جھگڑا کر لوگوں کو متنفر ہوتے رہیں ابھی یہ لوگ قابل رحم ہیں اور خدا تعالیٰ انکی اصلاح کے سامان کر رہا ہے علاوہ ازیں سب ایکدرجہ کے نہیں ہوتے صحابہ میں سے بعض اس درجہ کے تھے کہ عنقریب نبی کے مقام پر پہونچ جاویں اور بعض ادنیٰ درجہ کے جیسے دریا میں موتی بھی ہوتا ہے اور مونگا بھی اور سیپ بھی اور دوسری اشیا مثل سونا اور دوسرے جیوانات کی ایسا ہی جماعت کا حال ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھکر اُسکے لیے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اُسکو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا اسلیے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیے

حکایت

ایک صوفی کے دو مرید تھے ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی اُسنے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اُسکی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اُسیوقت گیا اور اُسے اٹھا کر لے چلا کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اُسے اٹھا کر لیجا رہا ہے صوفی کا مطلب یہ تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اُسکی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اُسے بُرا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اُسمیں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے تو اُسکا نام بہتان ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا تغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا [۲۶/۱۴] اسمیں غیبت کرنیکو ایک بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے انمیں عیب کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بیکار جاتی ہے اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی۔ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اُٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آ گئی ہے پس چاہیے کہ جسے کمزور پاوے اُسے خفیہ نصیحت کرے اگر نہ مانے تو اُسکے لیے دعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا و قدر کا معاملہ سمجھے جب خدا نے انکو قبول کیا ہوا ہے تو تمکو چاہیے کہ کسی کا عیب دیکھکر سرزنش جوش نہ دکھایا جاوے ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے بلکہ لکھا ہے کہ الفطب قد یزنی کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے جلدی اور عجلت سے کسیکو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے کسی کا بچہ خراب ہو تو اُسکی اصلاح کے لیے وہ پوری کوشش کرتا ہے ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہیے بلکہ اُسکی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہیے ؟

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھکر اُسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھکر اُسے نصیحت کی جاوے اور اسکے لیے دعا بھی کی جاوے دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایکمرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اُسوقت بیان کرنا چاہیے جب پہلے کم از کم ۴۰ دن اُسکے لیے رو رو کر دعا کی ہو سعدی نے کہا ہے ؏ خدا داند و بپوشد ۔ ہمسایہ نداند و خروشد ؏ خدا تو جانکر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا کا نام ستار ہے۔ ہمیں چاہیے کہ تم تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا

شہادۃ کی موت

محبّی فی اللہ اخویم جناب ایڈیٹر صاحب البدر۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ حضرت مسیح امام آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس طیبہ بیدر فیوض روحانیہ کے برکات ہر وقت کے تجربہ سے ترقی ایمان کا باعث ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کے حال اور بھی [illegible] سے پہلے نہیں ہوتے اپنی جماعت کے زیر داستہ [illegible] کا ایک تازہ واقعہ آپ [illegible] کرتا ہوں کہ آپ اسکو اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیویں تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترقی ایمان کا باعث ہو۔

ضلع گجرات میں ایک موضع رجوعہ ہے جو ایک بہت ہی چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں کے ارادتمندوں سے چند اشخاص جو قبل از بیعت نہایت ہی بدکردار راہزن چور اور ہر قسم کے معاصی میں گرفتار تھے حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت سے انہوں نے بھی توبہ کی تھی قابل رشک تبدیلی کا نمونہ دکھایا تھا جنہوں نے کبھی بھول کر بھی مسجد کا راستہ نہ دیکھا تھا انہوں نے ساری ساری رات نوافل [illegible] میں بسر کر دی۔ اور ہر قسم کے معاصی اور معائب کو دور کر کے نیکی کو اختیار کر لیا۔ یہ لوگ زمینداروں کی جماعت کے نام سے قادیان شریف میں پکارے جاتے تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ وہ یا یہ۔ چونکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے قادیان میں حاضر ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت انہوں نے عرض کیا تھا کہ ہمارے نواح میں طاعون نمودار ہے ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ بجواب اس عرض کے ارشاد فرمایا تھا کہ طاعون کا علاج بجز توبہ اور ترک معاصی کے اور کچھ نہیں۔ توبہ کرو۔ اور دعائیں مانگو۔ اگر گاؤں میں چوہے مرتے دیکھو تو گھروں کو چھوڑ کر میدان میں قیام کرو۔

جب یہ لوگ واپس وطن کو گئے تو چوہدری [illegible] باہر کھلی ہوا میں جا مات پر سکونت اختیار کر لی۔ ان کے رشتہ داروں سے ایک لڑکا کہیں سفر [illegible] تھا طاعون سے بیمار ہو کر گھر میں آیا۔ جب انہوں نے یہ حال سنا تو اپنی یگانگت کی وجہ سے اسکے بعد زنجیرے [illegible] گھر میں آئے۔ [illegible] فوت ہو گیا۔ [illegible] کو [illegible] باپ نے [illegible]

خواب میں دیکھا کہ وہ ایک حوض پر جو بہت لمبا چوڑا ہے ایک سونے یا چاندی کا پیالہ ہاتھ میں لیے اور ایک بڑا لٹھ کاندھے پر لیے ہوئے کھڑا ہے اور اپنے باپ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ یہ حوض جس میں کھڑا ہوں یہ حوض کوثر ہے۔ مجھکو حکم ہوا ہے کہ تم یہاں کے آنے والوں کو پانی پلاؤ۔ یہ پانی ایسا ہے کہ نہ اسکو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ یہاں پر کثرت سے مخلوق آ رہی ہے جس [illegible] لٹھ سے [illegible] روک رہا ہوں۔ اور یہ کوثر [illegible] کے لیے تیار کیا ہے۔ اسلیے تم [illegible] تہجد خوان ہو میرے پاس آؤ۔ اور اس شربت سے [illegible] اس وقت کو پہنچا دیں گے۔

صبح کو یہ خواب [illegible] سبکو بلا کر سنا دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک [illegible] سے بخار کے بعد جان بحق تسلیم ہوا۔ دوسرے روز جمعہ تھا متوفی مذکور کا بھائی جس کا نام سکندر تھا۔ وہ بھی چارپائی پر لیٹ گیا اور چادر اوڑھ کر کہنے لگا میں تو جمعہ اپنے بھائی کے ہمراہ پڑھوں گا۔ چنانچہ وہ بھی عین جمعہ سے کوئی دو گھنٹے پہلے انتقال کر گیا۔ اور دونوں کی اکٹھی ہی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جب تیسرے بھائی نے سنا کہ [illegible] فوت ہو گیا ہے تو اسنے بھی چادر اوڑھ لی اور [illegible] کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے کہا کہ میں بھی آج [illegible] جاتا ہوں۔ پس وہ بھی اس دار فانی کو چھوڑ [illegible] سے روز بھی اسیطرح [illegible] ایک شخص [illegible] تھا فوت ہو گیا۔ اسکی میت کو بعض [illegible] دیکھا۔ تو انہوں نے کہا وَاللّٰہِ ہمنے تمام عمر کبھی ایسا نورانی چہرہ زندہ یا مردہ کا نہیں دیکھا فی الواقع جس کے یہ مرثیہ میں وہ صادق ہے۔

بعض مخالفین نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم ان متوفیوں کے چاروں پاؤں سے نور کے شعلے نکلتے دیکھتے ہیں۔

(فضل الرحمن) [illegible]

اخوت کا اصول

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ [illegible] تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔

اگر چاہتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو تو تم آپس میں ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے [illegible] بخشتا ہے اور [illegible] جو ضد پر رہتا ہے اور نہیں بخشتا۔

([illegible])

مرثیہ

برشہادت حضرت مولانا سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

از سید قربان علی صاحب معافیدار ریاست مالیر کوٹلہ

یاد سے بھولا نہ تھا اشک غم آل عبا
دشت کابل میں کھچا پھر نقشہ کرب و بلا
[illegible]
یاد مصر پدر ماغون نے پریشاں کر دیا
سرزمین وحشیوں میں کیا پڑھا اعلائے علم
گردن سید پہ رکھتے ہیں سدا تیغ جفا
یعنی حضرت مولوی شہزادۂ عبد اللطیف
جو رشک کابل کا تھا [illegible] زادہ [illegible]
جسنے اپنے ہاتھ سے رکھا تھا شہ کے سر پہ تاج
کیا [illegible] شستہ [illegible] کیا
کسطرح آمر [illegible] کو اسے مقتل میں پہنچا
سنگساری کے لیے وہ سنگدل [illegible]
وہ گلوئے نازک اور وہ شدت طوق گراں
اور وہ زنجیر مسلسل [illegible] دست و پا
صف بصف نادان کھڑے سب کلمہ گویاں [illegible]
دل میں لیکر پہلا پتھر مارنے کی التجا
ضرب اوّل سے سر اقدس جھکا سوئے زمیں
حال بحق تسلیم ہو کر حق کو سجدہ کیا
اور کہا یارب رہے دائم امام صلح جو
جانکی کچھ پروا نہیں سو جان سے اس پر ہوں فدا
دیکھ صبر اور استقامت سید مظلوم کی
تھا فرشتوں کی زباں پر آفریں و مرحبا
حشر میں کیا ظالموں پر یہ نہیں ہوگا سوال
تم مسلماں تھے یا تھے خونریز سبط مصطفےٰ
اے دل نالاں پڑھ تو روح سید پر درود
تاب لکھنے کی نہیں پر سوز سے سنکر مرثیا
صبر کر قرباں کہ ہوگی حق و باطل میں تمیز
دن قیامت کے یہ خود ہی فیصلہ ہو جائیگا

معونت المعذورین

بکسی شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

مدراس سے ہمارے پاس ایک اشتہار بعنوان معونت المعذورین پہونچا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس جگہ چند لوگوں نے ملکر ایک انجمن قائم کی ہے جس کا یہ منشا ہے کہ مساکین اور معذورین کو کھانا کھلائیں اور اس مقصد کے واسطے ایک کھانا فنڈ قائم کیا ہے یعنی اہل ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ کم از کم ایک آنہ ماہوار چندہ دیکر اُس کار خیر میں شامل ہوں۔ چونکہ غربا اور ضعفا کو کھانا کپڑا دینے کا خیال کم و بیش ہر جگہ لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے اور ہر شہر کے اندھوں لنگڑوں کے واسطے کچھ نہ کچھ سامان بہم پہونچتا ہی رہتا ہے اسواسطے ایسی انجمن کے قائم کرنے کے لیے اور پھر اُسکے چندہ کو بجائے لوکل حدود تک محدود رکھنے کے عام کرنیکی ہماری رائے میں ایسی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تاہم ہمیں مشتہر کی نیک نیتی اور بجائے خود اس سلسلہ کی عمدگی پر کوئی بحث نہیں ہے لیکن ہمیں اسوقت ان اندھوں لنگڑوں لولوں بہروں اور دیگر کئی قسم کے روحانی معذورین کی طرف خیال آیا ہے جنکی تعداد سب سے زیادہ اور جنکی طرف توجہ کرنیوالے سب سے کم ہیں آہ! اگر لوگوں کو اپنے اندرونی پھوڑے پھنسیوں کی خبر ہوتی تو دنیا میں ایسا واویلا اور شور مچتا کہ مخلوقات کی چیخیں آسمان تک پہونچتیں لیکن یہاں تو لوگ دنیاوی لذات میں ایسے غرق ہیں۔ اگر کوئی روحانی آنکھوں کا مالک اپنی خداداد بصیرت اور فراست سے ان لوگوں کے دکھوں اور بیماریوں پر خبر پاکر خدا کے حضور میں انکی آہ و فریاد کرے اور آسمانی فنڈ سے امداد پاکر ان کے لیے شفاخانہ کھولے اور سحر کی گریہ و زاری اور صبح صادق کی دعاؤں کے ساتھ اس شفاخانہ کے قیام اور وہاں کے بیماروں کے علاج کا انتظام مہیا کرے اور اس جانکاہی اور محنت و مشقت کے عوض میں کسی سے سوائے اسکے اور کچھ نہ مانگے کہ وہ اسکے دارالشفا میں داخل ہوکر بیرونی ناپاکیوں اور گندگیوں سے بچ رہیں اور اسکے علاج اور دوائی سے مفت شفا حاصل کریں تو ایسے خیر خواہ کے درد اور اضطراب کا شکریہ ان کے پاس سوائے اسکے اور نہیں کہ اسی کے شفاخانہ پر پتھر پھینکتے ہیں اور اسی کو درد دکھ پہونچانے کے لیے ہر روز نئی نئی تجاویز ایجاد کرتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اگرچہ دنیاداری کی قیدیوں سے بہت کم ایسی امید ہوسکتی ہے کہ وہ کسی مبشر سے بشارت کی خبر سنکر اس کا شکریہ ادا کریں کو عظمت کی اداؤں کے ساتھ پیغام الٰہی کو قبول کرنے کے لیے باادب کھڑے ہوجائیں تاہم اس اشتہار کے لکھنے والے کی نیک نیتی کو مدنظر رکھکر ہمیں ایک دلی جوش پیدا ہوا ہے کہ ہم لوگوں کو اس بڑے معین المعذورین اور اسکے قائم کردہ عیادت خانہ سے آگاہ کردیں جو خود خالق زمین کے زبردست ہاتھوں سے بنایا گیا ہے +

پس سنو اے بیمارو اور کمزورو۔ اے ضعیفو اور ناداروں۔ اے مفلسو اور محتاجو کان لگاکر سنو کہ تمھارے لیے وہ نجات دہندہ جس کا انتظار مدتوں سے لگا ہوا تھا آخر ظاہر ہوگیا ہے اور اس نے تمھارے لیے ایک دارالامن بنایا ہے اس کا سارا نام **احمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسکا مقام دار الامن والامان **قادیان** ہے (بارک اللہ فیہ وحولہ) مبارک ہیں وے جو اسکی صحبت سے فیضیاب ہوکر انوار محمدی سے بہرہ ور ہوتے ہیں اس مقدس انسان نے مخلوقات الٰہی کی اعانت کے واسطے جو جو عظیم الشان سلسلے قائم کیے ہیں ان میں سے چند ایک کے نام بطور نمونہ کے میں اس جگہ درج کرتا ہوں۔

(۱) یورپ و امریکہ کی دنیا اس دھوکہ میں پڑی ہوئی تھی کہ یسوع ناصری اُنیس سو سال سے آسمان پر بیٹھا ہے اور وہی خدا ہے۔ اس مرسل من اللہ نے یسوع کی قبر شہر سرینگر میں دکھا کر آخری فیصلہ کردیا کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور انسانوں کی طرح دنیا میں اپنی عمر کے دن گذار کر ایکسو بیس برس کی عمر پاکر ملک کشمیر میں آکر فوت ہوگیا +

(۲) اور اسطرح سے ان لوگوں کو توجہ دلائی کہ وہ سچے معبود کی تلاش کریں اور پھر بین دلائل کے ساتھ ثابت کر دکھایا کہ وہ سچا خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور قرآن شریف کی پیروی سے مل سکتا ہے۔

(۳) ہند کے ہندو اور خصوصاً آریہ جو ویدوں کے نادیدہ عاشق بنے پھرتے تھے انکو دیانند سرستی کی کتاب میں سے دو موٹی موٹی باتیں (ہزاروں کو چھوڑکر) غلط دکھلائیں ایک خالق کی نسبت اور ایک خالق کی مخلوق کی نسبت۔ خالق کی نسبت تو یہ کہ وہ ارواح وغیرہ کا خالق نہیں مادہ پہلے سے موجود تھا صرف جوڑ جاڑ کر اجسام طیار کیے۔ اور اُسکا مخلوق سے کچھ تعلق بھی نہیں وہ اس سے ایسا الگ ہے جیسا گھوڑے سے سوار گھوڑے سے علیحدہ ہے اگر سوار مرجائے تو گھوڑے کا کوئی نقصان نہیں اسی طرح پرمیشور اگر فرض کرلیں فنا ہوجائے تو اس عالم کا کچھ نہیں بگڑ سکتا ہے۔

دوسری مخلوق کی نسبت وہ مسئلہ نیوگ ہے جسکی شرح کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اور ویدوں کی حقیقت سے آگاہ کیا اور سمجھایا کہ پاک اور باغیرت مذہب سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں۔

(۴) ہمارے ملک کے سکھ سورما جو عالیجناب گورو نانک صاحب کے پیرو ہیں مگر کسی غلطی کیوجہ سے ہندوؤں کے ساتھ ملے جلے رہتے ہیں انکو حضرت باوا نانک صاحب کے چولہ شریف پر قرآن مجید کی آیات اور خصوصاً آیۃ کریمہ **ان الدین عند اللہ الاسلام** لکھی ہوئی دکھا کر یہ سمجھایا کہ تمھارا اگرو مسلمان تھا اور تمھاری نجات اسی میں ہے کہ اسلام قبول کرو۔

(۵) زمانہ کے تعلیم یافتہ لوگ جو انبیا کے معجزات اور خوارق کو ایک قصہ کہانی سمجھکر سلسلہ معجزات سے بالکل منکر ہوچکے تھے ان کو تازہ معجزات اور نشانات دکھاکر تمام انبیا کی صداقت پر نئے سرے سے مہر لگائی۔

(۶) اس زمانہ کے نئے سائنس دان جو بسبب کمی علم کے دہریت کیطرف جھک گئے تھے انکو نئے سر سے خدا دکھا کر اُسکی طاقتور ہستی کا قائل کیا +

(۷) جو کمزور اپنی ناطاقتی کی وجہ سے اعمال صالحہ کی توفیق نہ پاسکتے تھے انکو اپنی دعا اور صحبت کی قوت سے کامیاب کیا

(۸) گورنمنٹ انگریزی جو آئے دن جہاد اور خونی مہدی کے عقائد اسلامیہ کے سبب مصائب و شدائد دیکھنے پڑتے تھے ان سکو موقوفی جہاد اور آمد مہدی صلح جو کے ساتھ دور کردیا اور مسلمانوں کو باوجود عقیدہ جہاد کے گورنمنٹ کے ساتھ جو منافقانہ برتاو رکھنا پڑتا ہے اس سے انکو سبکدوش کرکے گورنمنٹ اور اسکے مسلمان رعایا کے درمیان مخلصانہ تعلقات پیدا کیے +

(۹) مسلمانوں کے درمیان مسائل پر جھگڑے تنازع ہوکر بہت سے فرقے بنگئے تھے ان سب جھگڑوں کو طے کرکے ایک درمیانی راہ قائم کی خیر الامور اوسطہا

(۱۰) فقرا و صوفیا زمانہ میں جو بدعات اور سلوک کی نئی اور جھوٹی راہیں طیار کیں اُن سب مفاسد کو دور کرکے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی مجلس اور عبادت اور معاشرت کا صحیح

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۸

شیعوں کی بابت گالی گلوچ۔ سوانح حضرت عمر میں

روایتیں گندی اور ناپاک ہیں ان کا مفہوم سنداس میں پھینکنے کے قابل ہے ص۵ مبتذل ذلیل اور خوار قوم ص۱۳۰ انکی دینی اور دنیوی جتنی باتیں ہیں سب حد سے زیادہ ناپاک اور خراب ہیں سے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی کوئی قوم نہیں ہے ۱۴۳۔ اسی کتاب کے ص۱۴۳ پر شیعی مجتہد کے حالات چشم دید سخت توہین آمیز بیان کیے ہیں۔ خلافت شیخین میں لکھا ہے شیعی احادیث مجذوب کی بڑسے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہیں وہ مجنون کی بکواس اور طوفان کی تمیزی ہیں صفحات ۔ ۱۰۰ + چھچھوری احادیث ہیں نہ ان کا سر نہ پیر ہے اول سے آخر تک غلط ہیں ان کے مورخ بدنصیب ہیں جنکی روایتیں چڑے چڑیا کی کہانیاں ہیں ص۱۶ انکی روایتوں سے جنون اور بدحواسی پائی جاتی ہے ۲۰۔ اسی طرح حیات اعظم کے ص۱۲ پر شیعونکو بہت ناپاک الفاظ سے یاد کرکے لکھا ہے کہ شیعوں کے ملا جورکن سمجھے جاتے ہیں وہ متعہ کی آڑ میں.... اپنی بہو بیٹیوں سے خرچی کمواتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

مقدمہ تفسیر ص۱۶ مولوی ازلی بدنصیب۔ حیات سعدی ص۱۴۳ - ۱۴۰۔ شریر ملانے جو ناہنجار بدذات ظالم ملانے اپنی بدذاتی سے باز نہیں آتے۔ حیات طیبہ ۱۶۶۔ ملانے دماغ کبھی اس قابل نہیں کہ اتحاد سے کام کیسے انہیں خود پسندی بیجا تبختر غیر نتیجہ مندبلا کی ہوتی ہے مولوی محبوب علی عجیب شخص ہیں صرف یہی دو لفظ کفایت کرتے ہیں کہ وہ ملانے تھے کچھ ضرورت نہیں کہ تمام جہان کا رونا رونے بیٹھیں کہ وہ خود پسند تھے خر دماغ تھے متعصب اور کوتاہ اندیش ہیں حاسد اور مسلمانوں کے برباد کرنے والے تھے بس دو لفظی یہ کہدینا کافی ہے کہ وہ ملا نا یا ملا تھا +

کرزن گزٹ مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۹ء

یہ لکھنا فضول ہے نہ ہمیں اس سے غرض ہے کہ فلاں ساربان زادہ ہے فلاں باورچی زادہ ہے فلاں تر کوب ہے فلاں جولاہا ہے فلاں قصائی ہے فلاں سائیں ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ جو یہ مولوی کر رہے ہیں شریف آدمی کبھی نہیں کرتا جسکو دیکھو چار چار بیبیاں رکھتا ہے دستر خوان پر دیکھو وہ لطیف کھانے پاؤگے کہ اچھے امیر کو نصیب نہیں غور ہیں سونے میں لوٹ رہی ہیں ہزار ہا روپے کا جڑاؤ گہنا سر سے پاؤں تک پہنے ہوئے ہیں ایک لوٹ ہے کہ مولوی لوٹ رہے ہیں اور کوئی بھی نہیں پوچھتا۔

۲۲ اگست ۱۹۰۹ء

انکی دنیوی حالت جیسی قابل رحم ہے اسی طرح دینی حالت قابل افسوس ہے وہ دن قریب ہے کہ موجودہ حالت سے پست ہوکر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں عمامہ جبہ لمبا کرتا سب اسباب جہالت ہیں انھیں نالائقوں کی وجہ سے تعمیرات مساجد کا تمام ہند میں زور ہے اگر کل ہندی ایک سال کے اخراجات تعمیر مساجد کا اوسط لیا جاوے تو شاید ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ بڑھ جاوے۔

۵ ستمبر ۱۹۰۹ء + ایک مولوی بھی ایسا نہیں جسمیں دنیا طلبی ذاتی اغراض اور دغا نہ ہو۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء۔ یہ مولوی دجال اور ابدی جہنمی ہے ۲۴ ستمبر ۱۹۰۹ء بیدین کذاب فریبی دغا باز عبدالدرہم عبدالدینار دین فروش دشمن اسلام انکی منہ سے کبھی کلمہ خیر نہیں نکل سکتا ہے۔ کون کمبخت شخص ہوگا جو ہماری ان باتوں سے دل تنگ ہوگا۔ کون بدنصیب مسلمان ہوگا جسے ہماری یہ باتیں اچھی نہ معلوم ہوں گی +

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء لعنت ہے تیرے اسلام پر تف ہے تیرے دھوکے کی وضع پر تیرے ولیوں کی صورت پر +

کار شیطاں میکند نامش ولی
گر ولی اینست لعنت بر ولی

یہ قصائی ہیں رہزنان دین و ایمان ہیں +

۲۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء دین فروش ظالم رہزنان دین و ایمان۔ غارت کنان دین۔ مولویوں کی لال بجھکڑ تمام عمر حرام کے لقمے کھا کھا کر گذر گئے درحقیقت یہ ڈاکو ہیں دن دہاڑے لوٹتے ہیں انھیں ہرگز مسلمان نہ سمجھو بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہیں اور دین کو برباد کرنا چاہتے ہیں

یکم نومبر ۱۹۰۹ء۔ مسلمانوں کی جانوں پر بجلی لوٹ پڑی یہ جاہل ناہنجار بے ادب دشمنان دین پلید ناپاک ہیں۔ دستے جلائے قصائیوں کے پیشوا بنکر غضب ڈھا رکھا ہے مسلمانوں کو یہ دشمنان دین اسلام برباد کر رہے ہیں نفس پرستی اور عیاشی کے لیے چار چار بیویاں کر رکھی ہیں۔

۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء ان سے زیادہ ناکارہ فضول دغا باز و مکار دین فروش ڈاکو کوئی نہیں انپر حلہ اکا غضب ٹوٹے ایک جلاہا تانا باناتنتے تنتے ایک دھنیا روئی دھنکتے دھنکتے یا ایک قصائی بکری ذبح کرتے کرتے لمبی ڈاڑھی بڑا عمامہ ٹخنوں سے اونچا پاجامہ ٹخنوں تک کرتہ ہاتھ میں پانسو دانو کی تسبیح لے کے اٹھ کھڑا ہوا اور حضور انور کے مسند مبارک کی توہین کرے مسلمانوں کو لوٹ کرگھر بھرے اسے کیونکر پیشوا بنالیں۔ انجیدان دشمنان دین ملانوں کا بیج مارا جاوے۔

۲۴ نومبر ۱۹۰۹ء ان سے بدتر کوئی گروہ دنیا کے پردہ پر پیدا نہیں ہوا ان ابدی جہنمیوں نے اسلام جیسے مذہب کی درگت کر دی ہے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء ڈوب مرو چینی بھر پانی میں خدا انھیں غارت کرے۔

۲۳۔ اپریل ۱۹۱۰ء مولوی برباد کن مذہب اور رخنہ انداز دین ہیں۔ ۸ جولائی ۱۹۱۰ء انکا باوا آدم نرالا ہے ان کے خیالات محسوسات معاشرت تمام دنیا سے علیحدہ ہے جو چیز اوروں کے لیے لحم خنزیر اور حرام مطلق ہے وہ ان کے لیے شیر مادر ہے یہ گردن زدنی ہیں۔ ۲۳ اگست ۱۹۱۰ء ای بدنصیب مولویو تم حشر میں کیا جواب دو گے ای ڈاکو تو لوٹو لوٹو ای ڈاکو لوٹو ای ابدی جہنمیو لوٹو امت کے غریب امرا تمھاری ہی حصہ میں ہیں لوٹو ای اسلام کے جانی دشمنو یہ ڈاکوؤں قصائیوں لٹیروں کا گروہ ہے۔

یکم ستمبر ۱۹۱۰ء۔ ازلی جہنمی ہیں انھوں نے غضب ڈھا رکھا ہے ناتراشیدہ جاہل مطلق ذلیل ہیں + ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں انہیں اس سے بھی وہ چند عیب ہیں یہ انتہا درجہ کے سنگدل ظالم بدکار حلال و حرام میں فرق نہ کرنے والے ہیں سنت جوز بیدین بد مغفور بارگاہ صمدی حرام کے لقمے کھا نیوالے ہیں نہ ان کی نماز قبول نہ روزہ گروہ شیاطین ہیں سانپ اور سانپوں کے بچے ہیں بندۂ شکم ہیں

(باقی دارد)

ایک سابق بانجیر کی یادگار

ذیل میں ہم ایک خط درج کرتے ہیں جو کہ ہمارے احمدی بھائی مولوی حسن علی صاحب مرحوم و مغفور واعظ اسلام ساکن پٹنہ نے اپنے ایک دوست کے نام لکھا تھا جسمیں انھوں نے اپنے دوست کو حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دلائی ہے چونکہ مولوی صاحب مرحوم ایک مشہور و معروف آدمی تھے اور اکثر لوگوں کو آپ پر حسن عقیدت تھی اسلیے ایک شہادت کی اظہار کی نیت سے ہم اسکو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

مولوی صاحب مرحوم نے ایک کتاب تائید حق کے نام سے بھی تصنیف فرمائی ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور آپ کی پاک تاثیرات کا تذکرہ کیا ہے

روحانی برادر سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے دل میں ایک خیال گذرتا ہے اسمیں آپکی کیا رائے ہے جیسی رائے ہو اس سے مطلع فرمائیے +

میں حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب کو سچے دل سے امام الوقت مانتا ہوں افسوس کہ علمائے پنجاب و ہندوستان نے ابھی تک حضرت کے امام ہونے کو نہیں مانا ہے لیکن وہ وقت آنیوالا ہے کہ وہ ضرور اس صداقت کو قبول کرینگے + اسکو یہ بات منظور ہے کہ دیا آہستہ آہستہ پھیلے +

مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لینے سے لوگ رکتے ہیں کہ مجھکو بہت بڑا مالی نقصان پہونچنے والا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کی حماقت ہے حق کے لیے کچھ قربانی کرکے آدمی کا کبھی نقصان نہیں ہوتا + میں اسکول کا ہیڈ ماسٹر تھا سو روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی اسکو میں نے حق یا اللہ کے لیے چھوڑا۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھکو ایسا نفع ہوا کہ کچھ عرض نہیں کرسکتا اللہ نے ہر طرح سے فارغ البال اور خوشحال رکھا اور میری ذات سے بہت سے آدمیوں کو فائدہ پہونچایا کئی شہروں میں یتیم خانے جاری ہوئے مدرسے قائم کیے گئے اسکول کھولے گئے وغیرہ وغیرہ ایک دفعہ میں نے واعظ کی شہرت کو حق پر قربان کیا لیکن دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اب کی دفعہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اے میرے پیارے بھائی آپ مقدمات عدالت میں پھنسے رہتے ہیں اسلیے آپ کو موقع نہیں ملا کہ خدا کی طرف رجوع ہو کر اس مسئلہ کو معلوم کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کا مقام کیا ہے اور ان سے کیا کام ہونے والا ہے +

میں نے ایک کتاب حضرت مرزا صاحب کے دعوی کی تصدیق میں حال میں تصنیف کی ہے قریب نصف کے لکھ چکا ہوں باقی کو لکھنا ہے آپ سے سوال یہ ہے کہ از برلہ مہربانی ایک کام آپ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ مطبع ریاض ہند والے کو بلاکر دریافت کریں کہ حضرت کی تصنیف کردہ کتاب شہادۃ القرآن کے حروف و کاغذ پر اگر پانچسو کتابیں چھپواؤں تو وہ ایک روپیہ میں کتنے جزوں کے حساب سے چھاپ سکتے ہیں اگر ہزار جلدیں چھاپی جائیں تو ایک روپیہ میں کتنی جلدیں چھاپی جا سکتی ہیں۔ کاغذ ویسا ہی ہونا چاہیے اور حرف بھی ویسا ہی ہو کتاب غرض عمدہ چھپے غالباً دس جز کی کتاب ہو گی ممکن ہے کہ کچھ زیادہ ہو جاوے کیا آپ اس کے پروف شیٹ دیکھنے کا اور صحیح چھپوانے کا بوجھ اپنے اوپر گوارا کر سکتے ہیں اگر کتاب فروخت ہو گئی تو اسکی آمدنی سے ایک حصہ میں آپ کی محنت کے لیے ضرور دوں گا۔ لیکن کسقدر دوں گا اسکو مجھپر چھوڑیئے اللہ کے فضل و کرم سے آٹھ برس کے عرصہ میں سارے ہندوستان میں میرے بہت سے دوست پیدا ہو گئے ہیں۔ مجھکو اللہ سے امید ہے کہ وہ ضرور میری کتاب کو لیں گے اور یہ انمیں تو بہت سے بگڑ جاوینگے لیکن بہتیرے خوش بھی ہوں گے اور فائدہ بھی اٹھائیں گے + میرے دل میں یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ ایک رسالہ ماہواری جاری کروں جس میں نصیحت و پند کی باتیں رہینگی وہ رسالہ انوار الاسلام آپنے دیکھا ہے ویسا ہی ہوگا + غرض وہی رسالہ ہوگا صرف صورت و شکل بدل جاوے گی اس ماہواری رسالہ میں جناب حضرت مرزا صاحب اور جناب حکیم نور الدین صاحب کے مضامین رہا کرینگے + انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ عمدہ ہوگا +

لیکن پہلے کتاب فروخت ہووے تو اسی کی آمدنی سے یہ بندوبست کیا جاوے گا۔ اس ماہواری رسالہ کے لیے آپ اگر منظور کریں تو امرتسر میں چھپے اور آپ اسمیں صحت وغیرہ کا بندوبست کریں +

کبھی کبھی تو میرے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ امرتسر آکر آپ سے ان سب باتوں میں صلاح و مشورہ کرتا لیکن دور کا سفر ہے اور آمد و رفت کا خرچ اسقدر درکار ہے کہ ہمت نہیں ہوتی ہے +

غرض ان سب باتوں کا جواب جس قدر جلد ممکن ہو عنایت فرمائیے گا لیکن خوب غور و فکر کرکے جواب لکھیے +

اللہ آپ کو اپنی محبت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں روزانہ ترقی عطا کرے اور آپ کے بارے میں جو جو دعائیں اس کمترین نے کی ہیں ان کے قبول ہونے کا وقت آجاوے اور آپ کی ذات سے پنجاب میں کچھ کام اللہ تعالیٰ لیوے آمین۔

بندۂ کمترین حسن علی عفی عنہ واعظ اسلام محلہ آم
سر شہر بھاگلپور صوبہ بہار ۱۵ ار دسمبر ۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات جناب قاضی ضیاء الدین صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
تصنیف منیف جناب حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری

ضیاء الدین مردی پاکبازبود — بعلم و حلم کامل بیریا بود
زقوم خویش ہجرت برملا کرد — بشہر قادیاں در امن جا کرد
دلش بر حجت اللہ پر یقین بود — بیعت ہم زمہر دم سابقین بود
بایں خاطر محبت داشت با او — ازیں سو نیز حبی بود فی اللہ
فزوں شد عمر او از شصت سالی — زضعف و لاغری برگشتہ حالی
مرض غالب شدش زاسہال آخر — کہ جاں با ذکر حق بسپرد ذاکر
برو زموت او بود عید لاہو — دلم از ہجر او بیتاب در شور
مرا حسرت بماند تا شب گور — نرفتم با جنازہ تا لب گور
خدایا رحم کن با جان در پیر — کہ کرد جاں فدا بر مرشد خویش
نصیحت میکنم بیں ماندگاں را — بصبر و شکر آں دلدادگاں را
کہ بر گفتار مہدی گوش دارید — دل و جاں بار فا ہمہ پیش دارید
فزوں بر سینہ رہ صدیث وکیٹ لابود — کہ جانش در جوار حق بیاسود

امام الوقت چوں خواندش جنازہ
بفر دوسش ز حق آمد اجازہ

اگر کوئی طاقت رکھے۔ تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے

قول حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر کا
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ہالہ یہ نور بدر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

اے جہان ظلمت خوشخبری کا بدر بستان
آن مسیح موعود آمد مہدی آخر زمان

چہ گویم با تو گرامی چہار در قادیان بین
دوا ہے شفا ہے بغرض دار الامان ہے

نمبر ۲۷	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — باده عرفان ما از جام اوست
عشق او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
ما ازو نوشیم هر آبی که هست — زو شده سیراب سیرابی که هست
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال
از ملائک و از خبرهای معاد — هر چه گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او همه حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
بر همه از جان و دل ایمان ما — هر که انکاری کند از اشقیاست

اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن سراجی کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
آنچه ما را وحی و ایمائی بود — آن نه از خود از همان جائی بود
اقتدای قول او در جان ماست — هر چه زو ثابت شود ایمان ماست
آنهمه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
یکقدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک اسی ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر ... پوچھے صفحوں کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو اسکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل و معراج الدین حسب ... کر شائع ہوا

معزز ناظرین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل ہے کہ ہمارا امام جسکی اطاعت کا جوا ہم نے اپنی گردن پر لیا ہے۔ وہ احسن سے احسن اخلاق کا بے نظیر اور اعلیٰ نمونہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ وہ اس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور مظہر ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے انک لعلی خلق عظیم فرمایا ہے۔ سوء ظن اس کے نزدیک تک نہیں پھٹکتا۔ ایسے ہی مجھے امید ہے۔ کہ آپ کے مطہر قلب اور دماغ بھی سوء ظن جیسے مکروہ خیال سے پاک ہوں گے۔ اور البدر کی اشاعت میں جو غیر معمولی تعویق ہو رہی ہے۔ آپ اُسے میری غفلت اور کسل اور دیدہ و دانستہ لاپروائی پر ہرگز محمول نہ کریں گے۔ ہاں اگر آپ یہ کہیں۔ کہ میں نے اس امر میں سستی کی ہے۔ کہ تقویٰ کے جن اعلیٰ مدارج پر پہونچنے سے مومن کی ہر ایک ضرورت کا کفیل اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک تنگی کیلئے مخرج پیدا کرنیکا وعدہ فرماتا ہے۔ وہ مدارج کامل طور پر حاصل نہ کئے۔ تو یہ آپ کا کہنا بے شک بجا ہوگا۔ اور اس خیال کیساتھ اُمید ہے کہ حقوق اخوۃ اس امر کا تقاضا کریں گے۔ کہ آپ دردِ دل سے میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس خدمت کی بجا آوری کے لئے ہر ایک پہلو سے مجھے طیار کر دیوے۔ اور حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات اور دیگر ضروری خبریں اور حالات مقررہ وقت پر آپ کی خدمت میں پہونچتی رہیں۔

ان تمام کمزوریوں کو بذاتِ خود محسوس کرکے میں نے البدر نمبر ۲۰-۲۱ میں ایک آرٹیکل فرض منصبی میں نقص کے عنوان سے دیا تھا۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ نے اُسے مطالعہ فرمایا ہوگا اور بہ حیثیت ایک مومن ہونے کے حسن ظن سے کام لیکر میری اُس گذارش کو واقعات حقہ پر مبنی خیال کیا ہوگا جس قدر سٹاف کیضرورۃ کو میں نے اسمیں بیان کیا ہے عمدہ اور کافی انتظام کے لئے واقعی اُسی قدر سٹاف کیضرورۃ ہے اور میں اسی کوشش میں ہوں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی نصرۃ شامل حال ہوئی۔ اور حسب مراد انتظام ہو گیا۔ تو سالہا سال سے جو شکایت قادیانی اخباروں کی بے قاعدگی کی چلی آتی ہے وہ رفع ہو جاوے گی۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اخبار کے اجراء کیوقت جو عہد کلمات طیبات کے ضبط کرنے اور پہونچا دینے کا میں نے کیا تھا۔ وہ عہد تو بذاتِ خود سچا تھا۔ مگر ناتجربہ کاری پر ضرور مبنی تھا۔ کیونکہ مجھے اخبار کی ضروریات اور اس کے انتظام کی حقیقت کا علم نہ تھا۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔

اگر ہوتا تو انشاء اللہ بغیر کامل انتظام کے میں اس سلسلہ کو جاری نہ کرتا۔ اور اس طرح ابتلا کا موقعہ نہ مجھے اور نہ آپ کو پیش آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل حکمت سے خالی نہیں ہے جن اغراض کے لئے میں نے قادیان میں ہجرۃ کی ہے۔ تجربہ ہوا ہے۔ کہ ان ابتلاؤں نے بھی انکی تکمیل میں ایک دست باز کا کام دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ اس عسر کے بعد ضرور کوئی صورت یسر کی پیدا ہو جاویگی۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کبھی کسی سے کوئی کام بگڑ جاتا۔ تو آپ بجائے رنجیدہ ہونے کے فرمایا کرتے۔ فعل ما قدر۔ یعنی جو ہونا تھا ہو چکا۔ اور کبھی رنج و غم کا اثر بھی آپ پر نہ پایا جاتا۔ پس ہم بھی اُس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ اور گذشتہ ناکامیوں اور بے ترتیبیوں کو نظر انداز کرکے آیندہ کے لئے خدا سے بذریعہ دعا کے مدد مانگتے ہیں۔ کہ وہ کامل انتظام کے وسائل اور اسباب اپنے فضل سے ہم پہونچا دیوے۔ آپ بھی اسمیں ہماری مدد فرماویں۔ اور کارخانہ کے استحکام پائیداری اور مستقل انتظام کے لئے جو جو احسن اور اکمل تجاویز آپ کے ذہن رسا میں غور و فکر اور دعا کے بعد اللہ تعالیٰ القا کرے اس سے اس خاکسار کو اطلاع دیویں۔

یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک عمل کا ثواب عنداللہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں للہیت اور خلوص نیت ہو اور مقصود نوع انسان کو عموماً اور اپنے دینی بھائیوں کو خصوصاً فائدہ پہونچانا ہو۔ اگر یہ مقصد اور علت غائی ہوگی۔ تو امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کریگا۔ ہم اپنے نفس کی باریک شرارتوں اور مکر و فریب سے اور اپنی غلطیوں کے بُرے نتائج سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس کے فضل کے امیدوار ہیں (محمد افضل)

دو مسکین احباب نے البدر کی مفت خریداری کی درخواست کی ہے چونکہ کارخانہ کو اسقدر وسعت نہیں کہ مفت دے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ذی وسعت احباب میں سے کوئی دو صاحب انکی قیمت ادا کرکے عنداللہ اجر حاصل کریں ۞

نوٹ ۔ خبروں کا سلسلہ آجکل اسلئے بند ہے۔ کہ مضامین کی ترتیب کا کوئی انتظام نہیں۔ اخبار کا کچھ حصہ تیرہ سنجانت سے لکھایا جاتا ہے اور کچھ کہیں سے اسلئے وقت پر جو مضمون طیار آتا ہے وہ طبع کر دیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ مکمل انتظام پر پھر وہ سلسلہ شروع ہوگا۔

المنصور ۔ نام کا ایک ماہوار رسالہ ہمارے احمدی بھائی منشی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس مصنف شہادت آسمانی و اعجاز احمدی وغیرہ کے اہتمام سے دہلی سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا پہلا نمبر دفتر البدر میں بھی بھیجا گیا ہے۔ اس کے ٹیٹل پیج کے دوسرے ورق پر ایک عمدہ نظارہ بناکر اس میں حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی سی عکسی تصویر دیگئی ہے۔ جس کا عکس بہت ہی مدہم آیا ہے اور باقی اوراق میں احمدی مشن کی تائید میں مضامین ہیں مصنف کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طریق سے بعض کتابیں کسر صلیب کی تائید میں ہدیہ ناظرین کی جاویں۔ ایک ورق طب کا بھی ہے۔ جس میں اغذیہ کے افعال اور خواص دی گئی ہیں اس کی قیمت سالانہ عہ ہے۔ ۱۸×۲۲ کی چھوٹی تختی پر ۲۰ صفحہ کا رسالہ اس قیمت میں گران نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے احمدی جماعت کا میدان تو اسقدر وسیع ہے کہ اگر کئی اخبارات اور رسالے بھی نکلیں تو کافی طور پر اُن کی سمائی ہو سکے۔ مگر نا معلوم کہ آیا جماعت کی غفلت ہے یا ہم لوگوں کی نیت میں کچھ خلل ہے کہ نفسانی اغراض شامل ہوکر ہماری ترقی کا سد راہ ہو جاتے ہیں کہ جس قدر اخبار اور رسالے نکلے ہیں۔ ایک تو اُن میں سے بند ہو گیا۔ اخبارات کو ابھی تک یہ نصیب ہوا کہ ناظرین کی شکایتیں رفع اور مہتموں کی دلی آرزوئیں پوری ہوں اس سے بڑھکر اور کیا کہ میگزین جیسے دینی خادم اور مجاہد کے استحکام کے لئے خود حضرۃ مسیح موعودؑ کو قلم برداشت کرنا پڑا۔ اس لئے اُس لحاظ سے کہ ایک احمدی دوست نے مثل ہمارے اپنے اوقات کو ایک رنگ میں احمدی جماعت کیخدمت میں صرف کرنا چاہا ہے اور المنصور کے ذریعے سے احمدی پبلک کی رغبت اور اثر کو بڑھانیکی کوشش کی ہے۔ ہم تہ دل سے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ کم از کم اس کا ایک ایک نمونہ منگوا کر دیکھ لیں اور حتی الوسع اسکی ربوبیت کے کفیل ہوں اور اپنی کنار عاطفت میں اُسے جگہ دیں۔ اور اپنے اور احمدی ہمعصروں کی تجربہ کی بنا پر مصنف کو یہ کہتے ہیں کہ وہ نیت میں خلوص اور خدمت دین کے ارادہ سے محض ابتغاء لوجہ اللہ اس بار کو اٹھاویں۔ اور انتظامی مشین کا ہر ایک کیل پرزہ درست کرلیں۔ ہم تو ناتجربہ کاری سے خود بھی بعض ابتلاء کا نشانہ ہوئے۔ ناظرین کو شکایت کا موقعہ بھی دیا۔ مگر وہ ایسا نہ کریں۔ من نکردم شما حذر بکنید۔ ہم سر دست اس قدر اس پر لکھنا کافی خیال کرتے ہیں اور جوں جوں اسکی عمر بڑہی اور ہم زندہ رہے تو پھر دوسرے موقعہ پر ریویو کرتے کون سی دیر ہے ۞

نوٹ ۔ چونکہ میں دوران مقدمہ میں حضرۃ مسیح موعود کے ہمراہ گورداسپور رہتا ہوں۔ اخبار عدم موجودگی میں چھپتا اور شائع ہوتا ہے۔ اسلئے اگر کوئی غلطی ہو جاوے تو معاف فرماویں۔ گذشتہ اخبار میں جو مضمون تعدد ازدواج پر سید محمود مرحوم کی رائے کے عنوان سے چھپا ہے وہ ہم نے اخبار نیر آصفی مدراس سے لیا تھا۔ مگر کاتب

ملفوظات احمدیہ

۳۰ جون بمقام گورداسپور

طعام اہل کتاب پر فیصلہ کن تقریر

امریکہ اور یورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا اسی میں یہ ذکر بھی آ گیا کہ دودھ اور شوربا وغیرہ جو کہ ٹینوں میں بند ہو کر ولایت سے آتا ہے بہت ہی نفیس اور ستھرا ہوتا ہے ...... اور ایک خوبی ان میں یہ ہوتی ہے کہ انکو بالکل ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ دودھ تک بھی بذریعہ مشین کے دوہا جاتا ہے۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے **فرمایا**

چونکہ نصاریٰ اس وقت ایک ایسی قوم ہو گئی ہے جس نے دین کی حدود اور اسکے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں رکھی اور کثرت سے سور کا گوشت انمیں استعمال ہوتا ہے اور جو ذبح کرتے ہیں اسپر بھی خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے بلکہ جھٹکے کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے علیحدہ کر دیے جاتے ہیں اسلیے شبہ پڑ سکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو انکے کارخانوں کے بنے ہوئے ہوں ان میں سور کی چربی اور سور کے دودھ کی آمیزش ہو اسلیے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقوے اور ناجائز ہیں۔ جسحالت میں کہ سور کے پالنے اور کھانے کا عام رواج ان لوگوں میں ولایت میں ہے تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ دوسری اشیاء خوردنی جو کہ یہ لوگ طیار کر کے ارسال کرتے ہیں انمیں کوئی نہ کوئی حصہ اسکا نہ ہوتا ہو۔

اسپر **ابو سعید صاحب** عرب المعروف عرب صاحب تاجر برنج رنگون نے ایک واقعہ حضرت اقدس کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ رنگون میں بسکٹ اور ڈبل روٹی بنانے کا ایک کارخانہ انگریزوں کا تھا وہ ایک مسلمان تاجر نے قریب ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرید لیا جب اسنے حساب و کتاب کی کتابوں کو پڑتال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سور کی چربی بھی اس کارخانہ میں خریدی جاتی رہی ہے دریافت پر کارخانہ والوں نے بتلایا کہ ہم اسے بسکٹ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر یہ چیزیں لذیذ نہیں ہوتیں اور ولایت میں بھی یہ چربی ان چیزوں میں ڈالی جاتی ہے۔

اس واقعہ کے سننے سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خیال کسقدر تقوی اور بار یک بینی پر تھا۔ لیکن چونکہ ہم میں سے بعض ایسے بھی تھے جنکو اکثر سفر کا اتفاق ہوتا ہے اور بعض بھائی افریقہ وغیرہ دور دراز امصار و بلاد میں اب تک موجود ہیں جنکو اس قسم کے دودھ اور بسکٹ وغیرہ کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اس لیے انکو بھی مد نظر رکھکر دوبارہ اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا گیا اور نیز اہل ہنود کے کھانے کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ لوگ بھی اشیاء کو بہت غلیظ رکھتے ہیں اور انکی کڑاہیوں کو اکثر کتے چاٹ جاتے ہیں۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے **فرمایا** کہ ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو اور از روئے قرآن مجید کے وہ حرام نہ ہو ورنہ اسکے یہی معنی ہونگے کہ بعض اشیاء کو حرام جانکر گھر میں تو نہ کھایا مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھا لیا اور نصاریٰ پر ہی کیا منحصر ہے اگر ایک مسلمان بھی مشکوک الحال ہو تو اسکا کھانا بھی نہیں کھا سکتے مثلاً ایک مسلمان بیمار ہوا ہے اور اُسے حرام و حلال کی خبر نہیں ہے تو ایسی صورت میں اُسکے طعام یا طیار کردہ چیزوں پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے اسی لیے ہم گھر میں ولایتی بسکٹ نہیں بلکہ ہندوستان کی ہندو کمپنی کے منگا لیا کرتے ہیں

عیسائیوں کی نسبت ہندوؤں کی حالت اضطرار کی ہے کیونکہ یہ کثرت سے ہم لوگوں میں ملے جلے گئے ہیں اور ہر جگہ انہیں کی دوکانیں ہوتی ہیں اگر مسلمانوں کی دوکانیں موجود ہوں اور سب شے وہاں ہی مل جاوے تو پھر البتہ ان سے خوردنی اشیاء نہ خریدنی چاہییں۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک اہل کتاب سے غالباً مراد یہودی ہی ہیں کیونکہ وہ کثرت سے اُسوقت عرب میں آباد تھے اور قرآن شریف میں بار بار خطاب بھی انہیں کو ہے اور صرف توریت ہی کتاب اُسوقت تھی جو کہ حلت اور حرمت کو بہ تفصیل بیان کر سکتی تھی اور یہود کا اُسپر اسلام جیسے عملدرآمد اُسوقت تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ انجیل کوئی کتاب نہیں ہے۔ اسپر ابو سعید صاحب موصوف نے عرض کی کہ **اھل الکتب** میں کتاب پر **الف لام** بھی اسکی تخصیص کرتا ہے جس سے یہ مسئلہ اور بھی واضح ہو گیا +

(واضح ہو کہ یہودی لوگوں کا کھانا بہت پاکیزہ اور شرعی آداب کے موافق پکا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کا ذبیحہ وغیرہ سب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کہ ہمارا۔ سور سے ان کی ویسی ہی نفرت ہے جیسی ہمیں اسلیے ان لوگوں کی ایسے کھانوں کو انشراح صدر سے کھا لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ایڈیٹر)

دجال شخص واحد نہیں ہے

ہمارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کی کہ دجال سے متعلق جو کچھ حضور نے بیان فرمایا ہے وہ بالکل حق ہے لیکن ایک دفعہ میرے ذہن میں یہ بات گذری کہ دجال ایک شخص واحد بھی گذرا ہے اور اسوقت جو دجال موجود ہے وہ اس کا ظل اور اثر ہے کیونکہ موجودہ عیسویت دراصل وہ عیسویت نہیں ہے جو حضرت مسیح نے تعلیم کی بلکہ یہ پولوس کا مذہب ہے جسنے ہر ایک حرام کو حلال کر دیا اور کفارہ وغیرہ کے مسئلہ کی بدعت ایجاد کی اور اسکی ایک آنکھ بھی تھی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اُسکا حلیہ بیان کیا ہے ممکن ہے کہ مکاشفہ میں آپ کو وہی دکھایا گیا ہو اور اسی کے متبعین نے ہی یہ تمام ایجاد کی ہیں جسکو دجال کی صنعت اور کارنامہ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

تقدیر معلق اور مبرم

صدقات و خیرات سے بلا کے ٹلنے کا ذکر ہوا۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہاں یہ بات ٹھیک ہے اسپر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تقدیر کے دو حصے کیوں ہیں تو جواب یہ ہے کہ تجربہ اسبات پر شاہد ہے کہ بعض وقت سخت خطرناک صورتیں پیش آتی ہیں۔ اور انسان بالکل مایوس ہو جاتا ہے لیکن دعا و صدقات و خیرات سے آخر کار وہ صورت ٹل جاتی ہے پس آخر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اگر معلق تقدیر کوئی شے نہیں ہے اور جو کچھ ہے مبرم ہی ہے تو پھر دفع بلا کیوں ہو جاتا ہے اور یہ دعا و صدقہ و خیرات وغیرہ کوئی شے نہیں ہے۔ بعض ارادے الٰہی صرف اسلیے ہوتے ہیں کہ انسان کو ایک حد تک خوف دلایا جاوے اور پھر صدقہ و خیرات جب وہ کرے تو وہ خوف دور کر دیا جاوے۔ دعا کا اثر مثل نر و مادہ کے ہوتا ہے کہ جب وہ شرط پوری ہو اور وقت مناسب مل جاوے اور کوئی

نقص نہ ہو تو ایک امر ٹل جاتا ہے اور جب تقدیر مبرم ہو تو پھر ایسے اسباب دعا کی قبولیت کے بہم نہیں پہنچتے طبیعت تو دعا کو چاہتی ہے مگر توجہ کامل میسر نہیں آتی اور دل میں گداز پیدا نہیں ہوتا۔ نماز سجدہ وغیرہ جو کچھ کرتا ہے اسمیں بدمزگی پاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام بخیر نہیں۔ اور تقدیر مبرم ہے۔

اس مقام پر ایک نے عرض کی کہ جب نواب محمد علی خان صاحب کا صاحبزادہ سخت بیمار ہوا تھا تو جناب کو اس قسم کا الہام ہوا کہ تقدیر مبرم ہے اور موت مقدر ہے لیکن پھر حضور کی شفاعت سے وہ تقدیر مبرم ٹل گئی۔ آپ نے **فرمایا** کہ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی لکھتے ہیں کہ بعض وقت میری دعا سے تقدیر مبرم ٹل گئی ہے اسپر شارح شیخ عبدالحق محدث دہلی نے اعتراض کیا ہے کہ تقدیر مبرم تو ٹل نہیں سکتی پھر اسکے کیا معنی ہوئے۔ آخر خود ہی جواب دیا ہے کہ تقدیر مبرم کی دو اقسام ہیں ایک مبرم حقیقی اور ایک مبرم غیر حقیقی جو مبرم حقیقی ہے وہ تو کسی صورت سے ٹل نہیں سکتی ہے جیسے کہ انسان پر موت تو آتی ہے اب اگر کوئی چاہے کہ اسپر موت آوے اور یہ قیامت تک زندہ رہے تو یہ نہیں ٹل سکتی۔ دوسری غیر حقیقی وہ ہے جس میں مشکلات اور مصائب انتہائی درجہ تک پہنچ چکے ہوں اور بتقریب قریب نہ ٹلنے کے نظر آتے ہیں اُسکا نام مجازی طور پر مبرم رکھا گیا ہے ورنہ حقیقی مبرم تو ایسی ہے کہ اگر کل انبیا بھی ملکر دعا کریں کہ وہ ٹل جاوے تو وہ ہرگز نہیں ٹل سکتی۔

الہام

فرمایا کہ صبحکو یہ فقرہ الہام ہوا "خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دے گا"

فرشتوں پر ذکر چل پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوب صورت لڑکوں کی صورت و شکل میں نظر آتے ہیں۔ اسپر حضور علیہ السلام نے اپنے چند ایک سابقہ رویا بیان فرمائے۔ جنکو ہم اس نیت سے درج کر دیتے ہیں کہ انہیں سے اگر کوئی شائع نہیں ہوا تو اب ہو جاوے۔

رویاء ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب روٹی نان کی مثل چمکتی ہوئی اُس کے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے مجھے وہ روٹی دیکر کہتا ہے کہ یہ تمھارے لیے اور تمھارے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے اس رویا کو عرصہ قریباً ۳۰ سال کا ہو گیا ہوگا۔

رویاء ثانی۔ فرمایا ایک فرشتہ کو میں نے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اُسکی مثل انگریزوں کے تھی۔ اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اُس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اُسنے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔ یہ رویا کوئی ۲۵ برس کا ہوگا۔



عبرت

عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان امن کے زمانہ میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثنا میں کوئی رجوع خدا کیطرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانہ میں واویلا مچانا اُسکے کام نہیں آیا کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا مشکل یہ ہے کہ دنیا داروں کو اُن کے اپنے سلسلوں اور پیچ در پیچ معاملات سے ہرگز فرصت نہیں ہے کہ وہ روح کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کا خوف بھی محسوس کریں اگر کچھ خوف ہے تو گورنمنٹ کا اور اُمید ہے تو اسباب سے یا اپنے مکر و فریب سے اس زمانہ میں جو توکل کا نام لے وہ دیوانہ اور مخبوط الحواس ہے اُسکا نام مسلوب العقل رکھا جاتا ہے۔

یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلا وہ تبدیلی کرے لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اُسکی نظر اسباب اور مکر و حیلہ پر ہے تو سوائے اسکے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کرے اور کیا انجام ہوگا ہو سکتا ہے کیونکہ مرد گھر کا کشتیبان ہوتا ہے اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی اسی لیے کہا **الرجال قوامون علی النساء** اسی کی رستگاری کے ساتھ اُسکے اہل و عیال کی رستگاری ہے اور **ولا یخاف عقبٰہا** سے ظاہر ہے کہ خدا تعالے کو اُن کے پس ماندوں کی کوئی پروا نہیں ہے اُسوقت اُسکی بے نیازی کام کرتی ہے۔

۳ر جولائی ۱۹۰۵ء
مقام قادیان شریف

شام کا وقت تھا بعد نماز مغرب مختلف بلاد سے جو لوگ زیارت اور بیعت سے شرفیاب ہونیکے لیے آئے ہوئے تھے مثل پروانہ حضرت پر گرے پڑتے تھے اکثر حصہ اُن میں سے دیہات والوں کا تھا جگہ کی تنگی اور مہمانوں کی کثرت دیکھکر بعض نے کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ حضرت جی کو تکلیف ہوتی ہے اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کسکو کہا جاوے کہ تم پیچھے ہٹو جو آتا ہے اخلاص اور محبت لیکر آتا ہے سیکڑوں کوس کے سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں صرف اس لیے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو۔ اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے اور فرمایا کہ **ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس** یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے کہ جنکے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور اُن کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا خدا تعالے کا فضل ہی اُنکی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک اُن سے با اخلاق پیش آتا ہے اسلیے خدا تعالیٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے جو بیچارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔

وجودی کہاں سے پیدا ہوئے

ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے شہر میں وجودی فرقہ کے لوگ کثرت سے ہیں اور ذبیحہ وغیرہ انھیں کے ہاتھ سے ہوتا ہے کیا اُسکا کھانا حلال ہے کہ نہیں۔ **فرمایا** کہ بہت تجسس کرنا جائز نہیں ہے موٹے طور پر جو انسان مشرک یا فاسق ہو اُس سے پرہیز کرو عام طور پر اسطرح تجسس کرنے سے بہت سی مشکلات در پیش آتی ہیں جو ذبیحہ اللہ کا نام لیکر کیا جاوے اور اُسمیں اسلام کے آداب مدنظر ہوں وہ خواہ کسی کا ہو جائز ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وجودی پیدا کہاں سے ہوئے قرآن شریف اور اسلام میں تو انکا پتا نہیں ملتا مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو صرف دھوکا لگا ہوا ہے جو راست باز اکابر گذرے ہیں وہ اصل میں فنا نظری کے قائل تھے اسکے یہ معنی ہیں کہ انسان ہر ایک قول اور حرکت اور سکون میں توجہ اللہ کی طرف رکھے اور اسقدر فانی اسمیں ہو کہ گویا اور کسی شے کی قدرت اور حرکت بذاتہ اُسے نظر نہ آوے ہر ایک شے کو فانی جانے اور اسقدر تصرف الٰہی اُسے نظر آوے کہ بلا ارادہ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہو رہا۔ اسی مسئلہ میں غلطی واقعہ ہو کر آخر فنا وجودی تک نوبت آگئی اور یہ کہنے لگے کہ سوائے خدا کے اور کوئی شے نہیں ہے اپنے آپکو بھی خدا ماننے لگے۔ اس خیال سے یہ مذہب ۲۲

---

۲۲ پھیلا ہے۔ کہ فنا نظری کے شوق میں اولیا اللہ سے ایسے کلمات نکلے ہیں کہ جنکی الٹی تاویل کر کے یہ وجودی فرقہ بن گیا ہے۔ فنا نظری تک انسان کا حق ہے کہ محبوب میں اور اپنے میں کوئی جدائی نہ سمجھے اور من تو شدم تو من شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری کا مصداق ہو۔ کیونکہ محب اور محبوب کا علاقہ فنا نظری کا تقاضا کرتا ہے۔ اور یہ ہر ایک سالک کی راہ میں ہے کہ وہ محبوب کی وجود کو اپنا وجود جانتا ہے

طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے

اکثر لوگوں سے گفتگو اور ملاقات کے موقعہ پر یہ سوال سننے کا اتفاق ہوا ہے کہ طاعون کی نسبت پیشگوئیاں قادیان اور احمدی جماعت کے متعلق ہے۔ انسے یہ امر واضح نہیں ہوتا کہ عام پبلک کے لئے بھی کوئی نشان ہو سکیں۔ انسے صرف احمدی جماعت روحانی فائدہ اٹھا سکتی ہے مثلاً انی احافظ کل من فی الدار میں بھی الا الذین علو بالاستکبار ایک ایسی شرط ہے جو پبلک کے لئے نشان نہیں۔ ہے جو آدمی مر گیا مرزا صاحب کہہ سکتے ہیں وہ متکبر تھا یہ صرف جماعت کو تنبیہہ ہوئی۔ اور اگر دار سے چار دیواری مراد لیجائے تو یہ شرط وہاں بھی ساتھ لگی ہوئی ہے اور انی احافظک کا جو الہام ہے اس سے ذہن اسطرف منتقل ہوتا ہے کہ ممکن ہے خاص دار میں کوئی کیس ہو جائے اور ہم نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی بھی طاعون سے مرے ہیں اور قادیان میں بھی طاعون آئی۔ اگرچہ اسدفعہ کوئی احمدی تو وہاں فوت نہیں ہوا لیکن اس امر کی بھی کوئی پیشگوئی نہیں ہے کہ قادیان میں طاعون سے کوئی احمدی نہ مریگا اسلئے انه اوی القریه بھی کوئی نشان نہ رہا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے دافع البلاء صفحہ ۵ پر لکھا ہے "کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا اب دیکھو تین برس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آجتک جو شخص طاعون زدہ باہر سے آیا وہ بھی اچھا ہو گیا" یہ عبارت مرزا صاحب نے انه اوی القریه کی تشریح میں لکھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ انکے نزدیک انه اوی القریه کے معنے یہی ہیں کہ قادیان میں طاعون نہ ہوگی۔ حتے کہ کوئی کیس بھی نہ ہوگا پھر صفحہ ۶ پر الہام ہے ما کان الله لیعذبهم وانت فیهم۔ اسکا ترجمہ خود مرزا صاحب نے صفحہ ۷ پر یہ کیا ہے "خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے"۔ پس اب پتہ نہیں لگتا کہ طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ نہیں معلوم کہ آپ اسکی کیا تاویل کر سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا سوال کا جواب گو ہم نے مختصر طور پر اسی وقت دیدیا جب سوال سنا۔ لیکن چونکہ اکثر احباب پر یہ سوال پیش ہوتا ہوگا اسلئے مفصل طور پر اپنی قلم سے شائع فرماتے ہیں یہ ظاہر کرنا بھی بعید از مصلحت نہیں ہے کہ طاعون کے متعلق جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں وہ ہماری ذاتی رائے اور خیال ہے اور کسی کو حق نہیں پہونچتا کہ ان تمام آرٹیکلوں کو وہ حضرت مرزا صاحب کیطرف منسوب کرے اگر حضرت مرزا صاحب خاص طور پر اپنی قلم سے اسکے متعلق شائع فرمائینگے تو آپکا اسم گرامی اسکے نیچے درج ہوا ہوگا

سو واضح ہو کہ خدا تعالے کا وہ کلام جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا وہ بالکل برحق ہے اسمیں کبھی تخلف نہیں ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کوئی عبارت اپنی طرف سے تحریر فرماتے ہیں تو اسکا نام الہام الہٰی نہیں ہو سکتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ آپکی رائے اور اجتہاد ہے جسمیں غلطی کا امکان ہے۔ ہاں وہ عبارت جسکو آپ نشان قرار دیویں وہ بطور سند کے پیش ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ کشتی نوح میں حضرت اقدس نے بعض عبارات لکھکر انکے مضمون کو نشان قرار دیا ہے اور اپنے منجانب اللہ ہونیکی دلیل گردانا ہے جسکو ہم انشاء اللہ اپنے موقع پر درج کرینگے۔

طاعون کی نسبت جو الہامات متعلقہ احمدی جماعت و قادیان۔ دافع البلاء میں ہیں اگر انکو یکجائی نظر سے دیکھا جاوے تو بہت ہی واضح طور سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۵ پر الہام ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم انه اوی القریه۔ درج ہے جسے حضرت مرزا صاحب نے خدا کی وحی کہا ہے اس سے آگے ۵ سطور میں اسکے معنے بیان فرما کر آگے جو عبارت اب دیکھو سے شروع ہوتی ہے اور جسے معترض نے پیش کیا ہے وہ الہامی عبارت نہیں ہے اور نہ اسکا ترجمہ ہے بلکہ خدا تعالے کے فضل و انعام کا بیان ہے جو اسوقت تک بلا کسی خصوصیت کے عام طور پر قادیان اور اہالیان قادیان کے شامل حال رہا۔ اور اس بیان کی ضرورت اسلئے تھی کہ اسے پڑھکر قادیان کے احمدی اور غیر احمدی باشندے خدا کی نعمت کا شکر کریں اور انکو یہ بتلانا مقصود تھا اگر تم لوگ اپنی حالت کو تغیر نہ کروگے تو یہ فضل تمہارے شامل حال رہے گا۔ اسلئے صفحہ ۶ کی سطر ۲ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے بڑھکر کوئی اور ثبوت ہوگا کہ جو باتیں آج سے ۲ برس پہلے کہی گئیں تھیں وہ پوری ہو گئیں۔ گویا ایک طرح سے یہ اس امر کی پیشگوئی تھی کہ اگر قادیان کے لوگ اپنے ما بانفسهم کو بدل دینگے تو طاعون کا نشانہ ہونگے۔ اس لئے یہ عبارت مذکورہ بالا الہام سے کسی طرح بھی متضاد نہیں ہے اور مضمون "قادیان اور طاعون" میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ طاعون کا اصل باعث آمد طاہر صاحبان کا اعتدا ہے جسکی وجہ سے الہام الہٰی نے دوسرے رنگ میں ظہور فرمایا ہے پھر اسی صفحہ ۵ پر انه اوی القریه کے معنے کرتے ہوئے لفظ تباہی پر ایک حاشیہ دیکر آپ نے لفظ اوی کے معنے کھول دئے ہیں جسے ایک سلیم الفطرت انسان سمجھ سکتا ہے کہ مطلق نفی طاعون کی پیشگوئی جیسے کہ معترض نے پیش کردہ عبارت سے ثابت کرنا چاہا ہے ہرگز نہیں ہے ورنہ ۵ سطور کے اندر ہی اندر دو مختلف اور متضاد مضمون کی عبارتیں کسطرح جمع ہو سکتی تھیں ایسا اوی کے جتنے معنے حاشیہ میں کئے گئے ہیں وہ معترض کے استنباط کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ اصل الہام جو طاعون کے متعلق ایک بڑا نشان ہے وہ ہمارے خیال میں لولا الاکرام لهلک المقام ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ قادیان میں اس قسم کی طاعون ہرگز نہ پڑیگی۔ جو اسے ویران کردے اور قتل کہنڈرات کے بنا دے جیسے کہ ہم البدر نمبر ۱۹-۲۰- جلد ۳ میں ثابت کر چکے ہیں۔ دوم الہام ما کان الله لیعذبهم و انت فیهم۔ اس میں بھی عذاب سے خاص عذاب مراد ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کو بھی یہی الہام ہوا تھا اور آپ ابھی مکہ میں ہی تھے کہ سخت قحط پڑا جس سے کہ لوگوں نے ہڈیاں پیس کر گذارا کیا پس اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی موجودگی میں کوئی عذاب کسی قسم کا قادیان کے لوگوں پر نہ ہوگا۔ بلکہ اس سے مراد وہی عذاب ہلاکت ہے جسکا ذکر لولا الاکرام لهلک المقام میں ہے پس اب جبکہ ہم ان تینوں الہاموں انه اوی القریه- لولا الاکرام لهلک المقام اور ما کان الله لیعذبهم کو یکجا ملا کر دیکھتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح طور سے معلوم ہو جاتی ہے کہ اصل نشان قادیان اور طاعون کے بارے میں یہی ہے کہ وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔ اوی میں جس پناہ کا ذکر ہے وہ ہلاکت اور بالکل تباہی سے پناہ ہے۔ اور ما کان الله لیعذبهم میں جس عذاب کی نفی ہے وہ عذاب ہلاکت کی نفی ہے جو کچھ معنے ان ہرسہ الہامات کے کئے ہیں انکی سمجھ اسطرح سے بھی بہت جلدی آسکتی ہے کہ تینوں الہامات اور لفظ اوی کے معنے جو حاشیہ پر ہیں یہ تمام ایسی عبارتیں ہیں جو کہ بالکل ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ پر لکھی ہوئی ہیں اور سب کو لکھنے والا ایک ہی شخص ہے اسلئے یہ خیال کرنا کہ انمیں آپس میں نقیض ہے پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۵-۱۱ یہ سب الہامات ہیں اسلئے یہ محال ہے کہ اسکے مصنف ایک سطر میں تو کچھ لکھتا اور اس سے چلکر اگلی سطور میں لکھدیا اور پھر مصنف بھی ایسا جو کہ دنیا کے اختلاف کیوا سطے آیا ہوا اور موجودہ غلطیوں اور فسادوں رفع کرنا اسکا فرض منصبی ہو۔ اور مسلسلہ قادیان کے متعلق الہامات کا فیصلہ تو اوپر ہو چکا جسے کہ قادیان کے متعلق طاعون کی کیا پیشگوئی ہے جماعت کا حال اسکی نسبت ہم کشتی نوح پر عبارت ذیل میں نقل کرکے دکھاتے ہیں جس سے نسبت پیشگوئی اظهر من الشمس ہے۔

شمارہ

ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا وے (کشتی نوح صفحہ ۲ سطر ۲)

(۲) اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے (کشتی نوح صفحہ ۲ سطر ۱۳-۱۱)

(۳) مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اسنے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں (کشتی نوح صفحہ ۴ سطر ۱۷)۔

(۴) یہ بھی منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو انمیں پائی جاویگی اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہ ہوگی۔ کشتی نوح صفحہ ۴ سطر ۱۶۔

(۵) بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بڑھیگی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی۔ (کشتی نوح صفحہ ۵ سطر ۱۷) مذکورہ بالا پیشگوئیاں جماعت کی نسبت بہت کھلی کھلی ہیں اور انسے صرف ایک اندھا ہی انکار کر سکتا ہے۔ اگر کسیکو یہ خیال ہو کہ انمیں بھی تاویل کی گنجائش ہے تو اسکا فیصلہ بھی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ جسطرح اور جن الفاظ میں حضرت مسیح موعود عم نے پیشگوئیاں کی ہیں اسی طرح انکا کوئی مکفر اور مکذب جو کسی فرقہ یا مذہب یا گروہ کا پیشوا ہو انکا مد مقابل بنکر انہی الفاظ میں پیشگوئی کرے۔ اگر ان الفاظ میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ بصورت نہ پورے ہونے پیشگوئی کے حضرت مسیح موعود اسکے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو وہی فائدہ اسنے وہ بھی اٹھا سکے گا اور اسطرح سے حق اور باطل کے درمیان ایک فرق بیّن لوگوں کو معلوم ہو جاویگا صرف اعتراض اور نکتہ چینی سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ذرا اسکی مثل تو بنا کر لاؤ تا پتہ لگے کہ جھوٹے کا منہ کالا ہوتا ہے کہ نہیں۔

اب اسکے بعد ہم ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بہت کھلی کھلی روشن ہے اور جسمیں کسی تاویل کی کسی طرح بھی گنجائش نہیں ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی احافظک خاصہ ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ آپ طاعون سے خصوصیت سے محفوظ رکھے جاویں گے۔ اب ذرا اللہ غور کر کے دیکھو کہ ایسے ایک وقت میں جبکہ موت کا بازار گرم ہے۔ اور ٹڈیوں (مکڑیوں) کی طرح لوگ مر رہے ہیں کیا کوئی شخص جرأت سے کہہ سکتا ہے کہ میں ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا۔ اگرچہ ایک عظیم الشان پیشگوئی اور کھلی کھلی پیشگوئی نہیں ہے۔ یا اگر یہ تو پھر عام بات ہے تو پھر چاہئے کہ آپکے مقابلہ میں کوئی شخص اپنے ہی دعویٰ سے یہ کہہ دیوے کہ مجھے بھی خدا نے طاعون سے محفوظ رکھنے کی خبر دی ہے اور میں اس سے اطلاع پاکر کہتا ہوں کہ میں ضرور محفوظ رہونگا اور طاعون کی موت سے ہرگز نہ مرونگا۔

غرضیکہ

مذکورہ بالا بیانات سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار پیشگوئیاں شایع کی ہیں

اول۔ یہ کہ آپ کا وجود باوجود طاعون سے محفوظ رہے گا

دوم۔ یہ کہ احمدی جماعت نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملوں سے محفوظ رہیگی۔

سوم۔ یہ کہ قادیان طاعون سے تباہ و برباد ہرگز نہ ہوگی کہ لوگ آسے آکر کھنڈرات کی شکل میں پاویں۔

چہارم۔ یہ کہ طاعون کے ذریعہ سے احمدی جماعت بڑھیگی اور خارق عادت ترقی کریگی۔

مَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ

ناظرین کو معلوم ہے کہ آجکل طاعون کی آمد آمد جس قریہ یا مقام پر ہوتی ہے وہاں کے لوگ اسکے دفعیہ کیلئے اپنے اپنے اعتقاد اور خیال کے مطابق صدقہ خیرات شروع کرتے ہیں۔ ہندو سانڈوں کو نکالتے ہیں مسلمان مل مل کر دعائیں کرتے ہیں۔ پیر پرست اقوام اپنے اپنے پیروں سے مشرکانہ رنگ میں اسکا علاج دریافت کرتے ہیں۔ قبر پرست قبروں پر حصول مراد کیلئے جاتے ہیں بت پرست اقوام بتوں کی پوجا طرح طرح سے کرتے ہیں حالانکہ یہ اصل علاج طاعون کا نہیں ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ دعا اور صدقہ اور خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور خدا تعالے مضطر کی دعا سنتا ہے جیسے کہ اسکا وعدہ ہے امن یجیب المضطر مگر اس وعدہ میں وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ محض ابتلا کے طور پر عذاب میں مبتلا ہوں۔ لیکن اسوقت جو عذاب طاعون آیا ہے وہ بطور سزا کے ہے نہ بطور ابتلا کے۔ تا کہ اللہ تعالے اسکے برگزیدوں اور اسکی کلام اور احکام کی جو بیحرمتی کیگئی ہے اور بجائے تعظیم کے توہین کو روا رکھا گیا ہے اسکی پاداش لوگوں کو دی جاوے بعض لوگوں کو یہ خیال گذر سکتا ہے کہ ہم نے کبھی بیحرمتی اور توہین نہیں کی۔ تو انکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تعظیم بھی تو نہ کی۔ پس ایک شئے جو کہ قابل قدر ہے اسکی قدر نہ کرنی اور ایک مطاع جو کہ قابل اطاعت ہے اسکی اطاعت نہ کرنی بھی تو بذات خود ایک توہین ہے۔ علاوہ اسکے جو لوگ خود خدا تعالے اور اسکے شعائر کی بیقدری اور بیحرمتی کرتے رہے اسمیں یہ لوگ قولی یا فعلی طور پر ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اور اس قسم کے صریح ظلموں کو دیکھ کر کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ محض اللہ تعالے کی رضامندی کی خاطر وہ مقابلہ کرتا بلکہ اگر کسی نے مقابلہ شروع بھی کیا تو اپنے نفسانی اغراض کی بنا پر۔ جو کہ خدا تعالے کے نزدیک بذات خود قابل نفرین حرکت ہے۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی تحریروں سے جیسے کہ معلوم ہوتا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ طاعون تو اسلئے آئی ہے کہ خدا تعالے کو منوا وے اور طیب اور خبیث میں تمیز کرے۔ پس اگر یہ مشرکانہ دعاؤں اور صدقہ اور خیرات سے ٹل سکتی ہے جو کہ خدا تعالے کی رضا اور آیت کے موافق ہرگز نہیں۔ تو پھر طیب اور خبیث میں کیا فرق ہو سکتا ہے

آداب دعا میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والیکے معاملات کیا بلحاظ اعتقاد کے اور عبادات کے اور کیا بلحاظ انسانوں کے تعلقات کے اللہ تعالے کے ساتھ بالکل درست اور راست راست ہوں۔ اسکے اکل و شرب میں کوئی حصہ محرمات کا نہ ہو۔ اب دیکھو کہ جو لوگ مل مل کر دعائیں کرتے ہیں انکی زندگی کیسی ہے کیا انہوں نے ناجائز اور ظالمانہ وسائل آمدنی کے ترک کر دیئے۔ یا محض خدا کی رضا کیخاطر اپنے نفسوں اور شکموں کو اسلئے بھوکا رکھا کہ ان کو حلال روزی میسر نہیں۔ بلکہ اسی طرح رشوت۔ سود۔ خیانت اور دوسرے حرام ذرایعہ سے پالا ہوا گوشت اور پوست لیکر خدا کی بارگاہ میں اسلئے حاضر ہونا چاہتے ہیں کہ خدا انکی دعا قبول کرے۔ اسی طرح شیعہ اور سنی۔ پیر پرست اور قبر پرست۔ مقلد اور غیر مقلد سب اپنے ایسے عقیدوں پر جم کر خدا سے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں۔ جن سے اسکی ذات اور صفات پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالے جو ذو الفضل ہے اور ہمیشہ سے اپنے برگزیدوں پر انعام و اکرام کرتا رہا ہے اور آڑے وقت پر دین اسلام کی مدد کرتا رہا ہے۔ اسکی نسبت اب لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ازمنہ سابقہ میں تو اسکو یہ قدرتیں حاصل تھیں مگر اب نہیں اسکے فضل و کرم کا دروازہ شیعوں کے نزدیک تو بارہ اماموں تک محدود ہو گیا۔ مقلدوں کے نزدیک اربعہ امام تک پیر پرستوں اور قبر پرستوں کے نزدیک اس حی قیوم کی قدرتیں ان مُردوں نے چھین لیں جنکا سوائے ہڈیوں کے

اب وہ کیسی ... شفقت اور رحمت ... انکا ... ۶ (...)

— اور کوئی نشان ہے جو زمین پر موجود نہیں ... اب خود دیکھو اور خود سوچو کہ جب تمہارے نزدیک خدا کی یہ قدرت اور عظمت ہے اور تم نے اُسے محدود کر دیا ہے .....

احاطہ لیست و عدا

گورداسپور

فرمایا - جن کو اللہ تعالیٰ دنیا مین تکالیف دیتا
ہے اور جو لوگ خود خدا کیلئے دکھ اٹھاتے ہین - ان دونو
تعالیٰ آخرت میں بدلہ دیگا - دنیا تو چلنے کا مقام ہی - رہنے
مین - اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کر رکھتا ہے
تی کا مقام نہیں یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونیوالے ہین
س کے بعد ایک ایسا جہان آنیوالا ہے - جو دائمی ہے
اس مختصر جہان میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی
یکہ کر دوسرے جنم کے گناہون اور عملون پر محمول
ہین وہ غلطی پر ہین وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرۃ
جنم آنیوالا ہے - اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں
علاء کیا ہی - اور جن لوگون نے اپنے آپ کو خود بخود
مندی حاصل کرنے کے لئے دکھون مین ڈالدیا
نون کو وہان چلکر اس کا بدلہ ملے گا - یہ جہان تو
جہان ہے اور ایسے موقع حاصل کرنے کے
- جن سے خدا راضی ہو -
ن لوگ اپنے عملون سے خدا کو راضی کرتے
ے آپ کو تکالیف مین ڈالکر خدا کو راضی کرتے

ں کے دو خدمت گار ہین - ایک تو وہ ایسے کام
تا ہے - کہ جہان اس کو سواری ملسکتی اور
اور ٹھنڈا ہے اور ہر طرح کا آرام ہے
گار کو ایسی طرف روانہ کرتا ہے - جس راستہ
ملتی اور نہ سایہ ہی - بلکہ پیدل چلنا اور سخت
و کا سامنا ہے - مگر وہ جانتا ہے - کہ جس کو
س کو اتنا ہی بدلہ اور عوض خدمت دونگا
خدمت گارون کو اپنے سفر پر کیا اعتراض
ے اندھے اپاہج - غریب - فقیر
الیٰ نے پیدا کئے ہیں - ان کو جبکہ
چلکر بدلہ ملنا ہی - تو کیا ضرورۃ ہی کہ ہم
درس بڑے اور حقیقی جنم سے اعتراض
نے دیئے ہین وہ تو ثواب حاصل کرنیکو
کرنے والا ہی - تو کسی کو کسی طرح
ور دیتا رہے گا پس اپاہج اور اندھی
بلقت کا بدلہ قیامت میں ملجائیگا -
شخص شاہی گھر مین پیدا ہوا ہی
و نشاط مہیا ہیں یہ وہ باریک
جنون میں مبتلا ہے اور وہ

شخص جو گدائی اور فقیری حیثیت میں بھیک مانگتا پھرتا ہے - ایسے سکھون میں ہو کہ جو اس امیر زادے کو کبھی میسر نہیں - پھر کیا کہیں دولت والے کو یہ حکم دیا ہے کہ اس سے عیاشی کر بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ غریب بھائی کیطرح عبادت کر - بہرحال یہ دنیا چند روزہ ہے - انسان کیا سمجھتا ہے - کہ میری عمر کسقدر ہے - جنم کی شکی بات کو قبول کرنا عقل کا کام ہرگز نہین - انسان جب پیدا ہوتا اور اپنی عمر طبعی پوری کرکے مرجاتا ہے - تو کبھی کسی نے اس شخص کو اس جہان میں واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا - مثلاً بڑے بڑے عالم اور فاضل مرجاتے ہیں تو انہون نے واپس آکر کبھی نہین بتلایا کہ میں نے پچھلی جنم مین فلان علم حاصل کیا تھا - ہزارون جنم پائے اور علم وعمل حاصل کرتا رہا - مگر جب واپس آئے تو وہ پہلے علم وعمل ضائع ہوتے رہے - جس طرح وہ واپس آکر سب علوم بھلا دیتا بلکہ یہان کا پہلا آنا بھی اُس کو یاد نہیں رہتا تو وہ وہان کیا رکھیگا اور نجات کس طرح حاصل کریگا - جو لوگ تناسخ کے قائل ہین وہ کہتے ہیں کہ مکتی گیان سے ہوگی - مگر کروڑ دفعہ کے جنم سے ایک حرف تک اُن کو یاد نہیں رہتا اور جب آتا ہے - خالی ہاتھ ہی آتا ہے - کچھ تو ساتھ لاوے اگر کچھ بھی ساتھ نہین لاتا تو گیان کیا ہوا - غرض جس طرح ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص کے ہاتھ پاؤن سرد ہوگئے ہین دم بند ہوگیا ہے - آنکھیں پتھرا گئی ہین - اور روح رخصت ہوگیا ہے - اسی طرح تم اس کے واپس آنے کا ثبوت پیش کرو - تو ہم مان لیتے ہین - واپس آنے کا ثبوت تو یہی تھا کہ اپنے کسی گیان کو ساتھ لے آتا - مگر یہ بیہودہ خیال ہے کہ وہ کسی گیان کو ساتھ لاوے - پس بغیر ثبوت کے ہم کیسے مان سکتے ہین - بڑا مولوی اور بڑا پنڈت بن کر اس جگہ سے رخصت ہوا تھا - واپس آن کر کچھ بھی یاد نہین جب وہان جاکر سب کچھ بھول آتا ہے تو کس طرح معلوم ہو کہ یہ دوسرا جنم لیکر آیا ہے - اگر صرف اس کمی بیشی کو پورا کرنے کے واسطے جنم ماننا ہے تو ہم یون کیون نہ مان لین کہ جس طرح یہان تکلیف اٹھاتا ہے - اسی طرح کیا وہ خدا تعالیٰ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ بدلا عطا نہیں کرسکتا - مثلاً دیانند مرگیا ہی اگر آجاوے تو ہم اس کو اس طرح شناخت کرسکین گے کہ ستیارتھ پرکاش یا وید کا کچھ حصہ ہمیں پڑھ کر سنا دیوے - پڑھا ہوا آدمی تو اگر بھینس کی شکل میں بھی آجاوے تو چاہیے کہ وہ بھینس بھی طوطے کیطرح بولنے ہان صوفیون نے بھی یہ لکھا ہے - ؎

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام
ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

مگر اس کے کچھ اور معنی ہین - یعنی جب انسان خدا تعالیٰ کیطرف ترقی کرنے لگتا ہی تو پہلے اس کیحالت بہت ابتر ہوتی ہے جس طرح ایک بچہ آج پیدا ہوا ہی تو اسمین صرف دودھ چوسنے ہی کی طاقت ہوتی ہے اور کچھ نہیں - پھر جب غذا کھانے لگتا ہے - تو آہستہ آہستہ غصہ - کینہ - خود بینی - نخوۃ - علیٰ ہذا القیاس سب باتیں اسمیں ترقی کرتی جاتی ہین - اور دن بدن جون جون اسکی غذائیت بڑھتی جاتی ہی - شہوات اور طرح طرح کے اخلاق ردیہ اور اخلاق فاضلہ زور پکڑتے جاتے ہین اور اسیطرح ایک وقت پر اپنے پورے کمال انسانی پر پہونچتا ہی اور یہی اسکے جسمانی جنم ہوتے ہین - یعنی کبھی کتا کبھی سور کبھی بندر کبھی گائے کبھی شیر وغیرہ جانورون کے اخلاق اور صفات اپنے اندر پیدا کرتا جاتا ہی گویا کل مخلوقات الارض کی خاصیت اس کے اندر ہوتی جاتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کیساتھ سلوک کا راستہ چلیگا تو یہ ساری خاصیتیں اس کو طے کرنی پڑینگی اور یہی تناسخ اصفیاء نے مانا ہی اور اس کا اسلام اور اس کا قرآن بھی اقراری ہی غالباً یہی تناسخ ہنود مین تھا مگر بے علمی سے دھوکہ لگ گیا اور سمجھ الٹی ہوگئی

مگر دنیا مین جس بات کو کوئی شخص مان بیٹھا ہی وہ اس کو چھوڑ نہین سکتا ورنہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ راستی کو دریافت کرکے ناراستی کو چھوڑ دیتے - مگر یہان ضد وتعصب اور ہٹ دھرمی ماننے نہیں دیتی -

مکھیان شہد بناتین ریشم کا کیڑا ریشم بناتا - موتی کا کیڑا موتی بناتا - بیل گھوڑی گائے جونک وغیرہ ہر ایک چیز انسان کیواسطے فائدہ مند ہے - اگر سب چیزین اتفاقی ہین اور خدا تعالیٰ نے حکمت سے پیدا نہیں کین تو پھر ایک وقت پر اپنا جسم پورا کرکے کل گائیں کل مکھیان - کل گھوڑے وغیرہ سب جانور انسان بن جانے چاہیئیں - تو پھر یہ چیزین اور نعمتیں ایک وقت آنے پر دنیا سے نابود ہوجانی چاہیئیں - مگر جب تک انسان موجود ہے ان چیزون کی اشد ضرورۃ ہی - پانی اور ہوا میں بھی کیڑے ہین پھلون اور اناجون میں بھی کیڑے ہین - جن کے بغیر انسان کبھی زندہ نہین رہ سکتا - پس یا تو تناسخ مانو یا خدا کی حکمت مانو مگر چونکہ انسان کا ان چیزون کے سوائے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ یہ ساری پیدائش حکمت الٰہی پر مبنی ہے - والسلام -

(الحکم)

رسالہ ابطال الوہیت مسیح - مصنفہ حضرت حکیم نورالدین صاحب حتی الوسع ہو گی سے کارخانہ البدر مین چھپ رہا ہی امید کہ کچھ نئے نکات اور مضامین اس مین ایزاد کئے جاوینگے
قیمت ۲ر یا اس سے کم ہوگی

تذکرۃ الشہادتین - بزبان پنجابی نظم ہو کر کارخانہ مین پہونچ گیا ہے - عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا - احمدی شعراء سے التماس ہی کہ اب اُسے اردو زبان میں نظم فرماوین اور اس کیمتعلق کارخانہ سے خط وکتابت کرین (محمد افضل)

حسین صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۹

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

... دین ... دشمن اسلام رہزن ان سے زیادہ مفسد دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں جہان کے کل ... اور بھی ایک طرف اور ایک ملانا ایک طرف ... ظالم ناخدا ترس ... گروہ شیطان پرست قوم ... زبان زد ... ایسے ناپاک ذلیل اور وہ ... ارذل ترین ذلیل ہوتے ہیں کیا شک ہے - انکا پیشہ ناپاکی میں خنزیر سے بھی بدتر ہے -

۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء مولوی نالائق حرام خور پیٹ کے بندے مفسد ظالم ناخدا ترس محسن کش ظالم اور ناقص گروہ الٰہی بدنصیب ابدی جہنمی شیطان مجسم ریاکار شریعت کو پیروں کے نیچے کچلنے والے - خوک اور سگ سے بدتر ضمیمہ ہمراہ

۱۵ ستمبر ۱۹۰۰ء اگر ہمیں نوکیلے تیروں سے اڑایا جاوے تمام ممکن الوقوع عذاب ہم پر توڑے جائیں ایک ایک بوٹی ہماری کاٹ ڈالی جائے - دنیا کے سخت ترین عذاب ہم پر کئے جائیں - ہم انکو ابدی جہنمی حرام خور رخنہ انداز دین وغیرہ وغیرہ لکھے جائینگے یہ مسلمانوں اور اسلام کے حمیت کے لئے ہم لکھتے ہیں -

۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء مونی توندوں اور چکنے چپڑے گلونکے سدبتہ اینٹھتے ہوئے پڑے پھرتے ہیں -

۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء تف ہے تم پر اے مفسد و خدا لعنت کرے - دین فروشوں کا بیج مارا جاوے انکا ستیاناس ہو - ان پر تمام جہان کے پھٹکار پڑے - کائنات کے شریروں کا انتخاب ابلیس ملعون کے سعادتمند فرزند ملحدوں کی سرتاج مشرکوں کے باوا آدم ظالموں کی پیشرو چوروں کے رہبر ڈاکوؤں کے سرگروہ - تمام عالم کے غلاظتوں کا عطر شقی بے دین جہل مرکب کے مجسمہ صورت قہر خدا کے ڈراؤنی تصویر ناہنجار نالائق خبیث جاہل خودغرض بے حمیت بے غیرت نابکار بدنام کنندہ نکو مے چند لوگوں کا مال غصب کرنیوالے ریاکاری سے دنیا کماتے ہیں حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے ولیوں کی صورت بنا رکھی لیکن ہر کائنات کے شیاطین کا خلاصہ کتنے ذلیل کمینے چوہڑے چمار ملانے سید بن گئے ہیں - فرضی شجرہ نسب بنا کے اپنا نسب رسول صلعم تک ملا دیا - استغفر اللہ لعنت اللہ علی خارج النسب ولعنت اللہ علی داخل النسب فریب اور دغا بازی میں تمام عمر گذاری ملانوں میں شریف خون نہیں ہوتا - آپ تحقیق کریں گے تو کھل جائیگا - کہ کوئی باورچی ہے - کوئی جلاہا کوئی قصائی ہے - کوئی سائیس ڈوم دنیا پر ان نیچ قوموں نے جب علم پڑھ لیا - پھر وہ آپے میں کیوں رہنے لگے انکے دماغ ہفت آسمان پر ہو جاتے ہیں - خدا انکے اصر کو توڑے

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۰ء

شریر النفس شیاطین نابکار ردی النفس کافر ملحد لعنتی ذلیل انسان صورت شیاطین ابدی جہنمی نامراد بدنژاد بدکار ظالم جہنم کے وارث ریاکاری میں شیطان کے پیر و مرشد جنکے کاموں سے شیطان بھی کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں ابدی جہنمی دشمن خدا و رسول رخنہ انداز دین مقہور بارگاہ صمدی ملحد و کافر ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں - اگر کسی گھر میں کتا ہو - وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے - مگر اب صورت دوسری ہے - اگر کسی ملانے کا کسی مکان میں گذر ہو گیا وہاں برکات الٰہی اور رحمت کے فرشتے قیامت تک نہیں آتے - یہ مکار اور ظالم ہیں ملانوں کے غلیظ گالیوں اور سخت تبرے بازی کو ہم خوش خلقی اور فخر کے ساتھ سنتے ہیں - اور خوش ہیں کہ اپنے ہادی برحق کی سنت کچھ تو ہم سے ادا ہو رہی ہے کافر ہیں اگر کچھ بھی ہمیں صدمہ ہو - اور مرتد ہیں اگر ان گالیوں کے جواب میں ہماری زبان سے گالیاں دینے والوں کے حق میں گالیاں نکلیں

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء جہاں دیکھو نئے نئے بہیس میں مثل شیطان کے جلوہ افروز ہیں -

۸ دسمبر ۱۹۰۰ء مولود کہلواؤ اور ضرور کہلواؤ مگر ملانیکو ایک پیسہ نہ دو -

یکم اگست ۱۹۰۱ء

شیطان سیرت ملانے *

۸ اگست ۱۹۰۱ء - دنیا کے ذلیل ترین قوم جنہنے ملانے اپنے کو مولوی اور مولانا کے لقب سے نامزد کرتے ہیں - وہ ان تیلی تنبولی جولاہوں جمبا... دھوبی نائیوں و بکیوں قصائیوں ... زرکوبوں گوٹے والوں کی اولاد میں ... والدین نے سست سمجھکر ... اور مسجدوں کی روٹیاں کہا کہا کر فرعون بن گئے - تمام دنیا کے فریب چالبازیاں ... کو جال میں پھنسانے کے کارروائیوں کا خاتمہ ... میں ہوتا ہے -

۱۵ اگست ۱۹۰۱ء

شریر النفس لوہے خبیث یہ اگست ... کل مضامین اسی قسم کے ہیں - ... چاہیں کیونکہ بہت ہی سخت ہیں -

۲۳ اگست ۱۹۰۱ء

بد باطن خودغرض شریر ملانے ... انداز دین خدا - دشمن خیر الامم ... زہر ملا ان عبد الدرہم عبید الد... سچے وارث فرشتگا عذاب کے ... ضمیر قبلہ و کعبہ ظالم بد دین ناخدا ترس ... یزید پلید ابدی جہنمی -

۴ ستمبر ۱۹۰۱ء یہ مفسد بے دین مع اپنے کل شیاطین کے ... بالتو نیز گئے پڑی مونچھیں لمبی ... نیم ساق پاجامہ ٹخنوں تک کر... پانسو دانوں کی تسبیح موجود - ... الرجیم کی صورت سمجھ ... اور ناپاک ملانا شریفوں کے ... پاس پڑھتے ہیں (کس در... کرتا ہے - بجائے اسکے کہ ... مسجد میں پڑھنے کو بھیجا جا... کر مثل زنانوں اور ہجڑوں ... پھریں - زنانوں اور ... ارذل ترین ہے - مگر ... ملانے کی صحبت سے پھر ... تمام شریعت پاک افعال اور ... قدرت کے بالکل مخالف ... بساتہ کر گزرتا ہے - بدلحاظ ... ملانے کے سپرد کردیتے ... سے شیطان الرجیم مع اپنے ... کے توبہ توبہ کرتا ہے -

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

اے جہان منظر خوش بانس کا ہو گلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

چہ گویم با تو گر ای چہار قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر	ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے	جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و مقتدا — اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادهٔ عرفان ما از جام اوست — آن رسولی کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن — هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبی که هست — زو شده سیراب سیرابی که هست — آنچه ما را وحی و ایمائی بود — آن نه از خود از همان جائی بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال — اقتدای قول او در جان ماست — هر چه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرهای معاد — هر چه گفت آن مرسل رب العباد — آنهمه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او همه حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست — معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ما — هر که انکاری کند از اشقیا — یکقدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہین ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں وہ الفاظ کہے جاتے ہیں

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ ہم ہارے مرزا غلام احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

ومن شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا (**ششم**) یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا (**ہفتم**) یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ (**ہشتم**) یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا (**نہم**) یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا (**دہم**) یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسی نم سال ہوئے ہیں جبکہ البدر آپکے معنونکو سامنے ... اس چہاردہم سال کی یادگار میں جو اسکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپ کر شائع ہوا

تحدیث نعمت

ایسی حالت میں جبکہ البدر کی بوقت اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوئی ہے۔ اور اپنے امام مقتدا کے عاشق زار خدام اضطراب اور بیکلی کے مضمونوں سے بھرے ہوئے خطوط البدر کی وصولیت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ یہ ایک ظلم عظیم ہوگا۔ اگر ہم اپنے قدر دان اور احمدی بھائیوں کی اس خوش معاملگی کا اظہار نکریں۔ جو وہ اس حالت عسر میں کامل صبر کے ساتھ برت رہے ہیں۔ جہانتک ہمارا خیال ہے۔ اخبار بینی کی عادت ایک نشہ کی عادت سے کچھ کم حکم نہیں رکھتی۔ اگر وقت پر اخبار نہ پہنچے۔ تو انکے دل اور دماغ کو واقعی سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہ سب اعضاء ایک مقرر وقت پر ایک خاص قسم کے مضامین سے لطف اور سرور حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور جب اسوقت انکو وہ غذا نہ ملے۔ تو ضرور ایک بےچینی کی کیفیت انمیں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بجائے اسکے کہ مہتم اخبار سے انکو کسی قسم کی ہمدردی اور انس پیدا ہو۔ وہ اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے نفرت کیجائے۔ اور متواتر تجربہ کے بعد اس سے تعلق کو قطع کر دیا جاوے۔ جو اخبار کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی جماعت اس تقاضائے بشریت پر عمل درآمد نہیں کرتی۔ اور اپنے نفس پر جبر۔ یا خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھ کر بجائے نفرت کے اظہار محبت کرتی ہے۔ اور پاس رفاقت کو مد نظر رکھ کر امداد میں ہاتھ بٹاتی ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا **فضل** ہے۔ جسنے ایسی جماعت میں ہمیں منسلک کر دیا ہے۔ جو کہ رحماء بینھم کا مصداق ہے۔

البدر کو اشاعت پائی کامل چار ہفتہ ہو چکے تھے۔ اور اس سے پیشتر بھی کچھ عرصہ سے اسکے نمبر دو دو اکٹھے شائع ہوتے رہے۔ اور اس لئے ہمارا خیال تھا۔ کہ جسقدر وی پی اس ماہ میں ہم روانہ کرینگے۔ وہ غالباً واپس آ دینگے۔ لیکن برخلاف ہماری امید کے دیکھا گیا۔ کہ اکثر ممبران جماعت نے کشادہ دلی سے انکو وصول کر لیا۔ اور آجتک کوئی حرف شکایت انکی زبان پر نہیں آیا۔ اس مروت اور ہمدردی نے ہمیں امید دلائی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل البدر کے شامل حال ہو کر جلد ظلمت کی ان بدلیوں کو پھاڑ دیگا۔ جو کہ وقتاً فوقتاً اسکے مقابل آکر اس کی خوشنما اور تسکین بخش روشنی کو مطہر قلوب پر پڑنے سے روک دیتے ہیں سٹاف کی جو شکایت تھی۔ وہ بھی پوری ہوتی جاتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے طور پر ہماری مشکلات کو کھولتا جاتا ہے پیارے ناظرین اور میرے چاہتے روحانی بھائیو خدا تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ اور تمہیں اسکے پاک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ **البدر** تمہارا ایک دینی خادم ہے۔ اسکے استقلال اور استحکام کیلئے جسقدر سعی فرمائینگے۔ مجھے امید کامل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کبھی اسکا اجر دئے بغیر نہ رہیگی۔ منجملہ اس ایک خدمت کے جو میرے ہاتھوں بذریعہ آپکی ہوتی ہے۔ ایک اور خدمت بھی میں نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں جب البدر کے لئے دعا کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ بھی دعا کرتا ہوں۔ کو جو کچھ میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔ اور جو جو لوگ اسے پڑھتے ہیں۔ مجھکو اور ان سب کو اسپر عمل درآمد کی توفیق خدا تعالیٰ عطا کرے۔ تاکہ ہم سب لم تقولون ما لا تفعلون۔ کے مصداق نہوں۔ بلکہ اپنے آقا اور امام کے اقوال اور ارشادات مجسم ہو کر ہمارے ذریعہ ظاہر ہوں۔

رسید زر لغایت ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء

میاں کریم بخش صاحب	[illegible]
میاں قدرت اللہ صاحب لاہور	[illegible]
میاں غوث محمد سعد اللہ پور	[illegible]
میاں عبد اللہ صاحب بنشر کا چک	[illegible]
میاں محمد مبارک صاحب چٹو کے	[illegible]
محمد مختار احمد صاحب دکن	[illegible]
میر شکار صاحب کپور تھلہ	[illegible]
جناب فضل حق صاحب گوجرانوالہ	[illegible]
میاں فوجدار خان کوٹلی نرائن	[illegible]
چودھری غلام قادر صاحب سدو	[illegible]
منشی فیاض علی صاحب	[illegible]
محمد بخش صاحب اسٹیشن پور	[illegible]
مطیع اللہ خان صاحب	[illegible]
سردار فضل محمد خان صاحب بگوال	[illegible]

احمدی ڈرافٹسمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲۴ سے البدر میں ایک خاص نقشہ ٹائیٹل پیج کا دیا جا رہا ہے محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے۔ اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے۔ کہ اسے نہ بدلا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس کاتب کی ضرورت ہے۔ جسکا ملنا محال ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ایک خوشنما اور دل پسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے جسکو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے طیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدر کے مفہوم کو ادا بھی کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ڈرافٹسمین توجہ فرماویں تو ایسے نقشہ کا طیار ہونا مشکل امر نہیں ہے پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جائے پھر جو پسند ہوگا مسطر چھپوا لی جائیگی جسپر کاتب قلم پھیر کر تیار کر لیا کریگا۔

کارخانہ کا نوٹس

حساب کتاب میں سہولیت کی غرض سے اس سال میں نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ جو خریدار ماہ جولائی سے نئے آئے ہیں۔ یا جنکا سال اس ماہ سے شروع ہوتا ہے انکے نام صرف آخر دسمبر تک وی پی کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر ایک خریدار کا حساب شروع جنوری سے ہوا کرے اور آئندہ بھی ایسا ہی دستور رکھنے کا ارادہ ہے۔ بعض چند اصحاب کیطرف گذشتہ سال کی قیمت باقی ہے۔ وہ جلد روانہ فرما کر کارخانہ کی امداد فرماویں۔

جن کرم فرماؤں نے گذشتہ چند ماہوں میں سعی بلیغ سے خریدار پیدا کر کے کارخانہ کو مشکور کیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کچھ بدانتظامی کی وجہ سے جو اشاعت اخبار پر بھی اثر ڈالتی رہی۔ ہم انکے نام شائع نہیں کر سکے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے عنقریب کسی نمبر میں ہم دوسرے احمدی بھائیوں کی ترغیب دلانے کیلئے ان سب کے نام شائع کرینگے +

مادُعاء الکافرین اِلّا فی ضلالٍ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اگر تم اس کا یہ جواب دو کہ ہم خداتعالیٰ پر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس میں یہ تمام قدرتیں ہیں ۔ تو ہم یہ سوال کرتے ہیں ۔ کہ اس قدرتوں اور صفات کا مظہر بھی کوئی ہے کہ نہیں ۔ اگر تم کہو کہ اس وقت کوئی نہیں ۔ تو پھر آخر وہی بات ثابت ہوئی کہ جیسے تمہارے قول اور فعل میں تطبیق نہیں ۔ ایسے ہی خدا کے قول اور فعل میں نہیں ہے ۔ کیونکہ جب اس میں ایک طاقت تو موجود ہے اور اس کے وعدے بھی موجود ہیں ۔ لیکن عملی طور پر اس کا کوئی ثبوت نہیں ۔ تو پھر یقین کب حاصل ہو سکتا ہے ۔ اسی لئے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ۔ کہ اس وقت جو لوگ صرف بذریعہ دُعا کے طاعون سے حفاظت چاہتے ہیں ۔ اور عقائد اور اعمال کی اصلاح نہیں کرتے ۔ اُن کی دُعا سودمند نہیں ہو سکتی ۔ وہ قرآن شریف کی آیت مادُعاء الکافرین اِلّا فی ضلال کی مصداق ہے ۔ اس وقت ان لوگوں کی دُعا کا قبول نہ ہونا ان لوگوں کے کفر کا ثبوت ہے ۔ یعنے وہ کفر جو کہ خدا کی قدرت کو محدود اور اس کے صفات کی نفی کرتا ہے

اے ناظرین ذرا غور فرماؤ اور دیکھو کہ اگر ایسے وقت میں خداتعالیٰ اُن کی دعائیں سن لے ۔ تو سوائے اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے ۔ کہ ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب جس خیال اور عقیدہ پر قایم ہے ۔ وہ بالکل حق ہے حالانکہ بالبداہت یہ بات باطل ہے ۔ اگر یہ سچ ہو تو پھر خداتعالیٰ کے وجود کی بھی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی ۔ ایک ہندو دعویٰ کرسکتا ہے کہ بت پرستی نے مجھے طاعون سے بچالیا ۔ شیعہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی سے بچ گیا ۔ قبر پرست اور پیر پرست بھی ۔ علیٰ ہذا القیاس ۔ اپنی اپنی جگہ ڈینگ مار سکتے ہیں ۔ کہ ان مردوں کی ہڈیوں نے ایک حی و قیوم خدا کی صفات چھین لیں ۔ اور ہمیں بچالیا ۔ پس ایسی صورت میں ایک سچا طالب حق سوائے اس کے کہ سچے خدا کی طلب سے مایوس ہو جاوے ۔ اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فرقوں کی دعائیں نہ سنے ۔ جو کہ جادۂ اعتدال سے ہٹ کر اس وقت حقیقی ایمان اور اسلام کے لئے ننگ و عار ہیں ۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جو مامور ہو کر آتے ہیں ۔ وہ امر حق کا فیصلہ کرنے اور خدا کا اصلی اور حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے آتے ہیں اور ہر ایک قوم اور ملت کے استغاثہ اور فریادیں جناب الٰہی میں پیش ہوتی ہیں اور مامور کا زمانہ ایک فیصلہ کا زمانہ ہوتا ہے ۔ اسی لئے ان ماموروں کا نام قیامت بھی ہے ۔ کیونکہ جیسے قیامت میں حق اور باطل کی تمیز ہوتی ہے ۔ ویسے ہی ان کی بعثت پر بھی ہوتی ہے ۔ جب یہ حال ہے ۔ تو پھر خداتعالیٰ ہر ایک کی دُعا کس طرح قبول کرسکتا ہے ۔ ہاں اگر اُسے یہ منظور ہے کہ حق اور باطل کی تلبیس ہو جاوے اور کوئی اس کا سچا پرستار دنیا میں نہ رہے ۔ تو بے شک سن لیگا ۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس قسم کے خیالات محال اور جنون ہیں اور کچھ نہیں ۔

اور اگر تمہارے یہ خیال ہیں ۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے غلط ہے اور تم سب اپنی اپنی جگہ راہ راست پر ہو اور بعض افراد تم میں سے جو ہر گروہ یا لیڈر ہیں ۔ وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کی بارگاہ میں رسائی رکھنے والے ہیں تو پھر اس کا فیصلہ بھی آسان ہے ۔ جیسے کہ ہمارے امام اور مولا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب دافع البلاء میں بڑی تحدی سے لکھا ہے اور جس کو بطور خلاصہ کے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

مسلمان چاہتے ہیں کہ ہماری رسمی نمازوں اور دُعاؤں سے یہ بلا ٹل جاوے ۔ آریہ سماج پکار رہی ہے ۔ کہ یہ بلائے طاعون وید کے ترک کرنے کی وجہ سے ہے ۔ سناتن دھرم فرقہ کہتا ہے کہ اگر گائی کو ذبح کرنا ترک دیا جاوے ۔ تو طاعون دور ہو جاویگی لیکن ان تمام متفرق اقوال اور دعاوی میں سے کوئی قول بھی ایسا نہیں ہے ۔ جس کو دنیا کے آگے صریح اور بدیہی طور پر فروغ حاصل ہو سکتا ہے ۔ اور کسی شخص کو صحیح عقیدہ کا حال معلوم نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے خداتعالیٰ نے ہمیں ایک معیار دیا ہے ۔ کہ خدا قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا ۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے ۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے ۔ اور اگر کسی کو اس سے انکار ہے اور اس کا خیال ہے ۔ کہ اُوسی کے غلط عقیدوں پر عمل درآمد کرنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے ۔ تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں ۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے اس کو یہ عمدہ موقع ہے کہ ہر ایک اُن میں سے اپنے کسی مقدس یا مشہور و معروف مقام کی نسبت پیشگوئی کر دے ۔ کہ وہ طاعون سے بچا رہیگا ۔ مثلاً آریہ لوگ بنارس کی نسبت سناتن دھرم والے امرتسر کی نسبت ۔ عیسائی لوگ کلکتہ کی نسبت انجمن حمایت اسلام کے ممبر لاہور کی نسبت ۔ فرقہ وہابیہ دہلی کی نسبت پیشگوئی کردیں کہ یہ مقامات طاعون سے محفوظ رہیں گے ۔ اور پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ لیں ۔ غرضیکہ جو شخص باوجود حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن سخت مخالف اور نافرمان ہونے کے اگر اپنے عقیدہ کے موافق عمل کر کے طاعون کو دور کرسکتا ہے وہ مرد میدان بنکر باہر نکلے ۔ اور پیشگوئی کرے تو خداتعالیٰ اُن سب کو جھوٹا کرے گا اور اپنے رسول کی صداقت پر مہر لگا دیگا ۔ جس سے معلوم ہو جاوے گا ۔ کہ سچا معبود اور پرستار وہی ایک ذات پاک ہے جس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور کر کے ارسال کیا ہے ۔ فقط

خبریں

محمد علی خانصاحب ۔ رنگون سے خبر دیتے ہیں کہ ۱۵ر جولائی کو ایک نیٹو پادری جان نامی وہاں مشرف با اسلام ہوا ۔ اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا ۔

میرزا حیرت ۔ کے حیرت انگیز مضامین کی جو حقیقت ہمارے دہلوی بھائی نے بذریعہ البدر پبلک پر واضح کی ہے ۔ اس کے شکریہ میں ہمارے پاس خطوط آئے ہیں اور پبلک کو اس سے عام دلچسپی ہوئی ہے ۔ دراصل شکریہ کے مستحق ہمارے دہلوی بھائی صاحب ہیں ۔ جو کہ خاکسار کے ساتھ خصوصیت سے ہمدردی رکھتے ہیں ۔

ولادت ۔ ہمارے مکرم معظم دوست بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سابق ملازم یوگنڈا ریلوے کے ہاں خداتعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک فرزند ارجمند بتاریخ ۲۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۴ء بروز شنبہ بوقت دو بجے صبح عطا فرمایا ۔ خداتعالیٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور دینی خدمات میں زیادہ کرے ۔ آمین ۔ اور سلسلہ مسیح موعود کا خادم بنائے ۔ ہم اپنے دوست بابو غلام غوث کو خصوصیت سے مبارکباد دیتے ہیں کہ اُنہوں نے قادیان کے ۸ ماہ کے قیام میں خداتعالیٰ کے انعامات کو دوسرے افریقی احمدی بھائیوں کے مقابل خصوصیت سے بڑھکر حاصل کیا ہے ۔ چنانچہ مستقل رہائش کیلئے ایک عمدہ برمحل مکان اور قطعہ زمین حاصل کیا ہے ۔ آئندہ بھی اُن کا ارادہ یہاں مستقل رہائش کا ہے ہمیں اپنے ان دوستوں پر افسوس ہے ۔ جو کہ افریقہ میں تو کم از کم قادیان میں ۳ ماہ رہنے کو کہتے تھے ۔ لیکن یہاں آکر وہ ۳ ہفتہ بھی نہ رہ سکے اور بعض کسی وجہ سے رہے تو عدم استقلال سے پھر چلے گئے ۔ اور بعض اگر افریقہ سے رخصت وغیرہ پر آتے ہیں ۔ تو بلا ملاقات اپنے آقا اور امام کے واپس چلے جاتے ہیں

احمدی خاتونوں کی جانب سے

ایک تجویز اور گزارش کا جواب طلب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار البدر دارالامان ایم فیضانہ
بعد تسلیم ادب آنکہ

آپ کا معزز اخبار گہر بار جیسا کچھ مجھکو پیارا ہے - میرا ہی دل جانتا ہے بخدا میرے دلکو اسی سے تسکین رہتی ہے - لہذا آج ایک تجویز لکھتی ہون - درج فرما کر ممنون فرماوین - اگر یہ تجویز پسندیدہ اور مقبول ہوئی - تو انشاء اللہ تعالے میں سب سے پہلے اس مین حصہ لونگی - اگرچہ میں کچھ اتنی بڑی لیاقت نہین رکھتی - مگر تاہم کچھ ٹوٹے پھوٹے لفظون مین لکھتی ہون - وہ یہ ہے کہ اگر آپ البدر میں ایک کالم یا صفحہ خاتونون کا بھی نکال لین - تو ہماری احمدی بہنیں بہت ہی فیضیاب ہووین - اور امید ہے کہ آیندہ نسلیں بہت ہی نیکوکار اور تربیت یافتہ ہونگی اگر ہماری احمدی بہنیں مکمل تعلیم یافتہ ہونگی - اور اس کالم مین احمدی بہنیں ہی مضامین لکھا کرین - چونکہ آج کل تعلیم نسوان کا زیادہ تر رواج ہو چلا ہے - اس لیے میرا خیال ہے - کہ ہماری بہت سی احمدی بہنیں بھی تعلیم یافتہ ہون گی - اور وہ الحکم اور البدر وغیرہ بھی ہر ہفتہ دیکھتی ہونگی - مگر اُن کی توجہ ذرا زیادہ ہو جائے گی - جب کہ کالم نسوان جاری ہوگیا - تو ہماری قوم کی خاتونیں زیادہ فیضیاب ہونگی - جناب من آپ خود جانتے ہین - کہ ہماری ترقی کا مدار صرف عورتون کی تعلیم پر ہی ہے اور پھر اگر تعلیم نسوان ہوگی - تو آیندہ ایک قوم ضرور دیندار ہو گی - تو پھر ہمیں ضرور چاہیئے کہ کوئی اخبار نسوان (جس کی ایڈیٹر ہی عورۃ ہو) جاری ہو جاوے - اور جس میں زیادہ تر مذہبی اور تابعداری شوہر دیندارانہ زندگی بسر کرنے کے ہی مضامین درج ہوا کرین - اگر ہماری احمدی جماعت کوشش کرے - تو اخبار نسوان جاری ہو سکتا ہے - مگر قریباً ابھی اخبار نسوان جاری ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے - ہان یہ آسان ہے کہ ہر معزز بہنیں اور ہر امیر ہو یا غریب احمدی بھائی آٹھ آٹھ آنہ (جو بہت ہی آسان اور چھوٹی رقم ہے) دفتر البدر میں بھیجدیوین - اور ایڈیٹر صاحب دو ورق علاوہ البدر سے اور زاید کردین - جس میں احمدی خاتونون اور بہنون کے لکھے ہوئے مضامین درج ہوا کرین - اگر ایڈیٹر صاحب البدر کوشش کرین - تو یہ کام ہو سکتا ہے - اگر ایڈیٹر صاحب میرے مضمون کی تائید اسی کے ساتھ ہی زور سے کرین - اور اپنے معزز ناظرین کی توجہ ادھر مبذول کرین - تو میں سب سے پہلے بڑی خوشی سے اس خدمت کو تیار ہون - اور بھی ماشاء اللہ بہت سی احمدی بہنیں ہین جو تھوڑا تھوڑا وقت بھی صرف کرینگی - تو دو ورق ہر ہفتہ کوئی بڑی بات بھی تو نہیں؟ اب بڑے زور سے مین اپنی ساری احمدی بہنون کیخدمت میں التماس کرتی ہون - کہ یہ نیک کام اگلے ہفتے سے ہی شروع کیا جاوے - یا اگلے ہفتہ تک میری اس تحریر کا جواب دیا جاوے - کہ آپ کی کیا رائے ہے - اور مین اپنی رائے کے جواب میں خصوصاً جناب راج بی بی صاحبہ مصنفہ کامن احمدی اور اور معزز احمدی بہنون کی توجہ مبذول کرتی ہون - کہ آیا اُن کی پسندیدہ ہے یہ تحریر یا نہیں - اگر جواب اگلے ہفتہ تک کوئی نہ آیا - تو سوائے مایوسی کے ہماری قوم سے اور کیا اُمید ہو سکتی ہے - فقط والسلام

اور نیز یہ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج کرتی ہون - یہ بیعت حضرت اقدس سے پہلے کی تصنیف ہے

مین مشتاق دیدار نور خدا ہون
مین مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہون

دکھاؤ جمال اپنا مجھکو خدارا
یہی عرض کرتی مین دکھ سے ادا ہون

مدینہ میں مجھکو بلا لیجیے
دل و جان آپ پر مین فدا ہون

میرا دل آزار پنجاب سے
ترے در پہ آئی مین مثل گدا ہون

کبھی میم احمد کا نام مین ذہن
خدا کی مین حمد کا چشمہ بنا ہون

قیامت کے دن آپ فرمائینگے
ادھر آؤ سب کو بچا کر اٹھا ہون

ترے در پہ آئی ہے خاتون عاجز
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

فقط
خاکسار ایک احمدی خاتون ضلع گوجرانوالہ پنجاب

جواب از طرف ایڈیٹر

ہماری احمدی خاتون کو سب سے اول یہ معلوم ہونا چاہیے - کہ جب وہ اپنے احمدی بھائیوں یا بہنوں کو مخاطب کرین تو ابتدا السلام علیکم سے ہو - تسلیم وغیرہ وہ الفاظ ہین جو کہ ہندوستان کی تکلف پسند طبائع نے وضع کئے ہین لیکن جس عالم مین ہم لوگ ہو گئے ہین - اور جہان کی بود و باش ہمنے اختیار کی ہے - وہان ایسے الفاظ کسی وقعت کی نظر سے نہیں دیکھے جاتے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہم اہل اسلام کے لئے پیش کیا ہے - وہ ہمارے لئے کافی ہے - اور مین نہیں سمجھ سکتا - کہ السلام علیکم سے بڑھکر کوئی اور عمدہ کلمہ ایک دوسرے کو خطاب کرنے کا ہو - مین اسی لیے حیران تھا - کہ آپ کی تسلیم و ادب کے جواب مین کیا لفظ لکھون - بہرحال مین السلام علیکم سے ابتدا کرتا ہون - اور امید ہے - کہ آپ آیندہ کسی کو خطاب کرتے وقت یہی کلمہ استعمال کیا کرینگی

قادیان ایک ایسی جگہ ہے - جہان مستورات کی حقوق شناسی اُن کیساتھ شفقت اور محبت سے سلوک اور حسن معاشرۃ کی خاص تعلیم عملی نمونہ سے دی جاتی ہے - اور جہانتک میرا خیال ہے - ہمارے پاک امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُس سے اتر کر حضرت حکیم نورالدین صاحب حسن معاشرۃ کے لحاظ سے دو ایسے متبرک وجود ہین - جن کی نظیر اس الہیانہ رنگ مین کسی اور جگہ ملنی محال ہے - اور میری اپنی رائے میں وہی عورت مستورات کیمتعلق زمانہ اور وقت کی ضرورتون کے موافق نامہ نگاری کر سکتی ہے - جس نے زمانہ نبوی کی مطہر بیبیون کے حالات بسط سے مطالعہ کئے ہون - اور پھر یہان کچھ عرصہ رہکر دقیق نظر سے اُس کا عملی نمونہ مشاہدہ کیا ہو - اسمیں شک نہین - کہ عورتونکی حالت بہت ہی قابل رحم ہے - مگر دراصل مردون کی اپنی قابل رحم حالت نے ان بیچاریون کو بھی قابل رحم بنا دیا ہے - اور میرا خیال ہے - کہ جون جون مردون مین حقوق شناسی اور حقیقی خدا پرستی کا مادہ بڑھتا جاوے گا - اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تعلیم کی حقیقی عظمت اُن کے دل نشین ہوتی جاویگی - تون تون عورتون کیحالت بھی سنورتی جاویگی - سو عورتون کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے - کہ خدا کا پیارا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے نازل ہوا ہے - تاکہ وہ ہر طبقہ کی اصلاح کرے اور حسن اخلاق اور حسن معاشرۃ کے قوے مین جو فتور آگیا ہے - وہ اپنی تعلیم اور تاثیر سے اُسے درجہ اعتدال پر لا رہا ہے - اور انہی وجوہات پر میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کی تقریرون اور تعلیم کو احمدی بہنیں اپنے لب و لہجہ مین زیادہ تفصیل کیساتھ ایک دوسرے کو پہنچاوین ⁘

ایسی بہت سی احمدی بہنیں ہیں - جو شب و روز حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو اسی لئے دعائیں دیتی رہتی ہین - کہ آپ کی بیعت اور تعلیم کے اثر سے اُن کے خاوندوں کی وحشیانہ اور جابرانہ عادات مین خوارق عادت تغیر ہو گیا ہے - عورتون کو جسقدر ارذل مخلوق مانا گیا ہے - اور ان کی ذرا سی سہو و خطا پر جس جس طرح کے جور و ستم خاوندون کے نزدیک روا رکھے گئے - ان سب کا باعث صرف یہی ہے - کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر جو ایمان ہونا چاہیئے وہ نہیں ہے - اگر سچا ایمان ہو تو پھر اس کے ایسے ثمرات

کبھی ظاہر نہ ہون۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اس وقت میان بیوی کے تعلقات بھی ظہر الفساد فی البر والبحر کے مصداق ہن۔ نہ خاوندون کو یہ علم ہے۔ کہ ہم عورتون سے کیسے سلوک کرین۔ جس سے اُن کی صحت میں خلل نہ آوے۔ اُن کے خیالات پاکیزہ ہون۔ ایمانی قوت ترقی کرے قوی صحیح و سالم رہین۔ تاکہ اولاد بھی انہی صفات حسنہ سے متصف ہو کر باقیات الصالحات اور دین کی متمم ہو۔ نہ عورتون کو یہ ڈہنگ اور سلیقہ ہے۔ کہ اگر اُن کا خاوند بد مزاج۔ چڑچڑا۔ ادنے ادنے اسی بات پر روٹھنے والا ہو تو کس طرح اس کو شیشہ مین اتارے۔ جس سے تلخ زندگی بسر نہ ہو۔ اور جو دن زندگی کے اس مادی دنیا مین بسر کرنے ہین۔ وہ ہنسی اور خوشی سے بسر ہون بہرحال ہمارے بہت سی حالتیں قابل اصلاح ہیں۔ اس لئے ہمیں دعا سے مدد لینی چاہیئے۔

عورتون میں ایک بڑی غلطی یہ ہے۔ کہ ان کو تحصیل علوم حقہ کا شوق نہیں ہے اور جس طرح وہ اپنے دیگر محبوبات خاوندون سے طلب کرتی ہین اسی طرح اُن کو یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ ہمارا میان ہمیں علم بھی پڑہاوے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ طبقہ نسوان نہ اپنے حقوق کی پوری نگہداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ مرد ہی اُنکے حقوق ادا کرنے میں متدین ہیں۔ اس لئے میری رائے ہے پہلے اس قسم کے مضامین ہونے چاہئین۔ جو تعلیم یافتہ عورتیں اپنی بے علم بہنون کو تحصیل علوم کا شوق دلائین۔ مین انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر بتلاؤنگا۔ کہ مستورات کے لئے کس کس قسم کے مضامین البدر کے کالمون مین شائع ہونے چاہئیں۔ سر دست مجھے بہت مصروفیت ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس کا جواب اگلے ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مایوسی ہوگی۔

میری رائے مین جلدی اچھی نہیں۔ سنت اللہ یہی ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ اگر آپ اسے ایک دینی خدمت خیال فرما کر سرانجام دینا چاہتی ہین۔ تو خدا تعالی آپ کی مدد کرے گا۔ آپ جواب کی انتظار مین بیکار نہ رہین۔ بلکہ غور کرتی رہین۔ کہ اس میدان مین قدم رکھتے وقت مجھے کس طرح کام کرنا چاہیئے۔ کون کون سی باتیں احمدی بہنون کی خدمت میں پیش کرون۔ جو کہ تعلیم اسلام آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اسوہ حسنہ۔ اور ہمارے پاک امام کی موجودہ مکمل تعلیم سے کسی طرح باہر نہ ہون۔ اور کیا طرز اختیار کی جاوے۔ جس سے بہنون کے ایمان ترقی کرین۔ اور وہ دنیوی آرائش زیب و زینت مین صرف اوقات کو ترک کر کے دین اور اخلاق فاضلہ کے زیورون سے مزین ہون۔

آپ دعا کرین۔ کہ خدا تعالی آپ کے مضامین کو مستورات کی ہدایت اور اصلاح کا ذریعہ بنادے۔ اور خود یا اپنے مونس و غمگسار خاوند کے مشورہ سے ان مضامین پر دینی کتب کا مطالعہ کر کے کچھ مضامین اکٹھے لکھ رکھین کہ مسلسل آرٹیکل نکل سکین ؛

والسلام (خاکسار محمد افضل)

ایک معجزہ کی حقیقت

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ایک یہ معجزہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے قد مبارک کا سایہ نہ تھا۔ جس پر اکثر لوگ اس وجہ سے انکار کرتے ہین۔ کہ یہ خلاف عقل ہے۔ اور بعض اس کی اسناد کی صحت کے لحاظ سے اسے کم معتبر سمجھتے ہونگے۔ لیکن ذیل میں ایک زندہ ثبوت ہم اس کا دیتے ہین۔ جس سے اس معجزہ کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر محالات مین نہیں رہتا

مفتی محمد صادق صاحب کو محض فضل ایزدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق سفر ہونیکا فخر حاصل ہے۔ جب کبھی حضور کسی سفر کیلئے تیار ہون۔ تو خصوصیت سے مفتی صاحب کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہمراہ چلیں۔ اور پھر اسی یکہ و گاڑی میں انکو جگہ دی جاتی ہے۔ جنمیں حضرۃ اقدس خود سوار ہون مفتی صاحب بیان فرماتے ہین۔ کہ میری عادت ہے۔ کہ جب یکہ مین سفر ہو تو مین اس طرف بیٹھا کرتا ہون۔ جدہر سورج ہو۔ تاکہ حضرت اقدس کو دہوپ کی تکلیف نہ ہو۔ ایک دن راستہ میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ایک بار ہمیں یکہ مین امرتسر سے بٹالہ آنا پڑا۔ ساتھ ایک ہندو بھی تھا۔ جیسے آپ تاڑ کر اُس طرف بیٹھتے ہیں۔ جدہر دہوپ ہو۔ وہ پہلے ہی تاڑ کر اس طرف ہو بیٹھا۔ جدہر سایہ ہوتا تھا۔ اور مجھے دھوپ مین بیٹھنا پڑا۔ لیکن خدا کا فضل ایسا شامل حال ہوا۔ کہ ایک بدلی کا ٹکڑا سورج کے سامنے آگیا۔ اور جب تک ہم بٹالہ نہین پہنچے وہ سورج کے آگے ہی رہا۔ جس سے ہم پر سایہ بھی رہا۔ اور سرد ہوا بھی لگتی رہی۔ بٹالہ پہنچکر اس ہندو نے تسلیم کیا۔ کہ مین تو اس لئے بیٹھا تھا۔ کہ آپ دہوپ مین ہون۔ لیکن خدا نے آپ پر سایہ کر دیا۔

پس ایسے ہی ممکن ہے کہ جس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کی ہے۔ کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تہا۔ اُسے کوئی ایسا اتفاق پیش آیا ہو۔ کہ وہ آپ کیساتھ سفر مین ہو۔ اور خدا تعالی نے اسی طرح کسی بدلی کے ٹکڑہ کو سورج کے سامنے رکھا ہو۔ کہ آپ پر دھوپ نہ پڑے۔ اور ایسی حالت مین انسان کے قد کا سایہ زمین پر نہیں پڑا کرتا۔ جو کہ ممکنات مین سے ہے پس کسی قسم کا بعد عقلی اس معجزہ پر وارد نہیں ہو سکتا ؛

ٹوریویو

برق اسلام ۔ ایک ۲۰۰ صفحہ کی کتاب بہت باریک خط و گنجان ۱۸ × ۲۲ کی تختی پر مولفہ منشی کریم بخش صاحب سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام کی تصنیف ترک الاسلام مصنفہ عبد الغفور مرتد کے جواب مین ہے۔ جس مین انکے ۱۲۱ اعتراضون کے مفصل الزامی جواب اور نیز تحقیقی جواب بھی ہین۔ اور ایک حصہ مین وید۔ نیوگ اور دیانند کی حقیقت کو پورے طور سے مونشگاف کیا گیا ہے اور خود وید سے جو اعتراض وید۔ آریون۔ اُنکے پرمیشر اور دیگر مذہبی اصولون پر ہوتے ہین۔ اُنکو مفصل دکہلایا ہے۔ اس کتاب کو لیکر ایک چھوٹا سا بچہ بھی آریون کا دم ناک مین کر سکتا ہے۔ اور یہ خوبی اس مین کیون نہ ہو۔ جبکہ اسکی بنیاد اُس علم کلام پر ہے۔ جسے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایجاد کیا ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے اعتراضات پر کوئی فیصلہ اور سیر کن بحث مصنف نے نہیں کی۔ صرف اس قدر لکہا ہے۔ کہ آسمان پر جانا کوئی مستبعد بات نہیں۔ اور اس کے متعلق کوئی تحقیقی جواب پبلک کے سامنے پیش نہین کیا۔ نیز بحث کو بہت ہی مجہول اور نامعقول چھوڑ دیا ہے۔ لیکن یہ ابھی اول حصہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دوسرے حصہ مین وہ اسے بہت وضاحت سے نبہا دینگے کیونکہ جس حال میں کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر گئے ہی نہیں۔ اور فوت شدہ ہین۔ تو پھر اسمیں ممکنات کی بحث اور ایسی ہی نامکمل بحث مسئلہ معراج پر ہے۔ اس کے باقی حصہ کتاب کا مکمل ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ ایسی کتاب ضرور اپنے پاس رکھے۔ جس سے آریہ مذہب کی حقیقت واضح ہو۔ ہم منشی کریم صاحب کی اس خوبی کے بہت قایل ہین۔ کہ اونہون نے اس کی قیمت صرف ۸ جو کہ غالباً اصل لاگت ہے۔ علاوہ محصولڈاک رکھی ہے۔ اگر یہ کتاب عام کتابی خط پر لکھی جاتی۔ تو شاید ۶۰۰ صفحہ ہوتی یہ صرف اول حصہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی ۲۰۰ صفحہ حجم کا ہوگا اور قیمت ۸ ہی ہوگی + درخواست خریداری ایڈیٹر انوار الاسلام

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۸ جولائی ۱۹۰۳ء گورداسپور

عرش عرش کے متعلق سوال ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر کے اُس حصّہ کا اعادہ فرمایا۔ جو کہ قبل ازیں دو دفعہ البدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کا جھگڑا عبث ہے۔ کہ احادیث سے اس کا جسم کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ ایک قسم کے علو کے مقام کا اظہار عرش کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اگر اُسے جسم کہو۔ تو پھر خدا کو بھی مجسم کہنا چاہئے یا در کہنا چاہیئے۔ کہ اوس کا علو جسمانی نہیں کہ جس کا تعلق جہات سے ہو۔ بلکہ یہ روحانی علو ہے

عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث بھی ایک بدعت ہے۔ جو کہ پیچھے ایجاد کی گئی۔ صحابہ نے اُس کو مطلق نہیں چھیڑا تو اب یہ لوگ چھیڑ کر نافہم لوگوں کو اپنے گلے ڈالتے ہیں۔ لیکن عرش کے اصل معنے اسوقت سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے دوسرے تمام صفات پر بھی سامنے ہی نظر ہو۔

۲۱ جولائی ۱۹۰۳ء گورداسپور

متفرق اقوال ایسی ہوا چلی ہے۔ کہ گناہ کا چھوڑنا عیب خیال کرتے ہیں۔ اور جب کوئی گناہ کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اُسے ایک حسرت ہوتی ہے۔ کہ اب یہ ہاتھ سے گیا۔ اگر خدا کی عظمت کو مد نظر رکھکر بھی گناہ کیا جاوے تو بھی اُس کا بوجھ ہلکا ہو جاوے۔ لیکن اس کا خیال کسو ہے

مبارک نماز ایک بجے کا وقت تھا۔ کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام نے چند ایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا۔ کہ نماز پڑھ لی جاوے۔ سب نے وضو کیا۔ نماز کے لئے چٹائیاں بچھیں۔ حاضرین منتظر تھے۔ کہ حسب دستور سابقہ حضور علیہ السلام کسی حواری کو امامت کے لئے آگے بڑھا دیں۔ اور اقامت کہے جانے کے بعد آپ نے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کر کے پڑھائیں حضور علیہ السلام والسلام کو امام اور خود کو مقتدی پاکر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ ان مقتدیوں میں کئی ایسے اصحاب تھے۔ جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی۔ کہ کبھی حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نماز میں خود امام ہوں۔ اور ہم مقتدی اُن کی اُمید آج بر آئی اور مجھپر بھی یہ راز کھلا۔ کہ امام نماز کی جسقدر توجہ الی اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اُسیقدر جذب قلوب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں میں خود بھی شریک تھا۔ اس لئے دیکھا گیا۔ کہ بے اختیار دلوں پر عاجزی اور فروتنی اور حقیقی عجز و انکسار غالب آتا جاتا تھا۔ اور دل اللہ تعالیٰ کیطرف کھچا جاتا تھا۔ اور اندر سے ایک آواز آتی تھی۔ کہ دعا مانگو۔ قلب رقیق ہو کر پانی کیطرح بہہ جاتا تھا۔ اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا اور کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آنے پر شکریہ الٰہی میں دل ہرگز گوارا نہ کرتا تھا۔ کہ سجدہ سے سر اوٹھایا جاوے۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ اور ایک متقی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے جو جو بخششیں اور رحمت از روئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ان کا ثبوت دست بدست مل رہا تھا چونکہ یہ ایک ایسا عجیب وقت تھا۔ جس کے میسر آنے کی عمر بھر میں بھی اُمید نہ تھی۔ اور محض فضل ایزدی سے ہمیں اور چند ایک دیگر احباب ملت کو میسر آ گیا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مبارک وقت کے موجودہ مقتدیوں کے نام قلمبند کئے جائیں۔ جنکی خدا تعالیٰ نے اسطرح عزت افزائی فرمائی اور آیندہ نسلوں کیلئے یہ ایک یادگار رہ جاوے۔

فہرست اُن اصحاب کی جنہوں نے حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کے مقتدی بنکر نماز ادا کی

۱ - محمد یوسف صاحب طالب علم پشاور اسلامیہ سکول ہائی کلاس
۲ - مولوی عبد العزیز صاحب منتظم ساکن گوہد پور سیالکوٹ
۳ - محمد ابراہیم صاحب کلارک ساکن گوہد پور سیالکوٹ
۴ - عطار محمد صاحب - زمیندار " " "
۵ - خلیفہ نور الدین صاحب سٹیشنری شاپ جموں
۶ - عبد الرحیم صاحب ولد خلیفہ نور الدین صاحب
۷ - بابو غلام غوث صاحب - ویٹرنری اسسٹنٹ
۸ - غلام رسول صاحب باورچی - امرتسر
۹ - عبد العزیز صاحب - ٹیلر ماسٹر میرٹھ
۱۰ - عبد العزیز صاحب - مدرس - ایمن آباد
۱۱ - حافظ محمد حسین صاحب - ڈنگوی
۱۲ - میاں شہاب الدین صاحب - لدھیانہ
۱۳ - حیدر شاہ صاحب گرداور شورکوٹ - ضلع جھنگ
۱۴ - حسین صاحب - ساکن کشالہ
۱۵ - میاں شادی خان صاحب - تاجر سیالکوٹ
۱۶ - مولوی یار محمد صاحب مخلص قادیان (۱۷) مولوی عبد اللہ صاحب
۱۸ - نعمت خان صاحب - محکمہ پلیگ گورداسپور
۱۹ - میاں خیر الدین صاحب ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور
۲۰ - محمد افضل خادم احمدی جماعت ایڈیٹر و مینیجر اخبار البدر

۲۵ جولائی ۱۹۰۳ء گورداسپور

مسئلہ تعظیم قبلہ سوال ہوا۔ کہ اگر قبلہ شریف کیطرف پاؤں کر کے سویا جاوے۔ تو جائز ہے کہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے سائل نے عرض کی۔ کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی فرمایا۔ کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھکر کھڑا ہوا کرے۔ تو کیا یہ جائز ہو جاویگا ہرگز نہیں (ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب)

۲۶ جولائی ۱۹۰۳ء گورداسپور

میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں۔ اپنی اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج اونہوں نے رخصت چاہی۔ جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہئے اکھٹے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے اگر کوئی تکلیف ہو۔ تو بتلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کسی کی ضرورۃ کا علم اہل محلہ کو نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو۔ وہ بلا تکلف کہدے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔ تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔ بعد ازیں حضرۃ جی نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا۔ کہ اِنکی ہر ایک ضرورۃ کو وہ بہم پونچاویں۔

کل شام کو بعد از نماز مغرب دو نوجوان اکونٹنٹ جنرل آفس لاہور کے کلارک جنمیں سے ایک صاحب مسلمان تھے اور ایک عیسائی حضرۃ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ مسلمان صاحب کا تعارف جناب مفتی محمد صادق سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے تھا اس لئے مفتی صاحب نے انکو حضرۃ اقدس سے انٹروڈیوس کیا۔ مختصر حالات کے استفسار کے بعد حضور عیسائی نوجوان کیطرف متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اول یہ سکھ مذہب کے تھے۔ اور ان کے والد عیسائی تھے۔ اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ آج کل اگر دنیا کے خدا گنے جاویں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ سکھ جیسے مذہب کو چھوڑ کر جس میں توحید کی تعلیم ہے۔ آپنے عیسائی مذہب کو کیسے پسند کیا۔ اس کے بعد متفرق طور پر مزاج پرسی وغیرہ ہوتی رہی۔ اور بوقت رخصت حضور نے فرمایا۔

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

جسکی بداطواری اور بداعمالی کی حد ہو چکی ہے۔ اور خود برائی جسکی ذات سے پناہ مانگتی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جو ہزارہا آدمیوں کے رہنما اور معاذ اللہ مشکل کشا بنے ہوئے ہیں۔ فی الحقیقت انکی نمازیں ریاکاری سے پر ہیں۔ اور لاریب وہ نماز پڑھ کے خداوند زمین و زمان کا مضحکہ اڑا کے سیدھے جہنم کے وارث بنتے ہیں اس مقہور بارگاہ صمدی گروہ کیلئے جو زبردستی سے پیشوا بن بیٹھا ہے۔ یہی بہتر ہے۔ کہ ایسی نماز سے نماز ترک کر دے اور جاہل مسلمانوں کو اتقا اور پرہیزگاری سے دہوکہ میں نہ ڈالیں۔ ممکن ہے۔ اس ترک عمل سے عذاب بھگتنے کے بعد انکی کبھی نہ کبھی نجات کی صورت نکل آئے۔ ورنہ یہ رخنہ انداز دین یاد رکھیں۔ انکی یہ ریاکاری کے روزے اور نماز انہیں ابدالاباد تک جہنم کا وارث بنا دیگی۔

خوارج کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۹ کوتاہ اندیش کم فہم بد تہذیب ناشائستہ۔

نعتیہ قصائد لکھنے والوں کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۱ انکی کیوں زبان نہیں گل جاتی منہ میں کیوں کیڑے نہیں بھر جاتے۔ کمبخت نامہذب وحشی اگر روز جزا ہے اور یقینی ہے۔ تو انکو سخت سزا دیجائیگی۔ اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

جو جنگلوں میں رہتے اور ولی کہلاتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۴-۵۹۳ خود غرض احسان فراموش ازلی بدنصیب انہیں کچھ بھی ایمان کی لو نہیں۔

مقلد مسدس صفحہ ۲۷ ان کے کندہوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے

پادریوں کی بابت تفسیر صفحہ ۶۸۔ انکی لطفلانہ باتیں مجنونانہ جوش۔ مسدس صفحہ ۴۲ ساری نصاری بہائم سے بدتر ہیں۔

تمام مسلمانوں کے واسطے سیرۃ الرسول صفحہ ۱۷ اُن کی عقلیں بے کار ہو گئیں ہیں انسانیت سے گر کر بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔

پادری ولیم میور کی بابت مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۷۵ اور ۴۹۴

اسکی تصانیف پر از ظلم و جہل ہے کتے کے پانی پی لینے سے دریا کا پانی ناپاک نہیں ہو سکتا۔

سوانح حضرت عکرمہ صفحہ ۱۰۷ = نامہذب۔ کمینہ ہرزہ درائی کرنیوالا۔ اسکی غلیظ تحریریں ۲۶۹ = اسکے بازاری اور بیحیایانہ الفاظ + سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰۲ بدنصیب متعصب مؤرخ۔

صوفیوں کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۸۔ ناپاک عشق کا صوفیوں کی مجلس میں عروج رہا۔ اور امردپرستی سے کام زور رکھتا۔ اس قبیح اور زبون تر رسم امردپرستی نے یہاں تک زور کیا۔ کہ علما کو لعنت کے کتب لفظ میں علت مشائخ پڑھانا پڑا۔

پنجاب اور پنجابیوں کی بابت حیات صفحہ ۷۷۔ گو وہ پنجابی نژاد تھی۔ پھر بھی ان میں شائستہ بننے اور خدا پرست ہونیکا مادہ نہ تھا۔ اخبار یکم فروری ۱۹۰۰ء ہند کا تاریک خطہ کوردہ

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند کی بابت یکم اپریل ۱۸۹۹ء تف ہر سردار کچنر کے نامردی پر اور شرم ہے اسکی بے حیائی اور جانور پنے پر۔

شاہ نظام الدین اولیا کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۲۲ شاہ نظام الدین اولیا جیسا کہ اون چند مغلوں میں مشہور رکھتا) اپنے ایک مرید کے پاس تفسیر کشاف دیکھکر لال پیلے ہو گئے طیش اور غضب کے شعلے آنکھوں سے نکلنے لگے۔ غصہ سے ہاتھ پیروں میں رعشہ پڑ گیا۔ منہ میں کف بھر آئی۔ اور اس کتاب کو ضائع کر دینے کا حکم دیا۔ یہ مکٹ ملانے اس لاجواب تفسیر نحوی کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔

اخبار وکیل امرتسر گزٹ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۰ء ٹوٹا پھوٹا اخبار ہے بکواس اور دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ الٹی سیدھی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ ترتیب مضامین لغو عبارت مہمل طریقہ استدلال بیہودہ واقعات فرضی اور اسکے الفاظ ناشائستہ ہیں

السناء اللہ خاں صاحب یکم فروری ۱۹۰۰ء کچھ شدہ بدہ حاصل کر لی ہے۔ اور ملنے کے ہم خیال لوگوں میں چمک گئے ہیں۔ ہستہ چڑے چڑیا کی کہانیاں لکھا کرتے ہیں۔ وکیل امرتسر جامہ سے باہر ہو گیا ہے۔ کج رفتار تلک تو نے اپنا حوصلہ حد سے دیا ہے۔ کہ اہل دہلی پر وہ یوں پنجہ آزمانے لگا خدا کی شان ہے چھچھوندر نے ڈالا چنبیلی کا تیل آپ اپنے جامہ میں اینٹھے۔ اور اپنی بساط سے آگے قدم نہ رکھئے۔

۸ فروری ۱۹۰۰ء ہمیں پیسہ اخبار اور وکیل کی وقعت کا پورا اندازہ ہے۔ ہم لنکے بکواس کی کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ وکیل کے ایسے ایسے جنے بھکے کہ جامہ سے باہر ہو گیا۔

محب حسین ایڈیٹر تعلیم نسواں کی بابت اخبار ۱۵ فروری ۱۹۰۰ء ہیچوں ہیچوں کرتا ہے۔ لعنت بھیجا اسکی اصلاح پر تف ہے اسکی نامردی پر۔

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء

بے حیایانہ نفس شرافت سے دور ہو کے بازاری پاجی آدمی کی طرح۔

یکم جولائی ۱۹۰۰ء

عقل انسانی سے بے بہرہ اپنے رسالہ میں زہر اگلتا ہے۔

۱۰ جولائی۔ کمبختی کا مارا

۲۲ ستمبر ازلی کمبخت پہلے اپنے بزرگوں پر تبرا بھیج پھر اور طرف رخ کرے۔

مہاراجہ رام سنگھ والئے جے پور کا عہدہ دار فتح سنگھ کی بابت۔

۸ جولائی ۱۹۰۰ء

جاہل کندہ ناتراش انتہا درجہ ظالم۔

یکم اگست ۱۹۰۰ء

رشوت خوار زندہ انسان کا خون پینے والا اہلکار دہلی کا ایک مشہور اور معزز کمیٹی ممبر کو ۲۳ ستمبر ۱۹۰۰ء الٹی کھوپڑی والے ممبر کی حقیر رائے

امرائی کی بابت ۱۸ مئی ۱۹۰۰ء ابدی بدبخت

۲۳ مئی ۱۹۰۰ء

بدکردار نالائق خر دماغ۔ ازلی بدنصیب اپنے آپ ہی پھوے پڑتے ہیں جامہ میں نہیں سماتے جمیرہ گہن چکر کاٹ کے الو ناہنجار۔

یکم جون ۱۹۰۰ء

بدمست ازلی مقہور خدائی خوار ازلی بدنصیب تمام حرام ممنوع خبریں ان کے لئے شیر مادر ہیں شیطان اور ان کی ذریات کے کل اعمال کا ٹھیکہ ایک ایک انہوں نے لیا ہے۔ اور یہ بات ثابت کر دی کہ دنیا میں آجکل شیطان کی ضرورت نہیں ہے ہم

باقی آئندہ

خبریں

روس وجاپان کی جنگ کا حال بذریعہ اخباروں کے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجتک جاپان کا پلہ بھاری ہے جس میدان میں اپنے قدم ڈالا ہے۔ آخر اسے فتح ہی کرلیا ہے۔ مانچوریہ کے دارالخلافہ موکڈن کے بہت قریب آپہنچا ہے۔ پورٹ آرتھر کے بندر پر سخت دھاوا اور محاصرہ ہے۔ اور عنقریب اس پر بھی جاپان قابض ہوجائیگا۔ روسی فوجیں میدان میں جاپان کے مقابلے میں پس پا ہورہی تہیں۔

روس نے آبنائے ڈارڈنلز سے اپنے دو جہاز تجارتی نشان دیکر گذارے۔ مگر جب وہ گذر گئے تو جب انہوں نے جنگی رنگ بدلا۔ اس پر برٹش گورنمنٹ نے سلطان روم سے جواب چاہا۔ کہ تمنے خلاف معاہدہ کیوں گذرنے دیا۔ ادہر اسنے انگریزوں کا ایک جہاز ملاکا نامی اور دوسرے اور جہاز اس شبہ سے گرفتار کئے تھے۔ کہ اسمیں جاپان کے لئے جنگی اسباب سامان ہے۔ اس پر برٹش قوم میں کیسا تعصب کی آگ بھڑکی۔ اور روس سے جواب طلب کیا گیا۔ ان چند ایک واقعات نے معاملات کو نہایت پیچیدہ کر دیا ہے۔ اور کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ چند ایک واقعات کسی عظیم الشان جنگ کا پیش خیمہ ہوجاویں۔ ملاکا جہاز کی نسبت معاملہ چپڑا۔ اور خطرات بڑے مروں نے رہا کر دیا ہے۔

خود روس کے اندر بد امنی پہیل رہی ہے۔ ایک وزیر خارجہ جو کہ پایۂ تخت روس میں قتل کیا گیا ہے۔ دو ایکس اس سے پیشتر قتل ہوچکے ہیں۔ ایک انگریز میڈیکل افسر ایک ایک ہندوستانی ڈاکٹر اور تین ہاسپٹل اسسٹنٹ سرکار انگریزی سے طلب کئے ہیں۔

آگرہ میں سخت بارش ایک ماہ سے ہورہی ہے۔

پنجاب میں بارش حسب منشا نہیں ہوئی ہے جس سے قحط کے خطرات لوگوں کو پیش آرہے ہیں۔

لاہور میں طاعون کا کیس پیر ہوا۔ بہی ایک محلہ مشہور ہے۔ یہاں اکثر طوائف رہتے ہیں۔ وہیں ایک کیس ہوا ہے۔ جو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ طوائفوں کو طاعون کیوں نہیں آتی۔ سو اب اس محلہ میں تو آگئی ہے۔

آبنائے ڈارڈنلز سے روسی جہازونکی پیش دستی اور نیز دیگر انگریزی جہازوں کی گرفتاری کا یہ نتیجہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے انگریزی بحری فوجوں کی مشق کی تمام آئندہ تاریخیں فسخ کردی ہیں۔ اور جنگی بیڑے کو حکم آیا ہے۔ کہ جہاں ہے وہاں سے نہ ہلے۔ اور حکم کا منتظر رہے۔ اور تمام رخصتیں جنگی ملازموں کی منسوخ ہوگئی ہیں۔

پگٹ ایک عرصہ سے مسٹر پگٹ مدعی ابن خدا معدوم ہے اور اس کا کچھہ پتا نہ تہا۔ اب ولایت کے اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سپٹن برج واٹر کے قریب میں آپ نمودار ہوئے ہیں۔ شاید آپ سابقہ ابن اللہ یسوع سے ملاقات کو آسمان پر گئے ہوں گے۔ سنا گیا ہے۔ کہ جو عورتیں انکی ملاقات کو جاتی ہیں وہ گم ہوجاتی ہیں۔

جاپان میں قومی ہمدردی عجب نمونہ قائم کر رہی ہے اگر کوئی نوجوان جنگ کو روانہ ہو۔ اور اسکے والدین آنسو بہائیں تو ان کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور برادری میں خفیف ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اظہار محبت سے جوان کے جوش کو فرو کرتے ہیں۔

جولائی کا اخبار عام اہل جاپان کی حب الوطنی اور قومی خیر خواہی کا ثبوت اسطرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ نانشان کی سخت خونخوار لڑائی لڑائی میں جاپانی جنرل نوگی کا دوسرا بیٹا قتل ہوگیا تہا۔ ادہر اسکے قتل کی خبر آئی۔ ادہر خود جنرل کو جنگ میں جانیکا حکم دیا گیا۔ قبل روانگی اس نے ایک حکم یہ لکھا ہے۔ کہ جب تک خود اسکے قتل ہونیکی خبر نہ آوے۔ تب تک پسر مذکور کی لاش دفن نہ کی جاوے۔ بلکہ تیل وغیرہ میں رکھی جاوے۔ اس جنرل کا ایک اور لڑکا بھی میدان جنگ میں ہے اسکی آرزو تہی۔ کہ ہم تینوں باپ بیٹوں کی لاشیں ایک ہی وقت میں دفن ہوں۔

جب ملک اور قوم کی خاطر اسطرح کی دلیری سے جان کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ تو سچے پرستاروں کو خدا کی راہ میں جان کا کیا خطرہ دامنگیر ہوسکتا ہے۔ ملا عبداللطیف ہی کی نظیر دیکہو۔

بمبئی میں ولیم واٹسن کمپنی کے دوالہ میں۔ چالیس لاکہ خسارہ ہے۔ یکم نومبر کو پیشی مقدمہ ہے۔

پارلیمنٹ میں یہ امر زیر تجویز ہے۔ کہ مہم تبت کا خرچہ ہند پر نہ ڈالیں۔

ٹرانسوال کی کونسل میں مسودہ پیش ہوا ہے۔ کہ بجز مزدوروں کے کوئی ایشیائی آدمی وہاں نہ آسکے اور یہ کہ برٹش انڈین کی آزادی محدود کی جاوے۔

روسیوں نے موکڈن میں ایک اخبار چینی زبان میں جاری کیا ہے۔ تاکہ روسی رعب ترقی پکڑے۔ اس میں لکہا ہے۔ کہ وہ دن قریب ہے۔ جبکہ روسی خاص ٹوکیو میں جا دہمکیں اور حسب منشاء شرائط جاپان سے منظور کرائینگے۔ ایسے ہی ایک اخبار پیکن میں جاری کیا گیا۔

مقدمات - حضرت اقدس علیہ السلام ۱۷ - جولائی کو گورداسپور تشریف لے گئے اور ۲۹ کو ۱۰ بجے شب کو واپس تشریف لائے۔

۲۵ کو مقدمہ کرم دین بنام حضرت اقدس گواہ غلام محمد کا بیان اور جرح ہوتی رہی

۲۶ - کو ایضاً

۲۷ - کو عدالت بوجہ تہوار اہل ہنود بند رہی

۲۸ - کو مقدمہ ایضاً۔ گواہ غلام محمد پر جرح ختم ہوئی

۲۹ - کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد پر مستغیث نے جرح ختم کی مقدمہ حضرت اقدس میں شہادت استغاثہ ختم ہوچکی ہے۔ اور وہی فرد جو بابو چندولال صاحب سابق مجسٹریٹ نے لگایا تہا۔ بحال رکہا گیا۔ اس مرحلہ پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے عدالت کو اس امر کیطرف توجہ دلائی۔ کہ عدالت کو شہادت استغاثہ پر غور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ملزم کو بری کرنے کیلئے کافی مصالحہ اسمیں موجود ہے۔ اور اگر بعد غور بادی النظر میں کوئی جرم پایا جاتا ہو۔ تو ہم شہادت صفائی پیش کرنیکو بھی تیار ہیں۔ لیکن چونکہ ہماری حالت بہت نازک ہے اسلئے کہ ہماری مخالفت میں جہوٹ بولنا گناہ نہیں سمجہا جاتا۔ پس اگر ہم اپنے فرقہ کے گواہ پیش کریں گے تو انکے مرید ہونیکی وجہ سے شہادت کو کمزور کیا جاویگا۔ اور غیروں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ اظہار حق کی جرأت کریں۔ اسلئے ہم مجبور ہونگے کہ بعض اعلیٰ عہدہ داروں کو شہادت میں پیش کریں جن میں انگریز بھی ہوں۔ جنسے کسی قسم کی طرفداری اور دہڑہ بندی کا وہم بھی نہیں ہوسکتا۔ اسلئے ان کثیر مصارف اور وقت

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

۶

نمبر ۱۱

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء دائمی جہنم خریدنے والے یہ بدبخت برائے نام مسلمان ہیں۔ اُن کی اصلی معبود کدوم دناری ہیں) بچپائی جگت اور بھینسے باز کسبیاں شراب۔ بھنگ۔ جانڈو چرس گانجا۔ امرا کی اس وضع داری کے ہم قائل ہیں۔ پیدا ہوئے حرام میں۔ پرورش پائی حرام میں۔ بڑے ہوئے حرام میں۔ اور اپنی زندگی بسر کی حرام میں۔ آخر زندگی بسر کی حرام میں۔ امیروں کی حالت فرعونیت کی وجہ سے تباہ ہے۔ سارے ہندوستان میں یہی رونا ہے۔ شاید امرا میں دو ایک ایسے ہیں۔ جنکا باری تعالےٰ کے نیک بندوں میں شمار ہو سکتا ہے۔

۸ نومبر ۱۹۰۰ء

آپ کی حالت بہائم سے زیادہ وحشتناک ہے۔ صورت انسان ہیں۔ لیکن انسانی صفات کا اِن میں نام نہیں۔ بدنصیب اور گردن زدنی ہیں۔

مولنا ڈپٹی نذیر احمد کی بابت۔ ۲۳ فروری ۱۹۰۰ء یادہ گو۔ دُھپلا اور گستاخ لکچرار لنگوٹیا یار ڈپٹی صاحب

۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء

ڈپٹی صاحب کا ترجمہ غلط۔ بالکل غلط محض غلط۔ سرتا پا غلط۔

۱۸ ستمبر ۱۹۰۱ء

علاوہ غلیظ ناپاک اور ذلیل الفاظ کے بجنوری ریختی میں ایسا کمال رکھتے ہیں۔ کہ اُن کی زبان سے عورتوں کے محاورہ کے سوا مردونکا شاید کہیں کوئی محاورہ نکلتا ہو۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔

واہ فاضل بجنوری۔ واہ تمہاری ماں نے تمہیں ہی جنا ہے۔

۸ جنوری ۱۹۰۲ء

اس سے زیادہ بدنصیبی اور شقاوت ازلی اور کیا ہوگی۔ کہ حضور انور نے بھی (کرزن گزٹ کے ایک خریدار کے جواب میں) ترجمہ کو پسند فرمایا حضور کے ناپسندیدگی۔ نجات ابدی سے کوسوں دور کر دیتی ہے۔

۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء

میری رائے میں وہ عربی کے نام کا کچھ بھی نہیں جانتے۔ صرف اُن کے بڑھاپے اور زباندرازی نے ہوا باندھ رکھی ہے۔ دہلی میں جو پرانے بھانڈ موجود ہیں۔ جب وہ محفل میں نقلیں کرتے ہیں۔ فارسی اور عربی کے اشعار ایسے ایسے برجستہ پڑھتے ہیں۔ کہ کیا ممکن ہے۔ کہ ایک حرف کی بھی غلطی ہو جا دے تو کیا ہم انکو عالی درجہ کا عربی داں اور علم تفسیر و قرآن سے ماہر مان لینگے۔ بجنوری بعض اوقات عربی کے اشعار پڑھتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ الٹا سیدھا مطلب بھی انکا سمجھتے ہوں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اتنی سی بات سے آدمی فاضل اور ادیب نہیں ہو سکتا

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء

بجنوری کی حمایتی جس میں۔ اپنی دین۔ اور دنیا دونوں خراب کر رہے ہیں۔ یہ انکی شامت اعمال ہے جسے بھگتنا چاہئے۔ ہم ایسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے۔ دمڑی کی ہنڈیا گئی اور کتے کی ذات پہچانی گئی۔ کی ہندی مثل یاد آتی ہے۔ اِن کے جملہ ذلیل اور بیجا نہ ہیں ذلیل ناپاک اور اوچھے اسی خیالات میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔

۱۸ اپریل فرضی ادیب۔

اڈیٹر پیسہ اخبار کی بابت کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۲ء نامراد ازلی مذہبی علوم کا الف بے تے بھی نہیں جانتا۔ اسلئے میں اسے قابل خطاب نہیں سمجھتا۔ اپنی شقاوت قلبی پر اصرار کئے جاتا ہے۔ تیری برابر دنیا میں بدنصیب کوئی نہیں بالکل بے بہرہ ہے۔ کیوں دائمی رو سیاہی مول لیتا ہے۔ اور جہنم کے بیچے وارثوں میں نام لکھواتا ہے۔

گزٹ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء ازلی بدنصیب سنگدل شوم بداختر بدباطن سرکش کیوں تاریکی کو چھپاتا ہے۔ یہ خباثت کب تک پوشیدہ رہیگی۔! تو نصرانیت کا مذاق رکھتا ہے۔ تجھ میں ایمان کی بو نہیں۔

گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ پیسہ اخبار کا حمایتی جھوٹا۔ اُس کی ہفتاد دلیشت جھوٹی۔ بدنصیب تیرا فرض ہے۔ کہ تو قوالونکا مقلد بنے۔ ہم بھی آئندہ تجھے قوالونکا مقلد کر کے پکاریں گے۔ ورامید ہے کہ تو اس خطاب سے بہت خوش ہوگا۔

گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ محبوب عالم کوئیلوں پر لوٹنے لگا اور ذلیل الفاظ میں ہماری تردید کی۔ ہماری کمیٹی کے متعلق زہرا گلا وہ زہر اگلا۔ کہ الٰہی توبہ ہم سے زیادہ بی انس اور کون ہو سکتا ہے۔ کہ چار سال سے گالیاں کھا رہے ہیں۔ اور خاموش ہیں

بقو باقی آئندہ

فہرست کتب مصنفہ مرزا حیرت جسکے حوالہ اِن مضامین میں دیئے گئے ہیں

مسدس حیرت۔ فیصلہ خلافت۔ خلافت شیخین مقدمہ تفسیر الفرقان۔ سوانح عمری حضرت عمرؓ۔ سوانح عمری شیخ سعدیؒ۔ حیات طیبہ یعنے سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہید حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام ابوحنیفہ۔ سیرۃ الرسول۔ سیرت محمدیہ

عدالت۔ گرداسپور میں اِن دنوں ایک نالش عیسائی پادری صاحبان پر اغوای اور بازو دعوای کی ہے۔ ملزمان میں چند مشنری لیڈیاں بھی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ واقعات مقدمہ یہ ہیں۔ کہ ایک ہندو عورت بٹالہ مشن ہاسپٹل میں زیر علاج تھی۔ اور وہیں ہسپتال



ریا کا علاج

ایک بار مولانا عبدالکریم صاحب نے حضرة مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام سے استفسار کیا۔ کہ آپ میں بھی کبھی ریا کا آنا ممکن ہے۔ فرمایا۔ کہ کبھی چڑیا خانہ گئے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا۔ ہان۔ فرمایا۔ دیکھو وہان شیر چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہین۔ کیا کبھی کسی کے دل مین یہ خیال آ سکتا ہے۔ کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازین پڑھے۔ ایک ریاکار سے ریاکار کے دل مین بھی یہ خیال نہ آویگا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ یہ حیوانات میری جنس سے نہیں ہین۔ اس لیے ریا اس مین نہ آویگی۔ ریا ہمیشہ ہم جنسون مین ہوتی ہے۔ اہل اللہ کس سے ریا کرین ان کے سامنے دوسرے لوگون کی وہی مثال ہے۔ جیسے چڑیا خانہ مین جانور۔

سچے مدعی کی جرأت

کسی نے ذکر کیا۔ کہ منشی الٰہی بخش اور ان کا ترجمان منشی عبدالحق کہتے ہین۔ کہ الہام وہ ہے۔ جو پورا ہو جائے اور جو نہ ہو وہ شیطانی ہوئے اس پر حضرة نے فرمایا۔ کہ کہ معظمہ مین داخل ہو کر اگر خدا تعالیٰ کی قسم دیجاوے تو مین کہونگا۔ کہ میرے الہام خدا تعالیٰ کیطرف سے ہین۔ لیکن جس نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو۔ اُسے ہرگز یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیا ایک کامل یقین رکھنے والا اور ظنی یقین رکھنیوالا برابر ہو سکتے ہین ؛

حق رفاقت

ایک دفعہ حضرة اقدس نے مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا۔ کہ میری خلق کی پیروی کرو۔ آپ نے عرض کی کہ وہ فرمائیے فرمایا۔ کہ اگر کسی نے ایک بار میرے ساتھ عہد دوستی باندھا ہو۔ تو مجھے اسقدر اس کی رعایت ہوتی ہے کہ اگر اُس نے شراب پی ہوئی ہو۔ تو بھی بلاخوف لومتہ لائم اُسے اٹھا لاؤنگا۔ یعنے جب تک وہ خود نہ ترک کرے۔ ہم اُس سے ترک نہ کرین گے۔ پس اگر کوئی اپنے بھائیون کو ترک کریگا۔ تو وہ گنہگار ہوگا

ایک حدیث کے معنے

اثنائے گفتگو مین خلیفہ رجب الدین صاحب کو بمقام گورداسپور طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ بخاری مین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھے مومن کی جان لینے مین تردد ہوتا ہے اس کے معنے یہ ہین۔ کہ خدا تعالیٰ مومن کو ایک دفعہ ہی نہین پکڑ لیتا۔ بلکہ پہلے پکڑتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ نرمی کرتا ہے۔ پھر پکڑتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا ہے...................... یہ حالت گویا تردد سے مشابہ ہے۔ سابقہ کتب مین جو الفاظ خدا پچتایا وغیرہ آئے ہین۔ اس کے یہی معنے ہین۔ ہمارے الہام مین بھی افطر و اصوم اسی رنگ کے الفاظ ہین۔

طاعون کون سے نہ بچیگا

فرمایا۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ جس مومن کے وجود مین خلق اللہ کا نفع ہو۔ اور اُسکی موت شماتت کا باعث ہو۔ وہ کبھی طاعون سے نہ مریگا۔ مین جانتا ہون۔ اور قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا۔ جس کو مین پہچانتا ہون۔ یا وہ مجھے ایسا پہچانتا ہو۔ جو پہچاننے کا حق ہے۔

دعا

دعا مین جس قدر بیہودگی ہوتی ہے۔ اُسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنے اُسکی مستجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے۔ کہ اُس کا گذارہ ایک دو روپیہ روزانہ مین بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بیہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے۔ کہ ضرورة حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کیجاوے۔ جب کسی کی کوئی مصیبت کا خط آتا ہے۔ اور اُس مین دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے۔ کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے۔ لیکن دوسری بیہودہ درخواستون مین اسقدر دل نہیں لگتا ؛

طاعون اور دعا

عام لوگ جو آج کل دفع طاعون کے لیے دعا مانگتے ہین۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی ذات کو منوانا چاہتا ہے۔ نری دعا سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ عقاید کی اصلاح نہ ہو۔ ایسی دعائیں کیا بت پرست نہیں مانگتے۔ پھر اُن مین اور ان مین فرق کیا ہوا۔ بلکہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ فاذا سالك عبادی فانی قریب۔ کے یہی معنے ہین کہ اگر سوال ہو۔ کہ خدا کا علم کیونکر ہوا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا بہت قریب ہے۔ اگر کوئی اُسے سچے دل سے بلاتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ دوسرے فرقون کے خدا قریب نہیں ہین بلکہ اسقدر دور ہین۔ کہ ان کا پتہ ہی ندارد

عابد اور پرستار کی یہ اعلیٰ غرض ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اجیب دعوة الداع اذا دعان۔ کے بھی یہی معنے ہین۔ کہ وہ جواب دیتا ہے۔ گونگا نہین ہے۔ دوسرے تمام دلایل اس کے آگے ہیچ ہین۔ کلام ایک ایسی شے ہے۔ جو کہ دیدار کے قائم مقام ہے

امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فدمرنٰھا تدمیرا

ایک تحصیلدار صاحب نے گورداسپور مین عرض کی۔ کہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ خاص طاعون کے دنون مین فسق بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک گھر مین پے درپے طاعون کی موتین ہوتی رہین۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار بہ دیوار ایک شخص ایک ہفتہ زناکاری مین مبتلا رہا۔ فرمایا۔ کہ قران شریف سے بھی ایسا ثابت ہے۔ جیسے کہ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فدمرنٰھا تدمیرا۔ پ۱۵۔ یعنے جب اس قسم کے عذاب نازل ہوتے ہین۔ تو فاسقون کو ڈھیل دی جاتی ہے کہ وہ جی بھر کر فسق کرلین۔ پھر اُن کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

مختلف اقوال

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر وہ ہین۔ جو حیات دنیا پر راضی ہو گئے اور اطمینان پا گئے ہین۔ خدا کیطرف حرکت کی۔ ضرورت کو وہ بالکل محسوس ہی نہیں کرتے۔ فلا نقیم لھم یوم القیامة وزنا پ۱۶ ۳ مین گناہ کا ذکر نہیں ہے اس کا باعث صرف یہ ہے۔ کہ ان لوگون نے دنیا کی خواہشون کو مقدم رکھا ہوا تھا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دنیا کا حظ پا چکے۔ وہان بھی گناہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ دنیا کی لذات جنکو خدا تعالیٰ نے جائز کیا ہے۔ اُنمین منہمک ہو جانے کا ذکر ہے۔ اس قسم کے لوگون کا مرتبہ عنداللہ کچھ نہ ہوگا۔ اور نہ ان کو کوئی عزت کا مقام دیا جائیگا۔

شیرین زندگی اصل مین ایک شیطان ہے۔ جو کہ انسان کو دھوکا دیتی ہے۔ مومن تو خود مصیبت خریدتا ہے۔ ورنہ اگر وہ مداہنہ برتے تو ہر طرح آرام سے رہ سکتا ہے۔ آن حضرة صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس طرح کرتے۔ تو اس قدر جنگیں کیون ہوتین۔ لیکن آپ نے دین کو مقدم رکھا۔ اسلئے سب دشمن ہو گئے

٭ ٭ ٭

سوال ملازمت پیشہ لوگون کو عبادت کا بڑا کم وقت ملتا ہے۔ اور وہ دینی خدمات سے بھی محروم رہتے ہین۔ بعض ایسے ہوتے ہین۔ کہ انکی زندگی آرام مین گذرتی ہے۔ تلخ زندگی کا ان کو موقعہ ہی نہیں آتا

فرمایا۔ کہ وہ بھی ایک تلخی کا حصہ ہے کیونکہ معاش کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے عبادۃ کا ثواب پاتا ہے۔ نیک نیتی سے اگر انسان چلے۔ اور نیت یہ ہو۔ کہ بال بچون کی پرورش اس لئے کرتا ہون۔ کہ وہ خادم دین ہون۔ تو اس پر بھی اُسکو ثواب ملتا ہے ۞

انبیاء کے دشمنون کے دو گروہ ہوتے ہین ایک وہ جو کہ اُن کے مکذب ہوتے ہین۔ دوسرے وہ جو ان کو خدا مانتے ہین۔ اہل اسلام کا عقیدہ جو مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ہے۔ وہ اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ لوگ اُنکے مکذب تو نہیں ہین۔ لیکن اُن کو خدا ضرور مانتے ہین کہ ہر ایک اُسکی صفت مین اُسے شریک کیا ہوا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ بعض وقت نبی کو اجتہاد اور تفہیم الہام مین غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کے متعلق ہو۔ تو انکو فوراً تنبیہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے امور مین ضروری نہیں۔ کہ وہ اطلاع دیئے جاوین۔ پس اس لئے یہ بات ممکن ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام کو ان کے دوبارہ آنے کے بارہ مین جو الہامات ہوئے۔ خود اونہون نے ہی اُسے حقیقی معنون پر حمل کر لیا ہو۔ کیونکہ اُن کا مخطی ہونا تو ثابت ہے۔ اس لئے انجیلون مین اُن کا یہ فقرہ نقل ہوا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے۔ کہ مین دوبارہ آجاؤن گا۔ اس قسم کی اجتہادی غلطی کا امکان ہر ایک نبی سے ہے۔ اب دیکھو۔ کہ مسیح علیہ السلام سے تو ایک اجتہادی غلطی ہو ہوئی۔ لیکن دوسرون کو کسقدر وبال آیا۔ اگر ان مسلمانونکو یہ سمجھ ہوتی۔ تو وہ دوسرے نبیون کو اُن کو کیون زیادہ مرتبہ دیتے۔

مسلمانون پر یہ بات لازم نہیں ہے۔ کہ وہ انجیل کے الفاظ پر ضرور اڑین۔ مسیح علیہ السلام کو یہ خاص عزت دین۔ کہ وہ مخطی نہین ہیں تو اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

۞ ۞ ۞

مسائل نماز سفر گورداسپور مین نماز کے متعلق ذیل کے مسائل میری موجودگی مین حل ہوئے

۱۔ ایک مقام پر دو جماعتیں نہ ہونی چاہئیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرۃ اقدس ابھی وضو فرما رہے تھے۔ اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب بوجہ علالت طبع نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اون کا خیال تھا۔ کہ مین معذور ہون۔ الگ پڑھ لون۔ مگر چند ایک احباب اُن کے پیچھے مقتدی بن گئے۔ اور جماعت ہو گئی۔ جب حضرۃ اقدس کو علم ہوا۔ کہ ایک جماعت ہو چکی ہے۔ اور اب دوسری ہونے والی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایک مقام پر دو جماعتین ہرگز نہ ہونی چاہئین

۲۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضور اقدس اپنی کوٹھری مین تھے۔ اور ساتھ کی کوٹھری مین نماز ہونے لگی۔ آدمی تھوڑے تھے۔ ایک ہی کوٹھری مین جماعت ہو سکتی تھی۔ بعض احباب نے خیال کیا۔ شاید حضرۃ اقدس اپنی کوٹھری مین ہی نماز ادا کرلین گے۔ کیونکہ امام کی آواز وہان پونہچتی ہے اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئین۔ بلکہ اکٹھی پڑھنی چاہیئے۔ ہم بھی وہان ہی پڑھین گے۔ یہ اُس صورت مین ہونا چاہیئے۔ جبکہ جگہ کی قلت ہو

۳۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گورداسپور مین مقیم تھے۔ اور احمدی جماعت نزیل قادیان بباعث سفر مین ہونے کے نماز جمع کر کے ادا کرتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مسئلہ پوچھا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ مقیم پوری نماز ادا کرین۔ وہ اس طرح ہوتی رہی۔ کہ جماعت کیساتھ ڈاکٹر صاحب نماز ادا کرتے جماعت دو رکعت ادا کرتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب باقی کی دو رکعت ...... بعد از جماعت ادا کر لیتے۔ ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے دیکھکر کہ ڈاکٹر صاحب نے ابھی دو رکعت ادا کرنی ہے فرمایا کہ ٹھیر جاؤ۔ ڈاکٹر صاحب دو رکعت ادا کر لیوین پھر اس کے بعد جماعت دوسری نماز کی ہوئی۔ ایسی حالت جمع مین سنت اور نوافل نہیں ادا کئے جاتے

۴۔ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے تو آپ نے پانی مانگا۔ جب پانی آیا۔ تو آپ نے بیٹھ کر آپ نے پیا۔ اور بھی کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ پانی وغیرہ آپ ہمیشہ بیٹھکر ہی پیتے ہین ۞

الہامات وکشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ مہینون مین الہامات وغیرہ کی اشاعت مین البدر اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری مین قاصر رہا ہے جس کا ہمین بذات خود افسوس ہے۔ اسلئے اب وہ الہامات اندنون شایع کر دئے جاتے ہین۔ کہ ریکارڈ مکمل ہو جاوے ۞

۱۔ مئی سنہ ۴ء۔ معنے دیگر نہ پسندیم ما

۲۔ " " ۔ سنلقی فی قلوبھم الرعب

۳۔ جون سنہ ۴ء۔ مولوی محمد علی صاحب کو رویا مین کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

۴۔ جولائی سنہ ۴ء۔ مین تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔

۶۔ " " ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

۷۔ " " ۔ انا انزلناہ للمسیح الموعود

۸۔ " " ۔ مبارک سو مبارک

۹۔ " " ۔ آسمانی تائیدین ہمارے ساتھ ہین

۱۰۔ " " ۔ اجرک قائم وذکرک دائم

دردسر کے علاج کی ہدایات

دردسر صرف بیماریون کی علامات ہین۔ اور علاج کے مفید ہونے کے لئے کہ پہلے مرض تک پہنچنا چاہیئے۔ خاص توجہ خوراک اور طریق رہائش پر کرنی چاہیئے۔ خوراک صحت بخش اور اوسط درجہ کی ہونی چاہیئے۔ بہت زیادہ کھیر اور مٹھائیان کم کھانی چاہئین۔ چائے اور کافی بھی کم پینی چاہیئے۔ یا بالکل نہیں اور حقہ نوشی بھی کم کرنی چاہیئے۔ جہانتک ہو سکے پہنچنے پھرنے مین کثرت کرنی چاہیئے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ دماغی محنت اور ترددات سے بچین۔ جس مکان مین ہوا خوب آتی جاتی ہو وہان سونا دردسر کے لیے بہت مفید ہے۔ قبض سے بھی بچنا چاہیئے۔ لیکن تیز جلاب بالکل نہ کرین۔ ان سے بجائے کمی کے زیادتی ہوتی ہے۔ جب اعصابی درد ہو۔ تو ان تمام باتون سے جو اعصاب مین جوش پیدا کرتی ہین۔ باز رہنا واجب ہے۔

تلافی فروگذاشت ۔ محمد شریف خان صاحب پشاور کی قیمت ماہ جون مین وصول ہوئی تھی۔ مگر نقل کرتے وقت نظر انداز ہو گئی۔ اس لیے اب اُسکی رسید درج ہے۔ **مینجر**

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی

یکم فروری ۱۹۰۴ء کے پرچے میں مقدمات کے متعلق شور وغل مچایا ہے حالانکہ شیوہ اتقا یہ ہے کہ انکے ختم ہونے تک انتظار کیا جاوے۔ دعا کا مقدمہ خارج ہو یا نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں مطلب تو یہ تھا کہ خطوط و مضمون کرم الدین کے ثابت ہوں سو تم فیصلہ پڑھ کر دیکھلو اسمیں مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ خطوط بھی کرم دین کے ہیں اور سراج الاخبار والا مضمون بھی۔

(۲) آجسے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا،، پر اعتراض کیا ہے کہ سمالی لینڈ میں برٹش گورنمنٹ جہاد کر رہی ہے۔ واہ حضرت جہاد کر معنے عام لڑائی کے لئے۔ اچھے مجدد ہو۔ کسی مذہب کے بزرگ کو برا نہیں کہا جاتا بلکہ کمال تلطف سے ان کو عیوب پر مطلع کیا جاتا ہے اور خود انہی کے معتقدات سے جو کچھ لازم آتا ہے کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ مشاء بنمیم۔ مناع للخیر۔ وارد ہے۔

(۳) ہلاکت کی پیشگوئی بغیر اصرار و درخواست نہیں ہوتی؛ ورنہ صرف ایسی پیشگوئیوں پر تحمد اور علو ہے۔، ورنہ ایسا کرنا خلاف شان نبوت ہو کیونکہ قرآن کریم میں بھی تبت یدا ابی لھب و تب مرتجا وارد ہے۔ کسی مخالف کے مرنے پر شادیانے نہیں بجائے جاتے ہاں پیشگوئی کے پورا ہونے پر۔

(۵) خاتم الخلفاء میں خلیفہ سے مراد نبی نہیں بلکہ لیستخلفنہم فی الارض والا خلیفہ ہے اور خلیفہ بروزی نبی ہوتا ہے اور آپ کو رسول یا نبی کہنا فنافی النبوت کے اعتبار سے ہے۔ اور مسیح موعود کے حق میں تو نبی اللہ کا لفظ حدیث صحیح میں آیا ہے

(۶) مسیح ابن مریم۔ خاتم الخلفا اس اعتبار سے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت ان پر ختم ہوئی۔ پس اس تقابل میں سلسلہ محمدیہ کے آخری خلیفہ کو بھی خاتم الخلفا کہا جائیگا جس پر خلافت کی تمام شانوں کا خاتمہ ہے اور جب تشبیہ صرف خاتم الخلفا ہونے میں ہے تو بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دینے کی کیا ضرورت ہے قطع نظر اس سے حضرت مرزا صاحب کا اولاد اسحاق سے ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

(۷) عصابتان احرزہما اللہ من النار۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسٰے ابن مریم کے ساتھ جس جماعت نے ہونا ہے وہ بھی ہند میں جہاد کرے بلکہ صرف ہند میں دونوں گروہوں کے ہونیکے لحاظ سے اکٹھا ذکر کیا گیا۔ تلوار سے مقابلہ کرنے والا گروہ ہو چکا شاہان اسلام وغیرہ مجاہدین۔ اب دوسرا زمانہ قلمی جہاد کا آیا ہے جو اپنے مخالفین پر فتحیاب ہو چکا ہے اسکے پیشوا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور وہی عیسٰے ابن مریم ہیں۔

(۸) کیف تہلک امۃ انا اولہا المہدی وسطہا والمسیح آخرہا۔ یہ حدیث ہمارے دعوے کے خلاف نہیں یہ وسطی زمانہ کا مہدی ہو چکا اور آخری زمانہ کا مسیح بھی آچکا جس پر حدیث لا المہدی الا عیسٰے صادق آتی ہے۔ کوئی معارضہ نہیں بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں صرف مسیح موعود اور اسکی جماعت ہی ہادی اور ہدایت یافتہ ہو گی۔ رسول اکرم صلعم نے مختلف مہدیوں کی پیشگوئی فرمائی ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں پوری ہو چکی تعجب ہے کہ آپ مسلمان ہو کر اسسے انکار کرتے ہیں اور نبی کریم کی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر مصر ہیں۔

(۹) جو لکھتے ہیں ملا عبد اللطیف کو قتل کرا دیا اسکا ساتھ نہ دیا رسول کریم کے جتنے اصحاب شہید ہوئے انکے بچا نہ لینے کا الزام نبی کریم پر ہے تف ہے ایسی سمجھ پر۔ اس قسم کی شہادت پر ہزاروں زندگیاں قربان ہیں۔ پھر لکھا ہے" اب اسکی روح جہنم کی سیر کر رہی ہے،، اسکا ثبوت؟ آپ وہاں گئے؟ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کو ایسا کہنا حد درجہ کی بیباکی اور غضب الٰہی کا مورد ہونا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ہیضہ واقعہ شہادت سے پہلے پھیلا ہوا تھا۔ سب اخبارات گواہ ہیں کہ یہ وبا نہایت زور سے بعد شہادت صاحبزادہ عبد اللطیف پھیلی۔ سمالی لینڈ میں گورنمنٹ کی چڑھائی برائے رفع فساد ہے۔ اسی جہاد نہیں کہہ سکتے۔ حضور اقدس کیطرف سے کونسا دعویٰ ہوا جو آپ مرزائی مقدمات کو علمائے اسلام پر جہاد کرنے کے جواز کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں۔ کہاں لکھا ہے کہ جو لوگ مجھپر ایمان نہیں لاتے واجب القتل ہیں،، کچھ سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔ غالباً صاحب ضمیمہ کا خیال ہے کہ لوگ میرے لکھے ہوئے کو کون پڑتال کرتا ہے۔ میں جو کچھ ہوں الم غلم لکھکر صفحوں کا حساب پورا کر دیتا ہوں۔

طاعون کا آنا۔ اونٹنیوں کا بیکار ہونا یضع الحرب کا اعلان یہ سب مسیح موعود کے زمانے کی نشانیاں ہیں اور مسیح موعود وہی ہوگا جسنے اس زمانے میں دعویٰ کیا۔ اور یہ سب نشان جسکے عہد میں مجموعی حالت میں ظاہر ہوئے۔ اذا العشار عطلت پر آپکا اعتراض کہ جس ملک میں اونٹنیاں نہیں وہاں کے آپ مسیح موعود نہیں۔ غلط ہے۔ کیونکہ اول یہ بتانا چاہئے۔ اذا ظرف زمان ہے یا مکان۔ دوسرا یہ ایک نشان ہے خواہ کسی جگہ ظاہر ہو۔

(۱۰) حضور انور کے اشعار پر اعتراضات کرنے سے کیا حاصل ہے سوائے اپنی بیودہ دہری کے۔ چہکار کے لفظ پر آپ کا اعتراض ہے۔ اگر یہ پنجابی ہے تو کیا ہوا۔ اُردو تو پہلے ہی بھیک کے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی اسمیں۔ سنسکرت اس میں۔ ہندی اسمیں۔ فارسی اسمیں تو اگر پنجابی کا ایک آدھ لفظ اور وہ بھی ایسا جسے بعض اہل زبان نے استعمال کیا ہے آگیا تو کونسا زہر مل گیا۔ اور کیا غضب ہو گیا۔

(ب) جب علیہ الرحمۃ۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ آچکا ہے تو کیا وجہ ہے رب ارحم علی الذین یلعنون علیّ پر اعتراض کرنے کی کہ ارحم الذین نہیں فرمایا۔ کیا علیّ کا لانا خلاف محاورہ ہے۔ حضرت یلعنون علیّ کے تقابل کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ (ج) غیوری خدا غلط نہیں۔ ضرورت شعری کیلئے یوں بھی مشدد کو مخفف مخفف کو مشدد کر لیتے ہیں

آں قبلۂ رو نمود بگیتی چہار دہم
بعد از ہزار وسہ رکشت انگمند در حرم

اس شعر میں چہار دہم کی ۃ نہیں کٹتی۔ آپ چہر دہم پڑھ لیجئے۔ اہل زبان ایسا بولتے ہیں۔ اور در حرم بت انگندن معجزۂ نبی کریم ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ حرم میں بت رکھے گئے۔ بلکہ توڑے گئے۔

(۱۱) اتبعوا سواد الاعظم میں اعظم سے مراد اگر اعظم حقیقۃً عند اللہ ہے تو اور بھی ہمارے مقصد کے موافق ہے۔ اور قلیل من عبادی الشکور کے پیش کرنیکی یہ وجہ ہے کہ عظم میں جو کثرت کے معنے ہیں اسکا جواب ہو۔ اور جماعت احمدی اسلئے سواد اعظم کی مصداق ہے کہ اس سے مراد خلفائے راشدین مہدیین اور انکی جماعت ہے اور وہی متبع کتاب وسنت ہے کیونکہ انکے پاس اپنے اتباع کامل کا ثبوت موجود ہے

(۱۲) ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ تصویر پر اعتراض کرنے والے بزرگ اپنے گھر کے آئینے توڑ کر اور اپنی آنکھوں کی پتلیاں نکال کر اپنی ملکیت کے روپے پیسے باہر پھینک کر اعتراض کریں۔ مگر انکا کام حق جوئی سے تو نہیں صرف جہلا میں جوش پھیلانے کا ہے۔

(۱۳) قرآن سے مسیح موعود کا ثبوت ہم مفصل دیکھیں پھر پس یہ کہنا از قبیل بیشرمی ہے کہ قرآن سے مسیحیت کا ثبوت نہیں دیتے۔ (احمدی گجراتی)

باقی آئندہ

مرزا حیرت کی پردہ دری

سچ فرمایا ہے مولانا روم نے۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکاں کند

اگر مرزا حیرت حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف قلم نہ اٹھاتے۔ تو ہم انکے حالات سے کس طرح واقف ہوتے۔ ہمارے احمدی بھائی انکی خوب خبر لے رہے ہیں۔ سبحان اللہ آج تک حیرت صاحب نے کوئی ایسا الزام نہیں دیا۔ جس کے آخرکار وہ خود مورد نہ ہوے ہوں۔ مرزا حیرت کو اس سے نصیحت حاصل کرلی چاہیئے۔ اور آیندہ کیلئے قلم کو روک لینا چاہیئے ورنہ ہمیں اسکا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔ مرزا حیرت کا وطیرہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ کی نسبت کبھی کوئی رائے دیتے ہیں۔ کبھی کوئی۔ اور اسیطرح اپنی غیر مستقل پالیسی سے اپنے پر اعتراض کا موقعہ نہیں آنے دیتے۔ مگر ہمارے احمدی بھائی نے انکی خوب قلعی کھولی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جزائے خیر بخشے۔ امید ہے۔ وہ ان کے "خواب" والے مضمون کیطرف بھی توجہ کرینگے۔ جس میں مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ کہ حوالات سے بھاگ نکلے اور پھر راستہ میں خدا جانے کہاں فوت ہوگئے وہی مرزا حیرت قرآن مجید میں اس کا جسم و سمیت نکلکر آسمان کیطرف جانا لکھتے ہیں۔ ایک طرف سیرۃ الرسول میں رقمطراز ہیں۔ کوئی مسلمان فیض روح القدس سے خالی نہیں۔ اور خدا سب سے ہمکلام ہوتا ہے۔ دوسری طرف الہام حضرت مسیح موعود سے انکاری ہے۔ ہم مرزا حیرت سے ملتمس ہیں۔ اگر اسے کچھ علمیت کا دعوایٰ ہے۔ تو وہ عالمانہ بحث وفات مسیح وغیرہ کا متنازعہ فیہ مسائل میں شروع کرے۔ ادہر ادہر کی باتوں میں کیوں وقت ٹالتا ہے۔ ایک طرف احادیث کو تسلیم کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کہتا ہے؛ .... کہ مسیح مرگیا تو ہمیں کیا؟ اگر زندہ ہے تو کیا! اجی ہمیں کیوں کچھ نہیں۔ ہمارے تو ایمان کا دارومدار اسی پر ہے۔ کیونکہ رسول کریم ..... صلعم نے آخر زمانے میں مسیح کے آنیکی پیشگوئی فرمائی ہے

(راقم ایک منصف مزاج)

تذکرۃ الشہادتین۔ بزبان پنجابی نظم ہوکر کارخانہ میں پہنچ گیا ہے۔ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ احمدی شعراسے التماس ہے کہ اب اسے اردو زبان میں نظم فرماویں۔ اور اس کے متعلق کارخانہ سے خط و کتابت کریں۔

محمد افضل

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

خاکسار کا یہ قصیدہ اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرماکر مشکور فرمادیں۔ تاکہ مجھے اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مدح کرنے میں جرأت حاصل ہوجاوے میں ہوں آپ کا خادم محمد یوسف احمدی فورتھ ہائی کلاس اسلامیہ سکول پشاور شہر

قصیدہ خطاب بہ اہل ہند

اے اہل ملک ہند حذر از خدا کنید
از سر خودی و سرکشی و کین جدا کنید

آئید و اتفاق کنید با امام عصر
الصلح خیر۔ ترک عداوت شما کنید

تکذیب ایں امام نباشد مگر خراب
کار خراب خوب نباشد حیا کنید

مکنید اشتیاق بتوہین ایں مسیح
خوف از خدا و شافع روز جزا کنید

دارد ہر آنکہ کلمۂ توحید بر زباں
تکفیر او بگو نہ ز جہر و جفا کنید

آنرا کہ قید است ز دل بر اصول دیں
تکفیر از فروع مسایل چرا کنید

تکفیر اہل قبلہ و عشاق مصطفےٰ
ویل لکم۔ چہ گونہ بہ حیلہ روا کنید

آنرا کہ ہست اشاعت قرآن بفرض عین
باید کہ بر اعانت او اقتدا کنید

جانش گداخت از غم ایمانشاں مگر
باشد عجب کہ نسبت کافر ورا کنید

بر خادمان دین محمد چنیں ستم
شرم از خدائی خلق و تشنیع او رای کنید

لعنت برو ہر آنکہ کند لعنتی شود
از لعنت اجتناب بصبح و مسا کنید

ای حاسدان بمومن صالح خطاب کفر
باشد روا کہ حق اخوت ادا کنید

آمد غلام احمد والا امام دین
تسلیم او کنید۔ و تعصب رہا کنید

نازل بہ شرق ملک عرب شد بہ قادیاں
حسب حدیث مصطفےٰ مرحبا کنید

ایں نائب خدا بود و ثانیٔ مسیح
کش زندہ تا ہنوز گمان بر سما کنید

در انتظار عیسےٰ چرخ بریں مباش
کو شد وفات بہرش اگر فاتحہ کنید

در شہر کاشمیر نماید قبر او ..... مو
تاریخ شاہد ست اگر تصفیا کنید

ہم ثابت از قرآں و حدیث صحیح شد
کو در بہشت رفتہ ہم گو خدا کنید

ہست ایں خیال خام کہ عیسیٰ است بر فلک
کے جسم عنصری رود آنجا حیا کنید

عیسےٰ بر آسماں بود و مصطفےٰ بہ خاک
باید بریں عقیدۂ باطل بکا کنید

آئید در جماعت عیسائے احمدی
ہم اتباع۔ مہدی موعود را کنید

منکر ز السیح نگردد مگر شقی
دوری ز راہ و رسم بد اشقیا کنید

ای آنکہ سوئی او نمودید عزم بد
توبہ کنید و بہر معافی صدا کنید

بنگر چہ گونہ آتھم بیدیں ہلاک شد
یک دشمن عظیم فنا شد نما کنید

آں لیکھرام قتل شد و قاتلش گریخت
لازم بود۔ کہ نغز بیت آریا کنید

طاعون ملک ہند و کسوف و خسوف را
یابید خود مصدق۔ اگر چشم وا کنید

آیات حق ظہور نمود از زآسماں
الحق زمیں بگفت چرا اخفا کنید

ہر دشمنے کہ کوشش توہین او نمود
توہین خود بدید اگر اقتفا کنید

ترسید از خدا و ز آہ امام دین
ناصر شوید و نصرت دین خدا کنید

ایں است مجددیکہ بہ تجدید دیں رسید
تجدید او کنید و اعانت شما کنید

خواہد رسید فتح و ظفر از خدای پاک
نادی شود قبول اگر میرزا کنید

بعد از ہزار چار صد آمد بدین ما
خیزید بہر نصرت او جان فدا کنید

ہیچ است زندگی است با آخر فنا رسد
جان را بکار دین ز اوّل فنا کنید

آئید و گرد حضرت عیسائی ماشوئید
تبلیغ حق کنید و بہر سو ندا کنید

بس ختم شد قصیدۂ محزون احمدی
من می دہم قسم کہ بحقش دعا کنید

راقم آثم محمد یوسف احمدی متخلص بہ محزون

ہر حال میں محصولڈاک بذمہ خریدار	# کارخانہ البدر قادیان کی احمدیہ بک ایجنسی	ہر حال میں محصولڈاک بذمہ خریدار

ضروری اطلاع - البدر اخبار جسمیں بک ایجنسی کی اشتہارات وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ احمدی جماعت میں جسکی تعداد ڈائی لاکھ سے زیادہ ہے۔ بفضل خدا ایک غیر معمولی ترقی اشاعت میں کر رہا ہو۔ اسلئے جو لوگ اپنی مفید تصنیفات سے اس جماعت کے ممبرون کو فائدہ پہنچا کر نوع انسان کی ایک خدمت بجالانا چاہتے ہیں انکو عمدہ موقعہ ہے۔ کہ اپنی کتب اور تصنیفات البدر کے کارخانہ میں ارسال فرماوین۔ اس ایجنسی میں ہر ایک قسم کتاب بشرطیکہ وہ مذہب اسلام یا حضرۃ مسیح موعودؑ کی مشن کے مخالف نہو۔ اور فحش اور منکر سے پاک ہو۔ کمیشن پر رکھی جاتی ہیں۔ کمیشن کا فیصلہ بعد مطالعہ کتب بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہو۔ موجودہ سٹاک کو صاف کرنے کی غرض سے بعض کتب کی قیمت کم کر دیگئی ہے۔ بغور ملاحظہ فرماکر احباب جلد تر درخواستیں ارسال فرماوین۔ درخواست بنام محمد افضل منیجر کارخانہ البدر ہونی چاہیئے۔

روسی جیبی حمائل - ایک پیسہ والے کارڈ سے ہی چھوٹی تختی پر بہت عمدہ خوش نما زرد چمکنے والے کاغذ پر ... چونکہ قادیان کی احمدی احباب بصد شوق ... اسباب کی خاطر ہم ... پانچ صفحہ خط عمدہ — عصہ ۱ر

تفسیر القرآن - مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب احمدی ... اگرچہ سلسلہ احمدیہ کی کوئی مستند تفسیر ... ڈاکٹر صاحب نے حتی الوسع ... کوشش کی ہے کہ اپنی جماعت ... تفسیر کامل موجود نہو۔ اسکا ہونا ... — سے

... - خزینہ حقائق ومعارف قرآنی اور قومی زندگی کے اصول کا پتہ اس لگتا ہے۔ مصنفہ حکیم ... الدین صاحب — ۴ر

... - جلد اول و دوم بزبان عربی — ۱ل دو...

شہادۃ القرآن - مصنفہ حضرۃ مسیح موعودؑ - مذہبی فلاسفی کی نادر کتاب اور نیچری وبا کا تریاق اصل قیمت ۸ر رعایتی — ۳ر

نور القرآن - حصہ اول - مصنفہ حضرۃ مسیح موعود قرآن کے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل۔ اصل قیمت ۳ر رعایتی — ۲ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - جسمیں گناہ کی فلاسفی اور اس کا علاج بتلایا گیا ہے۔ مصنفہ حضرۃ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام۔ اصل قیمت ۱ر رعایتی

اعجاز احمدی - مصنفہ حضرۃ مسیح موعودؑ - مسیح موعودؑ کے دعاوی پر ایک نئے رنگ سے روشنی ڈالی ہے۔ اور الہی تائید اور نصرۃ سے لکھی ہوئی کتاب اصل قیمت ۳ر رعایتی — ۱ر

سیرۃ مسیح موعودؑ - حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق وعادات مولانا عبد الکریم صاحب احمدی کی تصنیف — ۲ر

جلسہ اعظم مذاہب - سنہ ۱۸۹۶ء میں ایک عظیم الشان جلسہ کل مذاہب کا لاہور میں ہوا تھا۔ جسمیں ہر ایک اہل مذہب نے اپنے مذہب کی خوبی بیان کی تھی۔ لیکن آخر سب متفقہ رائے نے فیصلہ کیا۔ کہ حضرۃ مرزا صاحب کا پیش کردہ اسلام جن خوبیوں سے ملو ہے۔ وہ دوسرے مذاہب اس سے عاری ہیں۔ اس جلسہ کی مفصل روئداد اور رپورٹ اور کل تقریرون کا مجموعہ — ۸ر

عسل مصفی - مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب احمدی مشن کے متعلق ہر ایک قسم کے ثبوت کی ایک جامع کتاب جس کے ہوتے ہوئے انسان کو بحث مباحثہ کیلئے اور کتاب کی کم ضرورۃ رہتی ہے۔ اس کو پاس رکھکر ایک لڑکا بھی ایک جید مولوی پر بفضل خدا ...... — ۸ر

قاعدہ یسرنا القرآن - جس کو ہدایات مندرجہ کے مطابق پڑھنے سے کئی بچوں نے ۲ ماہ میں قرآن شریف ختم کئے ہیں۔ عجیب بے نظیر قاعدہ ہے — ۲ر

طب روحانی - بغیر دوا کے علاج بطریق مسمریزم جس عمل درآمد کرنے سے یسوعی معجزات کی گرہ کھل جاتی ہے۔ مصنفہ صوفی احمد جان احمدی مرحوم — ۱ر

(ازروئے دلائل غالب آسکتا ہے۔ صفحہ ۸۲۹ - قیمت بعد ازاں ...)

تحذیر المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مسائل وفات وحیات پر۔ ضروری عالمانہ بحث - صفحہ ۲۰۰ - اصل قیمت ۸ر رعایتی — ۴ر

اعلام الناس - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مسائل وفات وحیات پر۔ ضروری عالمانہ بحث - اصل قیمت ۲ر رعایتی — ۱ر

سواء السبیل - مصنفہ ایضاً ومضمون ایضاً اصل قیمت ۳ر رعایتی — ۱ر

کشف الالتباس - ایضاً - ایضاً اصل قیمت ۱ر رعایتی

ایقاظ النائمین - ایضاً - ایضاً قیمت ...

موعظہ حسنہ - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔ تفسیر سورہ تبت اصل قیمت ۱ر رعایتی

صیانۃ الناس - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ... مولوی محمد حسین بٹالوی سے ایک خط کا جواب — ۱ر

سر الشہادتین - ثبوت شہادۃ مولانا عبد اللطیف صاحب۔ مستنبطہ از قرآن مجید — ۱ر

الفرقان - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔ بجواب البرہان۔ ایک ماہوار رسالہ جو شاہجہانپور سے شائع ہوتا ہے۔ سورہ لایلف قریش کی لطیف تفسیر — ۲ر

ضیاء القرآن - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔ در رد فرقہ چکڑالوی - و اعتراضات بر شہادۃ مولانا عبد اللطیف صاحب شہید — ۳ر

قول الصحیح - مصنفہ میاں ہدایت اللہ صاحب - شاعر۔ لاہوری - تصدیق حضرۃ مسیح میں عجیب نظم ہے۔ — ۱ر

عاقبۃ المکذبین - لودہانوی مخالف مولویوں کے انجام — ۱ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی بجواب کلمہ فضل رحمانی - دجال ذوالقرنین - یاجوج - ماجوج اور مسئلہ تصاویر پر بحث — ۷ر

السر المکتوم - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - نام سے مطلب ظاہر ہے — ۵ر

رؤیائے صالحہ - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مصنف کی بیعت کی سرگذشت اور احمدی مشن کی تائید میں — ۲ر

اعجاز احمدی - ایضاً — ۱ر

سلاسل الفضائل - مصنفہ عبد الحی عرب در بیان فضائل آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم وتائید مشن احمدیہ رعایتی — ۲ر

سلاسل التعلیم - مصنفہ عبد الحی عرب — ۱ر

سیرۃ النبی - ایک مامور من اللہ کی مجلس میں کیا ادب ملحوظ ہونا چاہیئے — ۱ر

الہامی دعا - طاعون سے محفوظ رہنے کیلئے اسم اعظم اور رفع حاجات کیلئے ایک مجرب نسخہ۔ یہ حضرۃ اقدس کو الہام ہوئی تھی — ۱ر

وفات مسیح - پنجابی نظم — ۲ر

پنجابی کامین - مستورات کے لئے ... — ۱ر

نظم برائے مستورات - .... — ۱ر

عکسی تصاویر - حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصویر طیار ہوئی ہے کہ جس نے دیکھا ہے۔ تعریف کی ہے۔ خط وخال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ کہ ضرور خریدیں قیافہ شناس لوگوں کو اتمام حجت کی نیت پیش کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی اوٹھا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑی۔ تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتھ پر ہم نے خدا کیلئے اپنے ارادون اور نفسانی خواہشون کو بیچ دیا ہے قیمت ۸۰ر — عصر

احمدی تجار توجہ فرمائیں

اپنے تاجر بھائیوں کو جماعت میں بذریعہ البدر انٹروڈیوس کرنے کے لئے ہم نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ جب تک اسکی اشاعت ایک ہزار ہو تب تک اصل خرچ پر مستقل اشتہارات سال بھر کے لئے جاوین۔ اس وقت اخبار ۸۰۰ چھپتا ہے۔ اور ۷۰۰ سے زیادہ اشاعت ہے۔ الحمد للہ۔ اسلئے ہم اصل اخراجات پر سال بھر کے لئے دو صفحے اشتہارون کے ایزاد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جو صاحب اس سے فائدہ اوٹھانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط وکتابت کرین۔ اس وقت ایک ہزار اشاعت کا اصل خرچ لیا جاویگا۔ لیکن سات صد تک اشاعت کا خرچ وضع دیا جاویگا۔ اور جب اشاعت ۸۰۰ سے بڑہ گئی۔ اسوقت باقی ماندہ خرچ وضع ہوگا۔

منیجر

پیٹ کو ہمیشہ راحت ہے

لوگون کو کارخانہ پر بدظنی سے بچانے کیلئے یہ راہ اختیار کی ہے۔ کہ صرف ایک کارڈ آنے پر دوائی کا نمونہ مفت ارسال ہوگا۔ اگر پسند ہو۔ تو بہ قیمت طلب فرمایئے

کلید صحت۔ یعنی حب سلیمانی۔ اس کے استعمال سے امراض معدہ۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ تخمہ۔ بھوک کا کم ہونا۔ بدن کا گران رہنا۔ بعداز غذا کھٹی ڈکارین آنا۔ نفخ۔ دردشکم وغیرہ کو آرام ہوتا ہے۔ ہاضمہ بہت قوی ہوتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ کہ جملہ امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین۔ لیکن ہم یقین دلاتے ہین۔ کہ اگر کوئی بوجہ استعمال کرے۔ تو جملہ امراض معدہ سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ فی شیشی ۱/ درجن ۸/

سرمہ سلیمانی۔ اسکی تعریفین اگر کاغذ کے کالم پر لکھی جاوین۔ تو بجا ہے۔ اور گوہر آبدار کے برابر فروخت کیا جاوے تو ارزان ہے۔ یہ سرمہ محافظ چشم ہے۔ جملہ امراض چشم کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے کوئی مرض ہوا ہی نہ تہا۔ آزما کر داد دیجئے۔ فی تولہ ۸/

سنون دندان۔ مسوڑون اور دانتونکی جملہ بیماریونکو اکسیر ہے۔ دانتون کا ہلنا۔ خون کا نکلنا۔ درد وغیرہ تو صرف اول دفعہ کے استعمال سے رفع ہوجاتا ہے۔ اور متواتر استعمال ہو۔ تو صفائی دہن سے انسان نجات پاتا ہے۔ المشتہر۔ حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین منیجران کارخانہ احمدیہ۔ بلبگڈھ۔ دہلی

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارونکو مژدہ

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلا گنبد کھولی ہے۔ جسمین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائیسکلین نیز انکے پرزہ جات بکفایت ملسکتے ہین۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتون پر مال خرید فرماکر آزمائش کرین۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگرونکو اس طرح مدد فرماکر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی فرماوین

بائیسکلون کے ڈنلوپ ٹائیر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہین۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کی جاتی ہے۔ المشتہر۔ اللہ بخش حنا۔ اینڈ سنز۔ سوداگر بائیسکل و مشین۔ زیر نیلا گنبد انارکلی لاہور

مسٹر محبوب عالم کا کیا مذہب قرار دیا جاوے

یہ بات آجکل اہلِ اسلام کی توجہ کے قابل ہے - کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جنکا نام محبوب عالم ہے - اُنکا اصل مذہب اِن دنوں کیا قرار دیا جاوے - کیونکہ اوّل تو اُن کے اخبار و رسایل وغیرہ اِسی قسم کے ہیں - کہ ان میں مذہب و ملت کے رؤسا و عظام کو خوش کرنیکی کوشش کی جاتی ہے - بحیثیت مذہب کے انکو اِس امر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی - کہ فلاں مضمون کا اندراج اُن کے اپنے مذہب کے لحاظ سے غیرت دینے پر مبنی ہے کہ نہیں - چنانچہ اِسی مذہب اور اخلاق سے گرے ہوئے اصول پر انہوں نے ناول محبوبۂ قریش روزانہ اخبار میں شایع کرنا شروع کیا - اُس کی اشاعت کے تذکرہ کے وقت جب ہم نے یہ پڑھا کہ یہ ایک عیسائی پرچہ الہلال سے ترجمہ ہوگا - تو ہمارا ماتھا اُسی وقت ٹھنکا تھا کہ خدا خیر کرے - ایک متعصب عیسائی پرچہ پھر اس میں خاندان رسالت کا تذکرہ ایک ناول کے پیرایہ میں ہونا کبھی ممکن نہیں کہ مذہبی تعصب کا رنگ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو - مگر خدا معلوم کہ اِس شرک سے بھرے ہوئے عقیدہ تثلیث اور اہل نصاریٰ کی مجلس میں کیا [illegible] اثر ہے کہ جب کوئی شخص کچھ عرصہ اسے اختیار کرلے اور اُن میں رہ آوے تو وہ بالکل ہو میر آتا ہی نہیں - بدیں وجہ مسٹر محبوب عالم کو ہمنے معذور سمجھ کر کسی قسم کا ریمارک مناسب نہ جانا تھا - ایک عیسائی ناول کی علت غائی جسمیں خاندان نبوت کا تذکرہ ہو - اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے - کہ وہ اپنے اعتقاد کے رو سے خدا کے مقدس لوگوں کی توہین کرے - اور مسٹر محبوب عالم کا یہ فرض تھا - کہ ناول کی اشاعت سے پیشتر ہی - وہ اِس امر کو مدِ نظر رکھہ لیتے - کہ بزرگانِ ملت کی توہین تو اِس میں نہیں ہے - لیکن چونکہ وہ اہل نصاریٰ سے کچھ عرصہ تعلق رکھنے کی وجہ سے اس قسم کی باتوں کے عادی ہیں - اور اُسکا بدیہی ثبوت یہ ہے - کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب مسیح موعود علیہ السلام پر ہمیشہ ناحق نیش زنی کرتے رہتے ہیں - اور انکو یہ خیال نہیں آتا - کہ ایک کثیر گروہ اسلام کی ناحق دِل آزاری کرتا ہوں - تو یہ کون سی بڑی بات تھی - کہ وہ محبوبۂ قریش کی اشاعت کے وقت بہی اِس غیرت مذہبی کو نظر انداز کر دیتے - جو کہ نصاریٰ کی حقیقت اُن کے نزدیک اوسی حد تک ہے

کے بالمقابل بحیثیت ایک مسلمان کے اُن میں ہونی ضروری تھی - اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے انہوں نے اُسکے انجام پر غور کرلی ضروری نہ سمجھی دیرینہ تعلقات کا پاس کرکے جہٹ ناول کی اشاعت شروع کردی - لیکن جب انکو علم ہوا - کہ اِس وجہ سے ایک بڑا حصہ خریداروں کا اخبار کی طرف سے دل بردا[شتہ] ہوجاویگا - اِس لئے اپنے محبوب و مطلوب پیسہ ہیں - نقصان آتا دیکھکر محبوب عالم صاحب کو محبوبۂ قریش کی اشاعت بند کرنی پڑی - لیکن کچھ عرصہ بعد پھر انکو افسوس ہوا - کہ یہ بھی ایک سونیکی چڑیا تھی جو ہاتھ سے گئی - کیونکہ اگر یہ ناول شایع ہو جاتا - تو پیسہ اخبار کے کئی ہزار خریداروں میں سے ماسوا[ے] ان کم ایک دو معزز خریدار بھی جنکا مذہب اسلام نہیں - خرید لیتے - اور ایک معقول رقم آجاتی - اگر اِس سے دِل آزاری تھی - تو اہل اسلام کی نہ کہ اہل نصاریٰ و ہنود وغیرہ کی - اور اتفاقاً ایک مراسلت بھی اِس تائید میں آگئی - کہ اخبار میں نہیں تو اس ناول کی اشاعت بذریعہ کتاب [illegible] کردی جاوے پھر کیا تھا منہ مانگی مراد ملگئی - اور جہٹ اوسکی تیاری کا انتظام ہوا - اور مسٹر محبوب عالم کو یہ خیال نہ آیا - کو جب میں خود تسلیم کرتا ہوں - کہ اِس قصہ میں دو فرقوں کی اختلافی باتیں درج ہیں - اور اِسی لیے اِسکی اشاعت کو میں بند کرتا ہوں - تو کیا کتابی صورت میں طبع کرنیسے اب یہ نقص رفع ہوجائیگا ذرا ایڈیٹر صاحب اِسکا جواب دیں کہ وہ اپنی اِس حرکت سے کیوں اپنی قوم کے دِل کو دکہانا چاہتے ہیں - وہ کس قسم کے مسلمان ہیں - جو عمداً اِس بات کو روا رکھتے ہیں - کہ ایسے ناول کی جس میں اہل اسلام کے ایک مقدس امام حضرۃ امام حسن علیہ السلام کی اہانت کی گئی ہے - اشاعت کی جاوے -

ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے - کہ انہوں نے اپنے قول و فعل سے اِس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا تھا - کہ وہ دیگر پیشوایان دین - غیر از اسلام سے بڑھ کر کوئی عظمت آنحضرت صلعم کو دینا نہیں چاہتے مگر خدا معلوم کہ اخبار کی اشاعت پر کیا برا اثر پڑتا دیکھ کر دبے اور مجمل الفاظوں میں بہت سی لے دے کے بعد انکو رجوع کرنا پڑا - اور اب یہ دوسرا موقع ہے - کہ وہ اپنے عمل سے اپنے اِس عقیدہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں - کہ پیشوایان دین کی

جس حد تک اہل نصاریٰ تسلیم کرتے ہیں +

ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا - اگر اہل اسلام کے قومی اخبار اور رسالوں کے ایڈیٹر ایک مجلس یا باستفسار کے ذریعہ فتوا کے رنگ میں یہ امر قرار دیں کہ

مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کا اصل مذہب کیا ہے

اگر اسلام کے موجودہ متفرق فرقوں کے علماء دین مسٹر محبوب عالم کی ان باریک چالوں پر نظر ڈال کر ان کا مذہب قرار دینا چاہینگے - تو امید ہے - کہ انکے مختلف مذاہب قرار دے جاکر آخر نتیجہ یہ نکلیگا - کہ در اصل ان کا کوئی خاص مذہب نہیں ہے - کیونکہ شیعہ دل کو انتشار ہے - کہ بدیں خیال کہ وہ امام حسن کی توہین روا رکھتے ہیں - ان کا ایک خاص مذہب قرار دیں - اہل سنت والجماعت بدیں خیال کہ وہ آنحضرت صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ صلواۃ کہنا یا لکھنا ضروری خیال نہیں کرتے - ان کو ایک الگ عقیدہ والا سمجھیں - وہابی و نیچری وغیرہ - بہر حال مسٹر محبوب عالم نے محبوب عالم بننے کی جو پالیسی اختیار کی ہے - ہمارے نزدیک وہ در اصل بہت ہی ناپسند اور مضر ہے - بہتر ہے کہ اِس خیال سے باز آکر وہ محبوب الہٰی بننے کی کوشش کریں - کیونکہ جب وہ محبوب الہٰی ہو جاوینگے - تو محبوب عالم اپنے حقیقی معنوں میں خود قرار دئیے جاوینگے

ایک شادی کا اشتہار

ایک جوان صالح خوشرو و خوشخو شخص ہے - اور دنیاوی حیثیت سے بھی اِسکی حالت بہت اچھی ہے کسی کا قرض نہیں دینا - رزق کی طرف سے خدا کا بڑا فضل ہے - ایک احمدی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے - کیونکہ اسکی پہلی بیوی عرصہ چار سال سے فوت ہوچکی ہے - اگر کوئی مہالی جٹ یہ تعلق پیدا کرنا چاہے - تو خط و کتابت کرے - مزید تحقیق کیلئے دفتر البدر سے خط و کتابت کرو فقط -

خبرین ٹو

—— ۲۶ جولائی کو جاپانیون نے پورٹ آرتھر پر آخری دھاوا کیا ۔ سخت گولہ باری ہو رہی تھی ۔ آخر کار روسیون نے جواب دینا بند کر دیا ۔ نتیجہ کا سخت انتظار ہے ۔

—— لالہ تلسی رام آریہ سٹیشن ماسٹر فرید کوٹ کی نسبت اخبارون میں یہ خبر پڑی گئی ہے ۔ کہ کسی جیبی [illegible] مذہب کے ہندو نے ان کو قتل کر دیا ۔ اس کی وجہ یہ [illegible] بیان کیجاتی ہے ۔ کہ تلسی رام ہر روز آریہ سماج کی تائید مین لکچر دیتے تھے ۔ اور فحش اور درشت کلامی سے لوگون کی دل آزاری کرتے تھے ۔ گویا لیکھرام کے جانشین تھے ۔

—— روزانہ اخبار عام راوی ہے ۔ کہ امرتسر کی عدالت مین ایک عجیب مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا [illegible] گیا ہے ۔ مستغیث مشرالیف [illegible] صاحب کلارکل [illegible] کے ٹیچر مین ۔ انکی [illegible] صاحب کی حیثیت عرفی کا ازالہ [illegible] عیسائی ملزم مین [illegible] گناہ [illegible] ہو [illegible] خطا کا [illegible] عیسائی کسی خطا کو [illegible] ملزم گردانے جا سکتے ہین ۔

—— مسٹر تبت اگرچہ کامیابی حاصل کرتی جاتی ہے ۔ لیکن لاسہ کے قریب اُسے سخت تکالیف کا سامنا پیش آیا ۔ ایک ندی جس کا نام سانپو ہے ۔ بڑے روز سے بہتی ہے ۔ اس میں ایک [illegible] اور تین سپاہی ڈوب گئے ۞

—— گذشتہ ۲۴ سال مین بارہ لاکھ یہودی روس سے جلاوطن ہوئے ۔ اور اکثر ان مین سے امریکہ مین جا آباد ہوئے ۞

—— قاضی فتح حسین صاحب احمدی کو نیٹہ سارجنٹ دوم سے سارجنٹ اوّل ہو گئے ۔ اس ترقی پر ہم انکو مبارکباد دیتے ہین ۞

—— ٹیکا طاعون کی نسبت لاہور مین تجویز ہوئی تھی ۔ کہ اسے حفظ ماتقدم کیطور پر پھر لگایا جاوے ۔ لیکن عام طور پر لوگون نے اور نیز تعلیم یافتہ پارٹی نے اس سے اعراض کیا ۔ ملکووال مین جو حادثہ ٹیکا طاعون سے ہوا ۔ وہ دراصل لوگون کو نہیں بھولتا ۔ اعتراض کیا جاتا ہے ۔ کہ آجتک اُسکی رپورٹ کا اخفاء کیون کیا گیا ۔ یہ وہی ٹیکا طاعون ہے ۔ جس کے مقابلہ مین ایک ٹیکا آسمانی اللہ تعالےٰ نے تجویز کیا تھا ۔ اور جو کہ صرف کشتی نوح ٹو مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے ۔ یہ آسمانی ٹیکا دل کو لگایا جاتا ہے ۞

—— پورٹ آرتھر کے فتح ہونے کی خبر ابھی تک اخبارات مین نظر نہیں آئی ۔

—— برٹش گورنمنٹ اور روس کے درمیان یہ معاملہ ابھی فیصلہ طلب ہے ۔ کہ آیا روس برٹش جہازونکی تلاشی سے باز رہتا ہے کہ نہیں ۔ اس کی بھی گورنمنٹون کو انتظار ہے ۔

—— اہل اسلام کے قومی اخبارون مین آج کل اس بات پر زور دیا جا رہا ہے ۔ کہ اہل اسلام کے ٹو قانون وراثت مین ترمیم کیضرورت ہے ۔ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے ۔ کہ جس سے اہل اسلام کی بڑی بڑی جائدادین اپنی حالت پر قایم رہ سکین ۔ ان لوگون کا قول ہے ۔ کہ موجودہ قانون (قرآن شریف اور شرع شریعت اسلام) آج کل کے زمانہ کے حسب حال نہین ۔ جو عرب مین اہل اسلام کی حالت تھی ۔ وہ ہند مین نہیں اسوقت مسلمانون کے مقبوضات محدود اور انکی جائداد مختصر

گویا یہ لوگ اس وقت خود نبوت اور رسالت کے مدعی ہین ۔ اور کتاب اللہ مین دخل دیکر اُسے محرف اور مبدل کرنا چاہتے ہین ۔ ان خیالات سے آج کل کے ٹو اہل اسلام کی حالت ایمانی کا اندازہ لگ سکتا ہے ۔ کہ یہ لوگ دراصل اس خدا اور اُس رسول کے منکر ہین ۔ جیسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے ۔ قرآن اُنکے نزدیک ناکمل کتاب ہے ۔ اور اس لیئے قرآن کے خدا کا علم بھی محدود تسلیم کرتے ہیں ۔ جس نے ایسی کتاب نازل کی ۔ جو کہ نوع انسان کی ضرورتون کے لیے کافی نہیں ہے ۔ ان شاء اللہ اس کے اوپر ایک مفصل آرٹیکل البدر کے کالمون مین نکلے گا ۞

—— اہل جرمن جو کہ روسیون کا دم بھرتے تھے ۔ جاپانیون کے میدان جنگ کی ترقی سے متحیر ہین ۔

—— طاعون کی ترقی پھر شروع ہو گئی ہے ۔ لاہور مین پھر ایک دن مین دو کیس ہوئے ۔ بمبئی ۔ میسور ۔ مدراس ۔ حیدر آباد ۔ بنگال وغیرہ مین بھی ترقی شروع ہو گئی ۞

چھٹی مسیح کتاب دفتر البدر سے ایک ارقیمت علاوہ محصولڈاک پر ملسکتی ہے ۞

—— جنگ روم و یونان کے بعد جزیرہ کریٹ جو کہ اول سلطان روم کے زیر حکومت تھا ۔ ایک یونانی شہزادہ جارج کے زیر حکومت رکھا گیا تھا ۔ یورپ و دول یورپ کی ٹو متعصبانہ حمایت سے خود مختار گورنر یہان کا مقرر ہوا ۔ مگر اب بھی استقدر ظالم ثابت ہوا ہے ۔ کہ اسکی اپنی عیسائی رعایا کا دم اس کے جور و ستم سے ناک مین آیا ہوا ہے ۔ ان کفر تمہ ان عذا لی الشلا یلا

—— البدر کے نمبر مئی سنہ ۴ء سے ناظرین کیمد متہین اصل تاریخ سے بہت دیر بعد پہنچنے سے ہین ۔ اسلئے انمیں بہت سے واقعات اور تقریرین درج ہوئی ہین ۔ جو کہ ٹو تاریخ روانگی تک ہمیں مل سکین ۔ ناظرین کی اطلاع کے لیئے ہم ذیل میں تاریخ اشاعت اور تاریخ روانگی چند اخبارون کی درج کر دیتے ہین ۔ اور یاد رہے کہ ان سے پہلے بھی اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے ۔

نمبر ۱۲ - ۱۷ - بجائے ۲۴ اپریل و یکم مئی ۔ کے ۱۰ مئی کو شایع ہوا

نمبر ۱۸ - ۱۹ - " - ۸ مئی و ۱۶ مئی " ۲۲ مئی

نمبر ۲۰ - ۲۱ - " - ۲۴ مئی و یکم جون " ۲۳ جون " "

نمبر ۲۲ - ۲۳ - " - ۸ و ۱۶ جون " ۴ جولائی " "

نمبر ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - بجائے ۲۴ جون و ۱۰ ۸ جولائی " ۲۵ جولائی " "

نمبر ۲۷ - ۲۸ - " - ۱۶ و ۲۴ جولائی " ۹ اگست " "

لوکل ٹو

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام خاندان رسالت بحمد اللہ خریت سے ہین ۞

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت مورخہ ۷ اگست سنہ ۴ء کو یکایک علیل ہوگئی تھی[1] باقی اصحاب کبار بہ فضل خدا خریت سے ہین ۔

۶ اگست کی شب کو عمدہ بارش قادیان مین ہو گئی ۔ اس کے بعد بھی گاہے گاہے عمدہ ترشح ہو گیا ہے جس سے قحط کا اندیشہ رفع ہو چلا ہے ۔

۹ اگست کو انسپکٹر صاحب مدارس نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا دوبارہ معائنہ کیا ۔ اور اس کے رنگ ڈھنگ کو بہت عمدہ اور انسب ریمارک ‎ رائے لکھی [illegible] مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے حسن انتظام کی خصوصیت سے تعریف کی

مبارک لوگ ٹو

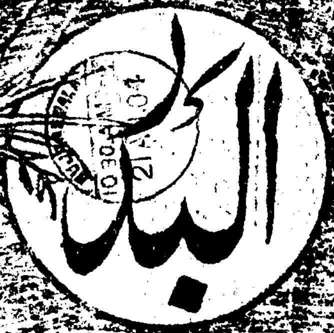
جو دوران مقدمہ مین حضرۃ مسیح موعود کی صحبت کا فخر حاصل کرتے ہین ۔ جو موقعہ زیارۃ اور مجلس کا دہان حاصل ہوتا ہے وہ انکو قادیان مین نہین حاصل ہو سکتا ۞

اور بہت ہی مبارک ہین ۔ وہ جو کہ اسوقت مالی امداد ایک حصہ

[1] دوسرے دن آپ بہ فضل خدا تندرست ہو گئے ۔

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

اے جہان منتظر خوشخبری باشد کہ آمد
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

چہ گویم با تو گرانی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دارالامان قادیان سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفیٰ ما را امام و مقتدا / اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست / آن رسولی کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن / جان شد و با جان بدر خواہد شدن / ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست / آنچہ ما را وحی و ایمائی بود / آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بی او محال / اقتدائی قول او در جان ماست / ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبرہائی معاد / ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد / آنہمہ از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکر آن مورد لعن خداست / معجزات انبیاء سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکاری کند از اشقیاست / یکقدم دوری ازان روشن کتاب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور مرید اقرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب **الا انت** - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں)

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۴ء تک اسکو ۱۴ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی چہاردہم سال کی یادگار میں جو اسکی ... کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام ... چھپ کر شائع ہوا

ایک شکایت کا جواب

خریدار نمبر ۱۳۲۵ - تحریر فرماتے ہیں -
کہ البدر کی خریداری اسلئے تجویز کی تھی - کہ اسمیں روزانہ اقوال وافعال وعظ و پند اور جواب معترضین جو ہوں - وہ درج ہوتے ہیں - مگر اسکو معکوس پایا اگرچہ دوران مقدمہ کا حوالہ دیکر دل شائقان کو مطمئن کیا ہے - جو کہ مثل سراب ہے - حالانکہ یہ پرچہ مضمون اخبار دنیا سے مستثنےٰ تھا - ہم تو تقریر جناب مرزا صاحب کے خواہاں ہیں - نیز دیکھا گیا ہے - کہ جون کے حالات جولائی میں درج ہوتے ہیں -

ہمارے مہربان دوست کو واضح ہو - کہ اسمیں شک نہیں - کہ البدر کے اجرا کی علت غائی یہی ہے - کہ حضرت مرزا صاحب کے اقوال اور افعال بڑی بسط سے اس میں درج ہوں - اور حتے الوسع یہ اپنے فرض منصبی کو نبہا تا بھی رہا ہے - لیکن تاہم بدیں وجہ - کہ ہر قسم کی اخباری خدمت کا بوجھ صرف ایک شخص پر ہے - اور موجودہ اشاعت ابھی تک اس امر کی بھی متحمل نہیں ہوئی - کہ کارخانہ کے اخراجات کو ہی برداشت کرے - تو زیادہ سٹاف رکھنے کی گنجائش کب ہو سکتی ہے - پھر انسانی وجود کو عوارضات وقتی بھی لاحق ہوتے ہیں اور انتظامی امور کے واسطے ہیڈکوارٹر سے باہر بھی جانا پڑتا ہے - اسلئے کلمات طیبات کا ضبط کما حقہٗ اسوقت تک نہیں ہو سکتا - جب تک کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اسکے متعلق کل ذرائع بہم پہنچا دیوے - پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ مامور من اللہ اس امر کا ہرگز پابند نہیں ہے - کہ صرف اخبار کی خاطر ہر ہفتہ میں چند تقریریں کرے - اکثر اوقات دو دو ہفتہ بھی ایسے گزر جاتے ہیں - کہ کوئی تقریر نہیں ہوتی - اور نہ اسکے لئے کوئی خاص محرک پیدا ہوتا ہے - اس میں شک نہیں - کہ مامور من اللہ کا ہر ایک فعل اور قول محل اور موقعہ کی پابندی سے اس قابل ضرور ہوتا ہے کہ اسکی اتباع کی جاوے مگر بعض مصالحہ و ضرورت وقت کے لحاظ سے یہ ہرگز ضروری نہیں ہوتا - کہ اوسکی اشاعت بھی اوسی وقت ہو - اسی لئے ہر ایک امر کی اشاعت میں بدیں وجہ احتیاط ضروری ہے - کہ ممکن ہے - کہ ہم قائل کے قول کو کسی ایسی طرز میں ادا کر دیں جو اسکے مفہوم اور مراد سے کوسوں دور ہو کر کسی کے ابتلا کا موجب ہو - اور اسی لئے ہمکو اس قسم کی ضرورتیں پیش آئی ہیں - کہ گاہے گاہے پبلک پر اس حقیقت امر واقعی کو ظاہر کر دیں - کہ اخبارات کا کسی قسم کا مالی یا تجارتی تعلق مسیح موعود علیہ السلام سے ہرگز نہیں - نہ انکے مضامین کی تالیف اور ترتیب میں آپ سے استمزاج یا استصواب کیا جاتا ہے ایک ضرورت حقہ کو محسوس کر کے دینی استفاد کی تکمیل ...... کیلئے یہ اخبار جاری ہے - تاکہ مخلوق خدا کو ہمارے ہاتھوں بھی ایک خیر کثیر حاصل ہو - ممکن ہے کہ اسکا کوئی حصہ یا کل قبول ہو کر ہماری سعادت ابدی کا موجب ہو جاوے ؎

پس ایسی صورتوں میں جبکہ ہمیں علم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طبیعت علیل ہے - یا یہ ہفتہ تقریر سے خالی ہے - تو ہم یا تو آپکی تصنیفات ہی سے ایک حصہ اخبار میں دیتے یا موجودہ تقریر کو مختلف حصص میں تقسیم کر لیتے ہیں - تاکہ اس جزو سے جو اخبار کا روح رواں ہے اخبار محروم نہ رہے اور ایسی ہی صورتوں میں دوسرے مضامین بھی دیکر اخبار کا پیٹ پورا کیا جاتا ہے -

پھر چونکہ اخبار کے جسقدر خریدار ہیں - ہر ایک کے تقاضا ئے اور خواہشیں مختلف ہوتی ہیں - بعض احباب کا تو تاریخی مذاق دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے کہ انکو واقعات اور تغیرات عالم سے ایک خاص دلچسپی ہے - جسکے لئے دوسرے غیر از جماعت اخبار ونکی ضرورت پڑتی ہے ایک حصہ خبر ونکا رکھا گیا ہے - اور آپ اگر نظر غور سے دیکھیں گے - تو اس حصہ کو بھی دین کا ایک جزو پائینگے - کاتب کی عدم موجودگی اور کارخانہ کے دیگر جوارج کی وجہ سے ایسا بھی ہوتا ہے - کہ بعض اقوال بہت دیر کے بعد یا بے ترتیب شائع ہوں - امید ہے - کہ یہ جواب جناب کو تسلی بخش ہو کر کارخانہ سے ہمدردی اور حسن ظن کے ازدیاد کا موجب ہو گا - مزید اطمینان کے لئے میں جناب کو البدر نمبر ۲۷ - ۲۸ اور ۲۹ کے مضامین معزز ناظرین اور تحفہ بشارت صفحہ ۲ کے مطالعہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں -

نیز ہمارے ناظرین یاد رکھیں - کہ ہم اس بات سے ہرگز غافل نہیں - کہ ہماری ان خدمات اور ادائگی حقوق ناظرین کی بازپرسی عند اللہ ہونے والی ہے -

(ع - م - خریدار نمبر ۲۶۰)

۳ ستمبر سے شکایت کرتے ہیں - کہ ہمارا حساب ۲ ستمبر کو شروع ہوتا ہے - اس سے پیشتر وی پی کیوں کیا گیا - اور شائد اسی وجہ سے ناراض ہو کر اخبار کو بھی آپ بند کرتے ہیں -

مکرمی واضح رائے عالی ہو کہ جب چار پانسو آدمی کا حساب ایک کارخانہ میں ہو تو - تو اس قسم کی غلطی کا امکان کوئی بڑی بات نہیں - اور میں نہیں سمجھ سکتا - کہ ہماری ادنیٰ فروگذاشت جو کہ صغائر میں شمار ہو کر قابل عفو ہو سکتی ہے - اسقدر ناراضگی کی کیوں موجب ہوئی - کہ وی پی واپس کر کے بجائے کارخانہ کی امداد و ہمدردی کے الٹا زیربار نقصان کیا گیا اور اخبار کی خریداری سے بھی دست کشی اختیار کی حساب میں جو غلطی ہو - کارخانہ اسکا ذمہ وار ہے اور آئندہ کیلئے ہم ناظرین سے ملتمس ہیں - کہ ان وجوہات پر وہ وی پی واپس نکیا کریں - اور نہ ناراض ہوا کریں - غلطی کے ثابت ہوجانیپر کارخانہ اسکارڈ کی قیمت بھی دیدیگا - جو اسکی اطلاع کیلئے لکھا جاویگا - اور یاد رہے - کہ یہ ایک دینی خدمت ہے - جسکی بجا آوری ہمنے خدا کے فضل سے ہاتھ میں لی ہے - اور جو شخص اخبار کو خرید کر کارخانہ کی امداد کرتا ہے - اور یہی اسکی نیت ہے وہ بھی اس خدمت کے اجر کا مستحق ہے - انسان کی نیت پر جو ثمرات مرتب ہوتے ہیں - افسوس ہے - کہ بعض لوگ اسکی فلاسفی سے لاعلمی کے باعث خیر کثیر سے محروم رہ جاتے ہیں -

نیز واضح ہو کہ آپ کا حساب آخر اگست سے ہے - نہ کہ شروع ستمبر سے - ؎

کوہ سید زر لغایت ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء

اگر کسی صاحب کا چندہ رہ گیا ہو تو وہ تاریخ اور مہینہ بتلائے پھر بعد تحقیق درج کر دیا جائیگا ؎ غلام مصطفےٰ خاں مگیانہ عہ

عبد الرحمٰن صاحب احمدی عہ مولوی کرم داد صاحب دوالمیال عہ

اللہ بخش کوہاٹ عہ مولوی قطب الدین صاحب بنہ عہ

کیمانہ عہ - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگری عہ میاں عبداللہ جنڈوساہی عہ محمد دین صاحب چک علی عہ منشی طفیل احمد صاحب چھدوسی عہ - نواب محمد علی خانصاحب رئیس

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تقریر* کا خلاصہ

آپ نے جو مجھ سے آج تعلق بیعت کیا ہے۔ تو مین چاہتا ہون۔ کہ کچھ بطور نصیحت چند الفاظ تمہین کہون۔ یہ یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اگر کوئی شخص خدا پر ایمان رکھے۔ اور پہر قرآن کریم پر غور کرے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کیا کچھ قرآن کریم میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار دنیا کو چھوڑ خدا کا ہو جاوے۔ یہ بالکل سچ کہا گیا ہے۔ کہ دنیا روزے چند - عاقبت با خداوند۔ اب خدا کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص خدا کیطرف آنا چاہتا ہے۔ اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا ہےین۔ کہ اس نے دین کو دنیا پہ مقدم کیا ہو۔ تو وہ خدا کے نزدیک قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ ہم اس دنیا میں دیکھتے ہین۔ کہ اس کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جب تک کافی حصہ اپنا ان کی طلب مین خرچ نہ کردین۔ وہ مقاصد حاصل ہونے ناممکن ہین۔ مثلاً اگر طبیب ایک دوائی اور اس کی ایک مقدار مقرر کرے۔ اور ایک بیمار وہ مقدار دوائی کی تو نہیں کہاتا۔ بلکہ تھوڑا حصہ اس دوائی کا استعمال کرتا ہے تو اس کو کیا فایدہ اس سے ہوگا۔ ایک شخص پیاسا ہے تو ممکن نہیں۔ کہ ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس دور ہو سکے

اسی طرح جو شخص بھوکا ہے۔ وہ ایک لقمہ سے سیر نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ یا اوس کے رسول پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہر ارسم کیطور پر بیعت کر لینا۔ بالکل بے سود ہے۔ جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ مین نہ لگ جاوے نفس کی خیر خواہی اسی مین ہے۔ کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے۔ جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ صرف یہ خیال کہ مین مسلمان ہون۔ کافی نہیں۔ مین نصیحت کرتا ہون۔ کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر مین ہر وقت لگے رہین۔ لیکن یاد رہے۔ کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں۔ جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون الخ یعنی کیا انسانون نے گمان کر لیا ہے۔ کہ ہم صرف اٰمنا ہی کہکر چھٹکارا پالین گے۔ اور کیا وہ آزمایش میں نہ ڈالے جاوین گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے۔ کہ یہ آزمایش اسی لئے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ آیا ایمان لانیوالے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔ آج کل اس زمانہ مین جب لوگ خدا کی راہ کو اپنے مصالح کے برخلاف پاتے ہین۔ یا بعض جگہ حکام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کے راہ سے انکار کر بیٹھتے ہین۔ ایسے لوگ بے ایمان ہین۔ وہ نہین جانتے۔ کہ فی الواقعہ خدا ہی احکم الحاکمین ہے۔ اس مین کچھ شک نہیں۔ کہ خدا کی راہ بہت دشوار گذار ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جب تک انسان خدا کی راہ مین اپنی کہال اپنے ہاتھ سے نہ اتار لے۔ تب تک وہ خدا کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بیوفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں۔ جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا۔ وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔ اسی طرح جناب الٰہی میں وہ شخص پرلے درجہ کا بے ادب ہے۔ جو چندروزہ دنیوی منافع پر نگاہ رکھکر خدا کو چھوڑتا ہے۔ بیعت سے مراد خدا تعالےٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی جان آج خدا کے ہاتھ بیچدی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا کی راہ مین چلکر انجام کار کوئی شخص نقصان اوٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالےٰ سے اس نے کیا ہے۔ توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے۔ کہ بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھوڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے۔ جو اس سے دریافت کریگا۔ کہ تو نے میرا پاس کیون نہیں کیا۔ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا جو ملک السموات و الارض ہے۔ اس پر ایمان لاوے۔ اور سچی توبہ کرے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ امر بھی یونہی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ خدا ہی یہ امر دلمین بٹھائے۔ تو بیٹھ سکتا ہے۔ سو اس کے لئے دعا بکار ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اٹھاتا ہے۔ اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوۃ دیجاتی ہے۔ مومن کے دل مین ایک جذب ہوتا ہے کہ جس قوت جاذبہ کے ذریعہ وہ دوسرون کو اپنی طرف کہنچ لیتا ہے۔ مین نہیں سمجھ سکتا۔ اگر تم مین جذب محبت خدا کی راہ میں کافی ہو۔ تو پہر کیون لوگ تمہاری طرف نہ کہنچے آوین۔ اور کیون نہ تم میں ایک مقناطیسی طاقت نہ ہو جاوے۔ دیکھو قرآن مین سورۃ یوسف میں آیا ہے۔ ”ولقد ھمت بہ وھم بھا لو لا ان رای برھان ربہ“ یعنے جب زلیخا نے یوسف کا قصد کیا۔ یوسف بھی زلیخا کا قصد کرتا۔ اگر ہم حائل نہ ہوتے۔ اب ایک طرف تو یوسف جیسا متقی ہی۔ اور اس کیمتعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی زلیخا کیطرف مائل ہو ہی چکا تھا۔ اگر ہم نہ روکتے۔ اس میں سر یہ ہے کہ انسان میں ایک کشش محبت ہوتی ہے۔ زلیخا کی کشش محبت اس قدر غالب آئی تھی۔ کہ اس کشش نے ایک متقی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔ سو جائے شرم ہے کہ ایک عورت مین جذب اور کشش اسقدر ہو۔ کہ اس کا اثر ایک مضبوط دل پر ہو جاوے۔ اور ایک شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس میں جذب محبت الٰہی اسقدر نہ ہو۔ کہ لوگ اس کیطرف کھیچے چلے آوین۔ یہ عذر قابل پذیرائی نہیں۔ کہ زبان مین یا وعظ میں اثر نہیں۔ اصلی نقص قوت جاذبہ میں ہے۔ جب تک وہ کامل نہیں۔ تب تک زبانی خالی باتون سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور ہمارے مسایل سو وہ بھی بالکل صاف ہین۔ مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم الخ اس میں ایک جواب اور ایک سوال ہے۔ خدا تعالےٰ مسیح علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے لوگون کو ایسی تعلیم دی تھی۔ کہ مجھ کو اور میری مان کو معبود بنالینا۔ تو وہ جواب مین عرض کرینگے کہ بار خدایا جب تک مین زندہ رہا۔ اور ان مین رہا۔ مین نے تو ان کو ایسی تعلیم نہیں دی۔ البتہ جب تو نے مجھ کو مار دیا۔ تو پہر تو ہی ان کا نگران حال تہا۔ مجھ کو کوئی علم نہیں۔ کہ میرے پیچھے انہون نے کیا کیا۔ یہ کیسی موٹی بات ہے۔ کہ خود مسیح اپنی وفات کا اقرار کرتے ہین۔ سو وہ کہتے ہین۔ کہ اگر عیسائی بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے۔ جب تک مین ان میں زندہ رہا۔ تب تک وہ صحیح عقیدہ پر قائم تھے۔ اب اگر عیسائی بگڑ گئے ہین۔ تو بالضرور مسیح مر چکا ہے

---

* یہ تقریر حضرت اقدس نے بمقام گورداسپور ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء کو بعد از نماز عصر کی تھی۔ تحریک کا باعث چند احباب حیدر آباد دکن کے تھے۔ جنہون نے اس دن حضور علیہ السلام سے شرف بیعت حاصل کیا تھا۔

اور اگر مسیح آج تک نہیں مرا۔ تو عیسائی بھی نہیں بگڑے۔ اور اگر عیسائی نہیں بگڑے۔ تو بالضرور عقیدہ الوہیت مسیح بھی درست ہے۔ پھر مسیح کا یہ کہدینا۔ کہ مجھے تو ان کے بگڑنے کا علم نہیں۔ جیسے کہ اسی آیت سے پایا جاتا ہے۔ کیا یہ جواب ان کا جھوٹا نہیں ہوگا۔ اگر ان کا دوبارہ دنیا میں آنا درست ہے۔ کیونکہ سوال وجواب قیامت کو ہوگا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہنا ہے اور عیسائیوں اور کفار کو قتل کرکے اسلام کو پھیلانا ہے۔ تو بالضرور انہوں نے عیسائیوں کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ لیا ہے۔ اور اس بگڑی ہوئی حالت کو دیکھکر وہ تو دوبارہ اس دنیا سے تشریف لیجاوینگے۔ تو پھر حضرت مسیح کا یہ جواب دینا خدا کے حضور میں دروغ بیانی ہے۔ کیا وہ احکم الحاکمین نہ کہیگا۔ کہ تو تو دوبارہ دنیا میں گیا۔ اور تو نے دیکھ لیا۔ کہ میری امت بگڑ چکی تھی۔ ایک مجازی حاکم کے آگے غلط بیانی دروغ حلفی کے جرم کا خطرناک ارتکاب ہے۔ چہ جائیکہ ایک عالم الغیب حاکم کی جناب میں ایسی دروغ بیانی کیجاوے۔ تو گویا اس آیت نے بڑی صفائی کیساتھ ایک طرف مسیح کی وفات کو ثابت کردیا۔ اور دوسری طرف ان کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا بطلان کردیا۔ اس کے مقابل جب ہم حدیثوں پر غور کرتے ہیں۔ تو وہاں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ حضرۃ رسالتمآب نے فرمایا۔ اور یہ متفق علیہ حدیث ہے کہ میں نے حضرۃ مسیح کو حضرۃ یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ حضرۃ یحییٰ کا مرجانا۔ اور ان کا اس جماعت میں داخل ہونا۔ جن کی قبض روح ہوچکی ہے۔ ثابت شدہ امر ہے اب یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ مسیح بلا قبض روح و نو انتقال کرنے کے ایک ایسے شخص کا جلیس ہو۔ جو دنیا سے مرچکا ہے۔ اب ایک طرف قول خدا اور دوسری طرف رویت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات مسیح۔ اور ان کا دوبارہ دنیا میں واپس نہ آنا قطعی ثابت ہوگیا۔ اب بھی یہ لوگ اگر عقیدہ حیات مسیح سے باز نہ آویں۔ تو یہی سمجھا جاویگا۔ کہ سچی ہدایت اور سعادت صرف خدا کیطرف سے ہے۔ ان کے حال پر تو پھر سعدی کا یہ قول صادق آتا ہے ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زونہ رہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

رہا یہ کہ آنیوالا کون ہے۔ اس کا فیصلہ بھی قرآن و حدیث نے کردیا ہے۔ سورۃ نور نے صاف طور پر بیان کیا ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اس امت میں سے ہونگے۔ بخاری اور مسلم کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ آنیوالا مسیح اس امت میں سے ہوگا۔ اب ایک طرف قرآن وحدیث بنی اسرائیلی مسیح کی موت اور اس کے دوبارہ نہ آنے کو بیان کرتے ہیں۔ دوسری طرف یہی قرآن و حدیث آنیوالے مسیح کو اسی امت میں سے ٹھہراتے ہیں۔ تو پھر اب انتظار کس بات کا ہے۔ اب علامات کو بھی دیکھ لیا جاوے۔ صدی کے سر پر مجدد کا آنا سب نے تسلیم کیا ہے۔ اور یہ بھی مانا ہے۔ کہ مسیح بطور مجدد صدی کے سر پر آویگا۔ صدی میں سے بائیس سال گذر گئے۔ اور اس وقت تک مجدد نظر نہ آیا۔ آخر اس صدی کے سر پر جس مجدد نے آنا تہا۔ وہ کہاں ہے۔ مہدی کا نشان کسوف وخسوف تہا۔ جو رمضان میں ہونا تہا۔ اس کسوف وخسوف پر بھی آٹھ سال گذر گئے۔ مہدی نہ آیا۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ نشان تو ہوگیا۔ لیکن صاحب نشان بعد میں آوے گا۔ تو یہ عقیدہ بڑا فاسد ہے۔ اور قسم قسم کے فسادات کی بنا ہے۔ اگر ایک زمانہ کے بعد اکٹھے بیس انسان تو مہدویت کے مدعی ہوجاوین۔ تو پھر ان میں کون فیصلہ کریگا۔ ضرور ہے۔ صاحب نشان نشان کے ساتھ ہو۔ یہ لوگ ممبروں پر چڑھ کر صدی کے سرے کو اور کسوف وخسوف کو یاد کیا کرتے اور روتے تھے۔ لیکن جب وہ وقت آیا تو یہی لوگ دشمن بن گئے۔ حدیث کے مطابق تمام نشان واقعہ ہوگئے۔ لیکن یہ لوگ اپنی ضد سے باز نہیں آتے کسوف وخسوف کا عظیم الشان نشان ظاہر ہوگیا۔ لیکن خدا کے اس نشان کی قدر نہ کیگئی۔ اسی طرح کل انبیاء کی کتب سابقہ اور قرآن وحدیث میں ایک اور بلا کیطرف اشارہ تھا۔ جو کسوف وخسوف کے آسمانی نشان کے بعد آنیوالی تھی۔ اور وہ طاعون ہے جو وہ بھی مسیح کے زمانے سے وابستہ تھی۔ یہ ایک خطرناک مصیبت ہے۔ جس کی طرف ہر ایک اولوالعزم نبی نے بالتصریح یا بالاجمال اشارہ کیا ہے۔ طاعون آگئی۔ لاکھوں انسان تباہ ہوگئے۔ اور نہ معلوم کب تک اس کی تباہی چلتی رہیگی۔ لیکن جس موعود کے زمانہ کی شناخت کا یہ نشان ہے۔ اُسے اب تک ان لوگوں نے نہ پہچانا۔ اسی طرح زمین اور آسمان نے شہادۃ دی۔ لیکن ان شہادتوں کو ردی سمجھا گیا۔ خدا غیور ہے اور وہ اپنی غیرت دکھلائیگا۔ ایک مجازی حاکم عدول حکمی پسند نہیں کرتا۔ تو وہ احکم الحاکمین غیور خدا کب اس عدول حکمی کو بلا سزا چھوڑے گا۔ ایک اور نشان اس زمانہ کا وہ نئی سواری تھی۔ جس نے اونٹوں کو بیکار کردیا تھا۔ قرآن نے واذا العشار عطلت۔ (جب اونٹنیاں بیکار ہوجاوینگی) کہکر اس زمانہ کا پتہ تلایا۔ حدیث نے مسیح کے نشان میں یوں کہا۔ لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا پھر یہ نشان کیا پورا نہ ہوا۔ حتے کہ اس سرزمین میں بھی جہاں آج تک اونٹنی کی سواری تھی۔ اور بغیر اونٹنیوں کے گذارہ نہ تھا۔ وہاں بھی اس سواری کا انتظام ہوگیا۔ اور چند سالوں میں اونٹوں کی سواری کا نام ونشان نہیں ملے گا۔ اونٹنیاں بیکار ہوگئیں مقررکردہ نشان پورے ہوگئے۔ لیکن جس کا یہ نشان تھا۔ وہ پہچانا نہ گیا۔ کیا یہ امور بھی میرے اختیار میں تھے۔ کہ ایک طرف تو میں دعوی کروں اور دوسری طرف یہ نشان پورے ہوتے جاوین کیا آسمانی نظام پر بھی میرا دخل ہے۔ جو کسوف اور خسوف موعود کو پیدا کرلیتا۔ یا میرے ہاتھ کوئی ایسے مواد ہیں۔ جن سے زمین پر موعود طاعون پیدا ہو گئی۔ یا حج کا روکنا۔ جو یہ بھی مسیح کا نشان تھا۔ کیا یہ بھی میرے اشارہ سے ہوا۔ اسی طرح بیسیوں نشان زمانہ مسیح کیساتھ وابستہ تھے۔ وہ سب پورے ہوگئے۔ خداتعالے نے کون سی حجت کو ان پر پورا نہیں کیا۔ لیکن ان کا انکار ابھی اسی طرح ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ زمانہ میں دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ جو خفیہ خفیہ سب دلوں پر اثر کررہی ہے۔ خشیت الہی دن بدن مفقود ہورہی ہے۔ کان رکہتے ہیں۔ پر سن نہیں سکتے۔ آنکھیں رکہتے ہیں۔ پر نہیں دیکھتے دل رکہتے ہیں۔ پر نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انکار ہے۔ ورنہ معاملہ تو بہت ہی صاف تھا۔ میری کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کسقدر اتمام حجت کیگئی ہے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہیں خدا نے قوی دلائل سے ان کا رگ وریشہ کاٹ دیا ہے۔ لیکن یہ نہیں دیکھتے۔

ایک مامور کی شناخت کے تین طریق ہیں۔ نقل عقل۔ تائیدات سماوی۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تینوں امور اس سلسلہ کے موید ہیں۔ دانیال اور دیگر انبیاء نے تو اس کے آنے کا زمانہ مقرر کردیا ہے حتیٰ کہ صدی اور سال بھی مقرر کردیا ہے۔ تمام عیسائیوں میں ایک قسم کی گبھراہٹ پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ کتب سابقہ کیمطابق مسیح کی آمد کا وقت آچکا ہے۔ اور مسیح ابھی تک آیا نہیں۔ اس لئے بعض علماء اخیر مجبور ہو کر اس طرف گئے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد ...

[illegible]

مسیح موعودؑ کی عمر پر اعتراض کا جواب اور مسٹر محبوب عالم کا قول و فعل

قول اگر آپ نے دیکھا ہو۔ تو پیسہ اخبار کا وہ آرٹیکل دیکھا جاوے۔ جو ۸ جولائی کے روزانہ مین اخبار اور ہمارا طرز عمل کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ جسکی نقل ہمنے ۲۴ جون کے البدر مین دی ہے۔ اور اوس اخبار مین ان کے فعل کا نمونہ بھی دکھایا ہے۔ جو کہ قول کے بالکل خلاف ہے۔

پیسہ اخبار کے اس آرٹیکل مین مسٹر محبوب عالم نے اخبار نویسون کو اس لئے ملزم کیا تہا۔ کہ ایک خبر کی صحت اور تصدیق مین وہ پورا حق ادا نہین کرتے چنانچہ اس کی تائید مین انہون نے سلف صالحین کے اس طریق تصدیق کو پیش کیا ہے۔ جو ایک مسئلہ اور خبر کی تحقیق کے لئے وہ برتتے تھے۔ اور جب تک پورے طور سے خبر کے راوی کی سچائی اور دیانت وغیرہ کا حال دریافت کر کے اُسے قابل اعتبار نہ سمجھ لیتے۔ تب تک اس کی اشاعت حرام خیال کرتے۔ مسٹر محبوب عالم جیسے ایڈیٹر کی شان کے شایان تو یہ تہا۔ کہ ایک ایسے آرٹیکل کو اپنے قلم سے نکال لینے کے بعد وہ اپنا عملی نمونہ اخباری دنیا مین سب سے اول پیش کرتے۔ اور اپنی اخبار مین کسی ایسی خبر کو جو پورے طور پر تصدیق نہ ہوئی ہو۔ درج نہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ جس بات کو وہ دوسرون کے لئے چاہتے ہین۔ اپنے نفس کے لئے اُوسے ہرگز پسند نہین کرتے۔ (اور یہی وہ بات ہے جسے آج کل مسلمانون نے چھوڑ رکہا ہے۔ اور ذلت اور تباہی کے گڑھے مین اوندھے منہہ گر رہے ہین۔ سرور عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مقدس قول ہے۔ کہ کوئی تم مین سے مومن نہین ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے کیلئے وہی بات پسند نہیں کرتا۔ جو اپنے لئے کرتا ہے۔ لیکن آج کل مسلمانون کا عمل درآمد بالکل اس کے خلاف ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا) اور یہی وجہ ہے۔ کہ اُن کو آخر کار بڑی بڑی ندامت کا نشانہ ہونا پڑتا ہے اور یہی اخبار نویس عالم الغیب نہین ہوتے۔ جیسے آرٹیکل لکھ لکھ کر داغ ندامت کو دھوتے ہین۔ اور نامہ نگار ون کو بدبخت۔ دشمن عقل۔ ظالم۔ وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ بھلا اُن سے کوئی پوچھے۔ کہ اخبار نویسی کی بعض طرز کی آپ نے مدح سرائی کی تہی۔ کیا اوس مین کو عالم الغیبی کی بھی کوئی شرط لگائی تھی۔ آپ کو کس نے مجبور کیا ہے۔ کہ جو خبر کسی غیر معتبر بدبخت کیطرف سے آوے۔ تو آپ اس پر ضرور اعتبار کر لین۔ خصوصاً وہ خبرین جو کہ کسی ذیشان کی وفات یا معاملات کے متعلق ہون۔ اور پھر طرہ یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی حسن محمد صاحب کی زندگی مین اُن کے کسی دشمن نے اُن کی وفات کی خبر چھپوا دی ہے تو مسٹر محبوب عالم صاحب اب اُن کو لکھتے ہین۔ کہ ان ہر دو صاحبون کو چاہیئے کہ غلط خبرین چھپوانیوالے کا پتہ لگائیں۔ اور عدالت سے چارہ جوئی کرین۔ نہیں معلوم کہ اُن کو اس سر دردی کی کیا ضرورت ہو۔ غلطی کرین۔ مسٹر محبوب عالم۔ اور اُس کا خمیازہ اُوٹھاوین۔ مولوی صاحبان کیا کہین کفارہ کا مسئلہ تو ذہن نشین نہیں ہے۔ کہ گناہ کرے۔ تمام جہان۔ اور صلیب پر چڑھین۔ یسوعؑ مسیح۔ کسی نے سچ کہا ہے

آسان نہیں ہے رشتہ الفت کا توڑنا
مشکل ہے بادین کی محبت کا چھوڑنا

تحقیق اور تصدیق کے طریقہ پیش کرنے کے بعد اب یہ عذر کام نہیں آسکتا۔ کہ فلان لنڈن کے اخبار مین بھی۔ ایسی غلطی ہو گئی تھی۔ کیونکہ جب ایک طریق کو تم خود پیش کرتے ہو۔ تو خود اُوس پر عمل درآمد کیون نہیں کرتے۔ پھر ہمین یہ بھی نہیں معلوم کہ آپ کو معذرت کی ضرورت کیون پیش آئی۔ جس حالت مین خلاف واقعہ۔ اور بلا تحقیق واقعات کو لکھ دینا آپ کے نزدیک جائز ہے۔ تو پھر آنسو پونچھنے سے کیا فائدہ۔ گذشتہ نظیر نہیں۔ ایک تازی نظیر۔ اپنی اس کرتوت کی اور لو۔ کہ آپ نے ۳۰ جولائی کے روزانہ مین حضرۃ مرزا صاحب کے متعلق ایک خبر لکھی ہے۔

"مرزا صاحب نے اپنی عمر ۶۵ سال کی لکھائی ہے حالانکہ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۳ سطر پندرہ ۱۵ مین لکھتے ہین۔ کہ عبد اللہ آتہم سے مباحثہ اور پیشگوئی کیوقت آپکی عمر ۶۴ سال کی تھی۔ وہ مباحثہ ۱۸۹۳ء مین ہوا۔ ... باوجود گذرنے دس سال کے صرف آپ کے سن مین ایک سال کی ترقی ہوئی"

کوٹیشن مین پیسہ اخبار کی عبارت ہے۔ اور جسپر ہمنے خط دیا ہے۔ وہ اصل کتاب کی عبارت قرار دی گئی ہے۔ جسمین عمداً اخفائے حق کو مدنظر رکہا گیا ہے۔ اصل عبارت اعجاز احمدیہ کی جو صفحہ ۳ سطر ۱۵ مین ہے وہ یہ ہے

"اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنے قریب ۶۴ سال کے۔ اگر شک ہو۔ تو اس کی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھہ لو۔ کہ کب اور کس عمر مین اُس نے پنشن پائی۔ ... خدا کی لعنت اُن لوگون پر جو جھوٹ بولتے ہین۔ جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو جو چاہیئے۔ بکے کون اُسے روک سکتا ہے"

اس عبارت سے یہ امر صاف عیان ہے۔ کہ حضرۃ مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کو کیوقت جو آپکی عمر تھی۔ اوس کا مقابلہ عبد اللہ آتہم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ حاشیہ کی سطر ۷ مین آپ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں۔ کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین سکہون کے اخیری وقت مین ہوئی ہے۔ اور مین ۱۸۵۷ء مین سولہ برس یا سترھوین برس مین تہا۔ اب حساب کر لو۔ کہ ۱۹۰۲ء مین آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہیئے تھی۔ یا کہ نہیں۔ اور عبد اللہ آتہم کی ۶۴ سال کی عمر آپنے انعامی اشتہارات مین لکھی ہے۔ دیکھو اشتہار فتح اسلام ستمبر ۱۸۹۴ء صفحہ ۴ سطر ۴۔ اگر آتہم صاحب ۶۴ برس کے ہین۔ تو عاجز قریباً ساٹھہ برس کا ہے۔ اشتہار انعامی تین ہزار ص ۲ سطر ۲ اگر آپ ۶۴ برس کے ہین۔ تو میری عمر بھی قریباً ساٹھہ کے ہو چکی ہے

ان عبارات مین لفظ قریباً قابل غور ہے۔ پھر اسی اشتہار ص ۲ سطر ۷ مین صاف لکہا ہے۔ حالانکہ انکی عمر کچھہ ایسی بڑی نہیں۔ بلکہ میری سے چند سال ہی زیادہ ہین۔ کیا آپ کو شرم آئی ہو گی؟ کہ جبکہ ۱۸۹۴ء مین تو مرزا صاحب اپنی عمر عبد اللہ آتہم سے کم تلاتے ہین۔ تو ۱۹۰۲ء مین آپ کی عمر عبد اللہ آتہم کے برابر ہونا کوئی خلاف واقعہ امر نہیں ہے۔ بہ نسبت کسی دوسری خبرون کے۔ حضرۃ مرزا صاحب کے متعلق ہر ایک خبر کو تحقیق کرنے کا ایک بڑا معتبر ذریعہ آپ کے پاس خود کارخانہ مین موجود ہے۔ اگر آپ تحقیق کر لیا کرین۔ تو پبلک کو بھی معلوم ہو جایا کرے۔ کہ آپ اپنے مضمون بعنوان "اخبار اور ہمارا طرز عمل"۔ مطبوعہ روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۸ جولائی ۱۹۰۴ء کے کہانتک پابند اور اُسپر عامل ہین۔ ورنہ یہ مثل ضرور صادق ائیگی۔ کہ ہاتھی کے دکھانے کے دانت اور ہوتے ہین۔ اور کہانیکے اور۔

کیا ایڈیٹر پیسہ اخبار "اخبار اور ہمارا طرز عمل" والے مضمون کو قائم رکھنے کے لئے آئندہ ہر ایک خبر کی تحقیق کر لیا کریگا؟ کاش خدا آپ کو سمجھہ دے۔ کہ اُسی ایک خدا کے برگزیدہ ...

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھی

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۴) دجالون ثلثون والی حدیث ٹہیک ہی سہی مگر اے بدنصیب قوم کیا تیری قسمت میں ہمیشہ کے لئے دجال ہی لکہے ہیں۔ کیا کوئی کبھی خدا کا مرسل تمہاری رہبری کے لئے نہیں آئے گا؟ اچھی طرح سوچ اور سمجھ۔ آخر خدا کے آگے حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال و عقائد کا جواب دینا ہے یہ دریدہ دہنی وہاں کام نہیں آئے گی۔

(۱۵) بل رفعه الله سے اگر عزت کی موت مراد ہے تو اس سے یہ مطلب تو نہیں کہ صلیب پر قتل ہوئے۔ اس بات کی تو نفی ہے (ما قتلوه یقینا) اور بل رفعه الله سے اس امر کا اثبات مطلوب ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھ اپنی طبعی عمر کو پہونچکر ۱۲۰ سال میں فوت ہوئے اور یہ وفات کوئی معمولی وفات نہیں تھی بلکہ کامیابی کے ساتھ تھی۔ اسلئے بطور نعمت یاد دلائی گئی۔

(۱۶) ما قتلوه یقینا سے جس حیات کا ثبوت ملتا ہے اسکے ہم قائل ہیں۔ ہم تو حیات ابدی (جسکے آپ لوگ قائل ہیں) کے منکر ہیں۔ وہ ما قتلوه کا نتیجہ نہیں بلکہ شرک نجس ہے۔ جس سے بچنا شیوہ مسلمانی ہے اور بل رفعه الله میں موت کا مفہوم داخل ہے۔ اماته الله اسلئے نہیں کہ اس سے معمولی موت ثابت ہوتی تہی۔ حالانکہ ان کا مرنا کوئی معمولی مرنا نہ تہا بلکہ پوری پوری کامیابی اور اپنے اہم فرض نبوت کی ادائیگی کے بعد تہا جس سے یہود مارتے آتے تہے۔ وہ لعنتی تو اسے ملعون بنانا چاہتے تہے مگر خدا نے انہیں (عیسیٰ مسیح کو) عزت کے ساتھ دنیا سے اٹہایا۔ عدم قتل سے موت کی بالکل نفی تو ثابت نہیں ہوتی۔ کہ اب عیسیٰ نے مرنا ہی نہیں۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ صلیب پر نہیں مرے۔ نہ یہ کہ بعد میں کسی اور عارضہ سے بھی نہیں مرے۔ رفعه الله کے لانے میں جو خوبیاں تہیں وہ ہم بیان کر چکے۔ جب رفعه الله الیه سے موت ثابت ہو سکتی ہے تو کیا ضرورت تہی بل توفاه ورفعه الله سے بے جا کلام کو طول دینے کی۔ اور اگر رفعه الله سے موت ثابت نہ ہو تو بھی کچھ حرج نہیں اس سے زندہ ہونا بھی تو ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ الی الله مع جسم عنصری محال ہے۔ کیونکہ خدا کسی خاص جگہ میں بقید جسم نہیں اور متوفیک ورافعک میں رافعک حشو نہیں ٹہرتا۔ اسکے لانیکی وجہ یہ ہے کہ متوفیک عام ہے اسکی روحکے رفع کا ثبوت نہیں ملتا۔ کہ ضرور ہی علیین کی طرف گیا حالانکہ اسی رفعت کے بارے میں یہود کا اعتراض تہا۔ موت کے بعد بعض کی روح آسمان کیطرف نہیں جاتی۔ حضرت مرزا صاحب اور انکے متبعین تو بار بار پکار پکار کر سنا رہے ہیں کہ موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی۔ مگر معلوم نہیں کہ آپ کس خیال سے انہیں یہود کا ہم خیال ٹہراتے ہیں اور لکہتے ہیں "مرزا جی یہود کے حامی ہیں"۔

(۱۶) خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ اب نبوت کے کمالات ختم ہو چکے۔ اب اسکے بعد کوئی نیا دین نہیں۔ یہی شریعت۔ یہی کتاب تا روز قیامت رہیگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جبھی فرمایا عن عائشة رضی الله عنها انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی من بعده۔ اگر کہیں کہ لا نبی بعدی آیا تو ہم اس سے نبی تشریعی مراد لینگے کیونکہ لا نبی بعدی فرمانے والے نے ہی یہ فرمایا کہ آخری زمانے میں عیسیٰ نبی الله آئینگے۔

(۱۷) اگر عربی عبارات میں صرفی نحوی غلطیوں کا امکان تسلیم کیا گیا ہے۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ع کے الہامات غلط ہوتے ہیں۔ کل کتابوں کی عبارت کے ہر ایک فقرہ کی نسبت الہامی ہونے کا دعویٰ نہیں۔ ہاں جن کتابوں کے مقابل کتابیں لکھنے کیلئے تحدی کیگئی ہے انکی مثل کوئی نہیں لا سکتا۔ دیکھئے احمد حسن شوکت بہی باوجود دعوی مجدد السنہ مشرقیہ کے کسی عربی کتاب کا جواب نہیں لکھ سکا اور نہ انشاء الله مثل بنانے پر قادر ہوگا۔

(۱۸) مجسم شئے کے آسمان سے نازل ہونیکے ثبوت میں ربنا انزل علینا مائدة من السماء پیش کرنا بیموقعہ ہے کیونکہ یہ آسمان سے اترنا ایسا ہی ہے جیسے چارپائے۔ پتھر۔ وغیرہ ہر ایک چیز کے آسمان سے اترنے کا بیان ہے۔

(۱۹) گورنمنٹ کی تعریف میں جو کچھ لکہا گیا ہے وہ صرف اظہار حق ہے اور اگر تعظیمی الفاظ ہیں تو وہ بھی قرآن کریم کے احکام کے مطابق۔ یہ چاپلوسی نہیں بلکہ بادشاہ وقت کی اطاعت جو سب مسلمانوں پر فرض ہے جسکے دل میں باغیانہ خیال ہوں انہی کو اپنے شہنشاہ کی مدح اور رہبر واجبی مدح بری معلوم ہوتی ہے۔ یہ امر کسر الصلیب کے مخالف نہیں۔ نہ صلیب پرستی پر دال ہے۔ حضرت صلیب کا دارومدار موت مسیح پر تہا جو ثابت ہو چکی۔ بس اب کسر صلیب میں کیا شک رہ گیا۔ آنکہیں کہولو اور دیکھو کوتاہ نظروں کے لئے اگر اس حقیقت کا انکشاف بعد از وفات سیدنا المسیح الموعود ہو تو یہ امر منافی رسالت و امامت آنحضرت نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلعم کی تمکین دین اور بعض فتوحات موعودہ خلفا ہی کے عہد میں ہوئی تہیں نہ خود جناب رسالتمآب کے دست مبارک پر۔ باقی رہی یہ بات کہ "بہلا ایک سور کو مار تو دکھائیں" "اور جنگل میں شکار کھیلنے جائیں" سو حضرت اس قسم کا سوروں کو مارنے والا مہدی یا مسیح آپ ہی کو مبارک ہو۔ (احمدی گجراتی)

خمسہ

بر نظم حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئی معہود علیہ السلام

از خاکسار محمد عبد الغنی صفدر امرتسری احمدی۔

جب سے بیڑا طلب حق کا اٹھایا ہم نے
عقل کو صرف کیا جاں کو کھپایا ہم نے
جسقدر زور لگانا تہا لگایا ہم نے
(ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نپایا ہم نے)

جب کہ تحقیق و تقابل کیطرف ہم آئے
اپنے قول اہل مذاہب نے ہمیں سمجہائے
نقص ہی نقص سب ادیان و ملل میں پائے
(کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکہلائے
یہ ثمر باغ محمد ہی سے کہایا ہم نے)

بات ہم بغض و حسد سے نہیں کرتے اصلا
ہم نے انصاف سے ہر دین کو دیکھا بہالا
ایک اسلام ہی ظلمت سے مبرا پایا
(اور دینوں کو جو دیکہا تو کہیں نور نہ تہا
کوئی دکہلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے)

جسقدر عالم و فاضل ہیں یہاں دانشمند
پہر طعنوں سے جو پہنچاتے ہیں ہر وقت گزند
ان میں اک شخص بھی اصلا نہیں انصاف پسند
(آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے)

باقی دارد

میرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۱

چونکہ کرزن گزٹ کے دو نمبرون یعنی مورخہ ۱۵ جولائی اور یکم اگست مین حیرت صاحب نے اُس سلسل مضمون کے علاوہ جو انہون نے جاری کیا ہوا ہے۔ دو اور جگہ بھی ہماری مشن کے متعلق ریمارکس کئے ہین۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم بھی اس نمبر مین ان دونون مقامات کی بابت اظہار رائے کر دین۔ اور پھر اُس کے بعد پھر اپنے اُسے قدیمی سلسلہ کو جاری کرین۔ تاکہ یہ دو مقامات بغیر توجہ کئے نظر انداز نہ ہو جاوین ؎

پہلا موقعہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء کے اخبار مین صفحہ ۷ کالم ۳ پر حیرت صاحب نے ایک مراسلت چھاپی ہے۔ جس کے کاتب کوئی محمد احسن صاحب ہین۔ مراسلت سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کس جگہ سے بھیجی گئی ہے۔ اور اس کا مضمون یہ ہے۔ "میرے ہان چند اشخاص مسمی کلو و شیخ جو کھو و غیرہ ایک مدت دراز سے مرزا کے معتقد اور جان نثار تھے۔ .. .. .. وہ سب ایک روز مولنا ابو المحمود مولوی محمد حامد علی نعمانی ظہور آبادی غازی پوری کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ بمقدمہ مذہب مرزائی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی۔ کہ آیا یہ مذہب حق ہے۔ یا باطل۔ تو فوراً مولنا نے فرمایا۔ کہ باطل ہے۔ اور اُس کا باطل ہونا قرآن و حدیث سے ثابت بھی کر دیا۔ اور فرمایا۔ جو شخص اُسے اختیار کریگا۔ جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ الغرض مولانا کے پند و نصائح سے نیز مولنا مرزا حیرت صاحب کے سلسلہ مضمون نمبر الغایت نمبر ۹ نے ان کو سچے مذہب کا گردیدہ بنا دیا۔ اور وہ مرزائی مذہب سے تائب ہو گئے۔ اول تو اس مراسلت سے کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیا یہ فرضی نام ہین یا اصلی ہین۔ اور وہ کون سے اشکال پیش آئے ؎ کہ ایک گروہ کثیر کے تائب ہونے کا ذکر کیا گیا۔ لیکن نہیں لکھا گیا۔ کہ یہ واقعہ کس جگہ کا ہے۔ اس کا ٹھیک پتہ نشان کچھ ہے بھی یا ان واقعات کا ٹھکانہ عدم آباد ہے۔ اس لیے اس مراسلت کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن محض حیرت صاحب کے خاطراً اگر فرضاً یہ واقعہ صحیح بھی سمجھا جاوے۔ تو اس حالت مین چند ریمارکس اس پر کر دینے ضروری معلوم ہوئے۔

حیرت صاحب ایسی باتون کا نہ ہم پر کچھ اثر ہی اور نہ ہمارا کچھ بگڑ سکتا ہے۔ اگر فرضاً چند آدمیون کا حشر ایسا ہو بھی گیا۔ تو تعجب کی کیا بات ہے۔ یہ بہت معمولی باتیں ہین۔ جنکی طرف تمکو توجہ بھی نہ کرنی چاہیئے تھی۔ اور تم ایسا ہی کرتے۔ اگر تمہارا حافظہ اچھا ہوتا۔ اور تمنے ان تعلقات پر کبھی غور کیا ہوتا۔ جو مولیٰ کریم کا مصلحان قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن تم تو صرف نقال ہو۔ جو واقعہ کہین سے ملے۔ اس کو موقعہ پر نقل کر لیا۔ اور بس۔ اگر تم کو ہماری بات کا یقین نہ آوے۔ تو دیکھو اور غور سے دیکھو۔ معمولی طور پر نہیں۔ بلکہ آنکھین کھولکر دیکھو۔ اور سیرت محمدیہ کا صفحہ ۲۵۵ بہت غور سے پڑھو۔ جہان تمنے میور کے ایک اعتراض کا اپنے وہم مین جواب دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ "کہ ایک یہودیون کا ایمان نہ لانا۔ یا ایمان لاکر پھر جانا یہ اُنکی صدیون کی شقاوت تہی۔ جو ان کے دلون پر بیٹھی ہوئی تہی۔ اور جس نے اپنا اثر ان کے خون مین کر لیا تہا۔ .. .. .. الخ"۔ سو اب حیرت صاحب اسے اپنے منطق کیموافق آپ ہماری طرف سے بھی جواب سمجھ لیوین۔ کیونکہ زمانہ موجودہ کی صدیون کی شقاوت کے تم خود قایل ہو۔ جس کا ذکر تم اسی نمبر مین کسی جگہ پڑہو گے۔ اور اس صدیون کی شقاوت کا جو اثر کہ مسلمانون پر پڑا ہے۔ اُس کا خاکہ تمنے مفصلہ ذیل پیٹنٹ الفاظ مین کہینچا ہے۔ "ہند کے مسلمانون نے اس بات کا ثبوت دیدیا ہے۔ کہ وہ مٹے رہینگے۔ اور جو شخص ان کے مٹنے سے بچانے کی کوشش کرے وہ مجنون ہے"۔ دیکھو گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۰ء صلہ کالم ۲

پس اب اس مذکورہ بالا بیان کے بعد ایک حرف بھی کہنے کی ضرورت نہین ہے۔ اگر وہ واقعہ جو مراسلت مین لکھا گیا ہے۔ بفرض محال درست بھی ہو تو یہ بہت معمولی بات ہے۔ اور اس قسم کی نظیرین ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بہت ملتی ہین۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ منافق کس کثرت سے تھے۔ انہون نے کیا کیا غضب ڈہایا تہا۔ خود تمہاری ہی تصانیف بھی اُسکی شاہد ہین بس احمدی جماعت کے لئے اس قسم کے واقعات بالکل معمولی بلکہ وہمی ہین۔ جنکی ایک وجہ یہ مفصلہ ذیل کو حدیث بھی ہے۔ جو ہدیہ مہدویہ کے صـ۱۱ سے نقل کیجاتی ہے ؎

اخرج نعیم بن حماد عن محمد ابن الحنفیۃ قال کنا عند علی فسالہ رجل عن المھدی فقال ہیہات ثم عقد بیدہ سبعاً۔ فقال ذاک یخرج فی اخر الزمان۔ اذا قیل للرجل اللہ اللہ قتل فیجمع اللہ لہ قوماً قزعاً کقزع السحاب یولف بین قلوبھم لا یستوحشون علی احد خرج منھم ولا یفرحون باحد دخل فیھم علی عدۃ اصحاب بدر لم یسبقھم الاولون ولا یدرکھم الاخرون وعلی عدۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوا معہ النھر ؎ **ترجمہ** ۔ نعیم بن حماد نے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اُن سے مہدی کی نسبت سوال کیا۔ تو انہون نے کہا۔ کہ ابھی دور کی بات ہے۔ پھر ہاتھ سے نو کی صورت بنائی۔ اور کہا۔ کہ وہ آخری زمانہ مین خروج کریگا۔ جبکہ آدمی کو کہا جائیگا۔ کہ اللہ سے ڈرو اور جب وہ ظاہر ہوگا۔ تو اس کے پاس اللہ تعالیٰ ایک ایسی جماعت جمع کرے گا۔ جو ابر بہار کی طرح آنسو بہایا کریگی اور ان کے دلون مین اُلفت ہوگی۔ اور نہ وہ کسی کو کے جانے پر وحشت کرین گے۔ اور نہ کسی کو کے آنے پر اترائین گے۔ اور ان کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہوگی۔ نہ پہلے لوگ اُن سے کو سبقت لے گئے ہون گے۔ اور نہ پچھلے لوگ آنیوالے اُن کے مرتبہ کو پہنچین گے۔ اور وہ اصحاب طالوت کے برابر ہون گے۔ جو ان کے ہمراہ نہر سے پار اترے تھے"۔ ؎

دیکھا حیرت صاحب جبکہ احمدی جماعت کی یہی کو تعریف ٹھیری۔ کہ نہ کسی کے چلے جانے پر وہ متوحش ہون گے۔ اور نہ داخل ہونے پر خوشی سے پھولے اترائین گے۔ تو تمہاری ایسی فضول باتین بالکل بے سود ہین ؎

دوسرا موقعہ کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء اس مین حیرت صاحب نے ۱۸۹۱ء مین حضرت اقدس کی ملاقات کے متعلق کچھ حالات لکھے ہین۔ مین اس جگہ تفصیل سے بحث نہیں کرونگا بلکہ اصل مضمون مین جو حیرت صاحب نے نکتہ چینیان کی ہین۔ ان کا جواب دیتے وقت ۱۸۹۱ء والے واقعات پر بحث کرونگا۔ فی الحال صرف دو باتون کا اظہار کرنا چاہتا ہون۔ کہ جس جگہ سے حیرت صاحب نے یہ لفظ طفلانہ حرکتون والا لیکر استدلال کیا ہے۔ ایسی جگہ اور بہت سی باتیں لکھی تھین۔ اور چند

سوالات بھی کئے گئے تھے۔ جن کا اول جواب دینا تو حیرت صاحب کے لئے ضروری تہا۔ لیکن اُن کو نظر انداز کر دیا ہے۔ سو شفق من شرمندگی کی اس میں کیا بات ہے جبکہ تمکو پے درپے الہام ربانی سے ایک بات معلوم ہوئی تہی۔ اور تم مدعی بنے تھے۔ تو ایمانداری کی تو بات یہ ہے کہ یا تو ان کا اقرار کرلو۔ کہ وہ شیطانی وسوسہ تہا۔ جو ان وجوہات سے دل میں پیدا ہو گیا تہا۔ ورنہ ان سوالات کا جو ۸ ر ۱۶ رجون کے البدر میں کئے گئے ہیں۔ معقول جواب دو۔

دوسری بات جس کا اس وقت میں اظہار چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حیرت صاحب نے اپنی عادت کے موافق ان واقعات کو بہت ہی چبا چبا کر لکہا ہے۔ اور بہت حالات خلاف واقعہ ہیں۔ جن پر عنقریب وہ تفصیل سے بحث البدر کے کالموں میں پڑہ لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فی الحال وہ ہم کو یہ بتا دیویں۔ کہ اس موقعہ پر جب تم حضرت اقدس سے ملنے آئے تھے۔ آیا تم نے یہ ظاہر کیا تہا۔ یا نہیں۔ کہ تمہارے یہ اظہار اپنے کیوا سطے میں گورنمنٹ کیطرف سے آیا ہوں۔ اگر یہ ظاہر نہیں کیا تہا۔ تو کیا اس قسم کے سوالات جو تم نے اب چہاپے ہیں۔ کرنے کے تم مجاز تھے۔ یا نہیں تہے اور آیا تم اس انکار کی بابت کہ تمنے گورنمنٹ کے متعلق اشارہ نہیں کیا تہا۔ حلف اٹہا سکتے ہو؟

دوم آیا تمہاری ان بے عنوانیوں کی بابت تمہاری حقیقی والدہ صاحبہ نے تم کو کچہہ سرزنش کی تہی یا نہیں۔ جس کی اس وقت تم نے کن الفاظ میں معافی مانگی تہی۔ اور تمنے ان کی ارشاد پر کس قدر سعادت مندی دکہائی؟

آیا تم اپنے اس وقت کے مسیحیت کے دعوے کے اظہار سے بولنے پے درپے الہام ربانی سے اختیار کیا تہا۔ کسی الہام کی بنا پر دست کش ہوئے تھے یا تمہارے الہام ربانی تمہاری والدہ صاحبہ کے منہہ کی پہوکوں سے اُڑ گئے تہے؟

فی الحال اسیقدر دریافت کر لینا کافی ہے۔ اس کا جواب مل جانے پر جب ہم اس معاملہ پر بحث کریں گے تو بہت سے واقعات کا اظہار انشاء اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے اخبارات کے بعض مضامین کے حوالہ سے بیان کردیں گے۔

(راقم۔ احمدی)

(یار زندہ صحبت باقی)

باقی آئندہ

عالم اخبار

کیا شافعی فرقہ مسلمان نہیں؟ — ۹ راگست ۱۹۰۴ء کے روزانہ میں مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ایک خبر شایع کی ہے۔ جس کا عنوان "نومسلم" ہے اور لکہا ہے۔ کہ بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور میں ۴ کس مسلمان ہوئے۔ تین بدو شافعی مذہب رکھتے تھے۔ حنفی مذہب میں داخل ہوئے۔ ایک ہندو مرد ایک ہندو عورت۔ اور ایک خاکروب۔ اس مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ شافعی مذہب کے لوگ مسٹر محبوب عالم کے نزدیک مسلمانوں میں داخل نہیں ہیں۔ اور وہ صرف حنفی مذہب کے لوگوں کو مسلمان خیال کرتے ہیں۔ خاک ایسی سمجہہ پر؟

— امریکہ میں علم سائینس کے ایک ماہر نے تحقیقات کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے۔ کہ علی الصباح سوتے سے اُٹہنے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے (الحکم)

— مسجد۔ روزانہ پیسہ اخبار اللواء کے حوالہ سے لکہتا ہے۔ کہ لنڈن میں پہلے سے بہت مسجدیں موجود ہیں۔ اور مسلمانوں کی بہی کثیر تعداد ہے۔ لیکن حال میں معزز لوگوں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ایک عالی شان مسجد بنوائی جاوے۔ جس کی بنیاد بہی چندہ کرکے ڈالدی گئی ہے۔ قاہرہ میں جو اعلےٰ سے اعلیٰ مسجد ہے۔ یہ اسکی نقل ہوگی۔ باہر سے اس کا رنگ سبز اور اندر سے چمکدار ہوگا۔ اور اس قدر وسیع ہوگی۔ کہ تین ہزار آدمی آرام سے نماز پڑہ لیں۔ لیکن اگر ایسے مسلمان ایڈیٹر ایک لاکہہ بہی انگلینڈ میں آباد ہوں۔ جو مسجد کے بننے پر تو خوش ہوں۔ لیکن نماز کے نزدیک تک نہ جاویں۔ تو ان کو ایسی مسجد سے کیا فایدہ؟

— لاہور کی اسسٹنٹ سرجن کلاس میں پچیس ۲۵ طالب علموں میں سے اکیس طالب علم پاس ہوئے۔ ایک کا نتیجہ زیر تجویز ہے۔

— عیسائیوں کے گہر کا کہانا جایز ہے۔ کہ نہیں یہ ایک استفسار پیسہ اخبار نے چودہویں صدی سے نقل کیا ہے۔ اور اس پر آپ ہی مفتی بن کر رائے زنی کی ہے۔ شریعت اسلام میں دینی امور کی نسبت اوسی شخص کی رائے تسلیم کیجاتی ہے۔ جو کہ ارکان اسلام کا پابند اور متقی شخص ہو۔ ہم نہیں سمجہہ سکتے۔ کہ اس قسم کی شرائط کو مد نظر رکہہ کر اخباری ایڈیٹروں اور مصنوعی ریفارمروں کو کہاں تک فتووں میں دخل اندازی کا حق ہے۔

پبلک کی آگاہی کے لئے ہم زمانہ کے امام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب اور خلیفہ کا فتوےٰ کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جو کہ ابہی تہوڑے دن ہوئے البدر میں شایع ہو چکا ہے۔ کہ اسوقت کے اہل نصاریٰ نے دینی تعظیم اور حدود کو بالکل فرو گذاشت کر دیا ہے۔ اور حلت اور حرمت میں کوئی تمیز یہ لوگ نہیں کرتے۔ اس لئے شبہ ہے۔ کہ انکے کہانوں میں سور کی چربی ہو یا مردار وغیرہ کی آمیزش ہو۔ اور اسی لئے اُنکے کہانے کا استعمال اہل اسلام کو جایز نہیں اور قرآن شریف میں اہل کتاب کا لفظ کثرت سے اہل یہود پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور در اصل صاحب کتاب بہی یہودی ہی تہے۔ جو کہ شریعت کے وارث تہے۔ انجیل کوئی شریعت نہیں لائی۔ اس لئے بہی اہل کتاب سے یہود ہی مراد ہیں۔ اور ان کے ذبح وغیرہ اور طعام اہل اسلام کے لئے حلال ہیں۔ اور یوں بہی دیکہا ہے کہ یہود لوگ کہانوں اور ذبیحوں میں مذہبی شعار اور حدود کے بڑے پابند ہیں؟

— سلطان المعظم یعنے سلطان روم کی منجہلی شاہزادی نعیمہ سلطانہ کے خاوند کمال الدین بادشاہ جو کہ غازی عثمان کے منجہلے بیٹے ہیں۔ ملک وملت کی بد خواہ جماعت میں جو ترکی ینگہ پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ شامل ہو کر ملک سے بہاگ گئے۔ اور ملک اور سلطنت کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں ہیں۔ شاہزادی صاحبہ نے اس مجہولانہ حرکت سے بیزار ہو کر فسخ نکاح کرا لیا ہے؟ (نیر آصفی)

— جاپانی فوج لیاؤیانگ اور موکڈین کو (دار السلطنت منگولیا) پر یکبارگی حملہ کرنیوالی ہے۔

— دولاکہہ جاپانی فوج پورٹ آرتھر کی تسخیر کے درپے ہے؟

— ۳ راگست کو برٹش فوج لاسہ دار السلطنت تبت میں داخل ہوئی۔ لاسہ ۱۵میل اندر چلا گیا ہے۔ ۳ سال تک کسی سے نہ ملیگا۔ اور کسی فوج کو شہر لاسہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں؟

لکنت کا علاج

ایک شخص نے اپنے حالات بذریعہ خط کے حکیم نور الدین صاحب کو اس طرح سے لکہے۔ وہ ایک لکنت والے دوست سے جہگڑا کرتا تہا۔ اور اُسے لکنت کرتے ہوئے اسکی زبان بہی لکنت کرنے لگی۔ حتےٰ کہ اُسے یہ مرض ہو گیا۔ بعد ازاں یہاں تک ترقی کی۔ کہ اس نے بولنا ترک کر دیا۔ بہت علاج کئے مگر فائدہ نہ ہوا۔ حکیم صاحب نے اُسے جو علاج لکہا۔ وہ یہ ہے

علاج۔ خدا تعالیٰ کی ذات سے مایوس نہ ہونا چاہئیے وہ لکنت کو بہی دور کر سکتا ہے۔ مغز بادام مقشر اور مصری کو صبح کہایا کریں اور ایک ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ... قد جاء وقت مسیحہ ... منادیہ

ای جہاں منتظر خوش باش کہ دلِ گلستاں
آمسیح دورِ آخر مہدی آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للّٰہ داع

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

قیمت سالانہ عہ

جلد ۳ — ہر ایک ماہ کی انگریزی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے — نمبر ۱۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
از ملائک و از خبرہائی معاد
معجزات و ہر چہ حق اندر و راست
ہم بہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ز و شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
وصل دلدار ازل بی او محال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مورد لعن خداست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسول کش محمد ہست نام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود
اقتدائی قول او در جان ماست
آنچہ از حضرت احمد دیدہ است
معجزات انبیاء و سابقین
یکقدم دوری از آن روشن کتاب

ہم بریں از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آن از خود از ہمان جائی بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت دہراتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت ہے اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ** ۔ (۳ بار) **رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت** ۔ ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ؂

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ؂

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک سے اشتہار آ گئے ہیں۔ چونکہ البدر اپنے معزز ناظرین کے ساتھ اس جہار دہم سال کی یادگار میں مجمع آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ قادیان سے ... ہے

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

باعث تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تقریب سے کہ مقدمات کی پیشی کے لئے چونکہ باربار گورداسپور جانا پڑتا ہے۔ اور اس طرح آئے دن بارکاب رہنے اور پھر خصوصاً بارش کا موسم ہونے سے سفر کے مصائب اور تکلیفات بہت درجہ بڑھ جاتی ہیں۔ یہ تجویز فرمایا تھا۔ کہ جب تک مقدمات کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ معہ اہل بیت کے گورداسپور میں ہی قیام کیا جاوے۔ ۱۸ تاریخ کو مقدمہ کی پیشی تھی۔ اوسکے بعد عدالت نے ۵ ستمبر کا دن سماعت مقدمہ کے لئے تجویز کیا۔ چونکہ یہ ایک لمبا وقفہ تھا۔ اس لئے خدا معلوم کون سے ایسے محرکات پیدا ہوئے۔ جنکی وجہ سے اس مجسم رحم اور کرم انسان نے ارادہ کیا۔ کہ لاہور چلکر تشنگان آب ہدایت کو پند و نصایح کا جام پلایا جاوے۔ اور خواب غفلت میں مدہوش سونے والوں کو بیدار کر کے اس شاہی فرمان سے باخبر کیا جاوے۔ جو کہ طاعون کے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور اس حقیقی معبود اور مسجود کی یاد دلائی جاوے۔ جس کو فانی لذات کی عارضی حلاوت کی وجہ سے لوگ فراموش کر بیٹھے ہیں۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ سال گذشتہ کے آخری حصہ میں چونکہ حضرت مسیح موعود نے ابھی سے تجویز فرمایا تھا۔ کہ پنجاب کے بڑے بڑے بلاد و امصار میں سفر کر کے وہاں منہاج نبوۃ پر بذریعہ تقریروں کے تبلیغ اور اتمام حجۃ کی سنت کو پورا کیا جاوے۔ اور ہمارا ان مقامات کے لاہور بھی دارالسلطنت پنجاب ہونیکی وجہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا ممتاز شہر تھا۔ اس لئے آپ کے اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے یہ تقریب پیدا ہو گئی

روانگی و منزل مقصود آپ ۲۰ اگست ۱۹۰۴ء کو سب سے اول ٹرین میں گورداسپور سے معہ اہل بیت روانہ ہوئے۔ بٹالہ اور امرتسر وغیرہ سے بعض اصحاب نے معیت اختیار کی۔ امرتسر کے سٹیشن پر وہاں کی احمدی جماعت اور ایک کثیر گروہ دوسرے معززین کا حضور کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہونے کو موجود تھا۔ قریب دو گھنٹہ کے ٹرین وہاں ٹھہری۔ جبکہ لوگ جاجا کر مصافحہ اور ملاقات کرتے رہے۔ دو بجے سے پیشتر لاہور کے سٹیشن پر پہنچے۔ دور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کل پلیٹ فارم آدمیوں سے پُر ہے۔ اور پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں۔ احمدی جماعت کے علاوہ سٹیشن کا عملہ جسمیں انگریز اور ہندو اور مسلمان وغیرہ اور دیگر معززین و عوام الناس لاہور جو کہ زیارۃ کے مشتاق تھے۔ پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ سب سے اول مستورات کو گاڑیوں پر سوار کر کے زیر اہتمام حکیم نور محمد صاحب احمدی پروپرائٹر کارخانہ ہمدم صحت لاہور قیام گاہ پر پہنچا دیا گیا۔ اسکے بعد خود حضرت مسیح موعود اور آپکے دیگر اصحاب کبار گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ آپکی گاڑی بہت آہستہ آہستہ قدم بہ قدم اس لئے چلتی تھی۔ کہ تا ان لوگوں کو جو کہ حسن عقیدت اور محبت کی وجہ سے پاپیادہ ہمراہ آرہے ہیں۔ تکلیف نہ ہو۔

جائے قیام حضور کے قیام کے لئے اس دفعہ میاں معراج الدین عمر احمدی رئیس و ٹھیکدار لاہور (... ...) کا ایوان تجویز ہوا تھا۔ جو کہ حال ہی میں دہلی دروازہ کے باہر تعمیر ہوا ہے۔ لیکن چونکہ مطلق یہ عمارت کل مہمانوں کی آسایش کے لئے کافی نہ تھی۔ اس لئے میاں چراغ الدین صاحب احمدی رئیس لاہور کا ایوان مسمے مبارک منزل اور آپکی دیگر وسیع عمارات کا ایک بڑا حصہ بھی مہمانداری کے لئے آراستہ کیا گیا تھا۔ یہ مبارک منزل وہ ایوان ہے۔ جہاں حضرت مسیح نے سفر جہلم کیوقت قیام فرمایا تھا۔ اور اس خوشی کی تقریب پر مالکان مکان نے اس کا یہ نام انتخاب کیا تھا۔

سفر جہلم کے واقعات قلمبند کرتے ہوئے ہم نے یہ لکھا تھا۔ کہ اس موقعہ پر جو دعوت لاہور میں حضرت اقدس اور آپکی جماعت کو دیگئی تھی۔ وہ جماعت لاہور کیطرف سے تھی۔ یہ ہماری غلطی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس کا کل اہتمام صرف میاں چراغ الدین کیطرف سے تھا

یہ ہر دو عمارات جن کو حضرت مسیح موعود کے فرود گاہ ہونے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ ریلوے سٹیشن کے قریب دہلی دروازہ کے باہر شاہ محمد غوث صاحب کی مزار کے قریب واقع ہیں۔ اور انکے تعمیر ہو جانے سے احمدی مسافروں کی وہ تکلیفات جو کہ لاہور میں عارضی قیام یا آمد و رفت کی وجہ سے پیش آتی تھیں۔ یک قلم رفع ہو گئیں ہیں چونکہ میاں چراغ الدین صاحب کی عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ اس لئے وہ اپنائے سبیل کیلئے مدتوں سے خیر کثیر حاصل کرنیکی سبقت لیگئی ہوئی ہے۔

سفر میں اہل بیت کی ہمراہی بعض کم ظرف اور تنگ خیال کے لوگوں نے اس امر پر اعتراض کیے۔ کہ سفر میں بھی عورتوں کے جھگڑے کے سوا ان سے رہا نہ گیا۔ یہ انکی نادانی ہے۔ جن لوگوں نے چشمہ نبوت کے آب حیات سے کوئی جرعہ نوش کیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ سرور انبیاء اور اُمت محمدیہ کے ابوالانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا۔ کہ ایسے موقعہ پر اہل بیت کو ہمیشہ ہمراہ رکھتے چنانچہ اسی اتباع میں آپکے خدام والاشان مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر۔ بی۔ اے مرزا خدابخش صاحب اور دیگر اصحاب کے اہل بیت بھی ہمراہ تھے۔ اور جب حکیم نورالدین صاحب و مولانا عبدالکریم صاحب اور عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب کے نام حضرت کا فرمان لاہور آنے کے لئے پہونچا۔ تو اسی سنت نبوی کے اتباع میں سرسہ اصحاب معہ اہل بیت کے رونق افروز لاہور ہوئے ہمیں یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ سیالکوٹ سابق بالخیر جماعت نے بھی اس سفر میں اسی سنت پر عمل درآمد کیا۔ (باقیست)

احمدی ڈرافسمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲۴ سے البدر میں ایک خاص نقشہ ٹائیٹل پیج کا دیا جا رہا ہے۔ محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے۔ کہ اسے نہ بدلا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس اور کاتب کیضرورت ہے۔ جس کا ملنا محال ہے۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ ایک خوش نما اور دل پسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے۔ جس کو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے طیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدر کے مفہوم کو بھی ادا کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ڈرافسمین توجہ فرماویں۔ تو ایسی نقشہ کا طیار ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہے پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جاوے۔ پھر جو پسند ہوگا۔ سطر چھپوائی جاویگی۔ جس پر کاتب قلم پھیر کر تیار کر لیا کرے گا۔

۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور میں حضرت داتا گنج بخش صاحب قدس سرہٗ کی خانقاہ کے پاس ایک لکچر گاہ تھی اور جو ایسے کاموں کے لئے واقعی موزوں جگہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لکچر "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" پر پڑھا گیا۔ خود حضرت اقدس بھی موجود تھے۔ مگر لکچر مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا۔ اور اسکے بعد خود حضرت نے ایک تقریر کی۔ جسے ہم دوسری جگہ درج کریں گے۔ دس بارہ ہزار کے قریب مخلوق جسمیں ذی علم صاحب اثر اور وجاہت اشخاص سوائے عیسائیوں کے جو النادر کالمعدوم تعداد میں تھے موجود تھے۔ الحمدللہ کہ ناظرین نے بڑے امن اور چین سے اس لکچر کو سنا جہاں تک ہمارا خیال ہے اس تبلیغ اور اتمام حجت نے لاہور کی خاص پبلک کی رائے کو حضرت مسیح کے بارے میں بدلدیا۔ مفصل کیفیت اور خلاصہ لکچر انشاءاللہ دوسرے موقع پر درج کریں گے۔

کلمات طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۷ اگست ۱۹۰۴ء قادیان

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی۔ انمین ایک صاحب ایسے تھے جو کہ اپنے زمانہ جہالت مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت الفاظ سے یاد کرتے اور بہت ہی برا بھلا کہتے تھے۔ وہ اپنی ان خطاؤن کی معافی حضرت اقدس علیہ السلام سے طلب کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ توبہ کے بعد اللہ تعالی سب گناہ بخشدیتا ہے۔ اس اثنا مین اس تائب کا دل اپنے گناہون کو یاد کر کے بھر آیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا۔ روتا جاتا تھا۔ اور گناہونکی مغفرت کی دعا بھی کرتا جاتا تھا۔ اسکی اس حالت کو جناب حکیم نور الدین صاحب نے دیکھ کر عرض کی۔ کہ ایسے ہی مذنب ہین۔ جنکو گناہ خدا بخشدیتا ہے۔ اس پر سلسلہ کلام چل پڑا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر شروع کی۔

فرقہ ملامتی

فرمایا۔ کہ ذنوبی آدمی کو اسی قرب بخشتے ہین۔ بشرطیکہ ساتھ توبہ اور استغفار بھی ہو۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالی نے خطا اور ضعف بشریت مین انبیاء کو بھی شریک کر دیا ہے۔ تاکہ قرب الٰہی کے مراتب مین وہ ترقی کر سکین۔

فرقہ ملامتی۔ کو مین پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خدا کے …… تقابلہ پر غیر کے وجود کو بڑا خیال کرتے ہین اور اپنے اعمال صالحہ کو پوشیدہ رکھکر مخلوق کی نظرون مین متھم (جائے تہمت) ہونا چاہتے ہین۔ یہ انکی غلطی ہے۔ دوسرے وجود کو تو ہ شے خیال کرنا چاہیئے۔

نوٹ: یہ ایک فرقہ ہے۔ جو کہ قال اللہ اور قال الرسول کا قائل ہوتا ہے۔ مگر لوگونکی نظرون مین عمداً حقیر اور ذلیل بننے کیلئے فاسقانہ حرکات کرتا ہے۔ اور خیال یہ ہوتا ہے۔ کہ مین نفس کو مارتا ہون۔

اور کسی کے ضرر یا نفع پر نظر ہرگز نہ رکھنی چاہیئے۔ نہ کسی کی مدح سے پھولے اور دل مین خوش ہو اور نہ کسی کی ذم سے رنجیدہ خاطر ہو۔ سچے موحد وہی ہوتے ہین۔ جو خدا کے سوا کسی دوسرے کے وجود کو کوئی شے خیال نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ فرقہ ملامتی اس توحید سے گرا ہوا ہے۔ خدا تعالے نے مومنون کی صفت فرمائی ہے۔ لا یخافون لومة لائم۔ کہ وہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہیں خوف کھاتے۔ اور صرف اپنے مولا کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہین۔

مومن ایک لاپرواہ انسان ہوتا ہے۔ اُسے صرف خدا کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اُسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدنظر رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے۔ تو پھر اُسے کسی کی ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔

جب انسان خدا تعالے کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے۔ تو ریا اور عجب وغیرہ معاصی مین مبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے اول جز و لا الہ مین اسکی بھی نفی ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے۔ تو آخر اسے خدا کی کسی صفت مین شریک کرتا ہے۔ تبھی تو قاصر رہتا ہے۔ اس لئے لا الہ کہتے وقت اس قسم کے معبودون کی بھی نفی کرتا ہے۔ صوفیون نے اس قسم کے ملامتی لوگون کے بہت سے قصے لکھے ہین۔ امام غزالی (علیہ الرحمة) نے بھی لکھا ہے۔ کہ آج کل کے فقراء ریاکار ہوتے ہین۔ تن کی آسانی کو مدنظر رکھکر موٹے جھوٹے کپڑے تو پہنتے نہیں۔ اس لئے باریک کپڑون کو گیروا یا سبز رنگ لیتے ہین۔ اور ان کے پہننے سے اپنے کو فقراء مشہور کرتے ہین۔ مقصود ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگون سے متمیز ہون۔ اور عوام الناس خصوصیت سے ان کیطرف دیکھین۔ پھر روزہ دارون کا ذکر لکھا ہے۔ کہ کوئی روزہ دار مولوی کسی کے ہان جاوے۔ اور اُسے مقصود ہو۔ کہ اپنے روزہ کا اظہار کرے۔ تو مالک خانہ کے استفسار پر بجائے اس کے کہ سچ بولے۔ کہ مین نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ اسکی نظرون مین بڑا نفس کش ثابت کرنے کے لئے جواب دیا کرتے ہین۔ کہ مجھے عذر ہے۔ غرضیکہ اسطرح کے بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہین جو اعمال کو تباہ کرتے رہتے ہین۔ امراء کو کبر اور نخوۃ لگے رہتے ہین جو کہ ان کے عملون کو کھاتے رہتے ہین۔

غریبونکی سبقت نجات مین

اس لئے بعض غریب آدمی جنکو اس قسم کے خیالات نہین ہوتے۔ وہ سبقت لیجاتے ہین۔ غرضیکہ ریا وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے۔ جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے خدا تعالی بڑا کریم ہے۔ لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔ جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اسکے اندر ہوگا۔ خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو۔ خواہ ریاست کے لحاظ سے۔ خواہ مال کے لحاظ سے۔ خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے۔ تو اسیقدر پیچھے رہ جاوے گا اسی لئے بعض کتابون مین لکھا ہے۔ کہ سادات مین سے اولیاء کم ہوئے ہین۔ کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال انمین پیدا ہو جاتا ہے۔ قرون اولے کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو بہت لوگ رہ گئے۔

اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہین۔ بہت ہی کم ہین۔ جو ان سے نجات پاتے ہین۔ امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔ امیر آدمی کو کوئی غریب غریب اور ادنے آدمی سلام علیکم کہے تو اُسے مخاطب کرنا۔ اور وعلیکم السلام کہنا اسکو عار معلوم ہوتا ہے۔ اور خیال گذرتا ہے۔ کہ یہ حقیر اور ذلیل آدمی کب اس قابل ہے۔ کہ ہمیں مخاطب کرے۔ اسی لئے حدیث مین آیا ہے۔ کہ غریب امیرون سے پانسو سال پیشتر جنت مین جاوین گے۔ ہمین معلوم نہیں۔ کہ اس حدیث کے معانی کیا ہین۔ لیکن ہم ان الفاظ پر ایمان لاتے ہین اس کا ایک باعث یہ بھی ہے۔ کہ غریبون کا تزکیہ نفس قضا وقدر نے خود ہی کیا ہوتا ہے۔

حصول فضل کے دو راہ

یاد رکھو۔ کہ خدا کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہین۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے۔ اور دوسرا قضا وقدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے عام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہین۔ کہ وہ دیدہ و دانستہ تکلیف جھیلین۔ لیکن قضا و قدر کیطرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہین۔ وہ ناگہانی ہوتے ہین۔ اور جب آپڑتے ہین۔ تو بہر درویش برجان درویش ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے۔ جو کہ اس کے تزکیہ نفس کا باعث ہو جاتا ہے۔ جیسے شہداء کو دیکھو۔ کہ جنگ کے بیچ مین لڑتے لڑتے جب مارے جاتے ہین۔ تو خدا کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہین۔ یہ درجات قرب بھی ان کو قضا و قدر سے ہی ملتے ہین۔ ورنہ اگر تنہائی مین ان کو اپنی گردن کاٹنی پڑتیں۔ تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں۔ جو

شہید ہون - اسی لئے اللہ تعالیٰ غربا کو بشارت دیتا ہے ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس کا یہی مطلب ہے - کہ قضاء وقدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہین - اور پھر وہ جو صبر کرتے ہین - تو خدا تعالیٰ کی عنائتیں اور رحمتین اُنکے شامل حال ہوتی ہین - کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے - لیکن امرا کو یہ کہان نصیب - امیرون کا تو یہ حال ہے - کہ پنکھا چل رہا ہے - آرام سے بیٹھے ہین - خدمتگار چاء لایا ہے - اگر اُس مین ذرا سا قصور بھی ہے - خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے - تو غصہ سے بھر جاتے ہین - خدمت گار کو ناراض ہوتے ہین - بہت غصہ ہو - تو مارنے لگ جاتے ہین - حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے - کہ اُن کو ہل جوتنا نہیں پڑا - کاشتکاری کے مصائب برداشت نہیں کئے - چولھے کے آگے بیٹھکر آگ کے سامنے تپش کی شدت برداشت نہیں کی - اور پکی پکائی شے محض خدا کے فضل سے سامنے آگئی ہے - چاہیئے تو یہ تھا - کہ خدا کے احسانون کو یاد کر کے رطب اللسان ہوتے - لیکن اُس کے سارے کو احسانون کو بھولکر ایک ذراسی بات پر سارا کیا کرایا رائیگان کر دیتے ہین - حالانکہ جیسے وہ خدمت گار انسان ہے اور اُس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے - ویسے ہی وہ داسید بھی تو انسان ہے - اگر اُس خدمت گار کی جگہ خود یہ کام کرتا ہوتا - تو کیا یہ غلطی نہ کرتا - پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے - تو اسکی اور شامت آتی ہے - اور آقا کے دل مین رہ رہ کر جوش اُٹھتا ہے - کہ یہ ہمارے سامنے کیون بولتا ہے - اور اسی لئے وہ خدمت گار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے - حالانکہ اُس کا حق ہے - کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے زبان کشائی کرے - اسی پر مجھے ایک بات یاد آئی ہے - کہ سلطان محمود کی یا ہارون رشید کی ایک کنیز تھی - اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر جو کیا - تو اُسے گدگدا اور ملایم اور پھولونکی خوشبو سے بسا ہوا پاکر اسکے دل مین آیا - کہ مین بھی لیٹ کر دیکھون - تو سہی کہ اس مین کیا آرام حاصل ہوتا ہے - وہ لیٹی تو اُسے نیند آ گئی - جب بادشاہ آیا - تو اسے سوتا پاکر ناراض ہوا - اور تازیانہ کی سزا دی - وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی - بادشاہ نے وجہ پوچھی - تو اس نے کہا - کہ روتی تو اس لئے ہون - کہ مین چند لحمہ اس پر سوئی - تو مجھے یہ سزا ملی - اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہین - اُن کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا - پس غریبون کو

کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہیئے - اُن کا قدم آگے ہی ہے لیکن وہ کوشش کرین - کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے - وہ نکال دیوین - کیونکہ بعض وقت ان لوگون سے غریبی مین ہی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہین - صبر نہیں کرتے خدا کو گالیان دینے لگ جاتے ہین - معاش کی قلت ہو - تو چوری - ڈاکہ - اور دوسرے جرایم شروع کر دیتے ہین ایسی حالتون مین صبر کرنا چاہیئے - اور خدا کی نافرمانی کیطرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہیئے - غربت - اور کم رزقی دراصل انسان کو انسان بنانے کے لئے بڑی کیمیا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ اور قصور نہ ہون - جیسے مالدارون مین تکبر اور نخوت وغیرہ پیدا ہو کر اُنکے اعمال کو تباہ کر دیتے ہین - ویسے ہی ان مین بے صبری موجب ہلاکت ہوتی ہے - اگر غریب لوگ صبر سے کام لین - تو ان کو وہ حاصل ہو - جو اور لوگون کو مجاہدہ سے حاصل نہیں ہو سکتا - خدا نے اصل مین بڑا احسان کیا ہے - کہ انبیاء کے ساتھ غریبی کا حصہ بھی رکھا ہے - آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم بکریان چرایا کرتے تھے - موسے نے بکریان چرائین - کیا امرا یہ کام کر سکتے ہین - ہرگز نہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک جنگل مین ہوا - وہان کچھ پھلدار درخت تھے - چند ایک صحابی جو کہ ہمراہ تھے - وہ ان کا پھل توڑ کر کھانے لگے - تو آپ نے فرمایا - کہ فلان کو درخت کا پھل کھاؤ - بہت شیرین ہے - اصحاب نے پوچھا - کہ یا حضرۃ آپ کو کیسے علم ہے - فرمایا - کہ جب مین بکریان چرایا کرتا تھا - تو اس جنگل مین بھی آیا کرتا اور ان پھلون کو کھایا کرتا تھا - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز نہین کیا - کہ انبیاء شاہی خاندان سے ہون ورنہ تکبر اور نخوۃ کا کچھ نہ کچھ حصہ ان مین ضرور رہ جاتا - اور پھر نبوۃ کے بھی دو حصے کر دیئے کو ایک مصائب اور شدائد کا اور دوسرا فتح و نصرۃ کا

(چونکہ میری طبیعت بیمار تھی - اور رات بھی سخت اندھیری تھی - اس لئے اس سے آگے تقریر کا حصہ قلمبند کرنے کا مجھے یارا نہ ہوا - ضروری اور وہ نکات جو میری نظر مین نئے تھے - وہ مین نے مختصر قلمبند کئے - جن کو ذیل مین درج کرتا ہون؛
(ایڈیٹر)

انبیاء کی زندگی کے ان دو حصون مین بھی آلہی حکمت تھی - ایک تو یہی تھی - کہ اُن کے اخلاق مین ترقی ہو - اور یہی بات یہی ہے - کہ جون جون نبوۃ کا زمانہ گذرتا ہے - اور وقعات اور حادثات کی صورت بدلتی جاتی ہے - انبیاؤن کی اخلاقی حالت بھی ترقی کرتی جاتی ہے - ابتدا مین ممکن ہے - کہ غصہ وغیرہ زیادہ ہو - اس لئے نبی کی زندگی کا آخری حصہ بہ نسبت پہلے کے بہ لحاظ اخلاق کے بہت ترقی یافتہ ہوتا ہے - اس سے یہ مراد ہرگز نہین ہے - کہ ابتدا مین اُن کے اخلاق عام لوگون سے ترقی یافتہ نہین ہوتے - بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے دائرہ نبوۃ مین وہ آخری حصہ عمر مین بہت مؤدب ہوتے ہین - ورنہ ان کی ابتدائی زندگی کا حصہ بھی اخلاق مین - تو کل لوگون سے اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے - دوسری بات یہ ہے - کہ نبی اگر شدائد اور مصائب سے امن مین رہے - تو ان کی صبر کی قوت کا پتہ لوگون کو کیسے معلوم ہو - پھر بہت سے اخلاق فاضلہ اس قسم کے ہین - کہ وہ صرف تنگ دل مصائب پر ہی حاصل ہوتے ہین - آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالےٰ کا بڑا فضل و احسان تھا - کہ آپ کو دونو موقعہ عطا کئے - ہر ایک نبی کا یہ کام نہین - کہ وہ ہر ایک رتبہ کے لوگون کو ایک کامل نمونہ اخلاق کا پیش کر سکے - فقیر - غریب - اور امیر وغیرہ ہر ایک اُس کے چشمہ سے سادی سیراب ہوتا - یہ صرف آن حضرۃ کی ہی ذات ہے - جس نے کل ضرورتون کو پورا کر کے دکھا دیا ہے -

فرقہ چکڑالوی نے بھی یہان ہی ٹھوکر کھائی ہے اُس نے یہ نہیں سمجھا - کہ بغیر نمونہ کے دوسرا انسان کو اتباع کیسے پوری کر سکتا ہے - ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی - کہکر آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک طبقہ کے انسان کو مخاطب کیا ہے - کہ ہر ایک قسم کا سبق مجھ سے لو - اور ظاہر ہے - کہ جب تک ایک اسوہ سامنے نہ ہو - انسان عمل در آمد قاصر رہتا ہے - ہر ایک قسم کے کمال کے حصول کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے - انسانی طبایع اسی قسم کی واقع ہوئی ہین - کہ وہ صرف قول سے مؤثر نہین ہوتیں - جب تک اس کے ساتھ فعل نہ ہو - اگر صرف قول ہو - تو صدہا اعتراض لوگ کرتے ہین - دین کی باتون کو سن کر کہا کرتے ہین - کہ یہ سب باتین کہنے کی ہین - کون اُن کو بجا لا سکتا ہے - یون ہی بنا چھوڑی ہین - اور ان اعتراضون کا رد نہیں ہو سکتا - جب تک ایک انسان عمل کر کے دکھانے والا نہ ہو - (آخر چکڑالوی بھی تو ایک عملی نمونہ پیش کرتا ہے - کہ اس طرح کرو - پس اگر وہ نمونہ پیش کر سکتا ہے - اور وہ قابل عمل قرار دیا جا سکتا ہے - تو کیا وجہ جس پر قرآن نازل ہوا اور وہ اس کا کامل متبع گذرا ہے - اُس کا نمونہ مکمل نہ مانا جاوے)
(ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود کی ایک تقریر کا خلاصہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح ہماری کتب کے مطابق یہی بعثت مسیح کا یہی زمانہ ہے۔ حجج الکرامہ والے نے لکھا ہے۔ کہ کل اہل کشوف اسی طرف گئے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے چودہوین صدی مقرر ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کے لئے اسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودہوین صدی سے آگے نہیں گیا۔ اگرچہ ان مین کچھ اختلاف ہے۔ چودہوین صدی مین لطیف ارشارہ اس طرف تھا۔ کہ دین اسلام چودہوین رات کے چاند کی طرح اس زمانہ مین چمک اٹھیگا۔ جس طرح چاند کا کمال چودہوین رات کو ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام کا کمال کل دنیا مین چودہوین صدی مین ظاہر ہوگا۔

تیرہوین صدی کی تاریکی ان لوگون میں ضرب المثل ہے۔ بعض کہتے ہین۔ کہ اس صدی کے علماء سے بھیڑیون نے بھی نجات مانگی تھی۔ یہ لوگ چودہوین صدی کے منتظر تھے۔ لیکن جب صدی آگئی۔ تو اپنی بدبختی کے باعث انکار کر گئے۔ اسی طرح قرآن مین ذکر ہے۔

ولما جاءھم کتب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ

اہل کتاب منتظر تھے۔ کہ پیغمبر کے آنے پر وہ اس کیساتھ ملکر کفار سے جنگ کرین گے۔ لیکن جب پیغمبر آیا۔ تو انکار پر آمادہ ہوگئے۔

عقل کے نزدیک بھی زمانہ مسیح کا یہی معلوم ہوتا ہے۔ اسلام اسقدر کمزور ہوگیا ہے۔ کہ ایک وقت وہ ایک شخص کے مرتد ہوجانے پر اس مین شور پڑ جاتا تہا۔ لیکن اب لاکہون مرتد ہوگئے۔ رات دن مخالفت اسلام مین کتب تصنیف ہورہی ہین۔ اسلام کی بیخکنی کیواسطے طرح طرح کی تجاویز ہورہی ہین۔ عقل پسند نہیں کرتی۔ کہ جس خدا نے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا وعدہ دیا ہے۔ وہ اسوقت اسلام کی حفاظت نہ کرے۔ اور خاموش رہے

یہ زمانہ کس قسم کی مصیبت کا اسلام پر ہے۔ کہ شرفا کی اولاد دشمن اسلام ہوکر گرجاؤن مین چلے گئے۔ اور کھلے طور پر رسول اکرم کی توہین ہورہی ہے۔ ہر ایک قسم کی گالی اور سب وشتم مین ان کو یاد کیا جاتا ہے۔ ان تمام امور کو بہیئت مجموعی اگر دیکہا جائے۔ تو عقل کہتی ہے۔ کہ یہی وقت خدا کی تائید کا ہے۔ اور مین تم کو سچ کہتا ہون۔ کہ اگر یہ سلسلہ قایم نہ ہوتا۔ تو اسلام برباد ہوچکا تہا۔ سو خدا کے وجود کا یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ عین ضرورت کیوقت خدا تعالے نے اس سلسلہ کو قایم کیا۔ اور عین مصیبت کیوقت اسلام کو سنبھالا۔ تائیدات سماوی ہی اگر دیکہی جاوین۔ تو یہان بہی ایک بڑا خزانہ ہے۔ خدا تعالے نے اپنے فضل سے ہزارہا نشان میرے ہاتہ پر ظاہر کئے۔ اگر مین ان تمام نشانون کو جمع کرون۔ جو ہر روز مین اور میرے ساتہ رہنے والے دیکھتے ہین۔ تو ان کی تعداد لاکہ کے قریب ہوجاتی ہے۔ قطع نظر اس کے اگر براہین احمدیہ کے بعض الہامات کو دیکہا جاوے۔ چوبیس برس ہوئے کہ یہ کتاب تصنیف ہوئی۔ جو اس وقت مکہ۔ مدینہ۔ مصر بخارا۔ لنڈن اور ایسا ہی ہندوستان کے ہر ایک حصہ مین پونہچ گئی۔ کئی ایک پادریون اور دیگر مخالفین اسلام کے گہرون مین پونہچ گئی۔ اب اس کتاب مین مثلاً لکہا ہے۔ کہ خدا تعالی کیطرف سے مجھے ارشاد ہے۔ کہ اس وقت تو اکیلا ہے۔ اور تیرے ساتہ کوئی نہین۔ لیکن ایک وقت آویگا۔ کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آوین گے۔ (یاتون من کل فج عمیق) تو لوگون مین پہچانا جاویگا۔ اور تیری شہرت کیجاویگی۔ تیری امداد اور تائید کو دور دور سے لوگ آوین گے۔ پہر کہا کہ لوگ کثرۃ سے آوین گے۔ اور تو ان سے نرمی اور اخلاق سے پیش آنا۔ ان کی ملاقات سے مت گہبرانا (ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس) پہر آخر کار فرمایا۔ (اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا۔ الیس ھذا بالحق) یعنے جب خدا کی فتح اور نصرت آویگی۔ اور زمانہ کا امر ہماری طرف منتہی ہوگا۔ تو اس وقت کہا جاویگا۔ کہ کیا یہ سلسلہ حق نہیں۔ اب لاہور اور امرتسر کے لوگ اور ایسا ہی پنجاب کے لوگ اس بات سے واقف ہین۔ کہ براہین کی اشاعت کیوقت مجھے کوئی جانتا نہیں تہا۔ حتے کہ قادیان مین بہت کم لوگ ہون گے۔ جو مجھے پہچانتے ہون گے پہر یہ امور کس طرح پورے ہورہے ہین۔

اگرچہ یہ پیشگوئیان بدرجہ اتم ابھی پوری نہین ہوئین لیکن جس قدر ان الہامات کا ظہور ہورہا ہے۔ وہ طالب حق کے لئے کافی ہے۔ اب کیا یہ میری بناوٹ ہے کہ ایک انسان آج سے چوبیس سال پہلے آج کل کے واقعات کا نقشہ کہینچ سکتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ہزارہا مخلوق ... کا مرجع ہوگا۔ خصوصاً جبکہ ایک مدت تک ان امور کا ظہور نہ ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ امور کسی فراست کا نتیجہ نہیں ہوسکتے ان امور کو دیکہہ کر مین کہہ سکتا ہون۔ کہ جسقدر نشانات خدا تعالے نے میری تائید مین ظاہر کئے۔ وہ اپنی تعداد اور شوکت میں ایسے ہین۔ کہ بجز حضرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل انبیاء و مرسلین سے ایسے ثابت نہین ہوئے۔ لیکن اس میں میرا کیا فخر ہے۔ یہ سب کچہہ تو اس پاک نبی کی فضیلت ہے جس کی امت مین ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔ پہر مین کہتا ہون۔ کہ آج کل کے پیرزادون اور سجادہ نشینون کو آزمالو۔ کسی پادری یا کسی مذہب کے سرگروہ کو میرے مقابل مین لاؤ۔ خدا تعالی نشان نمائی مین بالضرور اس کو میرے مقابل شرمندہ اور ذلیل کریگا۔ یہان تو نشانون کا دریا بہ رہا ہے۔ میرے دوست اس الہام سے خوب واقف ہین۔ جو دس بارہ سال ہوئے۔ خدا تعالی نے فرمایا۔ انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک اس ایک الہام کو کس قدر مواقع اور محل پر میرے دوستون نے پورے ہوتے دیکہا۔ کس طرح لوگون نے میری اہانت اور تذلیل کے لئے بیڑے اٹہائے اور کس طرح وہ خود ہی ذلیل اور خوار ہوگئے۔ اس کی ایک مثال نہیں۔ بلکہ کئی ایک مثالین ہین۔ ہان یہ ضرور ہے۔ کہ ان نشانات کو دیکہکر بہی لوگ ابھی گمراہ ہین۔ سو بات یہ ہے۔ کہ دنیا مین ہمیشہ سے دو گروہ چلے آتے ہین۔ ایک سعید۔ دوسرا شقی۔ ابوجہل نے ہزارون نشان دیکہے لیکن وہ کافر ہی رہا۔ سو اس صورۃ مین مومن کے لئے ضرور ہے۔ کہ وہ دعا مین لگ جاوے۔

آپ نے جو آج مجھہ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کیطرح ہے۔ چاہئے کہ آپ اکثر مجھہ سے ملاقات کرین۔ اور اس تعلق کو مضبوط کرین جو آج قایم ہوا ہے۔ جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر کار خشک ہوکر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکہتا ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں رکہتا۔ دنیا ہر طرح ملجاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنیوالا

ہی مبارک ہے ۔ لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کیطرح ہے ۔ جو کبھی سچی نصرۃ کا منہ نہین دیکھتا ۔ یہ بیعت اُسوقت کام آسکتی ہے ۔ جب دین کو مقدم کر لیا جاوے ۔ اور اُس مین ترقی کرنے کی کوشش ہو ۔ بیعت ایک بیج ہے ۔ جو آج بو یا گیا ۔ اب اگر کوئی کسان صرف زمین مین تخم ریزی پر ہی قناعت کرے ۔ اور پہل حاصل کرنے کا جو جو فرائض ہین ۔ ان میں سے کوئی ادا نہ کرے ۔ نہ زمین کو درست کرے ۔ اور نہ آبپاشی کو کرے ۔ اور نہ موقعہ بے موقعہ مناسب کہاد زمین مین ڈالے ۔ نہ کافی حفاظت کرے ۔ تو کیا وہ کسان کسی پہل کی اُمید کر سکتا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ اُس کا کہیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا ۔ کہیت اُسی کا ہے گا ۔ جو پورا زمیندار بنے گا ۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے ۔ خدا جانتا ہے ۔ کہ کس کے مقدر مین کیا ہے ۔ لیکن خوش قسمت وہ ہے ۔ جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے ؁

شلاً نمازون مین ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہیئے ۔ مین دیکہتا ہون ۔ کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑہتے ہین ۔ وہ محض ٹکرین مارنا ہے ۔ ان کی نماز مین اسقدر ہی رقت اور لذت نہین ہوتی ۔ جسقدر نماز کے بعد ہاتہ اُٹھا کر دُعا مین ظاہر کرتے ہین ۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائین نماز مین ہی کرتے ۔ شاید اُن کی نمازون مین حضور اور لذت پیدا ہو جاتا ۔ اسلئے مین حکماً آپ کو کہتا ہون ۔ کہ سر دست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کرین ۔ اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکہا ہے ۔ دُعاون کو نماز مین کرنے سے پیدا کرین ۔ میرا مطلب یہ نہیں ۔ کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے ۔ لیکن مین چاہتا ہون ۔ کہ جب تک نماز مین کافی لذت اور حضور پیدا نہو ۔ نماز کے بعد دُعا کرنے مین نماز کی لذت کو مت گنواؤ ۔

ہان جب یہ حضور پیدا ہو جاوے ۔ تو کوئی ہرج نہیں ۔ سو بہتر ہے ۔ نماز مین دعائیں اپنی زبان مین مانگو ۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان مین ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان مین پیدا نہیں ہو سکتا ۔ سو نمازون مین قرآن اور ماثورہ دعاؤن کے بعد اپنی ضرورتون کو برنگ دُعا اپنی زبان مین خدا تعالےٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے ۔ سب سے عُمدہ دُعا یہ ہے ۔ کہ خدا کی رضامندی اور گناہون سے نجاۃ حاصل ہو ۔ کیونکہ گناہون ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے ۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے ۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سے گناہون کو جو دل کو سخت کر دیتے ہین ۔ دور کر دے ۔ اور اپنی رضامندی کی راہ دکہلائے ۔ دنیا مین مومن کی مثال اُس سوار کی ہے ۔ کہ جو جنگل مین جا رہا ہے ۔ اور راہ مین بسبب گرمی اور تکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے ۔ لیکن ابھی گہوڑے پر سوار ہے ۔ اور کہڑا کہڑا گہوڑے پر ہی کچہ آرام لیکر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے ۔ لیکن جو شخص اس جنگل مین گہر بنالے ۔ وہ ضرور درندون کا شکار ہوگا ۔ مومن دنیا کو گہر نہیں بناتا ۔ اور جو ایسا نہیں ۔ خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا ۔ نہ خدا کے نزدیک دنیا کو گہر بنانیوالے کی عزت ہے خدا مومن کی عزت کرتا ہے ۔ حدیث مین آیا ہے ۔ کہ مومن نوافل کے ساتہہ خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے نوافل سے مراد یہ ہے ۔ کہ خدمت مفروضہ مین زیادتی کیجاوے ۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تہوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے ۔ لیکن مومن زیادتی کرتا ہے ۔ نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہین ۔ بلکہ ہر ایک حسنات مین زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے مومن محض خدا کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر مین لگا رہتا ہے ۔ اُس کے دل مین ایک درد ہے ۔ جو اُسے بے چین کرتا ہے ۔ اور وہ دن بدن نوافل وحسنات مین ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا بہی اُس کے قریب ہوتا جاتا ہے ۔ حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا کے سامنے آ جاتا ہے ۔ اس کی آنکہہ خدا کی آنکہہ ۔ اُس کے کان خدا کے کان ہو جاتے ہین ۔ کیونکہ وہ کسی معاملہ مین خدا کی مخالفت نہیں کرتا ۔ ایک روایت مین یہ بھی ہے ۔ کہ اُس کی زبان خدا کی زبان اور اُس کا ہاتہ خدا کا ہاتہ ہو جاتا ہے ۔ پہر خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ مجہے کسی بات مین اس قدر تردد نہیں ہوتا ۔ جسقدر مومن کی جان نکالنے مین تردد ہوتا ہے ۔ یون تو خدا کی ذات سب ترددات سے پاک ہے ۔ لیکن یہ فقرہ جو فرمایا تو مومن کے اکرام کے لئے فرمایا ۔ اب دوسرے لوگ کیڑے مکوڑون کیطرح مر جاتے ہین ۔ لیکن مومن کا معاملہ دگرگون ہے ۔ مجہے یہ سمجہہ آتی ہے ۔ کہ جو صلحاء اور انبیاء کی زندگی آئے دن طرح طرح کی بیماریون مین مبتلا رہتی ہے اور بعض وقت اُن کو خوفناک امراض لاحق ہو جاتے ہین ۔ جیسے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تہی ۔ یہ اس تردد کا اظہار ہے ۔ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے ۔ گویا اللہ تعالےٰ اس سے معاملہ ایسا کرتا ہے ۔ اور خوفناک بیماریون سے اُسے نجاۃ دیکر ظاہر کر دیتا ہے ۔ کہ وہ اُسے معمولی انسانون کیطرح ضایع نہین کرتا ۔ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے ۔ کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے ۔ جہان وہ بیٹہتا ہے ۔ وہ جگہ دوسرون کے لئے موجب برکت ہوتی ہے ۔ اس کا پس خوردہ اورون کے لئے شفا ہے ۔ حدیث مین آیا ہے ۔ کہ ایک گنہگار خدا تعالےٰ کے سامنے لایا جاویگا ۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھیگا ۔ کہ تو نے کوئی نیک کام کیا ۔ وہ کہیگا ۔ کہ نہیں ۔ پہر خدا تعالیٰ اس کو کہیگا ۔ کہ فلان مومن کو تو ملا تھا ۔ وہ کہیگا ۔ خداوندا ۔ مین ارادتاً تو کبھی نہیں ملا ۔ وہ خود ہی ایک دن مجہے راستہ مین ملگیا ۔ خدا تعالےٰ اُسے بخشدیگا ۔ پہر ایک اور موقعہ پر حدیث مین آیا ہے ۔ خدا تعالیٰ فرشتون سے دریافت کریگا ۔ کہ میرا ذکر کہان پر ہو رہا ہے ۔ وہ کہین گے ۔ کہ ایک حلقہ مومنین کا تہا ۔ جہان دنیا کے ذکر کا نام ونشان بہی نہ تھا ۔ البتہ ذکر الٰہی اُنہون نے ہو رہا ہے ۔ ان مین ایک دنیا پرست شخص تہا ۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ میں نے اس دنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخشدیا

انھم قوم لا یشقی جلیسھم

بعض حدیثون مین آیا ہے ۔ کہ جہان ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی بیش ازین کہ وہ سجدہ سے سر اٹہاوین بخشدیے جاتے ہین ۔

مومن وہ ہے ۔ کہ جس کے دل مین محبت الٰہی نے عشق کے رنگ مین جڑ پکڑ لی ہو ۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو ۔ کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت مین بھی خدا کا ساتہہ نہ چہوڑیگا ۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسیکا کانشنس کہتا ہے ۔ کہ وہ ضایع ہوگا ۔ کیا کوئی رسول ضایع ہوا ۔ دنیا ناخنون تک ان کو ضایع کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ لیکن وہ ضایع نہیں ہوتے جو خدا کے لئے ذلیل ہو ۔ وہی انجام کار عزت وجلال کا تخت نشین ہوگا ۔ ایک ابوبکر ہی کو دیکہو ۔ جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی ۔ اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا ۔ اس مین کچہ شک نہیں ۔ کہ پہلے کچہ نہ کچہ دُکہ اٹہانا پڑتا ہے ۔ کسی نے سچ کہا ہے ؂

عشق اوّل سرکش وخونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشق الٰہی بے شک اوّل سرکش وخونی ہوتا ہے تاکہ نااہل دور ہو جاوے ۔ عاشقان خدا کو تکالیف

ضوابط اخبار البدر

شرائط جو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہیئے

(۱) **حجم** اخبار کا دراصل ۸ صفحہ ہیں۔ جنمین ٹائیٹل درج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف بعض اوقات کسی ضرورت پر ایزاد کئے جاتے ہیں۔

(۲) **مضامین**۔ البدر کا خواص اور مقدم مضمون تو حضرۃ امام الزمان...... مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پہنچاتا ہے۔ بصورۃ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصانیف میں سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد اور ایزاد معرفت کے لئے یاد دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات...... اور مراسلات وغیرہ

(۳) **اوقات اشاعت**۔ اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۔ ۸ ۔ ۱۶ ۔ ۲۴ ہیں۔ اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی۔ کہ وقت پر اشاعت ہو۔ مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط وکتابت**۔ کارخانہ کے متعلق خط وکتابت خواہ کسی قسم کی ہو۔ اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہیئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا۔ کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں۔

(۵)۔ **عذر رسید اخبار**۔ اگر ایک ہی مقام یا اُس کے گردنواح مین اخبار پہنچگیا ہو۔ اور آپ کو نہ ملا ہو۔ تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ کو اطلاع دینی چاہیئے۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ**۔ تبدیلی کیوقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اُس مقام کا پتہ دینا چاہیئے۔ جہان پتہ بدلنا ہے۔ ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا۔ اور آپ کو نہ ملا۔ تو ہم ذمہ وار نہین۔

(۷) **چندہ سالانہ**۔ پیشگی اگر بلاتقاضائے خود ارسال کیا جاوے ۲ے۔ پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ۱ر ۹ے۔ برٹش غارن۔ ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ۲ے۔

جو خریدار ایک دو ماہ بعد ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کراتے ہیں۔ اگر اُن کا چندہ بلا تقاضا اپنے وعدہ پر نہ پہونچا تو ان کے نام وی پی ارسال ہوگا۔

تفسیر القرآن بالقرآن پر بعض احباب کی رائے

برادرم جناب ایڈیٹر صاحب

ہماری جماعت کے معزز و متقدا فرد ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب نے جو تفسیر القرآن بالقرآن لکھی ہے۔ اُسکے متعلق مین ایک نہایت ضروری گذارش کرنا چاہتا ہوں جس سے میرا مقصود صرف اصلاح ہے۔ نہ کہ نکتہ چینی۔

قرآن کا عربی متن نہایت ہی غلط لکھا گیا ہے۔ جسے دیکھکر طبیعت بڑی سخت مکدر ہوتی ہے قطع نظر اسکے سوائے چند اوراق کے بدخط بھی اول درجے کا ہے۔

ترجمہ کرنے مین جن باتون کا وعدہ کیا گیا تھا اُن کا اکثر جگہ بالکل لحاظ نہیں کیا گیا۔ بلکہ کہیں الفاظ تو درکنار آیات کا ترجمہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ پھر ترجمہ معنے خیز نہیں بلکہ بعض مقامات پر خاص کر وہ معنے اختیار کئے گئے ہین۔ جن کو الفاظ سے کچھ علاقہ نہیں۔ کئی آیات تفسیر طلب تہین۔ اور مفسر نے انکی تفسیر نہین کی۔ باوجود ان نقصون کے ہمین اس بات کا اعتراف ہے کہ جب تک کوئی دوسری تفسیر تیار نہین ہوتی۔ یہی غنیمت ہے۔ مگر کیا اچھا ہو اگر ڈاکٹر صاحب موصوف اس پر نظر ثانی کر کے اُسے دوبارہ خوشخط چھپوائین۔ اور اصلاح طلب مقامات کی اصلاح کردین۔ اور جہان زیادہ وضاحت کی ضرورت ہو۔ وہان توضیح کردین۔ پھر یہ تفسیر ایک بے نظیر تفسیر ہو جاویگی۔ اور مفسر رحمۃ اللہ علیہ شکریہ قومی کے مستحق ہون گے۔ اور عنداللہ ماجور!

اس مین احمدی جماعت کو اب ایک مترجم قرآن کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ جہان جہان کو جماعت ہے۔ وہان ضرور صبح یا شام کو درس ہوتا ہے مگر افسوس کہ ان کو کوئی معتبر ترجمہ نہین ملتا۔ جس کے ذریعے وہ قرآنی الفاظ پر پورا تدبر کرسکین۔ میرے خیال مین ایک ایسا ترجمے والا قرآن مجید بہت جلد شائع ہونا چاہیئے جسے پڑھکر قرآنی مطالب سے آگاہی ہو سکے تفسیر طلب مقامات کی تفسیر بھی ہونی چاہیئے مگر نہ اسقدر لمبی کہ سفر مین ساتھ ہی نہ لے جائی جاسکے۔ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب تراب کی تفسیر اس مطالب کے لئے کافی ہے

+++++++

نہیں۔ اس کی تقطیع اس کا حجم اسی قابل ہے۔ کہ وہ ایک جگہ پڑی رہے۔ اور پھر اس سے فائدہ حاصل کرنا بھی فرصت کو چاہتا ہے۔

نیازمند نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عرض کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کے ایک ایسے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ جس پر الہامی مہر لگی ہوئی ہو۔ کہ بس یہی ترجمہ ٹھیک ہے۔ اور وہ حضور فرمائین۔ یا کم از کم حضور کی نگرانی مین تیار ہونا چاہیئے۔ مگر وہان سے جواب ملا۔ کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جب اللہ تعالے چاہے گا یہ کام ہو جاویگا۔ یفعلون ما یؤمرون آیت پڑھو۔ چونکہ خاکسار نے ضرورت جتلانے کے لئے یہ بھی التماس کی تھی کہ دس ہزار قرآن مجید مترجم اسی وقت احمدی جماعت لے لیگی جسکے...... جواب مین مولوی عبدالکریم صاحب فاروق ثانی نے کیا ہی اچھا فرمایا۔ کہ امور من اللہ تاجر نہیں ہوتے۔ کہ اگر خریداروں کا اصرار دیکھیں تو فوراً وہ کام شروع کردین۔ بلکہ ہر حال مین خدا تعالے کی مرضی کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔ پبلک کا خیال ہو یا نہو مین نے سنا تھا۔ کہ مولانا حکیم نورالدین صاحب صدیق ثانی نے بھی ایک تفسیر لکھی ہے۔ مگر وہ تو عربی مین ہے اس لئے اس سے خواص ہی فایدہ اٹھائین گے۔ دوسرا خدا جانے وہ کب چھپے۔ کیونکہ سنا جاتا ہے مولانا موصوف ہر سال اُس کی اصلاح فرماتے رہتے ہین۔ یا اُس مین نئی نئی ایزادیان ہوتی رہتی ہے۔ اور ایزادیان بھی کیون نہ ہو جبکہ امام ہمام کے فیض مسیحائی سے ہر روز عجیب عجیب معارف و حقائق کھلتے رہتے ہین۔

خیر ان تمام پریشان خیالات کو حرف غلط کر کے اے ایڈیٹر صاحب مکرم میرے! مین آپ سے ملتمس ہون کیا آپ ایک مترجم حمایل کا بندوبست کرسکتے ہو یا کم از کم ہمارے ڈاکٹر صاحب اپنی تفسیر پر نظر ثانی کر کے اُسے دوبارہ خوشخط چھپوانے کی تکلیف گوارا نہ فرمائین گے۔

(احمدی گجراتی)

حضرت حکیم نورالدین صاحب کو بھی اس سے اتفاق رائے ہے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس سے بھی پیشتر اسی قسم کی رائے اظہار کرچکے ہین۔ (ایڈیٹر)

مجھے افسوس ہے کہ لاہور سے واپس آنے پر مطبع کا کاتب بیمار ہوگیا اور اس وجہ سے مسلسل مضمون جسکی تجویز تھی رہگیا اور مختلف مضامین جوڑکر اخبار پورا کیا گیا۔

منیجر

عالم اخبار

—— شاہ ایران کے تیسرے بھائی جنکی عمر اب بیس سال کی ہے۔ ایران مین اپنے ملک سے ناخوش ہوکر آستانہ علیہ پر آگئے ہین۔ اور فوج عثمانی مین کسی عالی منصب کے خواست گار ہین

—— **بکری کا دودھ** ہمارے ملک مین بکری کا دودھ بچون کو اکثر دیا جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ اُسے تاثیر مین سرد اور صفرا شکن اور ہضم ہونے مین گائے کے دودھ سے ہلکا سمجھ کر کبھی کبھی استعمال کرتے ہین لیکن عام طور پر گائے اور بھینس کا دودھ مستعمل ہے۔ مزے مین یہ دونو دودھ بکری کے دودھ سے بہتر اور باعتبار غذا کے زیادہ مقوی خیال کئے جاتے ہین۔ اور یہاں ان یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ دہنیت میں بکری کا دودھ اُن سے بہت کم ہے۔ مگر حال مین ڈاکٹر دوالکر صاحب نے بذریعہ تجربہ ثابت کردکھایا ہے۔ کہ بکری کے دودھ مین غذائیت زیادہ ہے۔ انہون نے ایک نمائش مین جہان عمدہ گائین اور نیز بکریان موجود تہین۔ دونون کے دودھ کا امتحان کیا جس کے نتایج حسب ذیل تھے ؛

	گائے	بکری
پانی	۴۰٫۸۷	۲٫۰۸۲
مسکہ خالص	۴۳٫۲	۳۰٫۷
پنیر	۱۲٫۳	۶۷٫۲
شیرینی	۱۲٫۵	۲۸٫۵
مواد معدنی	۹۲٫-	۳۷٫۰۱

ان ہندسون کی معانی اگر الفاظ مین بیان کئے جاوین تو یہ کہنا قریب قریب درست ہے۔ کہ بکری کے دودھ کے ایک گلاس مین گائے کے دودھ کے اتنے ہی بڑے گلاس سے دگنی دہنیت یا غذائیت ہے۔ اگر یہ کیفیت عام طور پر معلوم ہوجائے۔ تو میرے خیال مین بکری کے دودھ کی گائے کے دودھ سے زیادہ قدر ہونے لگے۔ اور بکریون کے رکھنے اور پالنے اور ان کی نسل بڑھانے کی طرف زیادہ توجہ ہونے لگے۔ مگر صرف ایک ہی خوبی بکری کے دودھ مین نئی دریافت نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک عجیب ہی نئی تاثیر اور بھی بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر کوئی ہمیشہ اُس کا استعمال کرے۔ تو اغلب ہے۔ کہ وہ ٹیوبرکلوس یعنی مرض سل سے بچا رہے ؛ (نیر اصفی)

—— **خدا پرستون کے دوگروہ**۔ دنیا مین خدا کے ماننے والون کے دو گروہ ہین۔ ایک تو وہ ہے۔ کہ خدا کو اس بیوقوف مطلق العنان بادشاہ کی مانند تصور کرتا ہے۔ جو بیٹھے بٹھائے طبیعت کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ طرح طرح کے احکام نافذ کرتا رہتا ہو۔ ایک شخص کو کبھی ہاتھی بخشتا ہے۔ کبھی اُسی کو گدھے پر سوار کراتا ہے۔ یا تو خزانون کا منہ کھولے ہوئے رعایا کو مالا مال کر رہا ہے۔ یا دل مین یکایک جو ایک ولولہ اُٹھتا ہے۔ تو ہاتھ مین ظلم و جور کے تیر تفنگ لئے ہر سامنے آنیوالے کو نشانہ بنا رہا ہے۔ ان لوگون کے عقیدے کے مطابق تو کسی ایک واقعہ پر جو گذر رہا ہو۔ یا عنقریب ہونیوالا ہو رائے زنی کرنا یا اُسکے نشیب و فراز اور ممکن الوقوع نتایج کی جانچ پڑتال کرنا اس غرض سے کہ اپنے اغراض و مقاصد کی حفاظت مناسب طور پر ہوسکے۔ اگر گناہ کبیرہ نہین تو گمراہی ضرور ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو خدا کو خالق۔ مالک رازق تمام اوصاف سے موصوف سمجھتا ہے۔ جو پہلے گروہ کے نزدیک خدا کے نہین۔ مگر یہ خدا کو پل مین تولہ پل مین ماشہ نہین سمجھتا ہے۔ اس گروہ کے نزدیک خدا کا ہر کام ایسے مستقل اور نیز پایدار اصول پر ہوتا ہے۔ کہ اُسکی مثال سوائے اُسکے اور کوئی کر نہیں سکتا۔ وہ کسی کام کو بلا وجہ نہیں کرتا اگرچہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ کسی کام کے کرنے سے پہلے اُسکے اسباب مہیا کرتا ہے۔ آگے اُن اسباب کے بھی اور سبب ہوتے ہین۔ اور پھر سبب کا مسبب الاسباب وہ خداوند عزوجل خود ہوتا ہے ؛

—— آریہ سماج کے ممبر اب اپنی غلطیوں پر خود ہی مطلع ہونے لگے ہین۔ چنانچہ اُنکے ایک اخبار ستکاری نے جو کہ امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔ ۱۵؍اگست ۱۹۰۴ء کے پرچہ مین ایک مضمون ایک صاحب ستیا رام صاحب ساکن انارکلی لاہور کیطرف سے شایع کیا ہے۔ جس مین وہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ آریہ صاحبان کی اندرونی حالت نہایت ردی ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ "آریہ سماج کا جو ممبر دوسرون پر نکتہ چینی کرتے ہین۔ ہوشیار۔ مذہبی مسایل پر بحث کرنے میں طاق اور لیکچر اور اپدیش دینے مین ماہر ہے۔ وہ فی زمانہ آریہ سماج کا برگزیدہ ممبر سمجھا جاتا ہے باوجودیکہ اس کے اچار۔ بیوہار۔ خواہ اس کے اپنے کتھن کے بالکل برخلاف ہی کیون نہ ہو۔ اور اُس کی عملی زندگی خواہ کیسقدر ہی قابل نفرت کیون نہ پائی جاوے۔ اور اگر کہیں مذکورہ بالا ممبر سندھیا اور ہون بھی کرتا ہو۔ تو بس پھر خدا ہی حافظ۔ وہ تمام دیگر ممبران کو جو خواہ اچار بیوہار مین اس سے ہزار درجہ اچھے کیون نہ ہون۔ محض سندھیا ہون کرنے کی وجہ سے گردن زدنی سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محض سندھیا ہون کرنے کی وجہ سے چال چلن مین خواہ پرلے درجہ کا جھوٹا فریبی پرتگیا ہانی کرنے والا وغیرہ وغیرہ بھی کیون نہ ہو۔ دیوتا سمجھتا اور ظاہر کرتا ہے"

پھر اس کے آگے چلکر راقم مضمون نے آریہ پتر کے حوالہ سے گوہر فشانی کی ہے۔

ہم ایسی بات کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ جسکو ہندو بھائی ملننے اور ہمارا ساتھ دینے کو تیار نہ ہون۔ ہم ایک جنم کے مسلمان کی شدہی کرکے دیگر ہزارون مفید کامون کو بگاڑنا نہیں چاہتے۔ اور ہم ایسے مورکھ نہیں۔ کہ جنم کی ذات پات کی قید کو بلا رضامندی ہندون کے اسی وقت توڑ کر ایک علیحدہ فرقہ بن جائیں۔ غرضیکہ ہندو کمیونٹی کے رو کے ساتھ ہی آریہ سماج کو چلنے مین خیریت ہے ورنہ خیریت نہین۔

تاہم ہمارے نزدیک بہت ہی غنیمت ہوگا۔ اگر وہ اب بھی گندہ دہانی اور فحش کلامی اور مذاہب کے بزرگان دین کی توہین کا پیشہ ترک کردین۔

تفسیر القرآن کی نسبت بعض احباب کی رائے صفحہ پر درج ہے ؛

اسکی نسبت میری یہ رائے ہے۔ کہ مصنف تفسیر کو چاہیے جیسے کہ صاحب مراسلہ نے بھی تجویز کیا ہے۔ کہ جسقدر اغلاط ظاہری اور معنوی تفسیر مین رہ گئی ہین۔ انکی تصحیح الگ شایع کرکے ان احباب کیخدمت میں جنہون نے اسے آجتک خریدا ہے۔ بذریعہ اشتہار کے مفت پہنچائی جاوے۔ اور آیندہ بطور ضمیمہ کے تفسیر کے ساتھ اسکی جزو قرار دی جاوے اس مراسلہ کے پہنچنے سے پیشتر ہی اُسکی غلطیون پر آگاہ ہوکر مینے اسی قسم کے مضمون کا ایک خط مصنف کو لکھا تھا۔ لیکن نہ معلوم کہ کن وجوہات پر انہون نے جواب دینا پسند نکیا۔ اس مراسلہ کی رسید پر بھی میں اسکی اشاعت کی نسبت بہت پس و پیش مین تھا۔ بلکہ مین نے اسکی اطلاع بھی مصنف کو دی۔ لیکن ایک معقول انتظار کے بعد جب صدائے برنخاست کا معاملہ ہوا۔ اور صاحب اسلرائے اصحاب نے مناسب جانا کہ احمدی بھائی کو اغلاط سے مطلع کر دیا جاوے۔ اسلئے اس مراسلہ کی اشاعت ضروری سمجھی گئی۔

قران کریم کے ترجمہ کی ضرورت تو واقعی ہے اور جب ضرورت واقعی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کوئی سامان بھی اُس کا کر دیگا۔

طلبگار باید صبور و حمول

البدر نمبر ۳۲ جلد ۳ | بابت ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء جسکی اشاعت ستمبر ۱۹۰۴ء مین ہوئی

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور مین

گذشتہ اشاعت سے آگے

دوسرے دن ۱۲ اگست کو مولوی مبارک علی صاحب احمدی سیالکوٹی نے وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات پر ایک جامع وعظ فرمایا۔ جس سے ناظرین کو محظوظ ہوئے۔ آج کی ظہر کی نماز مین خود حضور علیہ السلام شریک ہوئے۔ مفتی محمد صادق صاحب نے امامت کرائی۔ اور ظہر اور عصر کی دونون نمازین قصر اور جمع کرکے ادا ہوئیں۔

زائرین اور احمدی احباب کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ اور یہ ترقی اسی طرح ۸ تاریخ کی صبح تک رہی جوکہ لیکچر کے پڑھے جانے کا دن تجویز ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انتظام کے لئے وقت بہت کم تھا۔ اس لئے متعلقہ حکام وقت کے مشورہ سے اسکی تاریخ اول یکم ستمبر اور بعدازان ۳ ستمبر مقرر ہوئی۔ جب احباب کو یہ علم ہوا۔ تو ۲۸ کو قریب بیرونجات کے کل احباب رخصت ہوگئے۔ اور ۲ ستمبر کو پھر قریب ڈیڑھ ہزار کے جمع ہوگئے۔ بعد ادائیگی نماز کے لاہور کی احمدی جماعت نے ایک کرسی مہیا کی۔ اور حضرت سے اس پر جلوہ افروز ہونے کی درخواست کی گئی۔ چونکہ خود حضور کے غلامون اور نیز دیگر ناظرین کا ایک کثیر مجمع موجود تھا۔ اس لئے مناسب موقعہ دیکھ کر اپنے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جسمیں تبلایا۔ کہ صرف بیعت کے الفاظ کی تکرار پر نجات کا مدار مت رکھو۔ بلکہ ہر ایک لفظ اور قول کو عملی لباس پہناؤ۔ تب نجات پاؤ گے۔ اور ضمناً ان آزاد منش نئی تہذیب اور روشنی کے دلدادون کو بھی نصیحت فرمائی۔ جنہوں نے قومی عروج اور ترقی کا مدار عورتون کی بے پردگی پر رکھا ہے۔ اور جماعت کو تاکید کی۔ کہ باہمی مصالحت اور اتفاق کی کوشش کرین۔ اور بعض کی اس عادت پر بہت ہی افسوس اور ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جوکہ ادنے ادنے سی فروگذاشت اور باتون پر دلون مین بغض اور کینہ پیدا کر لیتے ہین۔ اور ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتے ہین۔ نیز خُلق کی تعریف کرتے ہوئے اپنے تبلایا۔ کہ خلق اور خَلق میں سے خُلق ایسی شے ہے۔ کہ جس کی اصلاح ہوسکتی ہے حالانکہ خَلق میں اگر کوئی کمی ہو۔ تو اسکی اصلاح اور تکمیل محال ہے جیسے کسی کا ہاتھ چھوٹا پیدا ہو۔ تو وہ بڑا نہیں کرسکتا۔ حالانکہ باطنی قویٰ سے۔ یعنے اخلاق میں کمی بیشی پر اسے اختیار دیا گیا ہے۔ یہ تقریر اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوگی ۔

اثنائے تقریر میں کوئی وزیرآبادی مولوی۔ جوکہ مسیح موعود کے منکرون میں سے پرلے متعصب تھے۔ خلاف آداب جلسہ و بلا اجازت منتظمان جھٹ بول اُٹھے۔ اور انکی ترکش میں جو کند اور شکستہ تیر تھے۔ ان کو بلا کسی دیکھ بھال کے چلانے لگے۔ اور جس میدان مباحثہ کی راہ کو تقریرون اشتہارون اور رسالون کے ذریعہ ایک عرصہ دراز سے مسیح موعود بند کرچکے ہین۔ اسکو وہ پھر کھولنے لگے۔ بار بار سمجھانے پر جب وہ اپنی شرارت اور رخنہ اندازی سے باز نہ رہے۔ تو آخر کار منتظمان جلسہ نے ان کو باہر نکالدیا اس سے حاضرین کو اس لئے صدمہ ہوا۔ کہ جو تقریر حضرت اقدس فرمارہے تھے۔ اس کا ایک بہت سا حصہ باقی رہ گیا۔ اور لوگون کے مختلف سوالات کا دروازہ کھل جانے کے باعث روئے سخن بدل گیا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ باتین بھی سنت الہی میں داخل ہین۔ کہ جب آدم یا آدم صفت کوئی برگزیدہ اصلاح کرتا ہو۔ تو ابلیس یا ابلیس صفت اپنی رخنہ اندازی کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شور و شر کے فرو ہونے کے بعد حضور علیہ السلام تشریف لیگئے۔

۲۴ تاریخ کو جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس دہلوی مصنف کتب شہادت آسمانی وغیرہ و ایڈیٹر و پروپرائیٹر رسالہ المنصور احمدی جماعت کے اون موجودہ احباب کا فوٹو (عکسی تصویر) لیتے رہے۔ جن کے اسمائے گرامی ضمیمہ انجام آتھم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی تکمیل کی تقریب پر درج ہے۔ اور جن کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب بدر سے تشبیہ دی ہے۔ یہ فوٹو اپنے اس غرض سے لئے۔ کہ المنصور رسالہ کے ساتھ ان کی ایک ایک کاپی ہدیہ ناظرین کی جاوے۔ ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ کہ اگر مشاہیر احمدیہ کے عنوان کے ماتحت اون میں سے بعض اصحاب کے سوانح مختصر بھی دئے جاوین۔

میرے مکرم اور محترم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب معہ اہل بیت کے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کی شان میں عام طور پر غیر از جماعت لوگون کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے "دو لو صاحب مرزے کا خلیفہ آگیا"۔ اس کی اصل حقیقت کا علم تو اللہ تعالے کو ہے۔ لیکن ہمنے اس لئے ذکر کر دیا ہے۔ کہ جب اللہ تعالے کسی کی رفعت چاہتا ہے۔ اور اُسے قبول کرتا ہے۔ تو کس طرح لوگون کے زبان پر اس کا ذکر جاری ہوجاتا ہے ۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی تشریف آوری سے عوام الناس کو یہ فایدہ ضرور ہوا۔ کہ اس سے قبل حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کیلئے جو لوگ ڈانواڈول اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر پھر رہے تھے۔ وہ دلجمعی سے آپکے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور اس شمع نوری کی روشنی مین اپنے متاع دین کے بکھرے ہوئے موتی ٹہونے لگے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اس کے دوسرے دن عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ تشریف لائے۔ لیکن آپنے قیام کو ایک خاص کوٹھی مین فرمایا۔ اور روزانہ دو وقت حضور کی خدمت مین ملاقات کیلئے حاضر ہوتے رہے

مہمانداری

ان دوتین دنون میں ہی حضرۃ اقدس کی لاہور مین تشریف آوری کی خبر دور نزدیک پہونچ چکی تھی۔ اور مختلف اطراف سے خدامون کی جماعتیں آرہی تھین۔ اس تقریب پر لاہور کی احمدی جماعت کو اگرچہ یہ علم تو تھا۔ کہ ایک مجمع کثیر جمع ہونیوالا ہے۔ جس کی مہمان نوازی کا بوجھ اس محدود جماعت پر پڑیگا۔ لیکن چونکہ حضور علیہ السلام کی آمد اچانک تھی۔ اس لئے کافی وقت جیسے کہ بعض اہلے منتظمون کی زبانی معلوم ہوا۔ انتظام اور مشورہ کیلئے نہ ملا تاہم اس عرصہ مین جو کچھ سامان آسائش اور طعام کا ان لوگون کیطرف سے ظہور میں آیا۔ وہ غنیمت تھا۔ اور متواتر دو ہفتہ تک جو ماحضر اسقدر کثیر تعداد مہمانون کے آگے پیش ہوتا رہا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ علو حوصلگی کو مدنظر رکھ کر بڑے شکریہ سے قبول کیا جاوے۔ اور حقوق اخوۃ کو نگہ رکھتے ہوئے اون خفیف فروگذاشتون پر توجہ نہ کی جاوے۔ جو بعض نا تجربہ کار منتظمون سے ظہور میں آئیں۔ آخر اسقدر مجمع کا انتظام بھی تو کچھ شے ہی تھا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارادہ پنجاب کے بڑے بڑے امصار و بلاد میں اتمام حجت کی نیت سے جانے کا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اسی طرح کے واقعات ان مقامون کی جماعت کو پیش آجاویں اور بعض مقامات اسی قسم کے ہیں۔ کہ وہان چند آدمی جماعت کے ہین۔ جوکہ کسی طرح اسقدر عظیم الشان گروہ کی مہمان نوازی کے بوجھ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہماری رائے میں بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے مواقعہ پر مہمانداری کا بوجھ ان مقامی جماعتون پر ہرگز نہ ڈالا جاوے۔ اور ہر ایک ممبر اور ہر ایک جماعت جو ایسی تقریبون پر شامل ہو۔ وہ کافی زاد راہ کا انتظام اپنے ساتھ رکھے۔ اور پھر مشترکہ طور پر یا الگ الگ لو

باقی آئندہ

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپنے ۳ ستمبر کی صبح کو لاہور مین اپنی زبان
مبارک سے فرمائی تھی

مین آپ سب صاحبون کا شکر کرتا ہون۔ کہ آپنے نہایت صبر اور خاموشی کے ساتھ میرے لیکچر کو سُنا۔ مین ایک مسافر آدمی ہون۔ اور کل صبح انشاء اللہ چلا جاؤن گا۔ لیکن میں اس شکر اور خوشی کو ساتھ لیجاؤن گا۔ اور یاد رکھون گا۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے (کہ جسکی وجہ سے عموماً جوش پیدا ہو جایا کرتا ہے) آپنے نیکی اور نیک اخلاق اور آہستگی سے میرے مضمون کو سُنا۔ میں یہ جانتا ہون۔ اور خود محسوس کرتا ہون۔ کہ مدت کے خیالات جو دل و دماغ مین جمے ہوئے ہون انکو چھوڑنا سہل اور آسان نہیں خواہ کتنے ہی غلط کیون نہ ہون۔ یہ محض اللہ تعالے کے فضل پر موقوف ہے۔ کہ انسان اپنے اندر علمی یا عملی تبدیلی کر سکے۔ لیکن جو اخلاق آپنے آج دکھلائے ہین۔ وہ نہایت قابل تعریف ہین۔ اور میں دعا کرتا ہون۔ کہ جیسے اللہ تعالے نے عام طور پر صورتون کا یہ اجتماعی رنگ دکھایا ہے۔ وہ ایسا وقت اور زمانہ بھی لاوے۔ کہ دلون مین بھی ایسا ہی اتحاد اور اجتماع ہو۔ اس ملک کو تفرقہ نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ اس ملک کے ہندؤن اور مسلمانون مین بہت بڑا اتحاد اور اتفاق تھا۔ اور باوجود اختلاف مذاہب کے انمیں قابل قدر میل ملاپ تھا۔ مگر اس زمانہ میں فرق آگیا۔ خدا کرے۔ کہ یہ دور ہو جائے۔

یاد رکھو۔ کہ یہ تنگدلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے۔ کہ انسان اختلاف مشرب و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور شے۔ یہ انسانی خُو اخلاق کی خوبی اور کمال ہے۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھلائے۔ آج کے جلسہ نے مجھے ایک تازہ امید دلائی ہے۔ اور اگر اللہ تعالے کا فضل ہوا۔ تو یہ میل جول ترقی کریگا۔ مین خوب جانتا ہون۔ کہ صبر اور خوش خلقی سے ایک مخالف رائے کو سن سکے۔ وہ ایسی رائے کو سن کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ خاموشی اور صبر مجھے اُمید دلاتا ہے۔ کہ اچھے نتیجے پیدا ہونگے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے۔ کہ جب مخالف رائے کو سنے تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہوگی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم و حکمت ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو تمام دولتون سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتون کو فنا ہے۔ لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ فکر کرتا۔ اور اللہ تعالے سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ اگر میں غلطی پر ہون۔ تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر۔ وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس میں چاہتا ہون۔ کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرین۔

مین آپ صاحبون کی خدمت میں ادب عجز اور تواضع سے عرض کرتا ہون۔ کہ یہ جو کچھ سنایا گیا ہے۔ آپ اس پر توجہ کرین۔ تاکہ میری محنت ضایع نہ ہو۔ جو کچھ میری قلم سے نکلا ہے۔ اور میرے دوست مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا ہے۔ میں اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ کسی کی دل آزاری یا استخفاف مذہب کی نیت سے نہیں لکھا۔ بلکہ خدا گواہ ہے۔ اور اس سے بہتر کون گواہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے سچے دل سے لکھا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے لکھا ہے۔ اور مین جانتا ہون کہ ؎

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

چونکہ فرصت کم ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض تک آواز بخوبی اور صاف نہ پہنچی ہو۔ اس لیے میں نے اُسے چھپوا دیا ہے۔ اور بشرط گنجائش ملسکتا ہے۔ پس اس کو پڑھ کر توجہ کرین۔ اور مذہبی اختلاف کو مخالفت کا ذریعہ نہ بناوین۔ مذہب تو اسلئے ہوتا ہے۔ کہ اخلاق وسیع ہون۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہین۔ کوئی ہزارون گالیان اُسے دے۔ وہ اُس پر پتھر نہیں برسا دیتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب لا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگون کو بھی بدنام کرتا ہے۔ میں اس سے منع نہیں کرتا۔ کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بے شک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو مگر اس کو تعصب اور کینہ کا رنگ نہ چڑھاؤ۔

ہندؤں اور مسلمانون کے تعلقات دو چار سال سے نہین۔ بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہین۔ اس لیے میری آرزو ہے۔ کہ اب بھی بہت سے دلون میں خدا جوش ڈالدے۔ کہ وہ ان تعلقات کو دور نہ ہونے دین۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جسقدر بزرگ اسلام میں یا ہندؤن میں اوتار وغیرہ گذرے ہین۔ انکے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اپنے عمل سے ان سچائیوں کو جن کا وعظ کرتے تھے۔ ثابت کر دکھایا تھا۔ قرآن شریف مین بھی یہی تعلیم ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر صرف زبان سے کام لیگا۔ اور عمل سے اس کا نمونہ نہ دکھلا دیگا۔ تو وہ مذہب کو بچون کا کھیل بناتا ہے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحون سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے۔ مگر اندر خالی ہوتا ہے

خدا تعالے خوب جانتا ہے۔ کہ مین نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہون۔ خواہ کوئی میری باتون کو نیک ظنی سے سنے۔ یا بدظنی سے مگر مین کہونگا۔ کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو۔ اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے۔ پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ تب ہی تو تم کو روشنی بخشتا ہے۔ اور چاند اول خود روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے۔ پھر تم کو دیتا ہے۔ لیکن جب خود تاریک ہوتا ہے۔ تو تم کو بھی تاریکی میں چھوڑتا ہے۔ یہ اس بات پر دلیل ہے۔ کہ جب تم خود روشن نہ ہوگے۔ دوسرے کو ہرگز روشن نہ کر سکو گے۔

میں یقیناً سمجھتا ہون۔ کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے کے سر پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے۔ وہ اسکو اپنی اصلاح سے شروع کرے قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلون اور بنون میں جا کر اپنی اصلاح کیون کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچرارون کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالے کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جھگڑے پیدا کرتا ہے اور جس کپڑے پر پڑتا ہے۔ اسے پلید کرتا ہے۔ لیکن جو نور معرفت اور عمل سے معمور ہوتا ہے۔ وہ بارش کیطرح ہے۔ جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں۔ آج کے بعد آپ مجھے یہان نہ دیکھینگے۔ اور مین نہیں جانتا۔ کہ پھر موقعہ ہو۔ یا نہو لیکن ان تفرقون کو مٹانے کی کوشش کرو۔ میری نسبت خواہ آپ کا کچھ ہی خیال ہو۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ٭ ور نوشت است پند بر دیوار

میری نصیحت پر عمل کرو۔ جو شخص خود زہر کھا چکا ہے۔ وہ دوسرون کی زہر کی کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے۔ تو خود بھی مریگا۔ اور دوسرون کو بھی ہلاک کریگا۔ کیونکہ زہر اسمیں اثر کر چکا ہے اور اسکے حواس چونکہ قایم نہیں رہے۔ اس لئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جسقدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اُس کا باعث وہی لوگ ہین۔ جنہون نے زبانون کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے۔ خدا سب پر نظر رکھتا رہا ہے۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ وہ ایک ہی قوم کی پرواہ کرے اور دوسرون پر نظر نہ کرے۔ ہان یہ سچ۔ کہ حاکم کے دورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے۔ اور کبھی کسی پر۔

میں کسی کیلئے نہیں کہتا۔ خدائے تعالے نے مجھپر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔ کہ راجہ رام چندر اور کرشن جی وغیرہ بھی

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تقریر کا خلاصہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۳۰ صفحہ

قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے دل بیچائے جاویں خدا تعالیٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے۔ کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پر راضی نہ ہو جاوے بہشت میں نہیں جاتا بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار رہتا ہے۔ دوزخ سے مراد آیندہ دوزخ نہیں۔ بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ کافر کیلئے دوزخ آگ کے رنگ میں اور مومن کے لئے بہشت دوزخ کے رنگ میں متمثل کیا جاتا ہے۔ کافر جو دنیا کا طالب ہے دنیا میں منہمک ہو کر سگ دنیا ہو جاتا ہے۔ مومن ایک عاشق ہے۔ جو دنیا کو طلاق دیکر ہر ایک تکلیف سہنے کو تیار ہوتا ہے۔ اور فی الواقعہ یہ عشق ہی ہے۔ جو اُسے ہر قسم کی تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ مومن کا رنگ عاشق کا رنگ ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے عشق میں صادق ہوتا ہے اور اپنے معشوق یعنے خدا کے لئے کامل اخلاص اور محبت اور جان فدا کرنے والا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور تضرع اور ابتہال اور ثابت قدمی سے اُسکے حضور میں قایم ہوتا ہے دُنیا کی کوئی لذت اُسکے لئے لذت نہیں ہوتی۔ اُسکی روح اسی عشق میں پرورش پاتی ہے۔ معشوق کیطرف سے استغنا دیکھکر وہ گھبراتا نہیں۔ اس طرف سے خاموشی اور بے التفاتی بھی معلوم کر کے وہ کبھی ہمت نہیں ہارتا۔ بلکہ ہمیشہ قدم آگے ہی رکھتا ہے۔ اور درد دل زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا جاتا ہے۔ ان دونوں چیزون کا ہونا ضروری ہے۔ کہ مومن عاشق کیطرف سے محبت الہی میں پورا استغراق ہو۔ عشق کمال ہو۔ محبت میں سچا جوش اور عہد عشق میں تو ثابت قدمی ایسی کوٹ کوٹ کے بھری ہو کہ جس کو کوئی صدمہ جنبش میں لا نہ سکے۔ اور معشوق کی طرف سے کبھی بے پرواہی اور خاموشی ہو۔ درد دو قسم کا سوجود ہو۔ ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا درد ہو۔ دوسرا وہ جو کسی کی مصیبت پر دل میں درد اُٹھے۔ اور خیر خواہی کے لئے اضطراب پیدا ہو۔ اور اسکی اعانت کے لئے بے چینی پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کیساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ انسان کو بشریت سے الگ کر کے الوہیت کے سایہ میں لا ڈالتا ہے جب تک اُسکی حد تک درد اور عشق نہ پہونچ جائے۔ کہ جس میں غیر اللہ سے محویت حاصل ہو جائے۔ اُس وقت تک انسان خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ ان خطرات کا استیصال بغیر اس امر کے مشکل ہوتا ہے۔ کہ انسان غیر اللہ سے بکلی منقطع ہو کر اسی کا ہو جائے۔ اور اُسکی رضا میں داخل ہونا بھی محال ہوتا ہے۔ اور اُسکی مخلوق کے لئے ایسا درد ہونا چاہیئے۔ جس طرح ایک نہایت ہی مہربان والدہ اپنے ناتوان پیارے بچے کے لئے دل میں سچا جوش محبت رکھتی ہے خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے۔ اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کیضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا نہیں ہو سکتی۔ پہلے بزرگون کی بھی اسی قسم کی باتیں چلی آتی ہیں۔ کہ جن سے دعا کرانے والون کو دُعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ مخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ تو میرا دوست ہے۔ اور نہ ہی اس کے لئے درد دل ہی ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جوش دعا پیدا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان غفلت کاریون میں مُبتلا بھی رہے۔ اور صرف مُنہ سے دم بھرتا رہے۔ کہ مین نے خدا سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کیضرورت ہے ہم بار بار اپنی جماعت کو اس بات پر قایم ہونے کے لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلون سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتون میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ثبات میسر نہیں آسکتا۔ بعض صوفیون نے لکھا ہے۔ کہ صحابہ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی۔ کہ جب فارغ ہوتے۔ تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے۔ تو شریعت نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ اگر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہوتے السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندہا اور اللہ اکبر کہا۔ تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا۔ اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پونچا۔ پھر جب وہان سے واپس آیا۔ تو السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہکر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چھلکون سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہیئے۔ علت غائی حال ہی ہے مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو الٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب میلان پیدا کر لیتا ہے۔ اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے کہ بے اختیار اسکی طرف پرواز کرنے لگتا ہے۔ اور ایک حقیقی محویت کا عالم اُس پر طاری ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے۔ اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔

مجھے تو اللہ تعالیٰ کی محبت نے ایسی محویت دی تھی کہ تمام دنیا سے الگ ہو بیٹھا تھا۔ تمام چیزیں سود ے اس کے مجھے ہرگز بہاتی نہ تہیں۔ میں ہرگز ہرگز حجرہ سے باہر قدم رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے ایک لمحہ کے لئے بھی شہرت کو پسند نہیں کیا۔ میں بالکل تنہائی میں تھا۔ اور تنہائی ہی مجھکو بہاتی تھی۔ شہرت اور جماعت کو جس نفرت سے میں دیکھتا تھا۔ اس کو خدا ہی جانتا ہے۔ مین تو طبعاً گمنامی کو چاہتا تھا۔ اور یہی میری آرزو تھی۔ خدا نے مجھ پر جبر کر کے اس سے مجھے باہر نکالا۔ میری ہرگز مرضی نہ تھی۔ مگر اس نے میری خلاف مرضی کیا۔ کیونکہ وہ ایک کام لینا چاہتا تھا۔ اس کام کے لئے اُس نے مجھے پسند کیا۔ اور اپنے فضل سے مجھکو اس عہدہ جلیلہ پر مامور فرمایا یہ اسی کا اپنا انتخاب اور کام ہے۔ میرا اس میں کچھ دخل نہیں میں تو دیکھتا ...... ہون کہ میری طبیعت اس طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ شہرت اور جماعت سے کوسون بہاگتی ہے۔ اور مجھے سمجھ نہیں آتا کہ لوگ کس طرح شہرت کی آرزو رکھتے ہیں۔ میری طبیعت اور طرف جاتی تھی۔ لیکن خدا مجھے اور طرف لیجاتا تھا۔ میں نے بار بار دعائیں کیں مجھے گوشہ میں ہی رہنے دیا جاوے۔ مجھے میری خلوت کے حجرے میں چھوڑ دیا جائے لیکن بار بار یہی حکم ہوا کہ اس سے نکلو۔ اور دین کا کام جو اس وقت سخت مصیبت کی حالت میں تھا۔ اس کو سنوارو۔ انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے۔ کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپ عبادت کرنے کے لئے لوگون سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی۔ چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی۔ کہ کوئی انسان اُس میں جانے کی جرات نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا۔ کہ وہان کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہونچیگا۔ آپ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا کا حکم ہوا۔

یاایھا المدثر قم فانذر

اس حکم میں ایک جبر معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی لئے جبر سے حکم دیا گیا۔ کہ آپ تنہائی کو جو آپکو بہت پسند تہی۔ اب چھوڑ دیں۔ بعض لوگ بیوقوفی اور حماقت سے یہی خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں شہرت پسند ہوں۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ میں ہرگز شہرت پسند نہیں۔ خدا نے جبر سے مجھ کو مامور کیا ہے۔ میرا اس میں قصور کیا ہے۔ اور وہی گواہ ہے کہ میں شہرت پسند نہیں ہوں۔ میں تو دنیا سے ہزاروں کوسوں بہاگتا تہا۔ حاسد لوگوں کی نظر چونکہ زمین اور اسکی اشیا تک ہی محدود ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا کے کیڑے ہیں اور شہرت پسند ہوتے ہیں۔ ان کو اس خلوت گزینی اور بے تعلقی کی کیفیت ہی معلوم نہیں ہوسکتی۔ ہم تو دنیا کو نہیں چاہتے۔ اگر وہ چاہیں۔ اور اس پر قدرت رکھتے ہیں تو سب دنیا لے جایں۔ ہمیں ان پر کوئی گلہ نہیں۔ ہمارا ایمان تو ہمارے دل میں ہے۔ نہ دنیا کے ساتھ ہماری خلوۃ کی ایک ساعت ایسی قیمتی ہے۔ کہ ساری دنیا اس ایک ساعت پر قربان کرنا چاہیئے۔ اس طبیعت اور کیفیت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ مگر ہم نے خدا کے امر پر جان و مال و آبرو کو قربان کر دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں تجلی کرتا ہے۔ تو پہر وہ پوشیدہ نہیں رہتا۔ عاشق اپنے عشق کو خواہ کیسے ہی پوشیدہ کرے۔ مگر بہید پانے والے اور تاڑنے والے قرائن اور آثار اور حالات سے پہچان ہی جاتے ہیں۔ عاشق پر وحشت کی حالت نازل ہو جاتی ہے۔ اور اسی اس کے سارے وجود پر چہا جاتی ہے۔ الگ قسم کے خیالات اور حالات اس کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ اگر ہزاروں پردوں میں چھپے۔ اور اپنے آپ کو چھپائے۔ مگر چھپا نہیں رہتا۔ سچ کہا ہے ؎ عشق و مشک را نتوان نہفتن۔ ؎

ان لوگوں کو محبت الٰہی ہوتی ہے۔ وہ اس محبت کو چھپاتے ہیں۔ جس سے انکے دل لبریز ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کے افشا پر شرمندہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ محبت اور عشق ایک راز ہے جو خدا اور اس کے بندہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ راز کا فاش ہونا شرمندگی کا موجب ہوتا ہے۔ کوئی رسول نہیں آیا۔ جس کا راز خدا سے نہیں ہوتا۔ اسی راز کو چھپانے کی خواہش اسکے اندر ہوتی ہے۔ مگر معشوق خود اس کو فاش کرنے پر جبر کرتا ہے۔ اور جس بات کو وہ نہیں چاہتے۔ وہی ان کو ملتی ہے جو چاہتے ہیں۔ ان کو ملتا نہیں۔ اور جو نہیں چاہتے۔ ان کو جبراً ملتا ہے۔

جب تک انسان ادنےٰ حالت میں ہوتا ہے۔ اس کے خیالات بہی ادنےٰ ہی ہوتے ہیں۔ اور جس قدر معرفت میں گرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی قدر محبت میں کمی ہوتی ہے۔ معرفت سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں محبت اپنے ظن کی نسبت ہوتی ہے۔ انا عند ظن عبدی بی سے یہی تعلیم ملتی ہے۔ صادق عاشق جو ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے۔ کہ اس کو کبھی نہیں چھوڑیگا۔ خدا تو وفاداری کرنا پسند کرتا ہے۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ انسان صدق دکہلاوے اور اس پر ظن نیک رکہے۔ کہ تا وہ بہی وفا دکہلائے۔ مگر یہ لوگ کب اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ یہ تو اپنی ہوا و ہوس کے بتوں کے آگے جہکتے رہتے ہیں۔ اور انکی نظر دنیا تک ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کریم و رحیم نہیں سمجھتے اس کے وعدوں پر ذرہ ایمان نہیں رکہتے اگر اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان رکہتے۔ کہ وہ کریم و رحیم ہے۔ تو البتہ ان پر رحمت اور وفا کے ثبوت نازل کرتا ؎

گر وزیر از خدا بترسیدے
ہمچنان کز ملک ملک بودے

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑہنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ کا ساتہہ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ تو اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں میدان میں تیرے ساتہہ ہوں۔ وہ اس کے لئے تو ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا سے نیک ظن کرتا ہے۔ وہ اُسکی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے۔ وہ مجبور ہوتا ہے۔ کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنالے۔ اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجہتا ہے۔ کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اسکے وعدہ ٹلنے کے نہیں۔ تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے۔ اور درپردہ خدا سے عشق رکہتا ہے۔ ایسا انسان خدا کا چہرہ اسی دنیا میں دیکہہ لیتا ہے۔ طرح طرح سے اُسکی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے۔ اور اس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکہاتا ہے۔ لیکن بیوفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ (از ریویو)

عیسویت کا ایک نیا دشمن

اظہار عداوت کے مختلف رنگ ہوا کرتے ہیں مگر حال میں مسٹر سمتھہ نامی ایک صاحب نے جو رنگ یوروپی مذہب سے عداوت کا اختیار کیا ہے۔ وہ بالکل نرالا ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ سلطان صلاح الدین سلطنت مصر کے بادشاہ کے ایک فرمانروا بارہویں اور تیرہویں کے درمیان گذرے ہیں۔ جن کے ساتھ تو عیسائی اقوام نے متفق ہو کر صلیبی جہاد کیا تہا۔ اور سب کے سب منہ کی کہا کر واپس آئے تھے۔ چونکہ صلاح الدین عیسائیوں کو تباہ کر دینے والا گذرا ہے۔ اس لئے اُسکے نام سے تفاؤل لیکر مسٹر سمتھہ نے اپنا نام صلاح الدین قرار دیا ہے در دنصاریٰ اور تائید اسلام میں عمدہ عمدہ مضامین انکی قلم سے نکلتے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے لکہا تہا۔ کہ اسلام اگر تلوار سے ہی پہیلا ہے۔ تو یہ بتلایا جاوے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اکیلے تھے۔ ان کے پاس اس قدر تلواریں یعنے تلوار لیکر لڑنے والی جماعت کہاں سے آگئی تھیں۔ مسٹر صلاح الدین کا نکتہ واقعی قابل قدر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تھے۔ لیکن تائیدات سماوی آپکے شامل حال تھیں۔ اور جذب قلوب کی طاقت قدسیہ اس قدر آپ میں تہی۔ کہ لوگ اسکی وجہ سے آپکی طرف کہچے چلے آتے تھے۔ الٰہی تائیدات سماوی نے آپ کو اول ایک گروہ کثیر دیا جس نے خود حفاظتی کے لئے آخرکار تلوار پکڑی۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے۔ اسلام کی اشاعت اوسی طریق سے ہوتی رہی ہے۔ جس طریق سے اول تلوار پکڑنے والی جماعت بلاکسی قسم کے جبر و اکراہ کے پیدا ہوگئی تہی۔

اگر وہ جماعت تلوار سے طیار ہوئی ہوتی۔ تو انکے دلوں میں کب یہ جوش ہوسکتا تہا۔ کہ پہر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں ہی تلواریں اٹہاتے اور اگر جبراً ان سے اٹہوائی جایں۔ تو بغاوت کر کے مسلمانوں اور ان کے ہادی کو ہی صاف کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن جس طریق سے انہوں نے اسلام کی عزت اور آبرو کو قایم رکہنے کیلئے اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہایا۔ اور بکریوں کی طرح گردنیں کٹوائیں۔ وہ طریق بتلاتا ہے۔ کہ انکے دلوں میں خدا کے نور نے گہر کیا ہوا تہا۔ اور خدا کی راہ میں جان تک دیدینا وہ ایک ادنےٰ بات خیال کرتے تھے۔

اثر کلام حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران کلام میں فرمایا۔ کہ تلوار میں صرف زخم کی خاصیت ہے۔ لیکن کلام میں زخم اور پیوند دونو خواص موجود ہیں۔ زخم کا موقعہ ہو۔ تو زخم لگاتی ہے اور پیوند کا موقعہ ہو تو پیوند کرتی ہے (اسی لئے کلام کا اعجاز اسلام کو دیا گیا ہے)

ضروری اطلاع

خریداران البدر کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بوقت خط و کتابت دفتر اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کا بیتا معاف۔ مینجر

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

تتمہ

قولہ' اگر کوئی مرزا صاحب سے مجمع میں دریافت کرے کہ آپ کا مرید تو طاعون سے بچ سکتا ہے۔ مگر شہنشاہ عرب و عجم کا امتی نہیں بچ سکتا۔ تو کیا آپ کروڑوں مخلوق خدا کے دلوں کے مالک سے زیادہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔ الخ

اقول۔ لعنت ہے اسپر جو اپنی بابت ظاہری طور پر یا اشارۃً بھی یہ کہتا ہو۔ کہ میں شہنشاہ عرب و عجم اور کروڑوں مخلوق خدا کے دلوں کے مالک سے زیادہ ہوں۔ اور لعنت اور پھٹکار ہے۔ اسپر جو جان بوجھ کر عمداً ظالمانہ تحریر اختیار کرکے اس قسم کے استنباط کرے۔

اب رہی یہ دوسری بات کہ شہنشاہ عرب و عجم کا امتی نہ بچ سکے تیرے اسبابی معلوم کرنیکی بہت کوشش کی۔ کہ حیرت صاحب کی مراد انکی اس بیان میں امتی سے کیا ہے لیکن اسکے سمجھنے میں ابتک ہماری عقل و سمجھ قاصر ہے امید ہے کہ حیرت صاحب کسی قدر اسکی تشریح کر کے ہمیں سمجھا دیوینگے۔ کیونکہ ایک کثیر گروہ کی بات حیرت صاحب ایسے الفاظ استعمال کرچکے ہیں۔ کہ انکے بیان کے موافق اس گروہ کثیر کی بابت دل میں یہ شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ امتی ہیں۔ یا نہیں۔ ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں۔ اگر اس بیان میں حیرت صاحب کو شبہ ہو تو وہ ہمکو بتائیں۔ کہ آیا انہیں جنکو اب انہوں نے امتی کہا ہے۔ مفصلہ ذیل گروہ شامل ہیں۔ یا نہیں

اوّل۔ وہ امتی جو صرف امتی ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھتے۔ کہ آیا وہ امتی ہیں۔ یا نرا زبانی جمع خرچ ہے۔ وہ جو سرکش اور باغی ہیں۔ اس لئے کہ عملی طور پر حضور سرور کائنات کے دشمن ہیں۔ کیونکہ انکی معاشرت اور اکثر باتیں حضور انور اور صحابہ کے خلاف ہیں۔ اور مختلف رسوم میں گرفتار ہیں۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۱۱ء)

دوم۔ یا آپ کی مراد ان خوارج سے ہے۔ جو کوتاہ اندیش بدتہذیب اور ناشائستہ ہیں (دیکھو سوانح عمری حضرت عمر رض صفحہ ۶) اور جو ازلی بدنصیب ہیں۔

سوم۔ یا آپ کی مراد ان شیعہ سے ہے جنکی تعریف ہی مبتذل ذلیل اور خوار قوم اور جنکی دینی اور دنیوی تمام باتیں حد سے زیادہ ناپاک اور خراب ہیں۔ اور جنسے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی کوئی اور قوم نہیں ہے۔ (دیکھو سوانح عمری حضرت عمر رض صفحات ۲۴۳ و ۲۴۴)

چہارم۔ یا ان صوفیوں سے مراد ہے۔ جنکا تصوف اسلامی توہین کا بڑا مادہ رکھتا ہے۔ اور جنکی ناپاک حالت کی وجہ سے علماء کو لغت کی کتاب میں لفظ علت مشائخ بڑھانا پڑا ہے۔ (دیکھو حیات طیبہ صفحہ ۲۵) نیز جنکے ہاں سوائی قوال کے ادے دائی اے والی اور طبلہ کی تھاپ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یا خشک توجہ ہے۔ جو پیرجی دیتے ہیں جس سے نہ حالت سنبھلتی ہے اور نہ کچھ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۱۰ء)

پنجم۔ یا اس گروہ مراد ہے۔ جس سے حیرت صاحب کو ذرا بھی امید نہیں ہے۔ اور سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنے کی مثل جسپر صادق آتی ہے۔ اور جس کی کاروائی میں ملانوں کی کارروائی سے کوئی فرق نہیں ہے۔ جس نے مسلمانوں کا بہت سارا روپیہ برباد کیا ہے۔ اور جبتک قائم ہے۔ اسیطرح سے برباد کرتا رہیگا۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

ششم۔ یا ان انجمنوں سے مراد ہے۔ جنکو ان کی ذاتی اغراض نے سودا کر رکھا ہے۔ اور جو دہی ملانوں کا مجمع ہے۔ اور جنہوں نے مسلمانوں کا مفت میں بہت سارا روپیہ برباد کیا ہے۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۰ء)

ہفتم۔ یا وہ نیچری ہیں جو شقاوت میں قارون کی مغز اور ضلالت میں فرعون سے بڑھ کر ہیں۔ اور جو ذلت میں گرفتار ہیں اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے (دیکھو مسدس صفحہ ۲۳)

نیز وہ نیچری جو ابلیس سے ہر صفت میں برتر ہیں۔ وہ ابلیس کے مقتدی نہیں۔ بلکہ اسکے رہبر ہیں اور جو اکفر ہیں۔ (دیکھو مسدس صفحہ ۲۳)

نیز وہ سید کے شاگرد جن میں چھوٹے سے چھوٹا شیطان ہے۔ اور اس سے چھوٹا ممکن نہیں ہے (مسدس صفحہ ۴۰)

ہشتم۔ یا حیرت صاحب کی مراد امتیوں سے وہ لوگ ہیں۔ جو نعتیہ قصائد کہنے والے ہیں اور رسول صلعم کی شان میں خیالی معشوقوں کے الفاظ استعمال کرنیکی وجہ سے کمبخت نامہذب اور وحشی ہیں۔ جن کم بختوں کے منہ میں کیڑے پڑیں گے۔ اور جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ (دیکھو سوانح عمری حضرت عمر رض صفحہ ۶)

نہم۔ یا وہ لوگ جو جنگلوں میں رہتے اور ولی کہلاتے ہیں۔ اور جن کی صفت ہے۔ خود غرض احسان فراموش ازلی بدنصیب اور جن میں کچھ بھی ایمان کی بو نہیں ہے۔ (دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۹۳ و ۵۹۴)

دہم۔ یا وہ بردہ در ہیں۔ جو اپنے مضامین کے ذریعہ سے ہیچوں ہیچوں کرتے ہیں۔ جنکی اصلاح پر لعنت اور تف ہے۔ (دیکھو گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء)

یازدہم۔ یا وہ ایڈیٹران اخبار ہیں۔ جو نفس شرافت سے دور ہیں۔ بازاری اور پاجی ہیں۔ فضل انسانی سے بے بہرہ کمبختی کے مارے اور ازلی کمبخت ہیں۔ دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ اپریل یکم و ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء)

دوازدہم۔ یا وہ امراء ہیں۔ جو ابدی بدبخت بدکردار نالائق۔ خر دماغ ازلی بدنصیب گین چکر کاٹ کے الو اور نابکار ہیں (دیکھو کرزن گزٹ ۷ مئی ۱۹۱۰ء)

نیز جنہوں نے شیطان اور انکی ذریات کی کل اعمال کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا میں شیطان کی ضرورت نہیں ہے۔ اور دائمی جہنم میں رہنے والے ہیں۔ (دیکھو گزٹ مورخہ جون ۱۹۱۰ء)

(الغرض حیرت صاحب نے کل امراء میں سے صرف تین یا چار کو کل ہندوستان میں سے مستثنیٰ کیا ہے۔)

سیزدہم۔ یا وہ عام مسلمان ہیں۔ جنکی عقلیں بیکار ہو گئی ہیں۔ اور انسانیت سے گر کر بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔ اور جنکا ہمدرد مجنون ہے۔ (دیکھو سیرۃ الرسول صفحہ ۱۱ و کرزن گزٹ مختلف مقامات)

یا وہ مسلمان ہیں جو انجیل کے قائل ہیں۔ اور جنہوں نے عیسائیوں کی کل صفات لے لی ہیں۔ (دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۰)

چہاردہم یا وہ مولوی ہیں۔ جو دجال اور ابلیس ہیں

باقی دارد

جن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ اس میں غلطی نہو - وغیرہ وغیرہ - (گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر و یکم اکتوبر ۹۹ء)

نیز جو بیدین خبیث و نابکار دین فروش دشمن اسلام ہیں - جن کی اسلام پر لعنت ہے - (گزٹ مورخہ ۳ اکتوبر ۹۹ء)

نیز جو دین فروش ظالم رہزنان دین و ایمان - غارت کنان دین ڈاکو رسول صلعم کے جانی دشمن ہیں - وغیرہ وغیرہ (دیکھو گزٹ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۹۹ء) -

پانزدہم - یا حیرت صاحب وہ آپ ہی ہیں جو اپنے مختلف فتووں کی وجہ سے اپنے ہی قول کے موافق بہت سے خلاف اسلام صفات کا نشانہ بن گئے ہیں جنکا ذکر انشاء اللہ تفصیل سے ہم علیحدہ کرینگے - فی الحال مختصر دو ایک نظائر یہ ہیں -

اوّل - دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۹۵۹ جہاں یہ ثابت کیا ہے - کہ کثیر مسلمانوں کا جہنمی سمجھنے والا خود جہنمی ہے .... حیرت صاحب اس فتوے کا نشانہ ہو چکے ہیں - جو کسی قدر تو آپ .... تمہیں انکو معلوم ہو گیا ہوگا اور جو کچھ کسر باقی ہے وہ آگے چل کر نکالدی جاویگی -

دوم - دیکھو گزٹ مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۹۸ء جہاں اپنے فرضی مریدوں کو مفصلہ ذیل الفاظ میں ... حیرت صاحب نے نصیحت کی ہے -

"تمہارے آقا ہی نامدار نے یہ فیصلہ کر دیا ہے - کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کیطرف سے سوء ظنی کرے - یا اسکی اہانت کرے - وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے - تو تمہارے کل اعمال صالحہ سلب کر لئے جائیں گے - نہ قیامت کو دیدار باری تعالے اور نہ حضور انور کی شفاعت کبھی نصیب ہوگی" - یہ ہے حیرت صاحب کا دوسرا فتوی جسکے وہ خود ہی نشانہ ہو چکے ہیں - فی الحال ہم صرف انہیں دو کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں ÷

اب ہم حیرت صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جن لوگوں کا بے امتی بیان کیا ہے - ان میں یہ مذکورہ بالا کثیر گروہ شامل ہے - یا نہیں - اگر یہ شامل نہیں ہے - تو جو کثیر گروہ کے بعد باقی رہ گئے ہیں - مرزا صاحب نے ان کی بابت کسی قسم کا اشارہ نہیں کیا ہے - اور حیرت صاحب نے جو ایک جگہ یہ لکھا ہے - کہ ایک مسلمان جو صدق دل سے پانچوں وقت نماز پڑھتا ہو - اور حضور انور کا سچا شیدائی ہو طاعون سے نہ بچے - اور مرزا صاحب کا مرید بچ جاوے - یہ فقرات مرزا صاحب کے کسی تحریر میں باوجود تلاش کے نہ مل سکے - یا تو یہ الفاظ حیرت صاحب کو مرزا صاحب کی تحریر میں دکھانے چاہئیں - مرزا صاحب کے اس قسم کے تمام اشتہارات سے یہی غرض ہے - کہ ہر ایک شخص اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرے - ورنہ اسکی حالت ہر وقت خطرناک ہے - فی الحال ہم اسکو ختم کر دیتے ہیں - آئیندہ انشاء اللہ تعالے کسی موقع پر مرزا صاحب کے تمام تحریرات پر جو حضور علیہ السلام نے طاعون کے متعلق شائع کئے ہیں مفصل سے ریویو کرینگے -

اس مذکورہ بالا بحث کے متعلق ہم حیرت صاحب سے مفصلہ ذیل سوالات کرنا چاہتے ہیں - تاکہ بعض نکتہ چینیوں کا جواب دیتے وقت ہم حیرت صاحب کے ان جوابات کو مد نظر رکھیں - اور اگر ان کا کوئی معقول جواب نہ دیا - تو گویا ہماری طرف سے ان نکتہ چینیوں کا بھی جواب ادا ہو جائے گا - اور دوبارہ ان کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہوگی ÷÷

سوال اوّل اس نکتہ چینی کی بابت ہے - جو انہوں نے مرزا صاحب سلمہ الرحمٰن کی سخت کلامی کی بابت کی ہے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں - کہ سخت کلامی سے کیا مطلب ہے - اور مذکورہ بالا نظائر سخت کلامی میں داخل ہیں یا نہیں -

سوال دوم - تمنے یہ لکھا ہے - کہ قرآن و حدیث رسول صلعم مسلمان رکھنے کیلئے کافی ہے - نیز مسلمانوں کے لئے ایک قبلہ ایک رسول اور ایک خدا کافی ہے - اس کے سوا کسی کی ضرورت نہیں ہے - اگر تمہارا یہ خیال درست ہے - تو بقول تمہارے یہ آوے کا - آوا کسی طرح سے بگڑ گیا - جس کے لئے ایک مصلح ربانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے -

سوال سوم - مرزا صاحب اپنی علیحدہ جماعت قرار دیتے ہیں - رسول صلعم اس بات سے ناراض ہیں - تمنے جو یہ لکھا ہے - کیا یہ تمہارا جھوٹ نہیں ہے - کیونکہ جن گروہوں کا تمنے اوپر ذکر کیا ہے - مرزا صاحب نے ان سے علیحدگی قولِ کریم کے اس حکم کے موافق اختیار کی ہے - ولاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار الخ کیا حیرت خود تمہاری مقبول گروہوں سے علیحدگی اختیار کر لی رسول صلعم کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے - اور کیا یہ تمنے رسول صلعم پر افترا نہیں کیا ہے -

سوال چہارم حیرت صاحب تمنے لکھا ہے - کہ شرافت کا مقتضیٰ یہ ہے - کہ اعلانیہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے - کیونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے - سو یہ بتلاویں کہ آپنے اپنی ان غلطیوں سے جو اس سلسلے میں کی ہیں کسقدر تسلیم کی ہیں - اور کسقدر غلطیوں کا اعلانیہ اعتراف کر کے اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے -

قولہٗ خدا کی کلام میں تحریف کرنی اور اپنے بے بنیاد خیال کی تائید اور تقلید کرنی - یہ کور دہ والوں کا خاصہ ہے -

اقول - بیشک دہلی جیسے کور دہ کے خمیر میں یہ خاصہ معلوم ہوتا ہے - جسکا ثبوت مقدمہ تفسیر کے پڑھنے سے ملتا ہے - جسے تمام دکمال پڑھنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے - صرف سود کی بحث پڑھنے سے حقیقت معلوم ہو جاتی ہے - کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی کسقدر تائید اور تقلید کر کے کلام الٰہی کے صاف صاف احکامات سے روگردانی کی ہے - مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۵۰ پر تحویل بحث کے بعد لکھا ہے - چونکہ مسلمانوں کے دلوں میں سالہاسال سے ایک نفرت سود کی طرف سے پیدا ہو گئی ہے - اور وہ سود کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں - اسلئے ممکن ہے - کہ اسے (یعنی حیرت صاحب کے بیانات کو) قبول کرنے میں چون و چرا کریں - پھر صفحہ ۴۶۱ پر لکھا ہے - میں نے سود کی بحث میں عمداً مفسروں کی رائے سے زیادہ مدد نہیں لی ہے - کیونکہ میری رائے عموماً ایک نئے انداز اور نئے پیرائے کی ہوگی - اور میں مجتہدانہ طور پر بحث کرونگا - شریعت ہمیں مجبور نہیں کرتی کہ ہم کسی مفسر کی رائے کو تسلیم کریں - (باقی دارد)

اشتہار

الحکم جلد ۵ و ۶ و ۷ بابت سالہائے ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء و ۱۹۰۳ء دفتر البدر میں کبھی صاحب کے فروخت کیلئے موجود ہیں - قیمت فی جلد عہ ہے - درخواست البدر میں ہو -

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مرزا محمود ایرانی

آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۲ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہؤا۔ کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ اور مجھسے مقابلہ کے خواہشمند ہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس قدر شدت کم فرصتی ہے۔ کہ میں انکی اس درخواست کو قبول نہیں کرسکتا۔ کیونکہ کل ہفتہ کے روز جلسہ کا دن ہے جس میں میری مصروفیت ہوگی۔ اور اتوار کے دن علے الصباح مجھے گورداسپور میں ایک مقدمہ کیلئے جانا جو عدالت میں دائر ہے۔ ضروری ہے۔ میں قریباً بارہ دن سے لاہور میں مقیم ہوں۔ اس مدت میں کسی نے مجھسے ایسی درخواست نہیں کی۔ اب میں جانے کو ہوں اور ایک منٹ بھی مجھے کسی اور کام کیلئے فرصت نہیں۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس بیوقت کی درخواست سے کیا مطلب ہے۔ اور کیا غرض ہے۔ لیکن تاہم میں حکیم مرزا محمود صاحب کو تصفیہ کیلئے ایک اور صاف راہ بتلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کل ۳ ستمبر کو جو جلسہ میں میرا مضمون پڑھا جائیگا۔ وہ مضمون اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے پرچہ میں بتمام و کمال شائع کردیں۔ حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اوسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرادیں اور پھر خود پبلک ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کرنے گی۔ کہ کس شخص کا مضمون راستی پر اور دلائل قویہ پر مبنی ہے۔ اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بد نتائج سے بہت محفوظ ہوگا جو آجکل زبانی مباحثات سے متوقع ہے۔ بلکہ چونکہ اس طرز میں روئے کلام حکیم صاحب کیطرف نہیں۔ اور نہ انکی نسبت کوئی تذکرہ ہے۔ اس لئے ایسا مضمون ان رنجشوں سے بھی برتر ہوگا۔ جو باہم مباحثات سے کبھی کبھی پیش آجایا کرتے ہیں۔

مجھسے ایک صاحب حکیم مرزا **محمود** ایرانی نام نے آج ۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بذریعہ ایک خط کے دریافت کیا ہے۔ کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں۔ فوجدھا **تغرب فی عین حمئة**۔ پس واضح ہو۔ کہ آیت قرآنی بہتسے اسرار اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔ اور جیسکے ظاہر کے نیچے ایک باطن بھی ہے۔ لیکن وہ معنے جو خدا نے مجھپر ظاہر فرمائے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ یہ آیت مع اپنے سابق اور لاحق کے مسیح موعود کے لئے ایک پیشگوئی ہے اور اس کے وقت ظہور کو مشخص کرتی ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مسیح موعود بھی ذوالقرنین ہے کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں۔ اور آیت قرآنی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ وہ وعدہ کا مسیح جو کسی وقت ظاہر ہوگا اُس کی پیدائش اور اُسکا ظاہر ہونا دو صدیوں پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ میرا وجود اسیطرح پر ہے۔ میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ ہجری ہیں خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی اس طور پر اپنا ظہور کیا ہے۔ کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے۔ صرف کسی ایک صدی تک میری پیدائش اور ظہور ختم نہیں ہوئے۔ غرض جہانتک مجھکو علم ہے۔ میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔ پس ان معنوں سے میں ذوالقرنین ہوں۔ چنانچہ بعض احادیث میں بھی مسیح موعود کا نام ذوالقرنین آیا ہے۔ ان حدیثوں میں بھی ذوالقرنین کے یہی معنے ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اب باقی آیت کے معنے پیشگوئی کے لحاظ سے یہ ہیں۔ کہ دنیا میں دو قومیں بڑی ہیں جنکو مسیح موعود کی بشارت دیگئی ہے۔ اور مسیحی دعوت کے لئے پہلے انہیں کا حق ٹھہرایا گیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ ایک استعارے کے رنگ میں اسجگہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے۔ اپنی سیر میں دو قوموں کو پائیگا۔ ایک قوم کو دیکھیگا کہ وہ تاریکی میں ایک ایسے بدبودار چشمے پر بیٹھی ہے۔ کہ جسکا پانی پینے کے لائق نہیں۔ اور اس میں سخت بدبودار کیچڑ ہے۔ اور اسقدر ہے۔ کہ اب اسکو پانی نہیں کہ سکتے۔ یہ عیسائی قوم ہے۔ جو تاریکی میں ہے۔ انہوں نے مسیحی چشمہ کو اپنی غلطیوں سے بدبودار کیچڑ میں ملا دیا ہے۔ دوسری سیر میں مسیح موعود نے جو ذوالقرنین ہے۔

ان لوگوں کو دیکھا جو آفتاب کی جلتی ہوئی دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آفتاب کی دھوپ اور انمیں کوئی اوٹ نہیں۔ اور آفتاب سے انہوں نے کوئی روشنی تو حاصل نہیں کی۔ اور صرف یہ حصہ ملا ہے کہ اس سے بدن انکے جل رہے ہیں۔ اور اوپر کی جلد سیاہ ہو گئی ہے۔ اس قوم سے مراد مسلمان ہیں۔ جو آفتاب کے سامنے تو ہیں۔ مگر بجز جلنے کے اور کچھ فائدہ ان کو نہیں ہؤا۔ یعنی انکو توحید کا آفتاب دیا گیا۔ مگر بجز جلنے کے آفتاب سے انہوں نے کوئی حقیقی روشنی حاصل نہیں کی۔ یعنی دینداری کی سچی خوبصورتی اور سچے اخلاق وہ کھو بیٹھے۔ اور تعصب اور کینہ اور اشتعال اور درندگی کے چلن انکے حصہ میں آگئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے اس پیرایہ میں فرماتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے آئیگا۔ جبکہ عیسائی تاریکی میں ہونگے۔ اور انکے حصہ میں صرف ایک بدبودار کیچڑ ہوگا۔ جسکو عربی میں حمأ کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ صرف خشک توحید ہوگی۔ جو تعصب اور درندگی کی دھوپ سے جلے ہونگے۔ اور کوئی روحانیت صاف نہوگی۔ اور پھر مسیح جو ذوالقرنین ہے۔ ایک تیسری قوم کو پائیگے۔ جو یاجوج ماجوج کے ہاتھ سے بہت تنگ ہوگی۔ اور وہ لوگ بہت دیندار ہونگے اور انکی طبیعتیں سعادتمند ہونگی۔ اور وہ ذوالقرنین سے جو مسیح موعود ہے۔ مدد طلب کرینگے۔ تا یاجوج ماجوج کے حملوں سے بچ جائیں۔ اور تا وہ انکے لئے سد روشن بنا دیگا۔ یعنی ایسے پختہ دلائل اسلام کی تائید میں انکو تعلیم دیگا۔ یاجوج ماجوج کے حملوں کو قطعی طور پر روک دیگا۔ اور انکے آنسو پونچھیگا۔ اور ہر ایک طور سے انکی مدد کریگا اور انکے ساتھ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مجھے قبول کرتے ہیں۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور اسمیں صریح طور پر میرے ظہور اور میرے وقت اور میری جماعت کی خبر دیگئی ہے۔ پس مبارک وہ جو ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھے۔ قران شریف کی یہ سنت ہے۔ کہ اس قسم کی پیشگوئیاں بھی کیا کرتا ہے۔ کہ ذکر کسی اور کا ہوتا ہے۔ اور اصل منشاء آئندہ زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی ہوتی ہے جیساکہ سورت یوسف میں بھی اسی قسم کی پیشگوئی کیگئی ہے۔ یعنی بظاہر تو ایک قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مگر اسمیں یہ مخفی پیشگوئی ہے۔ کہ جسطرح یوسف کو اول بھائیوں نے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ آخر وہی یوسف انکا سردار بنایا گیا اسجگہ بھی قریش کیلئے ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کرکے مکہ سے نکال دیا۔ مگر وہی جو رد کیا گیا تھا انکا پیشوا اور سردار بنایا گیا۔ بڑا تعجب کا مقام ہے۔ کہ اسقدر بار بار مسیح موعود یعنی اس عاجز کی نسبت قران شریف میں پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں مگر پھر بعض......

تمہادت۔ ۶ ستمبر کو محمد جی کی شہادت ختم ہوئی۔ ۷ کو شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور اور ۸ کو منشی عزیز الدین صاحب تحصیلدار دینانگر اور میاں حسین بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ پٹیالہ کی شہادت ہوئی۔ ۹ کو مداعت نہیں ہوا۔ ۱۰ ستمبر کو ڈاکٹر محمد الدین صاحب گوا مستغیث میڈیکل پریکٹیشنر لاہور حاضر عدالت ہوئے خواجہ صاحب نے اول واقعات مقدمہ سے ان کو آگاہ کیا اور پھر شہادت ہوئی۔ ۱۱ ستمبر کو ڈاکٹر صاحب کی شہادت ختم ہوئی اور چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ کا بیان ہوا مگر جرح محفوظ رہی۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۰ اگست ۱۹۰۳ء قادیان

تغیر نیت سے اجر باطل ہو جاتا ہے

بعض لوگوں کے ایک مسجد کے تنازعہ پر آپ نے فرمایا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقوے میں زیادہ ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور متقیون کے صفات میں سے ہے۔ کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور مما رزقنٰھم ینفقون ۝ یعنے علم۔ مال۔ اور دوسرے قوائے ظاہری اور باطنی جو کچھہ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا نے بڑے بڑے وعدہ انعام کے کئے ہیں۔ انسان ایک کار خیر کیلئے جب نیت کرتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ پھر اُس میں کسی قسم کا فرق نہ لادے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا۔ یا نہ تھا۔ مزاحم ہو۔ اور بد دیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اسکی نیت کا اجر ملیگا۔ اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاویگا۔ دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے۔ کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اُسکی نیت میں فرق آتا دیکھکر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوئی ہے۔ بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ جو شخص خدا کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا۔ وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شے ہے۔ جس قدر کوئی دکھہ اُٹھانے کے لئے طیار ہوگا۔ اُتنا ہی اُسے ثواب ملیگا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا۔ تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق۔ مروت۔ اور ہمدردی برتتے ہیں۔ تو اُن میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جود نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقعہ ہاتھ آتے ہیں۔ کہ وہ خطرۃ کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے۔ تو اُسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے ؛

مساجد کی ضرورۃ

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قایم ہوگئی۔ تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو۔ یا شہر۔ جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں۔ اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو۔ تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لا دیگا لیکن شرط یہ ہے۔ کہ قیام مسجد میں نیت بااخلاص ہو محض للہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دیگا۔

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ مسجد مرصع اور پکی عمارۃ کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے۔ اور وہاں پر مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے۔ اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈالدو۔ کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خداتعالےٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی۔ اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمان رضؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں اُسے پختہ بنوایا مجھے خیال آیا کرتا ہے۔ کہ حضرۃ سلیمان اور عثمان کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے۔ جسمیں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اوسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے۔ کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے۔ اور ادنے ادنے سی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔ ؛

نفس لوامہ ہی قابل قدر ہے

مولوی تاج محمد صاحب ساکن لالیان نے بڑھکر حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ اور نماز میں سرور اور لذت کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ فرمایا۔ کہ دعا کرتے رہو۔ اور کرتے رہو۔ ایک کارڈ روزانہ لکھدیا کرو۔ کہ دعا یاد آجایا کرے۔ طبیعت پر جبر کرکے جو کام کیا جاتا ہے۔ ثواب اُوسی کا ہوتا ہے۔ اور اُسی کا نام نفس لوامہ ہے۔ کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے۔ اور لذو مہوات نفسانی کی طرف کھچی جاتی ہے۔ مگر وہ بزور اُسے مغلوب کرکے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے۔ اس سے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوامہ تک ہی ہے۔ اور اُسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں قسم بھی نفس لوامہ کی ہی خدا نے کھائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں کھائی کیونکہ مطمئنہ میں جاکر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشتا کشتی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے ؛

سونے چاندی اور ریشم کا استعمال

عرض کی گئی۔ کہ چاندی وغیرہ کے بٹن استعمال کئے جاویں۔ فرمایا کہ ۳۔۴ ماشہ تک تو حرج نہیں۔ لیکن زیادہ کا استعمال منع ہے۔ اصل میں سونا چاندی عورتوں کی زینت کے لئے جائز رکھا ہے۔ ہاں علاج کے طور پر ان کا استعمال منع نہیں۔ جیسے کسی شخص کو کوئی عارضہ ہو۔ اور چاندی سونے کے برتن میں کھانا طبیب بتلادے۔ تو بطور علاج کے صحت تک وہ استعمال کر سکتا ہے۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُسے جوئیں بہت پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے حکمدیا۔ کہ تو ریشم کا کرتا بنا کر اس سے جوئیں نہیں پڑتیں (ایسے ہی خارش والے کے لئے ریشم کا لباس مفید ہے) ؛

سود

سود کی بابت پوچھا گیا۔ کہ بعض مجبوریاں لاحق حال ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا فتوا ہم نہیں دیسکتے۔ یہ بہر حال ناجائز ہے۔ ایک طرح کا سود اسلام میں جائز ہے۔ کہ قرض دیتے وقت کوئی شرط وغیرہ کسی قسم کی نہ ہو۔ اور مقروض جب قرضہ ادا کرے۔ تو مروت کیطور پر اپنی طرف سے کچھہ زیادہ دیدیوے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے۔ اگر دس روپیہ قرض لئے۔ تو ادائیگی کیوقت ایک سو تک دیدیا کرتے۔ سود حرام وہی ہے۔ جس میں عہد معاہدہ اور شرائط اول ہی کر لی جاویں ؛

عکسی تصاویر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصویر طیار ہوئی ہے۔ کہ جس نے دیکھا ہے تعریف کی ہے۔ خط و خال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ کہ ضرور خریدو۔ دنیا تمام لوگوں کو اتمام حجت کی نیت سے پیش کرنیکا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس سے یہ فایدہ بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑی۔ تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتھ پر ہمنے خدا کیلئے اپنے ارادوں اور نفسانی خواہشوں کو بیچدیا ہے۔ قیمت لہ ۸ ر اور عہ علاوہ محصولڈاک ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم فی اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) جناب پر روز روشن کیطرح یہ امر واضح ہوگا۔ کہ فی زمانہ حال اخبار اور رسائل بھی کسی مقدس جماعت کیلئے خدا تعالیٰ کے اول انعامات میں سے ہیں۔ جنسے وہ جماعت منکرین پر اتمام حجۃ اور تبلیغ کی خدمت بجا لاتی ہے۔ اور نیز خود انکے وجود کے قیام سے رشد اور خیر کا ایک کثیر حصہ حاصل کرتی ہے۔ اور اسی لئے حق اور حقیقت سے پرورش پانے والی روحیں ان ذرائع کی دل وجان سے قدردان ہو کر ان کے قیام میں کوئی دقیقہ سعی کا فروگذاشت نہیں کرتیں۔ اور علاوہ اس خاص فائدہ کے عام طور پر عالم اسباب میں بھی اخبار اور رسائل ایک قوم کی عزت وجاہت اور قومی ہمدردی کے اندازہ کرنیکا ثبوت ہوا کرتے ہیں۔

(۲) البدر کی عمر اسوقت ایک سال ۱۰ ماہ کی ہو چکی ہے۔ اور اس خردسالی میں حتے الوسع جس دیانت اور امانت سے اس نے ناظرین کی خدمت کی ہے۔ اوسکا ایک بدیہی ثبوت یہ ہے۔ کہ باوجود بے قاعدہ اشاعت وغیرہ کے جو عام طور پر احمدیہ پبلک کیلئے رنجیدگی اور آزردہ دلی کا باعث ہوتی رہی اس قلیل عرصہ میں اسنے پانصد سے زیادہ احمدی احباب کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور یہی بات اس امر کیلئے کافی دلیل ہے۔ کہ اسکا وجود جماعت کیلئے مفید اور ضروری ہے

(۳) بروقت اجرا اسکی بنیاد نہ کسی مستقل سرمایہ پر تھی۔ اور نہ اب تک ہے۔ حضرت امام الزمان کی خدمت میں رہ کر روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے چونکہ کسی دینی شغل میں مصروفیت ضرور تھی۔ اسلئے محض توکل علے اللہ اس عظیم الشان کام کو ہاتھ میں لیا گیا اور الحمد للہ کہ آج تک مختلف احباب کے عارضی سہاروں سے اسنے پرورش پائی ہے۔ لیکن چونکہ عارضی انتظام عارضی نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ مستقل انتظاموں کا پیش خیمہ ہوا کرتے ہیں سو اسلئے آخر دسمبر ۱۹۰۶ء تک کا حساب کرنیسے معلوم ہوا ہے۔ کہ کارخانہ کو قریب [illegible] نقصان ہے۔ جسکا اصل باعث ظاہر اسباب میں قلت اشاعت ہے۔ اور جو کہ خود عارضی انتظاموں کا نتیجہ ہے۔ اور اندازہ اگر یہی پتا لگا ہے۔ کہ اگر اس کی اشاعت پندرہ صد ہو جاوے تو اسیقدر سالانہ منافع بھی اس میں سے ہو جاتا ہے۔

(۴) اخوت کے میدان میں محبت ہمدردی اور وفاشعاری کی بازی میں گو سبقت لے جانے والی قوم کی شان کے یہ ہرگز شایاں نہیں ہے۔ کہ وہ ایک دینی مجاہد اور جاں نثار اور وفادار خادم کو ناکامی اور مایوسی کا نشانہ بنکر اسکو کہ اپنا بکنے دے لہذا ایک درد سے بھرے ہوئے دل کو لیکر میں اپنے سابق بالخیر احباب سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ اس دینی اور قومی خادم کارخانہ البدر کو قائم اور برقرار رکھنے کیلئے اپنی پوری ہمت اور توجہ سے کام لیکر مفصلہ ذیل تجاویز کو عملی لباس پہنا دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ا۔ یہ ہر ایک خریدار انشراح صدر سے اجازت دے۔ کہ ۱۹۰۷ء کی سالانہ قیمت کے ساتھ ۱۹۰۸ء کی سالانہ قیمت بطور قرض حسنہ کے انہیں ایام میں وصول کی جاوے۔ تاکہ کارخانہ قرضہ کی زیرباری سے سبکدوش ہو کر فارغ البالی سے خدمت کر سکے۔
یہ پیشگی قیمت بشرطیکہ قضاو قدر کی طرف سے کوئی ناگہانی امر مثل جاری ہونا وغیرہ کے پیش نہ جاوے جس سے اسکی ادائیگی ساقط رہ جاوے۔ پندرہ سو اشاعت کے پورا ہو جانیپر واپس کردی جائیگی۔

ب۔ اس سال میں آپ اپنی پوری ہمت سے یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کے تعارف اور گرد ونواح میں کوئی ذی مقدرت بھائی اسکی خریداری سے خالی نہ رہ جاوے۔ اور جو متوسط احوال ہیں۔ وہ دو دو اور تین تین ملکر اسے خریدیں یا ہر ایک خریدار کم از کم دو دو خریدار پیشگی قیمت ادا کرنیوالے بہم پہنچاویں۔ تاکہ مجوزہ اشاعت پوری ہو کر گذشتہ نقصان کی تلافی کر سکے اور فارغ البالی سے خدمت کا موقعہ ملے

ج۔ جو ذی وسعت احباب کسی جماعت کیلئے اخبار اور رسالوں کی ضرورت کو فی زمانہ حال محسوس کرتے ہیں۔ یا ان کو علم ہے کہ البدر نے دینی خدمت کے ایک بڑے حصے کو نبھایا ہے۔ وہ خصوصیت سے اسکی اعانت اور سرپرستی منظور فرما کر خاص توجہ دلنشین سے ادائگی قرضہ میں امداد فرماویں۔ اور عنداللہ ثواب حاصل کریں۔

یہ صرف کوشش وسعی ہے۔ اور ہر ایک کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے پورے ہوتے ہیں۔

خاکسار محمد افضل منیجر البدر قادیان

[illegible]

www.aaiil.org

ضمیمہ البدر مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء

ضرور مطالعہ فرماویں

میں اس امر کے اعتراف سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ آجتک جو خدمت اس پاک جماعت کی البدر کے ذریعہ میرے ہاتھوں ہوئی ہے۔ وہ میری کسی ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ تمام برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جنکے مبارک قدمون میں زمانہ کی موجودہ روحانی اور جسمانی ظلمتوں سے تنگ آکر مین پناہ گزین ہوا ہوں) کی پاک توجہ سے ہے۔ اور محض اللہ تعالٰے کا فضل ہے۔ کہ اس نے اس ادنٰے خدمت کو لطف و کرم کی نظر سے دیکھا۔ اور اس برائے نام سعی اور ہمت نے اسکی بارگاہ عالی میں قبولیت کا شرف حاصل کیا۔ یہ صرف اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اسقدر محبان دین نے اخبار کے خریدار بنکر میری عزت افزائی کی ہوئی ہے اور مجھے اس خدمت کا اہل گردانا ہوا ہے۔ ورنہ بذات خود مجھے کب یہ یارا حاصل ہو سکتا تھا۔ کہ دفترون مین قلم گھسا تا ہوا خدا کی برگزیدہ احمدی جماعت کی اس عظیم الشان خدمت کا بوجھ سر پر لون۔ اور پھر اُسے بقدر وسعت نبھا بھی دون۔ اور اس مولا کریم کے سابقہ فضلون اور احسانون کو مد نظر رکھکر میں اسے سخت کفران نعمت خیال کرتا ہون کہ اس خدمت کی بجا آوری سے آیندہ کیلئے مایوس ہو جاؤن۔ اور اس نو آراستہ احمدی گلشن کی خوشنما۔ سرور بخش اور دل و دماغ کو معطر کر کے روح کو ابدی خوشی بخشنے والے نونہال البدر کی سیرابی اور سرسبزی کی تکمیل کیواسطہ باغبانان گلشن اخلاص کو توجہ نہ دلاؤن۔ مبادا میری غفلت اور کسل کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ اس نونہال کی کلیان ہی مرجھا جائین اور عندلیبان چمن نغمہ سرائے توحید کو اس البدر کے باغ میں بے موسمی خزان آجانے سے نوحہ سرائی کرنی پڑے۔ اور ہمارے پر جوش اور قومی ضرورتون کو محسوس کرنیوالے احباب اپنی جماعت کے اس وجاہت اور رعب اور ہڑمین جو اخبارون اور رسالون سے قایم ہوتا ہے۔ البدر کی عدم موجودگی سے نقص آتا دیکھیں اس لئے معلوم کرین۔ کہ حقیقت حال سے ان کو آگاہ کر کے اس عمارت کی تکمیل کے لئے جن مصالح کی ضرورۃ تھی۔ وہ کیون نہ طلب کیا۔ اور اسی لئے ہمنے دوسرے صفحہ پر ان تمام ضروری امور کو ارباب ملت کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جو اسکے مستقل قیام کے لئے ہمارے ذہن میں آئی ہین۔ اور اگر کوئی صاحب اس سے مفید تر کوئی اور تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے غیر موقت اشاعت اور ترتیب کے عیوب جو اخبار کو لاحق حال ہیں۔ رفع ہو سکتے ہین۔ تو ہمیں اُسے سننے اور مفید معلوم ہونیکے بعد عمل درآمد میں لے آنے سے ہرگز دریغ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پیشتر کئی دفعہ آرٹیکلون۔۔۔۔ کے ذریعہ سے ہمنے درخواست کی ہے۔ کہ جن اکابر ملت کے ذہن اور دماغ ایسی ضرورتون کے رفع کیلئے تیزی سے کام کر سکتے ہین۔ وہ ضرور اسمیں حصہ لیوین۔ اور اپنے عزیز وقت کے چند منٹ ہمارے لئے وقف کرین۔ بلکہ ہمنے ۱۴ مئی کے اخبار مین یہان تک لکھ دیا تھا۔ کہ اگر ہمارے ذی مقدرت اور صاحب وسعت کو بھائیون میں سے کوئی اس دینی اور قومی خدمت کی سرانجام دہی کیلئے کشادہ دلی سے ہمارے دست و بازو ہو جاوین۔ اور جس گرمی اور درد دل سے ہم اس میں ذاتی طور پر مصروف ہین۔ وہ مالی طور پر مصروف ہون۔ اور مشترکہ طور پر جو ثمرات دینی اور دنیوی مولا کریم عطا کرے۔ اس سے مشترکہ طور پر متمتع ہون۔ کیونکہ قومی اور دینی کام اس قسم کے ہوتے ہین۔ کہ بدون باہمی معاونت کے چل نہیں سکتے۔ اور اب ہم پھر اسی مضمون کیطرف توجہ دلاتے اور اُسے مطالعہ کرنے کی التماس کرتے ہین۔

چونکہ اخبارات کے مہتمم قوم کے افراد کو ہمیشہ قومی خدمات یاد دلا دلا کر امداد طلب کرتے رہتے ہین۔ جس سے اکثر لوگون کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ دینی اور قومی ضرورتون کی آڑ میں یہ لوگ قوم کو لُوٹا کرتے ہین۔ اور اگرچہ میرا خیال ہے۔ کہ احمدی قوم کے پاکیزہ دماغ اس قسم کی بدظنیون سے پاک ہونگے۔ لیکن تاہم چونکہ سب افراد کا دل اور دماغ ایک ہی قسم کا نہیں ہوتا۔ اور بعض کمزور طبائع کا ذہن اس قسم کی نکتہ چینیون کیطرف منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کو اس قسم کی بدظنی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم نے اس نقصان کی تعداد بھی تبلا دی ہے۔ جو کہ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک کارخانہ کو ہوتا ہے۔ ایک گاؤن کی رہائش کو جہان اخباری ضروریات کا بہم پونچانا مشکل امر ہے مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسے اخبار کے کارخانہ کیلئے جس کی اشاعت اسوقت پانسو ہے۔ اقل سے اقل ایک ہزار ساڑھے سات سو روپیہ سالانہ سرمایہ کی ضرورت ہے حالانکہ موجودہ اشاعت کے لحاظ سے اسکی آمدنی صرف ایک ہزار ایک سو ستر روپیہ کے قریب ہوتی ہے۔ اس طرح سے چھ سو کے قریب سالانہ خسارہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمنے عملہ ارزان اور نامکمل رکھا۔ اور اپنی خدمات کا معاوضہ یعنے ایڈیٹری اور مینیجری کی تنخواہ کامل طور پر کارخانہ سے نہ نکالی۔ اور کچھ بیرونجات سے بھی کام آتا رہا۔ اس لئے ایک معقول رقم کی تلافی ہو کر دو سال مین صرف سات سو روپیہ تک نقصان کی تعداد پونچتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک دل شکن اور مایوس کن نتیجہ ہے۔ لیکن الحمد للہ۔ کہ اس کا اثر ہمارے قلب اور دماغ پر مطلق نہیں ہے۔ اور نہ اس سے ہراسان ہو کر ہم کسی قسم کا کسل اپنے اندر محسوس کرتے ہین۔ اور ہمیں کامل اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالٰے ان تمام مشکلات سے مخرج پیدا کریگا۔ پس جس طرح سے مین اپنی خدمات کی بجا آوری کیلئے مردانہ وار حاضر ہون۔ اُمید ہے۔ کہ میرے پیارے احمدی بھائی اپنی ہمتون کو بلند کر کے پیش کردہ تجاویز پر عمل درآمد کرین گے۔ جنکی طرف بتایا ہے۔ وہ جلد ادا کرین۔ اور جو اصحاب مطبع کے کام مین ہماری مدد کر سکتے ہین۔ وہ اسمیں مدد دین۔ کیونکہ صرف مطبع مین دو سو سے زیادہ کا سالانہ خسارہ ہے۔ اور جب تک اشاعت پندرہ سو ۱۵۰۰ کے قریب ہو۔ یہ اسی طرح رہے گا۔ ساڑھے تین صد روپیہ کے قریب بقایا بذمہ خریداران ہے جسکی ادائگی کیطرف توجہ دلاتے ہین۔ جو اصحاب اخبار کے بروقت نہ پونچنے کی شکایت کرتے ہین۔ وہ غور سے ان صفحات کو مطالعہ کرین۔ اور تجارتی نظر سے نہیں۔ بلکہ اخوۃ اور ہمدردی اور محسنانہ خیال اور نظر سے ہمارا اور اپنے معاملات رکھین۔ اور جو کچھ چندہ ادا کرتے ہین۔ وہ تو صرف کاغذ اور سیاہی وغیرہ کی قیمت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان چند پیسون کے ذریعہ سے بیش بہا خزانہ علم کے الٰہی کتاب کے حقایق اور معارف کا محض خدا کے فضل سے ان کو مل جاتا ہے۔ اور تزکیہ نفوس کی وہ بیش بہا نصائح جو ان تک پونچتی ہین۔ جو کہ لاکھا روپیہ سے اس موثر پیرایہ کلام مین نہ ملسکتی تھین۔ سو وہ اصحاب ہماری ان فروگذاشتون پر جنمیں ہم واقعی معذور ہین۔ ہمیں ملزم نہ کرین۔ اور ہماری خدمات کو الٰہی نعمت جان کر الٰہی قول ان شکرتم لازیدنکم پر نظر رکھیں۔ اور دست نصرت اور ہمت کو دراز کرین۔ اور سب قدرت اور توفیق اللہ تعالٰی کو ہی ہے۔ اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہین ٭ خاکسار محمد افضل مینیجر البدر

"ولیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا" جیسے مناسب ہو۔ اس کا انتظام کیا جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بہی اس قسم کے واقعات پیش آتے تہے۔ تو آپنے جماعت مہاجرین کو تاکید کی تہی کہ وہ انصار کی امداد فرما کر ان کا ہاتہ بٹائین۔ اس میں ایک یہ بہی حکمت تہی۔ کہ آپ نے دیکہ لیا تہا۔ کہ اگر جماعت انصار پر مہاجرین کی تواضع اور مہمانداری کا بوجہ پڑا رہے گا۔ تو آخر یہ کب تک نبہے گا۔ پس ہمارے خیال میں یہ ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی تقریبوں پر ہر ایک ممبر جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ دوراندیشی سے کام لے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس موقعہ پر بہی بہت سے احمدی احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ارشاد کی تعمیل پر عمل چاہا تہا۔ لیکن لاہور کے بعض احمدی ممبروں کی وسعت حوصلگی اور کشادہ دلی نے سر دست اسکی ضرورت کو محسوس نکیا۔ علاوہ ان رہائشی مکانوں کے جو کہ مہمانوں کے لئے طیار کئے گئے تہے۔ ہر ایک ذی مقدرت احمدی بہائی کا مکان لاہور میں مہاجرین کے آرام دہی کے لئے وقف تہا۔ جو جہان زیادہ آسایش دیکہتا۔ وہ وہان آرام کر سکتا تہا۔

لاہور کی پبلک ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پندرہ روزہ قیام مین پبلک لاہور کا سلوک احمدی جماعت اور اسکے لیڈر حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا کچہہ رہا۔ اس کا بہی ذکر بیان کیا جاوے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر چونکہ لاہور مین پہیل گئی تہی اسلئے جب سے اپنے قدم یہاں رکہا۔ اس وقت سے لیکر آپکی روانگی تک عام طور پر ہر وقت جم غفیر مکان کے نیچے اور مقابل نظر آتا تہا۔ اول اول تو پبلک کا یہی خیال تہا۔ کہ یہ ایک قسم کی دوکانداری ہے۔ لیکن ہر روزہ واقعات اور مشاہدات نے آخر بعضون کو رائے بدلنی کی نوبت دی۔ اور خود ہمنے اپنے کانون لوگون کو یہ کہتے سنا۔ کہ اس کا نام دوکانداری ہرگز نہیں۔ اس لمبے قیام کا یہ اثر ہوا۔ کہ لکچر دئے جانے سے پیشتر پبلک میں ۳ قسم کے گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ تو شقاوت ازلی کے باعث کسی قسم کا تغیر اپنی رائے میں نہ کر سکا۔ اور وہ اسے آخر تک دہوکہ کی ٹٹی ہی خیال کرتا رہا۔ ایک گروہ نے حرکت کی۔ اور وہ سب وشتم سے خود باز آیا۔ اور لوگون کو بہی نصیحت کرنے لگا۔ کہ کسی حال مین ان لوگون کو نظر حقارت سے نہ دیکہنا چاہیئے۔ اور نہ بدگوئی کرنی چاہیئے۔ اور ایک گروہ وہ تہا جس نے اُن سے بڑہ کر معرفت مین حصہ لیا۔ اور اُسکے ایک حصہ نے تو مسیح کو قبول کیا۔ اور دوسرا قبولیت کے لئے پورے طور پر آمادہ ہو گیا۔

کوئی گلی اور کوئی کوچہ اور کوئی بازار لاہور کا ایسا نہ رہا۔ جہان حضرت مرزا صاحب کا چرچا نہ ہو۔ صبح سے شام تک خاص وعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے تشریف لاتے۔ اور اکثر حصہ ان کا اس لئے بادل ناکام واپس جاتا۔ کہ حضور طبیعت کی ناسازی یا عدیم الفرصتی کے باعث انکی آرزو کو پورا نہ کر سکتے۔ ایسے ہی عورتون کے غول درغول آپکی زیارت کیلئے آتے رہے۔ لیکن اس رحمۃ للعلمین وجود نے آخرکار لوگون کے شیشہ دل کو سنگ ناکامی سے چور ہوتا دیکہکر دو تین دفعہ پبلک مین ظہور فرمایا۔ جس سے اکثر حصہ کی شکایت عدم زیارت رفع ہو گئی۔

عام پبلک کے علاوہ بعض فقرا بہی آتے۔ اور رکھڑے ہو کر نعرے لگاتے۔ ایک ان میں سے سبز پوش صاحب جو کہ ریشمی کرتہ یا چوغہ زیب تن کئے ہوئے اور ایک مخمل کی ٹوپی جس پر گوٹہ کناری سے کلمہ شریف اور کچہہ اور عبارتیں لکہی ہوئی تہیں۔ سر پر دہرے ہوئے تشریف لائے اور ملاقات کی ....

...........خواہش ظاہر کی۔ حضور کیخدمت میں پونہچ کر اوس نے سوال کیا۔ کہ عاشق ہو یا معشوق۔ آپنے فرمایا۔ کہ ہم نے سب کچہہ کتابون میں لکہدیا۔ وہان دیکہ لو۔ اس پر اس نے سوال کیا۔ کہ جو کچہہ کتابون مین لکہا ہے۔ کیا وہ سب سچ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہان۔ اس پر اس نے درخواست کی۔ کہ اُسے تحریر فرما دیجئے۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ ہم لکہہ دیوین گے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد جب وہ سائین صاحب ۲۸ تاریخ کو تشریف لائے۔ تو آپ نے یہ عبارت لکہہ کر اور اپنی مہر ثبت کرکے انکے حوالے کی۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر جو جہوٹھون پر لعنت کرتا ہے۔ یہ گواہی دیتا ہون۔ کہ جو کچہہ میں نے دعوے کیا ہے۔ یا جو کچہہ اپنے دعوے کی تائید مین لکہا ہے۔ یا جو مین نے الہام الٰہی اپنی کتابون مین درج کئے ہین۔ وہ سب صحیح ہے سچ ہے۔ اور درست ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد ۲۴؎

نکتہ

اسی طرح ایک فقیر برقعہ پوش تہے۔ جو کہتے تہے تو مرد اور اپنے آپ کو جناب خواجہ فرید صاحب مرحوم چاچڑان والے کے مرید کہتے تہے۔ لیکن سر سے پاؤن تک نیلے کپڑے کا برقعہ اوڑہے رہتے تہے۔ رات کو بہی اُسے نہ اتارتے تہے۔ اس بدعت کو دیکہکر ہر ایک شخص اُونسے سوال کرتا کہ خلاف طریق نبوی تم نے یہ کیون کیا۔ لوگون سے تنگ آکر انہون نے حکیم نورالدین صاحب سے شکایت کی۔ آپ نے لوگون کو منع کیا۔ لیکن عوام الناس کب رکتے۔ یہ کہتے تہے۔ کہ مین حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے بہاولپور سے آیا ہون۔ لیکن دو دن تک جب ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ تو گھبرا گئے اور عدم استقلال دکہلا کر چلے گئے۔ پولیس بہی ان کو مشتبہ الحال جان کر نگرانی کرنے لگی تہی۔ شاید اس لئے بہی دل برداشتہ ہو گئے۔ (واللہ عالم بالصواب)

ہم نہایت افسوس کے ساتہ اس واقعہ کو بہی بیان کرتے ہین۔ جو کہ ۲۴ اگست کو شام کے وقت بعض شریر اور مفسد طبایع سے وقوع مین آیا۔ کل جماعت نماز مغرب مین مصروف تہی۔ کہ چند بدمعاشون نے موقعہ پاکر اور دروازہ کو دربان سے خالی دیکہکر اوپر چڑہ جانے کی کوشش کی۔ ابہی وہ زینہ پر ہی تہے۔ کہ بعض جان نثارون کو خبر ہو گئی اور انہون نے آکر روکا۔ اور مقتضائے وقت کے لحاظ سے جو بن پڑا وہ ہوا۔ آخر مناسب سمجہا گیا۔ کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کو اطلاع دی جاوے۔ جس پر دو پولیس مین سرکاری طور پر روانہ کئے گئے۔ جو ہر وقت موجود رہتے اور مجمع کو منتشر کرتے رہتے تہے۔

دوسرے دن ایک افسر...... پولیس کا ادہر سے گذر ہوا۔ آپ نے پوچہا۔ کہ یہان کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہین۔ یہ نام سنکر آپنے ملاقات کی خواہش کی۔ اور چلتے وقت تاکید کی۔ کہ اگر کسی قسم کا خطرہ یا ہنگامہ ہو تو فوراً مجہے اطلاع دی جاوے۔ مین کافی انتظام کرونگا۔ اور جس دن حضرت مرزا صاحب کا لکچر ہو۔ اُسدن خصوصیت سے مجہے بہی خبر کی جاوے۔ تاکہ شامل جلسہ ہون۔

ناظرین اس خبر کو سن کر متعجب ہونگے۔ کہ ان دنون میں بہی قتل کی دہمکیان متواتر طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتی رہیں۔ یہ بذریعہ کارڈون کے ڈاک خانون کے واسطہ سے پونہچتی تہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ دراصل ان خطوط کا لکہنے والا کون تہا۔ آیا کوئی ہندو تہا۔ یا آریہ یا مسلمان۔ یا عیسائی۔ بہرحال کوئی نہ کوئی ناعاقبت اندیش ضرور تہا۔ جو کہ کارڈ پر اس قسم کے مضمون لکہہ کر حضرت مرزا صاحب کے پتہ پر ڈالدیتا۔ ۱۳ تاریخ کو ایک کارڈ ہماری نظر سے بہی گذرا۔ جس کا مضمون تہا۔

"پرمیشر کا احسان کہ میری محنت ٹہکانے لگی۔ یعنے جب دوسرا خط لکہا۔ ...... اس روز تو نے چوری چوری لکچر کیا۔ خیر اب ۱۳ تاریخ کو اپنے بال بچون سے ملکر آنا۔ میں پنڈت لیکہرام مرحوم شہید کا انتقام لونگا

ضروری نوٹ ۳۰ راگست کا اخبار شائع کرنے کے بعد میرا یہ خیال تہا کہ اب کمی پوری ہو جاوے گی۔ پہر لاہور کی جلسہ کی شراکت اور کارخانہ کے اسی وجہ سے بند جلنے اور امن کے سلسلہ میں فرق آ جانے کی وجہ سے پہر اخبار ایک ماہ پیچھے جا پڑا ہے اور ایسے نقصان کی حالت کو مدنظر رکہکر یہی مناسب معلوم ہوا ہے

اس روز ایک لاش منڈوا میں ہوگی - لاہور کیا - کل جہان کو دیکھیگا - کفن لیکر آنا - اگر تو نہ آیا - تو یاد رکھ - جس نے تیری جگہ پڑھا - اس پر بھی ہاتھ صاف ہوگا مختصر ہے - جسقدر چاہیے - مفصل سمجھے - میں اپنے گھر سے رخصت ہوکر آیا ہوں - تجھے خبر کرکے شیروں کی طرح ماروں گا - بشن داس"

مگر نادان نویسندہ کو یہ خیال نہ آیا - کہ وہ مرد جو کہ شیر بنکر دنیا میں آیا ہے - کیا ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈر سکتا ہے - چنانچہ آپ نے تین دفعہ اس خط کو اشتہار کی طرح لاکر عام پبلک میں لکھ دیا - اور پھر ۳ ستمبر کو آپ خاص اس جلسہ گاہ میں ہی تشریف لے گئے - چونکہ خدا کا وعدہ ہے - کہ وہ ہر ایک شریر کی شرارت اور گزند سے محفوظ رکھیگا - اور آپ اپنی طبعی وفات سے فوت ہونگے - اس لئے کسی کی مجال نہیں - کہ آپ کا بال تک بھی بیکا کر سکے - اور یہ پیشگوئی جو خدا کیطرف سے ہے - اس امر کی متقاضی تھی - کہ اس قسم کی دھمکیاں دی جاویں -

وسعت اخلاق اور رحم علیٰ خلق اللہ

۲۸ اگست کی صبح کو یکشنبہ کے روز جب آپ تشریف لائے اور ایک تقریر فرمائی - تو قریب ایک صد آدمیوں کے بیعت میں داخل ہوئے - چونکہ ہجوم کثرت تھا - اور فرداً فرداً بیعت لینے میں وقت بہت لگتا ہوتا تھا - اس لئے پگڑیاں بھی ڈالدی گئیں - جن کو لوگوں نے پکڑ لیا - اور سب نے کلمات بیعت کی تکرار کرکے - وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا کا نظارہ بالفاظ پورا کر دیا - علاوہ اس دن کے اور دنوں میں بھی لوگ جوق در جوق آکر بیعت کرتے رہے - اور ہمارا خیال ہے - کہ قریب چار پانسو آدمیوں کے داخل بیعت ہوئے - لاہور کے اس شقی گروہ ممبروں سے جو کہ علانیہ لوگوں کو دیدار و ملاقات سے روکتے تھے - اور اُسے سخت معصیت اور گناہ کبیرہ بتلا کر شمولیت وعظ وغیرہ سے بھی لوگوں کو باز رکھتے تھے - پوچھنا چاہیے - کہ آخر ان کی کوشش کس کام آئی - سوائے اس کے کہ انہی کی جمعیت میں سے ایک کثیر تعداد ہماری طرف آگئی - ان کو کیا نتیجہ حاصل ہوا - بیعت کے بعد جماعت کے لوگ مصافحہ کے لئے اُمنڈ پڑے - چونکہ ایسے انبوہ میں دوست دشمن کی تمیز ہونی مشکل تھی - اس لئے چند جان نثاروں نے پولیس کو ایما کیا - کہ سختی سے لوگوں کو پراگندہ کر دیا جاوے - اور خود ایک حلقہ باندھ کر اس روحانی گروہ کے سالار قافلہ کے گرد کھڑے ہوگئے - کہ کوئی گزند کسی قسم کا نہ پہنچے لوگوں سے درشتی ہوتی دیکھ کر آخر کار بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد اور غمگسار مرسل من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہ رہا گیا - اور آپ نے فرمایا - کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ بعض پر سختی کر رہے ہیں - جو کہ ہمیں پسند نہیں - اس لئے ان کو اور پولیس کو منع کر دیا جاوے - کہ درشتی سے پیش آویں - میں تو کہتا ہوں کہ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ - کا الہام جو ہوا تھا - وہ آج ہی کے روز کے لئے ہے - کہ جو لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہیں ان کو سختی سے روکا جاتا ہے - پس میں چاہتا ہوں - کہ کسی کو روکا نہ جاوے - اور سب کو اجازت دی جاوے - کہ وہ ملاقات کریں - اس ارشاد پر چند مخلصین نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر دو رویہ ایک گلی سی بنادی - اور یہ انتظام کیا - کہ ایک ایک شخص جاوے - اور مصافحہ اور ملاقات کرکے واپس آجاوے - چنانچہ یہ نظارہ ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ دیر تک رہا - اور ہر ایک شخص نے من بھاتی مراد پائی یہ ہے وسعت اخلاق کی - جو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برتنی چاہیئے -

متفرق اوقات پر جو خاص لوگ آتے تھے بشرط فرصت ان کو حضرت اقدس ملاقات کے لئے بالاخانہ پر بلا لیتے تھے -

آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کچھ سنت چلی آئی ہے کہ جب کبھی کوئی مضمون یا کتاب تصنیف کرنی ہو تو ضرور کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں - چنانچہ ان ایام میں بھی ایسا ہی ہوا - کہ وہ مضمون جو کہ پڑھا جانا تھا - اس کی تاریخ قریب آگئی - اور صرف دو تین دن باقی رہ گئے تھے کہ آپ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے - ایک تو لاہور کے لوگوں کی درخواست ملاقات سے فرصت نہ تھی دوسرے یہ عارضہ چشم اس لئے آپ نے حکم دیا - کہ دو دن تک نہ کوئی شخص ہماری ملاقات کو آوے - اور نہ کوئی رقعہ کسی قسم کا اوپر پہنچے - حتےٰ کہ عورتوں کو بھی بالاخانہ پر آنے کی ممانعت کر دی گئی تھی - اور اسی بیماری کی حالت میں مضمون کا وہ جام طیار کیا گیا جس میں نوع انسان کی نجات کا شربت لبریز تھا - اور ایک ایک لفظ سے وہ درد دل ٹپکتا تھا - جو ایک مادر مہربان کے دل میں اپنی حقیقی اولاد کو دکھ کا نشانہ ہوتے ہوئے ملاحظہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے -

حکیم نورالدین صاحب کی مجلس

حکیم نورالدین صاحب کی نشست اس وسیع عمارت میں تھی - جو کہ میاں چراغ الدین صاحب کی ملکیت اور مبارک منزل کے نام سے مشہور ہے - اور جس میں میاں صاحب کے فرزند رشید حکیم محمد حسین صاحب احمدی اینڈ برادرز کا طبی کارخانہ مرہم عیسےٰ کے نام سے قایم ہے - اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور بعد ازاں اسی مرہم کے ذریعہ سے جیسے کہ طبی کتابوں اور تواریخ سے ثابت ہے - صلیبی زخموں سے شفا پاکر اور ایک عرصہ زندہ رہ کر پھر طبعی موت سے مرنے کی ایک عظیم الشان یادگار ہے جہاں پر یہ مرہم خصوصیت سے بہت ہی نفیس اور اعلیٰ درجہ کا طیار ہوتا ہے - اور اس کے علاوہ دوسرے نسخہ جات بھی عجیب وغریب طیار ہوکر مشتہر ہوتے رہتے ہیں - احمدی احباب کو علاج معالجہ کے لئے خصوصیت سے اس کارخانہ کیطرف توجہ رکھنی چاہیئے - اور خود مالکان کو بھائیوں کی قیمت میں رعایت - روحانی اور جسمانی بیماریوں کے مریض جوق در جوق حکیم نورالدین صاحب کے گرد بیٹھے رہتے روحانی مریض تو اعتراضات اور شکوک جو مذہب کے متعلق ہوتے - عرض کرتے اور جسمانی بیمار اپنے اپنے مرض کے نسخہ جات لیتے - صبح سے لے کر عشا کے وقت تک یہ جمگھٹا اسی طرح رہتا - اور لوگ حکیم صاحب کی نشست کے اس عزم اور استقلال پر عش عش کرتے - چند ایک آریہ صاحبان آکر مسئلہ تناسخ پر مباحثہ کرتے رہے - جسے ہم انشاءاللہ تعالیٰ کسی آئندہ نمبر میں درج کریں گے - انہی ایام میں میاں محمد چٹو صاحب مرید چکڑالوی کو اپنے عقاید کی شہرت کا عمدہ موقعہ ملا - ابتدائی چند ایام میں ان کا یہ شیوہ رہا کہ علی الصباح حضرت حکیم صاحب کی مجلس میں آجاتے - اور کبھی کئی گھنٹہ تک بیٹھ کر اذکار سنتے - اس اثنا میں ان کو ایسے موقعہ بھی ملجاتے - کہ نووارد لوگوں کو اپنے خیال اور اعتقاد سے واقف کریں - لیکن دال نہ گلی - اور آخر کو جب دیکھا - کہ کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا - تو آنا چھوڑ دیا - مگر ان کے آنے سے ایک عجیب شہادت ہمیں اپنے دوست احمدی گوجراتی کے ذریعہ سے یہ ملی - کہ محمد چٹو صاحب نے ۲۰ اگست کو لوگوں کے سامنے یہ بیان کیا - کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مجھے کہا تھا - کہ مرزا صاحب کی بیعت کر لو کیونکہ اس کے بغیر نجات نہیں - یہ کلمات ہم نے اپنے کانوں تو نہیں سنے - صرف روایتاً یہاں درج کئے گئے ہیں اور چند ایک باتیں اور نکات جو انکے مشن کے متعلق ہوئیں اُسے بھی ہم انشاءاللہ کسی آئندہ نمبر میں درج کریں گے -

چونکہ عام طور پر یہ مشہور تھا - کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا قیام ۱۰ ستمبر تک لاہور میں ہے - اس لئے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کی رائے یہ تھی - کہ اب سفر کے قیاس پر نماز قصر اور جمع کرکے ادا نہ کیجاوے - بلکہ پوری نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کی جاوے - اور بعض دیگر اصحاب کا خیال تھا - کہ جب تک ۱۵ دن کا قیام نہ ہو - تب تک سفر ہی شمار ہوگا اور قصر نماز جمع کرکے ادا ہوگی - آخر کار اس امر کے فیصلہ کیلئے

حضرت امام الزمان کیطرف رجوع کیا گیا۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک رقعہ بدین مضمون حضور کی خدمت والا میں تحریر کیا۔

آقائی صلوٰۃ اللہ علیک وسلامہ

امام بخاری کے اجتہاد کیموافق پہلے ہم قصر کرتے ہیں کہ جب تک ہمیں یہ یقین نہ ہو جاوے۔ کہ تین روز سے زیادہ ہمارا قیام ہوگا۔ اب لاہور میں قریب دس روز تک قیام ہے جناب کیا فرماتے ہیں۔ خاکسار عبد الکریم

اس کا جواب حضرت اقدس کیطرف سے آیا وہ یہ ہے

دراصل قیام کا ارادہ کوئی مستقل نہیں ہے صرف ظنی ہے۔ ہم بغیر کسی کام کے تفریح خاطر کے لئے آئے ہیں شدت گرمی۔ یا اور وجوہ کے باعث۔ یا ارادہ بدلنے کے باعث ہم کوچ کرنے کو طیار ہیں۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔ ہمارا کوئی مستقل اور یقینی ارادہ نہیں ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

لاہور کے ہمعصر

اس واقعہ کا بیان کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے قیام میں لاہور کے بعض ایڈیٹران اخبار نے کیا حصہ لیا۔ کل ایڈیٹروں سے تو ہمارا تعارف اور روشناسائی ہے نہیں۔ ہاں دو صاحب اکثر احمدی محفلوں میں نظر آتے تھے۔ اور انہی کے متعلق ہم یہاں ریمارک کرینگے

ایک تو پیسہ اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ ہم نسبت ایک ہمارے معزز اور محترم دوست کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جب ان پر یہ سوال ہوا۔ کہ آپ کا اخبار ہر ایک فرقہ اور مذہب اور ملت کے مضامین لیتا ہے۔ اور آپ بذات خود کسی کے اعتقاد سے کوئی تعلق نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ فرقہ احمدیہ پر ہمیشہ مخالفانہ ہی ریمارک نکلتے ہیں۔ اس کا جواب ایڈیٹر صاحب نے یہ دیا۔ کہ میں سوچ کر بتلاؤں گا۔ ہمارے محترم دوست نے فرمایا۔ کہ سوچ کے جو جواب دیا جاتا ہے۔ وہ مصنوعی ہوتا ہے۔ اور ایک موقعہ پر ہمنے خود ان ایڈیٹر صاحب کو اپنے محترم دوست سے یہ کہتے سنا۔ کہ شروع ہی سے پیسہ اخبار کی پالیسی کچھ ایسی رکھی گئی ہے۔ کہ سمجھ نہیں آتی۔ اب میں کوشش کرونگا۔ کہ ایسے نقص رفع ہو جاویں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے بعد روزانہ کو پیسہ اخبار کے کالموں میں حضرت مرزا صاحب کے ایک خادم کی قلم کے مضامین نکلتے رہے۔ اگرچہ ان کے عنوان پر ایڈیٹر صاحب کا عناد اور ظرف قلب کی تنگی ٹپک رہی تھی اور ممکن ہے۔ کہ جن اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب کا تذکرہ ہم نے کیا ہے۔ ان کو عنوانی مضامین سے اتفاق رائے نہ بھی ہو۔ تو بھی ہم ان کی اس امر کی تعریف کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ اُسے ایک حد تک نبھا دیا بشرطیکہ آئندہ بھی پیسہ اخبار کا یہی مسلک رہے۔ اگرچہ ہمیں یہ امید نہیں۔ کیونکہ ظلمت کو جو مخالفت نور سے ہے۔ وہ کبھی ہٹ نہیں سکتی۔

دوسرے ایڈیٹر صاحب ہمارے مشفق میان فوق ایڈیٹر پنجہ فولاد تھے۔ جو کہ بعض اوقات ناظروں میں دیکھے جاتے تھے۔ اور جنہوں نے ۲۸ اگست کے پرچہ میں حضرت مسیح موعود کی آمد پر ایک لیڈر بعنوان "مرزا صاحب قادیانی کو جنون تو نہیں" لکھا۔ اس میں کیا شک نہیں۔ کہ اس مضمون میں ایک بڑی حد تک انہوں نے راستی اور انصاف کو مدنظر رکھ کر خلاف اور بلا تحقیق واقعات کو درج نہ کیا۔ بلکہ صحیح واقعات لکھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے مجنون نہ ہونے پر جو تقریر حضرة حکیم نورالدین صاحب نے فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ بھی درج کیا۔ اور اپنی طرف سے بھی کچھ نظائر دیکر تقریر کی تائید کی۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ حق اور انصاف پروری کی داد ایک حد تک اس طرح سے بھی دی۔ کہ پیسہ اخبار جو برائے نام مولویوں کو اس لئے وقت دیتا کہ وہ مرزا صاحب کی مخالفت اور عناد میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اس کی اصلاح کی کوشش چند فقرات سے کی۔ جن کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

> جس طرح سر سید مرحوم کے پیروؤں اور عام مسلمانوں کو ان سے بعض مذہبی عقائد میں اختلاف تھا۔ اور اب تک ہے اور جس کی مخالفت آج تک جاری ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کے بعض عقائد میں بھی عام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہونا چاہیئے۔ مگر "ولی را ولی می شناسد" کے اصول کے مطابق معترض کی شان اور اس کا علمی پایہ بھی کم سے کم فریق ثانی کے مقابلہ کا تو ہو۔ جس طرح بڑے آدمی چھوٹے اور کمینہ آدمیوں سے ہمکلام نہیں ہوتے۔ یا جس طرح معزز و موقر اخبارات پر اگر کوئی ذلیل اور کم درجہ کا اخبار حملہ کر دے۔ تو وہ ہرگز اُس کا جواب نہ دیوینگے۔ اسی طرح بعض شہرت کے طالب اور بے علم چند جاہلوں کو خوش کرنے کے لئے کسی بڑے آدمی کی مخالفت پر اگر کمر باندھ لیں تو ان کی ان بیہودہ باتوں سے کیا ہو سکتا ہے؟
>
> ۲۶ اگست کا روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے "کہ خانقاہ شاہ محمد غوث میں ۲۱ اگست سے ہر روز رات کو مرزائے قادیان کی تردید کے لئے کئی "مولوی صاحبان" کی علمی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا۔ اگر پیسہ اخبار ان کے نام بھی شایع کر دیتا۔ کیا وہ لوگ رسول اللہ کو "نزول اللہ" اور حیلے اللہ کو حیلے اللہ کہتے اور رکابی مذہب رکھتے۔ اور پیسوں میں تبلیغ کا کام کرتے یا کرتے ہوں۔ ان مولوی صاحبان کے معزز نام ... جاننے کے قابل ہیں۔

لیکن معلوم کہ کن وساوس اور خطرات نے ان کے قلب کو پکڑا جس کا نتیجہ ان کو آخر حصہ مضامین میں حضرت مرزا صاحب کی ذاتیات کا ذکر خصوصیت سے بلا تحقیق اصل واقعات کے اس طرح سے کرنا پڑا۔ جو ایک حقائق شناس اور دقیقہ رس انسان کی شان کے شایان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے عوام کی طرف سے یہ بات لکھی ہے۔ کہ مرزا صاحب رات دن زنان خانہ میں مستند اور عورتوں کے جھمگھٹوں میں خوش رہتے ہیں اور مرزا صاحب نے کل مریدوں کو اپنی عورتیں ہمراہ لانے کی تاکید کی۔ اور بعض مرید غیر حاضر۔ لیکن ان کی عورتیں موجود ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ان کے مرید کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب خاص مضمون کی طیاری کر رہے ہیں۔ یہ ریمارک میاں فوق کا ہے۔ جس پر ہمیں افسوس ہے۔ کیونکہ حضرة مرزا صاحب کی جو تقریریں بذریعہ البدر والحکم ان کو پہنچتی ہیں۔ باوجود اسکے کہ آپ کا وعظ انہوں نے لاہور میں دو مرتبہ سنا۔ ان کو دیکھکر یا سن کر یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے عزیز اوقات کا حصہ عورتوں میں گذارتے ہیں۔ اور کیا عورتوں میں مست رہنے والے شخص کا یہ مقصد ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دین اسلام اور قرآن شریف کے زندہ مذہب اور زندہ کتاب ہونے کا مدعی ہو۔ اور عملاً اُسے ثابت کرکے دکھلا وے۔ اور دو لاکھ کے قریب انسان اس کے ہاتھ پر گناہ سے توبہ کر کے نفوس کا تزکیہ حاصل کرتا ہو۔ اس ریمارک پر ان کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ عیسائی لوگ آن حضرة صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس قسم کے ریمارک کرتے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ وہ وجوہات بالا کو مدنظر رکھ کر ایک دوراندیش دل اور غورکن دماغ سے ایک صحیح نتیجہ نکالتے اور پھر جہاں اختلاف رائے لکھا تھا۔ اپنی بھی رائے لکھ دیتے۔ اور اگر عوام کا خیال ان کے نزدیک قابل قدر تھا۔ تو کم از کم اتنی کوشش ہی ضرور کرتے کہ لاہور کی مستورات جو جوق در جوق آتی ہیں۔ ان کو ہی روک دیا جاوے۔ یا نہیں

سے چند ایک کی شہادت سے کر لیتے خیال کی اصلاح کر لی جاتی۔ اور اس سے بڑھ کر ہمیں افسوس۔ اُنکے اس شعر پر ہے۔ ؎ بک گیا ہون جنون مین کیا کیا کچھہ۔ کچھہ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ جو کہ مضمون کے آخر مین ہے اگرچہ اس شعر کے رقم کرنے سے اونہون نے فہیم لوگون کے نزدیک اس آرٹیکل کی وقعت کو کھو دیا ہے۔ اور اپنے عزیز اوقات کو بالکل ضایع کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں تمام مضمون ہی جنون کی بکواس ہوا۔ تو اس سے کوئی شخص مضمون نویس کی کسی مخالف یا موافق رائے کو وقعت نہیں دیکھتا۔ لیکن اسی مضمون میں چونکہ وہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تقریر پر یہ ریمارک کرتے ہین "مگر کیا مخالفین مولوی صاحب کے جواب میں یہ دیوانہ بکار خویش ہشیار نہیں کہہ سکتے" اس لئے ہم انہی سے پوچھتے ہین۔ کہ آپ جو مجنون بنے ہین تو کس ہوشیاری کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کیا مرزا صاحب کو مجنون کہنے کا ہی تو یہ نتیجہ نہیں کہ خود کو مجنون لکھدیا! اور ہم امید کرتے ہین۔ کہ آیندہ ریمارکون مین وہ اس نصیحت کو یاد رکھین گے۔ جو کہ لاہور میں حضرت مرزا صاحب نے وسعت اخلاق اور اختلاف مذاہب پر خود کھڑے ہو کر کی تھی۔ کیا لیڈر کے عنوان میں جس ٹھوکر کا ذکر یون کیا ہے۔ ؎ افتادگی میں ہی مجھے معراج ہے نصیب۔ ٹھوکر بھی کہائی ہے تو محبت کی راہ مین۔ وہی ٹھوکر خود تو نہیں کہائی۔ کاش کہ وہی ہو۔

مسلمان ہمعصرون سے ضروری خطاب

ہمیں اپنے بعض اہل اسلام ہمعصرون پر کمال افسوس ہے کہ وہ صرف اخبار کی اشاعت پر برا اثر پڑتا ہوا دیکھہ کر یا چند ایک متمول اور ذی وجاہت لوگون کی ناراضگی کو مدنظر رکھہ کر عمداً اظہار حق سے پہلو تہی کرتے ہین۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ غیر از اسلام لوگون کے حالات اور تقریرین تو وہ انشراح صدر سے لکھین لیکن حضرت مرزا صاحب کے صحیح حالات اور آپ کی تقریرون کو درج کرتے وقت ان کو موت کا سامنا ہو غضب خدا کا کہ مس اینی بسنت باوجود بت پرست ہونے کے اگر اسلام پر لکچر دے۔ یا ایک عیسائی انگریز ولایت یا امریکہ سے آیا ہوا اسلام پر تقریر کرے۔ تو اُسے فخر سے اخبارون میں لکھا جاوے۔ اور ترجمہ در ترجمہ ہو کر ان کی اشاعت ہو۔ لیکن جب ایک شخص جو فدائے اسلام ہے اور کیا بہ لحاظ اپنی لیاقت کے۔ کیا بہ لحاظ وجاہت کے کیا بہ لحاظ شہرت کے اسلام کی تائید مین تصانیف کرے۔ تقریرین کرے۔ مخالف مخالفین مذاہب کو دعوت دے تو اس کے کلام سے نفرت کی جاوے۔ ہم پوچھتے ہین کہ دعوے کو چھوڑ کر کیا حضرت مرزا صاحب کی تصنیفون اور تقریرون میں کوئی بھی بات اس قابل نہیں ہوتی کہ جس کو تم لوگ اسلام کی طرف سے فخر کے طور پر دوسرے مذاہب کے آگے پیش کرو۔ اس زمانہ میں یہ بھی ایک ظلم عظیم ہے۔ جو کہ اہل اسلام کے قومی اخبارون کے ایڈیٹرون کے ہاتہہ سے ہو رہا ہے۔ اور ہم جانتے ہین کہ یہ صرف ایک مشرکانہ خیال ہے۔ جس نے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹرون کو اس بابرکت کام سے روکا ہوا ہے۔ ان کے دماغ میں یہ ہے کہ چونکہ ہمارے خریدارون کا کثیر حصہ مرزا صاحب کا مخالف ہے۔ اس لئے اگر ہم ان کی کسی بات کی تائید کرین گے۔ یا ان کے مضامین درج اخبار ہونگے۔ تو لوگ مرزائی خیال کر کے اخبار کی خریداری سے دست بردار ہون گے۔ حالانکہ آج اگر ان کو معلوم ہو۔ کہ ہماری اخبار کے خریدارون کا بڑا حصہ مرزائی ہے۔ تو یہ زر پرست قوم آج ہی اپنا رخ بدلدے۔ یہ لوگ اور دوسرے ان کے ہم خیال بالکل یخشون الناس کخشیة الله او اشد خشیة کے مصداق ہین کہ وہ لوگون سے ایسے ڈرتے ہین۔ جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ خدا سے بھی زیادہ ان کو تو لوگون کا ڈر ہے۔ کاشکہ ان کو خدا پر ایمان ہوتا اور وہ اُسے اونہی قدرتون کا صاحب خیال کرتے جن کا وہ واقعی صاحب ہے۔ کہ اگر ہم اظہار حق سے اپنے مولا کریم کو خوش کرین گے۔ تو وہ ہر حال مین ہمارا محافظ و ناصر ہو گا۔ اور ان کو علم ہوتا۔ کہ اللہ تعالے محسنین کا اجر ضایع نہیں کرتا۔ تو وہ اس جرم کے مرتکب ہرگز نہ ہوتے۔ اور یہی وہ ایمان ہے۔ جس کی روح دلون مین نفخ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہین۔ لیکن جہانتک ہمارا خیال ہے وہ وقت بھی آنیوالا ہے۔ جبکہ ان لوگون کو طوعاً کرہاً وہی بات کرنی پڑیگی۔ جو کہ ہم اب چاہتے ہین۔ اور ہم اُمید کرتے ہین۔ کہ جن ایڈیٹر صاحبان کو ہماری اس رائے سے اتفاق ہے۔ وہ ضرور ہماری تائید میں قلم اوٹھائیں گے۔ اور یاد رہے۔ کہ جس مسلک پر ہم نے ان کو خطاب کیا ہے۔ اس کے اختیار کرنے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے مرید ہی ثابت ہون بلکہ فرائض منصبی کی تکمیل اور وسعت اخلاق کا سبق ہے۔

لاہور مین دو جمعے

اس قیام مین دو جمعے ہوئے جن مین سے اول جمعہ حضرت مولنا مولوی عبدالکریم صاحب نے اور دوسرا جمعہ حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے پڑہایا۔ ۲ ستمبر کو جمعہ کی نماز طیار تھی۔ کہ اتنے میں یہ روح افزا بشارة پونچی کہ خود حضرت مسیح موعود تشریف لانے والے ہین تھوڑی سی انتظار کے بعد حضور علیہ السلام رونق افروز ہوئے حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے سورہ انا اعطینک الکوثر کی تفسیر خطبہ مین فرمائی۔ بعد ادائگی جمعہ حضرت اقدس بر حسب درخواست خداماں ایک کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور پنجابی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں حضار مجلس کو موت سے خوف اور آیندہ کی فکر گناہ سے توبہ اللہ تعالے کی صفت غفاریت اور رحیمیت پر وعظ فرمایا جسے ہم انشاء اللہ دوسرے موقعہ پر ہدیہ ناظرین کرین گے۔

احمدی جماعت کے محترم اور مکرم حضرة مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی اس جمعہ مین شریک تھے ان آخری ایام میں آپ بھی تشریف لے آئے تھے۔

(باقی آیندہ)

قادیان اور سلسلہ احمدیہ کی خبرین

——— ۵ استمبر کو قادیان میں عمدہ بارش ہو گئی ہے۔ اگرچہ وہ کافی نہیں کہی جاتی۔

——— حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب حسب الارشاد حضرة اقدس ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا کہ گورداسپور تشریف لیگئے۔ آپکی عدم موجودگی میں چھوٹا لڑکا عبدالقیوم سخت بیمار ہو گیا۔ اس وجہ اپنے اہل و عیال کو اپنے وہین طلب کر لیا ہے

——— سنا گیا ہے۔ کہ خود حکیم نورالدین صاحب گورداسپور میں علیل ہو گئے۔ مگر اب آرام ہے

——— حضرت مولانا عبدالکریم صاحب لاہور سے سیالکوٹ تشریف لیگئے

——— مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد سے قادیان میں مقیم ہین۔ اور ایسے وقت میں ان کی موجودگی غنیمت ہے

وفات۔ سید میر گلشاہ صاحب احمدی جو سید حیات علی شاہ صاحب احمدی کے برادر عزیز تھے۔ افسوس کہ ۱۹ اگست کو بعارضہ دق و سل فوت ہو گئے۔ ان کے بھائی حیات علی شاہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست احمدی جماعت سے کرتے ہین۔ مرحوم ایک جوشیلا احمدی نوجوان تہا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

——— ۱۶ ستمبر کو قادیان میں ایک غیر احمدی نوجوان ۲ گہنٹہ کے اندر اندر بیمار ہو کر مر گیا۔ باہر سے اچھا بہلا آیا تہا چہاتی سے خون آیا۔ یہی موت کا باعث ہے۔

——— مقدمہ گورداسپور مین صفائی کے گواہ حضرة اقدس کیطرف سے لئے جارہے ہین۔ شیخ یعقوب علی صاحب کے مقدمہ میں ... یکم اکتوبر کو حکم سنایا جاویگا۔ ——— قادیان مین ایک سناتن دہرم سبھا زیر اہتمام پنڈت شام لال صاحب قایم ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ آریہ مخالفت پر آمادہ ہین۔ مگر امید ہے کہ حرف مخالفت کی پرواہ نہ کرین گے۔ ——— لاہور میں اپنے خدام مہمانون کی تکالیف محسوس کر کے سنا گیا۔ کہ حضرت اقدس کا ارادہ سیالکوٹ تشریف لے جانے کا سر دست ملتوی ہے مگر سیالکوٹ کی سابق بااخیر جماعت ...

انوار السلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل کے چہپکر شایع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل ۲۱۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ... سرمد کا عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ مع الذین اتقوا ... صبح ... وقت ... و ما نزل من اللہ

فیض ... غلام احمد کا

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہاں منتظر خوش باش کہ دن لستاں
آیا مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

البدر

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت سالانہ ۔ ...

نمبر ۳۴-۳۵-۳۶ | بابت ۸-۱۶-۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء | جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا | اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادہ عرفان ما از جام اوست | آں رسولش کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن | ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست | آنچہ ما را وحی و ایمائی بود | آں نہ از خود از ہماں جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بی او محال | اقتدای قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہای معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد | آنچہ از حضرت احدیت آمدست | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آں مورد لعن خداست | معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
سیم ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکاری کند از اشقیاست | یکقدم دوری ازاں روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت دہراتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ٭

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ دسمبر ... تک ... اسلام ... [illegible]

ضروری التماس

اس سے پیوستہ اشاعت میں جو ضمیمہ البدر کے ہمراہ شایع کیا گیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ ناظرین باتمکین اس پر پوری عملی توجہ اور غور سے کام لیوین گے۔ کیونکہ میں نے اس مین کسی قسم کی تصنع سے کام لینا ہرگز پسند نہیں کیا ہے۔ اگرچہ بعض دوستوں نے یہ صلاح دی تھی۔ کہ تجویز الف کے دوسرے فقرہ کو کاٹ دیا جاوے۔ اس سے لوگون میں بدظنی ہوگی۔ مگر میں نے بدین خیال کہ ہماری معاملات ایک دوسرے کے ساتھ تقوے کے اصول پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور اس شرط کا درج کرنا از روئے حسن معاملگی کے تقوے کے اقرب معلوم ہوتا ہے۔ اُسے درج کر دیا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ اور انسانی ارادہ کے ساتھ جب تک الٰہی ارادہ بھی نہ ہو۔ تب تک انسانی ارادہ ہیچ ہے۔ پس اگر آج ہم بڑے بڑے دل خوش کن وعدے دیکر کل ان مین سے ایک بھی ایفا نہ کر سکین۔ تو وہ ذلت جو ہمین عدم ایفائے عہد سے عند اللہ ہوگی۔ اس عزت سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ جو یہان چند مصنوعی وجاہت اور عزت کو پسند کرنیوالے بعض اشخاص کی نظرون میں حاصل ہو سکتی ہے اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر میرے گرامی قدر۔ مخدوم۔ مکرم اور دوست اپنی پوری ہمت اور کوشش سے ان تدابیر کو اخلاص اور صدق کے ساتھ عملی طور پر کام مین لاوین گے۔ تو اللہ تعالےٰ جس کا نام رحیم ہے۔ اور جو انسان کی برمحل کوشش و محنت کو وہ ضایع نہیں کرتا۔ بلکہ اس پر ثمرات حسنہ مرتب کرتا ہے۔ ان کو بھی اجر عظیم عطا کریگا۔ وہ خدا تعالےٰ جو کہ بے شمار قدرتون کا صاحب ہے اور اس کے آگے کوئی بھی بات ہوتی نہیں ہے۔ اور جسے اسی طرح ماننے کی تاکید ہمارا پاک امام کرتا ہے۔ اسی پر حسن ظن اور ہر ایک قسم کا بھروسہ کرکے ہم سب کچھ لکھ رہے ہین۔ اور یہی ایمان ایک گھڑی کے لئے بھی یہ خیال دل و دماغ میں جمنے نہیں دیتا۔ کہ ان عارضی ابتلاؤن کا نشانہ اپنی خدمات کو دیکھ کر کسی طرح سے دل شکستہ ہو جاوین۔ بلکہ ابتلا جیسے کہ ایک مومن کے لئے ترقی درجات اور ایمان کی تکمیل کا پیش خیمہ ہوتے ہین۔ اور وہ سرت سالک کی تربیت کے لئے وارد ہوتے ہیں۔ ایسا ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ کہ جو کچھ صورتیں پیدا ہو رہی ہین۔ دراصل یہ تمام اسی لئے ہین۔ کہ ان میں

اللہ تعالےٰ کے دست قدرت کے کرشمے مطالعہ کرکے ہم اپنے ایمان میں ترقی کر سکین۔ ہماری کمزوریان اور ضعف اور عجز و ناتوانی ہم پر منکشف ہو کر اس امر کا سبق دین۔ کہ ہم ہر ایک قسم کی قوت اور توانائی اپنے مولا کریم رب اور رحیم سے طلب کرین۔ سو دلون کو ہمدردی اور اعانت پر مائل کرنیوالی وہی ذات پاک ہے۔

رسید زر ۱۵ اگست لغایت ۲ ستمبر ۱۹۰۴ء

بابو حمید علی صاحب	عصہ	محمد صادق صاحب لڈراون	عصہ ۶
اللہ بخش صاحب گولاواہ	چ	مولوی محمد اکبر علی صاحب داتہ زید کا	عصہ ۲
شیخ فتح حسین صاحب مدانداوی (?)		کرم الٰہی صاحب توکے	عصہ ۲
حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ	عصہ	غلام محمد صاحب سرینگر	
غلام حیدر صاحب گوجک (?)	عصہ ۲	منشی محمود حسن صاحب	عصہ ۹
سید احمد حسین صاحب ڈسکہ	عصہ	میر اکبر خان صاحب موتی (?)	عصہ
حکیم سرفراز خان صاحب بلبگڈہ	عصہ	عبد اللہ صاحب الممد (?)	عصہ
احمد حسین صاحب فریدآبادی	عصہ ۶	مفتی فضل احمد صاحب جموں	عصہ ۸
چودھری عطا محمد خان صاحب لسوڑی (?)	۶	منشی نارائن سنگھ بدالآباد (?)	عصہ
سید مبارک علی صاحب موزنگ	۴	چراغ شاہ صاحب سیالکوٹ	عصہ
مولوی محمد صاحب مزنگ	۴	محمد ابراہیم صاحب لاہور	عصہ
حقیر اللہ صاحب قصور	عصہ	غلام محمد صاحب سیالکوٹ	۴
مولا بخش صاحب فریدکوٹ	عصہ	محمد حیات صاحب عدن کامل (?)	عصہ
چراغ دین صاحب پٹواری بجوال (?)	عصہ ۲	بابو عبد الرحمان صاحب	" " عصہ
اخوند محمد رضا خان صاحب کمال ڈیرہ	عصہ	سردار شاہ صاحب دانہ	عصہ ۱۰
محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ	عصہ ۲	سید صادق حسین صاحب اٹاوہ	۵
منشی صاحب دین صاحب لاہور	۴		

اخبار وطن

چونکہ مسلمانوں کا یہ ایک قومی اخبار ہے۔ اور نیز دارالسلطنت پنجاب سے شایع ہوتا ہے۔ اور اہل اسلام کے متعلق جو خبر ہو۔ اس کی اشاعت میں بڑا پارٹ لیتا ہے۔ اس لئے ہمین اون وجوہات کے سننے کی بڑی انتظار ہے۔ جن پر اس اخبار نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے لاہور میں نزول و قیام اور لکچر وغیرہ پر کسی قسم کا نوٹس نہیں لیا۔ اور نہ اس کے متعلق کسی قسم کی خبر اپنے ناظرین کو دی۔ حالانکہ مرزا صاحب کا تعلق بہ حیثیت اپنے دعاوی کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کے۔ اور بہ لحاظ علمیت و شہرت کے۔ اور بہ لحاظ وجاہت کے بھی اہل اسلام کے ساتھ بہت کچھ خصوصیت سے وابستہ ہے۔ پھر نہ معلوم کہ اس قدر عظیم الشان خبر کو جو کہ آپ کے نزول سے لاہور میں پبلک اور ہندوؤں کے اخبارون نے بھی اسے لیا۔ اور پبلک کو آگاہی دی۔ وطن نے کیوں سکوت اختیار کیا۔

مقدمہ۔ مقدمات کی کل کارروائی ختم ہو گئی ہے اور یکم اکتوبر آئندہ پیشی مقرر ہوئی ہے۔

مظہر الغرائب

اہل شیعہ کے رد میں عمدہ کتاب ہے۔ جسے محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی نے تصنیف کیا ہے۔ ایک کتاب تنویر البیان شیعہ صاحبان کی طرف سے جو کہ کسی کتاب خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کا ترجمہ ہے۔ اکبرآباد میں شایع ہوئی ہے۔ جسمیں عجیب و غریب مضامین مخالف نصوص قرانیہ و احادیث نبویہ درج ہیں۔ اور بے معنے و مطلب کی تاویلات کی گئی ہیں اس کتاب کا رد مصنف نے بہت معقول اور منقول پیرایہ میں کیا ہے۔ اور خود شیعیون کی مستند اور مسلمہ اقوال سے ان کا صراط مستقیم سے دور ہونا دکھلا دیا ہے۔ اُردو زبان میں ۱۵۰ سے کچھ زائد صفحہ کی کتاب $\frac{20 \times 26}{8}$ کا غذ پر ہے۔ چھاپہ بہت عمدہ ہے۔ جن لوگون کو شیعہ مذہب کی حقیقت اور ان کے اقوال وغیرہ انکے مذہب کی تائید میں اور ان کی تردید معقول و منقول دیکھنی ہو۔ ان کے لئے یہ مختصر مجموعہ بہت کارآمد ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہئیں۔ تو مطبع اکبری آگرہ سے خط و کتابت کرین

مشرف با سلام۔ ۲۰ ستمبر کو آگرہ میں ایک برہمن سندر داس نامی مشرف باسلام ہوا۔ قاہرہ میں چند انگریز اور ایک یورپین لیڈی نے اسلام اختیار کیا۔

طاعون۔ علی گڑھ میں نمودار ہو گیا ہے۔

ولادت۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب قادیانی کے ہاں مورخہ ۱ ستمبر ۱۹۰۴ء کو بروز شنبہ بعد از نماز مغرب ایک فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مولود کی عمر اپنی اطاعت میں دراز کرے اور دین اسلام کا سچا خادم ہو۔ آمین ؞

مقدمات۔ یکم اکتوبر کو عدالت نے کوئی کارروائی نہین کی۔ اور آئندہ پیشی ۴ اکتوبر مقرر ہوئی ہے ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۱ اگست ۱۹۰۴ء احاطہ میاں چراغدین و سراجدین و معراجدین رئیسان لاہور

ظہر کیوقت حضرت اقدس تشریف لائے۔ اور نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد احباب کی درخواست پر آپ ایک کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ میاں فیروز الدین صاحب نے آگے بڑھ کر نیاز حاصل کی۔ حضرت اقدس نے چند نصائح فرماتے ہوئے تقریر کا سلسلہ یوں شروع کیا۔

گناہ سے بچنے کا ذریعہ خوف ہے

دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے۔ کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو۔ کہ میں گناہ سے پرہیز کرونگا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف انکی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی۔ جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو۔ ورنہ ادہر بیعت کی۔ اور جب گھر میں گئے۔ تو وہی بُرے خیالات اور حالات رہے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو۔ کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے۔ تو ہرگز ممکن نہیں۔ کہ انسان اون گناہوں سے بچ سکے۔ جو کہ اُسے مصری پر چونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے۔ کہ حیوانات کو بھی خوف جب ہو۔ تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ دودہ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو۔ کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے۔ یا پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کہایا۔ تو جال میں پھنسے۔ اور موت آئی۔ تو وہ اس دودہ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں۔ تو انسان جو عقلمند ہے اُسے کسقدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے۔ کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے۔ تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا۔ حتی کہ اگر حکام بھی حکم دیویں۔ تو بہی ترساں اور لرزاں جاویگا۔ اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا۔ کہ کہیں مجھکو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کریگا۔ کہ منوعہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دل میں نہ موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اسکے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جسقدر خدا کی معرفت زیادہ ہوگی۔ اسیقدر خوف زیادہ ہوگا۔ سو ہر کہ عارف تر است ترسان تر۔ اس امر میں اصل معرفت ہے۔ اور اس کا نتیجہ خوف ہے معرفت ایک ایسی شے ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنے ادنے کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے۔ تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ خدا جو قادر مطلق ہے اور علیم اور بصیر ہے۔ اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اسقدر جرأت کرتا ہے۔ اگر خود سوچ کر دیکھوگے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ معرفت نہیں۔ بہت ہیں۔ کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں۔ تو خدا کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے۔ کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اسیوقت حاصل ہوگا۔ جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو۔ وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو ترک کرو۔ اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی نماز جو کہ پانچوقت ادا کیجاتی ہے۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے۔ کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھیگا۔ تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کیطور پر ادا کر لینے کے۔ ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے۔ جسے دل بھی محسوس کرے۔ کہ روح پگہل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہانتک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور تضرع سے دعا مانگے۔ کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں۔ وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کریگا۔ تو دیکھیگا۔ کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے۔ اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے شیر اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اُسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

کبہی یہ دعویٰ نہ کرو۔ کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ۔ کہ تم اپنے آپ کو مزکے مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے۔ کہ تم میں سے متقی کون ہے جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا اُسکا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے۔ اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اور یہی حالت ہے۔ کہ جس کا نور اس کے دل پر گر کر سب دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے۔ اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت پر نازاں ہی اُسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اب یہ طاقت مجہ میں مستقل طور پر پیدا ہو گئی ہے۔ اور کبہی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دہوپ ہو۔ تو اس سے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہیگی۔ اسی پر لوگوں نے ایک مثال لکہی ہے۔ کہ دیوار جب دہوپ سے روشن ہوا ہوئی۔ تو اس نے آفتاب کو کہا۔ کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں آفتاب نے کہا۔ کہ رات کو جب میں نہ ہونگا۔ تو پہر تو کہاں سے روشنی لیگی۔ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی۔ بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ اسکے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں۔ اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ چھین جاوے نادان لوگ لاعلمی کی وجہ سے یہ کہتے اور فخر کرتے ہیں۔ کہ مسیح استغفار نہ کرتا تہا۔ حالانکہ یہ بات کسی قسم کے نازکی نہیں۔ بلکہ رونے اور افسوس کرنے کی ہے۔ کہ اگر وہ استغفار نہ کرتا تہا تو گویا اس نور سے بالکل محروم تہا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں کو عطا کیا کرتا ہے۔ کوئی نبی جسقدر زیادہ استغفار کرنے والا ثابت ہوگا۔ اُسیقدر اُس کا درجہ بڑا اور بلند ہوگا۔ لیکن جس کو یہ حالت حاصل نہیں۔ تو وہ خطرہ میں ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی وقت اوس سے وہ چادر حفاظت کی چھین لی جاوے کیونکہ نبیوں کو بھی وہ مستعار طور پر ملتی ہے۔ اور وہ پہر استغفار کے ذریعہ اُسے مدامی طور پر رکہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اصل انوار تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور نبی ہو یا کوئی اور سب خدا سے انہیں حاصل کرتے ہیں۔ سچے نبی کی یہی علامت ہے۔ کہ وہ اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کے کرے۔ استغفار کے یہی معنے ہیں۔ کہ موجودہ نور جو خدا سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے۔ اور زیادہ اور ملے۔ اسی کی تحصیل کے لئے پنجگانہ نماز بھی ہے۔ تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا سے مانگ لیوے۔ جسے بصیرت ہے۔ وہ جانتا

کہ نماز ایک معراج ہے۔ اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے۔ جس سے یہ امراض سے رہائی پاسکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔ میرے پاس اکثر خطوط آتے ہیں۔ مگر ان میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ میرے املاک کے لئے یا اولاد کے لئے دعا ہو۔ فلان مقدمہ ہے۔ یا فلان مرض ہے۔ وہ اچھا ہو جاوے لیکن مشکل سے کوئی خط ایسا ہوتا ہے۔ جس میں ایمان یا ان تاریکیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہو۔ بعض خطوط مین یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اگر مجھے پانسو روپیہ ملجاوے۔ تو مین بیعت کرون۔ بے وقوفون کو اتنا خیال نہیں۔ کہ جن باتون کو ہم چھڑانا چاہتے ہین۔ وہی ہم سے طلب کیجاتی ہین۔ اسی لئے مین اکثر لوگون کی بیعت سے خوف کرتا ہون۔ کیونکہ سچی بیعت کرنے والے بہت کم ہوتے ہین۔ بعض تو ظاہری شروط لگاتے ہین جیسے کہ اوپر ذکر ہوا۔ اور بعض لوگ بعد بیعت کے ابتلا میں پڑ جاتے ہین۔ جیسے کسی کا لڑکا مرگیا۔ تو شکایت کرتا ہے۔ مین نے بیعت کی تھی۔ یہ صدمہ مجھے کیون ہوا۔ اس نادان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود کہ پیغمبر تھے۔ مگر آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہوگئے۔ اور کبھی شکایت نہ کی۔ کہ خداوندا تو نے تو مجھے پیغمبر بنایا تھا۔ میرے بچے کیون مار دئے۔ غرضیکہ یاد رکھو کہ دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے۔ اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤن گا۔ یا ایسی کیمیا حاصل ہو جاویگی۔ کہ گھر بیٹھے روپیہ جنتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمین تو اس لئے مامور کیا ہے۔ کہ ان باتون سے لوگون کو چھوڑا دیوین۔ ہان یہ بات ضرور ہے۔ کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا کی طرف آتے ہین۔ اور اس کے لئے ہر ایک دکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہین۔ تو خدا ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہین۔ کہ مین بوڑھا ہوگیا۔ لیکن کبھی نہیں دیکھا۔ کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ خود اس کا متکفل ہوتا ہے۔ لیکن ابتدا مین ابتلا کا آنا ضروری ہے تاکہ کہوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جاوے۔

عشق اول سرکش وخونی بُود ٭ تا گریزد ہر کہ بیرونی بُود

دوسرے ابتلا اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگون کو دکھلاوے۔ کہ جو ہماری طرف آنے والے ہین۔ وہ کیسے مستقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہین۔ کہ مار پر مار کہاتے ہین۔ لیکن منہ نہیں پھیرتے۔ اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے وہی سنت برتتا ہے۔ جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

ابتلا ضرور ہے اور خدا ظالم نہیں۔

خدا سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اس کا ہو۔ پھر دیکھیے۔ کہ آیا مخلص کی دست گیری اور کفالت اس کی خوبی ہے کہ نہیں۔ لیکن جو اسے آزماتا ہے۔ وہ خود آزمایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اسلام لایا بعد ازان اندہا ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اسلام قبول کرنے سے یہ آفت مجھ پر آئی ہے۔ اس لئے کافر ہوگیا۔ آنحضرت نے اُسے بہت سمجھایا۔ لیکن نہ مانا۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان رہتا تو خدا تو اس بات پر قادر تہا۔ کہ اُسے دوبارہ بینائی بخشدیتا لیکن کافر ہو کر دنیا سے تو اندہا تہا۔ دین سے بھی اندہا بن گیا۔ مجھے فکر ہے۔ کہ بہت سے ایسے لوگ ہین۔ جو کہ خدا کو آزماتے ہین۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ خود آزمالے جاوین۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاوے اول وہ مصائب کے لئے طیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل مین ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے۔ کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہین۔ اول تو یہ کہ جب ایمان لاتا ہے۔ تو مصائب کا ایک دوزخ اس کے لئے طیار کیا جاتا ہے۔ جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے۔ اور اس کے صبر اور استقلال کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکہاتا ہے۔ تو دوسری حالت یہ ہے۔ کہ اس دوزخ کو جنت سے بدلدیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری مین حدیث ہے۔ کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہان تک قرب حاصل کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اُسکے پاؤن ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ چلتا ہے اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مین اس کی زبان ہو جاتا ہون۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ایسے ہی لوگون کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ من عادلی ولیاً فاذنتہ للحرب۔ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے۔ وہ جنگ کے لئے طیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ مجھے کسی شے میں اس قدر تردد نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ مومن کی جان لینے مین ہوتا ہے۔ اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے۔ اور پھر اچھا ہو ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اُسکی جان لینا چاہتا ہے مگر پھر اُسے مہلت دیدیتا ہے۔ کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے۔



جماعت کو اصلاح اخلاق کی ضرورت ہے

اس جماعت کو طیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ زبان۔ کان۔ آنکھ۔ اور ہر ایک عضو میں تقوے سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر لوگون مین غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہین۔ ایسے لوگون کا جماعت مین سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے۔ کہ اگر کوئی گالی دے۔ تو دوسرا چپ کر رہے۔ اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے۔ کہ ابتدا مین صبر سے تربیت مین ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی بدگوئی کرے۔ تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل مین کینہ کو ہرگز نہ بڑہاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہین۔ ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہین۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہین۔ ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کروگے۔ تو بہت جلد خدا تک پہونچ جاؤگے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتون سے صرف شماتت اعدا ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگ خود ہی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہین۔

اصلاح کے لحاظ سے خَلق اور خُلق مین فرق

یہ سچ ہے۔ کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف مین آیا ہے کل یعمل علیٰ شاکلہ۔ بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق مین اگر عمدہ ہین۔ تو دوسرے قسم مین کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے۔ تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اصلاح ناممکن ہے۔ خلق سے ہماری مراد شیرین کلامی ہی نہیں۔ بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہین۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ وغیرہ جسقدر اعضاء ظاہری ہیں۔ جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے یہ سب خَلق کہلاتے ہین۔ اور اس کے مقابل پر باطنی قوے کا نام خُلق ہے۔ مثلاً عقل۔ فہم۔ شجاعت عفت۔ صبر۔ وغیرہ اس قسم کے جسقدر قوے سرشت مین

ہوتے ہیں۔ وہ سب اسی میں داخل ہیں۔ اور خُلق کو خلق پر اس لئے ترجیح ہے۔ کہ خلق یعنے ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا۔ لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ذکر کرتے ہیں۔ کہ افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا۔ اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا۔ کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے۔ تو اوّل اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعہ وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کرکے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا۔ تو ملاقات کرتا۔ ورنہ رد کر دیتا ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات کا انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا۔ کہ افلاطون سے کہہ دو۔ کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔ بالکل درست ہے۔ مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دیدی پس خلق ایسی شے ہے۔ جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی۔ تو یہ ظلم تھا۔ لیکن دعا اور عمل سے کام لو گے۔ تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکو گے عمل اس طرح سے۔ کہ اگر کوئی شخص ممسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھ لیگا۔ اور اس کی عادت امساک کی دور ہو جاویگی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے

نمازوں کی غرض وحدت جمہوری ہے اور نماز وغیرہ کے اسرار

اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں ملکر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزور میں سرایت کرکے اسے قوت دیوے حتے کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قایم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے کی ہے۔ کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچوقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں۔ تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں۔ اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے۔ کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتےٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو۔ تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے۔ وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں۔ کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی۔ کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاوینگے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی۔ کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تاکہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا۔ کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں۔ ان میں تو۔ انسان ہمیشہ کے لئے ڈھیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ کونسا ایسا مسلمان ہے۔ جو کم از کم عیدین میں بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ بس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے۔ کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کرکے اُسے قوت بخشیں۔

اصلاح نفس و اخلاق کا بڑا ذریعہ اور اخلاص کی ضرورة

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ محبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ یعنے تم خدا کے صادق اور راست باز لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تجویز کیا۔ کہ ایک نبی ہو جو کہ جماعت بنا دے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے۔ کہ دعا کے ذریعہ سے خدا کی پاک محبت حاصل کی جاوے ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے۔ اور ایسی حالت میسر ہو کہ جسقدر اندرونی آلودگیاں ہیں۔ ان سب سے تو الگ ہو کر.......... ایک مصفا قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی۔ تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تدبیر کو ہی پسند کرتا ہے۔ اور اسی لئے والمدبرات امراً کہکر قرآن شریف میں قسم بھی کھائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا ہی کریگا۔ اور تدبیر سے ہی اس طرح کام لیگا۔ کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں۔ ان سب کو ترک کر دیگا۔ اور رسم عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہوگا۔ تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کر لیگا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں۔ اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اسقدر دعا کی۔ مگر قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا۔ تو قبول کیسے ہو۔ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو۔ یا سخت پیاس ہو۔ اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے۔ کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی۔ تو کیا اس کی شکایت بجا ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لیگا۔ تب تک کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یہی حال دعا کا ہے اگر انسان لگ کر اسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو اُمید ہے۔ کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔ لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہو گئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو طیار ہیں۔ ایک من پیشاب میں ایک قطرہ پانی کا کیا شے ہے۔ جو اسے پاک کرے اسی طرح وہ بداعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں۔ ان کے ہوتے ہوتے چند دن کی دعا۔ کیا اثر دکھا سکتی ہے۔ پھر عجب۔ خود بینی تکبر اور ریا وغیرہ ایسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو عمل کو ضایع کر دیتے ہیں تو نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اُسے قید رکھو گے۔ تو وہ رہیگا ورنہ پرواز کر جاویگا۔ اور یہ بجز خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادة ربہ احداً

عمل صالحہ سے یہاں یہ مراد ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عجب ہو۔ نہ کبر ہو۔ نہ نخوت ہو۔ نہ تکبر ہو۔ نہ نفسانی غرض کا کوئی حصہ ہو۔ نہ رو بخلق ہو۔ حتےٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے۔ تب تک ٹھوکر کھائے گا۔ اور اس کا نام شرک ہے۔ کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چاء یا دوسری خالی محبوبات تک ہی ہے۔ ایسا انسان جس دن اس میں فرق آتا دیکھے گا۔ اوسی دن قطع تعلق کر دیگا۔ جو لوگ خدا سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں۔ کہ ہمیں مال ملے۔ یا اولاد حاصل ہو۔ یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جاویں ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں۔ اور ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پونچا۔ اسی دن ایمان میں بھی فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا مومن وہ ہے۔ جو کسی سہارے پر خدا کی عبادت نہیں کرتا۔

راستبازوں کی بیت

راستبازوں کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ معصیت سے ان کو چڑ ہوتی ہے۔ اور جب ایسے موقعہ پر شیطان دخل دیکر ان کو بہکانا چاہتا ہے۔ تب انکی غیرت جوش مارتی ہے اور بجائے اس کے کہ اون کا قدم پیچھے ہٹے۔ وہ آگے بڑھاتے ہیں۔ او رکہتے ہیں۔ کہ شیطان تو ہمیں پیچھے ہرگز نہیں ڈال سکتا۔ شیطان بھی ایسے موقعہ پر ہر ایک قسم کے منصوبے اس کی لغزش کے لئے پیش کرتا ہے۔ مال۔ اولاد۔ عزت آبرو۔ خلقت کی ملامت۔ طعن۔ تشنیع وغیرہ سب نقصانوں سے ڈراتا ہے لیکن وہ اول ہی سے دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہم ان نقصانوں کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان ان کے نزدیک ایک مخنث سے بھی کمتر ہوتا ہے لیکن جس کا دعوے تو ایمان کا ہوتا ہے۔ اور دل میں اغراض نفسانی بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو شیطان بڑی آسانی سے اپنا تسلط اس پر جما لیتا ہے۔ اور جن راستے چاہتا ہے۔ چلاتا ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ سفلی خواہشات سے شیطان کا مقابلہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔

شیطان کے وجود کا ثبوت

ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہاں ایسے ہوں۔ کہ جو شیطان کے وجود ہی کے منکر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اس کے وجود سے انکار بھی نادانی ہے۔ کیا وہ مشاہدہ نہیں کرتے۔ کہ انسان میں دو قوتیں موجود ہیں۔ بیٹھے بیٹھے ایک لہر اس کے دل میں آتی ہے۔ کہ نیکی کروں اور اکثر اوقات وہ اس کا ایسا پابند ہو جاتا ہے۔ کہ بلا اسکے تقاضائے کے کئے کے وہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اور اسی طرح کبھی اس کے دل میں ایسی لہر آتی ہے۔ جو کہ بدی کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اور وہ گھر سے اٹھکر کنجروں کی طرف چلا جاتا ہے۔ پس یہ قوتیں ہیں۔ جنا میں بدی کے محرک کا نام شیطان رکھ لو۔ انسان کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ ابتدائی مراحل میں ہر ایک شے کی حقیقت کو سمجھ لیوے۔ جیسے جیسے بتدریج اس کی معرفت ترقی کرتی ہے۔ ویسے ویسے وہ باریک درباریک امور کو سمجھتا جاتا ہے۔ آسمان کے ستاروں کو دیکھو۔ کہ وہ اول سوائے نقطوں کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ مگر جب اونہی نقطوں کو دوربینوں سے دیکھا جاوے۔ تو کسقدر عجائبات معلوم ہوتے ہیں اور سابقہ معرفت اس کے آگے ہیچ نظر آتی ہے۔ اور انسان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ کہ میں نے ان کو نقطہ کیوں سمجھا۔ ایسے ہی شیطان اور فرشتے کے وجود کا حال ہے کہ ان کو اول نقطوں کی طرح ماننا پڑتا ہے۔ اور پھر اس دوربین سے جو انبیاء لے کر آتے ہیں۔ دیکھا جاوے تو انکی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ جو کہ درمیان میں آگیا۔

پھر میں اصل مطلب کو بیان کرتا ہوں۔ کہ اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو۔ تو یہ بھی لازمی امر ہے۔ کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کرو۔

عورتوں میں بت پرستی کی جڑ [illegible]

عورتوں میں بت پرستی کی جڑ ہے۔ کیونکہ انکی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بت پرستی کی ابتدا انہی سے ہوئی ہے۔ بزدلی کا مادہ بھی ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ کہ ذرا سی سختی پر اپنی جیسی مخلوق کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتی ہے۔ اس لئے جو لوگ زن پرست ہوتے ہیں رفتہ رفتہ ان میں بھی یہ عادتیں سرایت کر جاتی ہیں۔ پس بہت ضروری ہے۔ کہ ان کی اصلاح کیطرف متوجہ رہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء۔ اور اسی لئے مرد کو عورتوں کی نسبت قوےٰ زیادہ دئے گئے ہیں۔ اسوقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں۔ ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے۔ وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیجکر دیکھیں تو سہی۔ کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف۔ ایک طرف تو اسے حمل ہے۔ اور ادہر ایک طرف جنگ ہے۔ وہ کیا کر سکے گی۔ غرضیکہ عورتیں میں تو مردوں کی نسبت قوےٰ کمزور ہیں۔ اور کم بھی ہیں۔ اس لئے مرد کو چاہیئے۔ کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے۔

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی یہ لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کو اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے انکی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے۔ تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں۔ اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو۔ تو انکے تعلقات کس قدر خطرناک ہونگے بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں۔ اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو۔ کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرۃ کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے۔ کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہو جاوے۔ اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو۔ کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں۔ تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو۔ کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو۔ گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھدینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم سے کم اپنے کانشنس ہی سے کام لیں۔ کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے۔ کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مد نظر رکھکر حسب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔ کہ تو ایمان والوں کو کہدے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے۔ جس سے انکے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جسمیں کان وغیرہ بھی شامل ہیں۔

اور اس میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے۔ کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو۔ کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ جن باتوں سے اللہ تعالے روکتا ہے۔ آخر کار انسان کو ان سے رُکنا ہی پڑتا ہے۔ (تعدد ازدواج اور طلاق کے مسئلہ پر غور کرو) ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از خرابی بسیار۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ آریہ صاحبان بھی بے پردگی پر زور دیتے ہیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی مخالفت چاہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا یہ بڑا احسان ہندوں پر ہے۔ کہ اس نے ان کو تہذیب سکھلائی۔ اور اس کی تعلیم ایسی ہے۔ جس سے مفاسد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ ع خربزہ بہ گرما زرد آشنا است۔ یہی حالت مرد اور عورت کے تعلقات کی ہے۔ کہ اگرچہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن تاہم فطری جوش اور تقاضے بعض اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کو ذرا سی تحریک ہوئی۔ تو جھٹ حد اعتدال سے اِدھر اُدھر ہو گئے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مرد اور عورت کے تعلقات میں حد درجہ کی آزادی وغیرہ کو ہرگز نہ دخل دیا جاوے۔ ذرا اپنے دلوں میں غور کرو۔ کہ کیا تمہارے دل راجہ رامچندر اور کرشن وغیرہ کی طرح پاک ہو گئے ہیں پھر جب وہ پاکیزگی تم کو نصیب نہیں ہوئی۔ تو بے پردگی کو رواج دیکر بکریوں کو شیروں کے آگے کیوں رکھتے ہو۔ ہٹ اور ضد اور تعصب اور چڑ وغیرہ سے تم لوگ دیدہ و دانستہ اسلام کے اُن پاکیزہ اصولوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ جن سے تمہاری عفت برقرار رہتی ہے۔ عقل تو اس بات کا نام ہے۔ کہ انسان کو نیک بات جہاں سے ملے۔ وہ لے لیوے۔ کیونکہ نیک بات کی مثال سونے اور ہیرے اور جواہر کی ہے اور یہ اشیاء خواہ کہیں ہوں۔ آخر وہ سونا وغیرہ ہی ہونگی۔ اس لئے تم کو لازم ہے۔ کہ اسلام کے نام سے چڑ کر تم نیکی کو ترک نہ کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ اسلام کا تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اگر اس کا ضرر ہے۔ تو تم ہی کو ہے۔ ہاں اگر تم لوگوں کو یہ اطمینان ہے۔ کہ سب کے سب بھگت بن گئے ہو۔ اور نفسانی جذبات پر تم کو پوری قدرت حاصل ہے۔ اور قوا پرمیشر کی رضا اور احکام کے برخلاف بالکل حرکت نہیں کرتے۔ تو پھر ہم تم کو منع نہیں کرتے بے شک بے پردگی کو رواج دو۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے۔ ابھی تک تم کو وہ حالت نصیب نہیں۔ اور تم میں سے جسقدر لوگ لیڈر بنکر قوم کی اصلاح کے درپے ہیں۔ انکی مثال سفید قبر کی ہے جس کے اندر بجز ہڈیوں کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ انکی صرف باتیں ہی باتیں۔ عمل وغیرہ کچھ نہیں۔

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے۔ کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے۔ جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے۔ کہ اسکی اصلاح کرے۔ اور اسکی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اسکے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اوّل اول نفس زکیہ ہوتا ہے۔ کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے۔ کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے۔ اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔ اور اسکی بڑی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے۔ یا ذرا خلاف مرضی کام ہو۔ تو اُسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو۔ تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے۔ کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں۔ مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اور جب بدی ہو جاوے۔ تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور تدبیر کرتا ہے۔ کہ کسی طرح گناہ سے بچے اور دعا میں لگتا ہے۔ کہ زندگی پاک ہو جاوے۔ اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتر ہو جاتا ہے۔ تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا بدی کو بدی سمجھتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ دنیا اصل میں گناہ کا گھر ہے جس میں سرکشیوں میں پڑ کر انسان خدا کو بھلا دیتا ہے نفس امارہ کی حالت میں تو اس کے پاؤں میں زنجیریں ہی زنجیریں ہوتی ہیں۔ اور لوامہ میں کچھ زنجیریں تو پاؤں میں ہوتی ہیں۔ اور کچھ اتر جاتی ہیں۔ مگر مطمئنہ میں کوئی زنجیر باقی نہیں رہتی۔ سب کی سب اُتر جاتی ہیں۔ اور وہی زمانہ انسان کا خدا کی طرف سچے رجوع کا ہوتا ہے۔ اور وہی خدا کے کامل بندے ہوتے ہیں۔ جو کہ نفس مطمئنہ کے ساتھ دنیا سے علیحدہ ہوویں اور جب تک وہ اسے حاصل نہ کرلے۔ تب تک اسے مطلق علم نہیں ہوتا۔ کہ جنت میں جاوے گا۔ یا دوزخ میں۔ پس جبکہ انسان بلاحصول نفس مطمئنہ کے نہ پوری پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ تو اب خواہ آریہ ہوں۔ یا عیسائی۔ کون سی عقلمندی ہے۔ کہ قبل اس کے کہ یہ نفس حاصل ہو۔ وہ بھیڑیوں اور بکریوں کو اکٹھا چھوڑ دیویں۔ کیا اُن کو امید ہے۔ کہ وہ پاک و بے شر زندگی بسر کریں گے۔ یہ ہے سِر اسلامی پردہ کا۔ اور میں نے خصوصیت سے اُسے اون مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے۔ جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ آریہ لوگ اس سے بہت کم مستفید ہونگے۔ کیونکہ ان کو تو اسلام کی ہر ایک بھلی بات سے چڑ ہے۔

استقدر تقریر ہو چکی تھی۔ کہ اس اثنا میں خلیفہ رجب الدین صاحب نے بلند آواز سے لاہور کی پبلک کیطرف سے حضرت مرزا صاحب کو ماموریت کیضرورت کا سوال پیش کیا۔ اگرچہ بعض لوگوں کو یہ دخل اس لئے ناگوار ہوا۔ کہ خدا کا فرستادہ نور فراست سے جس ضرورت کو محسوس کرکے کلام فرما رہا تھا۔ اس کی توجہ اُدھر سے پھیر دیگئی۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ تحریک بھی مصالح ایزدی سے باہر نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں نے بہت سی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے یہ بات سمجھا دی ہوئی ہے۔ کہ میں وہ مسیح ہوں جس کا ذکر و عدہ اجمالاً قرآن میں اور تفصیلاً احادیث میں پایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اُسے نہیں مانتے۔ قرآن شریف کی رُو سے اُن کا نام فاسق ہے اور احادیث سے واضح ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو مسیح کو نہیں مانتا وہ گویا مجھے نہیں مانتا۔ اور جو اس کی معصیت کرتا ہے۔ گویا میری معصیت کرتا ہے۔

لوگ مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں اور غلطیوں میں ڈالتے ہیں۔ کہ ہم نے کوئی نیا کلمہ یا نماز تجویز کی ہے۔ ایسے افتراؤں کا میں کیا جواب دوں۔ اسی قسم کے افتراؤں سے وہ ایک عاجز انسان مسیح اسلام کو تین خدا بنا بیٹھے ہیں۔ دیکھو ہم مسلمان ہیں۔ اور اُمت محمدی ہیں۔ اور ہمارے نزدیک ...... نئی نماز بنانی۔ یا قبلہ سے روگردانی کفر ہے۔ کل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بد ذاتی ہے۔ اور ہمارا دعوے قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباع نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز۔ یا حج۔ یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ اس دین کی خدمت کریں۔

[illegible] پر ایمان - اور اس کی ضرورت

اور اس کو کل مذاہب پر غالب کرکے دکہا دین۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہین۔ اتباع کرین۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بہی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو۔ ہم واجب العمل سمجھتے ہین۔ اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہین۔ اور دوسری یہ بات یاد رکہو۔ کہ مجھے کبھی بہی یہ خواہش نہین ہوئی۔ کہ لوگ مجھے امام مانین۔ بلکہ مجھے تو ان جماعتون سے ہمیشہ سے نفرت ہے۔ اور اگر مین ملتا ہون۔ یا ان لوگون مین آکر بیٹھتا ہون۔ تو اپنی مرضی سے ہرگز نہین ملتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے مجبور کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ تو ایسا کر۔ ایسی حالت مین تبلاؤ۔ اگر مین اس کی بات نہ مانوں۔ تو کیا کرون۔ میں تو رات دن وحی کے نیچے کام کرتا ہون۔ میں تو یہ کہتا ہون۔ کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ طور سے مانو۔ آپ کو ماننا یہ ہے۔ کہ آپ کے وصایائے پر عمل درآمد کیا جاوے۔ اور انہی میں سے یہ بات بہی ہے۔ کہ جب وہ مسیح موعود علیہ السلام آوے۔ تو تم سب اس کے ساتہہ ہو جانا۔ میرے ماننے کی مثال یہ ہے۔ جیسے ایک آقا نوکر کو کہے۔ کہ فلان شخص میرا میزبان ہے۔ تم اُسے لاکر کھانا کہلاؤ۔ اور ہر طرح کی تعظیم اور تکریم کرو لیکن نوکر اس کے جواب میں یہ کہے۔ کہ میں تو صرف آپ کو مانتا ہون۔ مجھے کسی دوسرے کی تعظیم وتکریم سے غرض نہیں ہے۔ اور نہ اس کی خواہش ہے۔ تو اب سوچ کر دیکہو۔ کہ کیا اس نے اپنے آقا کو مانا۔ ہرگز نہیں مانا۔ کیونکہ جس بات مین وہ راضی ہوتا ہے۔ اس کے کرنیسے تو اسے انکار ہے۔ پس یاد رکہو۔ کہ تم لوگ بہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی طور پر اسی وقت مانوگے۔ جبکہ آپ کے احکام اور وصایائے کو مانوگے۔ جس نے آخری حکم کو توڑا۔ اس نے سارے حکمون کو توڑا۔ سوچو تو سہی کہ اگر ایک شخص تمام عمر نماز۔ روزہ ادا کرے۔ لیکن آخری وقت بجائے لا الٰہ الا اللہ کے رام رام کہے۔ تو کیا وہ نماز روزہ اس کے کام آویگا؟

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک فرما دیا۔ کہ اس اُمت کی دو دیوارین ہین۔ ایک مین اور ایک مسیح۔ اور اس کے درمیان آپنے فیج اعوج فرمایا ہے جن کی نسبت ارشاد ہے۔ کہ وہ نہ مجہہ سے ہین۔ اور نہ میں ان سے ہون۔ پس جبکہ خود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک ٹیڑہا گروہ قرار دیتے ہین۔ تو ہم ان کی باتون کو کیون قبول کرین۔

اس موقعہ پر ایک وزیرآبادی متعصب مولوی نے مداخلت کی۔ اور ٹیڑہی راہ اختیار کرکے بے جا سوال اور کلام شروع کیا۔ اوّل تو حضرت اقدس اسے حلیمی سے سمجہاتے رہے۔ مگر جب معلوم ہوا۔ کہ اس کی غرض رفع شکوک وشبہات نہیں۔ صرف مناظرہ کا ایک اکہاڑا قایم کرنا چاہتا ہے۔ تو اس سے اعراض کیا۔ اور فرمایا کہ مباحثہ کا دروازہ تو ہم بند کرچکے ہین۔ ... اب اس مین پڑنا پسند نہیں کرتے۔ اس پر بعض مفسد طبایع نے شور کرنا شروع کیا۔ آخر مصلحت وقت دیکہکر مولوی صاحب کو بے جا مداخلت سے روکا گیا۔ اور جب وہ باز نہ آئے تو ان کو جبراً احاطہ سے باہر کردیا گیا۔ اس اثنا مین جو کلام حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اُسے ہم یکجائی طور پر درج کرتے ہین۔ فرمایا

کہ شکوک کے رفع کے لئے اگر کوئی راستی اور نیک نیت سے آوے۔ تو ہم اُسے سمجہا سکتے ہین۔ اور اب تو زمانہ ایسا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ایک معلم کی طرح سمجہا رہا ہے۔ یہ اس کی عادت میں داخل ہے۔ کہ جب دنیا مین گناہ اور بے ایمانی بڑہ جاوے۔ اور بد اخلاق اور بد عادات ترقی پکڑ جاوین۔ تو ایک شخص کو اصلاح کے لئے مامور کرے۔ اسلام اس وقت دو آفتون کے ماتحت ہے۔ ایک اندرونی۔ دوسری بیرونی۔ اندرونی خود مسلمانون کا اختلاف ہے۔ اور مسلمانون کا دنیا کی طرف میلان۔ اور بیرونی وہ آفت جو عیسائیت کی وجہ سے ہے۔ پس کیا ابہی تمہارے نزدیک مہدی اور مسیح کی ضرورت نہ تہی۔ پہر ایک اعتراض یہ پیش کرتے ہو۔ کہ اس اُمت مین ۳۰ دجال آنیوالے ہین۔ اے بدقسمتو۔ کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ گئے کہ اگر ایک کے آنے سے ایمان کے تباہ ہونے میں کوئی کسر رہ جاوے۔ تو پہر دوسرا تیسرا اور پہر تیس دجال آوین۔ تاکہ ایمان کا نام و نشان نہ رہے۔ اس طرح تو موسیٰ علیہ السلام کی اُمت ہی اچہی رہی کہ جس میں پے درپے چار سو نبی آیا۔ پہر مسیح علیہ السلام کے وقت تو عورتون سے بہی خدا نے کلام کیا۔ کیا اُمت محمدیہ کے مرد بہی اس قابل نہ ہوئے۔ کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا۔ پہر یہ تبلاؤ۔ کہ یہ اُمت مرحومہ کس طرح ہوئی۔ اس کا نام تو بدنصیب ہونا چاہئیے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ سو برس گذر گئے اور جسقدر فیوض اور برکات تہے۔ وہ سب سماع کے حکم مین لگ گئے۔ اب اگر خدا ان کو تازہ کرکے نہ دکہاتا تو صرف قصہ کہانی کے رنگ میں انکو کون مان سکتا ہے۔ جب کہ تازہ طور پر خدا کی مدد نہیں۔ نصرت نہیں۔ تو خدا کی حفاظت کیا ہوئی۔ حالانکہ اس کا وعدہ ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

پہر متعصب مولوی صاحب نے طاعون کا ذکر کیا۔ کہ آپ کے مرید کیون مرتے ہین۔ اور اس کا علاج کرتا ہے وغیرہ وغیرہ تو آپنے فرمایا۔ کہ کسوف خسوف کا علاج بہی کچہ ہوا ہے۔ اس وقت بحث تو نشانون کی ہے۔ نہ کہ علاج کی۔ ہان جو کامل طور پر کو قبول کرتا ہے۔ وہ ضرور محفوظ رہیگا۔ لیکن سا مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ مین کسی کے سینہ کو چیر کر نہین دیکہتا۔ صحابہ کرام کا بہی ایک گروہ طاعون سے شہید ہوا تہا۔ مگر دیکہ لو۔ کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم طاعون سے ہرگز نہیں فوت ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے بہی اپنے بندون میں اقسام رکہا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ منہم ظالم لنفسه ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات

اس کے بعد آپنے جماعت کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔

کہ

ضروری بات یہ ہے

کہ تم لوگ ان باتون کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرو۔ تمہارا معاملہ اور حساب خدا سے الگ ہے۔ اور مخالف لوگون کا حساب الگ ہے۔ جنہون نے قسم کہائی ہے۔ کہ کیسی ہی اچہی بات کیون نہ ہو۔ مگر وہ قبول نہ کرینگے۔ اللہ تعالیٰ بہی ان کی نسبت یہی فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ قیامت کو ہی قبول کرین گے۔ ان کی بناوٹ ہی اسی قسم کی ہے۔ کہ عمدہ شے یا بات جو پیش کیجاوے۔ وہ اُن کو نفرت کی نگاہ سے دیکہتے ہین۔ اور اگر بدبودار بات ہو تو خوش ہوتے ہین۔ ... قرآن شریف احادیث اور عقلی دلایل اور نشان پیش کئے۔ مگر یہ لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ صرف ایک بات کو نشانہ بناتے ہین۔ پس جبکہ خدا نے چاہا۔ کہ ایک مذہب ہو۔ تو ہم کیا کرسکتے ہین۔ مگر جن لوگون کو خدا نے فہم سلیم عطا کیا ہے۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ وہ شکر کرین۔ کیونکہ فایدہ اٹہانے والے وہی لوگ ہوتے ہین۔ جن کو خدا نے خود پاک کیا۔

ابہی ہماری جماعت کے بہت سے لوگ چہپے ہوئے ہیں۔ ظاہراً وہ ہم سے الگ ہین۔ لیکن دراصل ہم میں سے ہین۔ ہمیں خود ان کا علم نہیں۔ لیکن امید ہے۔ کہ اپنے وقت پر وہ آجاوینگے۔ کہ تہوڑا عرصہ ہوا لاہور میں ایک شخص نے ملاقات کی؛ اور کہا۔ کہ مین آپ کو گالیان دیا کرتا تہا معاف کرو۔ اب میرے شکوک رفع ہوگئے ہین۔ اور ہزارون خطوط اس قسم کے آئے ہین۔ کہ میں اوّل تو جہلا تہا۔ اب توبہ کرتا ہون۔ بعضون نے بذریعہ خواب کے مانا۔ اور اکثر کو خود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں یا خواب میں کہا۔ کہ تم قبول کرلو۔ جو لوگ بغض

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳ | بابت [illegible] اکتوبر ۱۹۰۴ء | نمبر [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندرین دین آمده از مادریم	هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست	بادهٔ عرفان ما از جام اوست	آن رسولی کش محمد هست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
شیر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواهد شدن	هست او خیر الرسل خیر الانام	هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبی که هست	زو شده سیراب سیرابی که هست	آنچه ما را وحی و ایمائی بود	آن نه از خود از همان جائی بود
از وی یابیم هر نور و کمال	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدائی قول او در جان ماست	هرچه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و خبرهائی معاد	هرچه گفت آن مرسل رب العباد	آنچه از حضرت احدیت آمده	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و هم حق اندر ورا	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء و سابقین	آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بیم ما از جان و دل ایمان ما	هر که انکاری کند از اشقیاست	یکقدم دوری از آن روشن کتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب کہتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ٭

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ؎

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو ۱۵ سال گزرے ہیں۔ چونکہ اکثر لوگ اسکو بھولے ہوئے ہیں اس لئے ہم اسکو پھر شائع کرتے ہیں تاکہ آپکی بیعت اور حضرت کا ارشاد یاد رہے [illegible]

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹۰۴ء

آج کا دن ... دن تھا جس دن حضور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قدم میمنت لزوم سے قادیان کی زمین کو عزت بخشی ... آپ کی تشریف لے جانے سے جو غیر معمولی بے رونقی قادیان میں پھیل گئی تھی۔ اور در و دیوار سے ... ٹپکتی ہی ... تھی۔ گویا اس پر چھا گئی۔ اگر ایک نئی آب و تاب اور ... آنی تھی۔ اور اسی لئے اگر ہم قادیاں کی در و دیوار ... حسب حال ذیل کے شعر لکھ دیں۔ تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ جن کو ... سے پڑھ پڑھ کر ہر گلی و کوچہ تسلی پا رہا تھا۔

پھر بہار آتی ہے تجھ میں اے گلستان غم نہ کہا
وہ چلی آتی ہے فوج عندلیبان غم نہ کہا
گو کہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری نہ کر
پھر وہی محفل وہی ... شبستان غم نہ کہا

ہمارے دوست اور سابق بالخیر... خادم قوم شیخ تراب صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر خیر مقدم یا مبارکباد کے ... ... ایسے ... ... کا نقشہ ہو چکا ہے ... ...
... ... ایسے مواقع پر جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اس سے ... قدر لکھنا میرے جیسے ترتیب کے محتاج کا تو کام بھی نہیں ... مناسب جانتا ہے۔ کہ انہی کے خیر مقدم کو یہاں درج کر دوں

خیر مقدم

زہے مژدہ کہ ایام نو بہار آمد ٭ زمانہ را خبر از برگ و بار خود بکنم

آج کیا ہے؟ جو دار الامان قادیان کی سرزمین میں غیر معمولی رونق پائی جاتی ہے احمدیہ چوک کی خصوصیت کے ساتھ ہی نہیں کہ ہر متنفس بلکہ ہر در و دیوار سے مسرت و شادمانی ٹپکتی ہے۔ آخر اس کا کوئی باعث بھی ہے؟

لچکتے ہیں شاخوں میں جنبش ہے اسی سے ہوئیں
بہار جھول رہی ہے خوشی کے جھونکوں میں

سنو! سنو!! طائران قدس کہہ رہے ہیں کہ

عالیجناب حضرت حجۃ اللہ علی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ادام اللہ برکاتہم۔ پورے دو مہینے کی مفارقت کے بعد سرزمین دار الامان قادیان کو اپنے قدم میمنت لزوم سے معزز و مفتخر فرماتے ہیں۔ اہلاً و سہلاً!! و مرحباً!!

سرزمین قادیان کے لئے آج نہایت فخر کا موقع ہے۔ اور وہ اپنی یاوری قسمت۔ خوبی طالع اور سعادت بخت پر جس قدر ناز کرے۔ بجا ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالے کا فرستادہ نبیوں کا موعود اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب امت محمدیہ علیہ التحیۃ کا خاتم الخلفاء آج اسی رنگ میں پیر وارد ہوا ہے جس طرح پر ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد کا حقیقی مصداق اور موعود آج سے تیرا ں صدیاں پیشتر بیابان مکہ کا مہجور قرار پا چکنے کے بعد دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ تو ام القری میں داخل ہوا تھا۔ اور یہ سعادت اور فخر جو دار الامان قادیان اللہ تعالے کے موعود کے قدوم میمنت لزوم سے ملا ہے محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطا ہے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست۔
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

اے سرزمین قادیان! شادماں ہو۔ کہ تجھ میں تازہ بہار آئی ہاں یاد رکھ خدا کا فضل اور اسکی امان تجھ میں نازل ہوئی ہے۔ اے باشندگان دار الامان! سر آنکھوں سے چلو۔ اور دولت زیارت لوٹو۔ کہ تمہارے سید و مولا محبوب و مقتدا امام ہمام تو علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف شریف ارزانی فرمائی ہے۔ ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما ٭ ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

اے خدا کے جری! امت محمدیہ علیہ التحیہ کے فخر! اے انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی کے مخاطب اے ابراہیم! اے آدم! اے نوح! اے موسےٰ! اے احمد! اللہ تعالے تیرا حامی و ناصر ہو (آمین) کہاں ہم خاکسار اور کہاں حضور کا نزول اجلال اور دربار! اللہ تعالے کے اس فضل نامتناہی پر ہم جسقدر سجدات شکر بجا لائیں۔ وہ کم ہے۔ اگرچہ تیرا عارضی ہجر سخت صدمہ تہا۔ لیکن ایک رنگ میں داغ ہجرت کا اثر اپنے اندر رکھتا تہا۔ اس لیئے یہ ہجر اللہ تعالے کے ایک جلیل الشان نشان کا پیش خیمہ ہونے کی وجہ سے طمانیت بخش اور سرور افزا تہا۔ مگر آج ہمارے طالع خفتہ بیدار ہوئے ہیں۔ ہمارے چمن امید میں بہار آئی ہے۔ اس لیئے ہم تر زبان حمد الہی ہوتے ہیں۔ اور تیری واپسی پر سجدات شکر بجا لاتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے تیرا حامی کار ہو۔ اور اپنے وعدوں کے موافق ہر موطن میں تیرا ناصر ہو۔ تیرے پاک اغراض میں تجھے کامیاب کرے۔ عرصہ دراز تک تیرا فیض سایہ تو اسلام کے سر پر رہے۔ ؎

سایہ گستر باد یا رب بر دل شیدا ما
خضر ما مہدی ما عیسیٰ ما مرزائے ما

اے بزرگان ملت! اے گرامی قدر گوہرہائے خاندان رسالت! آپکے قدوم میمنت لزوم ہمارے سر آنکھوں پر! شہنشاہ حقیقی! حضرت خلیفۃ اللہ کے زیر عطوفت آپکی عز و شان بڑھائے۔ کبھی بندگان عالی کے حضور اس عاجز کی طرف سے بھی عرض کر دیجئے۔ کہ اے اللہ تعالیٰ کے مطہر و مسیح مہدی الحکم کا ایڈیٹر تیری نیم شبی دعاؤں کا خواستگار ہے۔ کہ اس پر اسکی اولاد پر اور تو اہل بیت پر اللہ تعالے اپنا فضل نازل کرے۔ اور وہ تیری پاک اغراض کی تکمیل و اشاعت کا سچا ذریعہ ثابت ہوں تا کہ موت اور حشر تیرے قدموں پر ہو (آمین) بالآخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قومی خادم ہونے کی حیثیت سے تیری اس واپسی پر وہ مبارکباد عرض کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء مغرب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہ نشین پر جلوہ افروز ہوکر فرمایا۔ کہ میرے سر کی حالت آج بھی اچھی نہیں۔ چکر آ رہا ہے جب جماعت کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت خیال گذرتا ہے۔ کہ سب جماعت ہوگی۔ اور میں شامل نہ ہونگا۔ اور افسوس ہوتا ہے۔ اس لئے افتاں خیزاں چلا آتا ہوں۔

چند اصحاب اپنی مستورات کے علاج کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور انجام کار معلوم ہوا۔ کہ مس ڈاکٹروں کے علاج سے کوئی فرق مرض میں معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ چونکہ یہ لوگ متدین نظر نہیں آتے۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ کوئی اور تکلیف نہ بڑھ جاوے۔ ان کو کہدو۔ کہ چلے آویں۔ شافی اللہ تعالے ہی ہے۔ دائیوں کا دستور ہوتا ہے کہ محض روپیہ لوٹنے کی خاطر وہ مرض کو بڑھاتی جاتی ہیں۔ قادیان کی آب و ہوا لاہور کی نسبت بہت عمدہ ہے۔ اس سے ان کو فائدہ ہوگا۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ جو بات دل میں آوے۔ اسے مخفی رکھا جاوے۔ تو یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔ عورتوں کے بعض امراض اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ انکے علاج کے لئے کھلی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بعض رؤسا میں جو اشد درجہ کا پردہ مروج ہے۔ میں اسکے خلاف ہوں۔ بعض عورتوں کو بعض وقت کھلی ہوا میں پھرانا چاہیئے۔ دیکھو حضرت عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ کیا پھر آجکل کے رؤسا کی عورتیں ان سے بڑھکر ہیں۔

حضرت حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ مراق کے تین علاج ہیں۔ اول چلنا پھرنا۔ دوسرے بیکار نہ رہنا کسی نہ کسی شغل میں مصروف رہنا۔ تیسرے بھنگ اور افسنطین کا استعمال نیز حصول اولاد کے لئے اللہ تعالے کے فضل ہی کی ضرورت ہے۔ اور قرآن شریف اور توریت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالے کے اختیار میں ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ بہت ضعیف تھیں اور انکی کوئی اولاد نہ تھی، انکی نسبت توریت میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ میں نے اسکے رحم کو کھولا پس خدا ہی کھولے تو کھل سکتا ہے۔ دمگر یاد رہا کہ اس تجربے دائیوں کا علاج کی حرمت نہ سمجھی جاوے)

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۴

اب حیرت صاحب شریعت مقسر دنکی رائے کو تسلیم کرنے کے لئے تو مجبور نہیں کرتی ہے لیکن آپکے بے بنیاد خیال کے مقابلہ میں قرآن کے ظاہر احکامات پر عملدر امد کرنیکے لئے بھی مجبور نہیں کرتی ہی کاش حیرت صاحب تم اسپر غور کرو اور سمجھ سی کام لو

اعتراض کا دوسرا حصہ کوردہ کا لفظ ہی جو حیرت صاحبنے دار الامان کیلئے استعمال کیا ہی اسلئے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کوردہ کے صفات کیا ہیں حیرت صاحب کو چاہیئے کہ اسکا جواب دیتے وقت اپنے مفصلہ ذیل اقوال کا ضرور خیال رکھیں - اول کرزن گزٹ مورخہ ۸ اگست ۱۸۹۹ء کا دوسرا صفحہ جہاں "دہلی بدنصیب دہلی کی شرحی لکھکر طویل بحث کی ہے اس مضمون کے چند فقرے یہ ہیں،، دہلی کی بنیاد عجیب گھڑی سے رکھی گئی ہے کہ آسمانی آفتیں نازل ہونیسے پہلے دہلی دہلی کہہ کے پکارتی ہیں اور جب تک یہاں کا دورہ نہیں لگالیتیں دوسری طرف کا رخ کرنا حرام ہے روز ازل سے اسکی بنیاد خونریزی بربادی اور ناا تفاقی پر رکھی گئی ہے پھر اسکا پھلنا پھولنا محالات سے ہے - کئی کالم میں دہلی کے صفات اسی قسم کے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں -

دوسرا موقعہ گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۹ء کا صفحہ ۲ کالم ۲ ہے جہاں لکھا ہے کہ "یہاں تو یہ غضب ہے کہ اسی دہلی شریف میں اور ۲۲ خواجہ کے مقدس چوکھٹ پر ایک بھی اب مسلمان نہیں رہا کیونکہ مقلد غیر مقلدوں کو کافر کہتے ہیں اور غیر مقلد کل مقلدوں کو علانیہ مشرک کہتے ہیں ابھی دو فتوے شایع ہوئے ہیں جنکا مضمون یہ ہے کہ کسی مسجد پر اگر مساجد للّٰہ لکہا ہوا ہو تو اسے فوراً چھیل ڈالنا چاہیئے - اور اسجگہ مسجد حنفی لکھ دینا چاہیئے - کیونکہ یہ آیت اگرچہ قرآن مجید کی کیوں نہ ہو بے معنے ہے " اسی قسم کی طویل بحث کے بعد آخر میں حیرت صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری کہلی کہلی باتوں کو کون جھٹلا سکتا ہے اور کسکا زہرہ ہے جو انکی تردید کرسکتا ہو -

تیسرا موقعہ - گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء ہے جہاں لکہا ہے کہ "غدر کے بعد سے دہلی میں مسلمان رئیسوں کا نام ونشان ہی نہیں رہا - نوابوں اور رئیسوں کے بڑے بڑے خاندان تھے لیکن غدر نے سب کو ہضم کرلیا اور اب اس شہنشاہی شہر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں رہا جسے رئیس کہہ سکیں " اسی قسم کی طویل بحث کے بعد آخر میں لکھا ہے - چند بیچارے ٹوٹے پھوٹے ہندوستانی ہیں جو کیا تو میونسپل کمشنر ہوگئے ہیں اور کیا اونریری مجسٹریٹ وہ شاید اپنے کو رئیس کہتے ہونگے لیکن فی الحقیقت انکا اپنے کو رئیس سمجھنا انکی انتہا درجہ ذلیل حالت پر دلالت کرتا ہے " اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جو صفات اوپر بیان کئے گئے ہیں آیا ان صفات میں دہلی کو کوردہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں - اگر کوردہ کے یہ صفات نہیں ہیں تو نہ معلوم انسے بڑھ کے اور کونسے صفات ہوسکتے ہیں اب قادیان کی نسبت ہمیں اور کچھ زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے - حیرت صاحب کی توجہ ہم صرف ۵ مئی ۱۹۰۲ء کے کرزن گزٹ کیطرف دلانا چاہتے ہیں جہاں حیرت صاحبنے اپنی ہر ایک طرح سے شرافت وغیرہ کے ثابت کرنے میں بڑی دلیل یہ پیش کی ہے کہ دہلی کے فلاں فلاں خاندان بہت شریف سمجھے جاتے ہیں اور ان خاندانوں کی بیٹیاں ہمارے گھر میں بیاہی گئی ہیں - کاش حیرت صاحب اسی بات کا لحاظ کرتے اور قادیان کو کوردہ ہرگز نہ کہتے - کیونکہ اسجگہ کی کوئی بیٹی دہلی میں نہیں گئی ہے - اور دہلی کے اس بڑے خاندان کی بیٹی جسکی شرافت کی بابت مذکورہ بالا پرچہ میں بہت کچھ زور دیا ہے - اسی دار الامان میں موجود ہے - جو غالباً آپکے بہت ہی قریبی رشتہ سے بہن ہوتی ہے قادیان کے کوردہ نہونیکے سب سے بڑی وجہ یہی کافی ہے لیکن دہلی کی بابت جو الفاظ اوپر لکھے ہیں انکی تردید خود آپ کے ہی بیان کے موافق ہو نہیں سکتی ہے - کیونکہ آپنے لکھا ہے کہ ان کہلی کہلی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرسکتا ہے - اب ہم اسبات کے منتظر ہیں کہ دیکھیں حیرت صاحب آئندہ اسجگہ کو کوردہ قرار دیتے ہیں جہاں انکے بیان کے موافق اب رئیسوں کا نام ونشان نہیں رہا ہے جسکی بنیاد ایسی حالت میں رکھی گئی ہے کہ اسکا پہلنا پہولنا محالات سے ہے اور جہاں اب ایک بھی مسلمان نہیں رہا ہے اور جہاں کے علماؤں کی یہ کیفیت ہے کہ قرآن شریف کی آیات کو معاذ اللہ بے معنے قرار دیتے چھیل ڈالتے ہیں یا اس جگہ کو جہاں ایسے شریف اور رئیس موجود ہیں جنکے ہاں دہلی کے سب سے زیادہ شریف خاندان کی بیٹی موجود ہے اور جہاں لفضلہ مسلمان ہی موجود ہیں - وغیرہ وغیرہ -

قولہ - مرزا صاحب نے اسوقت (جب ۱۸۹۱ء میں دہلی تشریف لیگئے تھے) مولوی نذیر حسین سے مباحثہ سے انکار کیا تہا -

اقول - حیرت صاحبنے جو ۱۸۹۱ء کے حالات لکھے ہیں وہ اپنی عادت کے موافق بالکل جھوٹ لکھے ہیں اسبارہ میں ہمیں ایک حرف بھی اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے - ہمارے پاس مختلف اخبارات کے اس زمانہ کے فائل موجود ہیں جو حیرت صاحب کے اس جھوٹ کی تصدیق کرتے ہیں اور حیرت صاحب کی باتوں کا اعتبار ہو بھی کسطرح سکتا ہے جبکہ وہ اس زمانہ میں اپنے خود تراشیدہ الہام کی بنا پر مسیح بن چکے ہیں اور دوسرے جبکہ انکی عادت ہی کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی بنا پر دوسروں کے مشاہدات پر بھی رد و قدح کرنیسے نہیں چوکتے جیسے کہ کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۴ پر مولنا شبلی کے سفرنامہ روم وشام کے مختلف مضامین سے جو انکی چشم دید تھے انکار کرکے یہ لکھدیا ہے "کہ پیر وفقیر صاحب نے لکھتے وقت خیال کیا ہوگا کہ تحقیق کیلئے قسطنطنیہ کون جاتا ہے لاؤ جو جی میں آئے ہانکدو"

ہمیں اسپر بحث کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ حیرت صاحبنے لوگوں کے مشاہدات سے جو انکار کیا ہے وہ کہاں تک درست ہے یا نہیں کیونکہ اسپر نہ ہمارا کچھ ہرج ہے اور نہ اسکا بد اثر کسی بڑے گروہ پر پڑ سکتا ہے - بلکہ اسکے مقابلہ میں حیرت صاحب کے اور بعض خوبیوں سے انکار کرنیکی ضرورت بھی ہمیں نہیں ہے جسکے وہ مدعی ہیں اور اسکا بد اثر دوسروں تک پڑ سکتا ہے - مثلاً گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۲ء میں لکہا ہے کہ "ہم نے قریب قریب ہندوستان کے اکثر شہر دیکھے ہیں وہاں کے لوگوں کے حالات کا مطالعہ کیا ہے اور اعلےٰ سوسائٹیوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے " اس عبارت میں قریب قریب کے ساتھ لفظ اکثر کا استعمال گو کیسا ہی بے جوڑ ہو لیکن ہمیں نہ اس اردو کی بابت اور نہ اس سیاحت کی رد و قدح کرنیکی ضرورت ہے بلکہ اس سے

ابہی زیادہ اگر آپ اپنی سیاحت کو بیان کریں تو اس سے انکار کرنیکی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ سوانح حضرت عمر رضؓ صفحہ ۴۳ پر۔ لکہتا ہے کہ "ہم نے ایران کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں جاکر شیعونکی معاشرت مذہبی دیکہی ہے" اس بیان کو پڑہ کر ہمنے اول و آخر کے کئی صفحے پڑھے کہ شاید یہ حیرت صاحب نے کسی اور شخص کے سفرنامہ سے لکہی ہوں لیکن یہ بات ثابت نہ ہو سکی۔ اور ہمیں اسپر ردو قدح کرنیکی ضرورت بہی نہیں ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے بہی زیادہ جو کچہہ انہوں نے اسی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر لکہا ہے کہ وہ فرانسیسی جانتے ہیں ہم اسکو بہی خلاف کہنے کی ضرورت نہیں سمجہتے۔ بلکہ اور کوئی خواہ اسبات کے باور کرنے میں پس و پیش کرے لیکن ہم ہرگز ردو قدح کی ضرورت نہیں دیکہتے۔ حیرت صاحب کے اس بیان پر جو انہوں نے اسی کتاب کے صفحات ۹۸۔ اور ۹۹ پر ظاہر کیا ہے کہ وہ فرانسیسی جانتے ہیں اور لاطینی زبان کے ماہر ہیں ہمیں اگر ہاتہ پر ردو قدح کی کیا ضرورت ہے جبکہ اسی بیان کو انہوں نے سوانح سعدی کے صفحات ۴۳۔ اور ۷۳ پر دوبارہ لکہہ کر تقویت دی ہے۔ یہ تو بہت ہی معمولی باتیں ہیں خواہ کسی اور شخص کو ایسی باتوں کی تسلیم کرنے میں پس و پیش ہوا کرے تو ہو ہمارا چونکہ اس سے نہ کچہہ اپنا ہرج ہے اور نہ کسی دوسرے پر اسکا بد اثر پڑسکتا ہے۔ اسلئے اگر حیرت صاحب اپنے خیالات کی دوڑ میں اور وسعت اختیار کریں اور اسبات کا اظہار کریں کہ انہوں نے نئی اور پرانی دونوں دنیاؤں کا گشت لگایا ہے بلکہ انکے ایک ایک ملک اور صوبہ میں سیاحت کر چکے ہیں اور پہر ان ممالک و صوبوں کی ایک ایک شہر اور قصبہ کی خاک چہانی ہے اور پہر اپنے تجربہ اور مشاہدہ کو وسعت دینے کے لئے ایک ایک گہر پر جاکر اور گنڈیاں کہٹکہٹا کر انکے تجربات اور مشاہدات سے اپنے معلومات کو وسیع کیا ہے۔ یہ سب اس قسم کی باتیں خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں لیکن ہمیں انپر ردو قدح کرنیکی کچہہ ضرورت نہیں ہے۔ لیکن **دہلی** میں حضرت صاحب کے تشریف لیجانیکے وقت کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ ہم ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرسکتے کیونکہ وہ ہمارے اپنے مشاہدہ کے برخلاف ہیں اور ہمعصر اخبارات کے فائل ہمارے مشاہدے کی تصدیق کرتے ہیں ان اخبارات میں سے ایک روزانہ **دہلی** دہلی بہی ہے جسنے ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء مضامین کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا ہے اور سچے سچے واقعات بیان کئے ہیں جس سے حیرت صاحب کے بیانات کی تکذیب ہوتی ہے اور انکے تمام بیانات ازسرتاپا لغویات اور جہوٹ کا دفتر ثابت ہوتے ہیں

قولہٗ۔ آپ کوشش کیجئے کہ فوجداری مقدموں کا سلسلہ بند ہو جاوے یہ غلط کاریوں کیوجہ سے ہوئے ہیں۔ **اقول**۔ حیرت صاحب کیا یہ سچ ہے کہ ہمیشہ فوجداری مقدمات غلط کاریونکی ہی وجہ سے ہوا کرتے ہیں اگر یہ سچ ہے تو کرزن گزٹ اگست ستمبر و اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ہمراہ جو آپ کو بڑے زور شور سے ضمیمہ شایع کرنے کی ضرورت ہوئی تہی جنمیں بغیر اسکے کہ دوسری طرف سے کچہہ بہی تحریک ہوئی ہوتی۔ آپنے خواہ نخواہ سراسیمہ اور پریشان ہوکر اسبات کا اظہار کیا تہا کہ ہمپر فوجداری مقدمات دائر ہونے والے ہیں اور ناظرین کرزن گزٹ سے تمنے امداد کے لئے اپیل کی تہی آیا یہ خیالات آپکے دل میں غلط کاریوں کیوجہ سے پیدا ہوئے تہے یا نہیں۔ اگر انکی وجہ غلط کاریاں تہیں تب تو مرزا صاحب پر آپ کی یہ نکتہ چینی بیجا نہیں ہے کیونکہ ہر ایک شخص اپنی اندرونی حالت کے موافق دوسروں کی حالت کو بہی قیاس کیا کرتا ہے لیکن اگر وہ آپ کی پریشانی غلط کاریوں کیوجہ سے نہیں تہی تو گویا تم اسبات کو تسلیم کرتے ہو کہ غلط کاریوں کے علاوہ بہی کچہہ ایسے اسباب ہوا کرتے ہیں جنسے فوجداری مقدمات ہوسکتے ہیں اور یہ آپ کی سراسر نامعقولیت ہے کہ خواہ مخواہ تم نے مرزا صاحب پر حیرت زدہ انسان کیطرح سے غلط کاریوں کا الزام جڑ دیا۔

قولہ۔ تمہیں الہام ہوا اور تمنے پیٹ پر پڑہ کر پہونکا۔ اور تم اچہے ہوگئے۔ لوگ تمہارے ان الہاموں سے ہنستے ہیں اور تمہاری نسبت اچہے خیالات نہیں رکہتے ...... الخ

اقول۔ مرزا صاحب کے الہامات کی بابت تمنے بہت کچہہ زور قلم دکہایا ہے۔ اسلئے اسکی بابت میں علیحدہ تفصیل سے عنقریب بحث کروں گا۔ اسوقت صرف اس واقعہ کے متعلق میں غور کرنا چاہتا ہوں جسپر تمہارے جیسی فطرت والے ہنستے ہیں اور اچہے خیالات نہیں رکہتے۔ حیرت صاحب! آپ جیسوں کی ہنسی یا اچہے اور برے خیالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارفع و اعلےٰ ذات پر کسی قسم کا بد اثر پیدا نہیں کرسکتے ہیں مخالفت میں انسان کیا کچہہ نہیں کرتا۔ کیا تمکو حیات طیبہ کا صفحہ ۷۵ یاد نہ رہا جہاں لکہتا ہے کہ مولینا شہید کے مخالفوں نے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا تہا کہ "جس چیز کو حلال کہے ہم حرام کہیں گے اور جسے وہ حرام کہے گا ہم حلال کہینگے" یہ اس شخص کے مقابلہ میں کہا گیا تہا جسے تم نے مقدمہ تفسیر میں مجتہد وقت مانا ہے۔ پہر اسکے علاوہ کیا تم کو مقدمہ تفسیر کا صفحہ ۳۷۴ یاد نہ رہا جہاں ان لوگونکا ذکر ہے جو رسول صلعم کے پیچہے پیچہے پہرتے تہے اور جہاں آپنے وعظ فرمایا اور انہوں نے باواز بلند کہدیا کہ "یہ شخص دہوکہ دینا چاہتا ہے اور جہوٹہا ہے" ایسی میں نظائر آپ جیسے طبیعتوں والونکی ہنسی اور حقارت سے دیکہنے کے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

اب میں اصل بات پر غور کرتا ہوں جو آپکی نظر میں نہ معلوم کیوں نکتہ چینی کے **قابل** معلوم ہوئی ہے دیکہو حیات طیبہ صفحہ ۴۳ جہاں تم نے مولانا اسمٰعیل صاحب کے متعلق یہ عجیب حیرت انگیز حالات لکہے ہیں "کہ مجتہد صاحب آٹہہ آٹہہ دس دس دن تک نہ سوتے تہے اور آخر میں اسقدر قوت انہوں نے بڑہائی تہی کہ جب چاہیں سو رہیں۔ اور جب چاہیں جاگ اٹہیں اسمیں ایک منٹ کا بہی فرق نہ ہوتا تہا لیٹے ابہی پورے ۱۰ بجے ہیں اور سوئی پورے دس پر پہونچ چکی ہے اور مولانا سونا چاہتے ہیں تو نصف منٹ بہی مولانا کو نیند کا رستہ دیکہنے میں نہ لگتا تہا یا آپ جب شب کے دو بجے جاگنا چاہتے تہے تو یہ ناممکن تہا کہ دو پر نصف منٹ زیادہ گذر جائے یا دو میں نصف منٹ کم رہے جب آنکہ کہلے" اگر حیرت صاحب آپکے اس بیان میں جیسے کہ اسی موقعہ پر آپنے ظاہر کیا ہے کہ اسمیں ذرا شک نہیں ہے یہ معتبر باتیں ہیں تو مرزا صاحب کے متعلق جو کچہہ ایڈیٹر اخبار البدر نے پیٹ پر ہاتہہ پہیرنے سے آرام ہو جانیکی بابت لکہا ہے وہ ہنسی کے قابل نہیں ہے۔ اور اگر اب بہی آپ کو اور آپکے ہم مشربوں کو اسپر ہنسی آوے تو وہ فطرت کا قصور ہے لیکن ہم آپ کو اور وضاحت سے سمجہا دینے کیلئے سیرۃ الرسول کے صفحہ ۱۰۷ پر آپ کو غور کرانا چاہتے ہیں جہاں تم نے بعض ان لوگوں کی اسی قسم کی ہنسی کے جواب میں جو اسبات سے ہنستے تہے کہ رسول صلعم کے بار نبوت سے اونٹ نہ چل سکا لکہا ہے کہ "اونٹ کی ٹانگیں نبوت کے بوجہہ سے بیکار ہو جانی کچہہ تعجب کی بات نہیں ہے جن لوگوں کو مسمریزم آتا ہے وہ اگر چاہیں تو ایک شخص پر صرف اپنے ہاتہہ کے ذریعہ سے کئی من بوجہہ ڈال سکتے اب سمجہہ لینا چاہئے کہ مسمریزم جو ایک کسبی چیز ہے اور نبوت کی روحانی قوت سے اسکو بہی مناسبت نہیں ہے یہ کونسی حیرت کی بات ہوئی کہ بار نبوت کا اونٹ متحمل نہ ہوسکے اور اسکی ٹانگیں چلتے چلتے رہ جاویں" اب جبکہ اس مذکورہ بالا بیان میں کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے تو حیرت صاحب گوان ہنسی بازوں کیطرح سے......

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۵

قول۔ آپ اپنی حالت ایسی بنائیے کہ خود لوگ آپکی طرف متوجہ ہوں نہ کہ آپ بالجبر انہیں اپنا مرید او معتقد بنانا چاہیں

اقول ۔ حیرت صاحب آپ نے یہ کیا لکھا کہ بالجبر انہیں اپنا مرید بنانا چاہتے ہیں ۔ یہ آپ کی حماقت ہے جیسے ہزار دفعہ عرض ہوئی ہے وہ تکالیف سفر برداشت کرکے **قادیان** پہونچتا ہے اور اپنے تئیں حلقہ بگوش بناتا ہے ۔ البتہ مرزا صاحب ہر ایک شخص کو ہلاکت کے رستوں سے متنبہ کر دیتے ہیں سعید اس سے فائدہ اٹھاتے اور نکتہ چین اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب **بالجبر** مرید بنانا چاہتے ہیں ۔ اب رہی یہ بات کہ مرزا صاحب اپنی حالت ایسی بناویں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہمیشہ اس قسم کے ہی اعتراض ہوتے رہے ہیں اور بزرگان **دین** کا حال بیان کرنیکی ضرورت نہیں اگر آپ اپنے مجتہد صاحب کی ہی **سوانح عمری** غور سے ایک دفعہ اور پڑھ دیں تو اس میں آپ کو ایسی بہت سی نظیریں مل جائینگی ۔ جو آپ کی اس نکتہ چینی کو آپ ہی کے منہ پر ماریںگی ۔ اگر **افسوس** ہوتا ہے تو اسبات کا کہ اس سے پہلے مسدس حصہ دوم صفحہ ۶ پر حالی صاحب نے اسی قسم کے **اقوال** ہر کس و ناکس کی طرف لوگ خود بخود متوجہ ہوئے جاتے ہیں ۔ تم نے یہ **اعتراض** کیا تھا کہ **حالی** نے پیغمبر کو رسول مسلم سے بھی بڑھا دیا آنحضرت م اپنے چچا کو سارا زمانہ نبوت سمجھاتے رہے اور وہ مردو ایمان نہ لایا تھا ۔ لیکن اب اسی قسم کی باتوں کا جنہوں **حالی** کو گالیاں دی تھیں مرزا صاحب سے مطالبہ کرنے لگے ۔ ۔ نہ اپنے اس سابقہ تحریر کی پرواکی اور نہ اسبات کی پرواکی کہ رسول صلعم کی بابت تم نے مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۳۶۶ سے ۳۷۳ تک یہ بحث کی ہے کہ رسول صلعم کو مضحکوں میں اڑایا گیا طعنہ زنیاں کی گئیں ۔ عیارانہ طریق سے اوٹ پٹانگ سوالات کئے گئے ۔ بلند آواز سے دہوکہ دینے والا اور جھوٹھا کہا گیا ۔ کینے اور **عوام** پتھر لیکر دوڑے اور آپ کو مارنا شروع کئے اور آپکا حال بعض اوقات خطرناک ہوگیا ۔ اور تمہارے خیالات کے موافق یہ تمام باتیں **قانون قدرت** کے موافق ہونی چاہئیں لیکن حیرت صاحب **بتہیر افسوس** ہے کہ اب تم خواہ مخواہ بیجے لغو استنباط کرکے اسی قسم کے مرزا صاحب پر بہتان باندہتے اور **اعتراض** کرتے ہو کہ اگر وہ ایسا اور ایسا کرتے تو سب تمہارے پیر دہو دہو کر پیتے ۔

قول۔ مرزا صاحب نے احادیث رسول مقبول کا وہ مختصر حصہ لے لیا ہے جسکے ذریعہ سے انکے خیال میں انکی تائید ہوتی ہے اور باقی صحیح احادیث سے منہ پھیر لیا ہے اور انپر رد و قدح کی ہے +

اقول ۔ احادیث سے منہ پھیرنے کے معنے سمجھ میں نہیں آئے کہ حیرتی منطق یا حیرتی لغات میں اسکے کیا معنے ہیں ۔ کیونکہ خود اپنی تصانیف میں حیرت صاحب نے بہت سی **صحیح احادیث** سے انکار کیا ہے اور بہت سی ایسی ہی ہیں جنکی تاویلیں کی ہیں چنانچہ سیرۃ الرسول کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے کہ جو حدیثیں ایسی ہیں جنسے قرآن شریف ہم زبان نہیں ہے **فی الحقیقت** مردود اور مہمل ہیں ۔، تقریباً یہی مضمون فیصلہ **خلافت** صفحہ ۲۲ پر بھی ذیل کے الفاظ میں ادا کیا ہے ،، ۔ اگر کوئی حدیث نص کے خلاف ہو وہ مردود ہے ۔ چنانچہ رسول صلعم نے فرمایا ہے **اذا روی عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فان وافق فاقبلوہ والا فردوہ** یعنے جب میری طرف سے کوئی حدیث روایت کیجاوے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کر دلیں اگر اسکے موافق ہوا سے **قبول** کرو ورنہ رد کرو ۔،، ۔ اسکے علاوہ بہت سی روایات کی حیرت صاحب نے تاویلیں بھی کی ہیں اور تسلیم کیا ہے کہ ان روایات میں لطیف استعارات ہیں مثلاً سیرۃ الرسول صفحہ ۷۹ و ۸۱ پر حیرت صاحب نے شق صدر کی تاویل اور فرشتہ کے ہاتھ سینہ مبارک چاک کرنیکے واسطے فرشتوں نے استعمال کی تھی لفظ ہے نجا ہوئی تھا ۔ اور رسول صلعم کی پیدائش کیوقت آتشکدہ مجوسیوں کے اور بتوں کے اوندھے منہ گرنے کی بابت **خاص طرح** تاویل کی ہے اب یہ تو ہمیں امید ہے کہ حیرت صاحب نے جو مرزا صاحب کی بابت لکہا ہے کہ انہوں نے صحیح احادیث سے منہ پھیر لیا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی حدیث تو نہ ہوگی جو مرزا صاحب نے کلام الہی کے معارض ہونے کیوجہ سے ترک کی ہونگی یا حیرت صاحب کیطرح سے بلکہ انکی نسبت بہت **عالی** درجہ کی تاویل کی ہوگی کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ دوسروں پر اعتراض کرنے میں اپنے مسلمات کو بالکل بہلا دیا جاوے علاوہ ازیں حیرت صاحب کے نزدیک بہت سی احادیث گوڑا کرکٹ کے حکم میں بھی ہیں جیسے کہ سیرۃ الرسول صفحہ ۴ ۔ اور خلافت شیخین میں بکثرت مقامات پر لکہا ہے کہ غلط اور موضوع حدیثوں کا کوڑا کرکٹ بیچ میں سے صاف کر دیا جائے گا ،، ۔ یقین ہے کہ جن احادیث کی بابت **حیرت صاحب** نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے وہ انہیں بھی نہ ہونگی جنکو خود گوڑا کرکٹ وغیرہ کے نام سے نامزد کیا ہے ۔ حیرت صاحب نے خلافت شیخین و فضیلت ۸ و ۹ اور ۴۳ پر نیز مقدمہ تفسیر صفحات ۱۴۳ تا ۱۴۵ پر **اسماء الرجال** پر بہی رد و قدح کی ہے اور لکہا ہے کہ یہ معیار نامکمل ہے اور اسکے ذریعہ سے ہرگز احادیث کی صحت یا غیر صحت کی جانچ نہیں ہوسکتی ہے یہ خیالات ظاہر کرنیکے بعد اپنی طرف سے ایک معیار پیش کیا ہے جسکی بحث فضول اور طویل ہے اسلئے ہم اسے ترک کر دیتے ہیں ۔ لیکن یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اسی بات پر قائم رہتے کہ ہر ایک حدیث کو **کلام الہی** سے پرکہا جاوے ۔ جو اس کسوٹی پر پوری اترے اور معارض نہ ہو اسے **مان لیا** جاوے اور **باقیوں** کو رد کر دیا جاوے تو نہ انکو نئے نئے معیار بنانے کی ضرورت پڑتی اور نہ ایسی دوراز کار بحثوں میں پڑنا پڑتا تاہم ہمیں یقین ہے کہ حیرت صاحب نے احادیث کی بابت جو مرزا صاحب کے متعلق نکتہ چینی کی ہے اسمیں اسکا بھی خیال رکہا ہوگا کہ اگر کوئی **حدیث** اسماء الرجال سے خواہ صحیح ثابت کی گئی ہو لیکن کلام الہی کے برخلاف ہوگی تو اسکی **حیرت صاحب** نے **پروا** نہ کی ہوگی ۔ اب اس مختصر بحث کے بعد ہم حیرت میں ہیں کہ وہ ایسی کونسی احادیث ہیں جو قرآن شریف کے معارض بھی نہیں ہیں اور مرزا صاحب نے انپر رد و قدح کی ہے ۔ یہ بات دوسری ہے کہ اپنی **عادت** کے موافق نکتہ چینیاں کرنے کیوقت انکو اپنے مسلمات کا خیال نہ رہے لیکن ہم اسبات کی ہدایت کر دینا چاہتے ہیں کہ آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں اپنے **مسلمات** کا ضرور خیال ضرور رکہیں ورنہ آپ کی اور زیادہ حقیقت کہل جائیگی ۔ ہمنے اس مضمون پر بہت غور کی ہے اور اسبات کا بھی اندازہ کیا ہے کہ اکثر **حیرت صاحب** اپنے خیالات کی دوڑ میں اپنے **مسلمات** کو بہولتے رہتے ہیں بلکہ بسا اوقات ایک **حدیث** کو صحیح مانکر اپنے **قول** کی تائید میں ایک جگہ پیش کی ہے اور دوسری جگہ اسی حدیث کی تردید کردی ہے یہ چونکہ ایک طویل بحث ہے جسے اگر ضرورت ہوئی تو اسوقت جبکہ **حیرت صاحب** کی کتب کے **مضامین** سلسلہ وار ہم بحث کریں گے تفصیل سے بیان کرینگے فی الحال چند نظیروں پر ہی اکتفا کرینگے تاکہ اگر ان سے **حیرت صاحب** سمجھ جاویں تو کیا ضرورت ہے کہ ان فضول بحثوں میں اپنا قیمتی وقت ہم ضائع کریں ۔ نمونہ کے طور پر ایک وہ حدیث ہے جو درخت خرما کے لگانے کی بابت بیان کیجاتی ہے ۔ اس حدیث کو حیرت صاحب نے ۳ مقامات پر اپنی تائید میں

بیان کیا ہے منجملہ انکے ایک مقام تفسیر کا صفحہ ۵۷۵ میں لیکن انتہا درجہ تعجب اسبات کا ہے کہ بعینہ اسی موقعہ پر جسپر حیرت صاحب نے اس حدیث سے اپنے اقوال کو تقویت دی ہے - جب سرسید نے اپنی تائید میں بیان کیا تہا تو اسپر رد و قدح کرکے اسکو احادیث متواترہ سے معارض ثابت کرکے اس سے انکار کردیا اور یہ انکار حیرت صاحب کی تحریر میں ۳ مقامات پر ہم کو ملا منجملہ ایک مقام وہ ہے جو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ - کالم ۱ پر لکہا ہے - اسی طرح سے تفسیر میں ۲ جگہ صوفیوں پر بہی گانے وغیرہ کے متعلق لے دے کرکے انکی تردید کی ہے لیکن سوانح سعدی کے صفحہ ۱۲ - اور ۱۳ پر علم موسیقی کا جواز ثابت کیا ہے اور اسموقعہ پر وہی دلائل پیش کئے ہیں جنکی مقدمہ تفسیر میں تردید کی ہے - غرض جہانتک غور کیا جاتا ہے حیرت صاحب کا یہی اصول معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت کسی بات کی تائید کرنے بیٹہتے ہیں تو تنکے کے سہارے کو بہی غنیمت سمجہکر بات کا تبنگڑ بنا دیتے ہیں لیکن جب اسی پہلو کسی دوسرے کی نکتہ چینی کرتے ہیں تو اسکے ساتہہ ہی اپنے سابقہ مضامین کی بہی دہجیاں اڑاکر رکہہ دیتے ہیں اسی قسم کے اور معارض خیالات جو حیرت صاحب نے احادیث کی بابت بیان کئے ہیں یہ ہیں - تفسیر صفحہ ۶۱ - اور ۶۲ پر بحث کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ رسول صلعم کا قول اور آپ کا فعل کوئی وحی سے خالی نہ تہا - اور سیرۃ الرسول کے صفحات ۱۶ - اور ۱۷ پر لکہا ہے کہ "سوائے چند آدمیوں کے مسلمانوں کے ہر گروہ کا دارومدار احادیث پر ہے حدیثیں ہی ہیں جو کروڑہا مسلمانوں کا دستور العمل چلی آتی ہیں - جنپر انکی عبادات معاملات تمدن اور اخلاق کا دارومدار ہے اور اپنی دینی اور دنیوی معاملہ کے ہر جزوی سے جزوی امر میں وہ احادیث سے ہی کام لیتے ہیں" - اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ اپنے سرسید کو آڑے ہاتہوں لے کر لکہا ہے "کہ چونکہ احادیث کے ماننے سے بہت سی پابندیاں کرنی پڑتی ہیں اس لئے مذہبی قیود سے آزاد ہونیکے لئے میور کا خیر مقدم کیا" لیکن جب انہیں تصانیف میں غور کیجاتی ہے تو انکے مذکورہ بالا تمام خیالات کی تردید ہوجاتی ہے چنانچہ تفسیر صفحہ ۵۷۵ اور سیرۃ الرسول صفحات ۱۴ - اور ۱۵ پر ان تمام احادیث کی بابت جو روزمرہ کی معاشرت وغیرہ کے بابت ہیں یا اچہے برے اخلاق کی بابت - نیز رسول صلعم کے احکام اور فیصلہ کی بابت لکہا ہے کہ انکے متعلق اختیار ہے خواہ کوئی عمل کرے یا ترک کردے کوئی لازمی بات نہیں ہے - اب یہ سمجہ میں نہیں آتا ہے کہ جب معاشرت تمدن اور اخلاق کا مدار احادیث پر ہوا اور ہر دینی اور دنیوی معاملہ کے ہر جزو سے جزوی امر میں احادیث سے ہی کام لیا جانا ضروری ہوا اور ایسا نہ کرنیکی وجہ سے سرسید پر تبرا بہی کیا گیا ہو - اور رسول صلعم کا ہر قول اور فعل وحی میں بہی داخل ہو تو پہر اسکے معارض یہ بات کسطرح سے بیان کردی گئی ہے کہ روزمرہ معاشرت وغیرہ کی احادیث پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے جب یہ لازمی نہ رہا تو پہر دنیوی معاملہ کے ہر جزوی امر میں احادیث سے کسطرح سے کام لیا جاسکتا ہے -

ہم چاہتے ہیں اور کوشش بہی کرتے ہیں کہ حیرت صاحب کے نصائح میں سے کوئی تو ایسی مل جاوے کہ بغیر استفسار کئے یا اسپر غور کئے بغیر اسپر عملدرآمد کرلیا جائے لیکن بقول انکے جبکہ مرزا صاحب کے خاص النخاص مرید حکیم صاحب بہی دماغی قابلیت میں کمزور ہیں تو پہر مجہہ جیسے عاجز کی کیا حقیقت ہے کمزوری دماغ کیوجہ سے مختلف معاملات کی بابت مجبورًا استفسار کرنا ہی پڑتا ہے چنانچہ سیرۃ الرسول کے صفحہ ۲۱ پر یہ لکہا ہے کہ "ہماری قوم کی بدنصیبی اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ شوق و ذوق سے ناول اور فسانے پڑہتے ہیں مگر حدیثوں کی کتابوں سے منہہ بنالیتے ہیں" یہ فقرا سے پڑہنے کے بعد ہماری موٹی سمجہ میں شاید یہ خیال پیدا ہوتا ہے بلکہ تحقیق کرنے کو جی چاہتا ہے کہ جبکہ ناول کا پڑہنا بدقسمتی میں داخل ہے اور ایسا برا ہے کہ حیرت صاحب کو اسکی شکایت اپنی روح القدس کے ذریعہ سے تحریر کردہ کتاب میں بہی کرنے کی ضرورت پیش آئی تو پہر اول ان ناولوں کی مصنف اور پہر چہپوانے اور چہاپنے والے اور پہر اپنا اخبار کے ساتہہ ان ناول اور فسانوں کا اشتہار شایع کرکے ناظرین کو انکے خریدنے کی تحریص اور رغبت دلانے والے اور پہر خاص حالتوں میں انکی قیمت میں تخفیف اور رعایت کرنے والے کے حق میں حیرت صاحب کیا فتویٰ دیتے اور حکم لگاتے ہیں - قوی امید ہے کہ اسپر حیرت صاحب کوئی معقول حکم لگائینگے اور اسکا مناسب جواب عنایت فرماویں گے کسی نے سچ کہا ہے - ؎

بزیر جامہ نہاں کردہ برص لیکن - ...
بچشم اہل بصیرت برہنہ مے آئی

قولہ - مسیح علیہ السلام کی بابت قرآن مجید نے کیا لکہا ہے یہ قرآن مجید اور تفاسیر رسمیہ سے معلوم ہوسکتا ہے -

اقول - مہربان من! تفاسیر رسمیہ پر آپ کب سے ایمان لائے ہیں یا یہ کچہہ آپ کی فطرت میں یہی بات داخل ہوگئی کہ ہاتہی کے دانت دکہانے کے اور - اور کاٹنے کے اور - تفاسیر کی بابت کیا آپ نے مفصلہ ذیل خیالات ظاہر نہیں کئے - مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۱۹ - اور ۳۲۷ - ۳۰۳ - ۳۰۴ "ایک مفسر یا چند مفسروں کی رائے سے اختلاف کرنا شاید بعض معمولی طبایع کو ناگوار گذرے مگر سمجہدار کبہی بہی اسپر اعتراض نہیں کریگا درحقیقت کسی مفسر نے خود رسول کریم صلعم کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی تفسیر نہیں سنی کہ اسکی تفسیر کو خواہ مخواہ ماننا پڑے - ہر مفسر نے بطور خود تحقیق کی اور محاورات عرب کو دیکہا اور لغت کی تحقیق کی - حدیثوں سے اسکی روشن آیتوں کو چسپاں کیا - اور بعض مفسر مثلاً ابن کثیر وغیرہ نے حدیثوں سے تفسیر لکہی ہے - مگر اسبات کا کیا کوئی حلف اٹہا سکتا ہے کہ جن احادیث سے فاضل مفسر نے تفسیر کی ہے وہ اول سے اخیر تک سب کی سب صحیح ہوں" پہر صفحہ ۶۹۱ - ۶۸۳ - ۶۸۴ پر یہ بحث کی کہ تمام تفاسیر رائے سے لکہی گئی ہیں - اور شریعت ہمیں مجبور نہیں کرتی کہ کسی مفسر کی رائے کو تسلیم کریں -

اب رہا **اجماع** - سو اجماع کی بہی بہت مقامات پر دہجیاں اڑائی ہیں منجملہ بہت سے مقامات کے صفحہ ۱۵۴ پر لکہا ہے "اگر ایک ہی پہلو پر مختلف لوگوں کے مختلف عقاید ہوں تو سمجہ لو کہ یہ سب عقائد باطل ہیں - ایک شخص کو جو یہ دعوٰی کرتا ہے کہ میرا عقیدہ حق ہے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ان ان وجوہات سے اوروں کے عقاید باطل ہیں بعض کا یہ خیال ہے کہ صداقت جماعت سے پیدا ہوتی ہے یعنے ایک کثیر گروہ کے کسی خاص مسئلہ پر کوئی رائے ہونا ہرگز اس بات کو ثابت نہیں کرسکتا کہ وہ مسئلہ حق ہے - یہ ضرور نہیں کہ چند آدمیوں کا خیال بمقابلہ گروہ کثیر کے ہمیشہ ہی غلط ہو" - یہ ہیں مذکورہ بالا خیالات جنہیں حیرت صاحب نے ضرور تونکے موافق ..... اظہار کیا ہے - اسلئے تعجب ہے کہ مرزا صاحب کے متعلق نکتہ چینیاں کرتے وقت وہ تفاسیر رسمیہ کا دامن کیوں پکڑنے لگے - نہ معلوم یہ بات کیا ہے اور اسقدر انتہا درجہ سہو ونسیان انکے مزاج میں کیوں ہوگیا ہے کہ بہت تہوڑے عرصہ میں اپنے تمام ساختہ پرداختہ پر داختہ کو چہوڑ بیٹہے ہیں - میں ایک اور بات کا بہی ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صحابہ کی علمی کارروائی کی بہی انکے خود سر قلم اور بے لگام خیال کے مقابلہ میں ان کے نزدیک کچہہ حقیقت نہیں ہے - یہ بات ہمیں تفسیر کے مضامین پر غور کرنیسے ثابت ہوئی ہے منجملہ بہت سے مقامات کے ایک وہ مقام ہے جہاں بہت کچہہ زور لگاکر سود کا جواز ثابت کیا ہے اسمیں صفحہ ۴۷۶ پر اسامہ کی ایک حدیث سے فرضی طور پر اپنے خیالات کی تائید کی ہے + باقی آیندہ -

مطبع انوار الاسلام قادیان میں تمام شیخ یعقوب علی ایڈیٹر کے چہپکر شائع ہوا -

امام بمعنی نبی

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لوگ اکثر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ صرف امامت کا دعوےٰ کریں۔ کہ ہم اس صدی کے مجدد اور امام ہیں۔ تو ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ چونکہ یہ اپنے آپ کو نبی اور مسیح کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہٰذا ان کے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے ہم اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے دیتے ہیں جس سے ان کو معلوم ہو کہ امام بھی نبی ہوتا ہے۔ اور امام پر وحی کا نزول بھی ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ وہ خدا کے نبی اور رسول تھے۔ بلکہ ان کو ابو الانبیا بھی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اسی رسالت اور نبوت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ ان کو امام کے نام سے پکارتا ہے۔ دیکھو جز اول رکوع ۱۵ انی جاعلک للناس اماما۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو فرماتا ہے۔ کہ میں تجھ کو لوگوں کے لئے امام یعنے نبی اور رسول بنانے والا ہوں۔ پھر دوسرے مقام پر حضرۃ اسحٰق اور یعقوب کو کہ پیغمبر اور رسول مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے لئے اپنے انعامات میں بیان فرما کر اللہ تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا واوحينا اليهم فعل الخيرات۔ پ۱۷ رکوع ۵۔ کہ ہم نے اسحٰق اور یعقوب کو امام یعنے رسول بنایا۔ جو ہمارے امر سے لوگوں کو راہ نمائی کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر ان پر نازل ہوتے تھے اور ہم نیک کاموں کے لئے ان پر وحی بھی کرتے۔ دیکھو یہاں اماموں کے لئے وحی کا نزول ثابت ہے۔ پھر اگر مرزا صاحب نزول وحی کے مدعی ہوں۔ تو کیا حرج ہے۔ پھر اور جگہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر انعام کا ذکر فرماتا ہے۔ ونريد ان نمن على الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين۔ پ۲۰ رکوع ۱ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں جو ضعیف لوگ ہیں۔ ان پر احسان کریں۔ ان کو امام اور وارث بنا دیں اور وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا پ۲۱ رکوع ۱۶ کہ ہم نے بنی اسرائیل میں سے امام یعنے رسول بنائے جو کہ لوگوں کو ہمارے امر سے راہ نمائی کرتے تھے

اب ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل یعنے امت موسوی پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ تھا۔ کہ ان میں سے انبیاء پیدا ہوئے۔ جو کہ توریت پر عمل کرتے۔ اور کرواتے اونھی کو اللہ تعالیٰ نے امام اور آئمہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ لفظ امام اور نبی ایک ہی معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور چونکہ سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ کے قدم بقدم ہے۔ اسی لئے اسی مناسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کے خلفائے راشدین بھی امام کے لفظ سے پکارے گئے۔ اور ان کا نام امام اسی لئے رکھا گیا۔ کہ خدا نے موسوی سلسلہ کے خلفاء کو امام کرکے پکارا۔ مگر جب ہم سب ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ اور رسول اور پیغمبر بھی کہتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ سلسلہ محمدیہ کے اماموں اور خلفائے راشدین کو نبی اور صاحب وحی نہ کہا جاوے۔ اگر کسی امام وقت کو نبی کہنا آداب شریعت کے خلاف ہو سکتا ہے۔ تو پھر ہمیں نعوذ باللہ ماننا پڑیگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض موسےٰ سے بہت ..... گھٹے ہوئے تھے۔ کہ موسےٰ کے خلفاء تو نبی ہو سکیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نبی نہ ہوں اس لئے قرآن شریف کی آیات بینات پر نظر ڈال کر اس امت مرحومہ کے مجددین اور مامورین کو نبی اور رسول کہنا ٹھیک ہے ان کو وہی نام اور خطاب دینا ہے۔ جس کا مستحق ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت امام کا لفظ تو پسند کرتے ہیں۔ مگر نبی اور رسول کا لفظ خلاف شریعت جانتے ہیں۔ وہ صریح غلطی پر ہیں۔ اور اپنے اقوال سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور انوار کو موسوی برکات سے کم مانتے ہیں۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے غور کریں

۱۷ ستمبر کا پیسہ اخبار ہفتہ وار راوی ہے۔ کہ ایڈورتھ مقام میں ایک عجیب و غریب بات ظہور میں آئی ہے۔ شام کو ۷ بجے کے قریب شہر کے سب سے بڑے بازار میں ایک قسم کی زرد مکھیاں آسمان سے گرنی شروع ہوئیں۔ جس سے بازار کے لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی۔ جہاں چمٹتیں۔ کاٹ لیتیں۔ لیکن یہ آفت اوسی بازار تک محدود رہی۔

طاعون

چونکہ طاعون کا موسم پھر آگیا ہے۔ اس لئے خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے صلح کریں اور شوخی اور شرارت سے اور فسق اور فجور اور ہر ایک ایسے فعل اور قول سے جو کہ خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہیں۔ باز رہیں سچے عقاید اختیار کریں۔ گناہوں سے سچی توبہ کریں۔ طاعون زدہ علاقوں میں اور مریضوں سے پرہیز کریں۔ اسم اعظم رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا ورد کثرت سے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کریں۔ ہر نماز میں آیت غیر المغضوب علیہم میں اس سے حفاظت طلب کی جا سکتی ہے۔ رحمۃ فی العذاب اپنے اور دیگر بھائیوں کے لئے بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور سچی اور پاک تبدیلی کریں۔ اس خبر میں ایک تقریر شایع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ذرا سی خلاف ورزی پر ہم لوگ کس قدر مورد عتاب الٰہی ہو سکتے ہیں۔

غرضیکہ یہ وقت غفلت سے بسر کرنے کا نہیں ہے۔ کشتی نوح کی تعلیموں کو خاص طور پر مطالعہ کیا جاوے۔ اور باہمی مصالحت اور عفو اور درگذر اور دوسرے اوامر کی پابندی پر سبقت کی جاوے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہوکر ہر ایک قسم کے دکھ اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ایسے ہی ہم قادیان کے باشندوں کو تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ گذشتہ سال کے واقعات سے عبرت پکڑ کرکے اپنی اصلاح پر آمادہ ہوں۔ کیونکہ قرائن اس قسم کے موجود ہیں۔ کہ اب کے سال پھر طاعون کا روز شور پیشتر سے بھی زیادہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

ولادت ماسٹر عبد الرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں خدا کے فضل و کرم سے ۱۴ ستمبر ۱۹۰۸ء کو بوقت ۱۰ بجے شب ایک فرزند تولد ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے بشارت احمد تجویز فرمایا ہے۔ خدا مولود مسعود کی عمر اپنے دین کی خدمات میں دراز کرے +

البدر نمبر ۳۴ اس اخبار کے ٹائٹل پیج پر نمبر ۳۶ بھی لکھا ہے اور ارادہ یہی تھا۔ کہ نمبر ۳۶ مشتمل بر حالات نزول مسیح در لاہور ساتھ ہی شایع کیا جاوے۔ مگر چونکہ مقدمہ کے حالات کی لوگوں کو بہت انتظار ہے اسلئے اور بعض دیگر وجوہات سے اسکی اشاعت .....

ایک صاحب درد کی التماس

ضمیمہ اخبار البدر مجریہ ۲۴ اگست سنہ الیہ کو پڑھ کر دل پر سخت چوٹ لگی۔ جس کی تحریر کا قلم کو یارا نہیں معلوم ہوا۔ کہ چندہ اخبار ہذا تعدادی ساڑھے تین سو روپیہ بذمہ خریداران بقایا ہے۔

اے برگزیدہ و مقدس جماعت کیا اخبار مذکور نے اپنی مدت اجرا میں اپنی فرائض منصبی کو انجام دینے میں کچھ کوتاہی کی۔ اپنے دل میں انصاف کرنا۔ میرے نزدیک تو اخبار موصوف اپنی خدمات مفوضہ کو بوجہ احسن انجام دیتا رہا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہی امید غالب ہے اور ہمیشہ اس مقدس جماعت کو روحانی فیض وارشادات جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود سے مستفیض کرتا رہا۔ کبھی کسی قسم کی کوتاہی ظہور میں نہیں آئی۔ کیا اس کا صلہ چندہ کا ادا نہ کرنا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اے احمدی بھائیو۔ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس اخبار سے پیشتر کوئی دوسرا اہم ذریعہ اس جماعت مقدس کو اس طرح سے باضابطہ تاریخوار تقریریں وحالات پہونچانے کا نہ تہا۔ اور اس نے جاری ہوکر اس کمی کو پورا کیا اور تجربہ ہے کہ جب تک سرمایہ کیحالت کفایت کرتی رہتی ہے یہ خدمات مفوضہ کو دیانت داری سے بجالاتا رہتا ہے اور جو نہی۔ کہ سرمایہ کیحالت روبہ کمی ہوتی ہے۔ تب ہی سے اسکی خدمات میں نقص آنے لگتا ہے تاہم اس مقدس جماعت کو فیض پہنچاتا رہا و پہنچاتا رہیگا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ صرف چندہ کی باقی نے اشاعت اخبار میں بے ترتیبی پیدا کر رکھی ہے کیونکہ سوائے چندہ کے کوئی اور ذریعہ آمدنی کا بظاہر نہیں۔ جیسا کہ دیگر اخبارون کے پاس اشتہار و فروخت اشیاء کا ہے اس لئے عنایت فرماکر بقایا فی الفور دفتر البدر کو مرحمت فرمائیں مخفی نہ رہے۔ کہ خدانخواستہ شاید بقایا چندہ اشاعت اخبار کو معرض التوا میں ڈالے

دوم چونکہ انسانی فطرت ہی اس امر کی مقتضی ہے کہ جو شئے کسی فرقے کے لئے رہنما و فیض رسان ثابت ہو۔ اس پر اسکی سرپرستی ہرطرح سے فرض ہے۔ پس لازم ہے کہ سب احمدی بھائی دل سے کوشش کرین۔ دو دو یا ایک ایک خریدار اخبار پیشگی قیمت ادا کرنیوالے بہم پونچادین کیونکہ مشرح طور اخبار ہذا خسارہ ظاہر کر رہا ہے۔

سوم میری رائے ناقص ہے۔ اگر منظور فرمائی جاوے۔ تو عین نوازش ہے۔ کہ سب بہائی صرف دو دو یا ایک ایک روپیہ (یا جسقدر ہوسکے) زائد چندہ کارخانہ موصوفہ کو عنایت فرماکر مشکور فرمادین۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ اس طریق سے کچھ عرصہ کے لئے مستقل سرمایہ کافی ہوسکتا۔ پھر خدا مالک ہے امید واثق ہے۔ کہ مضمون ہذا کو نظرانداز نہ کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طریق سے آئندہ اشاعت اخبار کو ہرگز التوا نہ ہوگا زیادہ والسلام ۞ ایس۔ ایم۔ یوسف احمدی ٹھیکدار کمسریٹ خریدار البدر ۳۶۵ انبالہ

کچھہ عورتونکی نسبت

اخی فی اللہ ایڈیٹر صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی نصیحت نہیں بہولی وہ دل پر کالنقش فی الحجر ہے۔ بعض ضروری موانعات ایسے پیش آئے۔ کہ میں کچھہ لکھہ نہ سکی۔ اب عورتون کیمتعلق چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ترجمہ خدمتمیں ارسال ہے امید ہے درج فرماکر ممنون فرماینگے۔ اس مضمون کے بارہمین اپنی احمدی بہنون کے لئے اتنا کافی ہے۔ کہ یہ اس شخص کا کلام ہے جسکی شان میں!! وما ینطق عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی نازل ہوا ہے۔ کہ جو کچھہ آپ فرماتے ہین۔ وہ سب اللہ تعالے کیطرف سے ہوتا ہے۔ پس بحکم آیت جو تابعداری کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے اطاعت کی اللہ کی؟ اس پر ایمان لانا فرض ہے اور عمل کرنا ضروری!!

مردون کے حقوق عورتون پر

(۱) عائیشہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم مہاجرین (ہجرت کرنیوالے) وانصار (ان کو مدد دینے والے) کی ایک جماعت کے ساتہہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اونٹ آیا اور آپ کے آگے جہک گیا۔ پاس بیٹھنے والون (اصحاب) نے کہا یا رسول اللہ کے جبکہ درخت وچارپائے آپ کو سجدہ کرتے ہین تو کیا ہم سجدہ نہ کرین۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے رب کی عبادت کرو۔ ہان اپنے بہائی کی عزت کرو۔ یعنی اسے بزرگی دو۔ اور اگر میں تم سے کسی ایک کو حکم دیتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے۔ تو البتہ عورت کو اپنے شوہر کے آگے سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ خاوند اگر اپنی بیوی کو حکم دے۔ کہ زرد پہاڑ سے پتھر اوٹہاکر سیاہ پہاڑ کیطرف لیجائے اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف (مطلب یہ کہ مشکل سے مشکل کام بتلائے) تو اُسے چاہیے کہ اس کا حکم بجالائے۔ نقل کیا اس کو احمد نے۔

(۲) جابر رض سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی اور نیکی۔ ایک تو بہاگا ہوا غلام جب تک واپس لوٹ کر اپنے مالک کے ہاتہہ پر اپنا ہاتہہ نہ رکھدے۔ اور ایک بی بی جس پر اس کا شوہر خفا ہو۔ اور ایک نشئی جب تک ہوش میں نہ آئے۔ نقل کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

(۳) ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی بی بی بہتر ہے فرمایا۔ جو ایسی ہو کہ وہ خوش کرے اپنے خاوند کو۔ جبوقت دیکھے (وہ خاوند) طرف اس کی۔ اور جو اپنے شوہر کا حکم بجالاتی رہے۔ اور جو اپنے مال و جان میں کسی ناخوش کرنیوالی بات میں اس سے مخالفت نہ کرے۔ (ہر حال میں تابع فرمان رہے) (نقل کیا اسے نسائی نے) باقی آئندہ

الراقمہ ایک احمدی خاتون ۞ از ضلع گجرات

کو ۞ کے مقدمات کا آخری فیصلہ عدالت ابتدائی مین۔

قریباً دو سال کی لمبی دوڑ کے بعد اُن مقدمات کا (جو عدالت گورداسپور میں دائر تہے)۔ عدالت ابتدائی میں فیصلہ ہوگیا۔

مقدمہ ایڈیٹر الحکم بنام کرم الدین و فقیر محمد جو ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء کو ختم ہوچکا تہا۔ اس کا حکم ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے کرم الدین و فقیر محمد کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تمہارا جرم ثابت ہے اور تمہاری عذر غلط۔ اس لئے کرم الدین پر ۵۰ جرمانہ۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید محض۔ اور فقیر محمد پر للعہ ۴۰ جرمانہ بصورت عدم ادائے جرمانہ ڈیڑھ ماہ قید محض۔ اور حضرت اقدس کے خلاف جو مقدمہ تہا۔ اس میں بہی مجسٹریٹ صاحب نے اسی تاریخ کو فیصلہ سنادیا۔ حضرت اقدس کے خلاف پانسو روپیہ اور حکیم فضل الدین صاحب کے خلاف دو سو روپیہ جرمانہ کیا جو اسی وقت دیا گیا۔

مقدمہ حضرت اقدس کے متعلق بظاہر یہ خبر دلشکن ہوگی۔ لیکن ہمارے ناظرین خصوصاً ہمارے احمدی احباب جو سنن الہیہ سے .... واقف اور سیرۃ الانبیاء سے خبردار ہین وہ خوب جانتے ہین کہ

ہر بلا کین قوم راحق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

اس لئے وہ خداتعالیٰ کی حمد وستائش کرتے ہوئے صبر کے ساتہہ آخری فیصلہ کا انتظار کرین۔ جو عدالت عالیہ سے ہوگا

اسوقت عدالت ابتدائی کی کارروائی ختم ہوئی اور چونکہ ابہی مقدمہ عدالت اعلیٰ مین جانے والا ہے۔ اس لئے اس فیصلہ پر ہم کسی قسم کا ریمارک کرنا اپنے فرض کے خلاف سمجھتے ہین۔

مخالفین اپنی عادت کیموافق مختلف قسم کی افواہین اڑاوینگے لیکن اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے۔ جو ہم نے لکھدیا ہے۔

مطبع انوار الاسلام قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل منیجر چہپ کر شائع ہوا۔

خط و کتابت و توسیع اشاعت

امدادی فنڈ۔ منشی عزیز بخش صاحب ہیڈ کلارک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ڈیرہ غازی خان جو کہ ابتدا سے البدر کے ہمدرد اور معاون ہیں۔ اور ہمیشہ اخلاص سے اس کی اشاعت میں ساعی رہتے ہیں۔ میری عرضداشت پر چھ خریدار البدر کو دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔

عالی جناب۔ خان صاحب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسے خان صاحب مرحوم کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔

دراخبار ایشان خواندہ شدہ است۔ کہ ایشان میخواہند۔ کہ برائے رفع ضروریات امور متعلق طبع اخبار قیمت دو سالہ یک جائی از خریدار خود ہا وصول فرمایند۔ بندہ بسر و چشم تجویز ایشان را منظور دارد۔ ہرگاہ خواستہ بنام بندہ وی پی برائے وصول قیمت دو سالہ فرستادہ شود وصول فرمودہ باشید۔ مقصود بندہ ہمین است۔ کہ اخبار البدر مدام خدمت جماعت احمدیہ بجا آوردہ در کار خویش کامیاب بودہ باشد۔ پس ہر امریکہ مؤید اخبار باشد بندہ در اقبال آنکہ بجان و دل حاضر است۔

منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ نے جو کہ البدر کے قیام اور اس کی اشاعت میں اوّل المعاونین ہیں۔ میری اوّل چٹھی پر توجہ فرما کر ۷ اکتوبر تک خریدار البدر کو دیئے ہیں۔ دوسرے گرامیقدر احباب اور خصوصاً حافظ غلام رسول صاحب سوداگر اور سید عبد الرحیم صاحب گنگی حیدرآباد دکن۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور منشی ذوالفقار علی خان صاحب نائب تحصیلدار کی توجہ عالی کو میں خصوصیت سے اس طرف منعطف کرتا ہوں۔

میاں محمد رمضان و محمد سلطان صاحب سوداگران لودھراں نے بجائے ۲ کے ۳ روپیہ سالانہ قیمت اخبار مقرر کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک خریدار اور البدر کو عنایت کیا ہے۔

میرے مہربان منشی محمد حسین صاحب احمدی کلارک دفتر سرکاری وکیل لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میں بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہوں۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء میں سال ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی وصول کر لیں۔ اور آپ کی ایک دوا اور مفید تحریک دوسرے نمبر میں درج کرینگے۔

٭ ٭ ٭

تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت جو آرٹیکل البدر میں شایع ہوا تھا۔ اس کی نسبت ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن مصنف تفسیر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس تفسیر کی صحت اور عمدگی طبع کیواسطے نہایت کوشش کی گئی تھی اور بہت سے زاید اخراجات برداشت کئے گئے تھے۔ صرف اس لئے کہ متدین لوگ کارکن ملیں۔ مگر افسوس کہ مخالفت حضرت امام الزمان کی وجہ سے ایسے لوگ نہ ملے۔ بلکہ لوگوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے مضامین نکالدئے جاویں۔ تو اس کی اشاعت ہزاروں سالانہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ دوسرے پہلوؤں سے یہ تفسیر نہایت عجیب اور بے نظیر ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں خادم دین کے لئے ہمیشہ سخت سے سخت محنت اوٹھا رہا ہوں۔ اور جو کچھ مجھ سے ہوسکتا ہے۔ کر رہا ہوں۔ الاعمال بالنیات

بہر حال میری رائے یہ ہے۔ کہ ایک غلط نامہ اس موجودہ تفسیر کا اخبار و الحکم میں ضرور شایع ہونا چاہیئے۔ اور احمدی گجراتی صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ اغلاط کی ایک فہرست مکمل ارسال کریں۔ تاکہ مصنف کے پاس تصحیح کے لئے ارسال کی جاوے۔ امید ہے۔ کہ موجودہ ایڈیشن کے نکل جانے پر دوسری ایڈیشن میں مصنف اس قسم کے نقصوں کی ضرور تلافی کر دیگا۔ قوم کو انکی خدمات کی قدردانی ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدمت قرآن میں بڑی محنت اٹھاتے ہیں اور ایک حد تک ایک ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

امداد مدرسہ تعلیم الاسلام

اس وقت مدرسہ کی مالی حالت از حد محتاج امداد ہے اسواسطے بخدمت جمیع برادران عرض ہے۔ کہ مدرسہ کا جو چندہ کسی صاحب کے نام بقایا ہے۔ وہ جلد ارسال فرماویں۔ اور علاوہ اس کے یکمشت عطیہ سے مدد دیں۔ حضرت کا حکم ہے۔ کہ سب احمدی ممبر مدرسہ کا چندہ دیں۔ اور جو نہ دے سکیں وہ اپنے لنگر کے چندہ کا چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ میں دیدیں۔ بہر حال مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت ضروری ہے۔

یاد رہے۔ کہ تمام چندے بنام مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام روانہ کرنے چاہئیں۔ حضرت کے نام روانہ نہ ہوں۔ کیونکہ اس میں حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور کسی خاص شخص کے نام بھی نہ ہوں۔ والسلام

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ
مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔

قصیدہ عالیجناب منشی عبد الرزاق صاحب بخشی رمین رسالہ رفیق جناب مولوی الہی بخش صاحب جو کہ انہوں نے حضرت امام الزمان کی خدمت عالی میں پڑھکر سنایا۔

ذات بے مثل محمدؐ کا ہے جلوا ۔ ۔ ۔ احمدؑ
دیکھا اس ذات کو جس نے تجھے دیکھا احمدؑ
مثل موسیٰ کے ہے جس طرح سے پہلا احمدؐ
مثل عیسیٰ ہے اسی طرح سے پچھلا احمدؑ
ذرہ ہے موسئے عمران تو محمدؐ خورشید
قطرہ ہے عیسئے مریم تو ہے دریا احمدؐ
دیکھ کر فتنۂ دجال جہان میں برپا
نام سے عیسئے مریم کے خود آیا احمدؑ
پر نشانوں سے جو دیکھے تیری ذات اقدس
ہم تجھے کہتے ہیں مہدی و مسیحا احمدؑ
راہ گم کردہ کو دیتا ہے نشان رہ راست
خضر بن بن کے ترا نقش کف پا احمدؑ
جلوہ روئے محمدؐ نظر آجائے ابھی تو
رخ روشن سے اٹھا دیوے جو پردا احمدؑ
کیون نہ سودائی کے مانند بنین یہ عالم
زلف شبگون کا تیرے ہوگیا سودا احمدؑ
نام اعجاز مسیحا کیا زندہ تو ۔ ۔ نے
تو نے دکھلائے نشانات ہیں کیا کیا احمدؑ
کشف و الہام کی ہو جس کو ہوا بھی نہ لگی
ہاں وہ کس طرح سے ہو تیرا آشنا سا احمدؑ
علم ظاہر کہ ہے العلم حجاب الاکبر
اس سے کیونکر کوئی پائے تیرا پایا احمدؑ
چشم حق بین سے جو دیکھا تو ہوا یہ معلوم
مہدی و عیسیٰ و احمد کا ہے نقشا احمدؑ
مہ خورشید نے کی چرخ سے تیری تصدیق
اور شاہد ہوا اک طرفہ ستارا احمدؑ
زلزلہ جازہ و تاریکی شمس و طاعون
ہیں نشانات تیری واسطے کیا کیا احمدؑ
شک کیا سمجھے کوئی رمز معنی فی قبری
احمد پاک ہی جانے ترا رتبہ ۔ ۔ احمدؑ
ان نشانوں پہ بھی جو تم کو نہ پہچان سکے
اس کو کس طرح سے کوئی کہے بینا احمدؑ
کسب نور اس سے کرے کیون نہ یہ خورشید فلک
رخ پر نور محمدؐ کا ہے شیدا احمدؑ
شکر صد شکر کہ ان آنکھوں سے دیکھا تجھکو
نام سنتے تھے ترا صورت عنقا احمدؑ
گرمی فتنہ سے اس سایہ میں آجاؤ عزیز

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

اس عمر کے طے کرنے کے بعد پھر نفس پر تین حالتیں آتی ہیں۔ سب سے اوّل جو حالت ہوتی ہے۔ اس کا نام **نفس امّارہ** ہے۔ اس حالت میں انسان کی تمام طبعی قوتیں جوش زن ہوتی ہیں۔ اور اس کی ایسی مثال ہوتی ہے۔ جیسے دریا کا سیلاب آجاوے۔ اس وقت قریب ہے۔ کہ غرق ہو جاوے یہ جوش نفس ہر قسم کی بے اعتدالیوں کی طرف لے جاتا ہے لیکن پھر اس پر ایک حالت اور بھی آجاتی ہے۔ جس کا نام تو **نفس لوّامہ** ہے۔ اس کا نام لوامہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ بدی پر ملامت کرتا ہے۔ اور یہ حالت نفس کی روا نہیں رکھتی۔ کہ انسان ہر قسم کی بے اعتدالیوں اور جوشوں کا شکار ہوتا چلا جاوے۔ جیسا کہ **نفس امّارہ** کی صورت میں تھا۔ بلکہ نفس لوامہ اسے بدیوں پر ملامت کرتا ہے یہ سچ ہے۔ کہ **نفس لوّامہ** کی حالت میں انسان بالکل گناہ سے پاک اور بری نہیں ہوتا۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ اس حالت میں بھی انسان کی **شیطان** اور گناہ کے ساتھ ایک جنگ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی **شیطان غالب** آجاتا ہے اور کبھی وہ غالب آتا ہے۔ مگر **نفس لوّامہ** والا اللہ تعالےٰ کو رحم کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدیوں کے خلاف اپنے نفس سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ آخر اسی کش مکش اور جنگ و جدل میں اللہ تعالےٰ اس پر رحم کر دیتا ہے۔ اور اسے وہ **نفس** کی حالت عطا ہوتی ہے۔ جس کا نام **مطمئنہ** ہے یعنی اس حالت میں انسان شیطان اور نفس کی لڑائی میں فتح پا کر انسانیت اور نیکی کے قلعہ کے اندر آ کر داخل ہو جاتا ہے اور اس قلعہ کو فتح کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خدا پر راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پورے طور پر اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں فنا اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مقادیر کے ساتھ اس کو پوری صلح اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیه فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا ہے اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا۔ اور میرے بہشت کے اندر آجا۔

رضا بالقضاء اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ سچا رجوع اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ کی رضاء سے رضا مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالےٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے۔ اور دعا کی جاتی ہے اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے ہر وقت اللہ تعالےٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصد اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو **اسلام** کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ کیونکہ اسلام سے یہی مراد ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرے۔

مگر

دُعا کی ضرورت سچ یہ ہے۔ کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں ملسکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں۔ کہ انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دُعا ہے انسان کمزور ہے۔ جب تک دعا سے **قوت** اور **تائید** نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ خود اللہ تعالےٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعیف حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

خلق الانسان ضعیفا۔

یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے **عالی درجہ** اور **ارفع مقام** کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے **دُعا** کی بہت بڑی ضرورت ہے دُعا ایک زبردست **طاقت** ہے۔ جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ **دُعا** اس **فیض** اور **قوت** کے جذب کرنے والی نالی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے۔ وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے **ہاں** نری دُعا اللہ تعالےٰ کا منشا نہیں ہے۔ بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے۔ اور اس کے ساتھ دعا سے **کام** لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ **آداب الدُعا** سے ناواقفی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دُعا کو لاشے محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ دعا بڑی **دولت** ہے۔ جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے۔ جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے۔ اور پھر ایسے جنگل میں ہے۔ جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحظہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئیگی۔

اسلئے

یاد رکھو۔ کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی **حفاظت** کا اصل ذریعہ...... یہی **دُعا** ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

اسلام کا خاص امتیاز یہ بھی یقیناً سمجھو۔ کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف **اسلام** ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس **عطیہ** سے محروم ہیں۔ آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں گے۔ جب کہ ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ **تناسخ** کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے ہیں اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فایدہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ مذہب میں **دُعا** ایک بے فایدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے۔؟ جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائیگا۔ کیونکہ مسیح دوبارہ تو **مصلوب ہو ہی نہیں سکتا**۔ پس یہ خاص اکرام **اسلام** کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ **امّت مرحومہ** ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس **فضل** سے محروم ہو جاویں۔ اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔؟ جب ایک حیات بخش **چشمہ** موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود **طالب موت** اور تشنۂ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں **تو چاہیئے**۔ کہ اس پر منہ رکھدے۔ اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ میری **نصیحت** ہے۔ جس کو میں ساری نصائح **قرآنی کا مغز** سمجھتا ہوں قرآن شریف کے تیس ۳۰ سپارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص **نہیں جانتا**۔ کہ ان میں سے وہ **نصیحت کونسی** ہے۔ جس پر اگر **مضبوط ہو جاویں** اور اس پر پورا عمل درآمد کریں۔ تو **قرآن کریم کے سارے** احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے **بچنے کی توفیق** مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ وہ **کلید اور قوت**

دُعا

ہے۔ دُعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ ساری **مشکلات** کو آسان کر دیگا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ **دعا کی حقیقت** سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے۔ کہ دعا کیا چیز ہے؟ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے یہ تو کچھ بھی نہیں۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد

کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اسوقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال دردِ دل۔ اور خلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الوہیت کی طرف بہ نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالےٰ سے کیجاوے اس کی آواز اس کا لب و لہجہ اور ہی ہوتا ہے اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو۔ کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں۔ اور زبان میں خشوع خضوع ہو دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے۔ کہ میں گنہ گار ہوں۔ اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما۔ اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ جو مجھے پاک کرے جب اس قسم کی دعا میں مداومت کریگا۔ اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہیگا۔ تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور **سکینت** اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی دور کریگی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی جو گناہ سے بیزاری پیدا کر دیگی۔ اور وہ ان سے بچیگا۔ اس حالت میں وہ دیکھے گا۔ کہ میرا دل جذبات اور نفسانی خواہشوں کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا۔ کہ گویا ہزاراں ہزار زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ جو بے اختیار اسے کھینچ کر گناہ کی طرف لیجاتے تھے۔ یکدفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہیں۔ اور آزاد ہو گیا ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک تو رغبت اور رجوع تھا۔ اس حالت میں وہ محسوس اور مشاہدہ کریگا۔ کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالےٰ کی طرف ہے۔ گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالےٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہوگی یہ ایک زبردست **صداقت** ہے۔ جو اسلام میں موجود ہے۔ اس کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس کا زندہ **ثبوت** ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ اور اپنے **تجربہ** سے کہتا ہوں۔ کہ اگر انسان اس امر کو سمجھ لے۔ اور **دعا کے راز** سے آگاہ ہو جاوے۔ تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے۔ اور اس صورت میں سمجھو۔ کہ گویا اسکی ساری ہی مرادیں پوری ہو گئی ہیں۔ ورنہ دنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہیں۔ کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

جو شخص رو بدنیا ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی دور چلکر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ نامرادیاں اور ناکامیاں اکثر آکر ہلاک کر دیتی ہیں۔ لیکن جو شخص ساری **قوتوں** اور **طاقتوں** کے ساتھ رو بخدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کے لئے اس کے سب حرکات و سکنات ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ دنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار تو دنیا کا دیوانہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ رو بخدا شخص جس کی دنیا خادم کی جاتی ہے۔ دنیا اور اس کی لذتوں میں کوئی لذت نہیں پاتا۔ بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے کیونکہ وہ لطف اور ذوق دنیا کی طرف نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی اور طرف ہو جاتا ہے۔

انسان جب اللہ تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالےٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں۔ دنیا بھی اُس کے پاس آجاتی ہے۔ مگر راحت کے طریق اور ہو جائیں گے۔ وہ دنیا اور اس کی راحتوں میں کوئی لذت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدموں پر دنیا.... کو لاکر ڈالدیا گیا ہے۔ مگر ان کو دنیا کا کوئی مزا نہیں آیا۔ کیونکہ اُن کا رخ اور طرف تھا۔ یہی قانون قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذت چاہتا ہے۔ تو وہ اُسے نہیں ملتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ میں فنا ہو کر دنیا کی لذت کو چھوڑتا ہے۔ اور اسکی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی۔ تو دنیا ملتی ہے۔ مگر اسکی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے۔ اس کو بھولنا نہیں چاہیئے۔ خدایابی کے ساتھ دنیایابی وابستہ ہے اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے۔ کہ جو تقویٰ اختیار کریگا۔ اُسے تمام مشکلات سے نجات ملیگی۔ اور ایسے طور پر اسے رزق دیگا۔ کہ اُسے علم ہی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے۔ کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیساکہ خود اس نے فرمایا۔ تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا۔ کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہونگی۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے۔ کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اُس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اسے ملجاوے۔ وہ یہ راہ **اختیار کرے**۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے۔ اور اور راہیں اختیار کرتا ہے۔ تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہونگے۔ جن کو یہ نصیحت بری لگے گی۔ اور وہ ہنسی کریں گے۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا۔ کہ وہ ان **باتوں کی حقیقت** کو سمجھیں گے۔ اور پھر بول اُٹھیں گے۔ کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دیگا اصل موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اور پیغام موت آجائیگا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ مہربان ہو جاوے۔ تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ ناراض ہو۔ تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا۔ تو دنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا۔ خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے۔ تسبیح ڈالے بھگوے اور سبز کپڑے پہنے۔ مگر دنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی۔

اگر چند روز دنیا دھوکا کھا بھی لے۔ تو بھی آخر اس کی قلعی کھل جائیگی۔ اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائیگا لیکن جو **اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے**۔ دنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے۔ وہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیاں دے۔ لعنتیں بھیجے۔ لیکن ایک وقت آجائیگا۔ کہ وہی دنیا اس کی طرف رجوع کریگی اور اس کی سچائی کا اعتراف اسے کرنا پڑیگا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے۔ دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ابتداءً اہل دنیا انکے دشمن ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے۔ اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا۔ جس نے دکھ نہ اُٹھایا ہو۔ مکار۔ فریبی۔ دوکاندار اس کا نام نہ رکھا گیا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہیئے۔ پتھر مارے۔ گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر انکی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دنیا کو اللہ تعالےٰ کی کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لیکر آئے تھے۔ اُسکے پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دنیا داروں کی طرف سے پہونچیں۔ ان کو سست نہیں کیا۔ بلکہ وہ اور تیز قدم ہوئے۔ یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا انکے قدموں پر آگری۔ اور انکی راست بازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدلدیتا ہے +

یقیناً یاد رکھو۔

تمام انبیاء کو اپنی تبلیغ میں مشکلات آئی ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور بہتر تھے یہانتک کہ آپ پر سلسلہ نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔ یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر طبعی طور پر ختم ہوگئے۔ باوجود ایسے جلیل الشان نبی ہونے کے کون نہیں جانتا۔ کہ آپؐ کو تبلیغ رسالت میں کس قدر مشکلات اور تکالیف پیش آئیں۔ اور کفار نے کس حد تک آپ کو ستایا۔ اور دکھ دیا۔ اس مخالفت میں اپنی ہی قوم اور چچا اور دوسرے لوگ سب سے بڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ آپ کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا زمانہ اتنا لمبا ہوا۔ کہ تیرہ برس تک اپنی قوم سے ہر قسم کے دکھ اوٹھاتے رہے۔ اس حالت میں کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ شخص کامیاب ہوگا۔ کیونکہ ہر طرف مخالفت کا بازار گرم تھا۔ اور خود اپنے رشتہ دار ہی تشنہ خون ہو رہے تھے۔ جدی اور برادری کے لوگوں نے جب قبول نکیا۔ تو اوروں کو اور بھی مشکلات پیش آگئے۔ غرض اس طرح پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مصیبتوں کا زمانہ دراز ہوگیا۔

موسیٰ و مثیل موسیٰ علیہما السلام کی قومی تبلیغ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس قسم کے مشکلات پیش نہیں آئے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل نے ان کو فوراً قبول کر لیا تھا۔ اس لئے قوم کی طرف سے کوئی دکھ اور مصیبت یا روک ان کو پیش نہیں آئی۔ لیکن برخلاف اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ہی قوم سے مشکلات اور انکار کا مرحلہ پیش آیا۔ پھر ایسی صورت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں کیسی اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوئی ہیں۔ جو آپ کے کمالات اور فضائل کا سب سے بڑھ کر ثبوت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کے اذن و امر سے تبلیغ شروع کی۔ تو پہلے ہی آپؐ کو یہ مرحلہ پیش آیا۔ کہ قوم نے انکار کیا۔ لکھا ہے کہ جب آپؐ نے قریش کی دعوت کی۔ اور سب کو بلا کر کہا۔ کہ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اس کا جواب دو۔ یعنی میں اگر تمہیں یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑی بھاری فوج پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اس گھات میں چھپی ہوئی ہے۔ کہ موقع پاکر تم کو ہلاک کردے تو کیا تم باور کروگے۔ سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ بے شک ہم اس بات کو تسلیم کریں گے۔ اس لئے کہ تو ہمیشہ سے **صادق** اور امین ہے۔ جب وہ یہ اقرار کر چکے۔ تو پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دیکھو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں۔ اور تم کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اتنا [illegible] کہ سب الگ ہوگئے۔ اور ایک شریر بول اوٹھا

تبالک سائر الیوم۔

افسوس جو بات انکی نجات اور بہتری کی تھی۔ ناعاقبت اندیش قوم نے اس کو برا ہی سمجھا۔ اور مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ اب اس کے بالمقابل موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھو۔ بنی اسرائیل باوجودیکہ ایک سخت دل قوم تھی۔ لیکن انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ پر فوراً ہی اس کو قبول کر لیا۔ اور اس طرف موسیٰ علیہ السلام سے افضل کو قوم نے تسلیم نہ کیا۔ اور مخالفت کے لئے تیار ہوگئے۔ مصائب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ آئے دن قتل کے منصوبے ہونے لگے۔ اور یہ زمانہ اتنا لمبا ہوگیا۔ کہ تیرہ۱۳ برس تک برابر چلا گیا۔ تیرہ۱۳ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں آپ نے جسقدر دکھ اوٹھائے۔ ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ **قوم** کی طرف سے تکالیف اور ایذارسانی میں کوئی کسر باقی چھوڑی جاتی تھی۔ اور ادھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی۔ اور بار بار حکم ہوتا تھا۔ کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے۔ تو بھی صبر کر۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے۔ اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا۔

اور اصل یہ ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا۔ کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہوکر آئے تھے۔ اس لئے ان کی تکالیف اور ایذارسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا۔ کیونکہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مخالف ہوگئی۔ اور ایذارسانی کے درپے ہوئی۔ اور پھر عیسائی بھی دشمن ہوگئے۔ جب ان کو سنایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ایک خدا کے بندے اور رسول تھے۔ تو ان کو آگ لگ گئی۔ کیونکہ وہ تو ان کو خدا بنائے بیٹھے تھے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر حقیقت کھولدی۔

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ انسان جس کو خدا بنا لیتا ہے۔ اور اپنا معبود مانتا ہے۔ اس کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بلکہ پھر اس کو چھوڑنا بہت ہی مشکل ہوجاتا ہے۔ عیسائیوں کا یہ اعتقاد پختہ ہوگیا ہوا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے سنا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مصنوعی خدا کو انسان بنا دیا۔ تو وہ دشمن جان بن گئے۔ اور اسی طرح پر یہودیوں میں بہت سی مشرکانہ رسومات پیدا ہوگئی تھیں۔ اور وہ حضرت مسیح کا بالکل انکار کرتے تھے جب ان کو متنبہ کیا گیا۔ تو وہ بھی مخالفت کے لئے اوٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وہ حضرت مسیح کو معاذ اللہ مکار اور کذاب کہتے تھے۔ بالمقابل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ تم ان کو کذاب کہنے میں خود کذاب ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ نبی ہے۔ اس کے علاوہ انکی مخالفت کی ایک بہاری وجہ یہ ہوئی۔ کہ وہ اپنی بے وقوفی اور کم فہمی سے یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ خاتم الانبیاء بنی اسرائیل میں سے آئیگا۔ کیونکہ جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ آخری نبی کے متعلق جو پیشگوئی ہے ایسے الفاظ میں ہے۔ جس سے ان کو یہ شبہ پیدا ہوگیا تھا۔ اور لکھا ہے کہ **تمہارے بہائیوں میں سے**۔ وہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہی کر بیٹھے۔ حالانکہ اس سے مراد بنی اسماعیل تھی۔ پس جب انہوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سنا کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ تو ان کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور جو کچھ وہ توریت کی اس پیشگوئی کے موافق سمجھے بیٹھے تھے۔ وہ غلط قرار دیا گیا۔ اس سے ان کے آگ لگی۔ اور وہ مخالفت کے لئے اوٹھ کھڑے ہوئے۔

پیشگوئیوں کے متعلق سنت اللہ

اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ یہی ہے کہ ان میں خفاء اور ابتلا کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ پہلو نہ رکھا جاوے۔ تو پھر کوئی امتیاز ہی نہ رہے۔ اور سب کا ایک ہی مذہب ہوجاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے امتیاز کے لئے ایسا ہی چاہا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں ایک ابتلا کا پہلو رکھ دیتا ہے۔ کوتاہ اندیش۔ ظاہر پرست اس پر اڑ جاتے ہیں۔ اور اصل مقصد سے دور جا پڑتے ہیں۔ اسی طرح پر ان یہودیوں کو یہ مشکل پیش آئی۔ کہ وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شک میں پڑ گئے۔ اگر توریت میں وہ پیشگوئی صاف الفاظ میں ہوتی۔ کہ آنے والا نبی بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ اور اس کا نام (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ اس کے باپ کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب ہوگا۔ اور اس کی ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ تو یہودی کیونکر انکار کرتے؟ مگر انکی بدقسمتی سے پیشگوئی میں ایسی صراحت نہ تھی۔ وہاں لکھا تھا۔ کہ تیرے بہائیوں میں سے وہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہی سمجھتے رہے۔

الیاس اور مسیح کی آمد ثانی کا فیصلہ

ایسی ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت بھی یہودیوں کو ٹھوکر لگی تھی۔ ملاکی نبی میں حضرت مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کے آنے کی پیشگوئی درج ہے۔ جب حضرت مسیح آگئے۔ اور انہوں نے دعویٰ کیا۔ تو یہودی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے اس کے لئے وہ انکار کرنے لگے۔ چنانچہ انہوں نے خود حضرت مسیح سے یہی سوال کیا۔ کہ الیاس کا آنا جو مسیح سے پہلے ضروری ہے۔ وہ کہاں ہے؟ حضرت مسیح نے کہا۔ کہ آنے والا الیاس آگیا ہے۔ یعنی وہ یوحنا ابن ذکریا کے رنگ میں آیا ہے۔

ہو تو قبول کرو۔ مگر یہ بات انکی تسلی کا موجب کیونکر ہو سکتی [illegible] وہ اس بات پر اڑے رہے۔ کہ وہاں کسی مثیل کے [illegible] کی خبر تو دی نہیں گئی۔ وہاں تو خود ایلیا کے آنے کا وعدہ [illegible] اس بنا پر وہ انکار کرتے رہے۔ اور دکھ اور تکلیفیں [illegible] پہونچاتے رہے۔ یہاں تک کہ اب بھی یہودی یہی یقین رکھتے ہیں۔ میرے پاس ایک فاضل یہودی کی کتاب ہے اس نے اس مسئلہ پر ایک لمبی بحث کی ہے اور کہا ہے۔ کہ ہم اس مسیح کو کیونکر قبول کر سکتے تھے۔ جبکہ اس سے پہلے ایلیا نہیں آیا۔ یہ شخص جو یسوع مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا دعویٰ بناوٹی اور جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ ایلیا کے دوبارہ آنے کی جھوٹی تاویل کرتا ہے۔ ہم اسکے خالہ زاد بھائی یحییٰ کو کیونکر ایلیا سمجھ لیں۔ پھر وہ لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے۔ کہ ہم کس طرح پر اس شخص کے دعوے کو تسلیم کر لیں۔ جبکہ ہمیں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ پہلے ایلیا آئے گا۔ اس میں کسی مثیل کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ آخر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کو ہم سے سوال کریگا۔ کہ کیوں اس مسیح کو قبول نہیں کیا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھول کر اس کے سامنے رکھدیں گے

اسی قسم کے مشکلات ان لوگوں کو کیوں پیش آئے؟ اسکی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں پر غور نہیں کیا۔ اور ظاہر الفاظ پر اڑے رہے۔

اسی قسم کے مشکلات اس وقت مسلمانوں کو پیش آئے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جاوے۔ تو ان کے سامنے تو کوئی نظیر فیصلہ موجود نہ تھا۔ لیکن انکے سامنے تو دوبارہ آنے کا مقدمہ [illegible] شدہ موجود ہے۔ جو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدالت سے فیصل ہو چکا ہے۔ انہوں نے تاویل کرکے بتا دیا تھا۔ کہ دوبارہ آنے والے شخص سے مراد وہی نہیں ہوتا۔ پھر کس قدر افسوس ہے۔ ان پر کہ یہ اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اوٹھاتے لایلدغ المومن من جحر واحد۔ یہودیوں کو جس پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اور وہ لعنتی ہوگئے۔ اسی پتھر سے یہ ٹھوکر کھاتے ہیں؟ یہودی اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ انکی کتابیں موجود ہیں۔ ان سے دریافت کر لو کہ کیا یہ ان کا عقیدہ تھا یا نہیں کہ مسیح سے پہلے الیاس آئے گا؟ اور ملاکی نبی کی کتاب میں یہ پیشگوئی درج ہے یا نہیں؟ اور پھر عیسائیوں سے پوچھو اور انجیل میں اس فیصلہ کو پڑھو۔ جو مسیح نے خود کیا ہے۔ مومن تو دوسرے کی مصیبت سے عبرت پکڑتا ہے۔ لیکن ان مسلمانوں نے اس سے کیا سبق سیکھا۔ یہودی عقیدہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہودی اور اصل جہنم ہوئے۔ اب کیا یہ بھی یہی چاہتے ہیں؟ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ ان عقلوں کو کیا ہو گیا۔ اگر حضرت مسیح کا وہ فیصلہ جو انہوں نے الیاس کے دوبارہ آنے کے متعلق کیا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ تو پھر مجھے جواب دیں۔ کہ حضرت مسیح [illegible] ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں تو کوئی کلام اور شبہ ہی نہیں۔ کہ ان کے آنے سے پیشتر ایلیا کا آنا ضروری تھا۔ اور ایلیا آسمان سے نہیں آیا۔ پھر حضرت مسیح کیونکر سچے نبی ٹھہریں گے؟ اس عقیدہ فاسدہ سے یہی نہیں کہ یہودیوں کی طرح حضرت عیسیٰ کی رسالت سے انکار کرنا پڑے گا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی معاذ اللہ ہاتھ سے جائیگی۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد اور بعثت حضرت مسیح کے بعد ہے۔ اور جب ابھی تک مسیح ہی نہیں آیا۔ تو پھر اسلام کیونکر صحیح ہوگا؟ سوچو اور غور کرو۔ کہ تمہاری ذرا سی ٹھوکر کا اثر کہاں تک پہونچتا ہے؟

سنو اصل حقیقت یہی ہے۔ اور سچا فیصلہ وہی ہے جو حضرت مسیح نے کر دیا تھا۔ اس سے منہ پھیرنا اچھا نہیں ہے،

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۰

غرض

انبیاء علیہم السلام کو اپنی تبلیغ کی راہ میں بہت سی مشکلات ہوتی ہیں۔ اور انکے مصائب میں سے یہ بھی بڑی مصیبت ہے۔ کہ جس قدر دیر نبی کی کامیابی میں ہوگی۔ اسی قدر ہم و غم اس کا بڑھے گا۔ میں ان مشکلات سے الگ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بھی منہاج نبوۃ پر قایم کیا ہے۔

اپنی جماعت سے خطاب

ہماری جماعت کے لیے بھی اسی قسم کے مشکلات ہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آتے تھے۔ چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ تو معاً دوست۔ رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں۔ باپ اور بھائی۔ بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ السلام علیک تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا چاہتے۔ اس قسم کے بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں۔ اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ اس قسم کے مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کے مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی ہو۔ اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو۔ اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔ تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔ وہ سچا دوست نہیں ہے ورنہ چاہیئے تھا۔ کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں۔ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان سے دنگہ یا فساد مت کرو۔ بلکہ ان کے لئے

غائبانہ دُعا کرو

کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرکے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں۔ کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو۔ اور گالیاں سنکر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو۔ تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ۔ اور نرمی سے جواب دو بارہا ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے۔ اور مخالفت وہ طریق اختیار کرتا ہے۔ جو مفسدانہ طریق ہو۔ جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے۔ اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ تو خود اسے شرم آجاتی ہے۔ اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے۔ کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے۔ جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں۔ کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ میں اس طریق کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا۔ کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھیریگی وہ ایسی راہ اختیار کرے۔ جو تقوے کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا۔ تو وہ یاد رکھے۔ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے۔ کہ میں ان لوگوں سے کسقدر گالیاں سنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں۔ جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے۔ اور پھر جب پڑھتے ہیں۔ تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں

نہیں دی گئی ہیں۔ اور میں اعتبار نہیں کرتا۔ کہ ابوجہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ **جب میں صبر کرتا ہوں۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ تم بھی صبر کرو۔** درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی تم دیکھو۔ کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جاوینگے۔ **ان کی گالیاں ان کی شرارتیں اور منصوبے** مجھے ہرگز نہیں **تھکا سکتے۔ اگر میں خدا کی طرف سے** نہ ہوتا۔ تو بے **شک میں انکی گالیوں سے** ڈر جاتا۔ لیکن میں **یقیناً جانتا ہوں۔ کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے۔** پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو۔ کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہونچایا ہے۔ ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں۔ تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔ یہ لوگ ان میں سے ہی آئے ہیں۔ یا کہیں اور سے انہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے۔ لیکن اس فتوے کفر کی کیا تاثیر ہوئی۔؟ جماعت بڑھی۔ اگر یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا گیا ہوتا۔ تو ضرور تھا۔ کہ اس فتوے کا اثر ہوتا۔ اور میری راہ میں وہ فتوے کفر بڑی بھاری روک پیدا کر دیتا۔ لیکن جو بات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ انسان کا مقدور نہیں ہے۔ کہ اسے پامال کر سکے۔ جو کچھ منصوبے میرے مخالف کئے جاتے ہیں۔ بچھانے والوں کو حسرت ہی ہوتی ہے۔

میں کھول کر کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں۔ **ایک عظیم الشان دریا کے سامنے جو اپنے پورے زور سے آ رہا ہے۔ اپنا ہاتھ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس سے رک جاوے۔** مگر اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ رک نہیں سکتا۔

یہ ان گالیوں سے روکنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہ کبھی نہیں رکے گا۔ کیا شریف آدمیوں کا کام ہے کہ گالیاں دیں۔ میں ان مسلمانوں پر افسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو ایسی بیباکی سے زبان کھولتے ہیں میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایسی گندی گالیاں میں نے تو کبھی کسی چوہڑے یا چمارسے بھی نہیں سنی ہیں۔ جو ان مسلمان کہلانے والوں سے سنی ہیں۔

وَلَنِعْمَ مَا قِيْلَ

ان گالیوں میں یہ لوگ اپنی حالت کا اظہار کرتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ فاسق و فاجر ہیں۔ اللہ تعا [illegible] پر رحم کرے (آمین)

[illegible] ایک کروڑ ہوں۔

[illegible] یہ جانتے ہیں۔ کہ ایک پیسہ کا

[illegible]

سیاہ نامہ اعمال ہی سیاہ ہو جائے گا۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ گالیاں دی کیوں جاتی ہیں۔ کیا صرف اس لئے کہ میں کہتا ہوں۔ **قرآن شریف کو نہ چھوڑو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کرو۔**

غضب کی بات ہے۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اور پھر زمین پر نہیں آئیں گے۔ مگر یہ ماننے میں نہیں آتے۔ اور اس عقیدہ مخالف قرآن شریف پر اڑتے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ایک سلسلہ قائم نہ کیا ہوتا۔ تو یہ جو کچھ چاہتے کہتے۔ کیونکہ ان کو بیدار کرنے والا اور آگاہ کرنے والا ان میں موجود نہ تھا۔ لیکن اب جب کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے۔ اور میں وہی ہوں۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **حَکَم** قرار دیا ہے۔ تو پھر میرے فیصلہ پر چون و چرا کرنا ان کا حق نہیں تھا طریق تقویٰ تو یہ تھا۔ کہ میری باتوں کو سنتے اور غور کرتے انکار کے لئے جلدی نہ کرتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے آنے کے بعد ان کا حق نہیں۔ کہ زبان کھولیں۔ کیونکہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو کر آیا ہوں اور حَکَم ہو کر آیا ہوں۔ ابھی بہت زمانہ نہیں گذرا۔ کہ مقلد غیر مقلدوں کی غلطیاں نکالتے اور وہ ان کی غلطیاں ظاہر کرتے اور اسی طرح پر دوسرے فرقے آپس میں درندوں کی طرح لڑتے جھگڑتے تھے۔ ایک دوسرے کو کافر کہتے۔ اور نجس بتاتے تھے۔ اگر کوئی تسلی کی راہ موجود تھی۔ تو پھر اسقدر اختلاف اور تفرقہ ایک ہی قوم میں کیوں تھا۔ وہ غلطیاں واقع ہو چکی تھیں اور لوگ حقیقت کی راہ سے دور جا پڑے تھے ایسے اختلاف کے وقت ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ایک حَکَم ان میں بھیج دیا۔ اب بتاؤ۔ میں نے کیا زیادتی کی ہے۔ یا کیا قرآن شریف سے کم کر دیا ہے۔ جو میری مخالفت کے لئے اس قدر جوش پیدا ہو ہوا ہے۔

یہ سچ ہے کہ اس وحی کی بنا پر جو اللہ تعالےٰ کی کامل اور

نوٹ اس مقام پر پہنچکر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز اور تقریر میں ایک خاص جلال اور شوکت تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپکی عظمت جو آپکے دل میں ہے۔ معلوم ہوتی تھی۔ تقریر میں غیر معمولی روز تھا۔ اور وہ پرزور دریا کی طرح بہ رہی تھی۔ پورے طور پر ہم قادر نہیں ہو سکے۔ کہ اس حصہ کو قلم بند کر سکیں تاہم جسقدر کوشش و سعی سے ہو سکا۔ قلمبند کیا ہے

(ایڈیٹر)

مجید کتاب کی شرح میں ہے۔ میں نے کہا۔ کہ **مسیح مر گیا ہے** لیکن اس کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟ کیوں یہ قرآن شریف کو غور سے نہیں پڑھتے۔ کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ موحد کہلاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور خیر البشر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب وہی لفظ **توفی** کا آپ پر آتا ہے۔ تو اس کے معنے **موت** کرتے ہیں۔ اور جب مسیح پر آتا ہے تو زندہ مع جسم آسمان پر اٹھائے جانے ہیں ان کی غیرت کو کیا ہوا؟ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہتک کیوں روا رکھتے ہیں۔ کیا قرآن شریف میں

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں آیا۔ اور وہی لفظ مسیح کے لئے **متوفیک** اور **فلما توفیتنی** میں آیا ہے۔ پھر یہ کیا ہو گیا۔ کہ ایک جگہ کچھ اور معنے اور ایک جگہ کچھ اور۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کمزور نبی سمجھا ہے!!! جو انہیں زمین میں دفن کرتے ہیں۔ اور مسیح کو آسمان پر چڑھاتے ہیں!!! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوتی۔ اور آپ کے لئے غیرت ہوتی۔ تو کیوں نہیں کہدیتے۔ **کہ وہ بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔** تب میں بھی سمجھ لیتا۔ کہ یہ مسیح کی خصوصیت نہیں ٹھہراتے۔ مگر موجودہ حالت میں **میرا دل گوارہ نہیں کر** سکتا۔ کہ میں قرآن شریف کے ایسے معنے کروں۔ جو خود قرآن شریف اور لغت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **تفسیر کے** خلاف ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **کی ہتک شان کا باعث ہوں۔**

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جس شخص نے یہ لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں۔ وہ کافر ہے۔ وہ سچ کہتا ہے۔

اس خصوصیت کے پیدا کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ ۲۹ لاکھ مرتد ہو گیا۔

اللہ کے واسطے اس قدر ظلم نہ کرو۔ کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور رتبہ کو گھٹایا جاوے۔ جو اس عقیدہ سے برابر گھٹتی ہے۔ کہ وہ تو زمین میں دفن کئے گئے اور مسیح آسمان پر اٹھایا گیا۔ مسیح ہرگز زندہ نہیں رہا۔ وہ مر گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا کہ **یا عیسیٰ انی متوفیک۔** اور خود مسیح نے اقرار کر دیا۔ کہ **فلما توفیتنی**

میں پھر کہتا ہوں۔ کہ عیسائیوں کو اعتراض کا موقع نہ دو۔ میری باتوں کو سنو۔ اور غور سے سنو۔ اور پھر اپنی جگہ پر جا کر سوچو۔!!!



ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء

مسئلہ ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ایک مسئلہ حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ ایک شخص ہیں۔ جن کے پاس بیس بائیس ہزار کے قریب روپیہ موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے اور ان کے اطمینان کے لئے اس نے تجویز کی ہے۔ کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں۔ لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے۔ اسی طرح ہر ایک شے خرید کر جہاں کہے۔ وہاں روانہ کریں۔ اور جو روپیہ آوے وہ امانت رہے۔ سال کے بعد وہ سکھ ہزار بارہ سو روپیہ ان کو منافع کا دیدیا کریگا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے آئے ہیں۔ کہ یہ روپیہ جو ان کو سال کے بعد ملیگا اگر سود نہ ہو تو شراکت کر لی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے۔ اور ان کی محنت کو دخل ہے۔ اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی حیثیت کے لحاظ سے اس کے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ دس دس ہزار اور دس دس ہزار روپیہ لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہٰذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو ان کو وہ دیتا ہے۔ سود نہیں ہے۔ اور میں اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے جو مفت بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ ۱۲

جو صاحب اس مسئلہ کو دریافت کرنے آئے تھے۔ انکی دینداری واقعی ہی قابل رشک ہے۔ کہ اس وقت جب کہ مسلمانوں نے حلال و حرام کی تمیز کو خیرباد کہکر صرف زراندوزی کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے۔ یہ صاحب استفسار کے لئے اس قدر سفر دراز طے کرکے آئے۔ صرف اس غرض سے کہ کہیں اس لین دین میں سود نہ ہو جاوے۔ اللہ تعالےٰ اس زمانہ کے کل اہل اسلام کو اسی قسم کی توفیق دیوے۔ کہ وہ اپنے معاملات میں دین کو مقدم رکھیں۔ آمین ایڈیٹر

ظہر کی نماز سے پیشتر حضور علیہ السلام نے کچھ روپیہ جسکی تعداد غالباً ۸ یا دس ہوگی۔ ایک مخلص مہاجر کو یہ کہکر دئے کہ چونکہ موسم سرما ہے۔ آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی۔ اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا خود حضور علیہ السلام نے انکی ضرورت کو محسوس کرکے یہ رقم عطا کی۔ جس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ کہ آپ کو مخلص خدام کی ضرورت کا کس قدر خیال ہے۔

گناہوں سے معصوم انبیاء ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ توبہ و استغفار کے ذریعہ سے ان سے مشابہت پیدا کر لیتے ہیں۔

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء

الٰہی رحمت سے مغفرۃ ایک صاحب کے رشتہ دار کسی وجہ سے قید ہو گئے تھے۔ ان کے ذکر پر حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ انہیں خود استغفار کی تاکید کیا کرے۔ اس پر حضرۃ اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بعض لوگ جو استغفار کے لائق ہیں وہ تو استغفار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو محض خدا کی رحمت سے بھی رہائی مل جایا کرتی ہے۔ جنکی طبیعت میں کجی ہے۔ انکے لئے اس کی رحمت وسیع ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے دریافت کیا۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے کبھی فارسی زبان میں بھی کلام کی ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ ایک دفعہ یہ فقرہ الہام ہوا تھا۔

این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

روس و جاپان کی جنگ پر لطیفہ اس جنگ کی ذکر پر حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے بیان کیا۔ کہ اس قدر خونخوار جنگ ہے۔ کہ ہزاروں آدمی ہلاک ہو رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں سلطنتوں کا مذہب ایسا ہے۔ جس کی رو سے اس جنگ کی مطلق نوبت ہی نہ آنی چاہیئے۔ جاپان کا بدھ مذہب ہے۔ اور اس کی رو سے ایک چیونٹی کا مارنا بھی گناہ ہے۔ روس عیسائی ہے۔ اور ان کو چاہیئے۔ کہ مسیح کی تعلیم کے بموجب اگر جاپان ایک مقام پر قبضہ کرے۔ تو دوسرا مقام خود اس کے حوالہ کر دیں۔

تین عیسائیوں کی ملاقات آج تین عیسائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ ایک تو جوان تھے۔ جو کہ ایک صاحب کے بیٹے تھے اور باقی میں سے ایک صاحب ڈاکٹر صاحب تھے۔ جو کہ ضعیف العمر تھے۔ اور ایک قاضی صاحب پشاوری جوان مرد تھے۔

ایک صاحب ان میں سے وہ تھے۔ جنہوں نے تحقیق مذاہب کی بنا پر نہایت ادب سے حضرت اقدس سے کسی زمانہ میں خط و کتابت کی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کو کمال شوق حضور علیہ السلام کی زیارت کا تھا۔

خانقاہوں میں ایک مشہور خانقاہ ہے جہاں اکثر لوگ مشرکانہ عقاید کی بنا پر زیارت وغیرہ کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں کی نسبت ایک عیسائی صاحب نے ذکر کیا۔ جالندھر کے ضلع کے لوگوں کے لئے وہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کہ ایک سفید کبوتر کی ٹانگیں کمزور کرکے قبر پر بٹھا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ صاحب مزار کی روح اس میں حلول کر آئی ہے

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ کبوتر بیچارا نہیں رہتا۔ اس کے بعد حضرت اقدس اور عیسائی صاحبوں میں ذیل کی گفتگو ہوئی۔ جس میں اکثر روئے سخن ڈاکٹر صاحب کی طرف ہی تھا۔

حضرت اقدس ۔ ادھر آپ کا آنا کس تقریب پر ہوا۔

ڈاکٹر صاحب ۔ صرف زیارت کی غرض سے۔ کیونکہ ایک عرصہ سے شوق تھا۔

حضرت اقدس ۔ مگر تاہم ایسی کونسی تقریب ہوئی۔ کہ آپ ادھر آگئے

ڈاکٹر صاحب ۔ میں نے رخصت لی تھی۔ اور یہاں بچوں کو لیکر آیا تھا۔ وہ لاہور میں ہیں۔ اور خود ادھر آیا ہوں۔ بڑا باعث رخصت کا آپ کی ملاقات ہی تھی۔

حضرت اقدس ۔ اب رخصت کے کتنے دن باقی ہیں۔

مفتی صاحب ۔ (حساب کرکے) ۱۷ دن باقی ہیں۔

حضرت اقدس ۔ تو اب آپ کو یہ ایام یہاں ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں۔

حکیم نورالدین صاحب ۔ یہ تو آج ہی رخصت ہوتے تھے۔ مگر رات کو تو ٹھیر جانا چاہیئے۔

حضرت اقدس ۔ جب رخصت ہمارے لئے لی۔ تو پھر رخصت کے ایام ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں

عیسائی قاضی صاحب ۔ انکو فرصت نہیں۔ زیارت مقصود تھی سو ہو گئی

حضرت اقدس ۔ ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کرکے۔ اب پھر کیا صلاح ہے۔ کتنے دن رہوگے۔

عیسائی قاضی صاحب ۔ نے پھر جلدی جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

حضرت اقدس ۔ یہ مہمانداری کے ادب کے خلاف ہے۔ اور آپکے ارادہ کے بھی برخلاف ہے۔ کہ اسقدر جلدی کیجاوے۔ میرا ارادہ جمعرات کو سیالکوٹ جانے کا ہے تب تک ٹھیریں۔ پھر اکٹھے چلیں گے۔

اس اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ انکی خوابگاہ اور بستر اور خوراک وغیرہ کا اہتمام بہت عمدہ طور سے کر دیا جاوے۔ کہ کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور ہر سہ صاحبان تشریف لے گئے۔ دوسرے دن احمدی عمارات اور کارخانوں کو دیکھ کر رخصت ہو گئے۔

۲۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء

ایک بیمار شخص کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انسان وقت تندرستی میں صحت کی قدر نہیں کرتا۔ دکھ ان ایام میں اپنے تعلقات اللہ تعالیٰ سے منقطع رکھتا ہے۔ تاکہ ہر طرح وہ اس کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جب بیمار ہوتا ہے۔ تو پھر دوبارہ صحت اس لئے طلب کرتا ہے۔ کہ انہی دنیا کے امور میں مبتلا ہو۔ (اگر اس کا ارادہ خدمت دین ہو۔ تو اس کا صحت کا طلب کرنا گویا منشائے الٰہی کے مطابق ہوگا۔) اسی بیمار کی نسبت ذکر ہوا۔ کہ اس نے کئی سو روپیہ لوگوں سے لینا ہو مگر قرضہ جات چند ... ان کے کاغذات میں ... تمام زبانی لین دین ہے۔ اور اسکی دو لڑکیاں ہیں۔

بعض احباب نے تجویز کیا۔ کہ چونکہ یہ رقوم لوگوں کے ذمہ ہیں اور وہ تحریر میں نہیں آئیں۔ تو چاہیئے۔ کہ ... دو آدمی گواہ مقرر کرکے اس کی زندگی میں وہ رقمیں ان مقروضوں سے منوالی جاویں اور تحریر کرالی جاویں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بڑے ثواب کی بات ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اگر وہ مر جاوے۔ تو بیچاری لڑکیوں کو کچھ بھی نہ پہنچ جاوے۔ ... اس لئے اچھا ہے۔ کہ اس ... کی ... پر نظر رکھا جاوے۔ اور سہل ... ان معاملات کو ترک کیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

اسلام کی وحدت اور اخوت پر ذکر ہوا۔ کہ عیسائیوں نے بھی اس قول کو تسلیم کیا ہے۔ کہ مسلمان لوگ جب مسجد میں داخل ہو جاویں۔ تو ان میں بادشاہ اور امیر و غریب کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ اور کسی کا حق نہیں۔ کہ کسی قسم کا امتیاز کرے۔ حالانکہ عیسائیوں کے گرجے اس سے محروم ہیں۔ خاص انگریزوں کے گرجوں میں عام عیسائی لوگ داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر گرجوں میں درجہ بدرجہ چوکیاں لگی ہوتی ہیں۔ اور رومن کیتھلک تو نشستوں پر نام بھی لکھ دیتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے معبد میں یہ ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ سب کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کیا۔ کہ ہماری مسجد میں تو خود امام الوقت بھی مقتدی بنکر نماز پڑھتا ہے (اسمیں یہ سر ہے۔ کہ امت محمدیہ کی اسقدر شان ہے۔ کہ مسیح بھی اس کا مقتدی ہے۔ اور اس امت کے ... لوگ اس کے امام ہیں۔

قادیان کے مہمان خانہ کے متعلق ضروری نوٹ

مہمان کی تواضع کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے۔ کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اسے خیال نہ رہتا ہو۔ اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو نئے ناواقف آدمی آتے ہیں۔ تو یہ ہمارا حق ہے۔ کہ انکی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے۔ یہ اُن کا فرض ہے۔ کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کرکے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے۔ اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔ بیان کیا گیا۔ کہ حضور بعض لوگ جو مسافرخانہ میں نو وارد لوگوں سے مذہبی مناظرے شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس میں وہ اپنے خیال اور رائے کے موافق کلام کرتے ہیں۔ جو کہ بعض اوقات بے محل اور حضور کے منشا کے خلاف بھی ہوتی ہے اور نو وارد آدمی مثلاً اس سے اندازہ لگاتا ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کا یہی مشرب ہوگا۔ حالانکہ یہ بالکل غلطی ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ نو وارد ... کے لئے ابتلا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے تجویز فرمایا۔ کہ اس قسم کی کلام ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے بعض مناظر ... چونکہ ... کے ساتھ کلام کرنی پڑتی ہے اور جب وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرتے ہیں۔ تو محل اور موقعہ کے لحاظ سے ان کو یسوع کی نسبت اسی قسم کے ثبوت دینے پڑتے ہیں۔ اور وہ مقتضائے وقت ہوتا ہے۔ مگر ہر ایک آدمی اس کا اہل نہیں ہے۔ اور دوسرے لوگ اکثر کسی نبی کی شان میں بھی کوئی کلمہ گستاخی یا بے ادبی کا استعمال کرتے ہیں۔ تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہ گمان کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح یا دوسرے انبیاء ایک معمولی آدمی تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقرب تھے۔ قرآن شریف نے مصلحت اور موقعہ کے لحاظ سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک لفظ اس قسم کا بیان فرمایا ہے۔ کہ جہاں آپ کے بہت سے انوار و برکات اور فضائل بیان کئے ہیں وہاں بشر مثلکم بھی کہہ دیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ آن حضرت فی الواقع ہی عام آدمیوں جیسے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ آپکی شان میں اس لئے استعمال فرمایا۔ کہ دوسرے انبیاؤں کی طرح آپ کی پرستش نہ ہو۔ اور آپ کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ آپکے فضائل و مراتب ہی سلب کر دیئے جاویں۔

آخر کار تجویز ہوا۔ کہ ایک صاحب ذی وجاہت و ذی اثر کے ہاتھ میں مہمانوں کی تواضع کا اہتمام دیا جاوے۔

---

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۴ء

تصاویر کی طرف کثرت توجہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نارضامندی

۲۳ اکتوبر کو ظہر کے وقت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کی تحریری درخواست بذریعہ کارڈ کے ان الفاظ میں پیش کی۔ کہ یہ شخص حضور کی تصویر کو خط و کتابت کے کارڈوں پر چھپانا چاہتے ہیں۔ اور اجازت طلب کرتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں تو اسے ناپسند کرتا ہوں۔ یہ الفاظ جا کر میں نے اپنے کانوں سے سُنے لیکن حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حکیم فضلدین صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ اس سے بیشتر آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ کہ یہ بدعت بڑھتی جاتی ہے۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں

حضور علیہ السلام کی یہ ناپسندیدگی آپکے خدام والاشان کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ نے اپنی شبیہ مبارک کو بہ حیثیت امام اور مجدد اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے ایک خاص مصلحت سے طیار کروایا۔ جس سے آپ کی غرض یہ تھی۔ کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ بلاد کے قیافہ شناس دماغ جن کو انسان کی شکل و شباہت دیکھکر اس کی تقوے۔ طہارت۔ راستی۔ اور روحانی بلوغت کے اندازہ کرنے کا ملکہ ہے۔ وہ اس سے مستفید ہوں۔ اور عدم معرفت کی وجہ سے صرف حضور کے دعاوی سنکر انکار کر دینے سے ٹھوکر نہ کھاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس کے بعد آپ کے بعض مریدین کا خیال جن میں سے ایک میں خود بھی ہوں اس کی کثرت استعمال اور تجارتی منفعت کی طرف منتقل ہو گیا۔ لیکن تاہم اپنے دوست میاں نبی بخش صاحب کلرک شملہ اور محسن اور مربی حضرت حکیم نورالدین صاحب کے خیالات دربارہ اشاعت تصاویر کے سننے سے میرے اپنے خیال کی اصلاح ہوتی رہی حتٰے کہ میری نیت میں اس اصل غرض اور مصلحت کی تکمیل کی طرف خیال غالب ہونے لگا۔ اور دوسرے شبہے کم ہونے لگے۔ یہاں تک کہ اب خود حضرت امام الزمان علیہ السلام کی زبان مبارک سے اسکی کثرت کا بدعت ہونا کھل گیا۔ الحمد للہ کہ ایک بڑی غلط خیال کی اصلاح ہوئی۔ اور اسی وجہ سے آج کی تاریخ سے ہم انکی عام اشاعت اور فروخت کا دروازہ

بند کرتا ہوں۔ اور جو تصاویر تیار شدہ موجود ہیں۔ ان کا اعلان صرف انگریزی میگزین میں جس کی اشاعت دراصل بلاد یورپ و امریکہ کے لئے ہے۔ ہوا کریگا۔ ہندوستان میں صرف وہی احباب تصاویر حاصل کر سکیں گے۔ جو کسی فارن بلاد میں اسی مصلحت پر تصویر ارسال کرنا یا کسی متلاشی حق کو اسی غرض سے دلانا چاہیں۔ جو حضرت امام الزمان نے ملحوظ رکھی ہے

حسن اندرسن احمدی

مسٹر سٹیفن حسن اندرسن جو امریکہ میں احمدی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور انہوں نے حضرت اقدس کے دعاوی مسیحیت و مہدویت کو قبول فرمایا ہے .... درخواست کی ہے۔ کہ میرا نام بزمرہ مبائعین درج کیا جاوے۔ انکی یہ حالات حضرت کی خدمت میں بیان کئے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو لکھدیا جاوے۔ کہ مومن جو قوی الایمان ہوتا ہے۔ اسے خدا اکیلا نہیں چھوڑتا قوت ایمانی ایک جذب اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے ہمیشہ کام لیتے رہیں۔ اور دعا اور کوشش کریں۔ کہ اکیلے نہ رہیں کیونکہ اکیلے کو بہت سے خطرات کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور شیطان اسپر ہر طرف سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تبلیغ بھی کرتے رہیں اور اپنی علمی اور عملی کمزوریات کو درست رکھیں۔ کیونکہ امریکہ میں یہ نوکشان ہماری جماعت کے ہیں۔ جوکہ دفور پیشیرو کے ہونگے۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء

بٹالہ سٹیشن حضرت اقدس چہل قدمی فرما رہے تھے۔ کہ ایک ضعیف العمر صاحب نے جن کو حضرت اقدس سے شاید کوئی دیرینہ تعارف ہوگا۔ ملاقات کی طرز کلام سے جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روحانی فیوض کے حصول کے لئے وہ صاحب خواستگار تھے اور حضرت اقدس شاید ان کو کہتے تھے۔ کہ قادیان آیئے اور ان دنیاوی مخمصوں کو ترک کرو۔ اس پر ان صاحب نے کہا۔ کہ آپ وہاں ہی دعا کر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ دعا جب کام کرتی ہے۔ جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں۔ کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جاوے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اسی آدمی کو لگتی ہے۔ جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضرور ہوتا ہے

[illegible]

جب دل پر غم کا غلبہ ہو تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا۔ جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک سے نہ ہوں تب تک کچھ نہیں بنتا۔

پوچھا۔ کہ آپ کب واپس ہونگے۔ فرمایا۔ رفتن بہ ارادت و آمدن بہ اجازت۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ لوگوں کی شقاوت کی ایک یہ نشانی ہے۔ کہ نزول بلا پر بجائے اس کے کہ استغفار کریں۔ جھوٹی تاویلوں سے دل کو تسلی دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ میدان بیماری ہوا ہی کرتی ہے۔ یہ دہریت کی علامت ہے۔ یعنی وہ لوگ اسباب میں تصرف الہی کو نہیں مانتے۔ پھر یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ دیکھو چین اور لندن میں نہیں۔ کمبختوں کو یہ خیال نہیں۔ کہ اپنے نفس کی اصلاح اور فکر کریں۔ اور چین اور لندن کی فکر پڑ جاتی ہے۔

حالات جلسہ سیالکوٹ

تقریر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کہ آپنے بہ حیثیت میر مجلس ہونے کے ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ میں جلسہ میں فرمائی۔

دنیا میں بہت جلسے ہوا کرتے ہیں۔ جن کے اغراض مختلفہ ہوتے ہیں۔ بعض مصالح ملکی کیلئے ہوتے ہیں۔ اور بعض اصلاح قوم کے لئے۔ اور بعض درستی اخلاق کے واسطے۔ حسن اتفاق سے خوش قسمتی کے طور پر اللہ تعالے نے آپ صاحبان کو یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ ایک لیکچر سنیں۔ اسپر غور کریں۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر توجہ ہو۔ قرآن شریف میں ذکر ہے۔ کہ ایک وقت انسان پر ایسا بھی آتا ہے۔ کہ وہ اپنی غفلت پر پچھتاتا ہے مگر اس وقت کچھ نہیں بنتا۔ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر۔ اگر ہم ان باتوں کو توجہ سے سنتا اور اس طاقت اور قوت سے کام لیتا جس کا نام عقل ہے۔ تو اصحاب السعیر سے نہ ہوتا۔ عقل ایک قوت انسان کے اندر ہے۔ جس کے استعمال سے وہ بری باتوں سے رکا رہتا ہے۔ اور لفظ عقل کے معنے روکنے کے بھی ہیں۔ اور عقلمند ان لوگوں کو کہتے ہیں۔ جوکہ جذبات نفسانی کو روکے رکھتے ہیں۔ اس وقت بھی سننے والے جوکہ عقلمند ہیں میں امید کرتا ہوں۔ اور خدا سے توفیق چاہتا ہوں۔ کہ وہ شوق سے سنیں۔ اور پھر عمل درآمد کی طرف بھی ان کو توجہ ہو۔ مولوی صاحب عبدالکریم صاحب اس لیکچر کو پڑھ کر سنا دینگے

ان کو بھی اللہ تعالے اپنے فضل سے توفیق عطا فرماوے۔ آمین

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے لیکچر شروع کرنے سے پہلے قرآن شریف کا ایک حصہ یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد ...... الخ تبرکاً پڑھکر سنایا۔ اور پھر لیکچر شروع کیا۔

اس لیکچر میں سب سے اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی سابقہ لاہور والی زبانی تقریر کے ایک ضروری حصہ کو صاف کیا۔ جس پر بعض نافہم اور جلد باز اخبار نویسوں نے ٹھوکر کھائی تھی۔ یہ لاہور والی زبانی تقریر اگرچہ روزانہ پیسہ اخبار اور روزانہ اخبار عام وغیرہ میں چھپی تھی۔ لیکن کل تقریر میں سے ایک خاص فقرہ پر عدم توجہی کی وجہ سے بعض اخباروں نے بہت ہی نامعقول ریمارک کئے ...... میں نے جہانتک غور کیا ہے۔ یہ انکی اپنی ہی جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ اور غالباً اس ٹھوکر کا باعث لکھے نامہ نگار یا کوئی ایسا شخص ہے۔ جس نے تقریر کو ضبط یا نقل کرتے وقت اس بات کو ذہن سے بالکل اتار دیا۔ کہ ابھی اس تقریر سے پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے لیکچر میں کیا فرما چکے ہیں۔ اور کل مذاہب موجودہ کے راست باز ہادیوں کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ الفاظ جو ان لوگوں کی ٹھوکر کا باعث ہوئے۔ یہ ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ میرا مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب جھوٹے ہیں سب سے اول یہ پیسہ اخبار میں شائع ہوئے۔ اور اس کے بعد اخبار عام میں دیکھے گئے۔ اور صرف انہی الفاظ پر حیرت صاحب کو بھی دل کے پھپھولے پھوڑنے کا موقعہ ملگیا۔ اور اس سے یہ سمجھ لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذہب ہے۔ کہ اسلام کے سوا اور بھی جسقدر مذاہب ہیں۔ وہ بھی سچے ہیں۔ اور ایسا عجوبہ عقلوں کی وجہ سے یہ نہ سمجھ آئی۔ کہ ابھی جو شخص دو عظیم الشان مذاہب عیسائی اور آریہ مت کو باطل ٹھہرا چکا۔ اور ان کے عقاید اور اصول کو غلط ثابت کر چکا ہے۔ کیا اس کا یہ مذہب ہو سکتا ہے۔ کہ سب مذاہب ہی حق پر ہیں۔ اگر یہی بات ہے۔ تو اس کے لیکچر سے لوگوں کو کیا فائدہ ہوا۔ اور اسی غرض سے جب ہم تقریر کو صاف کرتے ہوئے اس موقعہ پر آئے۔ تو البدر نمبر ۳۲ مورخہ ۲۴ اگست کے صفحہ ۲ کالم ۳ سطر ۲۶ پر ہم نے یہ الفاظ لکھے۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے تاکہ ان کے فائدہ کے لئے کسی قسم کی ٹھوکر کا موجب نہ ہوں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود کے پاک عقاید اور خیالات سے بہرہ حاصل کریں۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے الفاظ ضرور فرمائے تھے۔ [illegible] حق اور باطل میں [illegible] [illegible] [illegible] میں ظاہر فرمایا ہے۔

...... وقت نہ [illegible] کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ [illegible] عکس ہے [illegible] کا

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا [illegible]

[illegible] منتظر خوش باش کہ دن [illegible]
دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قیمت سالانہ [illegible]

جلد ۳ — نمبر [illegible] — بابت [illegible] ۱۹۰۴

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
[illegible] ہر آں کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود — آں نہ از خود از ہماں جائی بود
[illegible] ز ابہیم نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائی قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آنہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات و ہمہ حق اندر راست — منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء و سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یکقدم دوری [illegible] روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت [illegible]

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ؎

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا [illegible]

البدر

البدر اس سال میں جن ابتلاؤں کا نشانہ ہوتا رہا ہے۔ اگر غور کیا جاوے۔ تو اسکے نام کے اندر ہی ان تمام ابتلاؤں کی خبر اول ہی سے موجود تھی۔ کیونکہ ابتلا کی تاریکیوں اور ظلمتوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور پھر بھی اپنی چمک دمک سے عالم کو نہ محروم رکھنا بدر کا خاصہ ہے۔ ہمارے آقا و امام علیہ السلام نے جس وقت اس کا نام البدر تجویز فرمایا تھا۔ تو اس وقت ہی ہمیں یہ خیال گذرا تھا۔ کہ ابتدائی حالتوں میں اس کی روشنی ماند بھی ہو جایا کریگی۔ اور یہ حتےٰ عاد کالعرجون القدیم۔ کا مصداق ہو کر پھر اپنے کمال کو پہونچتا رہے گا۔ صرف انکی تو ابتدائی حالتوں میں انقلابات کو اس لئے وابستہ کیا گیا ہے کہ اس کا نام بدر نہیں۔ بلکہ البدر ہے۔ پس ایک تو اس تخصیص کی وجہ سے اور پھر اس وجہ سے کہ یہ اسم مبارک اس مبارک وجود کا تجویز فرمایا ہے۔ جس کے زمانہ بعثت و ظہور او نزول بدر سے گہرا تعلق ہے۔ اور جس نے مظہر و منصور ہو کر قیامت تک اپنے نور سے اہل عالم کو منور کرنا ہے۔ ان وجوہات اور قدرت کے نظاروں پر نظر ڈالکر وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ احمدی قوم اس کی سرور اور تسکین بخش روشنی سے بیزار ہو کر اس ظلمت کو پسند کریگی۔ جو البدر کی عدم موجودگی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے توفیق پا کر ان بادلوں کو پھاڑ دیگی۔ جو کہ مخالف ہواؤں کے ذریعہ اس کے عالمتاب چہرہ کے سامنے آ آکر اس کی روشنی کو ماند کرتی ہیں۔

البدر کے سرپرست اور ہمدرد احباب کے لئے یہ بات خوشی کا موجب ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ کہ اس کی موجودہ اشاعت ۶۰۰ ہے لیکن اس میں ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جس کی طرف اخبار نصف قیمت پر ہے۔ اور یا کسی صاحب نے فراخ دلی سے کسی کے نام جاری کرایا ہوا ہے۔ اب اس سال کے آخر میں چونکہ غیر معمولی التوا اشاعت میں ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں علم نہیں۔ کہ سال شروع میں اس اشاعت پر کیا اثر پڑے۔ ہاں یہ ضروری امر ہے۔ کہ جو لوگ ان خدمات کے قدر شناس ہیں۔ جو کہ البدر کے ذریعہ قوم کی ہوتی رہی اور جنہوں نے اسے چھ سو تک ...... اس خوردسالی میں پہونچا دیا۔ وہ تو اس کی ضروریات حقہ پر نظر ڈالکر کسی صورت سے پہلو تہی نہ کرینگے۔ اور دوسروں کی نسبت ہم کیا کہیں۔ ہماری چھٹی نمبر ۳ کے مطالعہ سے ممکن ہے۔ کہ ان کو بھی استقلال حاصل ہو جاوے۔

خط و کتابت و [illegible]

امدادی فنڈ۔ منشی محمد یوسف صاحب [illegible] انبالہ جنہوں نے البدر کے امدادی فنڈ کے [illegible] ذریعہ ایک مراسلہ کے تحریک کی ہے۔ خود اس پر اس [illegible] کہ دو روپیہ بمد امداد کارخانہ کو ارسال کرنے [illegible] کو وصول ہو گیا ہے اور [illegible] اس امر [illegible] صاحب موصوف نے اپنے قول کو عمل [illegible] آج کل اشد ضرورت ہے۔

منشی محمد دین صاحب گرداور قانون گو نے منشی [illegible] دین صاحب کی تحریک اور اپنی وسعت حوصلگی سے اس سال ۵ روپیہ کارخانہ کی امداد کی ہے۔ اس سے قبل ۵ روپیہ ارسال کئے تھے اور پانچ اب وصول ہوگئے ہیں۔

توسیع اشاعت۔ منشی محمد اسماعیل صاحب سوداگر چرم ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں۔

منشی غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر عدالت صدر کشمیر کی توجہ آج کل خصوصیت سے البدر کی توسیع اشاعت کی طرف مائل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کی ہمت اور کوشش کو بار آور کرے۔ آمین

بقایا دار۔ احباب کی توجہ خصوصیت سے صفائی حساب کی طرف درکار ہے۔ جن احباب نے کارخانہ کی ضروریات کو محسوس کرکے وی پی وصول کرلئے ہیں۔ یا خود قیمت ارسال کردی ہے میں ان کا شکور ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس ہمدردی کی ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

استفسار

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اکثر سننے میں آیا ہے کہ ممالک متوسط کے بعض اضلاع میں لوگ قلیل عمر میں بوڑھے ہو کر راہی عالم بقا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ انکی آخری اور انتہا درجہ کی عمر تیس ۳۰ چالیس ۴۰ سال کی ہوتی ہے۔ امید کہ آپ یا آپکے اخبار کو ہر بار پڑھنے والے اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ آیا اس عمر کے لوگ ممالک متوسط یا کسی اور ملک میں بود و باش رکھتے ہیں۔ غالباً بھیل یا گونڈ وغیرہ اصلی باشندگان ہند ہونگے۔ والسلام

آپکا خادم عبد الرحمان مدرس ہائی سکول قادیان

ریویو

رسالہ فدک۔ یہ ایک ۴۰ صفحہ کا رسالہ مرزا محمد نذر علی صاحب پشاوری احمدی کی بے نظیر تصنیف ہے۔ مرزا صاحب اول خود مذہب شیعہ رکھتے تھے۔ لیکن فضل [illegible] جب دستگیری کی۔ تو اس سے کنارہ کش [illegible] کے بعد آپ فرقہ احمدیہ میں شامل ہوئے [illegible] آپ کچھ مذہب شیعہ کی نسبت تحریر کرینگے [illegible] حقائق پر مبنی ہوگا۔ اس چھوٹے رسالہ میں اپنے دوسرے [illegible] کو چھوڑ کر قرآنی حربہ سے کام لیا ہے [illegible] نہیں جا سکتا۔ امید ہے کہ احمدی جماعت اس خدمت کو قبولیت کی نظر سے دیکھے گی۔

یہ رسالہ ۳ قیمت اور [illegible] ٹکٹ پر سید عبد الحی صاحب عرب قادیانی سے بھی ملتا ہے۔

رسید زر اعانت ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء

بابو غلام حسین صاحب حصار [illegible] منشی فقیر احمد صاحب امروہہ [illegible]
محمد قاسم صاحب شاہجہانپور [illegible] مستری غلام الٰہی صاحب سیر [illegible]
خواجہ عبد الرحمن صاحب کولگام [illegible] محمد عبید اللہ صاحب بنگلور [illegible]
سید جلال صاحب ڈاکٹر بریلی [illegible] منشی طفیل احمد صاحب چندوسی
امدادی فنڈ بابت سنہ ۱۹۰۵ و سنہ ۱۹۰۶
شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالہ [illegible] بابو فخر الدین صاحب میانمیر [illegible]
میاں اللہ رکھا صاحب سمبڑیال [illegible] شیخ سراج دین صاحب سامنیر [illegible]
چودہری کرم الٰہی صاحب [illegible] میڈیکل ہال بنارس اجرت اشتہار [illegible]
منشی محمد جعفر خان صاحب منڈلہ [illegible]
سردار محمد ایوب بیگ صاحب میانمیر [illegible] سید احمد شاہ صاحب شیخ بدین [illegible]
منشی محمد حسین صاحب میانمیر [illegible] مرزا غلام رسول صاحب انرپور [illegible]
منشی محمد اروڑا صاحب کپورتھلہ [illegible] میاں دولت علی صاحب بہیہ [illegible]
شیخ مولا بخش و فضل کریم صاحب [illegible] حکیم احمد دین صاحب سیالکوٹ [illegible]
حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی [illegible] منشی منصب علی صاحب کوٹلہ [illegible]
منشی دلاور خان صاحب کشمیر [illegible] منشی حیدر خان صاحب کوٹ [illegible]
جواہر بخش صاحب [illegible] جناب محمد مکی صاحب پشاور [illegible]
میاں شمس الدین صاحب گوہری [illegible] منشی محمد دین صاحب ڈاکی چیٹم [illegible]
منشی نواب خان صاحب گوجرانوالہ [illegible] بمد امداد
ایس ایم یوسف صاحب انبالہ بمد امداد [illegible] حاجی رحمان بخش صاحب میرٹھ [illegible]

اگلے صفحہ پر جو تقریر ہے وہ گذشتہ نمبر ۴۰ کا بقیہ ہے۔ دیکھو البدر صفحہ ۸ مورخہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء

نوٹ۔ جو چھٹی اس نمبر میں ہے۔ اسے ضرور ملاحظہ فرما دیں۔

ماہ رمضان اور روزہ

چونکہ ماہ رمضان قریب ہے۔ اس لئے مین نے ضروری سمجھا ہے کہ اس کے متعلق ضروری ہدایات اور پند و نصائح عوام کی واقفیت کے لئے درج اخبار کرتے جاوین۔ کیونکہ یہ ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انوار اور فیوض ..... خصوصیت سے اس مین نازل ہوئے ہین۔ اور تقوےٰ کی راہون کے طے کرنے کے لئے جسقدر قدرت مومن کو اس ماہ مین حاصل ہوتی ہے۔ وہ دوسرے مہینون مین کم ملتی ہے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور حضرت اقدس کی تقریرون سے بھی یہ امر واضح ہے۔ کہ حصول تقوےٰ کے لئے یہ مہینہ ایک غیر مترقبہ نعمت خداوندی ہے۔ گویا روزہ ایک تریاق ہے۔ جو سموم نفسانیہ کے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور نفس کے سرکش گھوڑے کو اس ماہ مین تنبیہ دے کر سال بھر کی سواری کے لئے درست کر لیا جاتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہین۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہین۔ اور شیاطین کو زنجیرون سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ کہ دخول جنت کے بہت سے اسباب اس ماہ مین میسر ہوتے ہین اب ... ذیل مین اختصار کے ساتھ روزہ کے ظاہری و باطنی آداب لکھے جاتے ہین۔ ظاہری آداب مین سے یہ باتین ہین کہ روزہ کے وقت مین دیدہ دانستہ کسی شے کو کسی ذریعہ سے اپنے پیٹ مین نہ پہونچاوے۔ جماع اور اخراج منی نکرے اگرچہ بیوی سے بوس و کنار ..... کرنا روزہ دار کے لئے ممنوع نہین لیکن جس شخص کو یہ ..... خوف ہو۔ کہ وہ لذت نفسانیہ کا مغلوب ہو کر حد سے گذر جائے گا۔ یا اوس کی منی خارج ہو جاوے گی۔ اسے بوس و کنار سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص جنبی ہے۔ یا احتلام ہو گیا ہے۔ اور اس نے روزہ رکھ لیا ہے اور حالت ناپاکی مین صبح ہو گئی ہے۔ تو اس کے روزہ مین کسی قسم کا فرق نہ آویگا۔ وہ صبح کو غسل کرے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت اور مریض و مسافر اور ہر ایک ایسا شخص جس کو روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ بلکہ قضا کرے۔

سحری کو دیر کر کے کھانا۔ خرما یا پانی سے افطار کرنا۔

افطار مین جلدی کرنا۔ کثرت سے اس ماہ مین خیرات کرنی۔

تلاوت قرآن۔ درس۔ روزہ اعتکاف۔ نماز تہجد وغیرہ دیگر عبادات و نوافل کا انتظام اس ماہ مین زیادہ کرنا چاہیئے۔

سفر مین روزہ کی نسبت اگرچہ اخبارات الحکم و البدر مین یہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ کہ روزہ کا رکھ لینا حرج نہیں۔ لیکن بعد کے فیصلون سے یہی فیصلہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حالت سفر مین روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی ہے۔ کیونکہ مومن کو بذات خود تو عبادتون کی ان صورتون سے کوئی تعلق نہین ہے۔ صرف احکام خداوندی کی تعمیل اور بجا آوری ... اس کا کام ہے۔ اور مسافر کے لئے ارشاد خداوندی جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہے۔ یہ ہے

فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ و من کان مریضا او علےٰ سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر پ ۲ ر ۲۳

ان آیات مین جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہین۔ ارشاد خداوندی یہی ہے۔ کہ مسافر روزہ نہ رکھے۔ اور اس کی کو بعد مین پورا کرے۔

روزہ رکھنے کے باطنی آداب

صاحب حقیقت اکابر دین نے جن کو اللہ تعالیٰ نے نور فراست عطا کیا ہے۔ روزہ کو تین ۳ قسمون مین منقسم کیا ہے ایک ان مین سے عوام کا روزہ ہے۔ کہ ان کو روزہ سے سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کہ پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہشون اور آرزون کے پورا کرنے سے روکے رکھین دوسرا خاص آدمیوں کا روزہ ہے۔ جن کی چشم بصیرت ... عوام کی نسبت زیادہ کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ گویا معرفت کے چشمے کے قریب پہونچے ہوئے ہوتے ہین۔ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤن اور تمام اعضاء کو ان کے متعلق ہر ایک قسم کے گناہون سے روکتے ہین۔ مثلاً نظر کو نیچا رکھتے ہین۔ کہ وہ کسی غیر محرم عورت پر یا ایسی شے پر جس کا دیکھنا حرام ہے۔ یا وہ فحش خیالات کی محرک ہے۔ نہ پڑ جاوے۔ زبان کو بے ہودہ باتون۔ جھوٹ غیبت۔ چغلی۔ فحش گوئی۔ جھگڑے کی ہر ایک بات کہنے سے باز رکھتے ہین۔ اور سوائے کلمہ خیر کے منہ سے نہیں نکالتے اسی طرح کانون سے کوئی بری بات یا ایسی آواز جو خدا سے غافل کر دینے والی ہو۔ نہین سنتے یعنے ایسی مجلسون اور موقعون سے پرہیز کرتے ہین۔ جہان انکے کانون مین ایسی باتین پڑ سکین۔ اور ایسی ہی اپنے ہاتھ۔ پاؤن۔ دیگر اعضاء کو محفوظ رکھتے ہین۔ اور ان سے کوئی ایسا کام نہین لیتے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم اور تعمیل مین فرق آوے۔ تیسری قسم روزہ کی وہ ہے جو کہ اخص خواص لوگ رکھتے ہین۔ گویا کہ وہ بحر معرفت کے تیراک ہین۔ کہ جہان چاہتے ہین۔ غوطہ لگا کر تفویض توکل رضا بہ قضا اور رضوان من اللہ کے بیش بہا خالص موتی جھولیان بھر بھر کے آتے ہین۔ اُن کا روزہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے دل اور دماغ مین کوئی بری ہمت اور دنیوی افکار ہرگز آنے نہیں دیتے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور آخرۃ کی فکر مین محو رہتے ہین۔ اون کا مراقبہ اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اور روزہ سے اصل مقصد یہی ہے کہ اون تمام کمالات کو انسان حاصل کرے۔ اور اپنی نفسانی خواہشات اور آرزون پر حکمرانی کرنے کی اسے عادت حاصل ہو۔

منجملہ اون باتون کے جو کہ روزہ کی متمم ہین۔ یہ بھی ہے کہ سحری اور افطار حلال رزق پر ہو۔ اور افطار کے وقت رنگا رنگ کی نعمتون سے شکم کو اسقدر پر کیا جاوے کہ رات کی عبادت اسے محال ہو۔ اور اصل مطلب جو روزہ سے ہے۔ وہ فوت ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو قوتین انسان کو برائیون کی طرف رغبت دلاتی ہین۔ اور شیطان کو حملہ کرنے کا موقعہ دیتی ہین۔ وہ کمزور ہو کر الٰہی ارشاد کے ماتحت کام کرین۔ غرضیکہ روزہ دار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو سے اس بات کی نگہداشت کرے کہ اس کے سارے دن کی محنت کسی ذراسی غفلت کی وجہ سے ضائع نہ جاوے۔ اسی واسطے افطار کے وقت خاص ..... مومنون کی حالت امید و بیم مین ہوتی ہے۔ عام لوگون کو تو کھانے پینے کی فکر ہوتی ہے۔ اور ان کو یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ آیا میرا یہ روزہ قبول بھی ہوا ہے۔ کہ نہیں۔

تراویح کی نماز کی نسبت ہماری اپنی معلومات یہ ہین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ماہ رمضان مین بعد از نماز عشا تین شب متواتر اسے باجماعت ادا فرمایا۔ لیکن چوتھی شب کو آپ وقت پر تشریف نہ لائے اور بہت دیر کے بعد صحابہ کرام کو فرمایا۔ کہ مجھے ان پر مداومت کرنے سے انکے فرض ہو جانے کا خطرہ تھا اس شب کے بعد التزام ترک کیا کر دیا۔ حضرت عمر رضہ نے یہ معلوم کر کے کہ اب انکی فرضیت تو کسی صورت مین نہیں رہی۔ ان کو باجماعت ادا کرنے کا التزام رکھا۔

اب رہی یہ بات کہ نماز تراویح کسقدر رکعت ہین۔ اور آیا یہ تہجد کی نماز سے علاوہ کوئی نوافل ہین۔ تو واضح ہو۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے ثابت ہے۔ کہ رمضان اور غیر رمضان مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ۱۲ رکعت سے زیادہ جنمیں وتر بھی شامل ہین۔ نوافل ادا نہین کئے اور انہی ۱۲ رکعت مین آپ نے بسا اوقات ساری ساری رات گذار دی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگون کے لئے جن پر آخر حصہ شب مین اٹھنا محال ہے نماز تہجد کو بعد از نماز عشا گذارنے کا نام ہی تراویح ہے۔ ہمین خدا کے فضل سے ۳ ماہ رمضان قادیان مین گذرے ہین۔ لیکن حضرت اقدس اور دیگر صحابہ کبار کی شمولیت سے ہم نے کوئی التزام مروجہ [illegible]

حضرت اقدس کے مبارک ارشاد پر فدا ہو جانے والی پر جوش روحوں کی احتیاج۔

ایک سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے۔ کہ حضرت اقدسؑ نے رسالہ میگزین موسومہ ریویو آف ریلیجنز کی کثرت اشاعت کی اشد ضرورت کو محسوس کر کے جملہ احباب و مخلصین کی توجہ کو اس رسالہ میگزین کی اعانت و امداد کی طرف مبذول کر کے پرزور تاکیدی الفاظ میں ظاہر فرمایا تہا۔ کہ اسکی تعداد اشاعت کسی صورت میں دس ہزار سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس تاکیدی ارشاد میں حضرت اقدس علیہ السلام کا ایما تہا۔ اور سخت تاکیدی حکم تہا۔ کہ۔

"اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ جماعت موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے۔ اور ساتہ ہی فرمایا۔ اور حد سے بڑہ کر تاکیدی الفاظ میں فرمایا۔ کہ۔

"میں پورے زور کے ساتہ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے۔ اپنی ہمت دکہلا دیں اور اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کریں۔"

حضرت اقدس کے اس حد سے بڑہے ہوئے تاکیدی حکم کی تعمیل میں ابتدائی تازہ جوش میں اکثر مقامات کے باہمت احباب و مخلصین نے پوری جوانمردی و اخلاص مندی کا بین نمونہ دکہلایا۔ اور اسی سعی کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں تعداد خریداری اڑہائی ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن خاص مقامات سے خاص وقت کے لئے ان جوش ہائے اعانت کا اُبہر کر جہٹ دہیما پڑ جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس حکم کو مختص المقام یا مختص الزمان قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم جملہ افراد جماعت احمدیہ کے لئے ہمیشہ کے لئے واجب العمل تہا۔ اور کم از کم جب تک تعداد خریداری دس ہزار تک نہ پہنچ جاتی۔ اپنے باہمت احباب کو اس کی اعانت میں کوئی پہلو کوشش کا فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے تہا۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑہانا مناسب *تہا۔

چونکہ حضرت اقدس کی فرمائی ہوئی تعداد تک رسالہ کے پہونچنے میں ابہی بہت کمی ہے۔ اس واسطے جملہ برادران و احباب کی خاص توجہ و ہمت درکار ہے۔ علاوہ مالی اعانت کے اگر اپنی ہماری جماعت احمدیہ میں سے پانچ فیصدی بہی ایسے باہمت مخلص احباب نکل آویں۔ جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار بنیں۔ تو تعداد خریداری بہت دس ہزار سے بہی بڑہ جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ جملہ برادران حضرت اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کو ہمیشہ تازہ ارشاد سمجہ کر رسالہ ہذا کی کثرت اشاعت کے لئے اپنے من تن دہن غرضیکہ کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ رکہیں گے۔ دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام سعادتمند روحوں کو امام صادق علیہ السلام کے حکم کی بجاآوری کے لئے ایک تازہ جوش سے پر کر دے۔ اور مامور و مرسل من اللہ کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی باتیں (جو مشیت ایزدی سے نکلی ہیں۔ اور ضرور پوری ہو کر رہیں گی) پوری ہوں۔ اور معاونین اپنی اس سعی فی سبیل اللہ کے صلہ میں حسنات و ثواب دارین کے مستحق بنیں۔ اللہ کرے۔ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

نوٹ۔ تمام درخواست ہائے خریداری و اعانت بنام منیجر صاحب میگزین ہونی چاہیئے۔ ینجیب

افضلیت حسینؑ کے شیدائی غور کریں

شیعوں کو تو یہ حق ضرور حاصل ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسین علیہ السلام کے بالمقابل اپنی افضلیت کا ذکر خیر فرمادیں۔ تو جو کچہ انکے منہ میں آوے۔ کہہ گذریں کیونکہ جو درجہ معبودیت اور کل انبیاء سے فضیلت کا اہل شیعہ نے حسین علیہ السلام کو دے رکہا ہے۔ وہ اسی بات کو چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ تو ان مسلمانوں پر جو کہ اہل سنت و جماعت کہلا کر پہر اہل شیعہ کے ہم زبان ہو رہے ہیں۔ اور اپنے ان اعتقادات کو جو کہ امام خلفائے راشدین اور امام اربعہ کی نسبت ان کے ہیں۔ پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور بغض اور تعصب سے اندہے ہونے کی وجہ سے شیعوں کے قدم بقدم چلنا چاہتے ہیں۔ کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی نسبت زبان طعن و تشنیع دراز کریں۔

دراصل ان لوگوں کو ایک بڑی غلطی لگی ہے۔ جسکی وجہ سے احمقوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے کلمات سے ٹہوکر کہائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کا ہے اور اہل سنت والجماعت کے اعتقاد میں یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو حضرت حسین علیہ السلام پر فضیلت ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ اور حضرت عمر رضا اور عثمان رضی اللہ عنہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ ان تمام کے ہاتہ پر دوسرے اصحاب کبار اور مومنین کے ساتہ حضرت حسین علیہ السلام نے بہی بیعت کی۔ اور اطاعت کا اقرار کیا۔ جس سے خلفائے راشدین کی فضیلت حسین علیہ السلام پر ظاہر ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو جو آپ کا خلیفہ ہے۔ اس پر فضیلت نہ ہو۔ ورنہ بصورت دیگر ان کو ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ سب سے بڑی غلطی حضرت صدیق اکبر رضی سے ہوئی۔ کہ حضرت حسین جیسے امام کی موجودگی میں ان سے اور انکے والد ماجد سے آپنے بیعت لی۔ اور نہ صرف صدیق اکبر رضی بلکہ حضرت عمر اور عثمان رضی پر بہی یہی اعتراض وارد ہوتا ہے کیونکہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو حضرت حسین پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ خلفائے اربعہ کو آپ پر فضیلت ہو۔ اور پہر اس طرح سے ۔۔ف کل اصحاب کبار پر آتا ہے۔ کہ باوجود حضرت حسین کی موجودگی کے انہوں نے دوسرے لوگوں کو خلیفہ اور امام منتخب کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو یہ خدمت سپرد نہ کی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ جب ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ اس امت کے خلفائے راشدین کو حضرت حسینؑ پر فضیلت ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یعنے حضرت مرزا صاحب کو بہی اُن پر فضیلت ہونی چاہیئے۔ اور ہے۔

کچہہ عورتوں کی نسبت

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

سلسلہ کیلئے دیکہو نمبر ۳۱ ص

(۴) ابن عباسؓ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ چار چیزیں مل گئی ہوں۔ اس نے دنیا و آخرت کی بہلائی پائی۔ (۱) شکر کرنے والا دل (۲) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان (۳) ابتلاؤں پر صبر کرنیوالا دل (۴) ایسی بیوی جو نہ اپنے وجود میں خیانت کرے۔ نہ شوہر کے مال میں۔ (نقل کیا اسے بیہقی نے)

(۵) طلق بن علیؓ نے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی کسی ضرورت کے لئے بلائے تو اُسے فوراً حاضر ہو جانا چاہیئے خواہ کہانا پکا رہی ہو (ترمذی نے اس کو نقل)

(۶) ام سلمہؓ نے کہا ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت اس حال میں مرے۔ کہ اسکا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں ہوتی ہے (ترمذی نے اسے نقل کیا۔)

(۷) انسؓ سے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے والی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکہنیوالی اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کو حق حاصل ہے کہ جس دروازے سے چاہے۔ جنت میں داخل ہو (ا... حلیہ میں نقل کیا)

اخیر میں میں دعا کرتی ہوں۔ کہ خداوند کریم میری ... تابعداری شوہروں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

ایک احمدی خاتون از ضلع گجرات پنجاب

---

* البدر کی نسبت بہی اپنی ہی کوشش کا خیال رہے (ایڈیٹر)

[illegible] دہلوی

چیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

— گذشتہ [illegible] سے آگے —

[illegible] اور صحابی [illegible] اسامہ کی [illegible] حدیث پر [illegible] حدیث [illegible] اور انہوں نے [illegible] حدیث [illegible] صحابہ کے اس مسئلہ [illegible] حیرت صاحب نے جرح کی ہے۔ حیرت صاحب کی اصل عبارت [illegible] ہے۔ ایک بات اور [illegible] کے قابل ہے کہ ابن عباس اور ابن عمر جو اسامہ کی حدیث پر عمل [illegible] تھے اور مدت تک ان دونوں صاحبوں کا عمل اس حدیث پر رہا لیکن جب ابو سعید خدری کی حدیث [illegible] تو وہ اسکے ساتھ ہو گئے اور اسامہ کے قول سے رجوع کیا ہیں اس رجوع کرنے کو تو تسلیم کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ رجوع کرنا وحی الٰہی کے نزول پر نہیں ہوا تھا کہ کل مسلمان ابن عباس اور ابن عمر کے ساتھ ہو جاویں یا انکی ذاتی [illegible] تھی [illegible] اسامہ کی حدیث پر عمل کرتے تھے مگر جب ابو سعید خدری کی حدیث سنی تو اسامہ کی حدیث سے زیادہ [illegible] لگی [illegible] قبول کر لیا۔

[illegible] حیرت صاحب ابو سعید خدری کی حدیث کو [illegible] کیونکہ یہ انکے ذاتی خیالات کا خون کرتی تھی [illegible] کا جواز ثابت کرنا تھا پھر [illegible] ابن عمر کے جواز سے انکو کیا واسطہ۔ [illegible] اور زیادہ اس بحث کو طول دینے سے کچھ غرض [illegible] ظاہر کرنا تھا کہ احادیث اور [illegible] کی بابت حیرت صاحب کا خود اپنا خیال [illegible] دیا ہے مگر اپنے بے بنیاد خیالات کی [illegible] سے پشیمان اور پشیمان ہوتے ہیں

قولہ - تمہارے مرید کی ایک اخبار ہے جس میں ہمارے مضامین کے سلسلہ [illegible] جواب چھپنا شروع ہوا تو ہم اسمیں تمہیں ہی حکم بناتے ہیں اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایسی لغو باتیں لکھوا کے اپنی اور اپنے [illegible] کی قابلیت کی پردہ دری نہ کراؤ۔

اقول - بیشک ایک سلسلہ اخبار البدر میں شروع ہوا ہے جو غالباً اب اس اخبار کا ایک جزو ہو گیا ہے اور جب تک تم اپنی لغو اور مہمل اعتراضات اور گندہ دہنی سے باز نہ آؤ گے انشاء اللہ بشرط صحت و فرصت اسکو مدت دراز تک معلوم کب تک قائم رکھا جائیگا اور یہ خود معلوم ہو جاویگا اور منصف دیکھ لیں گے کہ کسکی پردہ دری ہو رہی ہے جس سے اول اسبات کی تصدیق ہو جاویگی کہ **مَن عادَلی ولیاً فقد بارزنی بالحرب** بہت صحیح ارشاد ہے۔ اور دوم جن الہامات کے متعلق تم نے دریدہ دہنی سے [illegible] نکالیاں دی ہیں انمیں سے ایک **انی مہین من اراد اہانتک** - الہام الٰہی کی صداقت [illegible] صاف طور پر ظاہر ہو جائیگی۔

قولہ - تماشہ تو یہ ہے جب کہ ہماری بیسیوں کتابیں موجود ہیں تمہارا مرید ہماری ایک مسدس کو پیٹے جاتا ہے اور دینی معاملات میں ہمارے اشعار سے استدلال لاتا ہے۔ حالانکہ ان اشعار کا مطلب بھی وہ نہیں سمجھتا

اقول - عجیبت ہو! مہربان من تمنے یہ تماشہ کیا ہی کیوں ہے اور تم گھبرائے کیوں جاتے ہو خاطر جمع رکھو تمہاری کسی کتاب کو بلکہ اخبار کرزن گزٹ کو نہیں ضمیمجات اور اشتہارات کو بھی چھوڑا نہیں جاویگا اب رہی یہ کہ مسدس کے اشعار سے دینی معاملات میں استدلال کیا ہے اسکا سبب بھی تو مضمون نمبر ۱ میں بیان کر دیا ہے کہ مسدس کی بابت حیرت صاحب نے یہ شعر خود لکھا ہے۔

"نہ دخل اسمیں رائے کو ہرگز دیا ہے
حدیث و قرآں سے ہی جو کچھ لیا ہے"

لیکن باوجود اس دعوے کے پھر تم کیوں گھبرا گئے اور حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے کہ مرزا صاحب [illegible] دیکھو کیا غضب کی بات ہے کہ تمہارا مرید دینی معاملات میں ہماری مسدس سے استدلال لاتا ہے۔ اجی مہربان اگر خود اپنی ہی منطق کے موافق اب تم ایماندار ہو تو کیوں **علانیہ** اقرار [illegible] مسدس کی بابت جو یہ شعر لکھا تھا وہ [illegible] تھا اس مسدس کو آئندہ سے میری [illegible] منطق کے موافق پھاڑ کر [illegible] اس [illegible] کی جوتی کے [illegible] سمجھ لو [illegible] والشعراء یتبعھم الغاوون کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور اگر تمہارے [illegible] قول کے موافق ہم تمہاری ان اشعار کا مطلب نہ سمجھ سکے ہیں تو مہربان اس نیستان [illegible] حل کر کے دکھاؤ اور سمجھا دو۔

قولہ - ہم تمہارے مقابلہ میں جبکہ تمہیں اور تمہارے [illegible] مریدوں کو اپنی قابلیت کا بہت بڑا غلو ہے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان پیش کرتے ہیں اور ہم دعوے کرتے ہیں کہ اگر آپ اسکے کل مضامین میں سے ایک مضمون کی مثل بھی لکھدیں تو ہم آپ کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دیتے ہیں مگر نہیں آپ چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے۔

اقول - خاطر جمع رکھئے - آپکی درخواست کے موافق اس مضمون کے متعلق ابھی بحث شروع کر دیتے ہیں لیکن یہ پہلے ہمکو بتا دو کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے واہی تباہی اور حیرت زدہ قلب کا نتیجہ تو نہیں ہے یہ ہم اسلئے دریافت کرتے ہیں کہ تمنے "واہی تباہی" لفظ پر نکتہ چینی کی ہے اور ہم درجنوں اقوال تمہارے نقل کر کے عنقریب اس کا ثبوت دینگے - اور تمہارے اس قول کو اسلئے واہی تباہی سمجھتے ہیں کہ ابھی اس سے پہلے تم حضرت اقدس کے انعامی اشتہار پر نکتہ چینی کر کے لکھ چکے ہو کہ اس قسم کے تحریرات اگرچہ عوام الناس کو خوش کر دیتی ہیں مگر عالی ظرف اور متین اشخاص حقارت سے دیکھتے ہیں اور ہنستے ہیں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ فضول دعووں سے اپنی قابلیت منوائی جاوے۔ اب سو آپ ہی سمجھا دیں کہ کیوں انمیں سے ایک بیان واہی تباہی نہیں ہے۔

قولہ - آپ کو ابھی تک نہ دعوے میں تمیز ہے نہ دلیل میں نہ تمہید میں - آپکی کل کتابیں دراصل تمہید ہی تمہید ہیں - عبارت کی بے ربطی - الفاظ کی سختی اور مضامین کا [illegible] ہونا آپ کی دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتی ہیں

اقول - اول یہ تو بتاؤ کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے کہ اسمیں دعوے دلیل تمہید واقعات اور نتیجہ کون کونسا [illegible] خود تمہارے ہی قول کے موافق جو تم نے اپنے مضمون کے نمبر ۱۲ میں لکھا ہے گویا اسقدر تمہید نہیں جو گیارہ نمبر و میں ختم ہوئی ہے۔ اور مرزا صاحب کی کل کتب پر یہ حکم جو [illegible] یہ بھی ایک دعوے ہے جسطرح سے بہت سے اور دعوے اس سلسلہ میں تم نے کئے ہیں اسی طرح سے یہ بھی ایک دعوے ہے مہربانی کر کے کچھ اسکی تشریح کرنی چاہئے - باقی تمہاری باتوں کا جواب عنقریب ہی تمہارے مضمون پر جب بحث کیجاویگی اسوقت دیا جاویگا - لیکن فی الحال یہ تو بتاؤ کہ تمنے جو لکھا ہے کہ "دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے" اسمیں بجائے کھینچتا کے کھینچتی تم نے کس زبان کے محاورہ کے موافق لکھا ہے کیا یہ اردو زبان ہے یا اردو کی کوئی بگڑی ہوئی شاخ محلہ شاہ گنج کی بولی ہے۔

قولہ - اب ہم معجزہ اور نبوت پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور مرزا صاحب سے التجا کرتے ہیں کہ اگر ان میں

[illegible] تیسری قسم [illegible] ملاحظہ فرماویں

قوت ہو تو اسکے مقابلہ کیلئے قلم اٹھائیں یہاں قابلیت کا موازنہ اچھی طرح سے ہو جاویگا - یہ مسئلہ جسقدر نازک ہے اسیقدر اہم ہے اور ہر شخص خواہ کسی ملت و مذہب کا کیوں نہ ہو اس سے لطف اٹھا سکتا ہے -

جب معجزہ اور نبوت کی بحث ختم ہو جائیگی تو دیکھنے والے مرزا صاحب کی نسبت بہت کچھ نتائج پیدا کر سکیں گے - یہ مضمون ہم نے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان سے نقل سے کیا ہے یہ وہی کتاب ہے جسکی تصنیف پر ہمیں بڑا ناز ہے اور جسکی نسبت ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مع اپنے کل مریدوں کے بھی اگر زور لگائیں تو ویسی چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے ۔

اوّل - حیرت صاحب کا یہ مضمون جو انہوں نے بطور چیلنج پیش کیا ہے اور جسکی بابت وہ بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں اپنی **مصنفہ کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان** سے نقل کیا ہے کتاب کی صفحہ ۴۰۵ سے ۴۲۳ تک چھپا ہوا ہے جسکے کل ۹ صفحہ ہوتے ہیں - غالباً حیرت صاحب اسقدر صفحوں کی تعداد دیکھ کر بہت ہولتے ہونگے کہ ہمنے اس قدر طول طویل مضمون گھڑ دیا ہے اور وہ بھی معجزہ اور نبوت پر سو ہم نے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب ختم ہو جاویگا اور پڑہنے کیواسطے دیدیا جاویگا اسمیں منجملہ اور تمام اعتراضات پر نہایت تفصیل سے بحث کرنیکے اس مضمون پر بھی اچھی طرح سے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے - اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت اسوجہ سے پیش آئی ہے کہ اوّل تو مفصل بحث کرنیکے لئے البدر کے مختصر کالم برداشت نہیں کر سکتے - اس میں حتی المقدور بہت کچھ اختصار کیا جاتا ہے (دوئم) یہ کہ گذشتہ ماہ کے سفر میں اس رسالہ کے مضمون کو عموماً پسند کیا گیا ہے اور رسالہ کی صورت میں چھاپنے کی بابت زور دیا گیا ہے جسوقت وہ رسالہ شایع ہوگا تو پبلک کو اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ آجکل کے مدعیان ہر فاہم کے ذاتی کیا حالت ہے اور کس طرح انکے پردے ایک خاص حد تک ڈھکے رہتے ہیں اور جب وہ ازراہ تکبر و شوخی مامور من اللہ کے درپے ہوتے ہیں تو کس کس طرح سے اور کن کن پہلوؤں سے انکی پردہ دری ہوتی ہے اس مضمون پر اس رسالہ میں میں نے اس طرز سے بحث کی ہے کہ اول کل مضمون کی بقید صفحہ ایک کامل فہرست بنالی ہے بعدہٗ فضولیات جنکو نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے اسکو علیحدہ نظرانداز کر کے یا اسپر مختصر ریمارک کر کے بعد باقی مضمون کا وہ حصہ جو کسی قدر کارآمد ہے اور الٹی سیدھی خواہ کیسی ہی کیوں نہو لیکن نفس مضمون پر اس نے کسیقدر بحث کیگئی ہے علیحدہ کر لیا ہے - اس حصہ مضمون میں جن جن امور پر حیرت صاحب نے بحث کی ہے اسکی بابت یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی دنیا میں حیرت صاحب کی پیدائش سے پہلے یا یہ کہ حیرت صاحب کے اس مضمون سے پہلے ہماری جماعت کیطرف سے ان امور پر ایسی عالی اور جامع بحث ہو چکی ہے کہ جسکے مقابلہ میں انکے بیانات بالکل غیر مکمل اور ہیچ ہیں - امید ہے کہ حضرت ناظرین اس طرز بحث کو پسند فرمائینگے - اور اگر وہ اسمیں کوئی ترمیم تجویز فرمائینگے یا اس سے عمدہ کوئی اور طریق سمجھا ئینگے تو اس سے بھی فائدہ اٹھالونگا - اب اسی اصل مضمون سے خلاصہ کر کے کسیقدر ناظرین البدر کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں -

اس مضمون کی حیرت صاحب نے ان الفاظ میں تمہید اٹھائی ہے **"مختلف زبانوں میں** ایک چیز کا نام علیحدہ علیحدہ بیان ہوا ہے کیا الفاظ کی تبدیلی نے اس چیز کی اصلیت میں کچھ فرق پیدا کر دیا مثلاً اردو میں گھوڑا کہتے ہیں فارسی میں اسپ کہتے ہیں انگریزی میں ہارس کہتے ہیں اسی طرح ہر زبان میں اس جانور کا نام علیحدہ علیحدہ ہے کیا اسکی اصلیت اور حقیقت میں الفاظ کی تبدیلی سے کچھ فرق آگیا اسی طرح سے معجزہ کرامت معونت - ارہاص اور استدراج سب چیزیں ایک ہی ہیں اور انمیں الفاظ کی تبدیلی کچھ بھی فرق نہیں پیدا کر سکتی"

اب یقین ہے کہ ناظرین حیرت صاحب کے دعوے اور دلیل میں فرق کرنیکی قابلیت کی ضرور داد دیتے ہونگے کیونکہ اوّل تو انہوں نے معجزہ کرامت وغیرہ کی بابت لکھا ہے کہ مختلف زبانوں میں ایک چیز کا نام علیحدہ علیحدہ بیان ہوا ہے - بھلا یہ کیوں نہ بتایا کہ کون کونسا لفظ کس کس زبان کا ہے یعنی اردو - فارسی - انگریزی - عربی - ترکی پشتو - عبرانی کس کس زبان کا کونسا لفظ ہے جس طرح سے گھوڑے کی تشریح کی تھی اسی طرح سے جب معجزہ - کرامت وغیرہ مختلف زبانوں کے الفاظ ہوئے تو اسکی حیرت صاحب کو تشریح کرنی چاہئے - کیا ہوا انسان سے ہی خطا ہوتی ہے اب اسجگہ ایک حاشیہ چڑھا دینا چاہئے۔

ناظرین! دیکھا یہ تو حیرت صاحب کے مضمون کا ابتدائی حالت ہے جسکی بابت انہوں نے صفحہ ۴۰۶ پر بیان کیا ہے کہ "نبوت اور منشاء نبوت کو بہت کم سمجھا گیا ہے سب ساکت ہیں کسی نے انکل پچو کچھ بیان کیا ہے تو وہ ناکافی ہے"

خیر اس سے آگے ۴۰۷ صفحہ پر حیرت صاحب نے ان الفاظ میں جو شیخی ماری ہے "کہ اگر خدائی ہاتھ نے میرے ساتھ کام کیا تو تمام معارف اور شریعت کے دقائق آئینہ ہو جائینگے اور حقیقت کے رازوں کے چہرہ سے پردہ اٹھ جائیگا - اور ہر شخص کو نجات کا راستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے گا -"

اب تو یقین ہے کہ ناظرین کو انتہا درجہ شوق اسبات کے معلوم کرنیکا ہوگا کہ آیا وہ معارف و دقائق اور شریعت کے راز جنکا حیرت صاحب نے ذکر کیا ہے کیسے ہونگے اسلئے ان کو میں زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں اسکے مختصر سے بانگی اسی صفحہ کے مفصلہ ذیل عبارت سے انکو معلوم ہو جائیگی "اس تحریر میں یہ دقت ہے اول اصول اسلام مدنظر - اور علوم جدیدہ آنکھیں دکھاتا ہے کہ مشاہدات کا خلاف نہو - اور ذاتی عقیدہ اور یقین آنکھیں بدل رہا ہے ... تینوں باتوں کا نبھانا ہے جو کٹھن کام ہے"

اب غور کرنا چاہئے اسجگہ حیرت صاحب نے خود ہی بیان کر دیا ہے - ۲ - یا تو وہ جو سر چڑھ کر بولے - اس بحث میں گویا تین مختلف باتوں کا خیال رکھا گیا ہے (۱) اصول اسلام (۲) علوم جدیدہ - (۳) ذاتی عقیدہ اور یقین -

اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے جسطرح سے علوم جدیدہ اور اصول اسلام دو علیحدہ چیزیں ہیں اسی طرح اصول اسلام اور حیرت صاحب کا ذاتی عقیدہ اور یقین دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جنکو اس مضمون میں حیرت صاحب نے نبھایا ہے - یہ ہیں حیرت صاحب کے معارف جنکو اصول اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے - اب حیرت صاحب! دیکھو یہ ہے تمہاری مخالفت اصول اسلام سے - جسقدر فرمائشی گالیاں تمنے ہمکو سنائی ہیں اب تم کو چاہئے کہ اپنی اس حماقت پر وہ تمام گالیاں واپس لے کر تم

[illegible]

نوٹ: [illegible] فرماویں

حقوق اخوت

حقوق اخوت کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت مومنین کو جہاں مندرجہ ذیل باتوں کی نگہداشت ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ آپس کا اختلاط جس پر اخوت کی بنیاد ہے رسم اور رواج کی حد سے نکل جاوے۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی بار بار تاکید ہے کہ تمہاری عبادات رسمی طور پر نہ ہوں۔ جو انسان کو کوئی قرب الٰہی نہیں بخشتیں بلکہ بُعد کا باعث ہوتی ہیں۔ اور چونکہ حقوق اخوت کی ادائیگی بھی منجملہ عبادات کے ہے اسلئے ضروری ہے کہ اس اختلاط میں بھی رسم و رواج کا دخل نہ ہو تاکہ عند اللہ وہ کوئی قدر اور قیمت پا سکے پس اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جب ہم اپنے بھائیوں سے ملیں اور کلام کریں تو اس وقت ہمیشہ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہیں کہ آیا ہمارا طرز کلام معمولی رسمی اختلاط کے طریقوں پر مبنی ہے یا کہ ہمیں کسی روحانیت اور اوامر الٰہی کی تعظیم کی رنگینی بھی پائی جاتی ہے اور جیسے عام دنیادار اپنے اغراض دنیاوی کے حصول کے لئے آپس میں مل بیٹھتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں ہمارا مل بیٹھنا دینی حیثیت سے اُن سے متمیز ہے کہ نہیں۔ اور جیسے اُن لوگوں کی غائت مقصود کچھ دنیوی فائدہ ہوتا ہے اور یہی اُنکا اجر محدود ہے جو اس اختلاط سے وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمارا مقصود بھی وہی ہے یا کہ محض رضائے الٰہی مدنظر ہے اسی لئے اکابر سلف نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تمہارا بھائی فی اللہ ہو تو اُس سے اپنے دنیاوی معاملات ہرگز نہ کرو۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کوئی معاملہ ہی مت کرو۔ بلکہ یہ کہ دنیا کے خیال سے نہ کرو للّٰہ کرو تاکہ تمہارا مقصود خدا کی رضامندی ہو اور جب اُن لوگوں کے ایسے معاملات تھے اور اسطرح سے اپنے اختلاط میں اُنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا تھا تب ہی تو وہ لوگ اس قسم کی نظیریں چھوڑ گئے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ فتح موصلی ایک اپنے بھائی کے ہاں گئے وہ گھر پر موجود نہ تھے آپ نے اُنکی لونڈی کو حکم کیا اور وہ اندر سے صندوق لے آئیں جسمیں سے اپنی حاجت کی شے اُنہوں نے نکال لی اور چلے گئے جب صاحب خانہ نے اُنکا یہ اللہ درست آیا تو لونڈی نے اُن سے یہ حال کہا انہوں نے خوش ہو کر فرمایا کہ اگر تو سچی ہے تو میں نے تجھے خدا تعالیٰ کیواسطے آزاد کر دیا ہے اور ایسے ہی ایک شخص حضرت ابوھریرہ کے پاس آیا اور آپ سے اخوت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ تو اخوت کا حق بھی جانتا ہے اس نے کہا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اس اخوت کے بعد تو اپنے دینار و درہم کا مستحق مجھ سے زیادہ نہ رہیگا۔ اس نے کہا کہ مجھے ابھی اتنی قوت نفس کے اعتراض کی نہیں ہے تب حضرت ابوھریرہ رضہ نے فرمایا کہ پھر آپ تشریف لے جائیں۔

اور امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالکر جو چاہتا ہے بدوں اسکے اجازت کے نے لیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو اور کچھ لوگ حضرت حسن بصری رضہ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ آپ نے نماز پڑھ لی۔ آپنے فرمایا کہ ہاں۔ لوگوں نے کہا۔ کہ بازار والوں نے تو ابھی نہیں پڑھی آپنے فرمایا کہ بازار والوں سے دین کا طریق کون سیکھے ان لوگوں میں تو اسقدر اجنبیت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اُنمیں کوئی اپنے دوسرے بھائی کو ایک پیسہ تک نہیں دیتا۔ اور حضرت ابراہیم ادہم نے ایکبار اپنے رفیق کا ایک گدہا بدوں اسکی اجازت کے ایک اور شخص کو پیادہ پا دیکھکر دیدیا اور اس رفیق نے اُکر کوئی اظہار رنج نکیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اخوت کا یہ حال تھا کہ اُن میں سے ایک کے پاس ایک بکری کی سری صدقہ میں آئی اُنہوں نے سوچا کہ میرے فلاں بھائی کو میری نسبت سے اسکی زیادہ حاجت ہے اسلئے وہ اُنکے پاس بھیجدی۔ ایسے ہی اس دوسرے نے سوچا کہ میری نسبت فلاں کو زیادہ حاجت ہے اُسنے تیسرے کے پاس بھیجدی۔ اور تیسرے نے اس خیال سے چوتھے کے پاس اور چوتھے نے پانچویں کے پاس اور پانچویں نے چھٹے کے پاس حتٰے کہ چھٹے نے ساتویں کو دی۔ اور پھر اس ساتویں صحابی نے اسی خیال سے کہ شاید فلاں کو زیادہ حاجت ہوگی۔ ایک اور کے پاس بھیجی۔ اور یہ آخری وہ اول شخص تھا جس نے دوسرے کے پاس بھیجی تھی۔ غرضیکہ قوم میں قومیت کی روح ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک دوسرے بھائی کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم نکیا جاوے اور یہ بات حاصل نہیں ہوتی جبتک کہ ایمان اور یقین میں ترقی نہ ہو۔ اور صحبت صادقین میں کچھ عرصہ گذارا نہ ہو۔ اس قسم کے مضامین پڑھنے اور عملی نمونوں کے مطالعہ کرنے سے اسمیں شک نہیں کہ طبیعت میں اس قسم کے نمونہ قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے لیکن ایسی استقامت حاصل نہیں ہوتی کہ یہ اعمال جزو طبیعت ہو کر ہمیشہ صادر ہوتے رہیں۔ بلکہ ذاتی تجربہ میرا ایسا ہے کہ اکثر بہت جلد باطل ہو جاتا ہے اسکے قیام کیلئے اکسیر علاج جو کہ تجربہ میں آیا ہے وہ کاملین کی صحبت ہے۔ اور ہمارے احباب کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا تعلق محبت اور انس اور اطاعت اور آپکی مرکزی مجلس میں رعایت آداب کے ساتھ دیر تک رہنا ہے کہ جس سے ایسی باتوں پر عملدرآمد کی قوت خدا کے فضل سے محل اور موقعہ کی رعایت سے پیدا ہوتی رہتی ہے پھر یہ اس قسم کے اعمال ہیں۔ کہ نمایں ریا اور عجب کو بھی دخل ہوتا ہے اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تب تک انسان ان بلاؤں سے کب بچ سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

عیسویت کی آخری کوششیں

ہرچہ دست از جاں بشوید
ہرچہ در دل دارد بگوید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نفوس کی برکت سے چونکہ اب عیسائی مذہب پر موت وارد ہو رہی ہے۔ اسلئے عیسویت بھی پورے زور سے وار کرنا چاہتی ہے۔ اور پادری لوگ تمام تر کوشش میں لگے ہیں۔ کہ جسطرح ہو سکے کل ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اور مکہ معظمہ پر بھی حملہ کیا جاوے۔

لنڈن کے ایک رسالہ انیسویں صدی میں ایک پادری صاحب نے انگریزوں کو رائے دی ہے۔ کہ ملک عرب کے سربستہ راز لیا کا چونکہ اب تک پتہ ٹھیک ٹھیک نہیں لگا جسکی وجہ سے اُن کو اپنے جال وہاں پھیلانیکا موقعہ ہاتھ نہیں آیا اسلئے چاہیئے کہ ایک مہم بیلونوں یعنے غباروں میں چڑھا کر بھیجی جاوے۔ جو کہ اوپر سے دوربینیں وغیرہ لگا لگا کر وہاں کے حالات معلوم کریں۔ اور ایک دوسرا اخبار پالی لنڈر ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے کی صلاح دیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ لاسہ کا راز تو طشت از بام ہو چکا۔ مکہ کی باری کب آویگی۔ اور اب حال میں لارڈ ہارڈنگ نے بذریعہ ٹائمز اخبار کے گورنمنٹ کو رائے دی ہے کہ تمام ہندوستان کو عیسائی بنا دیا جاوے۔ تاکہ باشندگان ہندوستان کی تفرقہ بازی کا قلع قمع ہو کر سب لوگ ایک مذہب اور ایک قوم ہو جاویں۔ اور انگریزی راج کو استحکام ہو۔

گناہ سے بچنے کا علاج

جو کہ حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے ایک شخص کے استفسار پر فرمایا

(۱)۔ ہر وقت موت کو یاد رکھے دنیا و مافیہا کو فانی خیال کرے۔

(۲) خدا پر کامل ایمان ہو اور اسی حاضر ناظر جانے تو گناہ صادر نہیں ہو سکتا

(۳) گناہ سے محفوظ رہنے کیواسطے بہت دعا مانگے یوسف علیہ السلام دعا ہی کے ذریعہ بچ گئے

(۴) یقین رکھے کہ نیکی اور بدی ایک سلسلہ ہے اگر نیک کام کرینگے تو نیکیوں میں بڑھتے جائینگے اور نیک نتیجہ پاوینگے اور اگر برا کام کرینگے تو برا ئیاں بڑھتی جائینگی اور برا نتیجہ ملیگا۔ اسکی مثال ایک بیج کی سمجھے کہ جب بویا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ نشو و نما اختیار کرتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے یہی حال نیکی اور بدی کا ہے۔ مبارک وہ انسان جسے خدا تعالیٰ ان باتوں کی توفیق دے۔ منجملہ علاجوں کے صحبت صادقین بھی ایک بڑا علاج ہے جسکی برکت اور اثر سے گناہ کی طاقت سلب ہوتی جاتی ہے۔ اور نیکی کے قوٰے نشو و نما پاکر اپنا کام کرنے لگتے ہیں:

خلاصہ خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ اگست کو بمقام لاہور پڑھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

یہ ایک مجمع ہے جسے خدا نے جمعہ کی مناسبت سے جمع کیا ہے مختلف مقامات کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ لہذا ہر ایک کی یہی نیت ہے کہ خدا نے جو نعمت (مسیح موعود کا وجود) بھیجی ہے۔ اس سے حصہ لیا جاوے۔ خدا تعالیٰ راضی اور آخرت کا کچھ توشہ اور سامان پیدا ہو۔ اس مناسبت سے میں نے اللہ تعالیٰ کی کلام میں سے یہ آیت پڑھی ہے۔ اسکا ترجمہ یہ ہے اے مومنو متقی بن جاؤ اور وہ تقوے اختیار کرو جسے اللہ پسند کرتا ہے۔ اور ہر ایک نفس اس غور اور فکر میں لگ جاوے کہ کل جو آنیوالا ہے اسکے لئے میں نے کیا سامان کیا ہے یہ ایسی بات ہے کہ ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈالدیتی ہے اور اسے سنکر جسکے بدن کے رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایکدفعہ فرمایا کہ اگر جہنم کا ذکر آوے اور انسان کا قلب رقیق نہ ہو۔ تو وہ سمجھے کہ اسکے سینہ میں دل نہیں بلکہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کی تعریف کی ہے جنہوں نے اسکی کلام کا ادب اسطرح کیا ہے جیسے فرمایا ہے يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا اور الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ خدا تعالیٰ کا مقصود کامل کلام اور کامل نبی کے نزول سے یہی ہے کہ الوہیت کے ادب اور تعظیم کو عبودیت پورے طور پر قبول کرلیوے خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف بھی اپنے اندر ایک سرور اور لذت رکھتی ہے اور دوسرے کسی شے کی خشیت میں یہ خاصہ نہیں ہے ایک درندہ کی خوف اور خشیت کا نتیجہ نفرت ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی خشیت کا نتیجہ محبت اور انس ہوتا ہے دوسرے کے خوف اور ڈر سے طاقت زائل ہوتی ہے لیکن خدا کے خوف سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے دوسرے کے خوف اور خشیت سے انسان دور ہوتا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے وہ اسکے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ایک زمانہ میں جبکہ دنیا خدا کے وجود سے انکار کر رہی ہے اور دل اس سے شکوک و شبہات میں ہیں میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ ایک ہی شے ہے جو کہ خدا کو دکھا دیتی ہے اور وہ اس مامور من اللہ کی مجلس ہے۔ ایک عرصہ سے میں اس خدا کے مسیح کی صحبت میں ہوں اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے اسکی مجلس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا چکھ لیا اور پرکھ لیا ہے ٭٭٭

اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ خدا کو لطیف۔ الخبیر اور علیم ماننے والا انسان کیسے بدکاری کے منصوبہ کی دلیری کر سکتا ہے اور اگر اسکا ایمان ہے کہ خدا رازق ہے تو پھر وہ فحش اور چوری وغیرہ سے خدا کو ناراض کرکے کیوں رزق تلاش کرتا ہے۔ تقوے یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات ایمان کا جو حق ہے وہ انکو پورا دیا جاوے اور اسکی ہر ایک صفت کے مقابلہ پرستش کا ادب بجا لاوے کیا ایک شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا کلمہ زبان سے نکالکر پھر خدا تعالیٰ پر دروازہ شکایت کا کھول سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یا تو وہ منافق ہوگا کہ ایکطرف تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے اسلام کا سچا مفہوم جو کہ خدا تعالیٰ سے آشتی اور صلح ہے وہ کوٹ کوٹ کر ان الفاظوں میں بھرا ہوا ہے اور اسلام کا یہی کمال ہے کہ رضا بقضا۔ اور خدا تعالیٰ نے بڑی سے صلح کی جو تعلیم قرآن شریف کے ابتدا یعنی الحمد للہ کے الفاظ میں دیگئی ہے وہ تمام صوفیوں کی انتہا ہے جو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کو پورے طور پر سمجھکر کہتا ہے وہ ایک بہشت میں ہے کیونکہ بہشت کی آخری منزل بھی یہی ہے اور جنتیوں کی دعا بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

اب اے برادران طریقت ان آیات کے پڑھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہاں پر اکٹھا ہونا ایک میلا اور تماشا نہ ہو۔ جن اغراض اور مقاصد پر لوگ سالانہ عرسوں اور میلوں میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ غرض اور مقصد تمہارا ہرگز نہ ہو اور تم لوگ اپنی اوقات کو رائیگان نہ کرو جسطرح مسیح دین اور خدا تعالیٰ کی خدمت میں گداز ہو گیا ہے اسیطرح تم بھی گداز ہو جاؤ میں نے بارہا مسیح موعود کو کہتے سنا ہے کہ میں ایک زخمی آدمی ہوں میرا رونا اور چیخنا خدا سنتا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کیجاتی ہے اسے چور اور ڈاکو کہا جاتا ہے اسے گالیاں دی گئیں اور پامال کیا گیا ہے اسے تو مٹی میں رلاتے ہیں مگر ایک عاجز انسان اور مردے کو آسمان پر چڑھاتے ہیں میں جب تک اس ہتک کا بدلہ نہ لونگا میرا زخم ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ پس اے دیکھو جب تمہارے امام کا یہ حال ہے تو تم کیسے ہنس سکتے ہو یاد رکھو کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم دنیا میں نہ آتے تو نہ کوئی خدا مانا جاتا نہ کوئی نبی۔ اسی نے آکر سب کو زندہ کیا ہے اس کا ایک ایک قول اور فعل کامل انسان بنانے کے لئے کافی ہے لعنتی ہے وہ دل جو اسے کامل نہ مانتا ہو۔ جب تک مرزا کیطرح تمہارے دل پر چوٹ نہ ہو تب تک سمجھو کہ کچے ہو رات کی اندھیری گھڑیوں میں دعائیں مانگو۔ کہ خدا دین کی فکر تمکو عطا کرے اس بڑے تاریک زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود کا وجود نہ ہوتا۔ تو یا دہریت فلسفیت اور برہمو ازم تھی۔ یا یہ ناپاک اور بے غیرت دشمن تھے جو خدا اور اسکے رسول کی توہین کرتے ہیں اور مردہ کی عزت۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے روح میں مطالعہ کرے کہ کسقدر خشیت اللہ اور شفقت علے خلق اللہ اس میں ہے یاد رکھو کہ جسطرح اس شہر میں بلا ٹکٹ کے تم گھروں سے نہیں آ سکتے۔ ویسے ہی اس جہان کے لئے تقوے کی ضرورت ہے تقوے کا ٹکٹ لوگے تو منزل مقصود پر پہنچوگے ہر ایک عضو تمہارا شریعت کے قبضہ میں ہونا چاہئے!!!!

ہمعصر ہندوستان کی غلط بیانی

اخبار ہندوستان جو کہ کچھ عرصہ سے لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جسنے اپنی بعض عام پسند باتوں کی وجہ سے عام شہرت اور رواج جسنے خصوصیت سے ہندو سوسائٹی میں حاصل کرلی ہے۔ اپنے ۴ نومبر کے اشو میں حال کے آزادی پسند اور یوروپ کی تہذیب کے دلدادہ اور کورمقلدین کے خیالات دربارہ اصلاح احکام قرآنی پر ریمارک کرتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ پردہ کی ملامت صرف سید دلاور حسین نے نہیں کی بلکہ مرزائی قادیانی بھی پردہ کے مخالف ہیں اور ان الفاظ کو جلی قلم سے لکھا ہے ہمیں ہندوستان کی اس غلط بیانی پر کمال افسوس ہے کیونکہ ابھی حال ہی میں حضرۃ مرزا صاحب علیہ السلام نے جو لکچر لاہور میں دیا ہے اور ایک تقریر جو کہ بذریعہ البدر مورخہ شائع ہو کر اسکے پاس پہنچ چکی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب پردہ کے بڑے بھاری مؤید ہیں اور آریوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم لوگ بے پردگی کو رواج دیکر معصوم لڑکیوں کو دیدہ دانستہ بھیڑیوں کے آگے مت ڈالو۔ بلکہ آپنے یہاں تک بیان کیا ہے کہ یہ زمانہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جگ ہے۔ اور ہندوستان پر ہمارا افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی جس تقریر مورخہ ۱۷ اکتوبر کو وہ تائید میں پیش کرتا ہے اسمیں پردہ کی مخالفت ہرگز نہیں ہے۔ امرا میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے جس سے عورتیں ایک قیدی یا طائر در قفس کی مثال بن جاتی ہیں اسکی اصلاح کیطرف رغبت دلائی گئی ہے عورتوں کو کھلی ہوا میں پھرانے کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں۔ کہ وہ بے حجاب پھریں تاکہ غیرمحرم لوگ آزادی سے ان کے خط و خال کو دیکھ سکیں۔ ایک عورت پردہ میں رہکر ہواخوری کرسکتی ہے اور اسی لئے اس تقریر میں اشد درجہ کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ علے ہذا القیاس اگر حضرۃ عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں تو اس سے

بھی یہ امر ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بے حجاب ہوتی تھیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان اپنی اس غلط بیانی کی اصلاح کریگا۔ اور لوگوں کو اس دھوکہ سے جو کہ ایسے الفاظ سے لگ سکتی ہے اور جس سے ایک اسلامی ریفارمر کی شان پر حرف آتا ہے بچائیگا۔ ہندوستان جیسے اخبار کے لئے ایسی غلط بیانی ایک بدنما دھبہ ہے اس قسم کی باتیں جیسے اخبار کے حصہ میں آچکی ہیں ہندوستان اپنے وجود کو کیوں اس سے آلودہ کرتا ہے حضرت مرزا صاحب کا بحیثیت مجدد یا ریفارمر ہونے کے ایک یہ منصب بھی ہے کہ قوم کی تشدد یا غفلت کی وجہ سے جو افراط و تفریط عقائد اور اعمال میں ہو گئی ہے اس کو پھر درجہ اعتدال پر لاویں انہی میں سے پردہ بھی ہے جیسے ہندوستانی طبائع نے افراط کے درجہ پر پہنچا کر اصل مقصد پردہ کو بالکل ہاتھ سے کھو دیا ہے جس سے عالم مستورات کی سخت حق تلفی ہوتی ہے۔ اور آپ اُسے اصل مرکز یعنے حد اعتدال پر لانا چاہتے ہیں جیسکے معنے پردہ کی مخالفت کے ہرگز نہیں ہیں۔

ہندو آبادی کا تنزل

یہ بات بڑے افسوس سے بیان کیجاتی ہے کہ باوجود اسکے کہ وید آگیا کے رُو سے نیوگ جیسی نسل افزا رسم آریہ دیس میں موجود ہے پھر بھی ہندو آبادی کا تنزل دن بدن ہو رہا ہے گذشتہ مردم شماری نے بڑی وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ اہل ہنود کا شمار دن بدن گھٹ رہا ہے اور اخبار امرت بازار پتر کا بنگال میں کائستہ قوم کے بڑے بڑے خاندانوں کے مفقود ہونے کی خبر دیتا ہے۔ پنجاب میں اچھے خاندانی ہندو نوجوانوں کے لئے لڑکیاں نہیں ملتیں مگر سوال یہ ہے کہ نیوگ کے ہوتے ہوئے اُن کو لڑکیوں سے بیاھنے کی ضرورت کیا ہے امید ہے کہ آریہ دیس کے سوامی اور اپدیشک کوئی نیوگ سے بھی اعلےٰ نسخہ تجویز کرکے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اصل اسلام اور اسکے مصنوعی ریفارمر

آج اس وقت اہل اسلام کی جو حالت ہے اسے ہر ایک شخص بخوبی جانتا ہے کہ اسکی مثال ایک ایسے مریض کی ہے جو عرصہ دراز سے بستر بیماری پر پڑا ہوا ہے جس کے اندرونی قواے میں فتور آگیا ہے۔ ہر ایک عضو نے اپنا اپنا فعل چھوڑ دیا ہوا ہے طبیعت مرض کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئی ہوئی ہے ایسی حالت میں چاہئیے تھا کہ کوئی حاذق اور دانا تجربہ کار طبیب جو کہ مرض کی اصل کیفیت اور اسکے اسباب کو پورے طور پر شناخت کرسکتا اُس کا معالج مقرر کیا جاتا مگر اس کی بدنصیبی سے جو اس کے معالج منتخب ہوئے ہیں وہ عنقریب اسے ملک عدم کی سیر کرانے والے ہیں کیونکہ ہر ایک اُن میں سے بذات خود ناتجربہ کار مریض اور قابل علاج ہے اور کوئی بھی اس قابل نہیں کہ وہ قوم کا نبض شناس ہو وہ طبیب کون ہیں آجکل کے مصنوعی ریفارمر ہیں جو کہ قوم کی ترقی اسکے عروج اور اقبال کے لئے نئے نئے رنگ کے ذرائع اور تجاویز سوچ رہے ہیں کوئی کہتا ہے کہ پردہ کی رسم اٹھ جاوے تو قوم ترقی کریگی کوئی کہتا ہے کہ حرمت سُود کے مسئلہ نے پستی کی حالت دکھلائی ہے ایک لباس پرست فرقہ ہے جو کہ نکٹائی اور کالر کفوں اور پتلون کی خاطر لکھتا ہے کہ ارکان نماز کی اصلاح ہونی چاہئیے کسی کو یہ خبط سمایا ہے کہ ہندو اور مسلمان کو ایک کرکے بیچارے سرسید کی روح کو ستاؤ تو مسلمان ترقی کرینگے کوئی تجارت کیطرف متوجہ کر رہا ہے کوئی تعلیم نسواں پر زور دے رہا ہے کوئی مغربی علوم و فنون کا شیدائی بنا رہا کوئی سیاحت پر قوم کو آمادہ کر رہا ہے غرضیکہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہیں ایک بیچاری قوم ہے جس کی بوٹی بوٹی بانٹی جا رہی ہے۔ اور ہر ایک ریفارمر اسے اپنی طرف بلا رہا ہے اس اپچا تانی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ صرف یہ کہ جس مریض نے ابھی ایک ماہ میں مرنا ہے وہ ایک ہفتہ میں ہی جام الوداع کو نوش کریگا۔ بیچاری قوم دب مانے تو کس کی مانے اور اتباع کرے تو کس کی کرے۔

اگر یہ سب ریفارمر قوم کے حقیقی خیرخواہ اور مرض شناس ہوں تو ان کو چاہئیے کہ اول سب اتفاق کرکے مرض کی تشخیص کریں کہ منجملہ بہت سے عوارضات کے جو قوم کو لاحق ہیں کونسا عارضہ بہت خطرناک اور مہلک ہے جس کا علاج سب سے مقدم ہونا چاہئیے۔ مگر جس حالت میں کہ معالجین کا ہی اتفاق آپس میں نہیں ہے۔ تو مریض کی حالت کب سنور سکتی ہے یہ تمام شکایتیں دراصل اسوجہ سے ہیں کہ جسقدر ریفارمر و نے قومی سٹیج پر اپنے آپ کو معالج پیش کیا ہے اُنمیں سے کوئی بھی سند یافتہ نہیں ہے۔ جسکے اوپر مریض قوم کو بھروسہ کامل اطمینان ہو۔ اس لئے موجودہ اختلاف رائے اور دائرہ ترقی کے اصل مرکز کے نہ ہاتھ آنے نے اسے اور بھی زیادہ مایوس کر دیا ہے۔

ناتجربہ کاری اور اختلاف رائے کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک اُن میں سے مرض کا باعث سردی قرار دیتا ہے تو دوسرا اس کی ضد گرمی بتلاتا ہے۔ اور ایک طبقہ اُن ریفارمر معالجوں کا ایسا ہے کہ جسے قوم کی اصلی بہتری اور بہبودی سے تو کوئی غرض نہیں ہے۔ صرف اپنی مالی حالت سنوار لی یا ناموری حاصل کرنی مقصود ہے۔ اور وہ مردہ خواہ دوزخ میں جاوے خواہ بہشت میں حلوے مانڈے سے کام کا مصداق ہے۔۔ یہ وہ اخبار نویس اور لیکچرار ہیں جو کہ بدل اس اسنداف رائے کے خواہاں ہیں۔ قوم خواہ مرے خواہ ڈوب جائے۔ وہ جدید خیالات قوم کے آگے پیش کرکے اُسے اپنی طرف متوجہ اور اپنے کاروبار کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اور ایک حصہ اُن میں سے ایسا ہے جس نے صرف یوروپ کے خیالات کو قوم میں انٹروڈیوس کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے انکی مثال آجکل کے نیٹو ڈاکٹروں کی ہے کہ نہ وہ خود کوئی دوا بنا سکتے ہیں۔ نہ آلات طیار کرسکتے ہیں صرف ولایت کے کیمیاگروں کے ایجنٹ ہیں کہ مریض سے کیفیت پوچھی اور ذہن میں جو مرض تجویز ہوا کتاب کھولی اور پوڈر یا ٹنکچر یا کوئی مکسچر لکھدیا۔ یورپ کی دوائیں بکگئیں کمیشن میں تنخواہ انکو بھی ملگئی۔ اگر کسی گاؤں میں یہ لوگ چلے جائیں اور وہ آبادی سے کتنی ہی دور ہو۔ یا مریض کی اسقدر نازک حالت ہو کہ آبادی سے دوا لانے تک وہ رخصت بھی ہو جاوے۔ مگر ڈاکٹر صاحب ہیں۔ کہ سوائے کلوروفارم یا امونیا یا ارومیٹک وغیرہ دواؤں کے اور کوئی ایسی دوا ہرگز تجویز نہیں کرسکتے جو اس گاؤں میں بھی سرِدست میسر آسکے۔ یہی حالت ان ریفارمروں کی ہے۔ کہ جو تجاویز یہ لوگ پیش کر رہے ہیں صرف یوروپ کی نقل یا اُسکی ایجنسی ہے۔ انکو مطلق یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ ہماری پیش کردہ تجاویز سے اصل اسلام کی اخلاقی۔ روحانی۔ تمدنی حالت اور ننگ و ناموس پر کیا اثر پڑیگا۔ اور پھر اسکا انجام قوم کی ہلاکت ہوگا۔ یا فروغ۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کے تمام ریفارمر مصنوعی ریفارمر ہیں۔ وہ ایسے طبیب ہیں جنکے پاس کوئی سرٹیفکیٹ قومی مریض کے علاج کا نہیں ہے اور قوم کو ہشیار ہو جانا چاہئیے کہ اشتہاری طبیبوں کی طرح اُن کے دھوکہ میں آکر کہیں اپنے آپ کو برباد نہ کر بیٹھے۔

امریکہ کے ایک اخبار نے مشنری سوسائٹیوں کو صلاح دی ہے کہ وہ ناحق اپنا روپیہ پیسہ برباد کر رہے ہیں کہ ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اسکے لئے ایک آسان ترکیب اور وہ یہ ہے۔ کہ کل پادریوں وغیرہ کو وہاں سے بلا کر موقوف کر دیا جاوے اور تورات کے دس حکم پر جو سوسائٹیاں خود عملدرآمد کریں۔ جب وہ دیکھیں کہ ہمارا عملدرآمد بہت ہے اور ہم ان احکام کے مجسم نمونہ ہیں تو پھر اہل ہند کو خود اپنے پاس بلا کر وہ نمونہ دکھلاویں پس ان لوگوں کی عملی حالت دیکھکر وہ خود خوشتر ہونگے عیسائی ہو جاویں گے الا اسکا ایک نہایت سود مقام ہے جہاں لوگ [illegible] سے بچانیکے لئے داڑھی لمبی رکھتے ہیں [illegible] کو سائنس کی نصیحت جو تم انہیں سنتی ہو وہ [illegible] ہے جس سے اندیشہ ہے کہ سنہ پر مرض کی [illegible]

مراسلات

نبی اور مجدد میں فرق

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے ۱۹۰۳ء کے ضمیمہ میں شایع کیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت شوکت تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہیگا۔ اور یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ مطابق حدیث نبوی امت محمدیہ میں مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر کسی مصلحت سے مولنا شوکت نے وہ حدیث جسکی صحت کا انہوں نے اقرار کرلیا ہے۔ نقل نہیں کی۔ شاید انکی یہ مصلحت ہو کہ الفاظ حدیث پر نظر ڈالنے سے بے خبر ناظرین بھی اصل مفہوم حدیث سے باخبر ہو جائینگے۔ بہرحال انکی مصلحت کچھ ہی کیوں نہو لیکن ہم ناظرین کی تسلی کیلئے اس حدیث کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں پھر اسکے مطلب پر بحث کرینگے۔ اور مولینا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو دھوکا کھایا یا دھوکا دیا ہے اسکو پبلک پر ظاہر کرینگے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالےٰ اس امت کی بہبودی کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص مبعوث کریگا جو دین محمدی کو تازہ کر دیگا۔

اب مولینا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو گوہر فشانی کی ہے وہ قابل توجہ ناظرین ہے فرماتے ہیں "تمام اولیاء اللہ مجدد گذرے ہیں تمام اسلامی علماء اور فضلا اور مشائخ مجدد ہیں"۔ "مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم و فن کی تجدید کرے ملقب ہو سکتا ہے" "ہر شخص جو کسی حرفت و صنعت کا موجد ہو مجدد کہلا سکتا ہے"

میری رائے میں مولینا شوکت کی یہ پچھلی تحریر انکے پہلے اقرارات اور نیز حدیث نبوی کے سراسر مخالف ہے۔ اگرچہ لغت کے اعتبار سے ہر شخص جو کسی علم و فن یا دین و ملت کی تجدید کرے وہ موجد یا مثل مولینا شوکت مجدد کہلائے جانیکا مستحق ہو لیکن ہر ایسا شخص حدیث نبوی کے مطابق مجدد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حدیث مذکور ہر زمانہ کے لوگوں کو شامل نہیں۔ نہ ایک زمانہ کے سب لوگوں کو شامل ہے بلکہ صرف راس مائۃ یعنی سر صدی کے زمانہ کو شامل ہے۔ پس زمانہ متذکرہ حدیث مذکورہ کے باہر جو لوگ ہوں خواہ وہ اولیاء اللہ ہوں یا علماء و فضلاء و مشائخ و مجتہد اور وہ دین کی بھلائی کیلئے کیسی ہی جد و جہد کیوں نکریں مگر وہ مطابق حدیث مذکورہ بالا مجدد نہیں ہوسکتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس پیشگوئی سے قطعی و یقینی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ راس مائۃ کی جو قید اس حدیث میں موجود ہے۔ وہ بالکل لغو اور بیکار ہوئی جاتی ہے۔

میری اس رائے کی تائید خود شوکت صاحب کے ایک دوسرے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ضمیمہ شحنہ ہند مورخہ ۱۹۰۳ء ۱۷ ستمبر میں بجواب فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالیٰ شایع کیا ہے جس کا حسب ذیل ہے۔ "کیونکہ حدیث میں علی راس کل مائۃ وارد ہوا ہے یعنے ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوگا"

اب مولینا شوکت خود انصاف فرمائیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ ہر صدی کے سر یعنے شروع میں مجدد مبعوث ہوا کریگا۔ تو لقب سالہا صدی کے لوگوں سے یہ حدیث کیونکر تعلق ہوسکتی ہے۔ اور وہ لوگ جو زمانہ مندرجہ حدیث سے خارج ہیں اس حدیث کے مطابق مجدد کیسے ہوسکتے ہیں۔ علاوہ بریں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حدیث میں مجدد کیلئے بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے جو نبیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ بعث خداوند تعالےٰ کیطرف منسوب ہے پس مجدد بھی نبیوں کی طرح مبعوث من اللہ ہوا لہذا اسکی شان بہ نسبت دیگر اولیاء اللہ و علماء و فضلا وغیرہ ارفع و اعلےٰ ہونی چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولینا شوکت کو فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالیٰ کی تحریر سے اس حدیث کا علم ہونے پر جب یہ خیال پیدا ہوا کہ حدیث مذکور کے مطابق اس چودھویں صدی کے سر پر بھی کسی مجدد کا ہونا ضروری ہے اور اس سے مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قوت پہنچتی ہے تو آپ کھلم کھلا حدیث کا انکار تو نہ کر سکے اسکی من گھڑت تاویل بلکہ تحریف پر مستعد ہوگئے۔ مگر انکی یہ تاویل اہل عقل کے نزدیک ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ آگے چلکر مولینا شوکت صاحب تحریر فرماتے ہیں "مرزا جی کے نزدیک مجدد و ولی اور نبی سب ایک ہیں حالانکہ ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا"

میں کہتا ہوں کہ میری نظر سے آجتک مرزا صاحب کی ایسی تحریر نہیں گذری جسکا مطلب یہ ہو کہ مجدد اور ولی اور نبی ایک ہیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

رہا انکا یہ دوسرا جملہ کہ کوئی ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہوسکتا میرے نزدیک یہ بھی سراسر غلط ہے۔ ولی اور مجدد ضرور امام الزمان ہوسکتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب ھدیۃ الغاشیہ کے صفحہ ۳۹۹ میں حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھتے ہیں کہ "مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین ہونگے" پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ میں امام مہدی علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ "وہ مجدد دین ہیں"

پس نواب صاحب کی اس تحریر سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ مجدد امام الزمان ہوسکتا ہے اور ہوگا۔ اور جب امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولی اللہ ہونے سے مولینا شوکت کو بھی انکار نہیں ہوسکتا لہذا یہ قضیہ فیصل ہوگیا۔ کہ ولی اور مجدد امام الزمان ہوسکتا ہے

اب یہ عقیدہ حل طلب باقی رہگیا کہ ولی اور مجدد نبی ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں ہم ایک مستقل مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں۔

خاتم النبیین

مسلمانوں کا بڑا اختلاف یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں قرآن کریم کی یہ آیۃ اس عقیدہ کی تائید کرتی ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ مگر خاتم النبین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ چند سطور پیش کروں۔

کمبخت کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا۔ ابتر اسکو کہتے ہیں جسکی نسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے خداوند جلشانہ نے کافروں کو جواب دیا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگرچہ مردوں میں سے کسیکا باپ نہیں یعنی انکا کوئی صلبی بیٹا موجود نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے یعنے اگرچہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں ہے۔ مگر روحانی بیٹے موجود ہیں اور ہونگے مطلب یہ کہ جسطرح رسولوں کا سلسلہ ان کے بعد جاری رہتا ہے اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ کا سلسلہ جاری رہیگا۔ دوسری فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیان فرمائی۔ کہ آنحضرت خاتم النبین بھی ہیں۔ واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیۃ میں فتح تو قانیہ کے ساتھ آیا ہے۔ خاتم کے معنے مہر پس حسب تصریح قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہوئے۔ مراد یہ کہ دستاویز نبوت کی تکمیل کیلئے آنحضرت کی ذات جامع البرکات بطور مہر قرار پائی۔ علاوہ بریں چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کمالات نبوت کے انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے ہیں لہذا کوئی درجہ نبوت کا ایسا باقی نہیں رہگیا جو آپ کو حاصل نہوا ہو۔ اسلئے آپ خاتم النبیین ہوئے۔ شاید کوئی بزرگ یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ قرآن کریم کی یہ تفسیر از قسم تفسیر بالرائے ہے اسلئے ہم چند نامور علماء کے اقوال استناداً پیش کرتے ہیں جن سے پتا لگیگا کہ خاتم کے معنے مہر لینا تفسیر بالرائے نہیں۔

مولینا محمد اسمٰعیل صاحب محدث دہلوی اپنے رسالہ یکروزی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۱-۱۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں و اما قول ... نیز ... خاتم النبیین یعنے ... علامہ تورپشتی در معتمد می نویسد ...

دار الامان کی خبریں

[illegible] حضرت [illegible] المسیح الموعود کی طبیعت ہفتہ مختتمہ [illegible] علیل رہی۔ پیشاب کثرت سے دن [illegible] ساتھ بار آتا رہا اور دوران سر اور [illegible] [illegible] شکایت رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنا [illegible]

[illegible] دیگر صاحبان کو بھی تا حال صحت [illegible] اگرچہ اپنے فرائض کو بجا لا [illegible]

[illegible] مقرر ہو گئی ہے۔ ... تاریخ نومبر مقرر ہوئی ہے +

[illegible] حکیم نور الدین صاحب نے علاوہ درس قرآن شریف [illegible] براہین احمدیہ بھی شروع فرمایا ہے جس کو مدرسہ کے [illegible] اور دیگر احباب بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ [illegible] مبارک کرے۔ اور کیا عمدہ ہو کہ یہ کتاب [illegible] میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے کورس میں بھی رکھی جاوے۔

قادیان میں ... رمضان کا چاند [illegible] نومبر کو دیکھا گیا اور [illegible] جمعرات اول روزہ رکھا گیا۔

[illegible] مولوی محمد علی صاحب ایم اے [illegible] رسالہ ریویو آف ریلیجنز تا حال لاہور ہی میں [illegible]

[illegible] ایک کتاب در رد شیعہ [illegible] [illegible] شائع ہوا تھا جس پر قیمت نہیں لکھی گئی تھی [illegible] کتاب [illegible] معہ محصول [illegible] قاضی ظلی [illegible] محمد قاضی [illegible] سے مل سکتی ہے کتاب واقعی عمدہ ہے۔

توسیع اشاعت خرید و کتابت

امداد کی قیمت - حافظ غلام رسول صاحب [illegible] وزیر آباد حافظ نور احمد صاحب [illegible] میاں محمد حسین صاحب کلکتہ اور منشی محمد جعفر خان صاحب [illegible] ممالک [illegible] سے اس تجویز کو منظور فرماتے ہیں کہ سب شرائط بھی نمبر اول ۱۹۰۶ء کی قیمت اُن سے وصول کر لی جاوے۔

سفر سیالکوٹ میں بعض احباب نے زبانی فرمایا کہ انکو تجویز سے اتفاق ہے خط لکھنے کی فرصت نہ ہوئی۔

توسیع اشاعت - مولوی محمد لیسین صاحب کی تحریک سے سید حیات علی شاہ صاحب نے دو اخبار خرید فرمائی ہیں۔

منشی ایس ایم یوسف صاحب افسوس فرماتے ہیں کہ ان کی چٹھی مندرجہ البدر پر دوستوں نے توجہ نہیں فرمائی اور منشی صاحب موصوف

نے خود معقول روپیہ بطور امداد کے ارسال کر دئے ہیں۔

منشی مولوی محمد حسین صاحب احمدی پٹیالہ سے تجویز فرماتے ہیں کہ اگر چار پیسے کارخانہ کا کام نہیں چلتا تو قیمت سے [illegible] دیجئے لیکن میری رائے ہے۔ کہ عام قیمت تو چار یا پانچ ہی رہے ہاں جو صاحب استطاعت رکھتے ہیں انکی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ بجائے ... مقررہ قیمت [illegible] روپیہ سالانہ دیویں جیسے کہ بعض احباب نے عملاً بھی فرمایا ہے۔ منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری [illegible] لاہور کی یہ تجویز بہت خوب ہے کہ پانچ کی بجائے [illegible] سالانہ چندہ ہو۔ یہ گراں نہیں گذرتا۔

چٹھیاں - خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احباب نے ابھی تک ہماری نمبروار چٹھیاں مطالعہ نہیں فرمائیں اور جوں جوں وہ مطالعہ میں آتی ہیں احباب ان سے اتفاق ظاہر کرتے ہیں لہذا امید ہے کہ جن احباب نے [illegible] فرمائی ہیں [illegible] احباب کو ضرور مطالعہ کرا دیں خواہ اصرار سے ہی [illegible]

ایک سوال

۲۹ اکتوبر کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں کوئی صاحب [illegible] راولپنڈی سے ایک سوال مندرجہ ذیل [illegible] یہ عنوان لکھکر مولوی ہدایت صاحب [illegible] پوشیدہ نہیں ہے کہ کئی سال سے مرزا غلام احمد قادیانی اور [illegible] استدلال اختلاف اور مناظرت برپا ہو رہی ہے جانبین سے رسالے [illegible] گئے بحثیں ہوئیں مگر ہنوز روز اول ہے۔ اگرچہ ان مسلمانوں سے متعدد مسائل میں اختلاف ہے مگر [illegible] بن مریم اور حضرت عیسیٰ کی حیات و ممات کا مسئلہ [illegible] اشتیاق ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ [illegible] ہمارے دین کا [illegible] اور بتاتے ہیں کہ قرآن شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے اور اب تک ساری امت غلط فہمی میں مبتلا رہی ہے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن مجید سے انکی حیات ثابت ہوتی ہے اور مرزا جی نے غلط کہا ہے چونکہ ہر فریق اپنے مخالف پر غلط فہمی کا الزام ثابت کرتا ہے۔ اسلئے مسئلہ کے متعلق ایک عام فہم سوال جسکے ضمن میں کئی سوال ہیں لکھا جاتا ہے۔ امید کہ اسکا جواب مرزا صاحب یا ان کے کوئی باضابطہ قائم مقام دیں گے۔

سوال - قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے یہود اور نصاریٰ کے درمیان اس مسئلہ میں کچھ اختلاف تھا یا نہیں سکوت تھا۔ یا اتفاق تھا۔ تو موت پر تھا یا حیات پر۔ اگر اختلاف تھا تو قرآن مجید نے نازل ہو کر اسکا کچھ فیصلہ کیا یا نہیں اگر کیا تو وہ فیصلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا یا نہ سمجھا۔ اور اگر سمجھا تو کسی کو بھی سمجھایا تھا یا نہیں اگر سمجھایا تھا تو فی زمانا اگر کوئی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خود سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو اس کیواسطے کوئی سبیل ہے یا نہیں

اور اگر ہے۔ تو وہ کیا ہے۔ جواب کی بنا رسائل کے مسلمات پر ہونی چاہئے۔

ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس سوال میں کونسی ایسی بات ہے جس کیلئے خود حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو قلم [illegible] کرنیکی ضرورت ہو۔ اور نہیں معلوم کہ سائل کے نزدیک مسیح موعود علیہ السلام کے کون **باضابطہ قائم مقام** کئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے کا جواب پسند نہیں کرتے اسلئے ہمیں اسپر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اگر مولوی صاحب کو صرف حق اور راستی سے مطلب ہوتا۔ تو اس قید کی کیا ضرورت تھی۔ خواہ انکو کیسے ذریعہ سے ملتا۔ جیسے کہ احادیث میں بھی آیا ہے کہ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی بات ہے جس سے ملجاوے۔ لے لیوے [illegible] گذار ہو۔ [illegible] مندرجہ سوال اول ملماۃ کا فیصلہ

ایک چھوٹا سا مجاہدہ

حضرت [illegible] علیہ السلام اور حضرۃ حکیم نور الدین کے خطبوں [illegible] سنا ہوگا۔ کہ ہر ایک کام کے ابتدا میں اول یہ سوال [illegible] پوچھنا چاہئے۔ کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کے حکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے کہ نہیں [illegible] کھانا اسلئے کھاؤ کہ کُلُوا کا حکم ہے اور پانی اسلئے پیو۔ کہ اشربوا کا حکم ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک آسان بات ہے لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آسان ہرگز نہیں ہے۔ کھانے پینے میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں یہ سوال اور نگہداشت ضرور بھولجاتی ہے اس لئے اس پر مشق اور مداومت اختیار کرنے کیلئے میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے۔ کہ اسے جلی قلم سے لکھکر نشست و برخاست کی جگہ پر لگا دیا جاوے کہ ہر وقت نظر پڑتی رہے بعض احباب کی بھی یہ آرزو دیکھکر اسے چھپوا دیا گیا تھا جو کہ دراصل ۱۶ اکتوبر کی اخبار کے ہمراہ ارسال ہونا تھا۔ مگر غلطی سے رہ گیا۔ اور اب ارسال ہے

اس میں خورد و نوش کی جگہہ خورد و نوش صحیح کر لیا جاوے

برلن میں ایک گھوڑے کی نمائش ہو رہی ہے جو کہ ریاضی کے معمولی جمع تفریق ضرب تقسیم کے سوال حل کرتا ہے مہینے کے دن اور تاریخیں بتلاتا ہے۔ فوٹو کی شناخت کرتا ہے۔ رنگوں اور باجوں کی سروں میں تمیز کرتا ہے واللہ اعلم۔

از ہندوستان

البدر نمبر ۳۷ + ۳۸ + ۳۹ کارخانہ کے ذمہ باقی ہے جو کہ چھپ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب ارسال ہو گا

H.S. WALIMOMEE'S
BOX OF THE WONDERS
TRADEMARK.

اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مقوّی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر

طلسمی اور رنگین مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چار دن شیشی کی دوا ہے جو خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک ہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۱ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو مفسد طاعون کھانسی و بخار پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ داد کھجلی۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ آکوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ تپ۔ موہمندی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک عمدہ بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔

منتخب جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں دیسیوں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی پیدا کرنیوالا اور خون صالح بافراط پیدا کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا ہے کیونکہ یہ دونوں کا پرانا طحال اور بخار اور ورم جگر وغیرہ بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے سبے اولاد مرد اور بانجھ عورتوں کو ایک دورہ تک یہ نمک استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۴۸ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۔ قیمت ۲ شیشی تین شیشی علیحدہ ۶ شیشی للعہ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ محصولڈاک پیکنگ عہ۔ ہزارہا آدمیوں نے فائدہ کامل حاصل کیا ہو تاپ بیجد تجربہ کیجئے اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تلی کی ضعیف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ وربار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ پیچش یا اسہال درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی یاد داشت یعنی نامردی۔ جریان یعنی سوجاک یعنی جگر ہنا سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارش و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری علاوہ گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے

کیلئے بھی نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش و ہشاش رکھتا ہے۔ ذکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاصکر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے انکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کیساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کا استعمال کیا جاوے۔ تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً بدن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدے کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پورے ایک بوتل کے استعمال کے بعد معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ روپ پیدا ہو جاتا گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔

یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ جیسی اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو دفع کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ کیلئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۱۲؎

گنٹھیہ کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی کہنہ گنٹھیہ یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش کرنے سے درد اور ورم وغیرہ تمام شکایات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۶؍

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماميرا اور ایک مومیہ و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڈا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑبال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال میں آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۔

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی منجن خوشبودار منجن

دانت اور آنکھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو یہ زندگی کا لطف نہیں۔ اس لئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور نگہداشت نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز استعمال کر کے صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا۔ ... مسوڑھوں کے پھولنے اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و پیپ بہنے اور منہ و زبان کے چھالوں کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ محصولڈاک ۔ علاوہ ان کے آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ گنٹھیا۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ پھوڑا پھنسی کی دوا۔ زخم اور پھوڑے کیلئے مرہم اور نیز خصوصاً ہر مرض کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جو تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ... فہرست اس دواخانہ کی منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات ... وغیرہ کے درج ہیں۔ ... نام ... ڈاکخانہ خوشخط لکھئے۔ اور اگر کوئی ... لکھئے۔ ہمارا پتہ ہے۔

حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم کلکتہ شہر بنارس

نوٹ۔ ہم کو سر کردہ بالا دواؤں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط لکھ کر طے کر لیں۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ جوب اسم بامسمیٰ ہیں کیونکہ یہ مقوی دل و دماغ معدہ و باہ ہیں اور انوں پوشیدہ کاروائیوں سے جو خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاصکر خلق میں اور ہر عمر ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو ... نوجوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت ۴ حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک و کافور ... ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے۔ جو امراض چشم کو لو رفع کرتا ہے اور جالا و پھولا و دھند۔ شب کوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیر پا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے آزمائیے۔ قیمت عہ فی تولہ۔

المشتہر

حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ۔ بلبگڑھ ضلع دہلی

مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد جمیل شائع ہوا

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

ذیابیطس کی مرض کا ذکر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مجھے سخت تکلیف تھی ڈاکٹروں نے اسمیں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے آج میں اس پر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اُسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہو تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا کی وحی سے طیار ہوتا ہے اسلئے اسکی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی اگر یہ انکی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شفاء للناس فرمایا جاتا مگر اسمیں صرف عسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اسکے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اسکی طیاری بذریعہ وحی کے ہے اسلئے جن پھولوں سے رس چوسنی ہوگی تو ضرور مفید اجزا اکو ہی لیتی ہوگی اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں تھوڑا ملا کر اُسے پیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ حتٰے کہ میں چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپکو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو لیکر باغ تک چلا گیا اور وہاں دو رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔

خدا تعالےٰ کے ان صفات۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین پر توجہ کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجیب خدا ہے پھر جبکا رب ایسا ہو کیا وہ کبھی نامراد اور محروم رہ سکتا ہے ربوبیت کے لفظ سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ دوسرے عالم میں بھی ربوبیت کام کرتی رہیگی۔

جہاں اسباب غیر موثر معلوم ہوں وہاں دعا سے کام لے۔

۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء۔ بوقت ظہر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی رویا سنائی۔

میں نے ایک عقیدہ مند باندھا ہوا ہے گر وہ بالکل مفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے۔ کہ اس اثنا میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورہ الحمد جہر سے پڑھی ہے اور اسکے بعد انہوں نے یہ پڑھا۔ الطارق وما ادراک ما الطارق اسوقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔ اسکے بعد الہام ہوا۔ روز نقصان پر تو نیا بلد۔

حضرت حکیم نور الدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی بعض آریوں نے بہت ہی گندے کلمات قرآن شریف اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے ہیں۔ فرمایا۔ کہ ہانڈی میں جب ابال آتا ہے تو پھر بہت جلدی بیٹھ جایا کرتا ہے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اسلام جیسا مذہب جس کا خدا ایسا ہے کیا ہے۔ اس کے مقابل پر اور بھی کوئی خدا مانا جاسکتا ہے۔ اسلام کا خدا اکمل کمالات کا مالک ہے۔ اور جبکہ روح اور اُسکے خواص ہمیشہ سے خود بخود ہیں تو وہ خدا کو کہہ سکتی ہے کہ تیرا

مجھپر کیا حق ہے کہ تو مجھے کسی قسم کی سزا دیسکے خدا شناسی میں ان لوگوں کی حالت ہزاروں سے ملتی ہے اور نیوگ میں تو کنجروں کو مات کردیا ہے

انہوں نے ہر ایک بات پر اعتراض کا ٹھیکہ لے لیا ہے حالانکہ ایک عارف آدمی اسبات کا ہرگز قائل نہ ہوگا کہ کل اسرار الوہیت کا کوئی سمجھ سکے مثلاً اسقدر جو نباتات موجود ہے اور قسم قسم کے پتھر۔ بوٹیاں اور اشیا ہیں کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ میں نے ہر ایک کے خواص پر احاطہ کر لیا ہے اور جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے اس سے بڑھکر اب اور کوئی حکمت الٰہی اسمیں ہرگز نہیں ہے اس لئے حق کے طالب کو چاہئیے کہ وہ بات جس سے ایمان وابستہ ہوتا ہے اختیار کرے اور اسے سمجھے اور دوسری باتوں کیلئے اپنی نقص عقل کو تسلیم کرے جوں جوں خدا تعالیٰ بصیرت دیگا توں توں اس کا علم بڑھیگا یہ نادانی ہے کہ انسان کے جسم کے اندر جسقدر قوائے ہیں اُنکی حکمت اور خواص پر تو نظر نہ کیجاوے اور بالوں کے پیدا ہونے یا اور اس قسم کی باتوں پر اعتراض کیا جاوے

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

سیالکوٹ سے واپس ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے بمعہ ہمراہیان سفر کے رات کو بٹالہ میں قیام فرمایا تھا بٹالہ کی احمدی جماعت نے اس موقعہ پر حسن خدمات کا فخر اول مرتبہ حاصل کیا۔ زیر اہتمام قاضی نعمت علی صاحب احمدی اور چند دیگر احباب ریلوے ٹرین سے اترتے ہی چاء اور عمدہ کھانا طیار ملا۔ چارپائی اور مکان کا انتظام جو کہ سٹیشن کے متصل سرائے میں کیا گیا تھا نہایت عمدہ تھا جس سے کسی قسم کی تکلیف کسی کو نہیں ہوئی افسوس ہے کہ یہ خبر سیالکوٹ کے حالات قلمبند کرتے ہوئے رہ گئی۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۴ء۔ ایک شخص کیطرف سے رقعہ پیش کیا گیا کہ میں مولوی صاحب ہیں اور ان کا لڑکا فوت ہوگیا ہے انکو ہستی باری پر شبہات پیدا ہوگئے ہیں وہ اپنی اصلاح کی تدبیر دریافت کرتے ہیں فرمایا انکی بیقراری کو اللہ تعالیٰ دور کرے دیکھو اگر کسی شخص کے سامنے دو بچے ہوں ایک تو کسی اجنبی کا ہو اور دوسرا اُسکا اپنا پیارا۔ تو کیا وہ اس اجنبی بچہ کیخاطر اپنے بچہ سے محبت چھوڑ دیگا نہیں۔ بلکہ ہرگز نہیں۔ پس جبکہ انسان مسلمان کہلاتا ہے جس کے معنے ہیں بالکل خدا کا ہوجانا اور کسی حالت میں اس سے بیوفائی نہ کرنا پھر اولاد کے حق میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ فاحذروھم کہ مال اور اولاد تمہاری دشمن ہیں ان سے ڈرتے رہو کیونکہ اگر نہ ڈرو گے تو ممکن ہے کہ ان کی خاطر تم بے ایمان ہو جاؤ۔ مدرکا نہ ہو۔ جو مر جاوے تو

مرجاوے تو پھر ویسے ابتلا آجاتا ہے پس یہ حالت ہیں موجب فتنہ اور فساد ہوتی ہے مگر جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ اگر یہ بچہ مر گیا ہے تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے۔ ما ننسخ من ایۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا۔ دیکھو آنحضرت کے ۱۲ بچے فوت ہوئے۔ ایمان تو وہ ہوتا ہے جسمیں لغزش نہ ہو اور ایسے ایمان والا خدا کو بہت محبوب ہوتا ہے ہاں اگر بچہ خدا سے زیادہ محبوب ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا شخص خدا پر ایمان کا دعوے کر سکے اور وہ کیوں ایسا دعوٰے کرتا ہے۔ ہم نہیں جان سکتے کہ ہماری اولادیں کیسی ہونگی صالح ہونگی۔ یا بدمعاش۔ اور نہ ان کے ہمپر کوئی احسان ہیں اور خدا کے تو ہمپر لاکھوں لاکھ احسان ہیں پس سخت ظالم ہے وہ شخص کہ اس خدا سے تعلق توڑکر اولاد کیطرف تعلق لگاتا ہے۔ ہاں خدا کے حقوق کے ساتھ مخلوق کے حقوق کا بھی خیال رکھو اگر خدا پر تمہارا کامل ایمان ہو تو پھر تو تمہارا یہ مذہب ہونا چاہئیے کہ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست سادہ اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا وہ یہی تو وہاں ہی آجاتا ہے جہاں اسکو تھوڑی سی بھی گنجائش ملجاتی ہے جب خدا کو مقدم رکھا جاوے تو برکات کا نزول ہوتا ہے ہر کسی دوست سے اگر تم ادنےٰ باتوں میں بدعہدی اور جھوٹ اور عہد شکنی سے کام لو تو وہ تمہیں کبھی نہیں رکھیگا پھر وہ تو رب العالمین اور احکم الحاکمین اور رب العزت ہے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات لفظ ثمرات سے مراد اولاد ہے۔ اور یہ خدا کیطرف سے ابتلا ہوتے ہیں اور یہی انسان کا امتحان ہوتا ہے ہاں یہ باتیں اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے۔ توبہ استغفار سے اسکی کثرت کرو اور ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین پڑھا کرو۔ اور اسکی کثرت کرو خدا تعالےٰ نعم البدل عطا کریگا۔ خدا کا دامن نہ چھوڑنیوالا گنہگار ہو کر بھی بخشا جاتا ہے۔ ہاں تعلق توڑنا بری بات ہے اور یہ زہر قاتل ہے پس توبہ استغفار کرو۔ اور نماز میں دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالےٰ تمہارا

درخواست دعا۔ ہمارے دوست مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ایک عرصہ سے عارضہ تپ میں مبتلا ہیں پیشتر کچھ تخفیف ہے۔ مگر درخواست ہے۔ کہ ان کیلئے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا کرے۔

ایسا ہی محمد علی خان صاحب کہ ان کو بھی ابتلا ہوں کا نشانہ ہونیکی خبر دی گئی ہے انکیلئے بھی احباب دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مومن جو دعا دوسرے کیلئے کرتا ہے خدا اسے بھی ویسی ہی دعا سے عطا کرتا ہے

غیر احمدی کے پیچھے نماز کی نسبت صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ کرو۔

۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء

نماز کے متعلق ایک اور ضروری مسئلہ

جب انسان نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔ تو بعض اوقات اس قسم کے حادثات پیش آتے ہیں جس سے کسی دوسرے کی جان یا خود اپنی جان کا اندیشہ یا کوئی اور نقصان عظیم الشان جس کا اثر انسان کے دین پر پہنچ ہو جانیکا احتمال ہو تو ایسی صورت میں انسان کیا کرے۔ یہ امر ذیل کے استفسار اور اس کے جواب سے واضح ہوگا یہ استفسار میرے ایک دوست ڈاکٹر محمد علی خان صاحب نے افریقہ سے کیا ہے جبکہ خود ہسپتال میں ایک ایسا واقعہ ہوا اور مسئلہ کی عدم واقفیت کی وجہ سے ایک شخص کو اسکی ملازمت سے موقوف ہونا پڑا خدا تعالیٰ اس بیچارہ کو نیک اجر دے اگرچہ اسکو علم نہ تھا مگر نیت اسکی الٰہی احکام کی تعظیم کی تھی۔

وہ استفسار اور جواب یہ ہے

کہ اگر ایک محمدی بھائی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور باہر سے اسکا افسر آجاوے۔ اور دروازہ کو ہلا ہلا کر اور ٹھونک ٹھونک کر پکارے اور دفتر یا دوائی خانہ کی چابی مانگے تو ایسے وقت میں اُسے کیا کرنا چاہیئے اسی وجہ سے ایک شخص نوکری سے محروم ہو کر ہندوستان واپس کیا گیا ہے۔

جواب - حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ایسی صورت میں ضروری تھا کہ وہ دروازہ کھولکر چابی افسر کو دیدیتا (یہ ہسپتال کا واقعہ ہے اسلیئے فرمایا) کیونکہ اگر اسکے التوا سے کسی آدمی کی جان چلی جاوے تو یہ سخت معصیت ہوگی۔ احادیث میں آیا ہے کہ نماز میں چلکر دروازہ کھولدیا جاوے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ایسے ہی اگر لڑکے کو کسی خطرہ کا اندیشہ ہو یا کسی موذی جانور سے جو نظر پڑتا ہو ضرر پہنچتا ہو۔ تو لڑکے کو بچانا اور جانور کو مار دینا اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہے گناہ نہیں ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بلکہ بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گھوڑا کھل گیا ہو تو اُسے باندھ دینا بھی مفسد نماز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت کے اندر نماز تو پھر بھی پڑھ سکتا ہے۔

نوٹ - یاد رکھنا چاہیئے کہ اشد ضرورتوں کے لئے نازک مواقع پر یہ حکم ہے یہ نہیں کہ ہر ایک قسم کی رفع حاجت کو مقدم رکھکر نماز کی پرواہ نہ کیجاوے اور اسے بازیچۂ طفلاں بنادیا جاوے ورنہ نماز میں اشتغال کی سخت ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر ایک دل اور نیت کو بخوبی جانتا ہے

مقدمے کے متعلق

مقدمہ کے متعلق ذیل کے دائر ہونیکی خبر پہلے لکھ چکے ہیں ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء بحث سننے کیلئے تاریخ مقرر تھی مگر جناب سیشن جج صاحب نے دعویٰ اپیل کے تصفیہ کے تاریخ مقررہ ہی کو پہلی ہی فیصلہ کردیا اور ۲ جنوری ۱۹۰۵ء کی تاریخ مقرر کیکے نوٹس جاری کیا گیا کہ اوس وقت ہی ہو گیا کہ ۲ جنوری کو مقدمہ لسنا (؟) پیش ہوگا۔ مستغیث فلاں کو نوٹس ہے

حالات جلسہ سیالکوٹ

کچھ تو بیماری اور بعض دیگر مجبوریوں کیوجہ سے میں حضرت اقدس کے ہمراہ سیالکوٹ نہ جا سکا تھا اور جن ایام میں پہونچا تو بھی بیمار ہی تھا۔ اسلیئے مفصل احوال کو قلمبند اور نوٹ نہ کرسکا یہ حالات چونکہ ہمعصر الحکم نے بسط سے لکھے ہیں اس لئے اُسکے بعض بعض حصے ایسے ناظرین کیلئے جنکے پاس الحکم نہیں جاتا درج کیئے جاتے ہیں۔

حضرت کا جلوس | یوں تو کل یوم ھو فی شان -

ہوتا ہی ہے مگر ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کی صبح سیالکوٹ میں عجیب وغریب صبح تھی جو لا انتہا برکات اور ساتھ ہی لعنت کو لئے ہوئے اہل سیالکوٹ کیواسطے آئی تھی سعادتمند دل خدا ترسوں نیکدل راستی اور سلامتی کے فرزندوں کے واسطے برکات کا تحفہ پیش کر رہی تھی دشمنان حق اور خدا تعالیٰ کے سرکشوں اس کے ماموروں کے دشمنوں کیلئے ان کے حسب حال بُرا نتیجہ پیش کرنیوالی تھی آج وہ دن تھا کہ حضرۃ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچر گاہ کو جانیوالے تھے اور خدا تعالیٰ کے تازہ فضلوں اور انعامات کو پیش کرنیوالی تھی۔ اسلیئے صبح ہی سے بازار کی دو رویہ دوکانیں بام و در جدہر نظر اٹھاؤ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے مخالف ملاں جسقدر وعظ کہکر لوگوں کو زیارت سے روکتے تھے اُسیقدر زور کیساتھ لوگ ادہر آرہے تھے قریباً ساڑھے چھ بجے اعلیٰ حضرت اپنے ایوان سے نیچے اُترے۔ ملاقات کرنیوالے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے آخر یہ انتظام کیا گیا کہ اسوقت مصافحہ کرنیوالوں کو روکدیا جاوے۔ حضرت ابھی مکان سے اترے نہ تھے کہ ایک شخص میاں نیاز علی نام نے حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب کے توسط سے نہایت عجز و الحاح سے عرض کیا کہ حضور جب لیکچر گاہ کو تشریف لے چلیں تو میرے گھر میں قدم ضرور رکھدیں تاکہ آپ کا مبارک قدم میرے گھر میں برکات کا موجب ہو یہ حسن ارادت وعقیدت حضرت اقدس کو اس کے گھر لے گیا اور دو تین منٹ اس کے گھر میں ٹھہر کر حضرت تشریف لے آئے

روانگی لیکچر گاہ کو | اور اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے آپ کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے ہوئے تھے بازار میں گاڑیوں کا اچھا خاصہ سلسلہ تھا قریباً پندرہ سولہ گاڑیاں یکے بعد دیگرے کھڑی تھیں۔

مسیح اور مسیح موعود | اس نظارہ کو دیکھکر ہمیں غربت یسوع ناصری یاد آ گیا۔ جو نہایت حسرت بھری ہچکی میں کہتا ہے۔

آہ! لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوائی پرندوں کے لئے بسیرے مگر ابن آدم کو جگہہ نہیں کہ اپنا سر دھرے یہ الفاظ یا اسی کے ہم معنی الفاظ کیسے شکستہ خاطر اور گمنام شخص کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں برخلاف اس کے خدا کا یہ برگزیدہ مسیح موعود عجیب خداداد شان اور شوکت کیساتھ جلوہ گر ہوا ہے وہ گمنام تہا لیکن ان کا نام آفاق میں پھیلایا گیا اسکے موافق جو خدا نے اُسے کہا کہ میں تیرا نام آفاق میں پھیلاؤنگا وہ تنہا تھا لیکن لاکھوں انسانوں کو اس کا قافلہ خدا کھینچ کر اسکے قدموں پر زندہ کرنیکے لئے لے آیا۔ اسی کے موافق جو پہلے سے کہا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ؁ ویاتیک من کل فج عمیق ؁ انہیں باتوں کو مدنظر رکھکر اور دوسرے وجوہات فضیلت کو دیکھکر ہم کہتے ہیں کہ خدا کے جری کو سزاوار ہے اور فی الحقیقت سزاوار ہے جو کہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس دو رویہ انسانوں کی سڑک میں یہ جلوس گذرا لوگ گاڑیوں کے ساتھ بھاگے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کچھ عجب نہیں کہ کئی بیچارے مجروح ہوئے ہوں مگر یہ عجیب کشش اور جذب تھا کہ ایسی حالت میں بھی لوگوں کو کھینچے لئے جاتا تھا دوکانیں اس روز جلسہ میں شریک ہونے کی خوشی یا شوق کیوجہ سے بند تھیں اور وہاں آدمی ہی آدمی کھڑے نظر آتے تھے۔

پھر لیکچر گاہ | یہ سارا جلوس لیکچر گاہ میں داخل ہو گیا۔ اسوقت لوگوں کا اضطراب اور کشمکش بھی عجیب لطف بخش تھی ہر شخص کوشش کرتا تھا کہ میں ہی جگہہ پر بیٹھوں جو قریب تر ہو جہاں سے وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور اور معزز لیکچر پڑھنے والے کو دیکھ سکے خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ وہ دونوں ہی سرزمین سیالکوٹ میں اپنی عمر کا نمایاں حصہ بلکہ وہ حصہ جو عنفوان شباب کا حصہ کہلاتا ہے گذار چکے تھے۔ یعنے حضرت اقدس مسیح موعود بھی سیالکوٹ میں چوتھائی صدی بیشتر کے قریب رہ چکے تھے اور حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تو خاص سیالکوٹ کے باشندے اور وہیں کے رہنے والے ہیں حاضرین اور باشندگان سیالکوٹ کی نگاہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور تکریم تو بہرحال ہونی ہی تھی مگر سیالکوٹ میں مولوی عبدالکریم صاحب بھی خاص عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں جو مولوی صاحب کی پاک سیرت کا عمدہ گواہ ہے۔

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ ہر شخص چاہتا تھا کہ وہ نمایاں جگہہ حاصل کروں اور جہاں تک جس سے ممکن ہوا وہ اپنے اس مقصد میں کوشش کرتا رہا۔

حضرۃ اقدس لیکچر گاہ میں جیسا کہ ابھی ہم نے اوپر بیان کیا ہے لکڑی کے پلیٹ فارم پر ایک نمایاں جگہ پر ایک کرسی بچھائی ہوئی تھی جس پر اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سرخ جبہ پہنے ہوئے جلوہ افروز تھے آپ کا نورانی چہرہ … کا عملی سبق دینے والی آنکھیں ناظرین اور سامعین کو اپنی طرف خصوصیت سے متوجہ کر رہی تھیں آپ کی شکل و شباہت انبیاء بنی اسرائیل کا سا نمونہ دکھا رہی تھی۔ غرض حضور علیہ اس شان سے جلوہ افروز تھے کہ ہمارا قلم اسے ادا نہیں کر سکتا۔ دل بے اختیار آپ کی طرف کھینچے جاتے تھے۔ ہم اپنی اندرونی کیفیت کا ذکر کر سکتے ہیں کہ اسوقت خواہ مخواہ نیکی۔ خدا ترسی۔ نوع انسان کی ہمدردی کے خیالات موجزن تھے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ خداتعالیٰ کے ملائکہ اس وقت پاک تحریک کرنے میں مصروف ہیں اور ان ملائکہ کے نزول کا باعث یہی **خدا رسیدہ** بزرگ تھا۔

حضور کے ساتھ ہی کرسی پر حضرت حکیم الامت اور آپ کیساتھ ہی ایک میز کے سامنے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز چاروں طرف قدرتی طور پر سناٹا اور خاموشی تھی کہ یکایک اس مہر خاموشی کو ایک معزز بیرسٹر نے توڑا انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا۔

میں اس جلسہ کے لئے جناب مولانا مولوی
حکیم نورالدین صاحب کو پریسیڈنٹ ہونے
کیلئے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ
آپ سب صاحب منظور کریں گے

اس تجویز کے جو لیڈ میں ہمیں معلوم ہوا کہ جناب مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لاء نے کی تھی تائید ہوئی اور حضرت حکیم الامۃ افتتاحی تقریر پر کھڑے ہوئے۔

حکیم الامۃ کی افتتاحی تقریر ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کی سرائے میں منعقد ہوئے آج کے جلسہ نے جب حضرت حکیم الامت کو افتتاحی تقریر کیلئے کھڑے ہوتے دیکھا تو کچھ بھی تعجب نہیں کہ **ایسوسی ایشن آف** آئیڈیا باز نے حکیم الامۃ کی اس حالت کیطرف متوجہ کیا جب آپ **ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر** کے خاندان کے خاص طبیب تھے اور ایک ممتاز عہدہ دار وہی شخص آج محض خدا کے لئے اور **صرف خدا ہی کیلئے** درویشانہ (ایسی درویشی پر ہزار ملک سلطنتیں نثار ہوں) حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور پبلک کو سنائے جانے والے لیکچر کے لئے اپنی افتتاحی تقریر میں خطاب کرتا ہے۔

مولوی صاحب کا بجائے خود وجود حضرت **مسیح موعود** کی صداقت پر ایک **زندہ لیکچر** تھا اور یوں آپ کی صداقت پر یہ چوتھی دلیل تھی یعنی پہلی دلیل تو وہ جذب و کشش تھا جو حضرت اقدس کی زیارت کیلئے عوام میں پیدا ہو گیا تھا اور دوسری دلیل مخالفین کی حالت اور تیسری دلیل خود اعلیٰ حضرت کا **وجود مبارک** اور چوتھی دلیل حکیم الامۃ کا اپنا وجود۔

عبدالکریم صاحب کا نام لیکچر کے اشتہار میں بھی عام طور پر دیا گیا تھا۔ یہ واقعات چونکہ ایک پاک تاریخ کا جزو بننے والے ہیں اس لئے ان پر پوری روشنی نہ ڈالنا اور جو جو نتائج حقہ ان سے نکل سکتے ہیں ان کو پیش نہ کرنا لکھنے والی کی خطرناک اور ناقابل عفو فروگذاشت کے مرتکب ٹھیریں گے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کسی قدر تفصیل سے بحث کریں۔

جن لوگوں کو عام لیکچروں کے سننے کا موقع ملا ہو۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ لیکچر کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے کیا کیا طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ سب سے اول لیکچرار وہ تجویز کیا جاتا ہے۔ جو قوم کا مشار الیہ ہو اپنی علم و فضل اور زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی کے علاوہ وسیع معلومات رکھتا ہو اور جہاں تک ممکن ہو سننے والوں کے مذاق سے آشنا ہو۔ اپنے مطالب کو فصاحت بلاغت سے ادا کر سکے۔ پھر اس کے لیکچر کے لئے اشتہار دینے والے وہ شخص ہوں جن کا پبلک میں عام رسوخ ہو اور پھر مقام وہ پسند کیا جاتا ہے۔ جو عام گذرگاہ کے موقعہ پر ہو غرض ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اب اس مقام پر ہمارے ناظرین ذرا غور کریں اسمیں تو کوئی شبہ اور کلام نہیں کہ لیکچر ایسے عظیم الشان انسان کیطرف سے تھا جو دنیا میں **غیر معمولی** شہرت رکھتا تھا لیکن جب سننے والوں کو یہ معلوم ہو کہ اس لیکچر کو پڑھنے والا وہ خود نہیں ہے تو عام قاعدہ کے موافق انہیں مایوس ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن سیالکوٹ جیسے شہر میں جو مولوی عبدالکریم صاحب کی **زاد بوم** ہے جہاں انہے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ گذارا ہے۔ اگر وہ وہاں کی پبلک میں ایک وجیہ اور ممتاز انسان نہ ہوتا اور اپنے تقوے اور نیک چلنی کیوجہ سے خاص امتیاز حاصل نہ کر چکا ہوتا۔ تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ناممکن تھا، لوگ اسطرف اسقدر توجہ کرتے حضرت مولوی صاحب کا نام اہالیان شہر کی کشش کیلئے ایک ضمانت تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے تو مولوی صاحب کو وہ زبان اور فصاحت عطا کی ہے کہ دوسرے کو اسوقت تک ہماری جماعت میں یہ فضل نہیں ملا ہم نے حضرت حکیم الامت سے بلا واسطہ بگوش خود سنا ہے انہوں نے فرمایا سچ تو یہ ہے کہ یہ **شخص بڑی ترقی** کر رہا ہے اور **مجھ سے بڑھ گیا ہے** حکیم الامتہ کا پایہ اور رتبہ اپنے رنگ میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہے مگر ایں گلے را رنگ و بوئے دیگر است حضرت اقدس کی زبان مولوی عبدالکریم ہی کے منہ میں سجتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے تبھی اُسے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر **مسلمانوں کا لیڈر فرمایا**۔ آجتک جسقدر جلسوں میں حضرت اقدس کا کوئی تحریری مضمون پڑھا گیا۔ اسکے پڑھنے والا یہی شخص تھا جلسہ **مذاہب** میں اسلام کی فلاسفی والا مضمون پڑھنے والا یہی تھا لاہور کا پچھلا لیکچر بھی اسی نے پڑھا اس سے بھی دور پیچھے **۱۸۹۳ء میں** آتھم کیساتھ جب مباحثہ ہوا اُسوقت بھی پڑھنے والا یہی تھا۔ اور یہ لیکچر بھی اسی نے پڑھا۔

یہ **سعادت یہ فخر** خداتعالیٰ نے مولوی عبدالکریم صاحب کیلئے رکھا ہے۔ اور دوسرے کو اسوقت تک اس میں شریک نہیں کیا۔ **ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ**

سناتن دھرم گزٹ لاہور

کر مک پروانہ را چوں موت می آید فراز
مے فتد بر شمع سوزاں از رہِ شوخی و ناز

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خداتعالیٰ سے وحی پا کر حضرت سری کرشن علیہ السلام کے اوتار ہونے کا دعویٰ کیا ہے تب سے ہم دیکھتے ہیں کہ سناتن دھرم ہندوؤں میں بھی ایک جوش بے تمیزی پیدا ہو گیا ہے اسکا پتہ ہمیں لاہور کے سناتن دھرم گزٹ سے ملا ہے جس نے ڈوموں اور نقالوں کیطرح اپنے خریداروں کو خوش کرنے کے لئے کلام کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس موقع پر جبکہ علمی باتوں اور لیاقتوں اور تحقیقاتوں کا وقت تھا گزٹ صاحب کو کیا سوجھی کیا اسکا خیال ہے کہ وہ اس قسم کے اوباشانہ تحریروں سے خداتعالیٰ کے قائم کردہ کارخانہ کو توڑ دیگا۔ ہرگز نہیں اس قسم کی تحریروں سے سوائے اسکے کہ اسکی طینت کی پاکی ظاہر ہو اور کیا معلوم ہو سکتا ہے۔

جس حالت میں کہ سناتن دھرم لوگ بھی اس زمانہ کو ایک کلجگ زمانہ قرار دیتے ہیں اور ایک بڑے اوتار کے منتظر ہیں تو ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کا خود کو کرشن اوتار قرار دینا کونسی بے محل بات تھی جس پر سناتن دھرم گزٹ جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے اس دعوے پر اگر اسے اعتراض تھا تو اسکی شان کے یہ شایان تھا کہ وہ اپنی معتبرہ کُتب کے حوالے سے استدلال کا طریق اختیار کرتا اور بتلاتا کہ فلاں فلاں وجوہات پر یہ دعوے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے اور سری کرشن اوتار کے لئے فلاں فلاں قسم کے نشانات اور علامات کا بیرونی اور اندرونی طور پر موجود اور ظاہر ہونا ضروری ہے یہ ایک معقول پیرایہ تھا

[illegible] الرحمن الرحیم [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

(از محمد صادق)

سب حمد اور شکر اللہ کے لئے ہے جس نے انسان کو شیطانی خطرات سے محفوظ رکھا ہے اور راہ مستقیم پر اسکو چلا کر ظلمات کی ٹھوکروں اور ہلاکتوں سے بچایا۔ دنیا میں جو تاریکی انسان نے اپنی غفلت سے اور بدکاری سے پھیلا رکھی تھی اس سے بچنا کسی کی طاقت میں نہ تھا۔ اگر خود خداوند عالم اپنے رحم کے تقاضا سے انسان کو آواز دیکر اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکو سیدھی سڑک پر نہ ڈال دیتا۔ پھر صلوٰۃ ہو اور سلام ہو۔ اور رحمتیں ہوں اور برکتیں ہزاروں ہزار ان پاک اور معصوم وجودوں پر جنکو خدا نے اس قابل بنایا۔ کہ وہ اسکی آواز سنائیں اور خلقت اور اسکے رب کے درمیان صلح کرا دینے کا جوش ان کے دلوں میں ہو۔ اور ہر خلقت کو سمجھائیں اور سیدھے راہ پر لائیں اور خدا کے آگے روئیں اور گڑگڑائیں۔ بالخصوص اس پاک مطہر مقدس۔ مزکی شفیع پر ہزاروں ہزار صلوٰۃ اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ کہ جو مخلوق الٰہی کی غمخواری میں اور اپنے خالق کی محبت میں ایسا گداختہ ہوا۔ کہ بجز قرآن مجید کی وحی کے اسکے لئے کوئی شے موجب تسکین نہ ہوئی۔ اے خدا کے پیارے قربان ہوں ہم اور ہماری جانیں تجھ پر اور تیری راہ پر اور اس پر جو تیرے سے راہ کے مسافروں کو بھیڑیوں اور رہزنوں اور قزاقوں سے بچانے کے لئے آج سپاہی کی طرح کمر باندھ کر کھڑا ہوا ہے۔ اور ایسا کھڑا ہوا ہے کہ نہ اسے رات کو آرام کی نیند ہے اور نہ دن کو عیش کی زندگی وہ تیری محبت میں ایسا محو ہوا۔ کہ نہ اسے اپنے سر کی خبر رہی نہ پاؤں کی۔ ہاں یہی اسکی وہ نشانیاں تھیں جو تو نے پہلے سے بیان کی تھیں ۔

پھر مبارک ہیں وہ جو اس بہادر سپاہی ہاں بہادروں کے سردار کی حمایت اور نصرت میں کھڑے ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وہ خدا کے ساتھ ہیں اور خدا اُنکے ساتھ ہے۔ وہ ستارے ہیں جو سورج سے روشنی لیتے ہیں اور اندھیری رات کے چراغ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ آمین ثم آمین یا ربّ العالمین۔

اس تاریکی کے زمانے میں جب یہ خدا کے پیارے مخلوق الٰہی کو سیدھی راہ پر بلا رہے ہیں تو میرے دل میں جوش اٹھا کہ میں بھی انکی امداد کروں جو خود کمزور ہو وہ کسی کی کیا مدد کریگا۔ مگر ایسے پرجوش اور پرطاقت باہمت عالی حوصلہ۔ عالی دماغ اصحاب کے کارناموں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر دل سے ہی کرتا تھا کہ بیٹھ رہوں میں کبھی لگا کچھ ہاتھ ہلانے اور کچھ آواز بلند کرنے۔ بھلا اس چھوٹے سے ہاتھ اور باریک سی آواز سے کیا کر سکتا تھا۔ مگر خدا نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے جو دنیا بھر کو تبلیغ پہنچائی تھی تو اسکے واسطے سامان بھی ایسے ہی مہیا کر دیئے۔ پس میرے ہاتھ اور آواز کو ڈاک نے ایسی مدد دی کہ میں گھر بیٹھے بیٹھے انگلستان۔ امریکہ اور جاپان تک جانے لگا اور تو کیا کر سکتا تھا۔ پھر دو باتوں کی رفتہ رفتہ عادت سمجھو۔ قوت سمجھو نشہ سمجھو۔ کچھ سمجھو۔ وہ کام آہستہ آہستہ کرنے لگا۔ ایک تو یہ کہ جہاں کہیں کوئی نیا فرقہ دیکھا۔ گمراہی کا کوئی خوفناک گڑھا پایا ضلالت کا کوئی ہولناک کنواں معلوم کیا۔ اُنکی خبر خدا کے مسیح کو بتا دی۔ تاکہ وہ اُنکی دستگیری کیلئے توجہ کرے اور دوسرا یہ کہ جو ملا کسی نہ کسی بہانہ اسکے کان میں کچھ اسلام اور اسلام کے بانی علیہ السلام اور اسلام کے موجودہ امام کی خبر ڈال دی کسی نے گالی دی کسی نے برا منایا۔ کوئی ہنس کر خاموش ہو رہا۔ کسی نے خشک شکریہ میں ٹال دیا۔ کوئی تھوڑی دور ساتھ ہو لیا۔ اور یہ سلسلہ جاری رہا۔ پر میں اپنا کام کئے گیا یہاں تک کہ بعض رشید اور سعید ایسے نکلے جنہوں نے اس آواز کو قبول ہی کر لیا ۔

اس کام کی ابتدا کوئی تین سال سے ہے اسکے واسطے کبھی خرید اخبارات خرید کتب ڈاک اسٹیشنری وغیرہ کا خرچ درکار ہوا جس میں مجھے یہاں کے بعض دفاتر مثلاً میگزین اور خود حضرت مسیح علیہ السلام اور بعض دوستوں سے مدد ملتی رہی مثلاً کوئی عمدہ کتاب اس کام کے مفید وقت میں چھپی۔ تو دفتر میگزین نے خرید کر دی یا حضرت نے خود ہی فرمایا کہ یہ کتاب منگا لو۔ اسکی قیمت ہم دیں گے یا شیخ رحمت اللہ صاحب جیسے کسی دوست نے ولائتی کاغذ لفافے بھیج دیئے غرض اسطرح سے کام چلتا رہا۔ اور چل رہا ہے مگر کوئی نو ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ایک دوست بابو محمد الٰہی صاحب سب پلیٹ لیئر آر کوہاٹ نے مجھے خط لکھا کہ میں مع چند اور احباب کے آپ کو اس کام کیواسطے کچھ ماہوار چندہ دینا چاہتا ہوں۔ میں ڈرا کہ میرے واسطے ایسے چندہ کا اگرچہ وہ خفیف رقم ہی ہو لینا جائز ہوگا یا نہ ہوگا۔ اسواسطے میں نے بابو صاحب کو جواب لکھا کہ سر دست میں کوئی ماہوار چندہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آپ کی تحریک پر میں اس امر کے متعلق استخارہ کرونگا۔ اور حضرت امام سے حکم طلب کرونگا پھر جو نتیجہ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ اس کے بعد کوئی چھ ماہ تک مجھے ایسا موقعہ نہ ملا۔ کہ میں اس امر کیطرف توجہ اور استخارہ کرتا۔ چھ ماہ کے بعد مجھے ایک وقت میسر آیا۔ کہ میں نے دعا کی اور استخارہ کیا اور پھر حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں یہ سب باتیں عرض کیں اور یہ بھی دریافت کیا۔ کہ آیا اس کام کو میں جاری رکھوں یا نہ رکھوں۔ حضرت امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" میرے نزدیک جبکہ آپکے کچھ وقت اور حرج واقعہ نہ ہو۔ اس کام میں کچھ مضائقہ نہیں موجب تبلیغ ہے۔ اور جو صاحب اس کام میں مدد دینا چاہیں وہ بے شک دیں۔ والسلام ۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۔

اسپر میں نے بابو محمد الٰہی صاحب کو اطلاع دی۔ جو رقم اس امر کے متعلق میرے پاس وقتاً فوقتاً آئیگی اسکی رسید کسی اخبار میں دیدیا کروں گا۔ اور ساتھ ہی میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ ہر ہفتہ میں بدر یا کسی اخبار میں ایک رپورٹ اس کارروائی کی چھاپ دیا کروں تاکہ احباب کے واسطے ازدیاد ایمان اور مسرت کا موجب ہو۔ چونکہ اس کام کے دو حصے ہیں یعنی غیر مذاہب کی تحقیقات اور اسلام کی تبلیغ۔ اسواسطے یہ مضامین تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام کی سرخی کے ذیل میں نکلا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ چنانچہ اس ہفتہ میں امریکہ کے ایک نو مسلم انگریز کا خط آیا ہے جس کی پہلے ہم کو خبر بھی تھی۔ میں نے اسکا نام اور پتہ اور اس کے شرقی علوم کا واقف ہونے کی خبر ایک کتاب ذوق کے اشتہار میں پڑھی تھی کیونکہ صاحب موصوف نے ایک کتاب پر اپنی رائے لکھی تھی۔ پس میں نے اسکو ایک خط لکھا۔ میں اپنے خط کے ترجمہ کو مع جواب کے ترجمہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

محمد صادق عفی عنہ ۔۔۔۔

میرا خط بنام ڈاکٹر بیکر صاحب بمقام فلیڈلفیا

از قادیان ضلع گورداسپور۔ ملک ہند۔ مورخہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء

ڈیئر ڈاکٹر۔ اگر اتفاق کوئی شے ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ صرف اتفاق سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ علوم مشرقیہ کے فاضل ہیں اور دنیا کی قریب اکیس زبانوں سے واقف ہیں۔ دراصل میں تو اتفاق کا قائل نہیں کیونکہ میں تو یہی ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سب کچھ خدائے قادر کی مرضی سے دنیا میں ہوتا ہے آپ ایک مشرقی علوم کے فاضل ہیں اور میں ایک مشرقی آدمی ہوں اور اسیواسطے میں آپ کو یہ خط لکھتا ہوں۔ کیونکہ مشرق کی ساری زبانوں سے میں بھی واقف ہوں جو بات میں آپکو لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ مشرقی الہام اور مذہب۔ اور صداقت ہے لیکن پیشتر اسکے کہ میں کچھ لکھوں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے عقائد کیا ہیں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ یسوع مسیح ایک انسان تھا۔ اور خدا کا نبی تھا۔ خدا واحد ہے تثلیث کوئی شے نہیں خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔ سبکو نیک وبد اعمال کا بدلہ ملتا ہے کفارہ باطل ہے۔ خدا اپنے نبیوں رسولوں اور مسیحوں کو ہمیشہ مبعوث کرتا رہتا ہے جو خدا سے الہام پاکر دنیا کی اصلاح کرتے ہیں



ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو کہ ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی - جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے - کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرما کر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات ہیں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے - اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا شاف مکمل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو - دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے - اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آ رہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سٹاف کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرما کر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے - اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں



خطوط کتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی برخیو ماسٹر سنکھترہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل مشاہرہ پاتے ہیں تاہم انشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۵ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کر لیا جاوے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر نامہ نگار ہیں دو خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بمبئی میں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیان سے واپس جا کر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یوگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا - کہ گذشتہ سال میں دس احباب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا - اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالے کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی معرفت انکے شامل حال ہوا - لیکن گذشتہ سال میں مینے انکے ارشاد میں تصرف کرکے بعض لوگوں کے نام اخبار نصف قیمت پر جاری کیا تھا - اور اس سال میں کسی قسم کے تصرف کو پسند نہیں کرتا دس احباب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزا ئے خیر دیوے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے - انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں - استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں میں چاہتے ہیں خدا تعالے انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست انکی طرف سے ہے

منشی نواب خان صاحب ثاقب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی کیصد جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیئے ہیں ان کی قیمت ۔۔ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالے کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو - آمین -

تبدیلی پتہ - حکیم شاہنواز صاحب احمدی موکر راولپنڈی میں مطب کرتے ہیں - عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں -

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل موکی امین نمبر ۲

میں مسلمان ہو گیا

یہ نئے کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے مذہب سکھ و آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہ بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا - کہ ماہ مئی ۱۹۰۴ء میں ایک ماہوار رسالے کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تجویز کیا تھا الحمدللہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب نے اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے - ماسٹر صاحب کو آپ کا نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتلایا گیا ہے - امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۴ر ہے ایک صد صفحہ کا ہے - اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جلد ماسٹر صاحب کے نام آوے -

عید - عید - عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادرم - السلام علیکم - ورحمۃ اللہ و برکاتہ عید الفطر کا مبارک دن گزر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو بر موقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ ماہواری کس احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے بنانے اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کرکے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم لنگر ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور لنگر کے سرکاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور طلباء یتیم اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے والسلام

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

میر الکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا — نحمدہ و نصلی

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودہویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اے جہاں منتظر باش کہ آمد دلستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۴۴-۴۵	بابت ۲۴ نومبر و یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۴ع	جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق که قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مهر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے که هست — زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود — آن نه از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — هر چه زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرهائے معاد — هر چه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات و هر چه حق اندر روست — منکر آن دور از خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچه در قرآن بیانش بالیقین
بر همه از جان و دل ایمان ماست — هر که انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت قدس بیعت کرتے وقت بعد تمہیدی تقریر کے آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (سہ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (سہ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اسکے بعد آپ سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور [illegible] متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے جنوری ۱۸۸۹ع کو دیا تھا [illegible] البدر [illegible] آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا۔

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے۔ چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو کہ ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرماکر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات ہیں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا شگاف مکمل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آرہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سامانات کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرماکر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔



خط وکتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی پرنٹنڈنٹ ماسٹر سنکھترہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل مشاہرہ پاتے ہیں تاہم انشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۵ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کیا جاوے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر ناگر ہیں وہ خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بھی ہیں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیاں سے واپس جاکر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یوگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس احباب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالیٰ کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی طرف سے شامل حال ہوگا۔ لیکن گذشتہ سال میں جیسے انکے ارشاد میں تعرف کرکے بعض لوگوں کے نام اخبار بنصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تعرف کو پسند نہیں کرتا دس اصحاب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزا دے چندہ دینے والے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں پر چاہتے ہیں خدا تعالیٰ انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کرے یہ ورقہ اپریل کا ہے

منشی نواب خان صاحب ثاقب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی کچھ جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیئے ہیں ان کی قیمت ۴ آنہ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ ۔ حکیم شاہنواز صاحب احمدی جو کہ راولپنڈی میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل چوکی امین نمبر

میں مسلمان ہو گیا

یہ نئی کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے مذہب سکھ اور آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکی وجوہات بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ماہ مئی ۱۹۰۴ء میں ایک ماہوار رسالے کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تجویز کیا تھا الحمد للہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب نے اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس کا نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۳ ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جناب ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید - عید - عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **عید الفطر** کا مبارک دن گذر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو پر موقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ فی کس احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے بنانے اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کرکے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور مدرسہ کے سرکاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور ملازمین مدرسہ اور یتامیٰ غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے۔ والسلام

آپکا خادم **محمد صادق** عفی اللہ عنہ

حیرت صاحب کے حیرت انگریز مضامین کی حقیقت

ایک اور پہلو سے بھی اس مضمون پر غور کیا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک مضمون کی ایک علت غائی ہوتی ہے - اس مضمون کی علت غائی جو حیرت صاحب نے مختلف جگہ بیان کی ہے منجملہ ان کے صفحہ ۴۳۶ پر لکھا ہے "مذکورہ بالا بیان مسئلہ نبوت اور معجزہ کی تمہید ہے آگے اور اسی توضیح سے بیان کرینگے تا ایک حد تک وہ حل ہو جائے اور اسکے بعد نبوت اور معجزہ کی حقیقت کو بیان کرینگے جس سے ناظر تفسیر کو بہت فائدہ ہوگا اگر اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ وہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر رایوں کا مطالعہ کر کے انکی اصلی حالت کو پہچان جائے گا - اور بخوبی سمجھ لیگا کہ صدق کی ہوا بھی انکو نہیں لگی ہے - التجا ہے تو صرف یہ ہے کہ ہمارے اس مضمون کو بہت غور سے پڑھنا اور سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ مثل اور مضمونوں کے سہل اور ممکن الفہم نہیں ہے" -

حیرت صاحب کے اس بیان سے مفصلہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں - اول یہ کہ ۴۳ صفحات مضمون کے جو نصف مضمون سے بھی زیادہ ہے حیرت صاحب نے صرف تمہید میں صرف کر دئے ہیں
دوم - آئندہ حصہ مضمون کا جو ۲۸ صفحہ ہیں دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ میں مضمون کی توضیح ہوگی (جو غالباً تمہید میں نہیں کی گئی ہے) اور دوسرے حصہ میں نبوت اور معجزہ کی حقیقت بیان ہوگی -
سوم - علت غائی اس مضمون کی یہ ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانہ کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر خیالات کی حقیقت معلوم ہو جائیگی -
چہارم - یہ کل مضمون معمہ ہے اور ممکن الفہم نہیں ہے

اب ناظرین! آپ کو تکلیف تو ہوگی مگر براہ مہربانی حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کو ایک دفعہ آپ پھر ذہن نشین کر لیویں جہاں لکھا تھا کہ تمہاری تمام کتابیں تمہید ہی تمہید ہوتی ہیں - وغیرہ وغیرہ تا کہ اس مضمون کا پورا پورا لطف حاصل ہو -

جب حیرت صاحب کے اس تمہیدی حصہ پر عمیق نظر ڈالی جاتی ہے تو واقعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حیرت صاحب کا یہ لکھنا درست ہے کہ وہ محض تمہید ہے اسے نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے - کیونکہ اول ۴۱۶ صفحوں تک تو مختلف فلاسفروں کے اقوال نقل کئے ہیں جنکا ترجمہ ایسے مہمل الفاظ میں کیا ہے کہ یا تو اسکے سمجھانے اور تشریح کرنے کیواسطے حیرت صاحب کو ایک اور ضخیم مجلد بطور حاشیہ لکھنی چاہیئے یا کتاب کے سرسکٹ کے ساتھ خود جا کر سمجھانا چاہیئے - ۴۱۶ صفحہ سے ۴۱۹ تک ہندوؤں کے مذہبی خیالات کا اظہار کیا ہے اور درمیان میں صفحہ ۴۱۷ پر قرآن شریف کے متعلق صرف یہ ایک فقرہ لکھا ہے "قرآن نے جو کچھ خدا کی ہستی پر بحث کی ہے وہ ایک ایسی عاقلانہ توضیح ہے کہ اس سے بہتر ممکن نہیں" یہ فقرہ لکھ کر خاموشی اختیار کر لی اور اس عاقلانہ بحث کی بابت ایک حرف بھی نہیں لکھا - اس فقرہ کو پڑھ کر اس خیال سے کہ شاید ہم سے خطا ہوئی ہو - دس بارہ صفحہ پہلے اور دس بارہ صفحہ بعد کے مضمون پر نظر ڈالی کہ شاید کہیں بھولے سے ہی قرآن شریف کے دلائل کا ذکر کیا ہو - لیکن ہماری یہ محنت فضول تھی کیونکہ قرآن شریف کی بابت تو حیرت صاحب کو صرف اشارہ ہی کافی تھا - انکی علت غائی تو وہی ہے جو وہ خود بیان کر چکے ہیں - خیر اب آئندہ دیکھیں گے کہ ان قرآنی دلائل میں سے کیا کچھ بیان کرینگے -

صفحہ ۴۱۹ سے ۴۲۸ تک حیرت صاحب نے وید کی بابت بحث کی ہے جسکو اس ترتیب سے لکھا ہے - اول ویدوں کے نام انکی تقسیم - انکی اصلیت - آریہ قوم کی ہند میں آمد - گاؤں قصبہ - راجہ - سردار - قرابت - لباس - سوسائٹی - حرفت - تجارت - جنگ - جگت معاشرت وغیرہ وغیرہ حالات کے متعلق وید سے بحث کی ہے ہمیں بہت ہی تعجب ہوا اور ہماری موٹی سمجھ (بقول حیرت) اس بات کے سمجھنے سے قاصر رہی کہ ان بیانات سے نبوت کی بحث کو کیا تعلق ہے - اگر یہ بے تعلق مضامین لکھنے ہی تھے تو حاشیہ پر لکھدیئے ہوتے یا یہی ضروری ہے کہ خواہ مخواہ مضمون کو طویل کرنے اور ۵۹ صفحہ پورے کرنیکو جو کوئی کتاب سامنے آئی اسے اٹھا لیا جھٹ ترجمہ کر کے جس مضمون میں چاہا اسے جگہ دیدی خواہ سیاق مضمون رد ان سے اسکو کچھ تعلق ہو یا نہ ہو -

خیر اس وید کی بحث کے بعد حیرت صاحب نے ۶ صفحہ بدھ - زلوفن - اسپینوزا - آرتھر - شوپن کے خیالات کی بابت لکھکر ۴۳۶ صفحہ پر خدا خدا کر کے اس تمہید کو ختم کیا ہے -

اسوقت دوسری دفعہ پھر حیرت صاحب کو کچھ قرآن کا خیال آیا - تو اسکا ذکر ان بھونڈے الفاظ میں کیا ہے "قرآن مجید نے اگرچہ معجزہ - نبوت الہام اور وحی کو صاف طور پر بیان کیا ہے - لیکن سوائے الفاظ کے ظاہری مطالب کے اور کیا **خاک سمجھ میں** آسکتا ہے - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نبوت معجزہ یا الہام و وحی کی توضیح کوئی عالی درجہ کی بنیاد پر قائم ہو سکتی ہے یا یہ کہ کل امور محض خیالی ہی خیالی ہیں اور انہیں انسانی خیال کا صرف ایک ابھار سمجھیں - ہم پہلے مناسب سمجھتے ہیں کہ حاضر اس اہم معاملہ میں جو کچھ موجودہ فلسفی ملانے لکھا ہے اسکو نقل کر دیں تا کہ پھر ہمکو اپنے طور پر لکھنے کا موقعہ ملے" -

یہ طویل عبارت ہمنے آگے تک اسلئے لکھدی ہے تا معزز ناظرین کو یہ وہم بھی نہ رہے کہ شاید حیرت صاحب نے قرآن شریف کے متعلق کچھ بحث کی ہوگی - کہ پہلی سے حیرت صاحب نے ان کے خیالات پر بحث شروع کر دی ہے -

ناظرین ذرا حیرت صاحب کے جو مذکورہ بالا عبارت میں لفظ خاک لکھا ہے اس پر آپ ضرور غور کریں کیونکہ اس سے حیرت صاحب کی اندرونی حالت کا کسی قدر حال معلوم ہوتا ہے اور ساتھ ہی ہم حیرت صاحب کو مخاطب کر کے انہیں جتانا چاہتے ہیں کہ تمنے خواہ مخواہ جو حضرت اقدس پر تبرہ بازیاں کی ہیں اور **فطری حالت** کا اظہار کیا ہے اور ثبوت میں کسی جگہ حضرت اقدس کی تحریرات کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے دیکھو تم! یاد رکھو کہ تمہاری ایسی تحریرات کے موقعوں پر تم سے زیادہ سخت الفاظ ہم بھی لکھ سکتے ہیں لیکن ہم ہرگز ایسا کرنا نہیں چاہتے اسلئے کہ ہمارے پیارے **ہادی** کی تعلیم نے ہمیں یہی سکھایا ہے ورنہ کیا تھا اگر سیر کی جگہ سوا سیر اور سوا سیر کی جگہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کے سخت الفاظ نہ لکھتے اور شوخ اندازی یا دانش سنگ است کے نقوے کا بھی خیال نہ کرتے اور تمہارے برابر ہی سخت الفاظ لکھتے تو یہ ہمارا حق تھا لیکن ہم تمہاری تمام بدزبانیوں اور دریدہ دہنیوں پر صبر کر کے اسکا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں - تمہارے لئے یہی ذلت کافی ہے

جو ان مضامین کے ذریعہ سے مقدر ہے -

خیر پھر اسی سابقہ سلسلہ کو شروع کرتا ہوں حیرت صاحب نے فلسفی مل کے خیالات کا اظہار کرنیکے بعد جو پریشانی اٹھائی ہے اس سے ہمیں ہمدردی ہے جیسے کہ انہوں نے لکھا ہے "اسکے (یعنے مل کے) سوالات کا جواب دینا مشکل نہیں ہے مگر خرابی یہ ہے کہ وہ سرے سے ہی خدا کا قائل نہیں ہے پہلے اسے خدا کی ہستی سمجھائی جائے اور پھر ان تعلقات پر بحث کی جاوے جو عبد اور معبود میں ہیں - ہم اگر خدا کی ذات پر بحث کرینگے تو ہمارا مقصود ساقط ہو جائیگا - ہمیں صرف معجزہ اور نبوت پر بحث کرنی ہے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اسی بحث سے تمام شبہات رفع ہو جائینگے" - اب مذکورہ بالا بیان پر کچھ مزید ریمارکس کی ضرورت نہیں ہے ناظرین جب خود غور کریں گے تو معلوم ہو جائیگا کہ بیچارے حیرت پر اسکے نام کا اثر کسقدر غالب ہوتا جاتا ہے -

جسقدر مختصر حالات میں نے اوپر لکھے ہیں انکے علاوہ اب ۲۶ صفحہ مضمون کے اور باقی رہ گئے ہیں جنمیں اکثر جگہ نفس مضمون پر کسقدر بحث کیگئی ہے اور جسکے متعلق بہت اختصار سے ہی البدر میں اصل مضمون خلاصہ کرکے بملاحظہ ناظرین کروں گا - لیکن یہانتک لکھنے کے بعد مجھے کئی دقتیں پیش آگئیں جب تک وہ رفع نہ ہو جاویں اسوقت تک میں اور لکھنا نہیں چاہتا ہوں اسلئے کہ مبادا میری یہ دردِ سر بے سود نہو - اور وہ اشکال یہ ہیں کہ میں اس مضمون پر کئی طرح سے بحث کرنا چاہتا ہوں منجملہ انکے ایک ترتیب مضامین پر بھی بحث کروں گا - کیونکہ حیرت صاحب کو اسبات کا بھی دعوٰے ہے کہ ہندمیں کوئی ترتیب مضامین جانتا ہی نہیں - لیکن جب حیرت صاحب کے پیش کردہ مضمون کو دیکھا جاتا ہے تو اول تو انہوں نے اخبار کے صرف ۴ نمبروں میں اسی کتاب کے ۱۸ صفحہ تک لکھکر چھوڑ دیا ہے اور خود انہی کے بیان کے موافق جیسا کہ میں اوپر ظاہر کر چکا ہوں صفحہ ۶ ۳۴ تک انکا تمہیدی مضمون ہے تو گویا انہوں نے بطور چیلنج صرف نصف تمہیدی مضمون کو پیش کیا ہے جسمیں سوائے فلاسفروں کے اقوال کی نقل کے اور کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ۸ اگست کے مضمون کو انہوں نے ان الفاظ سے شروع کر دیا ہے "اس تمام بحث کے بعد ناظرین اخبار کو کم سے کم یہ پتہ ضرور لگ گیا ہوگا کہ معجزہ اور نبوت کیا چیز ہے اور مرزا صاحب نے اسے کیا سمجھا ہے ہمنے اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے یہ کل مضمون نقل کیا ہے اگرچہ اسکا ایک بڑا حصہ وید مقدس کے متعلق ترک کر دیا ہے تو بھی کچھ نہ کچھ معجزہ اور نبوت کے اس سلسلہ وار مضمون سے ضرور واقفیت ہوگئی ہوگی - اب ہم مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں"

اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضمون کے وہ ۲۷۵ صفحہ جو ہمارے خیال کے موافق نفس مضمون سے کسی قدر تعلق رکھتے ہیں اسکو حیرت صاحب نے مہربانی فرماکر خارج کر دیا ہے اور اسپر بحث کرنیکی ہمیں تکلیف نہ دینی چاہئے اسلئے جو کچھ انہوں نے اب تک لکھا ہے اسکی بابت اب انسے یہ عرض ہے کہ جو حصہ بطور چیلنج ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے آیا وہ حصہ اس ترتیب سے درست ہے جس ترتیب سے کتاب میں چھپا ہوا ہے یا اخبار والی ترتیب درست ہے - مثلاً تم نے ۸ جولائی ۱۹۰۴ء کے کرزن گزٹ سے اس مضمون کو شروع کیا ہے لیکن علاوہ الفاظ و فقرات کے تغیر و تبدل کے اسمیں ترمیم و تنسیخ بھی بہت کچھ کی ہے چنانچہ گزٹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ کالم ۳ سطر ۶ تک تو کتاب کے صفحہ ۱۲۴ تک کا مضمون نقل کیا ہے اور صرف بعض بعض جگہ محذوفات اس سے سلے کئے ہیں لیکن اخبار کی اس سطر ۶ سے کتاب کے یکدم کئی صفحہ پھلانگ کر صفحہ ۱۷۴ سے مضمون شروع کر دیا ہے اور اس خیال سے کہ عبارت میں ٹھیس پھسا پن نہ ہو جاوے بعض جگہ الفاظ کا تغیر و تبدل کر دیا ہے -

کتاب کے صفحہ ۱۷۴ سے جو یہ مضمون نقل کیا تھا اسکو اسی ۲۳ جولائی کے اخبار میں صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۹ تک لکھا ہے لیکن پھر جو کچھ یاد آگیا تو کسیقدر پیچھے ہٹے - اور کتاب کے صفحہ ۱۴۴ پر جا پہونچے اور اسکی سطر ۲۶ سے مضمون شروع کرکے خدا خدا کرکے اس ۲۳ جولائی والے مضمون کو ختم کیا ہے -

اسکے بعد جب یکم اگست کا اخبار لکھنے بیٹھے تو شروع تو کتاب کی اسی جگہ سے کیا ہے جہاں سے کہ سابقہ نمبر اخبار کو ختم کیا تھا لیکن کالم ۳ سطر ۴ تک ایسا کہنے کے بعد پھر کتاب کے مضمون میں غوطہ لگایا اور صفحہ ۱۶۴ سے ایکدم صفحہ ۲۱۴ پر جا پڑے اسکے علاوہ کتاب کے ۱۶۴ پر سے بہت سے فقرات مثلاً "وہ یہ عام طور پر نہیں کیا جاتا ہے" اڑا دیا ہے تاکہ مضمون میں بجو ربطی ہوگئی ہے وہ دور ہو جا - اب ہم حیران ہیں کہ یہ بات کیا ہے - حیرت صاحب! اگر تمہارا یہ قول کچھ عزت رکھتا ہے "کہ شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے اغلاط کا علانیہ اقرار کرلے" تو تمکو چاہئے تھا کہ اس مضمون کو بطور چیلنج پیش کرنے سے پہلے یہ اقرار کر دیتے کہ اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے میں ایک مضمون پیش کرتا ہوں اسمیں کچھ ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے احمدی جماعت اسکا خیال نہ کرے - سو خیر اگر اسوقت نہیں کیا تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اب کسقدر اس شرافت کے تقاضے کو تم پورا کرتے ہو - حیرت صاحب! بیچارے ناظرین کرزن گزٹ پر تم کو رحم کرنا چاہئے اور تم کو چاہئے کہ اس مضمون کو اخبار میں پھر چھاپنا شروع کر دو اس سے کئی فائدہ ہونگے - تمکو یہ فائدہ ہوگا کہ ہینگ لگے نہ پھٹکری مفت میں اخبار کے دو صفحے بھر جایا کرینگے - اور بیچارے ناظرین کرزن گزٹ پر تم یہ رحم کروگے کہ وہ کچھ تو سمجھ سکیں گے - اول تو کل مضمون ہی مبہم ہے جسکا سر ہے نہ پیر ہے اور جو بعض جگہ سے چند فقرے سمجھ میں ہی آتے تھے انکا تمہاری دست برد نے ستیاناس کر دیا ہے - حیرت صاحب! تمنے دیکھا یہ ہی تمہاری حالت اور اصل حقیقت کیا اسی حیثیت پر تمہارے منہ سے یہ الفاظ نکلتے تھے "یہ میری بات غور سے سنو تاکہ تمہیں ہدایت کا رستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے" چونکہ اب تک ہمنے بہت صبر کیا ہے اسلئے ہم تمہارے ہی الفاظ جو تمنے یکم جولائی کے اخبار میں ہمارے لئے لکھے ہیں تمکو واپس دیتے ہیں اگر تمہارے دل میں انصاف ہوگا اور ایمان کا دھندلا سا سایہ بھی تمہارے قلب پر پڑا ہوگا تو فوراً تسلیم کرلوگے کہ در اصل یہ بعینہ پر صادق آتے ہیں اور غلطی سے تمنے احمدی جماعت کا دل دکھانے اور حضرت مرزا صاحب کی کامیابیوں سے حیرت زدہ ہوکر انکے لئے لکھ دیئے تھے -

حیرت صاحب! فروتنی - انکساری - عاجزی اور تضرع سے سعادت حاصل ہوتی ہے - اور اسکے ہمہ ہمی اور غرور کا نتیجہ ہمیشہ ذلت اور بربادی ہے عزازیل نے بھی یہی غرور کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم کو کیوں سجدہ کروں (جیسے حیرت صاحب تم نے لکھا ہے کہ میں کسی ملہم یا پیر کو کیوں مانوں) جبکہ میری سرشت آگ سے اور آدم کی مٹی سے ہے - اسی بیجا غرور نے اسے ذلیل اور رسوا کیا - اور آج وہ پدموں آدمیوں کا مرکز لعنت بن رہا ہے - (عبد العزیز دہلوی)

باقی آئندہ

استفسار از آریہ صاحبان

ایک پنڈت . . . صاحب آریہ ہیں انکی ایک جوان لڑکی ہے۔ پنڈت جی کو سوامی جی مہاراج سے غیر معمولی محبت ہے اور دن رات وید کی تعلیم کی چرچا گھر میں کرتے ہیں تناسخ کا مسئلہ ستوں کو سناتے رہتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں کچھ روایات بھی بیان کرتے رہتے ہیں مثلاً ایک یہ کہ ایک رشی نے پران وید لئے اور پھر وہ فلاں پنڈت کے گھر پیدا ہوا اور اسکو اپنے جنم کا سارا حال معلوم ہے کہ میں اول ایک جوہڑا تھا۔ اور اپنے عملوں سے اس لائق ہو گیا کہ اب راجہ کے ہاں جنم لیا۔ اُنکے بچے بھی یہ کہہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے اچھے سبھاؤ سے پنڈت جی کے ہاں جنم لیا ہے۔ اب انہی پنڈت صاحب کی وہ جوان لڑکی بیان کرتی ہے۔ کہ میں گذشتہ جنم میں قوم کی شودر تھی۔ اور مجھکو اس جنم کا سارا اپنا ہے۔ یہانتک کہ وہ اس جنم کے ماں باپ کا نام و پتہ بھی بتلاتی ہے۔ کہ فلاں گلی اور فلاں جگہ وہ شودر رہتا ہے۔ اور شودر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ عرصہ ۱۴ سال کا ہوا ہے۔ کہ اُسکی لڑکی جو کسی کو بیاہی ہوئی تھی سو وہ ہوکر اپنے خاوند سے ۲ سال بعد مر گئی۔ وہ پوجا پاٹ بہت کرتی تھی اور وہی لڑکی بیان کرتی ہے۔ کہ میرا خاوند اگلے جنم میں ایسا کام کرتا تھا کہ میں اُسے کہا کرتی تھی کہ تو نائی بنجاویگا اور میرا اُسکے ساتھ وعدہ تھا کہ خواہ تو نائی بن جاوے مگر میں آئندہ جنم میں تیرے ساتھ صدق پالونگی۔ اب اس گاؤں میں ایک مسلمان نائی کا لڑکا ۲۰ سال کی عمر کا ہے وہ اقرار کرتا ہے کہ مجھکو بھی اپنے گذشتہ جنم کا حال معلوم ہے میری عورت ایسی ہی تھی جیسے کہ یہ لڑکی خود کو بیان کرتی ہے۔ اور باوجود شودر ہونے کے برہمنوں کے کام کیا کرتی تھی اور مجھے سمجھایا کرتی تھی اور اس کا اقرار تھا کہ میں اگلے جنم میں کسی اور سے ہرگز ہم بستر نہ ہونگی خواہ تو مسلمان نائی ہی کیوں نہ بنجاوے۔ اب یہ برہمن لڑکی اپنے باپ پنڈت صاحب سے خواہاں ہے کہ اس نفیر یا نائی سے میری شادی ہو پنڈت صاحب تناسخ کے پھیر میں آکر حیران ہیں۔ کہ کیا کریں۔ آریہ صاحبان اسکا جواب دیں کہ پنڈت صاحب کو کیا کرنا چاہیئے۔

خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن آریہ صاحبان کو تناسخ کے ثبوت کا عمدہ موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ اور اس قسم کی چند اور نظیریں قائم ہوکر اس مسئلہ کی حقیقت پر خوب روشنی ڈالیں گے۔ کیوں نہ ہو روح حیثیت ہوتی ہے جیسے اپنے گذشتہ اعمال یاد رہتے ہیں۔

ہو الاول ھو الآخر

فرقہ وجودی۔ خدا تعالیٰ کے مندرجہ عنوان اسماء حسنہ سے استدلال کرتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے سب خدا ہی خدا ہے۔ حالانکہ ان اسماء کے معانی بہت صاف اور کھلے کھلے ہیں۔ کیونکہ اول اور آخر چاہتا ہے کہ درمیان میں کوئی شے ہو جو اسکی غیر ہو مثلاً ایک خط طولانی کی اول اور آخر ایک ایک نقطہ ہے اور نقطہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ جس کا طول و عرض کچھ نہ ہو۔ حالانکہ ان دو خطوں کے درمیان ایک شے طول ہے جو کہ نقطہ سے بالکل غیر ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ مخلوق اور اسکے اجزا خدا نہیں ہیں۔

ہو الاول کے یہ معنے ہیں۔ کہ جب ہم یا ہمارے اباو اجداد نہ تھے تو خدا تو بہر حال تھا۔ پس سب سے اول وہی ہے اور جب ہم یا ہماری اولاد یا اولاد در اولاد بھی کوئی (نہ) رہی اور سب مرجاویں گے تب بھی خدا کی ذات تو ضرور ہوگی پس سب کے بعد یعنے آخر بھی وہی ہُوا . . . .

لطیفہ

البدر کا نام ایسا ہے کہ جب اس سے منور ہونے والی روحیں اس کی التوا سے فرق نور میں محسوس کرتی ہیں تو شکایت عجیب عجیب طرح کے مضامین تحریر کرتی ہیں۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

کہ پہلے پہل تو البدر اپنے پورے معنوں میں طلوع ہو کر خوب روشنی ڈالتا رہا۔ مگر پھر ہلال ہو گیا۔ اور پھر ایسا ہلال تشکوک کی مانند ہے۔

اور حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب اس عاجز کو خطاب کرتے ہوئے اس طرح بھی تحریر فرمایا کرتے ہیں۔ محب مکرم حضرت البدر کمل اللہ نور بدرکم۔ آمین

ایدل تو دمے بیاد رحمان نشدی	در کردہ خویشتن پشیمان نشدی
صوفی و فقیہ عالم و دانشمند	این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

یہی حال آجکل کے لوگوں کا ہے کہ صوفی اور فقیہ اور عالم اور دانشمند بنے ہوئے ہیں مگر ایک مومن المعدل آوازشکر وہ سلمان نہیں بنتے

عجیب قہر الٰہی

چونکہ اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے اسلئے عذاب بھی اسی قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو کہ انبیا کے وقتوں میں ہوا کرتے تھے ۱۰ نومبر کے اخبار عام میں تہذیب النسوان کے حوالہ سے لکھا ہے۔

تہذیب النسوان میں ایک بہن مقام گوداوری سے لکھتی ہیں کہ ۱۶ اکتوبر ہفتے کے دن ہمارے پاس ایک عجیب ہی واقعہ گذرا۔ کوئی چار بجے شام کا وقت تھا۔ ہم سب بیٹھے چاء پی رہے تھے کہ یکایک بادل گھر آیا بجلی چمکنے لگی۔ اور اسقدر اندھیرا چھا گیا۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا ہم سب نے لیمپ روشن کر لئے۔ ہوا ایسی شدت کی چلی کہ کیا بیان کروں۔ درخت جڑ سے اُکھڑ گئے۔ درختوں کی تو کیا اصلیت ہے بڑے بڑے مضبوط گھروں کی چھتیں اکھڑ کر جنگلوں میں جا پڑیں۔ کوئی پانچ منٹ تک جنگل میں آسمان پر سے بڑے بڑے انگارے برسے۔ بہت سے جنگل جلکر برباد ہو گئے بہت سے لوگ ہوا کی شدت سے جنگل اور نالاؤں وغیرہ میں جا پڑے ایک قیامت کا سا نمونہ بپا تھا۔ اور نفسی نفسی کا عالم تھا۔ نہیں معلوم کہ اگر پانچ منٹ اور یہ حال رہتا۔ تو کیا حشر بپا ہوتا دریا میں تاڑ کے درخت کے برابر اونچی اونچی موجیں اٹھتی تھیں اور یہ گمان ہوتا تھا کہ بس اب تمام دنیا ڈوب جائیگی۔ لیکن خدا نے بہت جلد اپنے بندوں پر رحم کر دیا۔ اور اس آفت آسمانی کو دور کر دیا۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ ہزاروں درخت مضبوط سے مضبوط جڑ سے اکھڑ کر گر گئے۔ یہ سارا تعلقہ برباد ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہی کے متعلق ایک بات

چونکہ عید الفطر کی تقریب قریب آرہی اسلئے ہم اپنی قوم کو مطلع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ عید فنڈ کی وصولی میں غیر معمولی سعی اور کوشش کی جاوے کیونکہ اس فنڈ سے مدرسہ کی آئی ضرورتوں کا بہت بڑا حصہ پورا ہو جایا کرتا ہے جب سے سکول ریکگنائزڈ ہو گیا ہے۔ اسوقت سے مدرسہ کی ضروریات بہت کچھ بڑھ گئی ہیں اور ان ضرورتوں کا پورا کرنا قوم ہی کے ہاتھ میں ہے

ہر شہر اور گاؤں کی انجمن احمدیہ عید فنڈ کا روپیہ وصول کرکے ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام بھیجے

ریویو

الحمید نام ایک رسالہ ماہوار لاہور سے نکلتا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تائید اور آپ کے مخالفین کی تردید میں مضامین ہوتے ہیں منجملہ بہت سی باتوں کی درمیدہ دہنی پر اس قسم کی طرز تحریر استعمال کی گئی ہے۔ جو کہ میرے نزدیک مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ مضامین میں بحیثیت ہمارے اور مخالفین کے اخلاق کے ایک فرق بین ہونا چاہیئے جو کہ اس میں مرعی نہیں رکھا گیا۔ اس حصہ کی اصلاح اگر ہو جاوے تو امید ہے کہ یہ رسالہ عمدہ ہو سکتا ہے۔

علمی جنتری سید محمد عبداللہ علم صاحب سوداگر کانپور کی مرتب کی ہوئی دفتر البدر میں پہنچی ہے جس میں علاوہ جنتری کے دوسری انسانی ضروریات پر بھی مفید پیرائے ہیں اور بعض زمانہ حال کے مشہور اور معروف آدمیوں کے تذکرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تصویر اور حالات دئے گئے ہیں لیکن تصویر درست نہیں آئی اور حالات و دعاوی قلمبند کرنے میں بہت ہی بخل سے کام لیا ہے۔ حالانکہ ڈوئی امریکہ کے پیغمبر کے حالات بسط سے درج کئے ہیں خدا ہماری قوم کی اصلاح کرے باقی سب طرح یہ جنتری عمدہ اور مفید ہے اس جنتری میں حضرت عیسےٰ کی عمر ۱۲۰ سال لکھی ہے

حضرت خلیفہ دوم کے بیس مشہور دینی کام

(۱) بیت المال قائم کرنا۔ (۲) عدالتیں قائم کیں۔ (۳) تاریخ و سنہ کی ایجاد۔ (۴) لقب امیر المومنین اختیار کیا۔ (۵) پیمائش جاری کی۔ (۶) نہریں کھدوائیں۔ (۷) شہر آباد کئے۔ (۸) ممالک مقبوضہ کو صوبجات پر تقسیم کیا۔ (۹) مال تجارت پر محصول درآمد برآمد۔ (۱۰) تاجران حربی کو ممالک اسلامیہ میں کاروبار کی اجازت (۱۱) بغرض تفحص حال رعایا راتوں کو گشت کرنا (۱۲) مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے واسطے کوئیں اور مکانات تعمیر کرائے گئے (۱۳) مختلف شہروں میں مسافر خانے اور مہمان خانے تعمیر کرائے۔ (۱۴) نماز تراویح جماعت کیساتھ جاری کی گئی۔ (۱۵) شراب پینے کی حد ۸۰ دُرّے مقرر کئے گئے۔ (۱۶) تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ اداکرنیکا حکم۔ (۱۷) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کا حکم۔ (۱۸) مساجد میں طریقۂ وعظ کی ایجاد (۱۹) ہجوگوئی کی تعزیر۔ . . . . (۲۰) اشعار عاشقانہ کی ممانعت۔ از علمی جنتری

جنّت عدن

اہل یوروپ نے اس معاملے میں بہت عرصہ تک تحقیقات کی کہ توریت میں جس جنّت کا ذکر ہے آیا اسکی درحقیقت کوئی اصلیت بھی ہے یا نہیں چنانچہ اس کا حال اب معلوم ہوا کہ ملک عراق میں وہ دوآبہ جو کہ دجلہ و فرات کے درمیان واقع ہے اور جس کا عرب میں مشہور نام جزیرہ ہے اور جو کہ سلطان معظم کی مقبوضہ ہے اسکو یہ فخر حاصل ہے کہ بہشت عدن کے نام سے پکارا جائے چنانچہ اس بہشت میں جن چار نہروں کا ذکر آیا ہے وہ اس میں موجود ہیں مگر ناموں میں البتہ فرق ہو گیا ہے اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ زیادہ تر قابل لحاظ ہو۔ توریت میں ایک نہر کا نام نہر حیات ہے جو لفظ برت اور فرت کا ترجمہ ہے علامہ سیوطی نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ نهرا دجلة والفرات من انهار الجنة یعنے نہر دجلہ اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں

البشیر

آریہ سماج لاہور میں کشمکش

آریوں کے اخبار پرچارک سے معلوم ہوا کہ لاہور میں جو آریہ سماج کا جلسہ ۱۵ اکتوبر کو ہوا تھا اس میں خوب کشمکش رہی۔ خوب فارموں کی پڑتال کی گئی غرض پڑتال کرنے پر کئی سماجوں کی کارروائی بالکل وہمی ثابت ہوئی جسکے باعث خوب مقابلہ ہوئے۔ امرتسر سماج کی ناجائز کارروائیاں پیش ہونے پر خوب بحث ہوئی خوب جرح کی گئیں خوب نعرہ فیر تو تو میں میں رہی اسپر لالہ منشی رام جی سابق مہاتما آریہ سماج نے خوب ارقام فرمایا۔ کہ کیس پنڈ تم میں رہے۔ پنڈت رام بھجدت اور لالہ خوشی رام میں خوب زبانی جوتی پیزار کا بازار گرم رہا۔ اور یہاں تک شعلۂ فساد بھڑکا کہ لالہ جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہکر کہ آئندہ آنے کے آسار سب کے خرچ سے بہت کچھ ہو سکتا ہے کل دیکھی جاویگی دروازہ سے باہر ہو گئے۔

دوران گفتگو میں لالہ منشی رام جی اور لالہ رلیا رام جی سے یہاں تک شرافت کی بات چیت ہوئی کہ لالہ رلیا رام جی نے لالہ منشی رام جی سے فرمایا کہ آپ سادھانتوں پر تو اتنا زور دے رہے ہیں مگر اس کا آپ کچھ خیال نہیں کرتے کہ آریہ سماجیوں کے اندر کیسی ناجائز کارروائیاں کیسی دہرم سے گرانے والی ہیں۔

ان سب خوب کشمکش کی باتوں میں رات کے دس بج گئے۔ اور تیسرا پردہ گرنے ہی لالہ جی تدبدا کے ہو سے اُٹھ گئے اور پھر آواز بلند فرمانے لگے کہ میں وقت سے پنجاب کی سماجوں کو چھوڑتا ہوں تب تو لالہ کشن جی لالہ جی کے ہاتھ پیر جوڑ کر منانے لگے منتیں کرنے لگے خوشامدیں کرنے لگے قدموں پر ٹوپی دھرنے لگے۔ گھگھیاں بھرنے لگے۔ دس بارہ منٹ کے بعد لالہ جی کے دھکتے ہوئے غصہ پر لالہ کشن جی کی زبانی خوشامدوں کا جو پانی پڑا تو لالہ جی ذرہ سی دیر کیوا سطے دیال ہو گئے۔ غصہ تھوک ڈالا میل ملاپ کر لیا اسکے بعد لالہ کدار ناتھ جی نے پہلی ندھیوں کو انترنگ سبھا کی زبردستیاں سنائیں۔

۱۶ تاریخ کو پھر زبانی لڑائی جھگڑا دنگا فساد برپا ہوتا رہا۔ بعدہٗ گلے بلوں کی بات چیت شروع ہوئی اب تو کسی کو لالہ منشی رام جی پر پیشگوئیاں یاد آنے لگیں۔ مگر لالہ منشی رام جی کی کل شیر ہی سی رہی لالہ جی سر ہی ہلاتے رہے اور سماج مندر میں نہ تشریف لائے آریوں کے ممدوح پرچارک نے باقی کیفیت لکھنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ لکھیگا تو باقی کارروائی حسب موقع ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیجائیگی۔

صادق گزٹ

مُفت را چہ گفت

نہایت فیاضی سے ہمارے مکرم دوست اور احمدی بھائی ایس ایم یوسف صاحب (جن کی ہمدردی سے بھری چٹھیاں البدر میں شائع ہو چکی ہیں) انبالہ چھاؤنی بازار توپ خانہ نے یکصد جلد پیام شہادت خرید فرما کر مُفت تقسیم کیلئے راقم کے پاس امانت رکھی ہے جو احمدی احباب مُفت خرید نا چاہیں ٹکٹ ارسال فرما کر راقم سے طلب کریں اور وصول ہونے پر شکریہ کا کارڈ بخدمت شیخ صاحب موصوف روانہ کردیں مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ والسلام

راقم خاکسار محمد نواب خان ثاقب مرزا خانی مالیر کوٹلہ

کارڈ

اس نمبر کے ہمراہ ایک کارڈ ارسال خدمت ہے صفائی معاملہ کے لئے بہ پیش خدمت کیا گیا ہے کہ حسب گزارش مندرجہ چٹھی نمبر سہ ضمیمہ اخبار ہذا تجاویز مندرجہ کو مطالعہ فرما کر آپ اپنی رائے مبارک سے کارخانہ کو اطلاع دیویں

غیر احمدی کے پیچھے نماز

اس مسئلہ پر ایک مضمون گذشتہ نمبروں میں شائع ہوا ہے جس پر بعض قوی الایمان مخلصین اور غیور احمدی اصحاب کو از سر نو مسئلہ نماز کی تحقیق کی ضرورت پیش آئی ہے ہمیں شک نہیں کہ بعض کمزور طبائع غلط فہمی سے اس ذریعہ سے ناجائز فایدہ اٹھانے کی طرف رجوع کر سکتی ہیں لیکن خدا علیم بذات الصدور ہے یاد رہے کہ ہمارا دامن اس گناہ سے بفضل الٰہی پاک ہے۔ ہمارے آقا و امام حضرت خلیفۃ اللہ فی الارض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہم کا افترا باندھیں اور کوئی ایسی کلام ضبط میں لاویں جسکی اصل حضور علیہ السلام کی تقریروں میں کچھ بھی نہ ہو۔ اور ہم خدا سے بھی اس ناشایستہ حرکت کی پناہ مانگتے ہیں

بیرونجات کے احباب کے خطوط آنے پر یہ مسئلہ دوبارہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے مسیح موعود علیہ السلام کے حضور میں پیش کیا حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ میرا مذہب تو یہی ہے کہ کسی غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھا جائے ہمیں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے مکان قیام پر نماز پڑھ لیا اور کسی کے پیچھے نہ پڑھے بعض ایسے دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکن وہاں کے لوگوں کی حالت تقویٰ سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا اور گھر میں تنہا پڑھتے رہے۔ یہ چار مصلے جو اب ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی تھا۔ اور اب بھی جب تک چاروں کا ایک ہی مصلے نہ ہوگا۔ تب وہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پہنچیگی۔

پس آپ کو واضح ہو۔ کہ نہ ہمارا پہلا مضمون افترا تھا اور نہ یہ افترا ہے

درخواست شادی

مستری میر صاحب احمدی عمر قریب ۴۰ سال شاہرہ غالباً بیس روپیہ ماہوار سا کن موضع برنپور لودیاں ضلع جہلم حال مستری پل جناب ڈاک خانہ چند بردار انہ ..... کی زوجہ اول فوت ہو گئی ہے۔ لیکن وہ اپنی برادری پر فرقہ احمدی کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جماعت میں رشتہ ہو۔ جو۔..

معلومات و عجائبات عالم

—— جاپانی سیاہی یا ریک کاغذ کی دیگچیاں بناتے ہیں پانی ابالتے وقت دیگچی کو پانی سے بھر کر اس کے اوپر پانی ڈالتے ہیں۔ اور آگ پر لگا دیتے ہیں۔ دس منٹ کے عرصہ میں پانی کھولنے لگتا ہے۔ ایک دیگچی آٹھ دس مرتبہ کام دیتی ہے اور قیمت صرف ارسہ ہوتی ہے

—— دریائی نباتات جو کہ سمندر میں پیدا ہوتی ہے۔ جاپان اور چین میں تمام دنیا کے مقابل کثرت سے کھائی جاتی ہے

—— اگر پانی میں چند لیموں قاشیں کر کے ڈالدئے جاویں اور آدھ گھنٹہ پڑے رہیں۔ تو اُن سے غسل کرنے سے طبیعت کو تازگی اور فرحت اور جلد کو راحت ملتی ہے۔

—— ملک پیرو جنوبی امریکہ میں ایک پودہ پایا جاتا ہے۔ جس میں بھوک پیاس بجھا دینے کے خواص ہیں۔ ۱۰۰ دانوں کو جوش دیکر عرق پینے سے ۸ نو گھنٹہ تک بھوک پیاس نہیں لگتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ معدے کے اعصاب کو بے حس کر دیتے ہیں لیکن غذائیت کا کام ہرگز نہیں دیتے۔

—— انگلستان میں تجربہ ہوا ہے۔ کہ گھوڑوں کے زخم پر مرچیں لگانے سے درد اور تکلیف نہیں ہوتا۔ بلکہ آرام ہوتا ہے اس سے زخم بھل جاتا ہے۔

—— واشنگٹن کے ہسپتال سوسو سٹیز ل الفرمشی میں ایک مریضہ آئی جسے غشی کی شکایت تھی اور سو منھ اور سوڑھے اس قدر متورم تھے کہ کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ نیلے رنگ کے زہر سے بیمار ہوئی ہے۔ عورت نے کہا۔ کہ وہ نوشت و خواند کے وقت نیلے رنگ کی پنسل ..... کو تھوک سے تر کیا کرتی تھی

—— روغن لونگ سے کہا جاتا ہے۔ کہ مچھر دور ہو جاتے ہیں

—— ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے۔ کہ کوئلہ کی خاک جو ہوا میں ملکر سانس کے ذریعہ اندر جاتی ہے۔ وہ مرض دق کو مفید ہے پانچ ہزار سلیسیا میں جو لوگ اس مرض میں مبتلا آتے ہیں۔ وہ صرف پندرہ روز کے قیام سے اس لئے وہاں تندرست ہوتے ہیں۔ کہ کوئلہ کی کانوں کی وجہ سے وہ خاک ہوا میں آلودہ ہو کر انکے اندر چلی جاتی ہے

—— اخبار ترقی ایک انگریزی اخبار کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ تالی یا قرنا بجانے سے انسان کا جسم سڈول اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کو ورزش ہوتی ہے

—— چہرہ یا گردن پر جو سیاہ دھبے اور چتیاں دھوپ سے پڑ جاتے ہیں اُن کا علاج ..... ہائڈروجن ہے۔ اس دوا کو کوچی سے ان پر لگایا جاتا ہے۔ اور علاج مکھن کا دودھ ہے۔ جس میں کپڑے کی گدی بھگو کر رات پر رکھے اور پر باندھے۔ عرق گلاب اور لیموں سے بھی ایسا ہی فایدہ ہوتا ہے۔

—— بالوں کی بالیدگی کیلئے بہتر علاج ان کو ہر روز جھاڑنا اور دھوپ اور ہوا لگانا ہے۔

—— جو درخت ایک جگہ سے دوسری جگہ رات کے وقت کھود کر لگائے جاویں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ان درختوں کی نسبت جو دن کو لگائے جاتے ہیں۔ زیادہ برقرار رہتے ہیں۔

—— ایک ڈاکٹر نے ایک قسم کے اجرام دریافت کئے ہیں جن کو پچکاری کے ذریعہ کوڑھیوں کے جسم میں داخل کرنے سے شفا ہو جاتی ہے۔ برہما میں اس ذریعہ سے ایک سو جذامیوں کو آرام ہوا ہے

—— ثقل سماعت اگر ہو۔ تو تمباکو نوشی سے پرہیز کرو۔ فرانس میں اس کا علاج اسی طرح تجربہ ہوا ہے

—— روغن کلمتی کے چند قطرے گھر میں چھڑکنے سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔

—— بھڑ کے ڈنک پر پیاز کا ملنا مجربات سے لکھا ہے۔ اگر تکلیف زیادہ ہو۔ تو پیاز کی پلٹس باندھی جاوے۔

—— رنگوں کا اثر اعصاب و عضلات پر بہت ہوتا ہے۔ نیلے رنگ کا اثر ممکن ہے۔ اس سے درد کم ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں درد والے کو نیلے

ن۔ب۔ اس سے ظاہر ہے کہ سابقہ ارشاد کوئی خاص صورت رکھتا ہے اور خاص قسم کے آدمیوں کیلئے ہے۔

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرمارہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آدیں۔

مطبع انوار الاسلام قادیان [illegible]